تحفۃ الصلوٰۃ

الیٰ

النبی المختار ﷺ

(فوائد و فضائل درود و سلام)

تالیف لطیف، تصنیف منیف

حضرت مولانا الحافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی

منہاج القرآن پبلیکیشنز

بسم الله الرحمن الرحيم

هو الله جل جلاله — الذي لا إله جل جلاله — إلا هو جل جلاله — الرحمن جل جلاله — الرحيم جل جلاله — الملك جل جلاله

القدوس جل جلاله — السلام جل جلاله — المؤمن جل جلاله — المهيمن جل جلاله — العزيز جل جلاله — الجبار جل جلاله

المتكبر جل جلاله — الخالق جل جلاله — البارئ جل جلاله — المصور جل جلاله — الغفار جل جلاله — القهار جل جلاله

الوهاب جل جلاله — الرزاق جل جلاله — الفتاح جل جلاله — العليم جل جلاله — القابض جل جلاله — القابض جل جلاله

الخافض جل جلاله — الرافع جل جلاله — المعز جل جلاله — المذل جل جلاله — السميع جل جلاله — البصير جل جلاله

الحكم جل جلاله — العدل جل جلاله — اللطيف جل جلاله — الخبير جل جلاله — الحليم جل جلاله — العظيم جل جلاله

الغفور جل جلاله — الشكور جل جلاله — العلي جل جلاله — الكبير جل جلاله — الحفيظ جل جلاله — المقيت جل جلاله

الحسيب جل جلاله — الجليل جل جلاله — الكريم جل جلاله — الرقيب جل جلاله — المجيب جل جلاله — الواسع جل جلاله

الحكيم جل جلاله — الودود جل جلاله — المجيد جل جلاله — الباعث جل جلاله — الشهيد جل جلاله — الحق جل جلاله

الوکیل جلّ جلالہ ۔ القوی جلّ جلالہ ۔ المتین جلّ جلالہ ۔ الولیّ جلّ جلالہ ۔ الحمید جلّ جلالہ ۔ المحصی جلّ جلالہ

المبدی جلّ جلالہ ۔ المعید جلّ جلالہ ۔ المحیی جلّ جلالہ ۔ الممیت جلّ جلالہ ۔ الحیّ جلّ جلالہ ۔ القیوم جلّ جلالہ

الواجد جلّ جلالہ ۔ الماجد جلّ جلالہ ۔ الواحد جلّ جلالہ ۔ الاحد جلّ جلالہ

الصمد جلّ جلالہ ۔ القادر جلّ جلالہ ۔ المقتدر جلّ جلالہ ۔ المقدم جلّ جلالہ

المؤخر جلّ جلالہ ۔ الاول جلّ جلالہ ۔ الآخر جلّ جلالہ ۔ الظاہر جلّ جلالہ

الباطن جلّ جلالہ ۔ الوالی جلّ جلالہ ۔ المتعال جلّ جلالہ ۔ البرّ جلّ جلالہ

التوّاب جلّ جلالہ ۔ المنتقم جلّ جلالہ ۔ العفوّ جلّ جلالہ ۔ الرؤف جلّ جلالہ

مالک الملک جلّ جلالہ ۔ ذوالجلال والاکرام جلّ جلالہ ۔ المقسط جلّ جلالہ ۔ الجامع جلّ جلالہ ۔ الغنیّ جلّ جلالہ ۔ المعطی جلّ جلالہ

المانع جلّ جلالہ ۔ الضارّ جلّ جلالہ ۔ النافع جلّ جلالہ ۔ النور جلّ جلالہ ۔ البدیع جلّ جلالہ ۔ الباقی جلّ جلالہ

لا الٰہ الا اللہ محمد ﷺ رسول اللہ

تُحفۃُ الصَّلٰوۃِ

اِلَی

النَّبِیِّ المُختَارِ ﷺ

(فوائد و فضائل درود و سلام)

تالیف لطیف، تصنیف منیف

حضرت مولانا الحافظ مُحمد عنائیتُ اللّٰہ نقشبندی مُجددی

منہاج القرآن پبلیکیشنز

۷۸۶
۹۲

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

پ سورۃ الاحزاب ۵۶

"رواہ الترمذی"

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً حدیث پاک

تحفۃ الصلوٰۃ اِلی النبیّ المختار

فوائد و فضائل درود پاک

برسیّدِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

تالیفِ لطیف، تصنیفِ منیف

مدّاحِ رسول حضرت مولانا الحافظ محمّد عنایت اللہ نقشبندی مجدّدی

خطیبِ اعظم جامع مسجد قدسیّہ نوریّہ ۔ چوک محمود غزنوی روڈ ۝ لاہور

ناشر

محمّد ذکاء المصطفٰی انجینئر (USA)

مکتبہ نقشبندیہ مجدّدیہ جامع مسجد نورٌ علیٰ نور
۴۔ رضویہ سٹریٹ کلفٹن کالونی لاہور فون: ۷۵۷۱۳۵۵

248
جامعہ اسلامیہ لائبریری لاہور

"جملہ حقوق بحقِ مصنّف محفوظ ہیں"

کتاب : تحفۃُ الصّلوٰۃ اِلی النّبیّ المُختار صلی اللہ علیہ وسلم
تصنیف : مدّاحِ رسُول الحاجّ مولانا محمّد عنایتُ اللہ نقشبندی مُجدّدی ،
باہتمام وسرپرستی : خلیفۃ السّید محمّد افتخار احمد نقشبندی مجددی آستانہ عالیہ سرہند شریف
سرورق : شفیق احمد رُومی القادری
کتابت : قاضی نثارُ النّبی خوشنویس " عربی - اردو "
ترتیب وتزئین : محمد عطاء المصطفیٰ
سال اشاعت : فروری 2008ء
تعداد : 1100
مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

570 روپے فقط دعاءِ خیر

ہدیہ تحفہ عظیمہ
از
حافظ محمد عنایت اللہ
نقشبندی مجددی

ا۔ آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ سرہند شریف ریاست پٹیالہ "انڈیا"
۲۔ آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ حضرت کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ
۳۔ مکتبہ نقشبندیہ مجدّدیہ جامع مسجد نورٌ علیٰ نور کلفٹن کالونی لاہور
فون: ۷۵۷۱۲۵۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوعِ کتاب

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

☆ بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے درُود بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے "نبی" پر اے ایمان والو! اُن پر درُود اور خوب سلام بھیجو۔ " پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۵۶ "

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

○ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ صَلٰوةَ الْمُصَلِّيْنَ عَلَيْكَ مِمَّنْ غَابَ عَنْكَ وَمَنْ يَّاْتِيْ بَعْدَكَ مَا حَالُهُمَا عِنْدَكَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلٰوةَ اَهْلِ مَحَبَّتِيْ وَاَعْرِفُهُمْ وَتُعْرَضُ عَلَيَّ صَلٰوةُ غَيْرِهِمْ عَرْضًا ○

☆ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم خبر دیجئے اُن لوگوں کے دُرود شریف سے جو دُرود شریف بھیجتے ہیں آپ پر اور جو آپ سے غائب ہیں۔ اور جو آئیں گے آپ کے بعد۔ کیا حال ہے اُن دونوں کا آپ کے نزدیک؟ فرمایا کہ میں خود سُنتا ہُوں درُود شریف اپنے اہلِ محبّت کا اور پہچانتا ہُوں اُنکو اور پیش ہوتے ہیں میرے پاس دُرود شریف غیر محبّت والوں کے فرشتوں کے ذریعہ سے

—— " دلائل الخیرات شریف " ——

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِيْ مَلَأْتَ قَلْبَهٗ مِنَ الْجَلَالِ وَعَيْنَهٗ مِنَ الْجَمَالِ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مُّؤَيَّدًا مَّنْصُوْرًا وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا ؕ

یَا رَسُولَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

یَا اَللّٰہُ
جَلَّ شَانُہٗ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نذرِ عقیدت

اَے شہنشاہِ دوعالم! ہوں آپ پر لاکھوں سلام
ہر دم ہوں دُرود آپ پر اے بدرُ الدُّجیٰ

اِک نظر کی آرزو میں ہے جہانِ آرزو
اِک نظر بہرِ کرم اُمّی اَبی رُوحی فِدا

ہر زمان ہر لحظہ تیرے حُسن کی تکریم میں
قُدسیوں کا وِرد ہے صَلِّ عَلیٰ صَلِّ عَلیٰ

واسطہ اُن دُرودوں اور سلاموں کا شہا
بھیجتا ہے تجھ پر جو خود مالکِ ارض و سما

اَے شفیعَ المذنبین اَے رحمۃً للعٰلمین
میں خطا کی انتہا ہوں تو عطا کی انتہا

یا محمّد مصطفیٰ! آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک
حق سے جس کو کچھ ملا تیری بدولت ہی ملا

"ترمذی"

وقتِ آخر اپنے عنایت پہ بھی عنایت ہو
صُورت ہو دِل میں تری دُرود ہو لب پہ ترا

عَلٰی نَبِیِّنَا الْکَرِیْمِ وَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالتَّسْلِیْم ؕ

محمّد عنایتُ اللہ

٣٦٥٤

السّلام اے سبز گنبد کے مکین

السّلام اے رحمۃً اللعٰلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین کتاب مستطاب تحفۃُ الصلوٰۃِ اِلی النبیِّ المختار
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم

عنوان	صفحہ
نقشِ جمیل، تقریظ، انتساب	
روضۃُ الاوّل جنّتُ الفردوس ب ۱	
آیتِ کریمہ درود شریف	۱
معنیٰ صلوٰۃ	۴
نور صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲
حدیثِ پاک "عمر شریف"	۱۸
حدیثِ پاک "علماءُ امتی"	۲۱
ازالۂ وہم	۲۹
قولِ فیصل	۳۲
سجدہ اور قرب	۳۶
خلاصۂ کلام	۳۸
نماز کے تشہد میں سلام	۴۰
جسمانی زندگی سے زندہ نبی	۴۵
ترکِ الصلوٰۃ اِلی النبیِّ المختار ب ۲	۵۳
حکمت جلیلہ	۵۸
فاعتبروا یا اولی الابصار ۹ واقعات	۶۰
درود شریف کی علامات مکروہ	۶۴
فضیلت اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۶۸
روضۃُ الثانیہ ب ۱	
چالیس احادیثِ مبارکہ	
حدیثِ پاک فضیلت درود شریف	۷۱
حدیثِ نور	۷۴
درود شریف کا نور اور خوشبو	۷۶
حیاتُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۷۹
ردِّ روح کی توجیہات اور مفہوم	۸۲
منافق، جہنمی، ذلیل، بخیل، شقی لئیم	۸۹
حدیثِ پاک حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ	۹۱
تحقیق لفظِ آل و اہلبیتِ اطہار	۱۰۰
اصطلاحِ پنجتن پاک	۱۰۴
آدابُ الصلوٰۃ والسلام "ومنو" ب ۲	۱۰۷
درود شریف پڑھنے کے مقامات	۱۰۹
قسم ذاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ب ۳	۱۱۵
اعضاء شریفہ عظیمہ کریمہ کا تذکرہ	۱۱۹
عظمت صفاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ب ۴	۱۲۱
حاضر ناظر	۱۲۳
عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ب ۵	۱۳۱
سورۃُ الکوثر	۱۳۵
تحفۂ سفید عمامہ اور سفید داڑھی	۱۳۶
توقیرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم واقعات ۱۱	۱۳۹
روضۃُ الثالثہ ب ۱	
تقبیلِ اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴۵
بوسہ کی قسمیں	۱۴۵
حکمت	۱۴۹
تقبیلُ الابہامین	۱۵۰

عنوان	صفحہ
حجر اسود کا بوسہ اور استلام	۱۵۵
نعلینِ مقدس ب۲	۱۵۹
اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ب۳	۱۶۱
اطاعت اور اتباع میں فرق	۱۶۵
یُحْبِبْکُمُ اللہُ	۱۶۷
اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ب۴	۱۷۲
کُل حکمت	۱۷۴
اصل دین شریعتِ مطہرہ پر عمل ہے	۱۷۷
اقوالِ حکمت اور آداب	۱۸۰
اہلِ سنت وجماعت	۱۸۲
آدابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ب۶	۱۸۵
پند	۱۸۹
فضیلتِ صحابہ عظام اور ادب	۱۹۲
باغِ مصطفویہ کے خوشنما شگفتہ پھول	۱۹۴
فتویٰ: گستاخِ صحابہ بے ایمان ہے۔	۱۹۶
اصطلاحِ شرع میں صحابی کسے کہتے ہیں	۱۹۷
متعلقاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ب۷	۱۹۹
حضرت دحیہ بن کلبی رضی اللہ عنہ	۲۰۳
مومن اور منافق	۲۰۶
رضائے محبوب اور تحویلِ قبلہ	۲۰۹
خواجہ اویس قرنی علیہ الرحمۃ	۲۱۲
حدیث قدسی "فقراء"	۲۱۴
خوشبوئے محبت	۲۱۵
علامتِ محبت	۲۱۹
ازواجِ مطہرات پر درود وسلام ب۸	۲۲۳
روضۃ الرابعہ باب۱	
معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۲۲۵
معجزہ النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم	۲۲۵
معجزہ قرآنِ پاک	۲۲۷
معجزہ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۲۲۹
معجزہ شق القمر	۲۳۰
معجزہ رجعتِ شمس	۲۳۱
معجزہ احیاءِ موتیٰ	۲۳۲
ایمان کی قسمیں	۲۳۴
معجزہ انگشتہائے مبارکہ سے چشمہ پھوٹنا	۲۳۶
مسئلہ افضل پانی	۲۳۷
معجزہ شفاء الامراض	۲۳۸
معجزہ حسن وجاہت	۲۴۰
معجزہ اونٹ کا گفتگو کرنا	۲۴۱
معجزہ طیورِ محترم	۲۴۲
معجزہ ہرنی	۲۴۳
معجزہ نباتات	۲۴۵
معجزہ کھجور کا تنہ	۲۴۶
اقوالِ محبت	۲۴۷
معجزہ جنتی پہاڑ	۲۴۹
معجزہ تکثیرِ طعام	۲۵۱
معجزہ طعام کا کلام	۲۵۲
معجزہ دستِ مبارک کا مس ہونا	۲۵۲

عُنوان	صفحہ
مُعجزہ خوشبودار بنانا	۲۵۳
مُعجزہ اندازِ عطا	۲۵۴
ظہورِ قدسی صلی اللہ علیہ وسلم ۲ب	۲۵۶
عید میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۲۵۸
مُعجزہ نما مشاہدات عالَم	۲۶۲
مُعجزہ شہادت دینا	۲۶۳
مُعجزہ نار بُجھ گئی	۲۶۳
مُعجزہ کعبۃُ اللہ کا تعظیم کرنا	۲۶۴
مُعجزہ طیّب و طاہر	۲۶۴
آباؤ اجداد کا ایمان	۲۶۴
مُعجزہ ملائکہ کا زیارت کرنا	۲۶۴
مُعجزہ نام مُبارک	۲۶۵
علمِ حساب کی رُو سے اصل کائنات	۲۶۶
مُعجزہ چاند سے باتیں کرنا	۲۶۷
مُعجزہ خدمت گزار مستورات	۲۶۷
مُعجزہ مُرضعہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا	۲۶۷
مُعجزہ روزِ سعید و بدرِ منیر	۲۶۸
شیطان شیخ نجدی کی شکل میں	۲۶۸
مُعجزہ بکریوں کا اظہارِ محبّت کرنا	۲۶۹
مُعجزہ مُہرِ نبوّت	۲۶۹
مُعجزہ شق الصّدر	۲۷۰
مُعجزہ زیارت کرنا	۲۷۰
مُعجزہ آثارِ نبوّت چہرۂ اقدس پر نمایاں	۲۷۱

عُنوان	صفحہ
مُعجزہ بادلوں کا سایہ کرنا	۲۷۲
مُعجزہ دُودھ پلانے والیاں	۲۷۲
مُعجزہ درود وسلام کے موتی نچھاور کرنا	۲۰۴
مُستفیضانِ درود وسلام ۳ب	
سیدنا آدم صفیّ اللہ علیہ السلام	۲۷۵
خواب مبارک حضرت علی مُرتضےٰ رضی اللہ عنہ	۲۷۶
چار یار رضی اللہ تعالیٰ عنہم	۲۷۷
حضرت عُثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۷۸
حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۷۹
آذان	۲۸۰
حضرت سعید بن مُسیّب علیہ الرحمۃ	۲۸۱
حضرت امامِ اعظم علیہ الرحمۃ	۲۸۲
مسئلہ فقہ حنفی "درود شریف"	۲۸۵
حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ	۲۸۶
حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ	۲۸۷
حضرت رابعہ بصریّہ علیہا الرحمۃ	۲۸۹
حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ	۲۹۱
حضرت غوث اعظم علیہ الرحمۃ	۲۹۲
حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ	۲۹۴
حضرت مُجدّدِ الفِ ثانی علیہ الرحمۃ	۲۹۶
خصائص امامِ ربّانی علیہ الرحمۃ	۲۹۹
خواجہ محمّد سعید علیہ الرحمۃ	۳۰۳
الشیخ اکبر محیّ الدّین ابن عربی علیہ الرحمۃ	۳۰۴

عنوان	صفحہ
امام غزالی علیہ الرحمۃ	۳۰۶
السید نور الدین سعدی زنگی علیہ الرحمۃ	۳۰۸
الشیخین الکریمین کے دشمنوں پر عذابِ خسف	۳۱۰
علامہ بوصیری علیہ الرحمۃ	۳۱۱
اشعار قصیدہ بردہ شریف	۳۱۳
الشیخ ابوبکر شبلی علیہ الرحمۃ	۳۱۴
مولانا عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ	۳۱۶
مرشدی اکمل سید نور الحسن شاہ بخاری علیہ الرحمۃ	۳۱۸
اعلیحضرت احمد رضا علیہ الرحمۃ	۳۲۱
السید گل حسن شاہ علیہ الرحمۃ	۳۲۳
روضۃ الخامسہ ب ۱	
فوائد الصلوٰۃ والسلام	۳۲۶
حقیقتِ درود شریف	۳۲۹
روضۃ السادسہ ب ۱	
حاضری حریمِ رسالت	۳۶۰
احادیثِ مبارکہ مع واقعات	۳۶۶
اِستغفار	۳۶۹
صفوح عن الزلات صلی اللہ علیہ وسلم	۳۷۴
کلامِ لطیف	۳۷۷
استغاثہ بارگاہِ رحمۃ للعلمین ب ۲	۳۸۱
توسل، تشفع بزمانہ بعثت،	۳۸۴
بعد از وصال شریف و ردِ شمار	۳۸۵
طریقہ حاضری بارگاہِ رحمۃ للعلمین ب ۲	۳۹۰
درود شریف اور سلام	۳۹۱
زیارت الشیخین الکریمین	۳۹۵
سبز گنبد پر ملائکہ کا نزول	۳۹۶
الوداعی صلوٰۃ وسلام	۴۰۰
کیفیۃ الصلوٰۃ والسلام ب ۳	۴۰۱
امام اعظم علیہ الرحمۃ	۴۰۳
ابوالحسن شاذلی علیہ الرحمۃ	۴۰۴
الشیخ احمد الکبیر رفاعی علیہ الرحمۃ	۴۰۵
السید نور الدین یحییٰ شریف علیہ الرحمۃ	۴۰۶
الشیخ ابن ثابت علیہ الرحمۃ	۴۰۷
حضرت حاتم اصم علیہ الرحمۃ	۴۰۹
الشیخ حماد ابوالخیر الاقطع علیہ الرحمۃ	۴۱۰
السید عبدالسلام حسینی علیہ الرحمۃ	۴۱۱
الشیخ تاج الدین قلعی علیہ الرحمۃ	۴۱۳
الشیخ ابوالخیر علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ	۴۱۵
منہیاتِ درود وسلام ب ۴	۴۱۷
یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ب ۵	۴۲۱
اِستغاثہ جات	۴۲۷
روضۃ السابعۃ ب ۱	
فضائل درود وسلام بر سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم	۴۳۲
دن ماہ اور سال کے آئینہ میں	
رمضان المبارک میں درود شریف کی فضیلت	۴۳۳

عنوان	صفحہ
رجب المرجب کو درود شریف کی فضیلت	۴۳۴
شعبان المعظم کو درود شریف کی فضیلت	
ربیع الاوّل شریف کو درود شریف کی فضیلت	۴۳۵
پیر کو درود شریف کی فضیلت	۴۳۷
جمعۃ المبارک کے اسمائے مبارکہ	۴۳۸
جمعۃ المبارک کو درود شریف کی فضیلت	۴۴۲
جمعرات کو درود شریف کی فضیلت	۴۴۲
حقیقت الامر درود شریف	۴۴۳
دیدار الٰہی ب۲	۴۴۴
فالحذر کل الحذر ط	۴۴۷
سیدنا علی مرتضیٰ کا ارشاد پاک	۴۴۸
حدیث پاک "انا مرآۃ جمال الحق"	۴۵۱
ملفوظ مرزا مظہر جان جاناں علیہ الرحمۃ	۴۵۲
السید عبد العزیز دباغ علیہ الرحمۃ	۴۵۴
ادراک زیارت	۴۵۵
توجیہات ثلٰثہ	۴۵۸
قانون قدرت	۴۶۰
شطحیات	۴۶۰
شیر ربانی	۴۶۵
حلیہ مبارک ب۳	۴۶۶
ہجرت گاہ رسول ب۴	۴۶۹
منزل شوق	۴۷۱
درود مسعود اور جلوس محبوب	۴۷۳
تعمیر المسجد النبوی زادہ شرفاً و تعظیماً	۴۷۵
فضائل المدینۃ المنورہ ب۵	۴۷۸
فتویٰ امام مالک علیہ الرحمۃ	۴۷۹
قول فیصل "افضلیت"	۴۸۰
حکمت	۴۸۱
اسمائے مبارکہ المدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۴۸۳
تاسیس شہر المدینۃ المنورہ	۴۸۴
گلدستۂ محبت	۴۸۶
خاک شفا	۴۸۷
روضۂ اطہر زادہ شرفاً و تعظیماً ب۶	۴۹۳
حاضری بارگاہ محبوب ب۷	۴۹۶
احادیث مبارکہ ۱۱ عدد	۴۹۶
حقیقت الامر درود شریف"	۵۰۲
اماکن مقدسہ ۔ ریاض الجنت	۵۰۴
جبل احد ۔ مساجد ۔ کنوئیں ۔ پہاڑ	۵۰۶
جنت البقیع	۵۰۹
معجزہ کا ظہور جبل احد کے دامن میں	۵۱۰
روضۃ الثامنہ ب۱	
تہجد	۵۱۲
درودوں کے عظیم تحفے	۵۱۷
درود شریف نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم	۵۲۱
درود شریف ابراہیمی علیہ السلام	۵۲۲
درود شریف اولیاء نقشبندیہ مجددیہ	۵۲۴

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
درود شریف دلائل الخیرات	۵۲۵	صلوٰۃ الزیارت۔ درود شریف مجربہ	۵۴۰
درود شریف تاج	۵۲۷	درود شریف بہشتی	۵۴۱
درود شریف صلوٰۃ منجیہ	۵۲۹	درود شریف الشفاء درود شریف تریاق	۵۴۱
درود شریف لکھی	۵۳۰	درود شریف تفریجیہ	۵۴۲
درود شریف نور	۵۳۲	صلوٰۃ الکبیر۔ درود شریف نافع	۵۴۲
صلوٰۃ التکریم والتعظیم		صلوٰۃ حضوریہ۔ صلوٰۃ النسب	۵۴۳
درود شریف فضیلت	۵۳۲	قول الشیخ الاکبر درود شریف سے محبت	۵۴۵
درود شریف ہزارہ	۵۳۲	بلغ العلیٰ بکمالہ	۵۴۵
درود شریف زیارت درود شریف صدقہ	۵۳۳	شفاعت مصطفیٰ ب ۳	۵۴۹
درود شریف مفتاح الجنۃ۔ درود العزت	۵۳۴	حدیث پاک "شفاعت"	۵۵۱
درود شریف سعادت	۵۳۵	امید افزاء آیت کریمہ	۵۵۵
درود شریف افضل۔ درود شریف رحمت	۵۳۵	خصائص مصطفیٰ ب ۴	۵۶۰
درود شریف "الکامل"	۵۳۶	مسئلہ	
صلوٰۃ السعادت۔ صلوٰۃ ماہی	۵۳۶	تبرکات النبی المختار ب ۵	۵۶۶
درود شریف کوثر۔ درود شریف مسرت	۵۳۷	تبرکات اخیار	۵۶۷
صلوٰۃ النور القیامہ	۵۳۸	شاہی مسجد لاہور میں تبرکات	۵۶۹
درود العطاء، درود الکبریٰ	۵۳۸	تبرکات کے انوار و اثرات	۵۶۹
صلوٰۃ الجامعہ	۵۳۹	زائر حرم سے ایک سوال	۵۷۱
صلوٰۃ ذاتیہ، درود شریف قادریہ	۵۳۹	ہدیہ عقیدت بر تحفۃ الصلوٰۃ	۵۷۲
		صلوٰۃ وسلام فارسی، اردو، پنجابی	۶۱۶

"تمّت بالخیر وبہٖ نستعین"

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝ ع

۲۳پ سورۃ الصّٰفّٰت ۱۸۰ تا ۱۸۲

۴۸۶
۹۳

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نقشِ جمیل

کیا باغبانِ لم یزلی کا چمن میں ظہور ہے — ہر گُل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نُور ہے

☆ اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی نے اِس فقیر پر یہ انعام فرمایا کہ اَللّٰہ وَحْدَہٗ کا ذِکر اور رسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر دُرُود شریف پہنچانے کی ترغیب دلانے کے لیئے یہ کتاب "تحفۃُ الصَّلٰوۃ" تحریر ہُوئی۔ ربّ ِکریم نے اپنے کمال فضل و کرم سے توفیقِ ارزانی عطا فرمائی کہ سینہ کو کُشادہ فرمایا اور ہر قسم کے اسباب مُہیا فرمائے۔ چونکہ میرے لئے دُرود و سلام سے زیادہ دُنیا و مَافیہا میں اور کوئی چیز، مرغوب و محبوب نہیں اور اسی کو اپنی کتاب مُستطاب کا موضُوع بنایا اور یہ تحفہ منجملہ انوارِ دلائلُ الخَیرات کی ہی نوری کرنیں ہیں اور جنہوں نے اُمّتِ مُسلمہ میں اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ کے ذِکر اور رسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود شریف کو اپنا وظیفہ اور مشغلِ حیات بنایا وُہ بفضلِہٖ تعَالٰی دونوں جہانوں میں فلاح پا گئے اور اَللّٰہ ربُّ العِزّت کو بھی دُرود شریف سے بڑھ کر کوئی وظیفہ محبُوب نہیں جو کہ ذاتِ وحدہٗ و ملائکہ نُوریّہ کا وظیفہ ہے۔ ایک لمحہ یا ایک دن یا ایک سال کے لئے نہیں بلکہ اَزل سے اَبدُالآباد ربّ ِکریم معہ ملائکہ رحمتیں بھیج رہا ہے اور اتنی رحمتیں بھیجیں کہ اپنے محبُوب "نُور" کو مُجسّم رحمت بنا دیا۔ تمام کائنات اَزل تا اَبد اسی دریائے رحمت سے اپنی جھولیاں بھر رہی ہے اور بھرتی رہے گی۔ [1]

کُلُّھُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ مُلْتَمِسٌ — غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّیَمِ
ہر یکے زاں شاں بخواہد از رسُول اللّٰہ عطا — کف زآب بحرِ جُود شُش قطرہ از ابرِ سخا

[1] تمام انبیاء سرکار رحمۃ للعٰلمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بحرِ رحمت سے ایک چُلو اور بارانِ کرم سے اخلاقِ محمّدی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ایک گھونٹ کے طالب ہیں یعنی ہر کسی کے دامن میں خیر سب حضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عطا ہے۔

○ تالیفِ ہذا کا مقصود محض امتثال لامر اللہ اور محبّت لرسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ہے اور اُمّتِ مرحُومہ کو درُود شریف کا شوق دلانے کے لئے انبیاء علیہم السّلامُ اور اولیاءِ کاملین کے مُبشّرات کو بَسط کے ساتھ بیان کیا تاکہ اُمّتِ مُسلمہ کا ہمہ وقت کا مشغلہ حضور رؤفٌ رّحیم صلی اللہ علیہ وسلّم پر درُود شریف بھیجنا ہو۔ اگر ایسا ہُوا تو اِس عمل کے ساتھ ساتھ درُود شریف کا تحفہ دربارِ رحمۃٌ للعٰلمین میں پیش ہُوا کرے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کی رُوح مبارک خُوش ہوگی اور ربِّ رحیم راضی ہوگا اور یہی مقصود و مطلوب ہے۔ وَاللہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم (سورۃ البقرۃ ۱۰۵) اپنے کمال فضل سے درُود شریف کے انوار و تجلّیات سے ہمارے قلوب کو مُنوّر کرے۔ اُمّید کامل ہے کہ اِس راہِ عمل سے قبولیّت کی ہوائیں بشارتیں لے کر ہم پر آئیں اور وصُول اِلی اللہ کی خُوشبوؤں سے ہمیں مُعطّر کریں اور نوازیں۔ "ایں دُعا از من و جملہ احباب آمین باد"

☆ یہ فقیر اپنی بے بضاعتیِ علم اور کم مایگیِ عمل کو خوب جانتا ہے۔ لیکن بایں ہمہ مُدّتِ مدیدہ سے بسیار تفحّص اور تحقیق سے مختلف گلستانِ محبّت سے مختلف قسم کے رنگین پھول چُن چُن کر میں نے یہ تحفۃُ الصّلوٰۃ کا گلدستہ سجایا ہے اور اِس گلدستہ میں سیّدُ الکائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی محبّت اور پروردگانِ نگاہِ نبوّت صحابہ کرام کا ادب اور تجلّیاتِ رسالت کے نُورِ نظر اہلِ بیتِ اطہار کی محبّت اور اُن کے فضائل و کمالات کی رنگینی اور خُوشبو رچی بسی ہے اور اولیاءِ عظام، عُلماءِ کرام کے مُبشّرات سے اس گلدستہ مقدّسہ کی ڈالیاں نئی طرز اور نئے انداز سے تراش تراش کر سجائی ہیں کہ اُن کی مہک سے ایمان والوں کے دماغ مُعطّر ہوں اور حُسنِ عقیدت سے ایمان کی رونق نصیب ہو۔ "یَرحَمُ اللہُ عَبدًا قَالَ آمِینًا"[1]

☆ "تحفۃُ الصّلوٰۃِ اِلی النّبیِّ المختار" درُود شریف کے پھُولوں کا گلدستہ ہے۔ درُود شریف میرا وظیفۂ حیات اور نعت ہی میرا وثیقۂ نجات ہے۔ یہ پھُول میں نے تابدارِ رشحاتِ قلم اولیاءِ عظام اور عُلماءِ کرام کے باغوں سے صاحبُ الحُسنِ وَالجمال اور صاحبُ البھجۃِ وَالکمال نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلَیْہِ کی بارگاہِ رحمت کے لئے چُنے ہیں۔ اس میں فقیر کا اپنی طرف سے کچھ نہیں یہ سب فیضِ اولیاءِ عظام ہے اور اُنھیں کے باغات سے کلیاں توڑ توڑ کر یہ گلدستہ سجایا اور بنایا اس میں طرح طرح کے اسماء وصفاتِ الٰہیّہ اور صفاتِ محمّدیہ اور

[1] اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے جو میری دُعا پر آمین کہے۔ مبدأ فیاضِ حقیقیّہ منبع فیضانِ نبویّہ

کمالاتِ احمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ و التحیۃ کے پھول کھلے ہوئے ہیں۔ اور عجیب چمک دمک اور رنگ و بُو (مصدرِ انوار ولایت) اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے، خود بھی منوّر اور مومنین کے قلوب کو بھی منوّر کرنے والے، اِس گلستانِ رسالت کے پودوں، ٹہنیوں اور شاخوں۔ چمنستانِ نبوّت کے پھولوں اور پھلوں سے اس باغیچۂ کائنات کا حقیقی مالک یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ (سورۃ الفتح ۲۹) مسرور اور راضی۔ فقیر نے اپنی ہجر کی گھڑیوں اور لمحات میں اپنی محبّت کے آنسوؤں سے اِس کی آبیاری کی ؎

نبی دے دَر دی مَیں بن کے مالن بنا کے سہرا چڑھان چلّی آں
گلاب چنبہ زمرّد کلیاں سجا کے منظوری میں پان چلّی آں

کشجرۃٍ طیّبۃٍ کا گُل سَر سَبد:-

○ سر زمین ہند میں سمرقند اور بخارا سے بیج لا کر طیّبہ و بطحا کی خاکِ پاک کے ایک گملا میں بویا گیا۔ پھر سالہا سال آبِ فضل سے اسکی آبیاری ہوئی اور پھر یہ سلسلہ پھلا پھولا پھیلا تو علومِ حکمت و معرفت اور اسرار و انوار کے پھل اُس میں لگے تو سرکار امامِ ربّانی قیّومِ زمانی، محبوبِ صمدانی مہبطِ انوارِ رحمانی حضرت مجدّدِ الفِ ثانی الشیخ احمد نقشبندی (سرہندی) قدس سرّہٗ العزیز جیسا ایک پھول گلستانِ مصطفوی میں کھلا۔ جن کے فیض کی خوشبو چار دانگ عالم میں پھیل گئی اور علم و عرفان کے موتی بکھرے اور کائناتِ عالم میں سُنّتِ مصطفوی کے سیرۃً وصورۃً وہ نقشے نظر آنے لگے جس سے نفوسِ قدسیہ صحابہ کرام کا دَور یاد آ گیا۔

☆ سر ہند جو مدینہ منوّرہ کی ایک کھڑکی ہے۔ ایک دَروازہ ہے۔ مدینہ منوّرہ آقا و مولیٰ رسُول کا شہر ہے اور سر ہند شریف غلام اور نائبِ رسُول کا شہر۔ اس سارے باغ کی رونق اور خوشبو درود شریف سے ہے یہ خوشبوئے درود شریف امامِ ربّانی نے رَمائی۔ یہ سب اِسی درود شریف کے فیضان ہیں اور یہ اسی صلوٰۃ و سلام کے انوار ہیں۔ اولیاءِ نقشبند کا یہ تحفہ درود شریف بہر صورت مقبول و منظور ہے۔ یہ وظیفہ درود شریف تمام وظائف سے افضل اور اخصّ الخاص وظائف سے ہے۔ جس میں حضور ہی حضور ہے۔ غیبوبت نام کی نہیں ؎ [1]

خاک شو خاک تا بروید گُل — کہ بجز خاک نیست مظہرِ گل

---

[1] عشق و محبّت کی راہ کی خاک ہوجا خاک تاکہ پھول اُگیں۔ خاک ہی تو مظہرِ گل ہے۔

○ دُرود شریف "اِنشراح" انوارِ سینہ کے حصول کا سبب اور کثیر اسرارِ قلبیّہ کے انکشافات کا ذریعہ، خواب و بیداری میں نبی رؤف رّحیم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت اور یومُ المزید کو نتیجۃً شہادت و شفاعت اور یہ مقامِ قُطبیّت تک پہنچنے کا زینہ۔ ظاہری، باطنی ارزاق جسمی، رُوحی فیوضات کا خزینہ ہے اور بہت سے فوائد و فضائل مخفیہ، معارفِ ربّانیہ، حقائقِ رحمانیہ، انوارِ رُوحانیہ اور علومِ لدُنیّہ "وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ" کا گنجینہ ہے۔ دُرود شریف، شرّ شیطان اور وسوسۂ خنّاس سے مامون و محفوظ رکھتا ہے۔ الہام اور وسوسہ میں مابہ الامتیاز دُرود شریف ہی ہے۔ دُشمنوں پر فتح اور کامرانیاں اِسی سے ہوتی ہیں۔

☆ مؤلف المُفتقر اِلَی اللّٰہ وَرَسُوْلِہِ الکریم۔ محمّد عنایتُ اللہ مسلکاً سُنّی حنفی نسبتہً نقشبندی مُجدّدی اور نسباً خاندانِ مُغلیّہ کا ادنیٰ فرد جس کے آباء و اجداد شہنشاہِ جہانگیر، شاہجہان اور اورنگ زیب عالمگیر علیہم الرحمۃ جو امامِ ربّانی مُجدّدِ الفِ ثانی قُدّس سرّہُ العزیز کے فیض سے مُستفیض اور فقیر بھی آپ سے نسبت رکھنے والا ایک ادنیٰ غلام، اُستاذ العُلماء شیخُ الحدیث سیّدی ابُوالبرکات سیّد احمد قادری علیہ الرحمۃ جامعہ حزبُ الاحناف لاہور سے سَند یافتہ ہے۔ یہ اِنھیں بزرگانِ دین کی نگاہ اور صُحبت کا نتیجہ ہے۔

جمالِ ہمنشین درمن اثر کرد وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

☆ یہ تحفۃُ الصّلوٰۃ محبّتِ رسُول کا درس ہے۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ذکرِ خیر، فضائل و کمالات اور مُعجزات کے بیان سے ایمان کو تازگی، آنکھوں کو نُور اور دل کو سُرور ملتا ہے۔ حُبُّ النّبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ استقامت صبر و تحمُّل سے دُرود شریف پڑھنے والے کو جب مقامِ غیبُوبت سے حضُوری نصیب ہوتی ہے تو قلب کو ایمانی طراوت اور تازگی، فؤاد کو اذعان، رُوح کو راحت اور صدر کو اِنشراح نصیب ہوتا ہے۔

○ خاک ہوجا ـــــ خاک! کس دَر کی؟ "خُوش آن سرے کہ برآں آستان خاک شود"

محمّد عربی کا بروئے ارض و سما است "صلی اللہ علیہ وسلّم" کسے کہ خاک درش است تاج بر سرِ اُوست

محمّد عربی کا بروئے ہر دو سرا است "صلی اللہ علیہ وسلّم" کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سرِ اُوست

☆ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کیا شان ہے۔ ہمارے پیارے رسُول اور اَللّٰہ سُبحانہٗ کے محبُوب صلّی اللہ تعالیٰ

پہلا مصرعہ:- بگفتا من گلے ناچیز بودم ولیک مدّتے با گُل نشستم "سعدی شیرازی"

علیہ وآلہٖ وسلّم کی۔ یہ خاکی، درِ پاک کی خاک سر پہ رکھ کر عرض کناں ہے۔ ؎

من آں خاکم کہ ابرِ نو بہاری | کُند از لُطف برمن قطرہ باری
اگر بروید از تن صد جانم | چو سوسن شکر لُطفش کے توانم

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ (سورۃ الاعراف ۴۳)

○ یہ عزیز و جلیل تحفہ بوسیلہ امام ربّانی سرکار مجدد الف ثانی نوّر اللّٰہ مرقدہٗ، بحضور رحمۃ للعٰلمین، شفیع المذنبین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم پیش کرتا ہوں ؎

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی اٰلِہِ الْکِرَامِ وَاَصْحَابِہِ الْعِظَامِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

گذارشِ احوالِ واقعی :-

من ہیچم و کم از ہیچ ہم بسیارے | از ہیچ و کم از ہیچ نیاید کارے[1]
ہر چہ کہ از اسرارِ حقیقت گوئیم | زانم بہ بود بہرہ بجز گفتارے

☆ اربابِ علم و عرفان اور اصحابِ ذوق و وجدان کے قلوب اور ارواح، دُرود شریف سے منوّر ہوں۔ یہ تحفہ بفضلہٖ تعالیٰ اس فقیر نے اپنی کم علمی کے باوجود بسیار کوشش سے مناسب الفاظ اور صحیح روایات سے احاطۂ تحریر کیا ہے اور بلیغ اشارات سے نشان دہی کی ہے لہٰذا مجھے بھی اپنے اوقاتِ مخصوصہ میں دُعائے خیر سے یاد رکھیں۔

☆ مستفیضانِ تحفہ سے اُمید ہے کہ فقیر کی لغزشات، حوالہ کی کمی بیشی سے درگذر کرتے ہوئے اصلاح کے لیے لکھیں۔ اِس کے لکھنے کی محض نیّت اللّٰہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی رضا اور حضور فخرِ عرب، نازِ عجم، نورِ مجسّم، شفیعِ معظّم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی محبّت اور قیامت کے روز شفاعت اور مغفرت ہے اور اِس میں توحید و رسالت اِتّباع، تعظیم و محبّت ادب کو بھی بطور

---

[1] میں ہیچ ہوں بلکہ ہیچ سے بھی کمتر۔ ایسے ہیچ اور کمتر از ہیچ سے بھلا کیا ہو سکتا ہے۔ یہ جو اسرار و حقیقت کے مسائل بیان ہوئے میں تو صرف اُن کا ناقل ہوں اور ترجمان، اِس سے زائد کچھ نہیں۔ میرے لیے یہی نسبت کافی وافی شافی ہے کہ بتوفیقہٖ تعالیٰ میرے قلم کا قبلہ توجّہ کا کعبہ ذکرِ شہِ لولاک صلی اللّٰہ علیک وسلم " دُرود شریف " بنا۔

اے درت کعبۂ اربابِ نجات | قبلتی و جہک فی کل صلات

موضوع بیان کیا کہ شریعتِ مُطہّرہ پر عمل سے ہی دُرود شریف کے صحیح طور پر انوار حاصل ہوں گے کیونکہ عمل کے بغیر دُرود شریف کے فوائد کا حصُول کماحقّہٗ ناممکن ہے۔ سُنّتِ مُصطفویّہ علیٰ صاحبہا الثناءُ والتحیّۃ کی تبلیغ و ترویج اور اُس پر عمل سے ہی تکمیل درجات ہوگی فضائل و کمالات اور مُعجزاتِ انبیاء علیہم السلام (علیٰ وجہ الکمال) اور واقعاتِ اَولیاءِ عظام و عُلماءِ کرام کے بیان سے شوق و ذوق اور محبّت کو بڑھانا مقصود ہے۔ بندہ نے وُہ ہی بیان کیے جو دُرود شریف سے متعلّق تھے۔ تاکہ دُرود شریف پڑھنے کا ذوق و شوق جنوں کی حد تک پہنچے ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ مِنِّیْ تَحِیَّۃً وَّسَلَامًا وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

خُدا در انتظارِ حمدِ مانیست — محمّد چشم براہِ ثنا نیست — عزّوجلّ صلّی اللہ علیہ وسلّم

خُدا مدح آفرینِ مُصطفیٰ بس — محمّد حامدِ حمدِ خُدا بس — عزّوجلّ صلّی اللہ علیہ وسلّم

مُناجاتے اگر بایَد بیان کرد — بہ بیتے ہم قناعت میتواں کرد

محمّد از تو مے خواہم خُدا را — عزّوجلّ صلّی اللہ علیہ وسلّم

الٰہی از تو عشقِ مُصطفیٰ را — عزّوجلّ صلّی اللہ علیہ وسلّم

☆ فقیر نے تحفۃُ الصَّلوٰۃ الی النّبیّ المختار کی تالیف میں جن جن کُتب سے خوشہ چینی کی اور استفادہ کیا۔ ربِّ کریم اِن مُصنّفین و مؤلّفین کے درجات بُلند فرمائے اور اُنھیں اپنے خاص فضل سے نوازے میرا حشر و نشر اُن کی غلامی میں فرمائے اور جب بارگاہِ کریمی میں روزِ قیامت حاضری ہو تو ؎

روزِ قیامت ہر کسے در دست گیرد نامہ را
من نیز حاضر شوم تحفۃُ الصَّلوٰۃ در بغل

☆ ربِّ کریم اپنے محبُوب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شہادت اور شفاعت سے نوازے اور میری اِس کاوش کو اپنے کمال فضل و کرم سے شرفِ قبولیّت عطا فرمائے اور زندگی کے سیّئات کا کفّارہ بنائے۔ اور طالبِ دُعا کو اپنی طلب، محبّت اور چاہت میں رکھے ؎

نقشیت کز ما یاد ماند کہ ہستی را نمے بینم بقائے — مگر صاحبدلے بروزِ رحمت کُند درکار ایں مسکین دُعائے

تبصرہ بر مسئلہ:- کلمہِ مُبارکہ "عزّوجلّ صلّی اللہ علیہ وسلّم" بالتحقیق بلا اختلاف جائز و مُستحسن ہے۔

اَلْمُعْتَرِضُ کَالْاَعْمٰی اعتراض، اعراض اور انکار قلبی امراض "اعمیت" سے ہے۔ زمانہِ نبُوّت کے انوار کا

حصُول درُود شریف بِاسْمِ اللہ وَبِاسْمِ مُحَمَّدٍ عَزَّ وَعُلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" اور لفظِ صلوٰۃ وسلام سے ہے۔ نہ کہ درُود پاک بضمائر بارز و مُستتر۔ اِس کلمہ مبارکہ "عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ علیہ وسلم" بغیر واوٓ میں ایک لطیف و نفیس نکتہ مُضمر ہے مانند کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ ط "صلی اللہ علیہ وسلم" یہاں بھی واوٓ عاطفہ نہیں جو بُعد اور بیگانگت کی علامت ہے۔ کلمہ طیبہ اسمآءِ ذاتیہ اور یہ کلمہ مُبارکہ اسمآءِ صفاتیہ پر مشتمل ہے۔ ثابت ہُوا کہ نامِ خُدا، اسمِ مُصطفیٰ سے اَور ذاتِ خُدا، ذاتِ مُصطفیٰ سے جُدا نہیں۔ بِاللہِ التَّوْفِیْقُ وَبِیَدِہٖ اَزِقَّۃُ التَّحْقِیْقِ وَھُوَ الرَّفِیْقُ ط ؎

سَیِّدِیْ اَنْتَ حَبِیْبِیْ وَطَبِیْبُ قَلْبِیْ — آمدہ بُوئے تو قُدسیؔ پے درماں طلبی
چشمِ رحمت بکُشا سوئے من انداز نظر — اَے قُریشی لقبی و ہاشمی و مُطّلبی

گلدستۂ صلوٰۃ وسلام :- ذِکْرُ اللِّسَانِ لَقْلَقَۃٌ وَّذِکْرُ الْقَلْبِ وَسْوَسَۃٌ وَّذِکْرُ الرُّوْحِ رَاحَۃٌ ط یہ لذّتِ رُوحی ہے۔ نہ حظِّ نفسی۔ ذکرِ رُوحی سربستہ راز اور یہ کیفیاتِ قلبی نہفتہ اسرار ہیں جن کا افشاءِ عِنْدَ الْعُرَفَاءِ وَالْعُرَبَاءِ جائز نہیں۔ فقیر کے اِس نُسخہ[عل] کا استعمال اَور درُود شریف سے اِشتغال اتنی بڑی سعادت کی بات ہے۔ جن کے انوار کا بیان الفاظ میں نہیں ہوسکتا۔ فَافْہَمْ ط[ع۲] ؎

فَفِیْ کُلِّ لَفْظٍ مِّنْہُ رَوْضٌ مِّنَ الْمُنیٰ — وَفِیْ کُلِّ سَطْرٍ مِّنْہُ عِقْدٌ مِّنَ اللَّاٰلِیْ[ع۳]

☆ شہنشاہِ اقلیمِ وجُود، جلوہ گرِ مقامِ محمُود صلی اللہ علیہ وسلم روزِ فتحِ مکہ مُعظمہ کعبۃ اللہ میں داخل ہُوئے تو یہ آیتِ کریمہ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا ○ (سورۃ بنی اسرائیل ۸) پڑھ کر اپنی چھڑی سے بُتوں کی طرف اشارہ کیا۔ تو وُہ گر گر کر پاش پاش ہو گئے۔ یُوں بیتُ اللہ ۳۶۰ بتوں سے پاک ہوگیا۔

قلب و رُوح کا وضُو :- آیتِ کریمہ شریفہ عظیمہ مانند کلمہ طیبہ تزکیۂ قلب و تصفیۂ باطن کے لئے اکسیر ہے۔ وہ یُوں کہ جَآءَ الْحَقُّ کہتے ہُوئے قلب پر ضرب لگائے اور زَهَقَ الْبَاطِلُ کی ضرب

عل خواب میں ایک بزرگ سفید ریش ملیح رنگ دراز زُلف اور وجیہ چہرہ سے کہہ رہا ہُوں۔ کہ حقیر کا یہ تحفہ؟ فی الفور فرمایا حقیر نہیں فقیر اور یہ تحفہ عزیزہ و جلیل ہے۔ اِس بشارت نے مجھے قلبی تقویت دی اور اِس تحفہ کی تسوید اور تبیض کی ترتیب تکمیل میں مدد ملی۔ اَور بحمدہٖ تعالیٰ تالیف اور تصنیف میں توفیق ارزانی پائی۔

ع۲ جس مقام کے بیان میں انسانی عقل عاجز ہو اور الفاظ کی رسائی وہاں تک نہ ہو مُصنّفین فَافْہَمْ سے اشارہ کرتے ہیں۔

ع۳ اس تحفہ کے ہر ہر لفظ میں محبّت کا باغیچہ کھلا ہے اور اِس کی ہر ہر سطر چمکدار موتیوں کے ہار پرو دیے ہُوئے۔

سے باطِل کو باہر جانبِ پُشت پھینکے۔ کلمۂ طیّبہ میں نفی اِثبات سے پہلے ہے۔ اور اِس کلمۂ مُبارکہ میں اِثبات نفی سے پہلے۔ جبکہ ماحاصل دونوں کا ایک ہے۔ مومن کے دل کی سُوئی قبلہ نُما کی یکسُوئی کی طرح اَللّٰہ سُبحانَہٗ کی طرف رہتی ہے۔ سالِک کو چاہیئے کہ شبِ تاریک میں دل کو کعبۂ حقیقی تصوّر کرے "جو تمام عباداتِ شرعیّہ صُوریّہ و معنویّہ کا قبلہ ہے"۔ اس کعبۂ حقیقی کے گردا گرد ہَوا، ہوس اَور نفس کے ہزار ہا بُت ہیں۔ اِن کو اِن کلماتِ قرآنیّہ کے تبر اور سنانِ لسانیّہ کی ضرب سے پاک کرے۔ درُود شریف[علہ] کے جامِ اُلفت سے سرشار ہو کر صاحبِ درُود شریف ﷺ کو اپنے اندر بسالے ؎

میندار اینکہ مہرت از دلِ عاشق رود ہرگز
چو میرو مُبتلا میرد، چو خیزد مُبتلا خیزد
چو بعد از مرگ من بینی گیہ بر گورِ من رُستہ
نوشتہ نامِ آنجاناں بر ہر برگِ گیاہ خیزد

دُعائے تحفۃ الصّلوٰۃ : الکۃ المعظمہ شارعِ اُمّ القریٰ میں تحفۃ الصّلوٰۃ کی اغلاط کی درستی کی۔ اور المدینۃ المنورّہ شارعِ طیّبہ میں مسائل پر نظرِ ثانی کی گئی۔ نیز اَضعفُ العَبید نے مؤرخہ ۹ شوّال المعظم ۱۴۱۳ھ بروز بُدھ ۹۳۔۳۔۱۰ بعد نمازِ عشاء معہ مُسوّدہ طوافِ خانہ کعبہ کے بعد مقامِ[عہ۲] ابراہیم علیہِ السّلام پر دُعا اور المدینۃ المنورّہ بابِ جبرائیل علیہِ السّلام پر بوقتِ سحر عرض کی۔

"اے ربِّ محمّدٍ عزّ وجلّ فصَلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّم اِس تحفہ کو مقبول معرُوف اور مشہُور فرما"

☆ شرفِ حج بیتُ اللّٰہ شریف : اَللّٰہ جَلّ مَجدُہُ الکریم نے اپنے کمال فضل و کرم سے اِس سعادتِ عظمیٰ سے بہرہ مند فرمایا اور پھر بار بار المدینۃ المنورّہ "رنگِ گلشنِ نبوّت اور بُوئے چمنِ فتوّت"

علہ درُود شریف آبِ کوثر، آبِ حیات اور جامِ جم سے بڑھ کر ہے۔ آبِ کوثر قیامت کی گرمی کو بُجھاتا ہے اور آبِ حیات زندگی بڑھاتا ہے۔ درُود شریف وہ جامِ محبّت ہے جو ہجرِ محبُوب کی تشنگی بُجھاتا ہے اور خوفِ مرگ سے بے نیاز کر کے برزخی اُخروی دائمی زندگی عطا کرتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا شَرَابًا ھَنِیْئًا مَّرِیْئًا لَّا نَظْمَاءُ بَعْدَہٗ اَبَدًا ؎

دل میرا خوفِ مرگ سے مُطلق ہے بے نیاز
مَیں جانتا ہُوں موت ہے سُنّت حضُور کی ﷺ
چُومتا ہے اپنی آنکھوں کو رکھ رکھ کے آئینہ
جب بھی ہوتی ہے مجھ کو زیارت حضُور کی ﷺ

عہ۲ یہ جنّتی پتھر صحنِ حرم میں درِ کعبۃ اللّٰہ کے سامنے ایک عالیشان قُبّہ میں محفُوظ ہے اُس پر حضرت ابراہیم علیہِ السّلام کے قدموں کے نشان ہیں۔ زائرِ زیارت سے درُود شریف پڑھتے اور نوافل اَدا کرتے ہیں۔ یہ مقامِ قبولیّت دُعا ہے ۱۲ منہ

کی بہاروں اور فضاؤں کو دیکھا جن کی یادوں سے دِل مُنوّر اور دماغ مُعطّر ہو گیا ؎

یکوں کر نہ ہو درود اُسکی زُبان پہ جاری — رہتا ہو شب و روز جسے روضۂ محبوبِ خُدا یاد

بہزاد گرچہ کئی بار نوازا گیا ہُوں لیکن — دیکھئے اَب کب کرتے ہیں شہ دوسرا یاد

☆ شرفِ حاضری سرہند شریف : ۱۴۰۹ ہجری المقدسہ کو عرس شریف کی حاضری نصیب ہوئی۔ سجّادہ نشین آستان عرش نشان الخلیفہ السید محمّد افتخار احمد نقشبندی مُجدّدی مدّ اللہ ظلّہ العالی مادامتِ الاَیّام وَاللّیالی نے مُسوّدہ " تحفۃُ الصلوٰۃ کو بارگاہِ مُجدّدیت میں پیش کر کے خصوصی دُعا کی۔ میں اپنے پروردگار کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہُوں جس نے مجھ جیسے اَضعَفُ العِبَاد کو درود شریف پر کتاب لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میری زندگی بھر کی کمائی یہ درود شریف ہے۔ اَلحمدُ لِلّٰہِ علیٰ ذٰلِکَ ؂

تقسیم ابوابِ تحفہ :۔ تحفۃُ الصّلوٰۃ اِلَی النّبیِّ المختار کے اَبواب کی تقسیم آٹھ بہشتوں کی تعداد کے مُطابق اور رَوضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الجَنَّۃِ کی نسبت سے رکھی گئی ہے۔ "اَنَا مَدِینَۃُ العِلمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا ؂" بروایتِ صحیحہ، "اَبُو بَکرٍ بُنیَانُھَا وَعُمَرُ سُقفُھَا وَعُثمَانُ جِدَارُھَا" (حدیث پاک) کے شگفتہ صفات کے تازہ تر پھُولوں کے ظہُورات پر مُشتمل ہے اور ہر روضہ کے باب میں طرح طرح کے رنگین خُوشنما خُوشبُودار اور سدا بہار مہکتے پھُول ہیں "ہر گلے را رنگ و بُوئے دیگر است"

☆ روضۃُ الاوّل :۔ موضُوعِ کتاب آیتِ کریمہ درُود شریف کا مفہُوم اور اُس کی تشریح ؛

☆ روضۃُ الثّانیۃ :۔ چالیس احادیث مُبارکہ مشہُورہ صحیحہ درُود شریف اور اُن کی تشریح ؛

☆ روضۃُ الثّالثۃ :۔ تقبیل اسمِ پاک اور تعظیم و توقیر پر ۱۱ - ۱۱ واقعات مشہُورہ ؛

☆ روضۃُ الرّابعہ :۔ ظہُورِ قدُسی عَلَیہِ اَلفَ صَلوٰۃٍ وَّ اَلفَ سَلَامٍ کے اِرہاصات طیّبات ؛

☆ روضۃُ الخامسۃ :۔ فوائدُ الصّلوٰۃِ وَالسّلام " ننانوے " ۹۹ عدد بمطابق اَسمآءُ الحُسنیٰ ؛

☆ روضۃُ السّادسہ :۔ حاضری حریمِ رسالت اور کیفیۃُ الصّلوٰۃ وَ السّلام پر ۱۱، واقعات ؛

☆ روضۃُ السّابعۃ :۔ فضائل درُود و سَلام " دن ماہ سال کے آئینہ میں ؂ ؛

☆ روضۃُ الثّامنۃ :۔ چالیس مُستند، مشہُور اور مقبُول درُود شریف اور اُن کے فضائل ؛

ہشت ابواب کتابُ ہشت روضۂ بہشت
فَادخُلُوا مِن اَیِّ بَابٍ شِئتَ اے نیکو سرشت

؎ جنّتُ الفردوس، جنّتُ النّعیم، جنّتُ المعلیٰ، جنّتُ الماویٰ، جنّتِ عدن، خُلدِ ارم، دارُ الخلد، دارُ السّلام ؂

دُعائے خیر:-

دلائل الخیرات مؤلفہ السید محمد بن سلیمان الجزولی شاذلی قدس سرہ العالی ؒ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّآئِمَۃَ فِیْ دِیْنِنَا وَدُنْیَانَا وَ الْاٰخِرَۃِ ط

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّکَ وَحُبَّ حَبِیْبِکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنَآ اِلَیْکَ ط

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ الْمَکَّۃِ الْمُعَظَّمَۃِ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ الْمَدِیْنَۃِ الْمُنَوَّرَۃِ ط

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَہَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ ط اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا مَوْتًا فِیْ حُبِّ حَبِیْبِکَ ط

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَالرَّءُوْفِ الرَّحِیْمِ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ ط

اَللّٰھُمَّ یَارَبِّ بِجَاہِ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی طَہِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ کُلِّ وَصْفٍ یُّبَاعِدُنَا عَنْ مُّشَاہَدَتِکَ وَمَحَبَّتِکَ وَاَمِتْنَا عَلَی السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَالشَّوْقِ اِلٰی لِقَآئِکَ وَلِقَآءِ حَبِیْبِکَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا ط بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

☆ ابوالرضا مولانا حافظ محمد عنایت اللہ کان اللہ لہٗ

"سُنّی حنفی نقشبندی مجدّدی نوری"

خطیب جامع مسجد قدسیہ رضویہ چوک محمود غزنوی روڈ۔ لاہور شہر

☆ رہائش گاہ :- مسجد نقشبندیہ مجدّدیہ "،

۶۔ المصطفیٰ ۴۔ رضویہ سٹریٹ گلشن کالونی

عروس البلاد ۔ لاہور "پاکستان"

بروز ایمان افروز دوشنبہ ۱۲ ربیع الاوّل شریف ۱۴۰۹ ہجریہ قدسیہ علیٰ صاحبہا اَلف اَلف صلوٰۃ وسلام وتحیۃ ط

بمطابق ۲۴ اکتوبر ۱۹۸۸ء

دستخط ، حافظ محمد عنایت اللہ غفرلہٗ

تقریظ

اَلحَمدُ لِلّٰہِ حَمدًا کَثِیرًا اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی حَبِیبِہٖ دَائِمًا وَّسَرمَدًا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

وَاَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ ○ ؎۱ پ۳۰ سورۃ الضحیٰ آیت کریمہ ۱۱

از خلیفہ السید افتخار احمد دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہِ عالیہ مجددیہ مدینۃ الاولیاء سرہند شریف انڈیا

تعارف مصنف : اسمِ گرامی محمد عنایتُ اللہ وطن مالوف جوکالیاں ضلع گجرات "پاکستان" تاریخ پیدائش ربیع الاول ۱۳۵۰ھ "۱۹۲۹-۶-۷ " نسباً مغل، نسبتہً نقشبندی مجددی، مسلکاً سُنّی حنفی المذہب، مستند عالمِ دین دارُالعلوم محمدیہ رضویہ نوریہ بھکھی سے درسِ نظامی کی ابتداء کی۔ حافظُ القرآن، احادیث صحاح ستہ کے اعلیٰ سند یافتہ اور ایک عظیمُ الشان جامع مسجد قدسیہ چوک محمود غزنوی روڈ لاہور کے خطیب اعظم۔ دینی و ملّی خدمات میں منہمک ہیں۔ طریقت میں سراجُ السالکین شمسُ العارفین السید نورُ الحسن شاہ بخاری نقشبندی مجددی قَدَّسَنَا اللّٰہُ رُوحَہٗ وَاَفَاضَ عَلَیْنَا فتوحَہٗ ولی کامل مرشدِ اکمل کے نگاہِ خاص سے فیض یافتہ فنافی الشیخ مرید اور غلام ہیں۔ "یہ بطور تحدیثِ نعمت، بیان کیا گیا۔ مرتب"

گلدستہ درود شریف : افضلُ البلاد فی الہند، سرہند شریف کے عرس مبارک ۲۷ صفرُ المظفر ۱۴۰۹ھ ۲۹-۹-۱۹۸۹ ہجریہ قدسیہ پر مولانا موصوف نے مسودہ "تحفۃُ الصلوٰۃ اِلی النبی المختار" فقیر کو دعا کے لیے پیش کیا۔ جو نہایت ہی خوشخط تحقیق و تدقیق سے قلمبند کیا ہوا تھا۔ بالاستیعاب پڑھا۔ جس کا ہر لفظ خوشبوئے محبت سے معطّر، اور ہر سطر چمکدار موتی کی لڑیاں پایا۔ مقصدِ تحریر نہایت اعلیٰ وارفع رضاءِ اللہ و قربِ مصطفےٰ "عَزَّ وَجَلَّ" "صلی اللہ علیہ وسلم" اولیاءِ کرام کے گلستان "تصنیفات" سے نوری الفاظ چن چن کر یہ گلدستہ سجایا اور بنایا ہوا۔ جو فوائدُ الصلوٰۃ اور فضائلُ السلام سے مزیّن۔ آدابِ محبت کا مرقع اور ذکرِ رسول درود شریف سے مرصّع ہے۔ جس سے قلب منور اور روح مسرور ہوا۔ لطیف ترین مقامات درود شریف قرب وفا و رضا "کو حکمِ خداوندی اَلرَّحۡمٰنُ فَسۡـَٔلۡ بِهٖ خَبِیۡرًا ○ "رحمان کی بات اس سے پوچھو جس کو خبر ہے" سورۃ الفرقان ۵۹

؎۱ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔" درود خوانی، نعت خوانی بہترین اظہارِ شکر ہے۔ حضور خیرُ الوریٰ، نورُ الہدیٰ نجمُ الہدیٰ، صدرُ العلیٰ شمسُ الضحیٰ بدرُ الدجیٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فضائل عیاں اور بیان کرنا تحدیث نعمت ہے۔ ۱۲ منہ

فقرہ فقرہ گل بدامن، جملہ جملہ گل بجیب خوشبوئے باد بہاری، درود سراپا نو بہار

جس سے مُصنّف کی درُود شریف سے وابستگی اور سِراجاً مُنِیْراً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت کی پختگی کی بیّن دلیل ہے۔ ماشاءَاللہ نُورانی پیشانی، وجیہہ چہرہ، سفید ریش، سُنّتِ مُطہرہ کی مجسمہ تصویر، خُوش اطوار، خُوش اخلاق، خُوش لباس۔ اس تحفۃُ الصّلوٰۃ کے اَدب کا اہتمام یہ کہ چار سال کے عرصہ میں شب و روز کی عرق ریزی کے باوجُود ہمہ وقت باوُضو۔ باحوالہ تحریر کیا۔ فقیر نے بارگاہِ مُجدّدِ پاک میں بیٹھ کر فاتحہ خوانی کے بعد دُعائے قبولیّت کی اور اشاعت کی اجازت دی۔ بطریقہ عالیہ اویسیہ عرُس مُبارک پر وعظ وغیرہ نہیں ہوتا سکوت ہی سکوت جنّت بریں جامع مسجد مُجدّدیہ سرہند شریف میں قُرآن خوانی اور مزارِ مقدّس پر مُراقبہ اور دُعا بس۔ جبکہ مولانا موصُوف کو عرُس مُبارک پر خُطبہ جمعۃ المُبارک میں وعظ کا حکم ہُوا۔ غالباً یہ میری زندگی میں پہلا انتخاب تھا۔ جو نگاہ مُجدّدیت میں قبُولیّت کی علامت تھی۔

اتّبَاعِ سُنّت:۔ لکھوکھہا کا مجمع عظیم۔ عُلماءِ کرام اَوْلیاءِ عظام قافلہ در قافلہ ماوَرآءُ النّہر تا ماوَرآءُ الہند غزنی کابل قندہار سمرقند بُخارا کاشغر کشمیر ممالک ایشیا ہند تا سندھ پاکستان کے مشہور مشہور مقامات کے گدّی نشین۔ مُجدّدِ اعظم کی نگاہ کے پروردہ دوزانو، باادب حاضر تھے۔ موصُوف نے فرمایا۔ مومن کو اَللہ تعالیٰ سے شدید مَحبّت ہے۔ اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (سورۃ البقرہ ۱۶۵) شدید محبّت کو عشق کہتے ہیں مَحبّت جمال ہے اور عشق جلال "محبّت چاند ہے اَور عشق سورج"۔ "اَلْعِشْقُ نَارٌ یَحْرِقُ مَاسِوَاءَ الْمَحْبُوْبِ" عشق قلب سے ماسوَاء کو جلا کر پاک کر دیتا ہے مومن کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو عشق کی بھٹّی میں تپا کر اسوۂ رسُول کے سانچے میں ڈھال لے تو فَاتَّبِعُوْنِیْ کی تفسیر اور عِشقِ الٰہی کو درُود پاک کے نوُر سے مُتنیر کر لے تو نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ محبُوب بن گیا ؎

مغزِ قُرآن، رُوحِ ایمان، جانِ دین ۔۔۔ ہست حُبِّ رحمۃٌ لِلعٰلمین

☆ یہ خانقاہ عالیہ اہلِ عشق کا مرکز ہے اور یہاں نگاہ عشق سے مُردہ دِل زندہ ہوتے ہیں "۔ علہ

بیا اے عشق آتش زن دل افسردۂ مارا ۔۔۔ بنُورِ خود منوّر کُن تنِ پژمُردۂ مارا

مولانا موصُوف کی تقریر پُرتاثیر سے زائرین پر ایک عجیب کیف اور سرور طاری تھا۔ "جَزَاہُ اللّٰہُ عَنَّا خَیْرَ الْجَزَآءِ"، فقیر غُفِرَلَہُ الْمَوْلَی الْقَدِیر نے دورۂ پاکستان میں آپ کے ہاں جمعۃ المُبارک پڑھا اور مدَاحِ رسُول

علہ "از شکوہ بوریا لرزد سرِ شہنشاہانِ مُغلیہ" اِس خانقاہ کی خاک نشینی کو تاجپوشی سے بڑھ کر جانتے۔ جہانگیر لرزہ براندام اور شاہجہان ننگے پاؤں حاضر ہوتا۔ یہاں کی بوریہ نشینی کو تخت نشینی پر ترجیح دیتے "باسوختان بنشین شاید کہ تو ہم سوختی" ؎
"تحفۃ الصّلوٰۃ یکے از قطرۂ سحاب فیضے است از بحرِ معرفت مُجدّد الف ثانی قدّس سرّہُ الرّوحانی در کام رُوحِ مؤلف چکیدہ"

صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب دیا اور آپ کی دعوت پر آستانہ نقشبندیہ مجددیہ میں نسبت مجددیہ میں بیعت[1] کی اجازت دی اور خرقہ تبرک دیا۔ موصوف نے اپنے مکان کو متبرک سمجھ کر جامع مسجد نقشبندیہ مجددیہ کے لیے وقف کر دیا۔ جس کا فقیر نے سنگِ بنیاد رکھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجددِ اعظم نبیرۂ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما کے فیض کا یہ چشمہ تا قیامِ قیامت جاری و ساری رہے۔ مصنف موصوف قابلِ صد ستائش ہے جس کا موضوعِ سخن درود شریف ہے۔ "یہ تحفۃ الصلوٰۃ ایک عظیم نعمت ہے اور محبتِ محبوب کا دعوت نامہ"

"یہ عنایات بغایت شہنشاہ نقشبند چارہ ہر مستمند قدس سنا اللہ بسرہ الاقدس کی نسبت سے ہیں۔"

عزیزے نقشہا زد از تحفہ بر صفحۂ عالم ہر آں نقشے کہ زد از فیض شاہِ نقشبنداں را

[علماءِ سرہند نے تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار کو دورہ حاضرہ کی بہترین کتاب قرار دیا جو فضائل الصلوٰۃ و فوائد السلام پر ایک بے مثل مدلل، تحقیقی اور جامع مانع کتاب ہے]

اہلسنت وجماعت : درود شریف اسمِ اعظم ہے اور درود شریف اہلِ سنت وجماعت کا وظیفہ قطب غوث اولیاء سب اہلسنت سے ہوئے ہیں۔ منکرین درود شریف سے کوئی ولی نہیں ہوا اور نہ ہو گا۔ معراج کا تحفہ نماز ہے اور نماز کا جزوِ اعظم درود شریف۔ محبوب کا محبت سے ذکر کرنے والا بھی محبوب ہوتا ہے۔ مولانا موصوف بھی ان محبوب بندوں سے ہیں۔

وظیفہ درود شریف :- ایک بار مجھے بتایا کہ درود شریف کا وظیفہ پڑھنے کی اجازت مجھے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے عطا ہوئی ہے۔ اور مجھے دین و دنیا میں جو کچھ ملا۔ اسی درود شریف کی برکت سے ملا ہے۔ "مدینہ شریف درود شریف کا گھر ہے۔" دلائل الخیرات کی اجازت اور سند یہیں سے مرحمت ہوئی۔ پاکستان میں کئی احباب اہلسنت باجازت یہ وظیفہ روزانہ پڑھ رہے ہیں۔

نعمت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :- دنیا کی ہر نعمت "ربِ جلیل" زحمت بن سکتی ہے مثلاً پانی" - زبدۃ الحکماء کا قول ہے۔ اَوَّلُہٗ شِفَاءٌ وَّسْطُہٗ دَوَاءٌ وَّاٰخِرُہٗ دَآءٌ کھانے سے پہلے پانی پینا شفاء، درمیان میں دوا۔ آخر میں "داء" بیماری ہے۔ لیکن درود شریف ایک ایسی نعمت و رحمت جو کسی صورت زحمت نہیں بنتی۔ درود شریف رحمت ہی رحمت ہے۔ درود شریف پر ہمیشگی کرنے والا معروف مشہور، مقبول، منظور محفوظ اور محبوب بن جاتا ہے۔ تارک۔ مہجور، مقہور۔

[1] یہ انعامات و الطاف مولائی مرشدی غوث العصر جنید وقت سرکار گیلانی نائب شیرِ ربانی امین فیضِ مجدد الف ثانی علیہم الرحمۃ سے ہیں۔

اور مُنکر مردُود، مطرُود، ممکور اور مغضُوب ہے۔ اَلْمَجَازُ قَنْطَرَۃُ الْحَقِیْقَۃِ ط مجاز حقیقت کا زینہ ہے یہ وظیفہ نظیفہ درُود شریف عُروۃُ الوُثقیٰ ہے۔ جس سے سالک بالاستقامت بلاخوف وخطر، مقصُودِ اعلیٰ اور معبُودِ حقیقی تک پہنچ جاتا ہے۔ وَھُوَالْمُرَادُ ط ؎

نغمہ کجا و من کجُا سازِ سخن بہانہ ایست ۔۔۔ سُوئے قطار مے کشم ناقہ بے زمام را

یہ تحفہ جلال وجمال کا حسین امتزاج ہے۔ اپنوں کے لیئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور غیروں پر چمکتی تلوار "ذوالفقار حیدری ہے اور پاکیزہ قلم کی تحریر عزّت وعظمت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیئے ڈھال" عـ۱

فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَتِیْ وَعِرْضِیْ ۔۔۔ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْکُمْ وَقَاءُ

یہ تحفۃ الصلوٰۃ مومن کے لیئے جامِ عرفان اور عاشق زار کے لیئے زیارت کی دستاویز ہے۔ ؎

مُسلماں آں فقیرے کجکلاہے ۔۔۔ رمید از سینۂ او سوز آہے

دلش نالد! چرا نالد؟ نداند ۔۔۔ نگاہے یا رسُولَ اللہ نگاہے

کتابت:- نہایت ہی نفیس آفسٹ، خوشخطی کا اعلیٰ نمونہ بیپر عمُدہ، سطر نہایت دیدہ زیب خطِ نسخ وخطِ نستعلیق کا عظیم شاہکار۔ خوشنویس قاضی نثار النّبیّ سَلَّمَہٗ رَبُّہُ الْعَلِیُّ "اللہ تعالیٰ جزاءِ خیر دے" نے نہایت ہی جانفشانی سے کتابت کی۔ کتاب ہٰذا کی آرائش وزیبائش قابلِ دید، اوّل آخر صفحہ پر اسمائے حُسنیٰ تحفہ کو اپنے دامن میں سمیٹے ہُوئے ہیں۔ مَیں مُصنّف موصُوف کو اس "تحفۃُ الصَّلوٰۃِ اِلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ" کی تصنیف پر مُبارک دیتا ہوں اور اس عظیم شاہکار مجمُوعہ پر مسنُون کلماتِ طیّبات سے اللہ تعالیٰ کا شُکر بجالاتا ہوں اور دامے درہمے قلمے سُخنے اور قدمے مُعاونین حضرات اور قارئین کرام کو ہدیۂ سلام مسنُون پیش کرتا ہوں "فقط وَالسَّلَامُ مَعَ الْاِکْرَامِ" ط عـ۲

وَلَوْ اَنَّ فِیْ کُلِّ مُنْبَتِ شَعْرِیْ ۔۔۔ لِسَانًا یُّثْبِتُ الشُّکْرَ کُنْتُ مُفْتَقِرًا

دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ سورۃ یونس ۱۰

"صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ط"

عـ۱ میرے والدین اور میری عزّت سرورِ سرورِ محمّد مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی عزّت کی حفاظت کے لیئے ڈھال ہے۔

عـ۲ اور اگر میرا رُونگٹا رُونگٹا بھی زبان بن جائے تو تب بھی تیرا شکر کرنے سے عاجز اور قاصر ہوں گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

انتساب

☆ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ ط

تحفۃُ الصَّلوٰۃِ اِلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَار کو حضور مُونسِ دل شکستگاں، راحتِ قلوبِ عاشقاں، راہبرِ راہِ سالکان، سیّدُ المرسلین، شفیعُ المذنبین، خاتمُ النبیّین، رحمۃٌ للعٰلمین سیّدُ الانبیاء، نبیُّ الانبیاء، امامُ الانبیاء علیہ افضلُ التحیّۃ واطیبُ الثناء کی بارگاہِ محبوبیّت میں بوسیلۂ جلیلہ الشیخین الکریمین سیدنا ابوبکر الصدیق اکبر، سیدنا عمر الفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہما سے منسوب کرتا ہوں اور شرفِ قبولیت اور بشارت کی امید رکھتا ہوں ؎

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

ثُمَّ السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ فَاِنَّہٗ ... یُبْدِیْ بِہِ الذِّکْرُ الْجَمِیْلُ وَیَخْتِمُ

۳۶۵۴ ○ محمد عنایت اللہ

؎ یہ عدد کتاب ہذا میں درود شریف کی مقدار اور بشارت کے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمدِ باری تعالیٰ

کہاں طاقت زباں میں جو کرے حمد و ثنا تیری — کہ خلاقِ دو عالم ذات ہے ربُّ العُلیٰ تیری
چمن کے غنچہ و گُل، سبز برگ و ثمر تیرے — چمن تیرا چمن کی پُر فضا تیری صبا تیری
تیری رحمت بچالے گی گنہگارانِ اُمت کو — درِ دوزخ سے واپس لائے گی شانِ عطا تیری
یہ میری بدنصیبی ہے کہ تجھ کو بھول بیٹھا ہوں — ثنا کرتے ہیں جب سب انبیاء اولیاء تیری
یہ تیرے پیغمبر کا مُدّعا کہ تو پوجا گیا ورنہ — پرستش کون کرتا تھا جہاں میں اے خُدا تیری
بروزِ حشر یہ راز مجھ پر منکشف ہو گا — زیادہ ہیں گناہ میرے کہ رحمت ہے سوا تیری

فضائے دہر میں ہر آن، رہتی تیرگی غالب
چمکتا شمس کس صورت نہ ملتی جو ضیاء تیری

نعتِ مصطفیٰ "صلی اللہ علیہ وسلم"

کیا کرے عاجز بشر توصیفِ شانِ مصطفیٰ — جب کہ ہے خلاقِ عالم مدح خوانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
بھیجتا ہے خود خلاقِ عالم بھی درود — کرتا ہے قرآن عیاں عزّ و شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
ہاں یہ ہیں وہ رسول ملائک بھی پڑھتے ہیں درود — اللہ اللہ یہ مقام عزّ و شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں اولیائی تحت قبائی واقفِ اسرارِ صلّوا وسلّموا — ہاں یہی ہیں دلق پوش خادمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
مل گئی جا کے در سے ہر سائل کو منہ مانگی مراد — مرکزِ جود و عطا ہے آستانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
جن کو چاہیں دیں جب چاہیں نوازیں مختار ہیں — اللہ مُعطی وَاَنَا قَاسِم ہے فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
وہ شفاعت جب کریں گے ہوگی ہم سب کی نجات — حشر کے دن دیکھنا فیضِ زبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
حشر کے دن حق جنہیں اپنا دکھائے گا جمال — وہ یہی دل سوختہ ہیں درود خوانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

درحقیقت شمس درود ہے رازِ خدا رازِ رسول
ہے کہاں روح الامین بھی راز دانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حاجی شمس الحق علیہ الرحمۃ

روضۃ الاوّل

باب ا

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِلْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّنَا وَرَسُوْلِنَا وَحَبِیْبِنَا سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ النُّجَبَآءِ الْبَرَرَۃِ التُّقٰی ○

اَمَّا بَعْدُ :-

فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ شَانِ حَبِیْبِہٖ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُخْبِرًا وَّاٰمِرًا

قرآنِ پاک: پ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیتِ کریمہ ۵۶

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ ع۱

بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے دُرود شریف بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے "نبی" پر اے ایمان والو! تم بھی آپ پر دُرود اور خوب سلام بھیجو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَیْھِمْ

شانِ نزول: یہود بے بہبود جب بھی بارگاہِ رسالت میں آتے تو کہتے اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ بمعنیٰ ہلاکت، موت۔ ربّ کریم نے اُن کے جواب میں یہ آیتِ کریمہ نازل فرمائی تو نبیِ کریم، رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے مُبارک دو! کہ ایسی آیتِ پاک نازل ہوئی ہے جو مجھے دُنیا و مافیہا سے محبوب تر ہے اور حضور پُر نور شافع یوم النشور سیّد الانبیاء علیہ افضل التحیۃ و احسن الثناء کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار نمایاں تھے مسرّت سے چہرہ چمک رہا تھا اور بشاشت سے سُرخ اور منوّر۔ تو صحابہ نے ھَنِیْئًا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ط سے مُبارکیں دیں۔

☆ قرآن مجید گلدستہ نعت ہے اس میں طرح طرح کے اسماء و صفاتِ الٰہیہ لامتناہیہ

ع۱ یہ آیتِ کریمہ فضیلۃً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی خاص ہے بالفاظِ دگر، یہ وصفِ خاصّہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حق سُبحانہٗ وتعالیٰ نے کتبِ سماویہ یا کسی صحیفہ میں یہ نعمت درود شریف اصالۃً کسی ایک کو بھی عطا نہیں فرمائی۔ الفقیر الی اللہ ورسولہٖ محمد عنایت اللہ کان اللہ لہٗ ط

اور صفاتِ محمدیہ اور احوالِ احمدیہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام کے پھول کھلے ہوئے ہیں اور عجیب چمک دمک اور رنگ و بُو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے اور خود بھی منوّر اور مومنین کے قلوب کو بھی منوّر کئے ہوئے ہیں۔ درود شریف اَللہ تعاظم و تعالیٰ کی طرف سے اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور اظہارِ عظمت کے لئے نزولِ رحمت ہے۔

☆ **پہلا مفہوم :** تعظیم و تکریم۔ علمائے کرام نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کے معنیٰ یہ بیان کئے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ عَظِّمْ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا ! سیّدنا محمد مصطفیٰ، صلی اللہ علیہ وسلم کو عظمتیں عطا فرما۔ آمین یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ط

☆ **دوسرا مفہوم :** ملٰئکہ اور مومنین کی طرف سے دُعا۔

اَللّٰھُمَّ تَوِّجْهُ بِتَاجِ الْعِزَّةِ وَالرِّضٰی وَالْكَرَامَةِ ط	اے اللہ ! سیّدنا محمد مصطفیٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو عزّت، رضا اور کرامت کا تاج پہنا۔

○ یعنی دُنیا میں آپ کا دین بلند فرما کر، شریعتِ مطہرہ کو غلبہ عطا فرما کر، آخرت میں شفاعت، اُمّتِ مرحومہ کے حق میں قبول فرما کر اور اوّلین و آخرین پر آپ کی فضیلت کا ظہور فرما کر "عزّت، رضا اور کرامت کا تاج پہنا"۔

قرآنِ پاک : پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیتِ کریمہ ۴۳، ۴۴

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ط وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ○ تَحِیَّتُهُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ج وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِیْمًا ○	وُہی ہے جو درود شریف بھیجتا ہے تم پر۔ وہ اور اُس کے فرشتے تاکہ تمہیں اندھیرے سے نور کی طرف نکالے اور وہ مومنوں پر ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے اور اُن کے ملتے وقت کی دُعا "تحفۂ سلام" ہے اور اُن کے لئے عزّت کا ثواب تیار کر رکھا ہے!

شانِ نزول : سیّدنا ابوبکر الصّدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اَللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن شرف سے مشرّف فرمایا اُس سے ہم نیازمندوں کو آپ کے طفیل حصّہ ملا۔ لیکن یہ "درود شریف" آپ کے لئے خاص فرمایا۔ یُصَلُّوْنَ عَلَی

ــــ اَللہ تعالیٰ اُس پر بھی درود شریف بھیجتا ہے۔ جو درود شریف پڑھتے ہیں۔

النَّبِیِّ ؕ" اتنا عرض کرتا تھا کہ یہ آیتِ کریمہ نازل ہُوئی۔ اِس سے ثابت ہُوا۔

ا : دُرود شریف "سیّدنا ابُوبکر صدیق رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ کے لیئے جو بڑے درجے والے ہیں": اُن پر ربِّ کریم بھیجتا ہے یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ ، ضمیر کُمْ خصوصی سیّدنا ابُوالفضل منکم ابُوبکر صدیق رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ مخاطب ہیں اور آپ کے طفیل دیگر صحابہ کرام بھی شامل ہیں جیسے لفظ "صحابی" اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ سورۃ التوبہ "صاحبُ النَّبِیِّ سیّدنا ابُوبکر صدیق رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ کے لیئے فرمایا اور دیگر صحابہ کرام آپ کی وجہ سے اِس مبارک القاب سے "صحابی" کہلائے اور آپکی صحابیّت کا انکار کفر ہے کیونکہ نصِّ قطعی کا انکار لازم آتا ہے۔

ب : حضور پُرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلہ جلیلہ اور وساطت سے آل، اصحاب اور جملہ مؤمنین پر دُرود شریف بھیجنا جائز ہے۔

ج : تَحِیَّتُهُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ | اُن کے لیئے ملتے وقت کی دُعا "تحفہ" سلام ہے۔

○ مُلاقات کے وقت سے مُراد موت یا قبروں سے نکلنے یا جنّت میں داخلے کا وقت۔

☆ مروی ہے کہ ملکُ الموت سیّدنا عزرائیل علیہ السّلام مومن کی رُوح قبض کرنے آتے ہیں تو کہتے ہیں تیرا ربّ جلّ شانہٗ تجھے سلام فرماتا ہے یا لقاءِ الٰہی کے وقت ربِّ کریم سلام فرمائے گا۔ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ۝ عله یا ملٰئکہ کرام ہر دروازے سے جنّتی کو کہیں گے تُم پر تمہارے رحمت والے ربّ عزّ شانہٗ کا سلام۔ قُرآنِ پاک میں واضح طور پر ربِّ کریم نے اِس دُنیا میں اپنے پیارے انبیاء ومرسلین علیہم السّلام پر سلام فرمایا ہے ؎

وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ؕ عله پ۲۰ سورۃ النّمل آیتِ کریمہ ۵۹
سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ ۝ پ۲۳ سورۃ الصّٰفّٰت " ۱۰۹
سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ ۝ پ۲۳ " " " ۷۹
سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ۝ پ۲۳ " " " ۱۲۰

عله انبیاء پر سلام اور سیّد الانبیاء پر صلوٰۃ وسلام اور مستزاد یہ کہ ایمان والوں کو حکمِ خداوندی عظمتِ محمّدی کی دلیل جلیل۔ علیٰ نبیّنا وعلیہم الصّلوٰت والتّسلیمات ؕ

عله پ۲۳ سورۃ یٰسٓ آیتِ کریمہ ۵۸ اُن پر سلام ہوگا ربِّ رحیم کا فرمایا ہُوا۔

سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ ○ پ ۲۳ سورۃ الصّٰفّٰت آیت کریمہ ۱۳۰

وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ○ پ ۲۳ " " " ۱۸۱

○ لہٰذا مندرجہ بالا بیان کردہ تمام معنوں میں مُبیّنہ طور پر قدرِ مشترک "تعظیم" ہے۔

☆۱ صَلوٰۃ : لغوی معنیٰ۔ تحریکُ السّلوین۔ شرعی معنیٰ وَاَقِیْمُوا الصَّلوٰۃَ نماز قائم کرو۔ سورۃ البقرۃ ۴۳

○ یہاں صلوٰۃ اصطلاحِ شرع میں نماز کے معنیٰ میں ہے جیسا کہ حضرت سیّدُ الملٰئکہ جبرائیل امین علیہ السّلام نے سیّدُ الانبیاء محمّد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو تعلیمِ اُمّت کے لئے سکھائی۔ کعبۃُ اللہ مقامِ مُلتزم کے سامنے قیام۔ رکوع۔ سجود۔ تشہّد اور سلام۔ تو یہاں صلوٰۃ بمعنیٰ نمازِ مخصوص ہوگی۔ صلوٰۃ کا معنیٰ۔ نماز۔ دُعا۔ رحمت بھیجنا۔ "درود شریف" ہے۔

① سَلام : سَلام کا معنیٰ سلامتی "بَرَآءَۃٌ عَنِ الْعُیُوْبِ وَالنَّقَائِصِ" عیب اور نقص سے پاک تو دونوں الفاظ صلوٰۃ و سلام کا شرعی مفہوم اور مطلب یہ ہُوا۔

☆۲ صَلوٰۃ: اَلْمُزَیَّنُ بِکُلِّ زَیْنٍ ط

② سَلام : اَلْمُنَزَّہُ مِنْ کُلِّ عَیْبٍ وَّشَیْنٍ ط

☆ ہر زینت سے مُزیّن۔ ہر وصف سے مُتّصف اور ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک ہے

مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْکٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ ۔۔۔ فَجَوْھَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ[۱]

فَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَاشِئْتَ مِنْ شَرَفٍ ۔۔۔ وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَاشِئْتَ مِنْ عِظَمٖ

○ تو اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کا مطلب یہ ہُوا کہ اللہ سُبحانہٗ و تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صاحبِ لولاک صلّی اللہ علیک وسلّم کو ہر صفت سے مُتّصف فرمایا اور ہر مکروہ اور عیب سے مُنزّہ فرمایا۔

وَمَلٰٓئِکَتَہٗ ط اور اُس کے فرشتے، فرشتہ کی تعریف یہ ہے۔

نُوْرَانِیٌّ یَتَشَکَّلُ بِاَشْکَالٍ مُّخْتَلِفَۃٍ	نُوری ہے۔ مختلف اشکال بن جاتا ہے۔

---

[۱] آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے محاسن میں شریک سے پاک ہیں اور حُسن جوہر آپ کا کسی دوسرے میں منقسم نہیں۔ پس اے مخاطب تو جو بھی شرف چاہے آپ کی ذات کی طرف منسوب کر اور جن عظمتوں کو تو چاہے آپ کی قدر والا کو نسبت دے

عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوۃُ الْاَبْرَارِ صَلّٰی عَلَیْہِ الطَّیِّبُوْنَ الْاَخْیَار " صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم "

لَایُذَکَّرُ وَلَایُؤَنَّثُ ط | نہ مُذکّر اور نہ مُؤنّث۔

○ ہٗ کی ضمیر واحد غائب میں یہ حکمت ہے کہ فرشتے اُس کی نیابت میں اُس کے حکم سے دُرود شریف بھیجتے ہیں اور اَللّٰہ سُبحانہٗ وتعَالیٰ کی نیابت میں وُہ بھی شریک فعلِ خداوندی ہیں۔

۱۔ **صَلوٰۃ** : جب منسُوب اِلی اللّٰہ ہو تو معنیٰ ہوگا دُرود بھیجنا، رحمت نازل کرنا تعریف فرمانا اور اَللّٰہ ربّ کائنات کی طرف سے یہ آپ پر ایک صلوٰۃ بھیجنا تمام ملٰئکہ اور ارضی و سماوی کائنات جنّ و انس سے شرافت، عظمت، نفاست، کرامت میں کروڑہا درجہ سے بڑھ کر ہے۔ مِنۃٗ عَزَّوَجَلَّ ثَنَآءُہٗ عَلَیْہِ "عِنْدَ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَتَعْظِیْمُہٗ ط اَللّٰہ تبارکَ وتعَالیٰ ملٰئکہ میں اپنے محبُوب" صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی تعریف فرماتا ہے"۔ لہٰذا ثابت ہُوا کہ دُرود شریف گلدستہ نعت ہے۔ "رواہُ امام بُخاری عن ابنِ ابی عالیہ علیہ الرحمۃ العالیۃ ط

☆ علّامہ السیّد ابُوالفضل محمُود الآلُوسی البغدادی علیہ الرحمۃ وضاحت فرماتے ہُوئے لکھتے ہیں۔

تَعْظِیْمُہٗ تَعَالیٰ اِیَّاہُ فِی الدُّنْیَا بِاَعْلَآءِ ذِکْرِہٖ وَاظْہَارِ دِیْنِہٖ وَاَبْقَآءِ الْعَمَلِ بِشَرِیْعَتِہٖ وَفِی الْاٰخِرَۃِ بِتَشْفِیْعِہٖ فِیْ اُمَّتِہٖ وَ اِجْزَالِ اَجْرِہٖ وَمَثُوْبَتِہٖ وَاِبْدَآءِ فَضْلِہٖ لِلْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ بِالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَتَقْدِیْمِہٖ عَلٰی کَافَّۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ بِالشُّہُوْدِ ط

"تفسیر روحُ المعانی"

"تفسیر الکشّاف لعلّامہ جارُ اللّٰہ زمخشری علیہ الرحمۃ

اَللّٰہ سُبحانہٗ وتعَالیٰ کے دُرود شریف بھیجنے کا یہ مفہُوم ہے کہ اَللّٰہ جَلّ شانُہٗ اپنے محبُوب کے ذکر کو بُلند کر کے اور آپکے دین کو غلبہ دے کر اور آپ کی شریعت مُطہرہ پر عمل برقرار رکھ کر اس دُنیا میں حضُور پُرنور صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی عزّت بڑھا کر اور روزِ محشر اُمّت کیلئے شفاعت قبول فرما کر اور بہترین اجر عطا فرما کر اور مقامِ محمُود پر فائز کرنے کے بعد اوّلین وآخرین کے لئے حضُور کی عظمت، بزرگی کو ظاہر کر کے اور تمام مُقرّبین پر حضُور کو شرفِ سبقت بخش کر آپ کی شان کو آشکارا فرماتا ہے۔

○ صلوٰۃ کے معنیٰ میں بہت وُسعت ہے۔ تکریم، تعظیم، شرف، عظمت، مدح، ثناء، محبّت، عطُوفت، رحمت، رفعتِ درجات، بلندیٔ مقامات اور ارادۂ خیر سب کو شامل ہے اور اِس کا ظہُور فضائل وکمالات کے بیان سے ہوتا ہے۔

؎ روزِ شمار سب کے سامنے شفاعت پر منتج ہوگا۔

۲۔ صَلوٰۃ : جب منسوب اِلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ ہو تو معنیٰ ہوگا۔ دُعا۔ استغفار۔

ا۔ استغفار ؛۔ کن کے لئے ؟ ایمان والوں کے لئے۔

قرآنِ پاک : پ ۲۴ سورۃ المؤمن آیت کریمہ ۷

وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	ملائکہ مغفرت طلب کرتے ہیں اُن کے لئے جو ایمان لائے۔

ب۔ رحمت : ملائکہ کرام اَللّٰہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی بارگاہِ رحمت میں اپنے پیارے حبیبِ لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بلندیٔ درجات اور رفعتِ شان اور اُمّتِ مرحومہ کے لئے طلبِ بخشش کی دُعا کرتے ہیں۔ " اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط "

☆ سیّدنا آدم صفیُّ اللّٰہ نے اپنے لختِ جگر نورِ چشم پیارے بیٹے سیّدنا شیث عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِمَا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ کو بوقتِ وصال وصیت فرمائی۔ بیٹا ذکرِ اَللّٰہ کے ساتھ ذکرِ مُصطفٰےؐ ضرور کرنا۔ یعنی درُود پڑھتے رہنا۔ کہ ؎ "شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار"

اِنِّیْ رَأَیْتُ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَذْکُرُہٗ فِیْ کُلِّ سَاعَاتٍ ط	مَیں نے فرشتوں کو دیکھا ہے وُہ ہمہ وقت آپ کے ذِکر" درُود شریف" میں مشغول رہتے ہیں

۳۔ صَلوٰۃ : منسوب اِلَی الْمُؤمِن ہو تو معنیٰ ہوگا۔

دُعا۔ طلبِ رحمت فِی الدُّنیا اور طلبِ شفاعت فِی الآخِرۃ ط

قرآنِ پاک : پ ۲۴ سورۃ المؤمن آیت کریمہ ٦٠

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ط	اور تمہارے رب نے فرمایا تم مجھ سے دُعا مانگو میں قبول کروں گا۔

○ لہٰذا اس آیتِ کریمہ کا مفہوم مختصرًا یہ ہے اَللّٰہ سُبحانہٗ وتعالیٰ اپنے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ درہمیشہ رحمتیں نازل فرماتا رہتا ہے اور اُس کے فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا گستری میں زمزمہ سنج رہتے ہیں اور آپ کی رفعتِ شان کے تذکرتے کرتے رہتے ہیں۔

☆ تو اے ایمان والو! تم بھی سرکارِ محبوبِ کردگار نبیِّ مُختار احمدِ مجتبیٰ مُحمّد مُصطفٰے عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاء کی رفعتِ شان کا بیان ہمیشہ کیا کرو۔ یعنی درُود شریف بھیجا کرو۔ اگرچہ صلوٰۃ بھیجنے

؎ مختلف ادوار میں مختلف انداز و مختلف الفاظ سے درُود شریف ثابت ہے۔ مُرتّب ط

کا ہم نیازمندوں کو حکم فرمایا لیکن ہم نہ تو عظمتِ محبُوب اور شانِ رسُول کو کماحقہٗ جانتے ہَیں اور نہ ہم حق ادا کر سکتے ہیں۔ اِس لئے احساسِ کہتری کرتے ہُوئے کہتے ہَیں۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ"۔ اے اللہ پاک تُو ہی اپنے محبُوب پاک صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی عظمتِ شان اور قدر و منزلت کو خُوب جانتا ہے اِس لئے ہماری طرف سے بھی تُوہی تحفہ، "درُود شریف"[عـ] بھیج۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ" ؎

غالبؔ ثناءِ خواجہ بہ یزدان گذاشتیم کان ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است "صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلّم"

○ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو! اِس میں خطاب ہے ہم غلاموں اور نیازمندوں کو سُبحَانَ اللّٰہ کتنا پیارا خطاب ہے۔ اے ایمان والو! جو درُود شریف کو وردِ زُبان اور حرزِ جان بناتے ہیں۔ اُن کے لئے کتنی بڑی بشارت ہے اور اَللّٰہ ربّ العِزّت اپنے پیارے محبُوب صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلّم کا اکرام و اعزاز فرماتے ہُوئے قرآنِ پاک میں کتنے پیارے القاب اور محبّت کے انداز میں فرماتا ہے ؎

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ
یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ طٰہٰ یٰسٓ صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلّم

○ سُبحَانَ اللّٰہ کتنا محبّت بھرا اور پُرکیف انداز اور کتنے پیارے القاب دِل کو بھانے والے ہیں۔ اور اِس میں اشارہ ہے کہ مخاطب مُستحقِ تعظیم اور واجبُ الاحترام اور قابلِ توقیر ہے۔ جس کا اظہار اُمّتی اَدب و محبّت سے درُود شریف پڑھ کر کرتا ہے ؎

نوٹ: مطلوبُ الکونین مقصودُ الثقلین صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی تعظیم و توقیر بمطابق سُنّتُ اللّٰہ نصِ قطعی سے فرضِ عین ہے۔

عـ تفسیر کبیر امام فخرُ الدین رازی علیہ الرحمۃ الباری ایک سُوال کا جواب لکھتے ہیں جب اَللّٰہ جَلّ شانُہٗ اور فرشتے مُحمّدٌ رّسُول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلّم پر درُود بھیجتے ہیں تو پھر ہمارے درُود بھیجنے کی کیا ضرورت ہے؟ جواب فرمایا اِس کی غرض یہ کہ ۱۔ اظہارِ تعظیم حضُور صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے لئے۔ ۲۔ عَود کرے فائدہ درُود شریف کا مؤمنوں کی طرف۔ از رُوئے رحمتِ تامّہ ثواب دے اَللّٰہ سُبحانہٗ اپنے بندوں کو اور بخشش فرمائے اُن کی۔ ۳۔ تاکہ اُمّتی درُود شریف پڑھنے والے کو حضُور صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی قُربت نصیب ہو۔ جو ایک نعمتِ عُظمیٰ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی آلِہِ الْکِرَامِ وَاَصْحَابِہِ الْعِظَامِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

القاب کیسے کیسے حق نے کئے عطا
اپنے محبوب پاک کو قرآں میں جابجا
یٰسٓ کہیں پکارا تو طٰہٰ کہیں کہا
حٰمٓ ن ٓ اور کہیں وَالشَّمْس وَالضُّحٰی

پھر میرا کیا مقدور کہ تعریف آپکی کروں
تم سب پڑھو درود میں ذکرِ نبی کروں

خود ہے خدا ہمارے پیغمبر کا مدح خوان
قرآن ہے سارا آپکے اوصاف کا بیان
اَلْحَمْد کے الف سے ہے وَالنَّاس تک عیاں
نعت جناب جن و بشر ختم مرسلین کروں

میرا کیا علم و عقل صفت آپ کی کروں
تم سب پڑھو درود میں ذکرِ نبی کروں

حکمت :- یَا مُحَمَّدُ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ" اسمِ ذات سے پکارنا جائز ہے لیکن ادباً منع ہے۔ نہ کہ شرعاً اور عقیدۃً۔ از روئے محبت صفات سے پکارو۔

وَالْمَعْنیٰ قُوْلُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْ رِفْقٍ وَّلِیْنٍ وَلَا تَقُوْلُوْا یَا مُحَمَّدُ بِتَجَهُّمٍ ط صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ " لَا اَنْ یُّنَادِیَهٗ بِاِسْمِهٖ فَیَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ" بَلْ یَقُوْلُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ، یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ " قَالَ قَتَادَةُ اَمَرَهُمْ اَنْ یُّشَرِّفُوْهُ اَوْ یُفَخِّمُوْهُ ط

نرمی اور ملاطفت کے ساتھ کہو یا رسول اللہ اور گستاخانہ انداز میں یا محمد " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ " نہ کہو۔
آپ کو اسمِ پاک سے نہ پکارو بلکہ اسمِ صفت سے پکارو۔
یَا نَبِیَّ اللّٰہ ، یَا رَسُوْلَ اللّٰہ " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ " یَا حَبِیْبَ اللّٰہ " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ "
حکم دیا عزت اور شرف کے ساتھ پکارو ، اسمِ صفت سے پکارو۔

☆ یہ سب کرم ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اپنے محبوب رسول کی پیاری اُمت کو کتنے مبارک لقب سے مخاطب فرمایا۔ یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ اے ایمان والو یہ خطاب بمقتضائے عمل ہے۔ کہ

☆ جنگ و جدال کے موقعہ پر سپاہیوں سے کہا جاتا ہے۔ اے بہادرو! سخاوت کرنے

ے قولی فعلی عملی حالی تحریری تقریری احتیاط لازمی ہے۔

والوں کو اے سخیو! اور جہاد کرنے والوں کو، اے مُجاہدو! اسی طرح دُرود شریف پڑھنے اور یہ تحفہ بھیجنے والوں کے لئے فرمایا اے ایمان والو! دُرود شریف پڑھنا ایمان کی علامت اور نشانی ہے اور دُرود شریف نہ پڑھنا بے ایمان ہونے کی دلیل، (بصورتِ انکار) دُرود شریف محُسن اعظم، محُسن کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا حق غلامی، حق نمک، حقِ احسان ادا کرنے کے لئے حکم دیا گیا ہے۔ یہ سب نبیِّ کریم واکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان اور رفعتِ مکان کا اظہار بھی ہے اور ہم نیازمندوں کے لئے فضل وکمال بھی۔

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ | آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " پر دُرود شریف اور خوب سلام پڑھو

☆ دُرود شریف صلوٰۃ، سلام دونوں الفاظ سے ہو تو اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کے امر کی تعمیل ہوتی ہے کیونکہ صَلُّوْا وَسَلِّمُوْا دونوں امر کے صیغے ہیں" اکیلا لفظ صلوٰۃ ہو یا سلام" اِس سے اللہ جل شانہٗ کے امر کی نہ تعمیل ہوتی ہے اور نہ تکمیل اور یہ نامکمل دُرود شریف ہوگا۔" یہی مسلک ہے آئمۂ مجتہدین، آئمۂ ہُدیٰ کا۔"

مسئلہ : بالاصالہ "مستقل بالذّات" نبیِّ کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بالتبع دوسروں پر دُرود شریف پڑھنا چاہیئے اور یہ فرض، واجب، سُنّت مؤکدہ اور مستحب ہے۔ عُمر بھر میں صرف ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھنا مومن پر امتثال لِامرِ اللہ، فرض ہے۔ محفلِ میلادِ پاک اور مجلسِ وعظ میں نام اقدس لے یا سُنے تو دُرود شریف پڑھنا واجب ہے اور ہر بار پڑھنا مستحب ہے۔ مستحب "حُب" سے ہے اہلِ محبّت کے لئے یہ مقامِ مستحب فرض کی طرح ہے اور سُنّۃ اللہ بھی - وجوبِ صلوٰۃ و سلام کو علی الاطلاق ذکر کیا ہے یعنی جب بھی نام اطہر سُنے یا لے دُرود شریف پڑھنا واجب ہے۔ "دُرِّ مختار کتاب الصّلوٰۃ" ابوالحسن احمد بن محمد البغدادی القدوری علیہ الرحمۃ"

☆ شیخ محقق رحمۃ اللہ نے مستحب کو فرض دائم میں شمار کیا ہے۔ اور فرض تین قسم کے ہیں۔

۱ : فرضِ عین ! ہر ایک اپنے اپنے فرض کی ادائیگی کرے۔ کوئی دوسرا نہیں کر سکتا اور وقت کے اندر پُورا کرے۔

ء فرض ، جو نصِ قطعی سے ثابت ہو۔

۲ : فرضِ کفایہ ! جو مجلس سے ایک کے ادا ہونے سے پورا ہو۔
۳ : فرضِ ظنّی ! جو مجتہد کے اجتہاد سے ثابت ہو۔

پھر فرضِ عین دو قسم ہے۔

۱ : فرض دائم ! مثلاً درود شریف بلاقیدِ وقت اور جگہ۔
۲ : فرضِ مؤقّت ! جیسے نماز روزہ، حج اور زکوٰۃ یعنی وقت، ایّام، ماہ، سال میں،

☆ حاصلِ کلام :- خالقِ مطلق کا یہ امر درود و سلام کفائی نہیں وجوبی و دائمی ہے۔

○ عَلَى النَّبِيِّ : غیب کی خبریں دینے والے "نبی" پر

☆ عَلَى الرَّسُوْلِ : نہیں فرمایا حالانکہ رسول نبی سے بلند مرتبہ ہے بالتحقیق۔

○ رسول کہتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکامات کی تبلیغ کرنے والا یا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا حکم اُس کے بندوں تک پہنچانے والا۔ ہمارے نبی پاک پر "رسول" کا اطلاق اُس وقت ہوا جب آپ پر قرآنِ پاک کا نزول ہوا اور آپ نے تبلیغ فرمائی۔ اُس وقت آپ کی عمر شریف چالیس برس تھی۔ تو مکّہ معظمہ، جبلِ نور، غارِ حرا میں سورۂ علق کی پہلی پانچ[۱] آیاتِ کریمہ سیّد الملائکہ روح الامین جبرائیل علیہ السّلام لے کر آئے۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ
اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ
الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ

☆ عَلَى الْبَشَرِ : نہیں فرمایا۔ جب آپ کے بدن شریف کی اربعہ عناصر، لطیف سے تخلیق فرمائی گئی اور آپ نے عالمِ شہود میں بشریّت کا جامہ زیبِ تن کیا۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اور اُس کے فرشتے درود شریف بھیجتے ہیں اپنے نبی پر کا یہ مطلب ہے اللہ تعالیٰ کا درود شریف بھیجنا۔ نہ آپ کی پیدائش کے وقت سے ہے اور نہ چالیس

[۱] پہلی وحی جلی۔ وحی متلوّ ۲۷ رمضان المبارک بروز پیر بوقتِ سحری ۱ سنہ نبوی بمطابق ۴۱ سنہ عام الفیل کو نازل ہوئی۔ پ۳۰ سورۃ العلق آئیتِ کریمہ ۱ تا ۵ پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔

سال کی عُمرِ شریف کے وقت کہ جب آپ پر وحیِ الٰہی کا نزُول ہُوا مطلب یہ ہُوا اللّٰہ سُبحَانَہٗ کا دُرُود شریف بھیجنا زمان اور مکان کی قید سے مُقیّد نہیں ۔

○ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ: دُرود شریف بھیجتے ہیں نبی پر "اَلنَّبِیّ" علٰی فرمایا۔

حدیث پاک : سیدنا ابُوہریرہ رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ ؕ "صحیح البخاری"

☆١ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ "صلی اللہ علیہ وسلم" كُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ ؕ	فرمایا رُسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام ابھی رُوح اور جسم کے درمیان تھے ۔
☆٢ كُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الطِّيْنِ وَالْمَآءِ ؕ	فرمایا! میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام پانی اور مٹّی کے درمیان تھے ۔

① اللہ تبارکَ وتعالیٰ اور اُس کے پیارے فرشتے دُرود شریف بھیجتے ہیں نبی پر یعنی سیّدنا آدم علیہ السلام کی ابھی تخلیق بھی نہیں ہُوئی تھی اور آپ ابھی پانی اور مٹّی کے درمیان یا بُروایت "رُوح اور جسد کے درمیان ہی تھے ۔ تب سے ربِّ کریم رحمتیں نازل فرما رہا ہے روزِ اوّل سے روزِ ابد تک ۔ اِن روایات سے بھی وقت کے تعیّن کی خوشبُو آتی ہے حالانکہ رحمتِ باری کا نزُول بلاانقطاع بصُورت دُرود شریف زمان و مکان کی قید سے وَرَاءُ الوریٰ ہے ۔ جو کہ عقلِ اوّل "جبرائیل علیہ السلام" کے احاطہ سے بھی باہر ہے ۔

○ یُصَلُّوْنَ ؕ مضارع کا صیغہ ہے اس میں زمانہ حال اور مستقبل پایا جاتا ہے اور اس میں دوامِ استمراری ، اور تجدّدی ہے جو ہمیشگی پر دلالت کرتا ہے ۔ کلامِ الٰہی "ہمیشہ بلا توقّف بلاناغہ ابدُالآباد"

علہ لُغت کے لحاظ سے نبیؐ نَبَأٌ سے ماخُوذ ہے اس کا معنیٰ ہے مُخبِر عن اللہ اور نبُوّت کا معنیٰ اطلاع علی الغیب "غیب کی خبر دینے والا ۔ جنّت دوزخ ملائکہ قیامت اور سب سے غیبُ الغیب اَللّٰہ ، کی خبر بتلانے والا ۔ مُطلق خبر دینے والا نہیں کہ اُس کو مُخبر کہتے ہیں ۔ اور اُس کی خبروں کو اخبار اور مُصطفےٰ کی خبروں کو حدیثِ پاک اور اللہ تعالیٰ کی خبروں کو قُرآنِ پاک کہا جاتا ہے ۔ "فَافْهَمْ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ" ؕ

میں دو جُملے ہیں۔ جُملہ اسمیہ اور جُملہ فعلیہ۔ جُملہ اسمیہ، استمرار اور دوام کے لیئے اور جُملہ فعلیہ حدُوث وتجدُّد کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

○ یعنی اللہ تقدّس وتعالیٰ ہر آن، ہر گھڑی، ہر لحظہ، ہر لحہ اپنے پیارے محبُوب پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرماتا ہے اور فرماتا رہے گا۔ اس میں دوام بھی ہے اور تجدُّد بھی۔ یعنی پے بہ پے۔ یکے بعد دیگرے۔ "مَرَّۃً بَعْدَ مَرَّۃٍ اور علی التواتر"۔

☆ پہلا جُملہ اسمیہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یہ حقیقت ہے۔

☆ دوسرا جُملہ فعلیہ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا○ یہ شریعت ہے۔

○ یہ آئیت کریمہ مجمُوعہ ہے شریعت اور حقیقت کا۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کے مصداقین مؤمنین کو صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا کا حُکم فرمانا اور اُس پر مومنوں کا محبّت و اَدب سے عمل پیرا ہونا طریقت ہے جو مبنی بر عقیدت ہے ؎

ثنائے زُلف و رُخسارِ تو اے ماہ ملائک وردِ صُبح و شام کردند

"عراقی"

قرآنِ پاک : پ۶ سورۃ المائدہ آئیتِ کریمہ نمبر ۱۵

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ○	بے شک تمھارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نُور آیا اور روشن کتاب۔

○ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے پیارے محبُوب صلی اللہ علیہ وسلم کو نور[۱] فرمایا۔

در بحرالحقائق، آوردہ وجہ تسمیہ بنور صلی اللہ علیہ وسلم است اوّل چیزے کہ حق سُبحانہٗ وتعالیٰ بنورِ قدم از ظُلمت کدۂ عدم بوجود آوردہ نورِ وے بود صلی اللہ علیہ وسلم "تفسیر حسینی فارسی"[۳]	تفسیر بحرالحقائق[۲] میں فرمایا "نُور" کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ "نُورِ قدم سے" ظُلمت کدۂ عدم سے وجُود میں جس کو لایا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نُور تھا۔

ع۱ نُور کی تعریف :- اَلنُّوْرُ ھُوَ الظَّاھِرُ بِذَاتِہٖ وَالْمُظْھِرُ لِغَیْرِہٖ جو خود مُنوّر ہو اور دوسروں کو مُنوّر کرنے والا۔

ع۲ الشیخ نجم الدّین رازی علیہ الرحمۃ الباری کی شہرہ آفاق یہ تفسیر اشارات کنایات، حقائق و دقائق شریعت، رموز و نکات طریقت میں مشہور معروف اور نہائیت ہی مستند ہے۔ جو آپ کے علمی کمال اور عملی فضیلت کا بیّن ثبوت ہے۔ سلسلہ عالیہ کبرویہ میں شیخ الشیوخ نجم الدین کُبریٰ علیہ الرحمۃ اللہ کے خاص الخاص خلفاء سے تھے۔ سنِ وصال ۶۵۶ ہجری المقدّسہ ہے۔

ع۳ "مُلّا حسین واعظ الکاشفی الہروی اَفَاضَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الرَّوْحَ وَالرَّیْحَانَ تفسیر ملاحظہ ہو۔ تحت آئیت ہٰذا " ۶

قرآنِ پاک : پ ۱۸ سورۃ النور آیتِ کریمہ نمبر ۳۵

اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡھَا مِصۡبَاحٌ ؕ اَلۡمِصۡبَاحُ فِیۡ زُجَاجَۃٍ ؕ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوۡکَبٌ دُرِّیٌّ الخ

اللہ نُور آسمانوں کا اور زمین کا اُس کے نُور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ اُس میں چراغ ہے اور وُہ چراغ ایک فانوس میں ہے اور وُہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے۔ موتی سا چمکتا روشن۔

○ نُورٌ اللہ تعالیٰ کے اسمائِ حُسنیٰ سے ہے اور مَثَلُ نُوۡرِہٖ میں اِس نور سے مُراد سیدُ الکائنات افضلُ الموجُوداتِ حضرت رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ علیہ وَسَلَّم ہیں اور یہ اضافت اور نسبت تشریفی ہے۔ جوکہ آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی عظمتِ نُور کی شاہد ہے۔

☆ سیدنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس نے حضرت کعب احبار رضی اللہ و رسولہٗ عنہم (جلیل القدر تابعی) سے فرمایا اِس آیتِ پاک کے معنیٰ بیان کرو تو اُنھوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم کی مثال بیان فرمائی "روشندان" طاق تو حضور کا سینہ شریف ہے اور فانوس قلبِ مُبارک اور چراغ "نبوّت" کہ شجرِ نبُوّت سے روشن ہے۔ اور اِس نورِ محمّدی صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم کی روشنی و اضاءت اِس مرتبۂ کمال ظہور پر ہے کہ اگر آپ اپنے نبی ہونے کا بیان نہ بھی فرمائیں تو جب بھی خلق پر آپ کا نبی ہونا ظاہر ہو جائے "کنز الایمان"

☆ نُوری شمع جو ہے، وُہ دلِ اقدس ہے اللہ سُبحانہٗ کے محبُوب پاک صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم کا

☆ فانوس " چمنی " جس میں نُوری شمع روشن ہے وُہ سینہ فیض گنجینہ ہے سرکارِ مدینہ کا

☆ طاق جس میں فانوس رکھا ہے وُہ سراپا جسمِ اطہر ہے اللہ کے پیارے ہم بے سہاروں کے سہارے، عرشِ عظیم کی آنکھ کے تارے حضرت محمّد مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم کا

شمع دِل مشکوٰۃ تن سینہ زُجاجہ نُور کا ‏ ‏ تیری صُورت کے لئے آیا ہے سُورہ نُور کا
کَ گیسُوہ دہن یٰ ابرُو آنکھیں عَ صٓ ‏ ‏ کٓھٰیٰعٓصٓ اُن کا ہے چہرہ نُور کا
ذرّے مِہرِ قُدس تک تیرے توسّط سے گئے
حدِّ اوسط نے کیا صُغریٰ سے کُبریٰ نُور کا "صلی اللہ علیہ وسلم"

ـ عظمت والے نُور صلی اللہ علیہ وسلّم ؕ

حدیثِ پاک : بروائیت سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ ورسولہٗ عنہما ط

قَالَ مَتٰی وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا جَابِرُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْيَاءِ نُوْرَ نَبِيِّكَ مِنْ نُّوْرِهٖ ط "رواہ عبد الرزاق بسندہ"	مَیں نے نورِ مجسم "ﷺ" سے عرض کیا آپ کب سے نبی ہیں؟ تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے جابر! بیشک اللہ سبحانہٗ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرما دیا۔

☆ اس حدیثِ پاک میں نبی کا لفظ زیرِ بحث ہو گا۔ جو مقصود ہے۔

حدیثِ پاک بروائیت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ ط

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ وَ كُلُّ خَلَائِقِ مِنْ نُّوْرِيْ وَاَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰهِ ط	سب سے پہلے اللہ سبحانہٗ نے میرے نور کو تخلیق فرمایا اور تمام مخلوق کو میرے نور سے اور میں اللہ کے نور سے ہوں۔

قرآن پاک : پ ۲۳ سورۃ یٰسٓ آیتِ کریمہ ۸۲

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝	جب کسی چیز کو چاہے تو اس سے فرمائے ہوجا وُہ فوراً ہوجاتی ہے۔

○ اس آیتِ کریمہ میں لفظ شَيْئًا[علہ] فرمایا یعنی مشیّت، ارادہ فرمایا تو کُلّہم کائنات معرضِ

علہ امر مشیت ارادہ اور رضا یہ تینوں الفاظ اپنے اپنے اندر وسیع مفہوم رکھتے ہیں جو اہلِ بصیرت پر مخفی نہیں مقصود رضا ہے یہاں لفظ شَيْئًا فرمایا۔ اللہ سبحانہٗ نے مشیّت، ارادہ فرمایا اور اس امرِ کُن سے کائنات کا ذرّہ ذرّہ پیدا فرما دیا کوئی چیز ایسی نہیں جو پیدا نہ ہوگئی ہو اور وُہ علمِ الٰہی میں تھی اور اُس کا ظہور بمطابق كُلُّ اَمْرٍ مَّرْهُوْنٌ بِاَوْقَاتِهَا اپنے اپنے وقت پر ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ "واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم ورسولہٗ" اور "نور" حضور سید الانس والجان صلی اللہ علیہ وسلم کا امرِ کُن سے بھی بہت پہلے تخلیق ہو چکا تھا اور پھر دنیا میں مبعوث فرما کر چالیس سال کی عمر شریف میں جبلِ رحمت غارِ حرا میں آپ کو اقرأ، سے مخاطب فرمایا۔ یہ پہلی وحی تھی۔ یعنی ارادۂ امر "اقرأ" کا فرمایا "فتدبّر"

۱- وہاں "کُن" امر کا صیغہ ہے جو جاری ہوا	۱- یہاں "اقرأ" امر کا صیغہ ہے جو جاری فرمایا۔

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۵

وجود میں آگئی۔ خالقِ کائنات نے تمام مخلوق کو امرِ کُن سے تخلیق فرمایا اور حدیثِ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ میں "شیئًا" کا لفظ ہے۔ یعنی اتحادِ لفظی، مُحِب اور محبوب کے کلامِ پاک میں قرآن وحدیث، وحیِ جلی اور وحیِ خفی میں ایک ہی لفظ شیئ ہے۔ قرآنِ پاک متن ہے اور حدیثِ پاک اُس کی شرح۔ قرآن علم ہے اور صاحبِ قرآن سیرت۔ قرآن علمِ خدا ہے اور تفسیرِ قرآن سیرتِ مصطفےٰ۔ قرآن نور ہے اور صورتِ مصطفےٰ نورٌ علیٰ نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔
"تخلقوا باخلاق اللہ سے مزین"

بقیہ حاشیہ

۲۔ وہاں ارادہ اور مشیت ہے۔

۲۔ یہاں ارادہ اور مشیت کے ساتھ رضا بھی ہے جو مقصودِ کائنات ہے۔

۳۔ وہاں مخاطب شیئًا ہے جو متاعِ قلیل اور حقیر ہے۔

۳۔ یہاں مخاطب محض نبی و رسول ہی نہیں بلکہ محبوب ہے جو تمام کائنات سے متاعِ عزیز وجلیل ہے۔

۴۔ وہاں تخلیق ہے سب کچھ پیدا فرمادیا گیا

۴۔ یہاں تعلیم ہے کوئی ایسا علوم نہیں جو عطا نہ فرمادیا گیا

وَكُلُّ عُلُوْمٍ فِي الْقُرْاٰنِ لٰكِنْ   تَقَاصَرُ عَنْهُ اَفْهَامُ الرِّجَالِ

☆ علومِ اسماء، صفاتِ الٰہیہ، علومِ اوّلین و آخرین، علومُ الشہادۃ والغیب، علمِ لوح وقلم غرضیکہ علمِ ماکان وما یکون عطا فرما دیئے گئے۔ بلکہ یہ سب علوم تو علومِ مصطفےٰ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا جزو ہیں۔ وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ (سورۃ النساء ۱۱۳) اس پر شاہد ہے۔

☆ اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ (سورۃ الرحمٰن ۱) رحمٰن نے اپنے محبوبِ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کو علومِ قرآن خود سکھائے۔ اور قرآنِ پاک کے علوم، قرآن پاک کے جملہ علوم کا مطابق آیتِ کریمہ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝ (سورۃ القمر ۵۳) مخزن آپ کا سینہ اطہر بنا دیا ؎

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا   وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب   گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

قرآنِ پاک : پ۷ سورۃ الانعام آیتِ کریمہ ۵۹، پ۲۹ سورۃ القلم آیتِ کریمہ ۱

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ

اور اُسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی۔ انہیں وہی جانتا ہے۔

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۴

قولِ حق قرآن ہے، قولِ پیغمبر ہے حدیث : اہلِ دل کے واسطے تقریر ہے دونوں کی ایک
نورِ حق نورِ نبی اصل میں دونوں ایک ہیں ﷺ وہ خدا اور یہ نبی تنویر ہے دونوں کی ایک
یا خدا یا مصطفےٰ امشکل میں دونوں نام لو حاجتیں بر آئیں گی تاثیر ہے دونوں کی ایک

حدیثِ پاک : بروائیت سیدہ عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ و رسولہ عنہا ؕ

○ اُمّ المؤمنین سے پوچھا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خُلق کیا تھا تو ارشاد فرمایا۔

☆ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنُ ؕ | آپ "ﷺ" کا خُلق قرآن تھا

قرآنِ مجید کے بیان کردہ جملہ اخلاقیات صاحبِ خُلقِ عظیم "ﷺ" میں زینت آرا ہیں۔

بقیہ حاشیہ

مفتاح، مفتاحُ الجنّۃ، مفتاحُ الرحمۃ، کنزُ اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسماءِ حسنیٰ سے ہیں۔ حمزۃ تف ؕ

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ۝ | قلم اور اس کے لکھے کی قسم

☆ نٓ سے مراد دہانِ مبارک، اور نقطہ سے مراد زبانِ مبارک اور مَا یَسْطُرُوْنَ سے مراد سینۂ اطہر "لوحِ مبارک" مطلب یہ کہ ربِّ کریم فرماتا ہے محبوب تیرے دہان کی قسم، تیری زبان کی قسم، سینۂ نوری لوح اور "زبان" قلم کی قسم اور وہ مفتاح "کنجی" زبانِ مبارک ہے۔ جو اسمِ ذاتِ رسالت مآب "محمّد" ﷺ ہے اور اس کنجی سے ربِّ کریم کے علم و حکم کے خزانے، رزق و محبّت کے خزانے، مغفرت، جنّت کے خزانے رأفت و رحمت کے خزانے، اور "عالمِ امر۔ عالمِ تقدیر" "عالمِ خلق۔ عالمِ تدبیر" کے خزانے اسمِ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم سے کھلتے ہیں اور عرشِ عظیم اُن کا برزخ ہے۔ عالمِ غیب و عالمِ شہادۃ حجرۂ اخفاء و عدم میں مُقفّل تھے۔ جس کنجی سے اُن کا قفل کھولا گیا وہ مفتاح "کنجی" اسمِ محمّد ﷺ ہے۔ جس سے یہ عالم میدانِ ظہور میں آئے۔ قَالَ عَزَّ اِسْمُہٗ فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ؕ

لَہٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ (سورۃ الزمر ۶۳) | اسی کے لیئے ہیں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں

○ دو الفاظ کی طرف قرآنِ پاک نے اشارہ فرمایا۔ ۱۔ مفتاح ۔ عالمِ امر۔ عالمِ غیب کی کنجیاں
۲۔ مقالید ۔ عالمِ خلق کی کنجیاں "مفاتیح اور مقالید دونوں جمع کے صیغے ہیں جو کثرتِ خزائن پر دال ہیں"

○ مِفتاح کا پہلا حرف مَ اور آخری حَ اور مقالید کا پہلا حرف مَ اور آخری دَ یہ بنا محمّد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ سُبحانہٗ تمام کائنات کو نیستی سے ہستی میں، عدم سے وجود میں لایا اور اللہ سُبحانہٗ نے اپنی ذاتِ پاک کا ظہور بھی اسی نام محمّد ﷺ سے فرمایا۔ تو پھر روح و جسدِ انسان جو عالمِ امر، عالمِ خلق کا جامع ہے معرضِ وجود میں آیا جو لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا ۝ تھا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ ؕ

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کی عملی تفسیر اور تخلقوا باخلاق اللہ کی صفات سے کما حقہٗ متصف اور مزین اور امت مسلمہ کے لئے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ علہ کامل مکمل نمونہ ہیں ؎

مدینہ میں مدینہ والے روتے تاباں دیکھ لیتے ہیں
جو ہیں صاحب نظر وہ قرآں میں قرآں دیکھ لیتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

○ مندرجہ بالا نص قطعی، آیات کریمہ اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم "نور" ہیں اور اس نور کی تخلیق اُس وقت ہوئی جب کہ کائنات عالم کی کوئی شئ پیدا نہیں ہوتی تھی۔ جن پر انا اول المسلمین (سورۃ الانعام ۱۶۴) دلیل کافی، وافی اور شافی ہے۔

آمدم برسر مقصد : فرمایا۔ اے سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر شئ سے پہلے۔ یعنی ارادۂ امر کن کے ظہورات علہ سے بھی بہت پہلے

عرش سے پہلے فرش سے پہلے، جنت سے پہلے دوزخ سے پہلے، شمس سے پہلے قمر سے پہلے
ذرہ سے پہلے پہاڑ سے پہلے، زمین سے پہلے زمان سے پہلے، قطرہ سے پہلے دریا سے پہلے
لوح سے پہلے قلم سے پہلے، خاک سے پہلے آب سے پہلے، آگ سے پہلے باد سے پہلے

غرضیکہ امر کن سے تخلیق کی ہر شئ سے پہلے نور نبیك من نورہٖ تیرے نبی کے نور کو اپنے نور کی تجلی" سے پیدا فرما دیا۔ "کما یلیق بشانہٖ"۔

① یاد رہے۔ مادہ پہلے ہوتا ہے تو چیز بنتی ہے۔ لوہا ہو تو تلوار بنتی ہے۔ لکڑی ہو تو میز بنتا ہے اور اینٹ ہو تو مکان بنتا ہے۔ اگر پہلے مادہ ہی نہ ہو تو چیز کیسے بن سکتی ہے۔ آگ پانی، ہوا، مٹی سے انسان بنتا ہے۔

② اُس وقت اربعہ عناصر تھے کہاں ؟ جس سے حضور بنتے۔ حضور اُس سے بنے جو حضور سے پہلے تھا۔ حضور سے پہلے نور الٰہ تھا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ حضور نورِ الٰہ سے بنے اور ساری کائنات نورِ مصطفےٰ سے "عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم" ط ؎

۴

علہ پ ۲۱ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۲۱ بے شک تمہارے لئے اللہ کے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔
عہ عالم ملکوت، عالم جبروت، عالم ناسوت، عالم لاہوت، غرضیکہ صفت علیم کے اشارہ ۱۸ ہزار عالم معہ چودہ ۱۴ طبق وغیر ذالک ط

باغِ طیبہ میں سُہانا پھُول پھُولا نور کا — مست بُو ہیں بُلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا
وضعِ واضح میں تیری صُورت ہے معنیٰ نور کا — یُوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

حدیثِ پاک : بروایت سیدنا جابر بن عبدُاللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ ط

☆ ربِّ کریم نے اُس نور کو چار حصّوں میں تقسیم فرمایا پہلے سے قلم دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش پھر چوتھے کے چار حصّے کئے اور پہلے سے ملٰئکہ حاملینِ عرش۔ دوسرے سے کُرسی اور تیسرے سے فرشتے اور پھر چوتھے کے چار حصّے کئے۔ پہلے سے مؤمنین کی آنکھوں کا نور اور دوسرے سے مومنوں کے دِلوں کا نور پیدا کیا جو معرفتِ الٰہی ہے تیسرے سے دین کلمہ طیّبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط "صلی اللہ علیہ وسلم" کا نور پیدا کیا اور چوتھے سے نورِ ایمان۔ نورِ عرفان اور نورِ ایقان پیدا فرمایا۔ « زُرقانی ج ۱ صفحہ ۴۶ »

☆ لہٰذا دلائل قطعیّہ اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہُوا کہ نور ذاتِ محمّدی علیٰ مصدرِہا الصّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ نورِ الٰہ کا مظہر بنا نہ کہ مَعَاذَ اللّٰہ ثُمَّ مَعَاذَ اللّٰہ "جز" تمام کائنات پرتوہے نورِ ذاتِ محمّدی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور فرع۔ اصل اور مقصودِ کائنات آپ کا نور ہے ؎

بیا! تا در مدینہ نورِ احمد — بینی از در و دیوار لامع
جمالِ مُصطفےٰ بے پردہ بینی — چہ خورشیدے کہ بے ابراست طالع
بیا! اے کور چشم تیرہ باطن — بہ بین ہر گوشہ صد بُرہان ساطع
نجومِ اِھتَدیٰ آنجا فروزاں — شموسِ اِصطفےٰ آنجا طوالع

حدیثِ پاک : بروائیت سیدنا ابُوہریرۃ رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ ط

☆ اَنَّ النَّبِیَّ "صلی اللہ علیہ وسلم" سَئَلَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ یَا جِبْرِیْلُ کَمْ عُمْرُکَ مِنَ السِّنِیْنَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَسْتُ اَعْلَمُ غَیْرَ اَنَّہٗ فِی الْحِجَابِ الرَّابِعِ نَجْمٌ یَطْلَعُ فِیْ کُلِّ سَبْعِیْنَ اَلْفِ سَنَۃٍ مَّرَّۃً

بیشک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پُوچھا تمہاری عُمر کتنی ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے آقا مَیں نہیں جانتا کہ میری عُمر کتنی ہے۔ ہاں یا رسُولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم حجابِ رابع عرش پر ایک نوری ستارہ ستر ہزار سال بعد طلوع

رَأَيْتُهُ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَرَّةٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم "یَا جِبْرِیْلُ وَعِزَّةِ رَبِّیْ اَنَا ذٰلِكَ الْكَوْكَبُ اَیْ ذٰلِكَ النَّجْمُ" ط "رواہ البخاری فی تاریخہ"

ہوتا تھا ۔ جس کو مَیں نے ستّر ہزار مرتبہ دیکھا ہے ۔ فرمایا رسُولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے میرے رب کی عزّت و عظمت کی قسم اے جبریل علیہ السّلام وُہ نُوری تارہ میں تھا[1]

اے جبریل وُہ تارا اگر دیکھا تو پہچان سکو گے
یہ سُن کے مُصطفےٰ نے کہا جان سکو گے
پیشانیٔ مُصطفےٰ پہ وہ چمکتا تارا نظر آیا
یہ کہہ کر سرکار نے عمّامہ جو سر سے ہٹایا

☆ علمِ جبرائیلی علیہ السّلام کے مُطابق ، نُورِ مجسّم شفیعِ مُعظّم فخرِ آدم احمدِ مجتبےٰ محمّدِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نُور کی تخلیق ستّر ہزار x ستّر ہزار سال پہلے فرمادی گئی تھی "چار ارب نوے کروڑ سال" اور یہ متناہی ہے ۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ بِالصَّوَابِ ط

○ تمام کائنات سے کروڑوں ، اربوں سال پہلے نُورِ ذاتِ محمّدی ، نُورِ نبُوّت کی تخلیق ہوچکی تھی اُس وقت سے ربِّ کریم اپنے نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں "دُرود شریف" نازل فرمارہا ہے ۔ اتنا رحمتوں کا نزُول کیا کہ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْن بنا دیا ۔ اُس نُور نے سب سے پہلے نبُوّت کا لباس زیبِ تن کیا اور رحمت کا حُلّہ اوڑھا ۔ وُہ نورِ محمّدی رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْن لباس میں ملبوس ، ربِّ کریم کی رحمتِ مجسّمہ بن کر دُنیا میں مبعوث ہوا ۔

احادیثِ قدسیہ : اللّٰہ کا کلام بزبانِ رسالت عزّوجلّ صلی اللہ علیہ وسلم ط

☆1 كُنْتُ كَنْزًا مَّخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ نُوْرَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم ط

فرمایا مَیں مخفی خزانہ تھا ۔ مجھے محبّت آئی کہ مَیں پہچانا جاؤں تو مَیں نے محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کے نُور کو پیدا فرمایا ۔

☆2 لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ لَاَظْهَرْتُ الرَّبُوْبِيَّةَ ط

اگر آپ نہ ہوتے تو اپنے رب ہونے کو ظاہر نہ کرتا ۔

---

[1] فرمایا اے جبرائیل علیہ السّلام ستّر ہزار سال میں قیام کرتا اور ستّر ہزار سال سجدہ ۔ قیام میں مجھے تم دیکھتے لیکن جب سجدہ کرتا تو مجھے کوئی دیکھ نہیں سکتا تھا ۔ جبرائیل علیہ السّلام کا بھی سجدہ ہزار سال اور دوسرا بھی ہزار سال کا تھا پہلا سجدہ عبُودیّت اور دوسرا سجدہ قبُولیّت کا ۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ ولوالدیہ ط

یہ احادیثِ مبارکہ طُرقِ مُتعدِّدہ اور اسانیدِ مُختلِفہ سے روائیت کی گئیں ہیں۔

○ یہ وحیِ خفی اور وحیِ غیر متلوّ کے زُمرہ میں ہے فرمایا ربُّ العزّت نے مَیں توحید کا مخفی خزانہ تھا۔ اَحَدٌ تھا صَمَدٌ تھا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ تھا اور اپنی ذات و صفات میں وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ (سورۃ اخلاص ۴) تھا۔ مَیں نے چاہا۔ پسند کیا کہ مَیں پہچانا جاؤں تو مَیں نے مُحمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نُور کو پیدا فرمایا اور میری ذات اور صفات کا ظہور آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے ہے۔ بایں معنیٰ کہ میرے بحرِ توحید سے ایک محبّت فَاَحْبَبْتُ کی لہر اُبھری تو مَیں نے تجلّیِ محبّت سے اپنا محبوب بنالیا ؎

ہے اُنہیں کے دَم قدم سے باغِ عالَم میں بہار — وُہ نہ تھے عالَم نہ تھا گر وُہ نہ ہوں عالَم نہیں
غُنچے مَا اَوْحٰی کے جو چٹکے دَنیٰ کے باغ میں — بُلبُلِ سدرہ بھی اُس کی بُو سے محرم نہیں

حدیثِ پاک : بروائیت حضرت ابُوہریرہ رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنہُ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰہِ وَکُلُّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نُّوْرِیْ ط

فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے میں اللہ کے نُور سے اور تمام مومن میرے نُور سے ہیں۔

کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے — ہر گُل میں ہر شجر میں مُحمّد کا نور ہے "صلّی اللہ علیہ وسلّم"

☆ اَللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالیٰ کا مَظہر نُورِ مُحمّدی صلّی اللہ علیہ وسلّم اور نورِ ایمان و عرفان اُس کی تجلّیاں ہیں۔ یعنی ساری تخلیقاتِ الٰہیہ میں نُورِ مُحمّدی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے جلوے ہیں۔

خلاصۂ آیتِ کریمہ : بے شک اَللہ سُبحانَہٗ وَتعالیٰ اور اُس کے نوری فرشتے تب سے اَب تک بغیر قیدِ زمان و مکان (لازمان لامکان) صُبحِ ازل سے شامِ ابد تک ہمیشہ در ہمیشہ، ہمہ وقت درُود شریف بھیجتے ہیں اور بھیجتے رہیں گے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم پر۔ تم بھی اے ایمان والو! میرے محبُوبِ پاک شاہِ لولاک نبیُّ الانبیاء سیّدُ الانبیاء امامُ الانبیاء احمدِ مُجتبیٰ مُحمّدِ مُصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر ہمہ وقت درُود شریف پڑھا کرو۔ نوری[۲] ہو جاؤ گے۔

۱؎ من دُرّے بُودم نہاں در قصرِ بحرِ لَمْ یَزَلْ — عشق غوّاصانہ ام آورد بیرون زاں محل

ترجمہ - میری رُوح تجلّیِ صفات کے بحرِ لم یزلی میں مخفی تھی۔ اَللہ نے چاہا تو عشق غوطہ خور ہو کر ہمیں اس مُقام سے باہر نکال لایا۔ اسی عشق کی منزل کی جستجو میں اس عالمِ شہود میں آکر جنگل و بیابان میں پھر رہے ہیں۔ " سرکار غریب نواز چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ ط

نمبر ۲ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۱۰

حدیثُ الحبیب علیٰ مصدرِہا الصّلوٰۃُ والسّلامُ ط

عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ ط | میری اُمّت کے عُلماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہیں۔

کَ حرفِ تشبیہ ہے اور یہ تشبیہ تبلیغ احکامِ الٰہیّہ اور ترسیل شریعتِ مُطہّرہ میں ہے یا جتنی تکلیفاتِ شاقّہ انبیاءؑ نے برداشت کیں ایسی ہی عُلماءِ اُمّت اُٹھائیں گے اور ضمناً اشارہ فرمادیا کہ پہلے رسُولوں کے دین کی تبلیغ کے لیئے انبیاءؑ مبعوث ہوتے رہے چونکہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" "خاتَمَ النّبیّین" آخرِ زمان نبی" ہیں بدیں وجہ اس دینِ حقّہ کی تبلیغ کا منصب عُلماءِ حق کو سونپا گیا۔ العلماءُ ورثۃُ الانبیاء ط جن کا تعلّق قلبی رابطہ اور نسبت حقیقتِ محمّدیّہ علیٰ صاحبِہا الصّلوٰۃُ والسّلامُ سے پُختہ ہے۔ یہ نسبت مُرشدِ کامل۔ اکمل۔ مُکمّل کی نگاہ اور درُود شریف کی کثرت سے ملتی ہے. یہ ہیں وُہ لوگ جن کی محبّت، جنّت کی کُنجی ہے حُبُّ الفُقَرَآءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ ۱ اس حدیث

بقیہ حاشیہ

۲ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط بلا تمثیل وبلا تشبیہ نُور، بفرمانِ رحمان واجبُ الاذعان قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ حضور نُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَہٗ قرآن نُور بارشادِ حدیث مظہرِ نُورِ کبریا، تاجدارِ لَوْلَاکَ لَمَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "روزِ شُمار ہر نبی کو دو دو نُور ملیں گے اور میرے ہر مُوئے تن سے نُور کا فوّارہ جاری ہوگا"۔ میری نگاہ کے پروردہ " درُود خوانِ اُمّتی " نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ ط کے سامنے اور دائیں طرف نُور دوڑے گا۔ مزید برآں اُن کا ہر اعضائے وُضو نُور سے مُنوّر ہوگا اور درُود شریف کا نُور اُن کو ہر چھ جہتوں چھ سمتوں چھ طرفوں آگے پیچھے اوپر نیچے دائیں بائیں سے گھیرے ہُوئے ہوگا اور ہر مقام میزان پُلصراط پر دُعائے نُور رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا پڑھتے ہُوئے اور نُورِ محمّدی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی نُوری شفاعت سے سیدھے جنّتُ الفردوس میں داخل ہوں گے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْھُمْ بِلُطْفِکَ یَا لَطِیْفُ ط

☆ نُورِ قُرآن۔ نُورِ ایمان، نُورِ عرفان، نُورِ اذعان، نُورِ ایقان، نُورِ فراست، نُورِ ولائیت، نُورِ شریعت، نُورِ طریقت، نُورِ حقیقت، نُورِ معرفت کے حصُول کا ذریعہ درُود شریف ہے اور یہ سب نُور ماہِ عرب مِہرِ عجم نُورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے نُور کی ایک خفیف سی جھلک ہیں۔ " دُعائے نُور " تحفۃُ الصّلوٰۃ اِلَی النّبیِّ المختار صفحہ ۵۶۱ پر ملاحظہ ہو۔

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَجْعَلُ لَنَا بِھَا قُلُوْبَنَا نُوْرًا وَّصُدُوْرَنَا نُوْرًا وَّعُیُوْنَنَا نُوْرًا وَّشِفَاھَنَا نُوْرًا وَّاَجْسَادَنَا نُوْرًا وَّاَرْوَاحَنَا نُوْرًا وَّقُبُوْرَنَا نُوْرًا ط اٰمِیْن یَا نُوْرَ الْمَلِکِ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ ط از محمّد عنایت اللہ نوری

صَلُّوْا عَلَی النُّوْرِ بُکْرَۃً وَّعَشِیَّۃً | اَلْفَ صَلٰوۃٍ مَّعَ السَّلَامِ وَزِیَادَۃً

پاک کے مصداق نہ مولویانِ زرّاق ہیں اور نہ پیرانِ رقّاص اور نہ علماءِ سُوء ؕ بلکہ وُہ علماءِ حق ہیں۔ جن کا ظاہر شریعتِ مطہرہ سے آراستہ اور باطن انوارِ طریقت علہ سے پیراستہ ہو۔ دربارِ اکبری کے نورتن نہ ہوں۔ بارگاہِ محمدی عَلَیْہِ اَلْفُ صَلوٰۃٍ وَّاَلْفُ اَلْفِ سَلَامٍ کے مجدّدی دُرویش اور سرہندی دَرویش بنیں۔ جن کے آستانہ کی خاکرُوبی بادشاہوں کے دربار کی تخت نشینی سے افضل ہے۔ فَتَدَبَّرْ ؕ

(قال حال کے باکمال)

علہ یہ ہستیاں علماءِ کرام، مشائخ عظام علم وعمل، قول وفعل، قال وحال فقہ وفقر میں شریعت وطریقت کی جامع ہیں امامِ اعظم ابُوحنیفہ اور سلطانُ العارفین بایزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّھُمَا الْاَقْدَس دونوں سیدنا امام جعفرصادق علیہ وعلی آبائہ الصّلوٰۃ والسّلام کی ایک ہی نظر اور ایک ہی فکر سے صحبت یافتہ اور فیض یافتہ۔ لیکن اللہ عزّ اسمہٗ نے امامِ ھُمَام کو شریعت میں قالِ رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کیلئے چُن لیا اور سُلطانُ العارفین کو طریقت میں حالِ مُصطفیٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے لیئے منتخب فرما لیا۔ حالانکہ یہ دونوں ہستیاں بہر پہلو شریعت وطریقت میں کامل تھیں۔ آئمۂ محدّثین امام بخاری، امام مُسلم بَرَّدَ اللہُ تُرْبَتَہٗ نے اخبار وآثار سے قالِ رسولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو ضخیم دفتروں میں جمع کیا۔ جن سے آئمۂ مُجتہدین نے فقہی مسائل استنباط کیئے اور فقر کے امام حسن بصری، امامِ ربّانی مُجدّدِ الفِ ثانی علیہما الرحمۃ نے اسرار وانوارِ رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" سے اپنے سینوں کو مُنوّر کیا اور پھر نگاہ سے چراغ پر چراغ روشن کردیئے۔ مقصد یہ کہ اُدھر رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا قال ایک سینے سے دوسرے سینے میں مُنتقل ہوتا رہا اور اِدھر رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا حال ایک سینے سے دوسرے سینے کو طورِ سینا بناتا رہا ؎

سُنو دو ہی لفظوں میں مجھ سے یہ راز ۔۔۔ شریعت وُضو ہے طریقت نماز

شریعت درِ محفلِ مُصطفیٰ ۔۔۔ طریقت عرُوجِ دلِ مُصطفیٰ

شریعت میں ہے قیل وقالِ حبیب ۔۔۔ طریقت میں ہے حُسن وجمالِ حبیب "اکبر الٰہ آبادی"

قرآن کا فیض ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ (سورۃ البقرۃ ۲) ان نفوسِ قدسیہ سے اُمت تک پہنچا کہ اُن کی تبلیغ پند ووعظ اور ترسیلِ نگاہ ونظر سے اُمتی۔ مؤمنین صالحین، صادقین، مُتقین، محسنین بن گئے یہ تبلیغ عین منشاءِ ربّانی کے مطابق تھی کہ پہلے پیغام بر پھر پیغام۔ پہلے طبیب پھر نُسخہ، پہلے ہادی پھر ہدایت اگر ہادی "صلی اللہ علیہ وسلم" سے بے نیاز ہو کر اور اُن نفوسِ قدسیہ سے صرفِ نظر کر کے محض اصول ومسائل سے راہ چاہیئں تو مقصدِ بندگی اور ہدایت ایصال الی المطلوب نہیں پاسکتے۔ بزمِ رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا صُحبت یافتہ "صحابی"، اور دربارِ رسُول "صلی اللہ علیہ وسلم" کا ہر حاضر مُفسّر بھی ہے۔ مُحدّث اور فقیہہ بھی۔ مُراد بھی ہے اور مُرید بھی۔ مُبلّغ اور مُجاہد بھی ہے۔ یہ ہیں علماءِ اُمت جو اس حدیث پاک کے مصداق بنے۔ جن کی دوات کی سیاہی روزِ قیامت شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی۔ اے کریم جَلَّ سُلْطَانُہٗ! علماءِ حقہ کی اس سیاہی کی عزّت کے طفیل اِس رُوسیاہ کی سیاہی کو نُور اور سُرخروئی کا باعث بنانا۔ آمین یَا نُوْرُ یَا نُوْرَ النُّوْرِ ؕ ۱۲ منہ غفرلہُ القصور ؕ

☆ اَلشیخ محقق علی الاطلاق عبدُالحق مُحدّث دہلوی علیہ الرحمۃ ایک روائیت نقل فرماتے ہیں

○ جب شبِ معراج میرا بُراق وادیِ طُور سینا سے گزرا ——— تو فرمایا۔

☆ ایک روائیت الرّسُول میں ارشاد فرمایا "رَأَیْتُ مُوسٰی" رواہ البیہقی "، نیز فرمایا۔

مَرَرْتُ بِقَبْرِ مُوسٰی وَھُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ ط	فرمایا میرا گزر مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ کی قبر پر ہُوا تو دیکھا وُہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں [1]

☆ احادیثِ مُبارکہ اس ایک معنٰی کو واضح کرتی ہیں کہ مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ انبیاء و مرسلین صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ وَسَلَامُہٗ اپنی اپنی قبوُر میں عالمِ برزخ کی زندگی کے ساتھ ساتھ حیاتِ دُنیوی سے بھی حیات ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں۔

○ سیّدُ الانبیاء والمرسلین صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ کی شان بہُت ارفع ہے آپ کے مرقدِ مُنوّرہ میں ازواجِ مُطہّرات رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْھُنَّ حاضرِ بارگاہ ہوکر زیارت سے مُستفیض ہوتی ہیں اور آپ جہاں چاہیئں اَللّٰہ تعالیٰ کے حُکم سے تشریف لے جاتے ہیں جو

—— بقیہ حاشیہ ——

☆ دُنیا کے مال کے خزانے زمین اُگلتی ہے جو میراثِ قارونی ہے۔ رحمتیں برکتیں آسمانوں سے نازل ہوتی ہیں آسمان ان خزانوں کا مرکز ہے اور دینِ اسلام سینۂ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے پھُوٹتا ہے۔ سرکارِ مدینہ کا اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ کی شان والا سینہ فیضِ گنجینۂ دین کا منبع ہے۔ زُبانِ دُرفشاں وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ترجمانِ دینِ اسلام ہے اور اُس پر رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا کی مُہرِ رضا ہے۔ شُکرِ الٰہ اور ذکرِ مُصطفٰے دُرُود شریف سے سرشار عُلماء کرام، اَولیاءِ عظام کے نگاہِ مُحمّدی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے دین کے چشمے بنے۔ یہی نگاہ کے پروُردہ عُلومِ نبوّت کے وارث ہیں ؎

دین مجو اندر کُتب اَے بے خبر — علم و حکمت از کُتب دین از نظر

(صفحہ ۲۸۲ ملاحظہ ہو)

☆[1] یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ ط اس بات کی واضح دلیل ہے اگرچہ ظاہراً یہ روائیت نماز کے متعلق ہے لیکن یہ توجیہہ بھی درجۂ صحت تک ہے اگرچہ تاویلِ بعیدہ ہے کہ حضرت مُوسٰی کلیمُ اللّٰہ علیہ السّلام اپنی قبر میں کھڑے ہوکر تعظیماً حضورِ صاحب المعراج صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر دُرُود شریف پڑھ رہے تھے۔ مُؤلّف" وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہُ الْاَعْلٰی بِالصَّوَابِ ط

☆[2] جُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ ط علامہ شمسُ الدین سخاوی علیہ رحمۃُ الباری ؒ نے اپنی تصنیفِ لطیف، تالیفِ مُنیف "قَوْلُ الْبَدِیْعِ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْحَبِیْبِ الشَّفِیْعِ" ط میں اس حدیثِ پاک کی ایک توجیہہ یہ بھی بیان کی ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک دُرُود شریف نہیں ہے وُہ دُرُود شریف جو اللّٰہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے اور مؤمنین مجھ پر بھیجتے ہیں۔ ۱۲ منہ،
"رواہُ النّسائی شریف"

احادیثِ کثیرہ صحیحہ سے ثابت ہے۔

○ اس سے قبل بھی مدینہ طیّبہ ہجرت گاہ محبوبِ کردگار کے تذکرے انبیاء کرتے رہے ہیں۔ سیّدنا سُلیمان علیہ السّلام کا لشکر جب مدینۃ الرّسُول سے گزرا تو فرمایا۔

هٰذِهٖ دَارُ الْهِجْرَةِ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ طُوْبٰی لِمَنْ اٰمَنَ بِهٖ ؎ تفسیرِ مظہری	یہ آخر زمان نبی کی ہجرت گاہ ہے۔ مُبارک ہے وُہ جو آپ پر ایمان لایا۔

☆ شبِ معراج شریف آپ کا بُراقِ محترم جب سرزمین حجاز مدینہ مُنوّرہ زادہا اللہ تنویرًا پہنچا تو سیّدنا روح الامین علیہ السّلام نے عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اُتریے اور یہاں نمازِ نفل ادا فرمائیے کیونکہ یہ مُبارک مقام آپ کی ہجرت گاہ اور آرام گاہ ہوگا۔

معراج النّبیؐ میں درُود شریف:۔ برکۃُ النّبیّ فی الہند عبدالحق مُحدِّث دہلوی علیہ الرّحمۃ القوی مدارج النّبوۃ میں فرماتے ہیں۔ سدرۃُ المُنتہیٰ سے آگے ہنوز ستّر ہزار نُورانی حجاب ایسے تھے کہ ایک حجاب دوسرے حجاب کے ہم مثل نہ تھا۔ ہر حجاب کی تہہ کا سفر پانچ سو سال کا تھا ابھی اُن کا طے کرنا باقی تھا چنانچہ آپ نے ان سب کو حق سُبحانہٗ وتعالیٰ کی امداد واعانت سے قطع کیا اس وقت خاص قسم کی حیرت، دہشت اور جلالت وعظمت پیش آئی مُنادی نے حضرت ابُوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ورضُوا عنہ کی ہم آوازی میں ندا دی قِفْ یَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیک وسلم فَاِنَّ رَبَّكَ یُصَلِّیْ عَلَیْكَ (درُود شریف) آپ مُتفکّر ہُوئے کہ یہ آواز کہاں سے آئی۔ آپ کو اِس آواز سے اُنس حاصل ہُوا اور گھبراہٹ سے باہر آتے جو در پیش تھی پھر حق تعالیٰ نے ندا دی اُدْنُ مِنِّیْ یَا حَبِیْبِیْ پھر میرے ربّ عزّ اسمہٗ نے مجھ سے اتنا قرب فرمایا کہ میں اتنا قریب ہوگیا۔ اِنَّ رَبَّكَ یَشْتَاقُ اِلَیْكَ کا ظہور وحیِ الٰہی سے ان الفاظ میں ہُوا۔

قرآن پاک پ ۲۷ سورۃُ النّجم آیتِ کریمہ ۸ - ۹

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۝	پھر وُہ جلوہ نزدیک ہُوا پھر خوب اُتر آیا تو اُس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ فاصلہ رہا بلکہ اِس سے بھی کم۔

○ پھر میرے ربِّ کریم نے مجھ سے دریافت کیا تو مجھ میں اتنی تاب نہ تھی کہ جواب دے

؎ بزمانہ ۶۱۰ ق م کا واقعہ ہے۔

سکتا اِس وقت ربِّ کریم نے اپنا دستِ کرم "مَا یَلِیْقُ بِشَانِہٖ"[1] میرے دونوں شانوں کے درمیان بے کیف وحد بڑھایا۔
"جیسا اُس کی شان کے لائق"

☆ حدیثُ الحبیب میں بایں الفاظ مبارک ارشاد فرمایا۔ "رَوَاہُ الْبَیْہَقِی"

فَوَضَعَ کَفَّہٗ بَیْنَ کَتَفَیَّ فَوَجَدْتُّ بَرْدَ اَنَامِلِہٖ بَیْنَ ثُدَیَّ فَتَجَلّٰی لِیْ کُلُّ شَیْءٍ وَّعَرِفْتُ ط	پس رکھا اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان اور مَیں نے اُس کی ٹھنڈک سینہ میں پائی اور تمام اشیاء مجھ پر روشن ہوگئیں اور مَیں نے پہچان لیا۔

☆ ایک روائیت میں فرمایا۔ "رَوَاہُ الْبَیْہَقِی"

عَرِفْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط	پہچانا مَیں نے ہر اُس کو جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں

☆ اور ایک روائیت میں ارشاد ہُوا۔ "رَوَاہُ الْبَیْہَقِی"

فَعَلِمْتُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ ط	پس جان لیا مَیں نے مشرقین اور مغربین کے درمیان ہر چیز کو۔

○ اُس کی ٹھنڈک کو مَیں نے اپنے سینہ فیض گنجینہ میں محسُوس کیا اُس وقت مجھے اَللّٰہ سبحانہٗ نے تمام عُلوم اوّلین وآخرین عطا فرما دیئے اور مَیں نے ہر چیز کو جان لیا اور پہچان لیا۔

○ اور فرمایا کہ پھر عرش سے ایک قطرہ میرے قریب آیا اور وُہ میری زُبان پر گرا مَیں نے اُس چیز کو چکھا اُس سے زیادہ شیریں نہ چکھا ہو گا۔ اور مجھے اوّلین وآخرین کی خبریں حاصل ہُوئیں اور میرا دِل روشن ہو گیا اور عرش کے نُور نے میری آنکھوں کو ڈھانپ لیا۔ اِس وقت مَیں نے تمام چیزوں کو دِل سے دیکھا "عُرِفْتُ" اور اپنے "پسِ پُشت" پیچھے سے بھی دیکھنے لگا۔ جیسے اپنے سامنے سے دیکھتا ہُوں اور پہچانتا ہُوں کَمَا ہِیَ ط

حدیثِ پاک :- بروائیت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ "مدارجُ النبوّت"

اِنَّ اللّٰہَ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ	بے شک میرے لیئے دُنیا اُٹھالی گئی تو مَیں نے

[1] قرآنِ پاک اور حدیثِ پاک میں جہاں اَللّٰہ تعالیٰ کی نسبت سے لفظ نفس آنکھ کان اور ہاتھ کا ذکر آیا ہے۔ اَللّٰہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ذات اُس سے پاک ہے۔ عُلماءِ محققین نے اِن کی تعبیر مَا یَلِیْقُ بِشَانِہٖ سے کی ہے اور اُن کو مُتشابہات سے شُمار کیا ہے۔ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ بِحَقِیْقَتِہٖ وَرَسُوْلُہُ الْاَعْلٰی عَزَّوَعَلٰی فَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۱۲ منہ

اَلَیۡھَا وَاِلٰی مَاھُوَ کَائِنٌ فِیۡھَا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ کَاَنَّمَا اَنۡظُرُ اِلٰی کَفِّیۡ ھٰذِہٖ ؕ	تمام دُنیا کو اور جو کچھ اُس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھتا ہُوں جیسے اپنی اِس ہتھیلی کو۔

حَرِیمِ قُدس میں دُرود شریف :- دَنَا فَتَدَلّٰی کے مقام پر پہنچے تو حق سُبحَانَہٗ وتعَالیٰ نے پُوچھا محبُوب "صلی اللہ علیہ وسلم" میرے لئے کیا تحفہ لائے تو عرض کیا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ تو جواب میں حق سُبحَانَہٗ وتعَالیٰ نے فرمایا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ؕ تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے جواباً کہا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیۡنَ ؕ اور پھر تشہّد فرمایا۔ آپ نے اپنی اُمّتِ مرحُومہ یعنی ہم نیاز مندوں کو حریمِ قُدس میں بھی نہیں بھلایا۔ معبُودِ حقیقی نے اپنے محبُوب پاک صاحبِ لَولاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کو صلوٰۃ وسلام کے تحفے عطا فرمائے اور یہ ہے حقیقتِ صلوٰۃ وسلام ؎

اِدھر سے تھیں نذرِ شہ نمازیں اُدھر سے اِنعام خسروی میں
سلام ورحمت کے ہار گُندھ کر گلوئے پُرنُور میں پڑے تھے

☆ سیّد غوث علی شاہ پانی پتی علیہ الرحمۃ نے ایک سُوال کے جواب میں فرمایا۔

(۱) اور جب خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ عَلَیۡہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ شبِ معراج کو مدارج ومقامات طے کرتے ہُوئے قُربِ تک پہنچے تو ندا آئی۔ اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ؕ پس اس ساغر کو حضرت رسالت پناہ نے دو بخش فرمایا ایک حصّہ خود نوش جان اور دوسرا حصّہ بندگانِ خاص صالحین کو عنائیت فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیۡنَ ؕ حسرت تو یہ ہے کہ بندگانِ صالحین کو تو اُن کی صالحیت کافی تھی وہاں ہم تشنہ لباں، بادیہ معصیّت کو یاد کیوں نہ فرمایا۔ کہ مُستحق کرامت گُناہ گاراند"

(۲) لیکن میں نے کہا کہ حضرت خیرُ الورٰی "صلی اللہ علیہ وسلم" نے تو گُناہگاروں کو صالحین سے بھی پہلے دَورِ ساغر میں اپنے ساتھ کمال شفقت سے شریک فرمایا ہے چنانچہ عَلَیۡنَا میں ضمیر جمع مُتکلّم اس پر شاہد ہے کہ صالحین کو بعد واؤ عطف سے ذکر کیا ہے اور عاصیوں کو اپنے ساتھ رکھا ہے بھلا اِس سے زیادہ اور عنائیت کیا ہو سکتی ہے۔ "تذکرۂ غوثیہ"

؎ مصرعہ اُولیٰ " نصیبِ ما بہشت است اے خُداشناس برَو "

○ نمازِ خاصُ الخاص اَللّٰہ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی کی ہی عبادت ہے۔ اُس کا قیام، رکُوع، سجُود اور اِس میں تسبیح و تہلیل فَاعبُدِ اللّٰہ[1] کا فرمان اَوْ مُخلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ کی شان میں۔ عبد "بندہ" عبادت سے بنتا ہے۔ بغیر عبادت بندہ نہیں، گندہ ہے۔

☆ ایک روائیت الحدیث میں ارشاد فرمایا۔

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّكَ تَرَاہُ وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاكَ ط "حدیثِ جبرائیلی، صحیح البخاری"	یہ کہ عبادت کرو اَللّٰہ کی گویا اُس کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ نہ ہو سکے تو پس یہ خیال کرو کہ وُہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔

(۳) پہلا مقام اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّكَ تَرَاہُ والی نسبت کہاں یہ تو مقامِ خواص ہے اور دوسرا مرتبہ خود سرکارِ انبیاء "صلی اللہ علیہ وآلہٖ" نے ہم سے اُتار دیا اور فرمایا وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ اور اگر یہ کیفیت نہ ہو تو کم از کم نماز میں فَاِنَّہٗ یَرَاكَ والی ہی کیفیات[2] اور احوال نصیب ہوں تو غنیمت ہیں ؎ "تذکرۂ غوثیہ"

کبھی حیرت کبھی مستی کبھی آہِ سحر گاہی
بدلتا ہے ہزاراں رنگ میرا دردِ مہجوری

قرآنِ پاک پ۳۰ سورۃُ الاِنشراح آیتِ کریمہ ۴

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ	اور ہم نے تمہارے لیئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

○ اِسی آیتِ کریمہ کے تحت وَاِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِی ط (حدیثِ قدسی) محبوب تیرا ذکر میرے ذکر کے ساتھ ہوگا۔ اور یہ معیّت دَنَا فَتَدَلّٰی کے مقام پر روشن ہوتی اور ہر مقام میں مومن کلمہ طیبہ میں، موذّن آذان میں، خطیب خطبۂ جمعہ، عیدین میں اور نمازی نماز میں ذکرِ اِلٰہ کے ساتھ ذکرِ مصطفٰے "صلی اللہ علیہ وآلہٖ" بلند کر رہا ہے ؎

وُہ کہ اس در کا ہوا خلقِ خدا اس کی ہوئی
وُہ کہ اس در سے پھرا اَللّٰہ اس سے پھر گیا
مومن ان کا کیا ہوا اَللّٰہ اس کا ہو گیا
کافر ان سے کیا پھرا اَللّٰہ ہی سے پھر گیا

ع۱ پ۲۳ سورۃُ الزّمر آیتِ کریمہ ۲ تو اَللّٰہ کو پوجو نرے خاص اُس کے بندے ہو کر۔

ع۲ نگاہ کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ (رواہ امام بخاری) کے حسن پر اور قلب اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ کے جلووں میں گم ہو تو کیفیات پیدا ہوتی ہیں اور یہ نماز معراج بنتی ہے کیا شانِ محبوب ہے خاص بارگاہِ اُلوہیت میں۔ سُبْحَانَ اللّٰہ ۱۲ مِنہٗ غفر لہٗ

ع۳ اسلام، ایمان اور احسان کا مقام، پہلی حالت مشاہدہ دوسری مراقبہ۔

ٹھوکریں کھاتے پھروگے اُن کے در پر پڑ رہو   قافلہ تو اے رضاؔ اوّل گیا آخر گیا

☆ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذکر دُنیا و آخرت میں بُلند کیا کا یہ مطلب ہے کہ محبُوب کے ذِکر کو اپنے ذِکر کی معیّت عطا فرماتی۔

قرآنِ پاک: پ ۱۹ سورۃ الشعراء آیت کریمہ ۶۲ ، پ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۴۰

۱: اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ○	بے شک میرا رب میرے ساتھ ہے وُہ مجھے اب راہ دیتا ہے۔
۲: اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ج	بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

○ مُوسیٰ علیہ السّلام نے اپنا ذِکر پہلے کیا اور بعدہٗ ربّ عزّ اسمُہٗ کا ذِکر کیا اور نبی پاک "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" نے اللہ سُبحانہٗ کا ذِکر پہلے اور بعدہٗ اپنا ذِکر کیا۔ حکمت یہ کہ یہ معیّت دائمی ازلی ابدی ہے جس کا انفقاق کسی وقت نہیں۔ نیز مُوسیٰ علیہ السّلام نے معیّت کا ذِکر خود کیا اور نبی "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی معیّت کا ذِکر اللہ سُبحانہٗ نے فرمایا۔" اہلِ ذوق اِس مقامِ معیّت کو جانیں مُرتّب"

ایں معیّت مے نگنجد در بیان   نے زماں دارد خبر زو نے مکان

قرآنِ پاک : پ ۳۰ سورۃ الضحیٰ آیت کریمہ ا تا ۴

وَالضُّحٰی ۙ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۙ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی ۭ وَ لَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی ۭ	چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے۔

شانِ نزول : ایک مرتبہ اتفاقاً چند روز وحی نہ آتی تو کُفّار نے بطورِ طعن کہا کہ محمّد "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کو ربّ عزّ اسمُہٗ نے چھوڑ دیا ہے۔ کُفّار کی یہ بات آپ" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے دِلِ نازک پر گراں گزری تو ربِّ قُدّوس نے فرمایا۔ وَالضُّحٰی قسم ہے، نورِ جمالِ مُصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی۔ وَالَّیْلِ اور قسم ہے گیسُوئے عنبرین مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہ تمہیں تمہارے ربّ عزّ اسمُہٗ نے چھوڑا نہ علیحدہ ہُوا۔ محبُوب " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " تمہارے لئے پچھلی گھڑی پہلی سے بہتر ہوگی۔ " وَالسَّاعَةُ الْاُخْرٰی خَیْرٌ لَّكَ مِنَ السَّاعَةِ الْاُوْلٰی "

(۱) مُفسّرین کرام نے دو معنیٰ بیان فرمائے پہلا معنیٰ آنے والے احوال تمہارے لئے

گذشتہ سے بہتر ہیں۔ گویا حق تعالیٰ کا وعدہ ہے۔کہ روز بروز آپ کے درجات بلند فرماتا رہے گا۔ اور ساعت بساعت آپ کے مراتب ترقیوں میں رہیں گے۔

(٢) دوسرا معنیٰ یہ کہ آخرت دُنیا سے بہتر ہے وہاں آپ کے لئے مقامِ محمود، حوضِ مورود اور تاجِ شفاعتِ کبریٰ ہے۔ نیز اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِیْ کا ایک مفہوم یہ ہے محبوب تیرے ذکر کے بغیر میرا ذکر قبول نہیں ہے۔ حدیث قدسی شریف

(٣) کفار نے کہا لَسْتَ مُرْسَلًا (سورۃ رعد ٤٣) تو اللہ کریم نے جواباً فرمایا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط (سورۃ الفتح ٢٩) "صلی اللہ علیہ وسلم" کلمہ طیبہ نماز آذان میں اپنے محبوب کو معیت عطا فرمائی۔ سُبْحَانَ اللّٰہ خداوند قدوس کا اندازِ توصیف ؎

نورِ الٰہ کیا ہے محبت حبیب کی　　جس دل میں یہ نہ ہو وہ جگہ خوک وخر کی ہے

ازالۂ وہم :۔ "نماز کے تشہد میں ادباً بیٹھ کر محبت ادب اور تعظیم سے سلام عرض کرنا" مقصود الثقلین، حضور سید الکونین "صلی اللہ علیہ وسلم" کا خیال مبارک ع١ اور تصور تعظیم کے ساتھ آنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ نماز تو آپ کے ذکرِ پاک کے بغیر ہوتی ہی نہیں اس لئے التحیات میں حضور سے خطاب اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ ع٢ سے اور رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط کے تحفے نذرانے اور ہدیے اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف۔ تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب حریمِ قدس میں ربِّ کریم کی بارگاہ میں ہوں اور آپ سے کلام بھی ہو اور سلام بھی، تو پھر اُمتی کو پوری عظمت کے ساتھ خیال نہ آئے۔ اور تصور نہ جمے۔ فَافْھَمْ ط

☆ اَشِعَّۃُ اللَّمعَات شرح مشکوٰۃ میں شیخ محقق علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں۔

○ نمازی یہ خیال کرے کہ حضور بارگاہِ رحمۃ للعلمینی صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام عرض کر رہا ہوں اور

ع١ بعض خوارج علماءِ سُوء نے اس کے خلاف لکھا۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْھَفْوَاتِ اُنہوں نے اپنی سیہ باطنی کی سیاہی سے کاغذ کو سیاہ کیا اور خود بھی رُوسیاہ ہو گئے اور مر کر مٹی میں مل گئے۔

ع٢ بارگاہِ الوہیت میں تحیات صلوات طیبات کے تحفے اور مقامِ دَنَا فَتَدَلّٰی پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضوری میں سلام پیام اس کیفیتِ حالی سے نماز مومن کی معراج بنی۔ کروڑہا اُمتی خیر القرون علی الاطلاق قرنِ نبوی سے تا ہنوز متواتر علی الاستقرار مسلسل بالاستقلال بغیر کسی ادنیٰ تأمل وتردد اور بلا شک وشبہ نماز میں ک ضمیر مخاطب سے عقیدہ حاضر ناظر

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

آپ بہ نفسِ نفیس اپنے سمع مبارک سے سُن رہے ہیں۔ کیونکہ حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کائناتِ عالم کے ذرّہ ذرّہ میں جلوہ گر ہے بلکہ اطاعتِ رسول کا تو یہ عالم ہو کہ حضور کسی کو بلائیں اور وہ فرض نماز پڑھ رہا ہو تو اُس پر واجب اور فرض ہے کہ وہ نماز چھوڑ کر بارگاہِ رحمت میں حاضر ہو۔

قرآنِ پاک : پ ۹ سورۃ الانفال آیتِ کریمہ ۲۴

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ج

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اُس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

شانِ نزول : سیدنا سعید بن معلّی رضی اللہ ورسولہ عنہ نمازِ فرض ادا کر رہے تھے کہ حضور نے انہیں بلایا تو وہ جلد از جلد نماز مکمل کر کے ذرا تاخیر سے حاضرِ خدمت ہو کر سلام عرض کیا۔ تو آپ نے فرمایا تمہیں جواب دینے میں کیا چیز مانع ہوئی عرض کیا حضور نماز میں تھا تو فرمایا کیا تم نے قرآنِ پاک میں یہ آیتِ پاک نہیں پڑھی عرض کیا آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ اِجَابَةُ الرَّسُولِ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ ط " کما ذکرہ الامام فخر الدین رازی فی تفسیرہ الکبیر"

☆ اس آیتِ کریمہ کے تحت علّامہ قسطلانی شارح بخاری علیہ الرحمۃ الباری فرماتے ہیں۔

○ اور یہ بات ہے بھی ٹھیک۔ کیونکہ اُس نمازی نے کلام کیا تو کس سے کیا آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" سے جن کو نماز میں سلام و کلام عرض کرنا واجب ہے اور اگر کسی غیر کو سلام کیا تو نماز ٹوٹ جاتی اور اگر کعبہ مشرّفہ سے "سینہ" پھیرا تو کس طرف پھیرا۔ آپ کی طرف جو کعبہ کے بھی کعبہ ہیں اور اگر چلا تو کدھر، بارگاہِ محبوبیت کی طرف جب کہ ربُّ العزّت "جَاءُوكَ" سے اپنے بندوں کو اسی درِ اقدس پر بلاتا اور دعوت دیتا ہے۔

بقیہ حاشیہ

سے سلام عرض کرتے آرہے ہیں اور خوش قسمت کثّر اللہ فینا امثالھم بالمشافہ سلام کے جواب سے شرف پاتے ہیں۔ بعض متشکّکین محجوب علماءِ حاضرہ اپنی ناقص الایمانی ذہنی اختراعی اور باطل استدلالی منطق سے اس سلام کی تنسیخ و ترمیم کے درپے ہیں اور اپنی ناکام مساعی اور تحریف سے اپنے باطن کو مسخ کر کے اُولٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ط (سورۃ الاعراف ۱۷۹) بنے "چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی"، حالانکہ بامتثال امر اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف بھیجنا ایسا ہی ہے جیسا آپ کی نبوت و رسالت کی شہادت دینا۔ ۱۲ منہ حفظہ اللہ وسلمہ ربہ ط

مسئلہ :- نماز میں کسی کو بُلانا - پکارنا اور سلام و کلام کرنا منع ہے اِس سے نماز فاسِد ہوجاتی ہے۔ لیکن رسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے کلام و سلام سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ عین نماز کی اِس مُؤدِّبانہ حالت میں حضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ سے کلام و سلام خطاب کے صیغہ سے واجب ہے کہ مومن حالتِ حضُوری میں حضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کو حریمِ کبریاء جَلَّ وَعَلیٰ میں دیکھ کر تعظیم بجالاتا ہے تو بانیٔ اِسلام صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی حضُوری میں سلام عرض کر کے منظوری پاتا ہے بِفَضْلِہٖ تَعَالیٰ وَبِکَرَمِ حَبِیْبِہِ الْاَعْلیٰ جَلَّ شَانُہٗ فَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَافْہَمْ ط

☆ ایک روایت میں ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ ط	نمازِ مُؤمنین کی معراج ہے۔

○ رسُولِ کریم " صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " کی معراج تو یہ ہے کہ آپ دَنَا فَتَدَلّٰی کے مقام پر اَللہ ربُّ العِزّت کے دیدار سے مُشرّف ہُوئے اور آپ نے اپنی ظاہری سر کی آنکھوں سے بے حجاب ربِّ کریم کا جمال دیکھا اور فرمایا کہ تعلیم اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ بِاَحْسَنِ تَادِیْبِیْ کے کمالِ اَدب سے رَأَیْتُ رَبِّیْ بِاَحْسَنِ صُوْرَۃٍ ط کا مُشاہدہ عینی عطا ہُوا۔ یعنی معبُودِ حقیقی نے اپنے محبُوب حقیقی پر تجلّی فرمائی۔

☆ ایک حدیثُ الحَبیب میں ارشاد ہُوا۔

اَتٰنِیْ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ ط	میرا رب سب سے احسن تجلّی میں میرے پاس جلوہ گر ہُوا۔

○ اور آپ نے کمال اَدب سے تجلّیِ رَبّ جَلَّ شَانُہٗ کو دیکھا اس شان سے کہ ربِّ کریم نے خود اس دیدار کا نقشہ کھینچا۔ اور کتنے واشگاف الفاظ مُبارکہ میں اظہار فرمایا۔

قرآنِ پاک : پ ۲۷ سورۃُ النّجم آیتِ کریمہ ۱۷ - ۱۰

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ○	آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی

○ صَاحِبِ مَازَاغَ الْبَصَرُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اپنے خالِق و مالِک کو دیکھا ہے۔ جب کہ درمیان کوئی واسطہ نہ تھا۔ اور یہ دیدار آپ کی ذات پاک سے خاص ہے۔

فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی ۞	وَحی فرمائی اپنے بندہ کو جو وحی فرمائی۔

○ ایسی وحی اللہ سُبْحَانَہٗ اور محبوب پاک " صلی اللہ علیہ وسلم " کے درمیان اسرار ہیں جن پر آپ کے سوا کسی کو اطلاع نہیں۔ یا جس کو اُس کے مرتبہ کے مطابق جتنا بتا دیا۔

☆ حبر الاُمت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ و رسولہٗ عنہما سے روایت ہے فرمایا۔

رَأَيْتُ رَبِّي بِعَيْنِي وَقَلْبِي ط " رواہ الطبرانی فی الاوسط باسناد صحیح "	میں نے اپنے رب کو اپنی آنکھوں اور دل سے دیکھا۔ "صحیح مسلم شریف"

○ دل کی آنکھ سے بھی دیکھا اور سر کی آنکھ سے بھی دیکھا " تفسیر روح المعانی تحت سورۃ النجم " ؎

مُوسیٰ زہوش رفت بیک پرتو صفات تو عین ذات مے نگری در تبسّمی "شیخ جمالی دہلوی"

☆ جب سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام پر وادی طور سینا میں تجلّی فرمائی تو پہاڑ جل گیا۔ اور آپ بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش سنبھالا تو کہا قَالَ سُبْحٰنَكَ (سورۃ الاعراف ۱۴۳)۔ اللہ اکبر کیا شانِ نبوّت ہے کہ کتنے پیارے موزوں الفاظ سُبْحٰنَكَ سے عین موقعہ کے مطابق کلمہ عرض کیا۔ "مولانائے رُوم، محمد جلال الدین رُومی رحمۃ اللہ روحہٗ نے کتنے بلیغانہ انداز میں فرمایا ہے" ؎

آنچہ طورش بر نتابد اے کیا قدرتش اندر زجاجے ساخت جا
گفت مشکوٰۃ زجاجی جائے نور کہ ہمی درد ز نور آں قاف و طور
در دِل مومن بگنجد ہمچو ضیف نے زچوں وبے چگوں ونے زکیف

○ دُنیا میں دیدارِ الٰہی کی تاب کسی میں نہیں اور یہ نعمتِ اعلیٰ فقط، مختص ہے۔ سیّد الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کے لیے میثاقِ اوّل، روزِ اوّل اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (سورۃ الاعراف ۱۷۲) کے جواب میں سب سے پہلے رُوحِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرار کیا۔ بعدہٗ رُوحوں نے یک زبان ہو کر قَالُوْا بَلٰی کہا تو پھر تمام رُوحوں کو دیدارِ جمالِ الٰہی ہُوا اور سجدہ کیا۔

حدیثِ قُدسی " کلام اللہ بزبانِ رسول اللہ عزّ وجلّ فصلی اللہ علیہ وسلم ط

مَا وَسِعَنِي سَمَآئِي وَلَا اَرْضِي	میں نہ آسمانوں میں سماتا ہوں اور نہ زمینوں میں

۱۔ جس نور کا متحمل کوہِ طور نہ ہو سکا، حق تعالیٰ کی قدرت اُس نور کو مومن کے دل میں رکھ دیا۔
۲۔ قدرتِ حق سے مومن کا قلب اس نور کا محل بن گیا جس نور کی تجلّی سے کوہِ طور ریزہ ریزہ ہو گیا۔
۳۔ مومن کے دل میں سما جاتا ہے مثل مہمان وہ بے چون، بلا چگونہ اور وہ بے کیف۔

وَلٰكِنْ يَسَعُنِىْ فِىْ قَلْبِ عَبْدِىَ الْمُؤْمِنِ ط	لیکن میں اپنے بندہ مومن کے دل میں جلوہ دکھاتا ہوں۔ "موضوعات الملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری"

قولِ فیصل : دلائلِ جلیلہ سے واضح ہوُا۔ یہ معراج شریف جسمانی تھا اور دیدارِ الٰہی "رُؤیت" دَنَا فَتَدَلّٰی پر ہوئی یہ مقام دارِ آخرت کی مانند ہے اس سے پہلے تینتیس ۳۳ معراجیں رُوحانی تھیں۔ اللہ سُبحانہٗ کو بصارت کی آنکھ سے دیکھا اور بصیرت کی آنکھ سے بھی دیکھا۔ یعنی مُشاہدۂ عینی وقلبی ہوُا۔

قرآنِ پاک پ۷ سورۃُ الانعام آئیتِ کریمہ ۱۰۴

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ○	آنکھیں اُسے احاطہ نہیں کرتیں اور سب آنکھیں اُس کے احاطہ میں ہیں اور وُہی ہے پُورا باطن، پُورا خبردار۔

○ اِس آئیتِ کریمہ میں نفی ادراک ہے رُؤیت نہیں۔ آنکھیں اس ذاتِ سُبحانہٗ کا ادراک نہیں کرسکتیں کہ ادراک احاطہ کو مُستلزم ہے کہ وُہ ہمارے فہم وادراک میں آئے اور آنکھیں اس ذات کا احاطہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے پاک ہے۔

☆ جمہور عُلمائِ عظام اہلِ سُنّت وجماعت کا مسلک ہے کہ صاحب مَازَاغَ الْبَصَرُ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے بچشمِ سر، جمالِ ذاتِ الٰہی کا مُشاہدہ فرمایا یہ دیدار آپ کے لیئے خاص ہے اور اِس دُنیا کے وَرَاءُ الْوَرَاء میں ہوُا۔ جو دارِ آخرت کی مانند ہے۔

☆ امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللہُ عَنہُ نے فرمایا میں حدیث عبدُاللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ وَرَسُولُہٗ عنھما کا قائل ہُوں۔ کسی نے آپ سے پُوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ معراج اپنے ربّ عزّ اسمہٗ کو دیکھا تو آپ نے جواباً فرمایا رَاٰہُ ، رَاٰہُ ، رَاٰہُ دیکھا ہے۔ دیکھا ہے۔ اتنی مرتبہ فرمایا حتّٰی اِنْقَطَعَ نَفَسُہٗ ط کہ آپ کا سانس ٹوٹ گیا۔ "رُوحُ المعانی" "کیونکہ دیدارِ الٰہی مُحال نہیں ادراک مُحال ہے۔"

☆ امام غزالی قُدّس سِرُّہُ السّامی صاحبِ احیاءُ العُلوم فرماتے ہیں۔

○ سیدنا امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللہُ عَنہُ نے اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کو ننانوے ۹۹ مرتبہ خواب

سے امامُ الائمہ، قُدوۃُ اہلُ السنّۃ، الصّابر علی المِحنۃ، ابوعبدُاللہ احمد بن محمد بن حنبل رَضِیَ اللہُ عنہُ وبجاہِہٖ علینا۔

نیند" میں بصیرت کی آنکھ سے دیکھا اور حضرت امامِ اعظم سیّدنا نُعمان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہُمَا نے ربِّ کریم کو بحالتِ نیند "مُکاشفہ" ننانوے ۹۹ بار دیکھا ہے۔ یہ دیدار فانی آنکھ سے نہیں باقی آنکھ یعنی بصر سے نہیں بصیرت سے ہے۔ "شرح فقہ اکبر"

☆ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللہِ ط مومن کا دِل تجلّی گاہِ خُداوندِ قُدّوس ہے۔ اِس کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ اَوْلِیَاء کے مدارجِ ولائیت کی سیر اِلیَ اللّٰہ یہ ولائیت صُغریٰ ہے۔ سیر فی اللہ سیر عَنِ اللّٰہ یہ ولائیت کُبریٰ میں داخل ہیں۔ ولائیتِ عُلیا سے اوپر کمالات نبُوّت ہیں جنّت میں مدارج کی ترقّی قلبی احوال وکیفیّات سے ہوگی۔ اہلُ اللّٰہ کو بصیرت کی آنکھ سے دُنیا میں دیدارِ الٰہی ثابت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ط۔

○ ہماری معراج، نبیِّ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" تک پہنچنا ہے۔ دُرود شریف کی برکت سے حضُور کا اتنا قُرب حاصل ہو تو ہم اس دُنیا میں بحالتِ خواب "عوام کے لئے" اور بحالتِ بیداری "خواص کے لئے" حضُور صلی اللہ علیہ وسلم کا جمالِ مُبارک اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ اسی حکمت کے تحت مومن حالتِ ظاہری نماز میں آپ کی حضُوری سے مُشرّف ہوتا ہے۔" اَب اگر کوئی اپنی پاکیزہ نفسی اور طہارت قلبی، محبّت اور اخلاص کو اس درجہ تک قوی کرلے اور سلام عرض کرتے وقت اُس کی بصیرت نُورِ جمالِ مُحمّدی "صلی اللہ علیہ وسلم" کو دیکھ لے۔ تو بس یہی معراج ہے مومن کی"۔ حضُور تک پہنچنا اللّٰہ سُبحانَہٗ تک پہنچنا ہے اور حضُور کو دیکھنا اللّٰہ جَلَّ شانُہٗ کو دیکھنا ہے ؎

آنکھوں نے اَپنے اندر سارا مدینہ سمولیا ۔۔۔ چھوٹی سی چیز کتنا بڑا کام کر گئی
یہ کیفیّت مُجھ پہ بار ہا گُذر گئی ۔۔۔ دیکھا جلوۂ حضُور جہاں تک نظر گئی
مُوسیٰ بیہوش ہو گئے اور طُور جل گیا ۔۔۔ نقابِ میمِ مُحمّدؐ جو رُخ سے اُلٹ گئی
دوزخ جلا سکے گی بھلا مُجھ کو کیا اسدؔ ۔۔۔ ہجرِ نبی میں زندگی جل جل کے کٹ گئی

○ حدیثِ قُدسی، کلامُ اللّٰہ بزُبانِ رسُولُ اللّٰہ "عَزَّ وَجَلَّ فصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" ط

لِیْ مَعَ اللہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ ط	مجھے اللّٰہ تعالیٰ کے ساتھ ایک وقت ہے اس میں میرے ساتھ کوئی بھی مقرّب فرشتہ اور نبی مُرسل گنجائش نہیں رکھتا۔

○ اَللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی یہ معیت جو کہ ہمہ وقت میسّر تھی۔ بعد معراج شریف بھی یہ قرب اور معیت دائمی اور مقامِ خاص نصیب تھا۔ ملکِ مقرّب اور نبیِّ مرسل کی عدمِ وسعت بھی دائمی ہوگی اور یہ مقامِ خاص ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔

حدیثِ پاک:۔ رواہ تلمسانی عن سیدنا عبداللہ ابن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ط

☆ ایک بار سیدنا جبرائیل رُوح القُدُس علیہ السلام حاضر بارگاہِ رسالت ہوئے تو عرض کیا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَوَّلُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا آخِرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ظَاھِرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بَاطِنُ ط اور فرمایا وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○ [سورۃ الحدید ۳] [علہ]

○ تو آپ نے نگاہِ رحمت سے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا اور فرمایا اے رُوح القُدُس علیہ السلام! یہ صفات تو میرے ربِّ کریم کی ہیں عرض کیا ہاں یارسُولَ اللّٰہ " صلی اللہ علیک وسلم لیکن اس نے حضور کو ان صفاتِ کمالیہ سے مُتّصف فرمایا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بایں معنیٰ ؎

☆ اوّل صلی اللہ علیہ وسلم ، تخلیق نُورِ محمّدی " صلی اللہ علیہ وسلم " تمام کائنات سے پہلے ہوئی تھی۔

☆ آخر صلی اللہ علیہ وسلم ، بعثت میں تمام انبیاء کے بعد اور خاتَمَ النَّبِیِّیْن آخر زمان نبی بنایا۔

☆ ظاہر صلی اللہ علیہ وسلم ، اپنی ذات وصفات کا مظہر بنایا آپکی صفات اظہر من الشمس ہیں۔

☆ باطن صلی اللہ علیہ وسلم ، آپ کی ذاتِ اطہر کو ستّر ہزار پردوں میں مبعوث فرمایا کہ آپ کی حقیقت کو سوائے ربِّ قدّوس کے کسی نے بھی نہ جانا اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم اوّل میں بے مثل، آخر میں بے نہایت، ظاہر میں لامع اور باطن میں جامع ہیں " لِلّٰہِ دُرُّ قَائِلِہٖ مَنْ قَالَ " ط " دُرّۃ الغوّاص لِلامام عارف باللہ عبدالوہاب شعرانی قدس سرّہ الربّانی " ؎

دُہ دانائے سُبل ختمُ الرُّسل، مولائے کُل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیِ سینا

نگاہِ عشق و مستی میں وُہی اوّل، وُہی آخر
وُہی قرآں وُہی فرقان وُہی یٰس وُہی طٰہٰ

علہ خالقِ اکبر نے ناموسِ اکبر کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری میں حاضر ہو کر ان صفات سے سلام عرض کرنے کا حکم دیا حضور کا رب ذل آخر ظاہر باطن اور اُس کی عطا سے حضور اوّل آخر ظاہر باطن ہوئے۔ حضور کا رب محمود اور حضور محمّد عزّوجلّ وصلّی اللہ علیہ وسلّم" اِس بشارتِ عظیمہ پر آپ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَنِیْ عَلٰی جَمِیْعِ النَّبِیِّیْنَ فِیْ اِسْمِیْ وَصِفَتِیْ ط تو ھو ضمیر کا مرجع حضور صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے اور بعطاءِ الٰہی ہر شئ کے جاننے والے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تعالیٰ

" اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَوَّلِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَاٰخِرِ ظُھُوْرُہٗ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وُجُوْدُہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔ ط

قرآن پاک : پ۳۰ سورۃ العلق آیئت کریمہ ۱۹

○ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ (آیئت سجدہ) | اور سجدہ کر اور ہم سے قریب ہوجا۔

سجدہ علہ میں مومن رب کے قربِ خاص میں ہوتا ہے اور درود شریف سے قربِ مصطفٰے میں اور جو اللہ ربُّ العزّت کو سجدہ نہ کرے وُہ جاہل ہے اور جو مصطفٰے پر درود شریف کا انکار کرے وُہ ابوجہل، اور جس نے ربّ حکیم کے حکم سے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا اور تعظیم نہ کی وُہ عزازیل سے شیطان ہُوا اور جو اُس کے رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کا انکار کرے وُہ ذُرّیتِ شیطان کے زُمرہ میں ہوگا۔

☆ بندہ کا اللہ سُبحانہٗ کی بارگاہِ کبریائی میں سجدہ (انتہائے تذلّل و بغایت تعظیم) اظہارِ عجز و انکساری اور تذلّل کا نام ہے اور درود شریف بمطابق آیئت کریمہ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ط (سورۃ انشراح ۴) اظہارِ عظمت اور رفعتِ شان ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط

غیر اللہ کو سجدہ :- (وضع الجبہۃ علی الارض ط) کی دو صُورتیں ہیں۔ اوّلاً کسی کو معبود قرار دیتے جانے پر یہ سجدہ مُطلقاً کُفر اور شرک ہے اور یہ کسی بھی شریعت میں مشروع نہیں ہُوا ثانیاً صفاتِ الٰہیہ کے مظہر کی بناء پر۔ یہ سجدہ بھی اس شریعتِ محمّدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام میں حرام قرار دیا گیا ہے جبکہ سابقہ شرائع میں سجدۂ تحیّت یا تعظیمی سیّدنا آدم و یُوسُف علیہما السّلام کے لئے قرآن پاک سے ثابت ہے"۔ مختصراً "الزُّبدۃ الزکیّۃ فی تحریم سُجُود التّحیّۃ"

☆ امام فخر الدین رازی قُدّس سِرّہُ الباری فرماتے ہیں۔

اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ اُمِرُوْا بِالسُّجُوْدِ لِاَجْلِ اَنَّ نُوْرَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِیْ جَبْهَةِ اٰدَمَ ط عَلَیْہِ السَّلَامُ | بے شک ملٰئکہ کو سجدہ کا حکم ہُوا کہ نورِ محمّدی "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" آدم علیہ السلام کی پیشانی میں جلوہ گر تھا۔ "تفسیر کبیر"

(۱) ثابت ہُوا جملہ انبیاء و رُسُل افضل ہیں ملٰئکہ رُسُل سے اور ملٰئکہ رُسُل افضل ہیں صحابہ اَجَل سے، صحابہ افضل ہیں ملٰئکہ مُطلق سے اور عام مؤمنین افضل ہیں عام ملٰئکہ سے اور سیّد الرُّسُل افضل ہیں اِن سب سے۔ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ ط

علہ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ بندہ سے اُس کی شاہ رگ سے بھی قریب ہے وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ (سورۃ ق ۱۶) اور بندہ سجدہ سے قُرب پاتا

بقیہ اگلے صفحہ پر

(۲) سجدہ اللہ سُبحَانَہٗ وتعالیٰ کو تھا حضرت آدم ویُوسُف علیہما السّلام قائم مقام قبلہ تھے ؎

کے مَلک کردے بہ پیشِ آدم خاکی سجُود ‏ نورِ تو در وَے نبُودے گر ودیعت اے بدرُالدُّجیٰ

(۳) یہ سجدہ تعظیمی تھا نہ کہ عبادت کا۔ عزازیل، عظمتِ نبی کا مُنکِر ہو کر شیطان بنا۔

☆ اللہ جلّ شانُہٗ نے اپنے شاہکارِ اعظم حضرت آدم علیہ السّلام کے سینہ میں نورِ نبُوّت رکھا اور سرِ اقدس پر علم کا تاج پہنایا اور پیشانی میں باعثِ تخلیق کون و مکان صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو رکھ کر سجدہ کا حکم دیا۔ تمام ملٰئکہ کی عظمتیں عظمتِ نورِ "محمّد صلی اللہ علیہ وسلم" کی وجہ سے سجدہ کُناں ہُوئیں۔

☆ سجدہ عبادت ہے ربّ عزّوجلّ کی اور اَدا ہے مُصطفیٰ کی "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ دُرُود شریف وظیفہ ہے ربّ عزّوجلّ کا اور ذِکر ہے مُصطفیٰ کا "صلی اللہ علیہ وسلم"

کلمۂ حکمت : ربِّ کریم کی رضا اِس میں ہے کہ بندہ ہمہ وقت میرے محبوب کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" پر دُرُود شریف بھیجتا رہے اور محبوبِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم '

بقیہ حاشیہ

ہے اور نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" اُمّتی سے اُسکی اپنی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں اور اُمّتی یہ قرب دُرُود شریف سے پاتا ہے۔

☆ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ ط "الحدیث" بندہ اپنے مولا کے سب سے زیادہ قریب بحالتِ سجدہ ہوتا ہے اَلسَّاجِدُ یَسْجُدُ عَلیٰ قَدَمِ اللہِ ط سجدہ اللہ تعالیٰ کے قدموں میں ہوتا ہے (بایلیق بشانہ) اور غلام اپنے آقا کے بہت قریب ہے جب تک وُہ دُرُود شریف میں مشغُول ہے۔

☆ اداءِ مُصطفیٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" سجدہ کی حالت میں لفظ اسمِ محمّد "صلی اللہ علیہ وسلم" بنتا ہے م بمنزلہ سر ح بمنزلہ ہاتھ کہنیاں م ثانی بمنزلہ کمر اور د بمنزلہ پاؤں۔ اللہ سُبحانَہٗ وتعالیٰ نے اپنے محبوب کے اسم پاک کو عددی مُناسبت بھی عطا فرمائی۔ اللہ کے حرُوف چار، اسمِ محمّد "صلی اللہ علیہ وسلم" کے حرُوف چار اور دونوں اسماءِ حُسنیٰ (اسرارِ الٰہیہ مُناسبہ سے) بے نُقطہ یعنی بے عیب۔ اسمِ ذات چہار حرفی نے اپنا سایہ چار حرفی اسمِ محبوب پر اور پھر چہار یار پر سایہ فرمایا۔ اللہ کی ذات سُبحان اور محبوب معصوم اور صحابہ محفُوظ ٹھہرے۔ کلمۂ توحید کے حرُوف بارہ اور بے نُقطہ اور کلمۂ رسالت کے حرُوف بارہ اور بے نُقطہ اور صحابہ چار یار کے اَسماء کے حرُوف بھی بارہ بارہ، ابُوبکر الصّدیق، عُمر ابنِ الخطّاب، عُثمان ابنِ عفّان، علیّ بن اَبی طالب رَضِیَ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُمْ ط از محمّد غایتُ اللہ کان اللہ لہٗ

۱۱

کی رضا یہ ہے کہ میرا اُمّتی کسی وقت بھی اللہ سُبحَانَہٗ کے ذکر، نماز اور سجدہ سے غافل نہ ہو

حدیثِ پاک: رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بحوالہ "دلائل الخیرات"

○ روزِ قیامت حق سُبحَانَہٗ وَتعَالیٰ نزولِ اجلال فرمائے گا اور تختِ ربُّ العلمین عزّ وجلّ کا مقامِ صخرہ بیتُ المقدّس پر ہوگا " مَا یَلِیقُ بِشَانِہٖ " اور فرمایا مقامِ محمُود ہی مقامِ شفاعت ہے۔ شفیعُ المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے منبر، حق تعالےٰ کے بہُت قریب اور نزدیک رکھا جائے گا ایسا قُرب کسی نبیّ مرسل اور ملکِ مقرّب کو حاصل نہ ہوگا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَتِہٖ ط

خلاصۂ کلام: تمام عبادات کی اصل نماز اور نماز کا اصل سجدہ، سجدہ سے قُربِ الٰہی اور درُود شریف سے قُربِ مُصطفائی ملتا ہے ؎

سرنوشت واژگوں را راست مے سازد نماز — نقشِ معکوس نگیں از سجدہ مے گردد درست

صلوٰۃ برتو آرم کہ فزُودہ باد قُربت — چو بقُربِ کُل بگردد ہمہ جزو ہا مقرّب[علہ]

☆ حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ اسلمی سے فرمایا مانگ عطا ہوگا تو اُنہوں نے عرض کیا۔ مَیں آپ سے آپ کی جنّت مانگتا ہُوں پھر فرمایا کچھ اور عرض کیا یارسُولَ اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیک وسلّم بس، پھر فرمایا یہ تو تجھے عطا کر دیا کچھ اور مانگ لے عرض کیا بس کافی ہے فرمایا کثرتِ سجُود کیا کر۔ نمازِ فرض کے بعد نمازِ نوافل کی کثرت کیا کر۔ "صحیح مسلم شریف"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَقَّ قَدْرِ جُوْدِہٖ وَنَوَالِہٖ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

☆ حضرت بلال بن رُباح رضی اللہ عنہ، جنّتُ الفردوس میں:۔ شبِ اسریٰ کے دُولہا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا اے جبرائیل علیہ السّلام یہ آگے آگے چلنے کی کس کی آواز آ رہی ہے عرض کیا یارسُولَ اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیک وسلّم یہ آپ کا عاشقِ زار غلام حضرت بلال رضی اللہ ورسولہٗ عنہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے بلال! یہ سعادت تجھے کیسے ملی۔ عرض کیا یارسُولَ اللّٰہ

علہ روزِ ازل سے پیشانی پر اُلٹی لکھی ہُوئی تقدیر سجدہ میں سیدھی ہوجاتی ہے۔ جس طرح مُہر پر اُلٹے لکھے ہُوئے، نقش کاغذ پر لگنے سے سیدھے ہوجاتے ہیں علہ ہم حضور" صلی اللہ علیہ وسلم " پر درُود شریف کے تحفے لاتے ہیں تاکہ آپ سے قُربت بڑھے جب کل مُقرّب ہوگیا تو جزو "قلب" بھی مُقرّب بن جانے گا یعنی کہ سجدہ میں اُلٹی تقدیر

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

صلی اللہ علیک وسلم میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو تحیۃ الوضو پڑھتا ہوں۔

☆ سُبحان اللہ نوافل بھی کیا خوب نعمت عظمیٰ ہیں۔ اللہ ربّ العزت نے اپنے محبوب پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کو ہر نعمت ہی کمال عطا فرمائی۔ مولائے کریم ہمیں بھی یہ نعمت[1] فرائض، سُنن اور نوافل تہجّد۔ اشراق چاشت اور اوّابین عطا فرمائے۔

مسئلہ: علم اللہ علیم خبیر کی صفت ہے اور حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" اللہ کے علوم کے مظہر اتم ہیں بدیں سبب کائنات ارضی و سماوی میں سب سے افضل و اعلم ہیں۔ تمام کائنات کے علوم حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" (خلیفۂ اعظم، نائب مطلق) کے علم کا ایک شمہ ہیں۔

★ خوارج فی زمانہ ابلیسی توحید کے پرستاروں نے اپنی کتابوں میں بڑی ڈھٹائی اور جسارت سے لکھ مارا کہ شیطان کا علم آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے علم سے زیادہ ہے۔ نعوذ باللہ من ذٰلک الـہفوات (خلاصۂ کلام) میدان محبّت میں "نقل کفر، کفر باشد"، سمجھتا ہوں میرا یہ مقولہ اُن کے کفریات لکھنے سے مانع ہے اور قلم لکھنے سے انکاری۔ جس سے نسبت قوی ہو انسان اُسی کی تعریف کرتا ہے۔ پاکستان میں بعض جاہل صوفیہ پیری مُریدی کرنے والوں نے عزازیل لعین کو عاشق کہا اور کسی نے توحید پرست اور کوئی گویا ہوا کہ ابلیس، خنّاس، معلم الملکوت تھا "العیاذ باللہ" اور اپنے ممدوح کی تعریف میں ایک دو سے (مردود ازلی ملعون سرمدی) سبقت لے گئے۔

○ اگر عاشق ہوتا تو اللہ سبحانہٗ کے نام لیوؤں کو گمراہ کرتا پھرتا اور ذکر الٰہ اور ذکر مصطفےٰ عزّ و جلّ "صلی اللہ علیہ وسلم" (درود شریف) سے روکتا اور اگر صاحب علم ہوتا تو اللہ سبحانہٗ کے حکم پر سجدہ نہ کرتا اور اُسے علم ہوتا کہ سجدہ نہ کرنے سے مردود ہو جاؤں گا۔ یا بعدہٗ توبہ کرتا وُہ تو اکڑا بیٹھا تھا ؎ "علمے کہ راہ حق نہ نماید جہالت است" ؎

بقیہ حاشیہ

سیدھی ہو جاتی ہے اور قُربِ خداوندی ملتا ہے اور درُود شریف سے قربِ مصطفائی کے ساتھ اُلٹی تقدیر سیدھی ہو جاتی ہے

[1] تحفۂ محمدی تہجّد، تحفۂ عبّاسی صلوٰۃ التسبیح، تحفۂ بلالی تحیۃ الوضوء، تحفۂ سلمانی درُود شریف ہے علیہ وآلہٖ الصلوٰۃ والسلام

؎ جز یادِ دوست ہر چہ کُنی عمر ضائع است — جز سرِّ عشق ہر چہ بخوانی بطالت است

سعدی بشو تو لوحِ دل از نقشِ غیرِ حق — علمے کہ راہِ حق نہ نماید جہالت است

کا مصداق بن گیا اور اگر توحید پرست اور مُوحِّد ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے حُکم پر عمل کرتا اُس کے پیدا کیے ہوئے شاہکار اَبُوالبَشر کی تعظیم کرتا واضح ہو کہ شیطان کی اصل نار ہے نور نہیں جہل ہے علم نہیں وُہ حقیقۃً جاہل تھا اور وُہ مقامِ عبدیت کو نہ جان سکا چہ جائیکہ وُہ مقامِ محبُوب اور شانِ معبُود کو جانتا اور ایک عظیم رسُول خلیفۃُ اللّٰہ کی تعظیم و توقیر نہ کرکے اور معبُودِ حقیقی کے فرمان کا مُنکر ہو کر لعنت کا طوق گلے میں ڈال لیا اور راندۂ درگاہِ ربّ العٰلمین ہوگیا اور اُس پر مُستزاد یہ کہ وُہ اِس پر راضی ہے۔ اَلعیاذُ باللہِ ط

تشہّد میں سلام :۔ "حق را بہ سُجُودے نبی را بہ دُرُودے"

☆ سیّدُ الطائفہ حضرت بایزید طیفوری بُسطامی قُدِّسَ سِرُّہِ السّامی کو ایک مرتبہ نماز پڑھانے کے لیئے مُصلّیٰ پر کھڑا کر دیا گیا تو آپ نے آدابِ نماز کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے نماز پڑھائی اور تشہّد بہت طویل کر دیا اور جب سلام پھیرا تو نمازی عجیب کیفیّت سے سرشار، اور مسجد نُور سے معمُور تھی اور مُقتدی نماز کی کیفیّت سے مُتاثر۔ ایسی نماز[1] پڑھائی، کمال اوجِ معراج تک پُہنچا دیا۔ کسی محرم راز نے پُوچھا تو فرمایا میرا یہ معمول

---

[1] صُحُفًا مُّطَهَّرَةً فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ○ سورۃ البیّنۃ ۲ مکتُوب ۱۱۶ قُدسی، مراسلہ شریفہ، مکاتبہ لطیفہ کا حاشیہ :۔

☆ مُلّا عبدُالواحد لاہوری رحمۃُ اللہ علیہ وہ خُوش قسمت ہیں جنہیں السیّد مُحمّد رضیُ الدّین خواجہ فانی فی اللہ باقی باللہ نقشبندی دہلوی قدّس اللہ سرّہُ الاقدس نے امامِ ربّانی سرکار مُجدّد الف ثانی قُدّس سِرُّہٗ کی خدمت میں تربیّت کے لیئے بھیجا تھا۔ آپ کثیرُ العبادۃ، کثیرُ المراقبہ تھے۔ ایک روز آپنے ذوق و کیف میں اپنے پیر بھائی سے پوچھا کیا جنّت میں نماز ہوگی اُس نے کہا جنّت میں نماز نہیں ہوگی کہ جنّت دارُ الجزاء ہے دارُ العمل نہیں۔ آپنے آہ بھری اور رو پڑے کہ جہاں اس ربُّ العزّت کی عبادت "نماز" نہ ہو۔ وہاں زندگی کیسی ہوگی ؎

لِلّٰہ الحمد ہر آن چیزے کہ خاطر میخواست   آخر آمد زپسِ پردہ تقدیر پذیر

☆ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی عنایت بغایت باِذنہٖ سے ایمان داعیًا اِلی اللہِ ط صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دسترخوان کرم سے ہی ملتا ہے۔ شوقِ سجدہ، ذوقِ دُرود شریف کے یہ نُوری ریزے میزبانِ دوسرا علیہ التحیّۃ والثناء کے دسترخوان کے مہمانوں "غلاموں" نے چُنے اور اپنی زندگی کے شب و روز نوافل اور دُرود شریف میں گزار دیئے جن پر قرآنِ حکیم، حدیثِ کریم شاہد ہیں۔ سجدہ خلاصۂ عبادت اور دُرُود شریف گلدستۂ عقیدت ہے۔ ۱۲ منہ سلّمہٗ ربّہٗ سُبحانہٗ ط

ہے مَیں جب بھی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ پڑھتا ہُوں تو اس مقام پر توقّف کرتا ہُوں تاآنکہ سرکارِ مدینہ کی طرف سے جوابِ سلام آ جائے پھر آگے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا پڑھتا ہُوں چونکہ آج نمازیوں کی امامت کرا رہا تھا۔ جب تک سب کا سلام بارگاہِ رسالت میں قبول نہیں ہو گیا سلام نہیں پھیرا ؎

قرنہا بائدکہ تا یک صاحبدلے پیدا شود
بایزید اندر خراسان یا اُویس اندر قرن

☆ نیز ایک مقام پر فرمایا۔ میں جب بھی نماز میں سر سجدہ میں رکھ کر تسبیح پڑھتا ہُوں تو جب تک سجدہ کی قبولیّت کی نداء نہ آجائے سر نہیں اُٹھاتا ؎

ہر کس کہ در نماز نہ بیند جمالِ دوست
فتوٰی ہمیں دہم کہ نمازش قضا کُند

☆ یہ تعلّقِ اِلٰہ سے تھا اور وُہ تعلّقِ مُصطفٰے "جَلَّ وَعُلٰی صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ یہ قبولیّتِ اِلٰہ سے بھی اور وُہ قبولیّتِ مُصطفٰے "جَلَّ وَعُلٰی صلی اللہ علیہ وسلم"

شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجَاب، میرا سجُود بھی حجَاب

☆ شیخ مُحقّق عبدُالحق مُحدِّث دہلوی مدارجُ النّبُوّۃ میں فرماتے ہیں۔

○ مُقتدی جب تشہُّد کے اِس مقام "اَلسَّلَامُ" پر پہنچے تو اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ پر توقّف کرے تاآنکہ بارگاہِ رسالت مآب "صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف سے جواب آئے جبکہ رؤُف رحیم نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" کی شان ہے كَانَ یُبَادِرُ بِالسَّلَامِ آپ سلام میں ہمیشہ پہل فرماتے ؎

اَلسَّلَام اے قیمتی تر گوہر دریائے جوُد
اَلسَّلَام اے تازہ تر گلبرگِ صحرائے وجُود

صَد سلامت مے فرستم ہر دم اے فخرِ کرام
لوُئے کہ آئد یک عَلَیکُم در صَد سلام "جامی"

☆ امام غزالی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی "احیاءُ العلوم" میں نماز کے بارے میں فرماتے ہیں۔

وَاحْضُرْ فِیْ قَلْبِكَ النَّبِیَّ "صلی اللہ علیہ وسلم"	اُس ذاتِ کریمی کو قلب میں حاضر ناظر جان کر
وَشَخْصَهُ الْكَرِیْمَ وَقُلْ اَلسَّلَامُ	اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سے
عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ	سلام عرض کرو کیونکہ جس دربار میں تم بیٹھے ہو

؎ "ضمیرِ کَ" سے قلب، رُوح اور جان کی حضوری مُراد ہے۔ عل حاشیہ اگلے صفحہ پر

وَبَرَکَاتُہٗ فَاِنَّہٗ لَا یُفَارِقُ حَضْرَۃَ اللّٰہِ تَعَالٰی اَبَداً فَیُخَاطِبُوْنَہٗ بِالسَّلَامِ مُشَافِہَۃً ط	اُس دربارِ پاک میں تمہارے نبی موجود ہیں۔ وہ کبھی وہاں سے جُدا نہیں ہوتے اور بالمشافہ رُوبرُو سلام عرض کرو۔

○ سُبْحَانَ اللّٰہِ ط آپ نے کتنے واشگاف الفاظ میں سلام کی حقیقت کو بیان کر دیا۔ مومن کو درجہ علمُ الیقین سے مقامِ عینُ الیقین تک پہنچا دیا۔ عین حالتِ نماز میں تشہّد کے مقام پر اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ عرض کرنا اِنشاءً اور حقیقۃً ہے نہ کہ حکایۃً۔ درُود شریف کے بغیر عبادت نامکمل اور نامقبول ہے ۔ "غایۃُ الاَوطار ترجمہ دُرّ مختار"

تیرا امام بے حضور تیری نماز بے سرور ایسی نماز سے گذر ایسے امام سے گذر

☆ عظیم رسول کلیمُ اللّٰہ کو حکمِ درُود شریف :۔

○ اَللّٰہ ربُّ العزّت نے حضرت سیّدنا مُوسیٰ کلیمُ اللّٰہ علیہ السّلام پر وحی فرمائی کہ اے مُوسیٰ علیہ السّلام! اگر میرے حمد کرنے والے دُنیا میں نہ ہوتے تو بارش کا ایک قطرہ بھی زمین پر نہ برساتا اور ایک دانہ بھی زمین پر نہ اُگاتا اور بہُت سی چیزیں ارشاد فرمائیں اور یہ بھی فرمایا کہ اے مُوسیٰ علیہ السّلام! اگر تُو چاہتا ہے کہ میں تیرے اِس سے بھی قریب ہوجاؤں جو قُرب ہے تیرے کلام کو تیری زُبان سے، تیرے خطرات کو تیرے قلب سے اور تیری رُوح کو تیرے جسم سے اور تیری بینائی کو تیری آنکھ سے عرض کیا ہاں یَااَللّٰہ جَلَّ شَانُہٗ! فرمایا اے مُوسیٰ کلیمُ اللّٰہ علیہ السّلام! میرے محبُوب شہنشاہِ نبوّت و تاجدارِ مملکتِ رسالت "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" صلی اللہ علیہ وسلم "پر بکثرت درُود شریف بھیجا کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ ط "رواہُ الحافظ ابُونُعیم فی الحلیۃ الاولیاء"

——— بقیہ حاشیہ ———

؎ اپنے قلب میں حاضر ناظر جاننا۔ یہ مقامِ حضُوری ہے جب حضُور" صلی اللہ علیہ وسلم "سے ہی اُن کے دل خالی ہیں تو حضُور" دل کا حاضر ہونا" کہاں سے آئے گا۔ جن کے دِل بے حضُور، اُن کی صلوٰۃ بھی اور سلام بھی بے سرُور، صحابہ کرام کو ہر سہ قُرب، جسمانی، رُوحانی اور قلبی نصیب تھا اور اُمّت مرحُومہ کا قرُب رُوحانی اور قلبی ہے۔ اس قرُب کا نام حضُوری ہے کہ آپ" صلی اللہ علیہ وسلم" دِل میں بس جائیں تو یہی دل زندہ ہے اور درُود شریف کی برکت سے قرُب پا گیا۔ منہ حفظہٗ ربّہٗ سُبحانہٗ ط

مجھے کیا خبر تھی رکوع کی اور کیا ہوش تھا سجود کا تیرے نقشِ پا کی تلاش تھی جو جھکا رہا نماز میں

قرآنِ پاک: پ۳ سورۃ ال عمران آئیت کریمہ ۸۱

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ | تم ضرور ضرور آپ پر ایمان لانا اور ضرور بالضرور آپ کی مدد کرنا۔

☆ سیدنا علی ابنِ ابی طالب کرّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وجہہُ الکریم سے مروی ہے۔

"یہ دوسرا یثاق[1] خاص انبیاء علیہم السلام سے تھا۔" بناءبریں شبِ معراج تمام انبیاء و مرسلین کا بیتُ المقدس حاضر ہونا فخرِ کائنات کی امامت میں آپ کی شریعت کے مطابق نماز پڑھنا اس عہدِ یثاق کی عملی توثیق تھی اور اپنے ایمان لانے کا ثبوت بھی۔ خصوصاً موسیٰ علیہ السلام کا شبِ معراج مکالمہ اور نماز اور روزہ کی تخفیف کے متعلق بار بار عرض کرنا اور یہ ایمان اور مدد اِس بات کا ثبوت ہے کہ جملہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام نبوّت اور رسالت سے متّصف ہونے کے باوجود حضور سیدُ الانبیاء والمرسلین صلوٰاتُ اللّٰہِ وسلامُہٗ وعلیہم کے نوّاب اور اُمّتی ہیں۔

☆ الشیخ اکبر محیُّ الدّین ابن عربی قدّسَ سرّہُ الاطہر فرماتے ہیں۔

○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو وجہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ ورسولہٗ عنہ سے افضل ہیں۔ ایک نبوّت اور رسالت کے لحاظ سے کہ آپ اُولوالعزم رسول ہیں دوسرا اُمّتی اور صحابی ہونے کی حیثیت سے۔

قرآنِ پاک: پ۸ سورۃ الانعام آئیت کریمہ ۱۲۵

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ ؕ | اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے۔

○ نبوّت اور رسالت ایک ایسا عطیۂ ربّانی اور منصبِ رفیعہ ہے کہ وہ ذات وحدہٗ جس کو عطا فرماتا ہے نہ منسوخ کرتا ہے اور نہ واپس لیتا ہے۔ "نبوّت نہ ظلّی ہے نہ بروزی"، حقیقت نبوّت ایک ہی ہے جو کہ سب انبیاء کو عطا ہوئی اور سب نبی نبوّت میں برابر ہیں۔ (نہ ذاتی نہ عرضی نہ مزاجی نہ مراتی) لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف (سورۃ البقرۃ ۲۸۵) دلیل ۲

[1] روزِ ازل یثاقِ اوّل تمام ارواح سے "اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوْا بَلٰی ۚ" کا تھا۔ "سورۃ الاعراف ۱۷۲"

جلیل ہے۔ اور مطابق آیۃ کریمہ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ م سورۃ البقرۃ ۲۵۳ بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت ہے[عله]۔ اور سب پر فضیلت ہے اللہ سُبحانَہٗ کے پیارے نبی، رسول اور محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کو بنا بریں روزِ ازل، عہدِ میثاقِ ثانی انبیاء سے لیا گیا کہ تمہاری موجودگی میں سرورِ عالَم وعالمیاں سیّدُالانس وَالجانّ محمّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ ط "صلی اللہ علیہ وسلم"، تشریف لے آئیں تو ایمان بھی لانا اور مدد بھی کرنا۔

☆ ایک روائیتُ الحدیث میں ہے۔

○ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اُمّتِ مُصطفوی کی شان ملاحظہ فرمائی تو آپ نے اُمّتی ہونے کی تمنّا کی تو بارگاہِ رحمٰن سے یہ تمنّا قبول ہوئی تو بفضلہٖ تعالیٰ نبوّت، رسالت اور شانِ کلیمی کے باوجود روزِ شمار کو آپ کا شمار اُمّتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوگا۔ جبکہ حدیثِ پاک لَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا لَمَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِيْ مذ سے واضح اشارہ ملتا ہے۔

مسئلہ: موت سے اعمال جسمانی منقطع ہوجاتے ہیں رُوحانی نہیں۔ بدلیل وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط سے ثابت ہے۔ انبیاءِ عظام اور اولیاءِ کرام کا قبروں میں نماز پڑھنا ادائیگی فرض کی وجہ سے نہیں بلکہ قُربِ الٰہی اور حصولِ لذّت، فرحت اور عطاءِ فیض کے لئے ہے۔ کہ اولیاء و انبیاء کے مزارات فیض کے منابع ومراکز ہیں۔

○ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضور کی بارگاہ میں نمازوں اور روزوں کی تخفیف کا بار بار عرض کرنا اور یہ پایۂ ثبوت پر ہے کہ پچاس کی پانچ رہ گئیں اور چھ ماہ کے روزوں سے ایک ماہ کے روزے رہ گئے۔ یہ رُوحانی اعمال کے عدمِ منقطع پر دلیل

[عله] نبوّت اور رسالت میں بالذّات، بالعرض، ظلّی، برُوزی کی تقسیم مطلقاً باطل ہے فِيْ نَفْسِ النُّبُوَّةِ لَا تَفَاضُلَ فِيْهِ ط نفسِ نبوّت میں سب نبی برابر ہیں۔ البتہ ذواتِ انبیاءِ کرام ورُسلِ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی اپنی خصوصیت کی بناء پر ایک کی دوسرے پر فضیلت، نصِّ قطعی سے ثابت ہے اور حضور خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ سورۃ الاحزاب ۴۰ آخر زمان نبی ،، صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو سب پر فضیلت ہے۔ خاتمیّت بربناء تاخرِ زمانی کے ہے۔ بعض عُلماء نے اس معنیٰ کا انکار کیا اور نبوّت بالذّات و بالعرض کی ذہنی اختراعی تقسیمات، باطل تاویلات سے نبوّت کا دروازہ جس کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ جزوِ حدیث سے مُقفل کردیا تھا کھولنے کی سعی ناکام کی اور اپنے فاسد خیالات دروغ بے فروغ سے دجّالوں اور کذّابوں کے لیے دلیل فراہم کر کے اُمّتِ مُسلمہ میں فتنہ کا دروازہ کھول دیا۔ "اَلْعِيَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰى مِنْ ذٰلِكَ ۱۲ منہ، غُفِرَ لَهٗ وَلِوَالِدَيْهِ ط

بھی اور رُوحانی مدد بھی اور استمدادِ موتیٰ کے لئے ثبوت بھی ہے۔

زندہ نبی : علیٰ نبیّنا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام ط "صحیحین بخاری و مسلم"

☆ سیّدنا اِدریس ، علیہ السلام ؛ جنّت میں بدنی زندگی سے جلوہ گر ہیں۔

☆ سیّدنا عیسیٰ ، علیہ السلام ؛ آسمانوں پر تشریف فرما ہیں۔

☆ سیّدنا اِلیاس ، علیہ السلام ؛ جنگلوں میں خدمات پر مامور ہیں۔

☆ سیّدنا خضر ، علیہ السلام ؛ دریاؤں پر آپ کی ڈیوٹی ہے۔

یہ حضور سیّدُ الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سراپا طہارت سے شرفِ صحابیّت بھی پائے ہوئے ہیں۔

☆ ۱ سیّدنا ادریس علیہ السلام : سیدنا ادریس بن سیدنا شیث بن سیدنا آدم صلی اللہ علیہم السلام ط

○ سیّد الکل فخرُ الرُسل "صلی اللہ علیہ وسلم" نے شبِ معراج آپ کو جنّت میں دیکھا۔

حضرت ابو الشیخ کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت اِدریس علیہ السلام نے ملکُ الموت کو طلب کیا اور فرمایا اے عزرائیل علیہ السلام مَیں موت کا ذائقہ چکھنا چاہتا ہُوں کہ کیسا ہوتا ہے تم میری رُوح قبض کر کے دکھاؤ اُنہوں نے اِس حکم کی تعمیل اللہ سبحانہٗ کے اذن سے کی اور رُوح قبض کر کے اُسی وقت لوٹا دی آپ پھر دوبارہ زندہ ہو گئے۔ پھر فرمایا اب مجھے جہنّم دکھاؤ تاکہ خوفِ[۱] الٰہی زیادہ ہو چنانچہ یہ بھی باذنہ کیا گیا اور جہنّم دیکھ کر آپ نے داروغۂ جہنّم سے فرمایا کہ دروازہ کھولو مَیں اس پر

---

[۱] اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَآءِ ط ایمان خوف اور اُمید کے درمیان ہے دِل میں خوفِ الٰہی بھی ہو اور اُس کے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط (سورۃ الزمر ۵۳) کے مژدہ سے دِل پُر اُمید بھی ہو کہ دل ایمان کا برتن ہے۔ دل ایمان کی قرارگاہ ہے قَالَ عَزَّ اسْمُہٗ ط وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝ (سورۃ الرحمٰن ۴۷) جو ربّ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرے دو جنّتیں ہیں خوف کی علامت یہ ہے۔ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ۝ (سورۃ الرحمٰن ۵۰) اُس میں دو چشمے بہتے ہیں۔ اہلِ طریقت کہتے ہیں دو چشمے سے مُراد دو آنکھیں جو خوفِ الٰہی سے آنسو بہائیں اور اُس کا بدلہ دو جنّتیں۔ جنّتِ عدن خوف کا صِلہ اور جنّتِ نعیم ترکِ شہوات کا صلہ۔ رَأْسُ الْحِکْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ ط دانائی کا سرچشمہ خوفِ خدا ہے جس سے حکمت کے چشمے پھوٹتے ہیں اور عرفانِ الٰہی کے لاینحل مسائل کی گرہیں کھلتی ہیں۔ اَلرِّفْقُ رَأْسُ الْحِکْمَةِ قلبی بینت نرم دلی حکمت اور دانائی کی جڑ ہے۔

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

سے گزرنا چاہتا ہوں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ اُس پر سے گزرے پھر آپ نے مَلَکُ الموت سے فرمایا کہ مجھے جنّت کی سیر کراؤ اور آپ کو جنّت میں لے جایا گیا تو آپ دروازہ جنّت کا کھلوا کر اندر داخل ہوئے تو تھوڑی دیر انتظار کر کے مَلَکُ الموت نے عرض کیا کہ سرکار

بقیہ حاشیہ

جو خوف اور خشیّت الٰہی کی دلیل قَالَ عَزَّ اِسْمُہٗ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا (سورۃ الفاطر ۲۸) اللہ سے اُس کے بندوں میں وُہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں (اعلم باللہ والے)۔ جن کو سب سے زیادہ خوف ہوتا ہے اُن کو ہی سب سے زیادہ حزن۔ اُمّتِ مُسلِم میں سب سے زیادہ اعرفُ النّاس سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ سے لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (سورۃ التوبہ ۴۰) خشیّتِ الٰہی میں سب سے زیادہ تھے اور حزن سے تسلّی عطا ہوئی اور بوسیلہ معیّتِ مصطفوی سے معیّتِ الٰہی بھی۔ اور یہ خدائے ذُوالمنن کی عطا ہے۔ "مؤلّف"

☆ سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے سورۂ طُور کی یہ آیتِ کریمہ سُنی اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝ بے شک تیرے ربّ عزّوجلّ کا عذاب ضرور ہونا ہے تو آپ غش کھا کر بے ہوش ہو گئے اور ایسے بیمار ہوئے کہ کئی ماہ لوگ تیمار داری کرتے رہے۔

☆ امام محمد بن حسن شیبانی رضی اللہ عنہ خوفِ خدا سے رو رہے تھے۔ الہام ہُوا کہ میں جس کو کتاب و سُنّت کا علم عطا کرتا ہوں اُسے عذاب نہیں کرتا۔ اُٹھ میرے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کے دین کی خدمت کر۔ آپ اِسلام کے دَرخشندہ ستارے تھے۔ آیتِ کریمہ۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ (سورۃ یونس ۶۲) سُن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ یاد رہے۔ کہ ؎

عوام کو خوف بھی ہوتا ہے اور حزن بھی لیکن اپنی جان کا
انبیاء کو خوف بھی ہوتا ہے اور حزن بھی لیکن تمام جہان کا
اولیاء کو نہ خوف ہوتا ہے نہ حزن، نہ جان کا اور نہ جہان کا

○ اُمّیدِ رحمت :- درود شریف سے قلب میں پیدا ہوتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ ایک شخص کا نامۂ اعمال تولا گیا۔ تو بدیوں کا پلڑا بھاری تھا۔ نبیِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" تشریف لائے اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا کاغذ کا پُرزہ نکالا اور پلڑا میں رکھ دیا تو وُہ بھاری ہو گیا اور مغفرت ہو گئی۔ غلام نے عرض کیا فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ" یہ کیا تھا فرمایا تم نے مجھ پر

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

آپ اب واپس اپنے مقام پر تشریف لے چلیے۔ فرمایا اب میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ خُداوند قُدّوس جَلَّ مَجْدُہُ الْعُلیٰ نے وحی بھیجی اے عزرائیل علیہ السّلام! میرے پیارے نبی حضرت ادریس علیہ السّلام نے جو کچھ کہا ہے وُہ سب میرے اِذن اور حکم سے ہی کہا ہے۔ اور وہ میری اجازت باکرامت

بقیہ حاشیہ

ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھا تھا۔ وُہ مَیں نے سنبھال کر رکھا ہُوا تھا یہ وہ دُرُود شریف ہے۔

ا۔ شیخ الشیوخ، برکۃ النبی فی الہند مولانا شاہ عبد الحق مُحدّث دہلوی نورَ اللہ مرقدہُ الکریم "مدارجُ النّبوۃ" میں لکھتے ہیں حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی یاد کر اور اُن پر دُرُود شریف بھیج اور ذکر کے وقت ایسا ہوجا۔ گویا تُم اُن کی زندگی میں اُن کے سامنے حاضر ہو اور اُن کو دیکھ رہے ہو۔ پورے ادب اور تعظیم سے رہو۔ ہیبت بھی ہو اور اُمیدِ رحمت بھی اور جان لو کہ رسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیہِ وَسَلَّم تمھیں دیکھ رہے ہیں اور تمھارا دُرُود شریف بنفسِ نفیس اپنی سمع مبارک سے سُن رہے ہیں۔ کہ آپ صفاتِ الٰہیہ سے مُتصف ہیں۔ اَللہُ جَلَّ شَانُہٗ کی ایک وصف یہ ہے "اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ" حدیث قدسی شریف "، جو مجھے یاد کرتا ہے مَیں اُس کے پاس ہوتا ہوں۔ فَافْہَمْ ط

چوں بنامِ مُصطفےٰ خوانم دُرُود ۔۔۔ از خجالت آب مے گردد وجُود "صَلَّی اللہُ علیہ وَسَلَّم ط

اے نمازی! تو ربُّ العزت کے سامنے تشہّد میں بیٹھ کر بغایت تعظیم تحیات صلوٰت طیبات کے تحفے پیش کر رہا ہے۔ جبکہ اِسی دربارِ دَنَا فَتَدَلّٰی میں تیرے پیارے نبی رؤف رحیم بھی موجود ہیں۔ ادب و محبت سے آپ کو حاضر ناظر جان کر سلام عرض کر۔ دُرُود شریف تحفۂ محبّت ہے اور سلام تحفۂ بہشت، تحفوں سے محبّت بڑھتی ہے۔ آپ سے جوابِ سلام چاہ اور پا۔ اور یقین کر کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم متخلّق باَخلاقِ اللہ ہیں "بقضیۃ فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ" اپنے ذاکر دُرُود خواں کو یاد کرتے ہیں اور بہشت میں ربِ رحیم اپنے بندوں کو سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ؁ کے تحفے عطا فرمائے گا۔ "تحفۃ الصّلوٰۃ اِلَی النّبیِ المختار" ایک گدائے بے نوا کا تحفہ دُرُود شریف ہے نبی مُختار کی جنابِ اَرفع میں۔ صفحہ ۱۸۰ ملاحظہ ہو۔

"شاہاں را چہ عجب گر بنوازند گدا را" "عَزَّ وَجَلَّ صَلَّی اللہُ عَلَیہَا وَسَلَّمَ ط

○ خوفِ الٰہ:۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ ایک شخص کا حساب ہُوا۔ تو اُس کے نامۂ اعمال میں ایک نیکی بھی نہ تھی۔ اور ہر اعضاء نے اُس کے خلاف گواہی دی اُس کی آنکھ کا ایک بال "پلک" اُڑا اور حاضرِ بارگاہ ہوگیا اور عرض کیا یا اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! ایک مرتبہ یہ خوفِ الٰہ سے رو رہا تھا تو مَیں بھیگ گیا۔ ربِ کریم اُس کی شہادت کو قبول فرماتے ہوئے بخشش فرما دے گا۔ خوفِ الٰہ بہت بڑی نعمت ہے اور اُمیدِ رحمت بہت بڑا کرم ہے

گہے ابرِ کرم گہے ترشح گہہ بود باراں ۔۔۔ بیادر چشم مابنگر ہوائے برشگالی را

خوفِ الٰہی سے چشمِ پُرنم، قلبِ حزین اور اُمیدِ رحمت لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللہِ سے وابستگی دُرود شریف سے ملتی ہے ۱۲ منہ
سورۃ الزمر ۵۳

سے ہی جنّت میں داخل ہوئے ہیں۔ انہیں اب چھوڑ دو وہ ابدالآباد جنّت میں ہی رہیں گے۔ چنانچہ آپ جنّت الفردوس میں بدنی اور جسمانی حیات کے ساتھ زندہ ہیں؎ ''کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن''

سمجھتا ہوں جنّت ہے میراث اُس کی — جو اَدنیٰ سے ادنیٰ غلام آپ کا ہے

○ شبِ معراج کو نبیٔ کریم ''صلی اللہ علیہ وسلم'' سے جنّت میں ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا اے ادریس علیہ السلام! مبارک ہو کہ '' حساب وکتاب ''، روزِ قیامت اور حشر و نشر کے بغیر'' آپ جنّت میں پہنچ گئے تو عرض کیا یارسُول اللہ '' صلی اللہ علیک وسلم '' جب کا جنّت میں داخل ہوا ہوں صُبح سے شام تک سیر کرتا ہوں تو شام کو غیب سے آواز آجاتی ہے کہ اے سیدنا ادریس! علیہ السلام! آپ معزز نبی ہیں یہ مقام آپ کا نہیں یہ تو میرے محبوب محمدِ مصطفٰے علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے فلاں اُمّتی کی جنّت ہے۔ ابھی تو مَیں آپ کے غلاموں، نیازمندوں اُمّتیوں کی جنّت کی سیر کر رہا ہوں۔ جو دُرُود شریف کی برکت سے قربِ الٰہی سے نوازے گئے۔

☆ سیّدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ السلام حضرت عیسیٰ بن مریم بنتِ عمران علیہما السلام ط

○ سیّدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ السلام کو آسمانوں پر اُٹھا لیا گیا آپ چوتھے آسمان پر بجسدہٖ زندہ ہیں۔ قربِ قیامت دُنیا میں تشریف لائیں گے اور شریعتِ مطہرہ کا اجرا، بحیثیت اُمّتی کریں گے۔ پوری دُنیا پر اسلام کا غلبہ ہو گا۔ اس لحاظ سے آپ نبی کی صفت سے متصف ہونے کے باوجود لاریب اُمّتی بھی ہیں سیّدنا عیسیٰ، علیہ السلام کا اجتہاد موافق اجتہادِ امامِ اعظم ہو گا۔ اِس وقت سیّدنا امام محمد مہدی؎۲

ع۱ لیکن وہاں آپ نہ کھاتے ہیں نہ پیتے اور نہ سوتے ہیں بباعث متّصف ہونے صفات ملائکہ۔ ''ناصر المحسنین فی اخلاقِ سید المرسلین''

ع۲ آپ تمام رُوئے زمین کی حکومت کے پانچویں بادشاہ اُمّتِ محمدیّہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ سے ہوں گے۔ اسمِ گرامی سیّدنا محمّد'' امام مہدی لقب سے مشہور ہونگے۔ کعبۃ اللہ زادہٗ شرفہٗ العظیم کا طواف کرتے ہوئے لوگ آپ کو پہچانیں گے احادیثِ پاک میں دانائے غیوب، مخبرِ صادق علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے حضرت امام مہدی کا ظہور، خروجِ دجّال لعین پر دُرُود خوان پر اللہ تعالیٰ تجلّی صمد وارد کرے گا جس سے اُن کا کھانا پینا ذکر ہو گا ۱۲ منہ '' صفحہ ۲۸۳ ملاحظہ ہو ''

رضی اللہ عنہ سے مل کر چالیس۴۰ سال تک حکومت کریں گے۔ اور شریعتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے مطابق عمل کرینگے۔ اصحابِ کہف معاونت کریں گے۔

☆ سیدنا الیاس بن ہشام علیہ السلام ط

○ آپ قیامت تک زندہ رہیں گے اور صورِ اسرافیل علیہ السلام پر آپ کو وعدۂ الٰہی کے مطابق موت آئے گی۔ آپ جنگلوں میں خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ زائرین حرمین شریفین کی خدمات بجالاتے ہیں۔

☆ سیدنا ابو العباس خضر علیہ السلام اسمِ گرامی بلیا بن ملکان۔

○ آپ[1] زندہ ہیں۔ سکندر ذوالقرنین بادشاہ کے خالہ زاد بھائی ہیں جو تمام روئے زمین کے مسلمان بادشاہ تھے اور حضرت خضر علیہ السلام آپ کے صاحبِ لوآء وزیر۔ آپ چشمۂ آبِ[2] حیات تک معیت خضر علیہ السلام پہنچے، خضر علیہ السلام نے چشمۂ حیات کے پانی سے غسل کیا اور سیراب ہو کر حیاتِ جاوداں پا گئے لیکن ذوالقرنین سکندر کے مقدر میں نہ تھا۔ نہ پی سکے ؎

تہیدستانِ قسمت راچہ سود از رہبرِ کامل
کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ مے آرد سکندر را
"لسان الغیب حافظ شیرازی" علیہ الرحمۃ

☆ سیدنا خضر اور الیاس علیہما السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے اور ارشادات سنتے اور شریعتِ مطہرہ کی تبلیغ فرماتے۔ اُنھوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روائیت حدیث کی کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے جسم اور قلب کو ایسا پاک اور صاف کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو۔ "قول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع"

---

[1] کسی راز دار، واقفِ علمِ لدنی، محرمِ اسرارِ نہانی وعرفانی نے کیا عمدہ کہا ہے۔ جزاک اللہ احسن الجزاء ط ؎

حَیٌّ وَحَقِّكَ لَمْ یَقُلْ بِوَفَاتِهٖ — اِلَّا الَّذِیْ لَمْ یَلْقَ نُوْرَ جَمَالِهٖ
فَعَلَیْهِ مِنِّیْ كُلَّمَا هَبَّ الصَّبَا — اَزْكٰی سَلَامٌ طَابَ فِیْ اِرْسَالِهٖ

ترجمہ:- حق کی قسم آپ زندہ ہیں اُن کی وفات کا وہی قائل ہو گا جو آپ کے نورِ جمال کا فیض نہ پا سکا۔ آپ پر میری طرف سے سلام ہو۔ جب کہ بادِ صبا چلے تو میرا ستھرا اور پاکیزہ سلام پہنچائے۔

[2] درحقیقت درود شریف آبِ حیات ہے۔ جو اس سے سرشار اور سیراب ہوا وہ دو جہاں کی پاکیزہ زندگی پا گیا۔ چشمۂ آبِ حیواں کا منبع ومرکز "درود شریف" ہے جہاں سے حیاتِ جاودانی ملتی ہے۔ ۱۲ منہ کان اللہ لہٗ ط

دُرُود خضری: یہ دُرُود شریف مختصر ترین درُود شریف ہے جو درجات میں بلند تر، زُبان پر سہل اور مقامات میں جامعُ الصّفات ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام بمقام حطیم شریف مُؤمنین محُبّین کو مُصافحہ سے نوازتے ہیں اور درُود خوان حضرات کو بُلندیٔ مدارج میں مدد فرماتے اور زائرِ مدینہ مُنوّرہ کی خدمات کرتے ہیں۔" درُود شریف خضری یہ ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ

"مدارجُ النّبوّت"

درُود شریف کی عظمت اور فضیلت :۔

① رسُولِ کریم "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" پر درُود بھیجنا اور درُود بھیجنے میں جتنی کمیّت و مقدار اور کیفیّت میں مُبالغہ کیا جائے اتنا ہی اُس پر ربُّ العزّت کی بارگاہ سے فیضان و نزُولِ رحمت زیادہ ہوگا۔ لیکن اس نوعیّت کے مُطابق ہوگا جتنا اُس کے حال کے لائق و مُناسب ہے کمالا یخفیٰ۔

② حضُور نبیّ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود شریف بھیجنا منبع اَنوار و برکات اور مفتاحِ اَبوابِ خیرات وسعادت ہے۔ اہلِ سلُوک اس باب میں بہُت زیادہ شغف رکھنے کی بناء پر فتُوحاتِ عظیمہ کے مُستوجب اور عطیّۂ رحمانیہ کے مُستحق ہوتے ہیں۔

☆ اِمامُ الاَولیاءِ الکرام، خیرُ التّابعینَ العظام خواجہ حسن بصری رحمۃُ اللّٰہ علیہ وبجاہہٖ علینا نے فرمایا۔

① مشائخِ عظام شاذلیہ لکھتے ہیں۔ جب ایسا شیخ کامل اور مُرشدِ اکمل موجُود نہ ہو۔ یا نہ ملے۔ جو اُس کی تربیّت کر سکے تو اُسے چاہیئے کہ رسُولِ کریم "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" پر کثرت سے درُود شریف بھیجنے کو لازم کرلے یہ ایک ایسا طریقہ ہے۔ جس سے طالب واصل بحق ہو جاتا ہے اور یہی درُود وسلام اور حضُور سرورِ عالم" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی طرف توجّہ کرنے سے احسن طریقہ سے آدابِ نبویّہ اور اخلاقِ جمیلہ محمّدیہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃُ والسّلامُ سے اُس کی تربیّت ہوتی ہے اور کمالات کے بُلند ترین مقامات اور قربِ الٰہی سے فائزُ المرام کرتا اور قربِ مُصطفائی سے سرفراز فرماتا ہے۔

ع۱ "صاحبِ نبراس" اَلشّیخ عارِف باللّٰہ علّامہ عبدُالعزیز پرہاروی علیہ الرّحمۃُ القوی درُود خضری کے عامل تھے۔ حضرت خضر علیہ السّلامُ نے حجرہ میں کرامۃً اندر آکر ایسا نوازا کہ آپ ۔ ۲۷ علُوم مُتداولہ میں ماہر اور علمِ لدُنّی میں کامل ہوتے ہیں۔ ۱۲ منہ

(۲) بندہ جب دُرُود شریف میں اَللّٰھُمَّ کہتا ہے تو گویا اللہ تعالیٰ کے تمام اَسْمَاءُ الْحُسْنیٰ کا ذکر کرتا ہے۔ اور جب صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کہتا ہے تو یہ سیّدُ الکائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دریائے رحمت میں گُم ہو جاتا ہے۔ اُس کے بعد جب وَعَلیٰ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ کہتا ہے تو بندہ لامتناہی صفات کے دریاؤں میں شناوری[علہ] کرتا ہُوا کمالاتِ مُحمّدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار و تجلّیات میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔

☆ شیخ اَجلّ و اکرم قُطبِ وقت عبدُ الوہّاب مُتّقی مہاجر مکّی وَنَفَعَنَا اللّٰہُ بِبَرَکَاتِ عُلُوْمِہٖ فرماتے ہیں۔

(۱) دُرُود شریف پڑھتے وقت جاننا چاہیئے کہ دریائے فضل و رحمت کے کون کونسے دریاؤں میں شناوری کر رہا ہُوں اور کہاں کہاں غوطہ زن ہُوں اور جب دُرُود شریف پڑھتا ہے تو دریائے رحمت میں داخل ہو جاتا ہے اور جب مجھے "شیخ محقّق" کو آپ نے مدینہ منوّرہ کے مُبارک سفر کے لئے رخصت کیا تو فرمایا۔ یاد رکھنا کہ اِس مُبارک سفر میں بعد ادائے فرض اور تلاوتِ کلام پاک کے حضور پر دُرُود شریف بھیجنے سے بُلند تر کوئی عبادت نہیں جب تعداد دریافت کی گئی تو فرمایا وہاں کوئی تعداد نہیں۔ جتنا ہو سکے پڑھو اور رطبُ اللّسان ہو جاؤ۔ اخلاقِ مُحمّدی اور سُنّتِ مُصطفوی صَلَوٰۃُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ کے رنگ میں رنگ جاؤ۔ اِن صفات سے مُتّصف ہو جاؤ۔ جو نبیِ رحمت "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی بعثت کا منشا ہے۔ اَللّٰہ ربُّ العزّت اِن صفات کا خلعت

علہ زیں سبب فرمُود حق صَلُّوْا عَلَیْہِ کہ مُحمّد بر حق بود مُحتاجُ اِلَیْہِ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

☆ ہم اَللّٰھُمَّ سے عرض کرتے ہیں اے اللہ سُبحانَہٗ، تو ہماری طرف سے دُرُود بھیج کیونکہ تیرے محبُوب نُور سے معمُور اور ہم گناہوں سے چُور ہم اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتے۔ شرمسار ہیں ؎

چوں بنامِ مُصطفیٰ خوانم دُرُود ... از خجالت آب مے گردد وُجُود "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

اَللّٰھُمَّ کے میم میں تمام اَسمآء وصفاتِ الٰہیہ مُضمر ہیں جس کا مفہوم یہ ہے۔ یَا اَللّٰہُ الَّذِیْ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنیٰ بحرمتِ اسمِ اعظم "اللہ تعالیٰ" سے بطورِ عجز و انکسار و اظہارِ ندامت عرض گذار ہیں ؎

تُو غنی از ہر دو عالم من فقیر ... روزِ محشر عُذر ہائے من پذیر
وَر حسابم را تو بینی ناگُزیر ... از نگاہِ مُصطفیٰ پنہاں بگیر "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

ظاہری باطنی اپنے محبوب صاحبِ لولاک" ﷺ "کا صدقہ عطا فرمائے ؎

دِل کی ہر دھڑکن عنایت ہر نفس اُن کا کرم ایک دو ہوں تو گناؤں شمس احسانِ رسول

☆ قَوْلُكَ حَقٌّ یَا اَللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ شَانُہٗ ط

○ اِنَّ اللّٰہَ بے شک اَللّٰہ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ اور اُس کے فرشتے یُصَلُّوْنَ دُرود بھیجتے ہیں عَلَی النَّبِیِّ غیب بتانے والے "نبی" پر یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تو اے ایمان والو! تم بھی صَلُّوْا عَلَیْہِ (مُرشدِ حقیقی کا یہ امر دوامی ہے) آپ پر خوب دُرود شریف وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ اور سلام بھیجو۔ "کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن"

☆ دُرُود شریف وظیفۂ خُداوندی ہے ☆

☆ دُرُود شریف مومن کے لئے تحفۂ خُداوندی ہے اور عطیۂ محمّدی ہے۔ "عزّوجلّ وصلّی اللہ علیہ وسلّم"

☆ دُرُود شریف اندھیری راتوں میں مانندِ جگنو، مایوسیوں اور تاریکیوں میں مینارۂ نُور ہے۔

☆ دُرُود شریف عُمرِ انسانی کے طویل اور عمیق سفر میں شفیق ترین رفیق ہے۔

☆ دُرُود شریف سفرِ حیات میں خطرات، تفکّرات، وسوساتِ قلبی و ذہنی کی ڈھال ہے۔

☆ دُرُود شریف دُنیاوی دھندوں، قرضوں اور مالی پریشانیوں کا تیر بہدف نُسخہ ہے۔

☆ دُرُود شریف زندگی کی بیماریوں، مُصیبتوں، مایوسیوں اور نزع کی تلخیوں کا تریاق ہے۔

☆ دُرُود شریف زندگی کی سنگلاخ وادیوں میں یارِ وفا، دشوار گُذار گھاٹیوں میں یارِ غار ہے۔

☆ دُرُود شریف معبودِ حقیقی کا مطلوب، ملائکہ نوری کا مقصود اور مومن کا محبوب وظیفہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

نوٹ:- دُعا کے اوّل آخر دُرُود شریف پڑھتے وقت "سَیِّدِنَا" ضرور پڑھا کرو۔ "از محمد عنایت اللہ" ط

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ترکُ الصَّلوٰۃِ عَلَی النَّبیِّ المُختار

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

قُرآنِ پاک : پ۱۸ سورۃُ النُّور آئیتِ کریمہ ۶۳

فَلۡیَحۡذَرِ الَّذِیۡنَ یُخَالِفُوۡنَ عَنۡ اَمۡرِہٖۤ اَنۡ تُصِیۡبَہُمۡ فِتۡنَۃٌ اَوۡ یُصِیۡبَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۝	توڈریں وُہ جو رسُول کے حُکم کے خلاف کرتے ہیں اُنہیں کوئی فتنہ پہنچے یا اُن پر دردناک عذاب پہنچے۔

○ حقیقت یہ ہے رضائے رسُولُ اللّٰہ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" رضاءِ الٰہی اور ناراضگی رسُولُ اللّٰہ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" بسبب انکارِ اطاعت کفر ہے اور بجہت ترکِ اطاعت فسق اور سببؔ ہے ناراضگی الٰہ کا۔ ہر مُسلمان کو ناراضگی رسُولُ اللّٰہ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" سے خوف کھانا چاہیئے اِس آئیتِ کریمہ میں مُنافقین کی حالت کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ مُنافقین جُمعۃُ المبارک کو مسجد شریف سے چُپکے چُپکے، آہستہ آہستہ کوئی آڑ لے کر سرکتے سرکتے باہر نکل جاتے۔ حضورؐ کی مجلس میں بیٹھنا خُطبہ سُننا گراں گزرتا اور باہر آکر بے تُکی ہانکتے اَور جب اُن سے کہا جاتا کہ آؤ رسُولُ اللّٰہ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" تمہارے لئے مُعافی چاہیں تو وُہ اپنا سر بصورتِ اِنکار گھما دیتے اعراض کرتے مُعاندانہ اور مُخالفانہ انداز اختیار کرتے تھے۔ مُنافقین کا یہ طرزِ عمل قیامت تک اپنانے والوں کا حال یہی ہوگا اور یہ بات رسُولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربارِ پاک کی حاضری کے انکار کے مترادِف ہے۔

★ رأسُ المُنافقین ابنِ اُبَی عَلَیۡہِ مَا عَلَیۡہِ کو جب حضورؐ کی بارگاہ کی طرف بُلایا جاتا تو متکبّرانہ انداز میں گردن جھٹک کر کہتا۔ تُم نے کہا ایمان لائیں ایمان لایا۔ تُم نے کہا زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی اَب یہی باقی رہ گیا ہے کہ مُحمّد مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کروں۔

"نعوذ باللہ" یہ کتنا بڑا کفر اور نفاق کا مُظاہرہ ہے زُبان سے کفر تو ظاہر تھا ہی لیکن دل میں نفاق بھی پوشیدہ نہ رہ سکا۔ ربِّ کریم جَلَّ شَانُہٗ نے اپنے حبیبِ اجمل علیہ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ الاکمل پر وحی نازل فرما کر ہمیشہ درہمیشہ اُن کے نفاق پر مُہر ثبت کردی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ
لِمَرْضَاۃِ اللّٰہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثُ الحبیب" صلی اللہ علیہ وآلہ " بروائت حضرت کعب بن عُجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ط

○ حضور نورُ الانوار صلی اللہ علیہ وآلہ جمعۃ المبارک کے خُطبہ کے لئے منبر پر جلوہ افروز ہُوئے۔ پہلی سیڑھی پر قدم رنجہ فرمایا تو کہا آمین پھر دوسری سیڑھی پر جلوہ فگن ہُوئے تو فرمایا آمین پھر تیسری سیڑھی کو قدُومِ میمنت سے نوازا تو فرمایا آمین حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے عرض کیا یارسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم فداہٗ اَبی واُمیّ اِن مقامات پر آمین فرمانے میں کیا حکمت ہے؟ فرمایا۔ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور منبر شریف کے قریب کھڑے ہو کر تین دعائیں مانگیں تو میں نے ہر دُعا پر آمین کہی۔ "اِس دُعا میں تارکینِ درُود شریف کو زجر، توبیخ اور تنبیہہ وتہدید فرمائی گئی ہے۔ مؤلف"

☆ پہلی دُعا:۔ جو رمضانُ المبارک کا مہینہ پالے اور روزے نہ رکھے۔

☆ دوسری دُعا:۔ جو بوڑھے ماں باپ کی خدمت کرکے اُن کو راضی نہ کرلے۔

☆ تیسری دُعا:۔ جو میرا نام اقدس مُحمّدؐ " صلی اللہ علیہ وآلہ " لے یا سُنے اور درُود شریف نہ پڑھے تو وُہ ہلاک ہُوا اَلعِیَاذُ بِاللّٰہِ ط ربِّ کریم نے یہ دُعائیں قبول فرمائیں۔ دربارِ خداوندی میں کیا شانِ مُصطفائی ہے جو نامِ اقدس لے یا سُنے اور درُود شریف نہ پڑھے تو اُس کا ایمان پرخاتمہ خطرہ میں ہوگا۔ سرکارِ مدینہ سُرورِ سینہ" صلی اللہ علیہ وآلہ " پر درُود شریف پڑھنا جنّتی ہونے کی نشانی ہے۔ "رواہ حاکم فی المستدرک قال صحیح الاسناد"

حکمت:۔ ہم نیازمندوں کے لئے درُود وسلام کی عیدیں اور منکرین کے لئے وعیدیں اپنا اپنا نصیب، لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۞ ع ۵ ۸

سورۃ الکفرون ۶

بَا ادب بانصیب بے ادب بے نصیب

؎ اہلِ علم فصاحت بلاغت، اہلِ باطن طہارت سے اعضا کا ٹھہراؤ، اہل اللہ کے نزدیک مقامِ حضوری میں شائستگی کا نام ادب ہے

☆ سیدنا جبرائیل روحُ القُدس علیہ السلام۔ سدرۃ المنتہیٰ سے مدینہ منوّرہ زادہا اللہ نُورًا، پہنچ کر حضور کے منبر شریف کے پاس قُربِ رسُول میں تعظیمًا کھڑے ہو کر دُعا مانگنے آئے۔ وہاں سدرۃ المنتہیٰ پر ہی جو قربِ الٰہی میں ہے دُعا کیوں نہ مانگی؟ اوّلاً تاکہ اُمّتِ مُبشّرہ کو معلوم ہو دُعا وُہی مُستجاب ہوتی ہے جس پر آمین مُصطفیٰ کی مُہر ہو۔ دعا سیّدُ الملٰئکہ کی ہو اور آمین سیّدُ الانبیآء کی۔ یقینًا لاریب یہ دُعائیں بارگاہِ مجیبُ الدّعوات میں قبول ہیں۔ حضور مدنی تاجدار احمدِ مُختار "صلی اللہ علیہ وسلم" کے وسیلہ جلیلہ سے تو اُمّت کی دُعائیں قبول ہوتیں ہیں۔ ثانیاً سیّدُ الملائکہ کا یہ ظاہر فرمانا مقصُود تھا کہ مدینہ منوّرہ تمام کائناتِ ارضی، سماوی حتّٰی کہ عرشِ عظیم اور سدرۃ المنتہیٰ کا مرکز اور حکومتِ الٰہیہ کا دارُالسّلطنت ہے۔ ثالثاً سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام

☆ سیّدنا آدم صفیُّ اللہ علیہ السلام کے پاس ۱۸ بار آئے۔
☆ سیّدنا نُوح نجیُّ اللہ علیہ السلام کے پاس ۲۳ بار آئے۔
☆ سیّدنا ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السلام کے پاس ۴۰ بار آئے۔
☆ سیّدنا مُوسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السلام کے پاس ۲۳ بار آئے۔
☆ سیّدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ السلام کے پاس ۱۰ بار آئے۔
☆ سیّدُالانبیآء "صلی اللہ علیہ وسلم" کے پاس ۲۴ ہزار بار آئے۔ (۲۴۰۰۰)

"خیر ارتقاء اللال فی ذکر افضل الصلوٰۃ علی النبی المختار"

☆ سیّدتنا اُمُّ المؤمنین عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ و رسولہ عنہا نے فرمایا۔

○ وحیِ الٰہی کا سلسلہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے وصال مُبارک پر ختم ہو گیا لیکن ملائکہ مُقرّبین اور جبرائیل علیہ السلام رب کی رحمتیں لے کر فرش پر اُترتے ہیں۔ لیلۃُ القدر کو کعبہ مُشرّفہ حطیم میں اولیآء سے سلام اور مُصافحہ فرماتے ہیں۔

★ جو درُود شریف کے تارک ہیں اور اُس پر مُصر اور مُستزاد یہ کہ درُود شریف پڑھنے سے روکتے ہیں۔ وُہ مُنافقین کی راہ پر چل رہے ہیں یہی حالت رہی تو دُنیا میں ذلیل اور چہرے مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ کی تصویر اور روزِ قیامت سیدھے جہنّم میں جا گریں گے اور یہ لوگ گناہ کبیرہ کے مُرتکب ہیں۔ کبیرہ گناہ ساٹھ

ے مُنہ کالا اور غصّہ سے بھرا ہُوا۔ سورۃ النحل ۵۸

ہیں۔ اُن میں سے ایک درُود شریف نہ پڑھنا ہے۔

مسئلہ :۔ ثواب اور فضیلت جتنی بلند تر اور کامل تر ہو تو اتنا ہی اُس کا انکار اور ترک قبیح اور مذموم تر ہوتا ہے اور اسی قدر صلوٰۃ وسلام کے منکرین اور تارکین کے لئے احادیثِ پاک میں قباحت اور مذمت کے ساتھ ساتھ عتاب اور عذاب کی وعیدیں مذکور ہیں۔ فَاعْتَبِرُوْا یَآ اُولِی الْاَبْصَارِ ط

☆ بروائیت مولائے[۱] کائنات علی مرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تعَالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم ط

○ رسُولُ اللّٰہ " ﷺ " نے فرمایا۔ وُہ شخص جنّت میں نہ جائے گا۔ وُہ شخص جنّت میں نہ جائے گا۔ وُہ شخص جنّت میں نہ جائے گا " سہ بار "، صحابہ نے عرض کیا فِداہُ رُوحی یَا رَسُولَ اللّٰہ " ﷺ " کون ؟ فرمایا وُہ جس کے سامنے میں ذکر کیا گیا اور اُس نے درُود شریف نہ پڑھا۔

○ کتب تصنیف کرتے وقت نامِ اقدس پر درُود شریف نہ لکھنا اور بُخل سے کام لینا اور زُبان سے بھی نہ پڑھنا یا وعظ کرتے وقت، درسِ قرآن وحدیثِ پاک کے وقت یا تبلیغ احکاماتِ دین کے وقت درُود شریف نہ پڑھنا جنّت سے محرُومی کا سبب ہے۔ صاحبِ ایمان پہ لازم ہے درُود شریف نہایت محبّت وادب سے پاکیزہ قلم، پاکیزہ خیال، پاکیزہ جسم سے لکھے۔ کاغذ، وقت کی بچت کا خیال نہ رکھے سب کچھ تو حضور " ﷺ " کا صدقہ ہے اور وسوسۂ شیطانی اور خیالِ نفسانی سے بچے۔ یہ علاماتِ بدعات ؎ ؎، " شیطان کی اختراعات ہیں۔

☆ بروائیت امام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔

○ جس کے آگے میرا ذکر کیا گیا اور اُس نے مجھ پر درُود شریف نہ پڑھا بلاشبہ

---

[۱] بمطابق حدیثِ پاک مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ط جس کا میں محبوب ہوں پس علی اُس کا محبوب ہے ﷺ مولیٰ کا معنیٰ محبوب یعنی آپ لاریب محبوبِ کائنات ہیں اور کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ کا معنیٰ ہے کہ بمطابق اَلنَّظْرُ عَلٰی وَجْہِ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ ط سرکار کے چہرہ کو ربِّ کریم نے وُہ وجاہت عطا فرمائی ہے کہ آپ کے چہرہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔ یَا اللّٰہ سُبْحَانَہٗ وُہ نورُی چہرہ دکھا۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین ط

اُس نے جنّت کی راہ بھلادی۔

★ جنّت کی راہ وہی بھولے گا جو مطابق آیتِ کریمہ فَوَیۡلٌ لِّلۡقٰسِیَۃِ قُلُوۡبُھُمۡ مِّنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ ط[1] کا مصداق ہو گا۔ جس کو ایمان کا نور نصیب نہ ہو گا۔ اَلعِیَاذُ بِاللّٰہ

اِس سے بڑھ کر اور کیا بدنصیبی ہے ؎

جس دلِ بدنصیب سے رہ گئی یادِ مصطفیٰ ـ اُس کا بگڑ گیا نصیب اور وہ اُجڑ کے رہ گیا

☆ بروائیت قتادہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

○ جس نے میرا نام مطہر سُنا اور درود شریف نہ پڑھا اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔ ایذا دینا مطابق آیتِ کریمہ وَالَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ رَسُوۡلَ اللّٰہِ لَھُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ[2] وہ عذاب کا مصداق اور مستحق ہے چہ جائیکہ ظلم، اَعَاذَنَا اللّٰہُ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی ط

☆ بروائیت حضرت ابوسعید خدری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

○ ایک مجلس بیٹھی اور پھر اُٹھ گئی اور اُس نے میرا ذکر نہ کیا یعنی درود شریف نہ پڑھا یا فضائل و کمالات یا معجزات بیان نہ کئے۔ وہ ایسی ہے جیسے مُردار سے گندی مجلس میں بیٹھے اور یہ روزِ قیامت حسرت اور محرومی کا باعث ہوں گی۔ ایسی مجالس نہائیت قبیح، مبغوض اور منحوس ہیں۔ مجلس میں کثرتِ اژدحام علامتِ قبولیت نہیں۔ مجلس کی قبولیت ذکر، فکر، مراقبہ، عبادت، دعا اور صلوٰۃ وسلام سے ہے۔ تارکینِ درود وسلام اور مانعینِ صلوٰۃ وسلام کا کیا حال ہو گا وہ تو جنّت کی ہوا کی بو بھی نہ پاسکیں گے۔ مقبولانِ بارگاہِ رسالت اور مصلّیینِ بارگاہِ نبوّت قدّس اللہ اسرارہم کا تجربہ شدہ ہے۔ ہمیشگی کے ساتھ درود شریف پڑھنے والا۔ جان بوجھ کر یا کبھی تساہل یا کسی اور وجہ سے درود شریف کا ناغہ کر دے تو وہ خواب میں بھٹکتا پھرتا ہے اور منزل کا راستہ بھولا ہوتا ہے۔ حدیث پاک کی عملی تصویر خواب میں نظر آجاتی ہے۔

---

[1] پ ۲۳ سورۃ الزمر آیت شریفہ ۲۲ اُس جیسا ہو جائے گا جو سنگ دل ہے تو خرابی ہے اُن کی جن کے دل یادِ الٰہی کی طرف سے سخت ہو گئے۔

[2] پ ۱۰ سورۃ التوبہ آیتِ کریمہ ۶۱ اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتے ہیں اُن کیلئے دردناک عذاب ہے

۱۔ قولِ حکمت: عقل جسمِ انسانی میں وزیرِ اعظم اور دِل بادشاہ ہے۔

☆ جس عضو کا دماغ سے رابطہ ٹوٹ جائے۔ اُس پر رعشہ طاری ہوجاتا ہے۔ تو اعضاء ہاتھ، سر، ٹانگوں میں لرزش آجاتی ہے تو وُہ کانپتے ہیں تو اُس کا اپنے آپ پر کنٹرول نہیں رہتا بعیٖنہٖ تمام کائنات عالم میں ایمان کا منبع اور مرکز نبی طیّب المُطیّب "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذاتِ پاک ہے۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے قلبِ اقدس کی قوّتِ جاذبہ نے کائنات میں مُؤمنین کے قلوب کو اپنی طرف کھینچ رکھا ہے اور نور کا فیضان اُن کے قلوب پر بارش کی طرح برستا ہے جب کسی بھی عالِم یا عابِد کا تعلق قلبی یا رابطہ رُوحی لہٗ الفداہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے قلبِ اطہر سے ٹوٹ جاتا ہے تو اُس کے علم و فہم اور عقیدہ میں لغزش آجاتی ہے۔ قلم میں لغزش، ہاتھ میں لغزش، پاؤں میں لغزش اور زُبان میں لغزش واقع ہوتی ہے۔ نہ علم، علم رہتا ہے کہ نُور سے خالی، نہ عمل عمل کہ اجر سے خالی، سب کچھ ضائع ہوجاتا ہے اور وُہ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ (کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہوجائیں) کے زُمرہ میں آجاتا ہے۔ جس کا اُس کو شعور تک نہیں ہوتا اور جب وُہ وعظ کرتا ہے تو شانِ مُصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" پر تنقیص اور جب تصنیف کرتا ہے تو تنقید اور جب زُبان کھولتا ہے تو توہین آمیز[۱] کلمات نکالتا ہے اور پھر اس حالتِ کُفر کے وقوع پذیر ہونے پر سمجھ نہیں پاتا کیونکہ اُس کی عقل پر اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (اور تمہیں خبر تک نہ ہو) سورۃ الحجرات ۲ کی مُہر لگ چُکی ہوتی ہے ؎

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی ۔۔۔ کیں راہ کہ تو میروی بترکستان است

مساجد میں پنجگانہ نماز اور آذان پر درُود شریف پڑھنا تو درکنار۔ پڑھنے والوں کو منع کرنا۔ بحث و مباحثہ۔ لڑائی جھگڑا اور دنگا فساد کرنا اپنے ازلی، ابدی شقی ہونے کی دلیل و نشانیاں اہم کرتا ہے۔ وَاللّٰہِ مَا اَخْذَ لَہُمْ وَمَا اَشْقٰی لَہُمْ ط ۶

---

[۱] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ رفیعہ میں بے ادبانہ طرز، بے باکانہ لہجہ، گستاخانہ گفتگو، سوقیانہ انداز، ایمان سوز مثل مانند بے سروپا، پا در ہوا، کی گندی سرابنڈ سے تمہارے ایمان کا وضو ٹوٹ جائے گا، بزعمِ خویش خواہ تم نمازی ہو یا غازی، قائم اللیل ہو یا صائم النہار، عابد ہو یا عالم، مفسّر ہو یا محدّث، مبلّغ ہو یا مُصنّف، امام ہو یا خطیب، تمہارے مزعومہ اعمال کا کھیت بے ادبی کی بادِ سموم اور گستاخی کی بادِ صرصر سے اُجڑ جائے گا، اور تمھیں پتہ تک نہ چلے گا اور روزِ قیامت یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا کہتے ہوئے کفِ افسوس ملوگے۔ الحذر الحذر ایھا المآء والمدر ط ۱۲ منہ سلّمہٗ ربّہٗ سبحانہٗ وتعالیٰ ط

۲- نورِ حکمت : تعظیمِ رسول "عَلَیْہِ اَلْفَ اَلْفِ صَلوٰۃٍ وَّ اَلْفَ سَلَامٍ" "عینِ ایمان" ہے۔

☆ عقل جسم کے اعضا پر حکمران ہے۔ جو علم، فہم اور شعور کا مقر ہے۔ سینہ، اِلہام، اَلوان، ایمان اور انوار (حواسِ خمسہ) کا مَوطن ہے۔ بقولِ اَلنُّوْرُ اِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ انْفَسَحَ ط نور جب سینہ میں آتا ہے تو کھلتا ہے۔ قلبِ صنوبری "مُضغہ"، قلبِ حقیقی کا آشیانہ ہے۔ جو عالمِ امر سے ہے۔ اِس کو حقیقتِ جامعہ بھی کہتے ہیں۔ قلبِ ایمان تعظیم توقیر اور محبّت کا مُستقر اور زبان اظہار کا آلہ ہے۔ مقلّبُ القلوب جَلَّ شَانُہٗ کا مقصود صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا سے عظمتِ رسول ہے۔ حضور کی ادا دین اور آپ کی تصدیق ایمان ہے اور تعظیم ایمان کا جزوِ اعظم ہے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَھُوَ الرَّفِیْقُ بِالتَّحْقِیْقِ ط

۳- گُلِ حکمت :- اِتّباعِ تامِ رسولِ انام عَلَیْہِ اَجْمَلُ الصَّلوٰۃِ وَاَکْمَلُ السَّلَامِ ط "کمالِ ایمان" ہے۔

☆ حضور نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ط کے قلبِ اطہر میں نور کا سمندر موجزن ہے۔ جس سے فوّارہ کی طرح نور کی شعاعیں اور لہریں ہر ایک مومن کے قلب میں پہنچ رہی ہیں اور ایمان اس رشتۂ قلبی سے قائم ہے۔ اِس گلستانِ نور کا ہر غنچہ و گل "مومن"، پُرنور اور ہر شگوفہ اور پودا رشکِ طور ہے۔ اشتیاقِ محبّت سے جب غنچہ کی آنکھ کھلتی ہے تو بلبلِ باغِ رسالت کی زبان دُرفشاں سے دُرود شریف کے انوار کے پھول کھلتے اور محبّت کے نغمے پھوٹتے ہیں ؎

سَلامے یا رسُولَ اللہ سَلامے ۔۔۔ فرستادم بدرگاہت پیامے
خُدارا سُوئے مشتاقاں نگاہے ۔۔۔ بیایے گر نباشد گاہے گاہے

[illegible]

۴- آئینۂ حکمت : گستاخیِ رسول "صَلَّی اللّٰہُمَّ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ" صریح کفر ہے۔

☆ ذاتِ مصطفٰے عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ اِلٰی یَوْمِ التَّنَادِ سے عناد اور ذکرِ مصطفٰے "دُرود شریف" سے اعراض اور اعتراض "اَلْاَمَانُ الْحَفِیْظُ"، اپنے دل کے آئینہ میں دیکھ۔ مارِ بدعقیدگی نے ڈس کر تیرا جانِ ایمان سے رشتہ کاٹ دیا ہے، تیری زبان زہر آلود عقل بے شعور اور دل اندھا ہے۔ توہینِ رسالت، توہینِ اُلوہیت کو مُستلزم ہے اور اَدنیٰ بے ادبی رسولِ عربی صریح کفر ہے۔ "تُف بر تو ہزار بار تُف"،

ع۱ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم تمام جہانوں کی رُوح ہیں۔ ہر آن ہر زمان اور ہر مکان میں موجود "حاضر ناظر" جس عضو میں رُوح نہ ہو وہ عضو مُعطّل، مفلوج اور بیکار مانند کفّار "مُردہ" ہے۔ وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ جسے اللہ نور نہ دے اُس کے لیے نور نہیں۔ رُوحِ مصطفٰے کو کائناتِ عالم کی ہر شئے میں موجود جاننا، پہچاننا اور

بقیہ اگلے صفحہ پر

○ فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَلْبَابِ ط:۔

★ مُعزز قارئین کرام ! تارکین مُعاندین مُنکرین دُرُود وسلام پر زجر و توبیخ، عتاب عذاب کے چند ایک عبرت آموز واقعات تحریر کرتا ہُوں ۔ عافانا اللّٰہ بجاہِ صاحبِ الصّلوٰۃ والسّلام علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ط

★۱ صُنعاء میں ایک قاریِ قرآن جو اندھا، گونگا اور بہرہ ہو گیا تھا۔ اُس کی آواز بہت اچھی تھی اور قرآنِ پاک خوش الحانی سے پڑھا کرتا تھا اُس نے ایک روز جان بُوجھ کر یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ سورۃ الاحزاب ۵۶ کی بجائے عَلَی الْعَلِیِّ پڑھا تو اُسی وقت اُس کی یہ حالت ہو گئی۔ پہلے بالکل وُہ صحیح و سلامت تھا۔ "نزہۃ المجالس"

★۲ ایک شخص بزمانہ حضور سیّد الکائنات " صلی اللہ علیہ وسلم " نام مُبارک بے ادبی سے لیتا اور از راہِ تمسخر مُنہ ٹیڑھا کر کے پڑھتا تھا ۔ اَللّٰہ عزیز ذو الانتقام کو اپنے محبُوب پاک کی یہ بے ادبی اور گُستاخی پسند نہ آئی اور اُس کا مُنہ ٹیڑھا ہو گیا اور اسی حالت میں مر گیا۔ یہ حقیقت ہے کہ گُستاخانِ بارگاہِ حبیب " صلی اللہ علیہ وسلم " کے چہرے آخری عُمر میں قبیح ہو جاتے ہیں ۔ مرنے کے بعد اُن کے چہرے بھیانک ہو کر قابلِ نفرین بن جاتے ہیں ؎

چوں خُدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر طعنۂ پاکاں زند "مثنوی رومی"

★۳ ایک رئیس اعظم جو مؤطا امام مالک علیہ الرحمۃ مُستند کتاب مُستطاب حدیث پاک سے بڑی محبّت رکھتا تھا اُس نے ایک کاتب سے کہا مجھے مؤطا شریف کا ایک نُسخہ تحریر کر دے۔ اُس نے تحریر کر دیا لیکن جہاں حضور نبیِّ کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " کا اسمِ گرامی آتا وہاں وُہ خیانت کرتے ہُوئے دُرُود شریف نہ لکھتا ۔ حالانکہ مؤطا شریف میں لکھا ہوتا جب اُس نے رئیس کو وُہ نُسخہ مُبارک پیش کیا اور انعام و اکرام لینا چاہا تو اچانک اُس کو کاتب کی خیانت کا پتہ چل گیا۔ اُس رئیس نے انعام کی بجائے اُسے دُھتکار کر نکال دیا اور وُہ کاتب کنگال ہو گیا اور لوگوں سے مانگتا پھرتا اور اسی طرح فاقوں کی

بقیہ حاشیہ

ماننا دل کے نُور سے ہے مومن کو دل کا نُور اور قُرب دُرُود شریف سے ملتا ہے۔ لیکن جو دل ہی حضور نُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے بے حضور بے نُور ہو۔ وُہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے بے خبر، بے نُور " اندھا " ہو گا اور شانِ مُصطفٰے سے بہرہ اَلعیاذُ بِاللّٰہِ " ۱۲ منہ نَوَّرَ اللّٰہُ قَلْبَہٗ بِنُوْرِ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط

حالت میں مرگیا۔ مَاتَ هُوَ اَقْبَحُ مَوْتِهٖ اور نہایت قبیح موت مرا۔

★۴ فقیر غفرلہٗ نے اپنے زمانہ میں کئی ایک ایسے عُلماءِ سُوء سُنے اور دیکھے ہیں۔ جو حضور نورِ مُجسّم شفیعِ معظّم فخرِ آدم و بنی آدم احمدِ مجتبیٰ محمّد مصطفےٰ علیہ افضل التحیۃ و اطیب الثناء کی شانِ پاک میں اختلافی مسائل چھیڑ کر گستاخیاں بے باکیاں کیا کرتے وہ نہایت بُری موت مرے ایک شخص سرورِ کونین نبی الحرمین "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذاتِ پاک میں ایسے الفاظ کہتا جو یارسول اللہ کہے اُس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور وُہ کافر ہے ۔ اَلْعِیَاذُ بِاللہ ط لوگوں نے دیکھا کہ وُہ آخری عُمر میں پاگل ہوگیا اور گندگی کھاتا پھرتا تھا اِسی حالت میں گستاخیوں کی سزا پا کر مرگیا۔ اَللہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کو اپنے محبُوب رسُول "صلی اللہ علیہ وسلم" کی اَدنیٰ سی توہین بھی گوارا نہیں۔

★۵ احادیثِ مُبارکہ کی روشنی میں دُرود شریف کا ترک تو درکنار، مانعین اور مُنکرین کا کیا حال ہوگا اور گستاخیاں؟" اَلْعِیَاذُ بِاللہِ ط کیا وُہ اِن وعیدات کے حامل نہ بنیں گے؟ اَللہ جَلَّ شَانُہٗ کے غضب اور قہر سے بچ جائیں گے؟ اِنسان کا چہرہ اُس کے دِل کا آئینہ ہوتا ہے۔ جب دِل بُغض اور عداوت کے غلّ سے بھرا ہو اور حُبِّ حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم سے یکسر خالی ہو تو کیا اُن کے چہرے اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ (سورۃ آل عمران) کی تصویر نہ ہونگے؟

وُہ حبیب پیارا تو عُمر بھر کرے فیض و جُود ہی سَر بسر
ارے کھائے تجھ کو تپ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

اُن کے دِل " فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ع۱ " سے بھرے ہُوئے ہیں۔ اِن دِلوں کا علاج تو توبہ اور دُرود شریف تھا۔ جس کے وہ مُنکر ہو گئے۔

★۶ ایک شخص جب بھی محبُوب ربّ العٰلمین جَلَّ وَعَلَا صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ پاک، ذکرِ پاک سُنتا تو دُرود شریف میں بُخل سے کام لیتا اور کنارہ کشی کرتا اور دوسروں کو بھی روکتا ٹوکتا تھا اُس کی سزا اُس کو یہ ملی کہ اُس کی زُبان بند ہوگئی اور وُہ اشارہ سے بات بھی نہیں کر

ع۱ پ۱ سورۃُ البقرہ آیتِ کریمہ ۱۰ اُن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے اور اُن کے طرزِ عمل سے اَللہ سُبْحَانَہٗ مرض کو اور زیادہ کرتا ہے۔ مُنافِق کا مقام، جہنّم کی سب سے نچلی گھاٹی ہوگا۔ مُنافِق کی ایک قسم صُلح کُلی ہے جو تمام دینی تبلیغی اور اعتقادی اُمور میں فساد کی جڑ ہے اور تقیۃ نفاق کی تصویر کا عکسی رُخ ہے۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ

سکتا تھا۔ "پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔" اور اسی حالت میں جہنم رسید ہوگیا۔

۷ ایک کاتب جب حدیث پاک کی کتابت کرتا قصدًا درُود شریف لکھنا چھوڑ دیتا۔ کاغذ یا وقت کی بچت کرتا۔ اس کے ہاتھ میں آکلہ "پھوڑا" نکل آیا۔ اور اُسی کے درد سے تڑپتا ہُوا مر گیا۔ اور دوسروں کے لئے عبرت بن گیا۔

۸ ایک مُنشی بوقتِ کتابت نامِ اقدس پر درُود شریف صَلَّی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بجائے علاماتِ مُہملہ لکھ دیتا جو کہ شعارِ نجدیّہ، نُدویّہ ہے۔ اُس کو دُنیا میں سزا یہ ملی کہ اُس کا ہاتھ کٹ گیا اور قیامت کی سزا تو وُہ قہّار و جبّار ہی جانتا ہے کہ اُسے کیا ملے گی یا کیا مِل رہی ہے۔ اَللہ ربُّ العزّت محفوظ فرمائے۔ "شفاءُ السّقام فی زیارۃِ خیرِ الانام"

۹ ایک شخص کا انتقال ہوگیا اُس کی قبر کھودی گئی تو ایک کالا سانپ نکلا۔ لوگوں نے گھبراہٹ میں قبر بند کردی۔ دوسری جگہ کھودی تو وُہی کالا سانپ موجود تھا اِسی طرح ہوتا رہا۔ آخر کار سانپ نے زبانِ حال سے کہا تم جہاں کہیں بھی قبر کھودو گے میں وہاں موجود ہوں گا کیونکہ یہ سرکارِ مدینہ، سُرورِ سینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا نامِ نامی اسمِ گرامی سُنتا تو درُود شریف پڑھنے سے بُخل کرتا تھا۔ اِس کے بُخل کا میں عالمِ برزخ میں شکلاً سانپ ہوں۔

"شفاءُ القلوب" "ھٰذا" تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ○

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ وَكَمَالِهٖ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

○ تنبیہ:۔ "صحیح احادیثِ مُبارکہ سے" نبیّ کریم رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اسمِ ہمایوں پر تحریرًا، تقریرًا درُود شریف لکھنا اور پڑھنا مومن پر لازمی الامر ہے۔ بُخل۔ کنجوسی۔ کینہ کی وجہ سے وقت، کاغذ کی بچت، درُود شریف کی بجائے مُہمل اشارات پر اکتفا کرنا خوارج کا طریق کار ہے۔ سب سے پہلے اِس کی ابتداء بنواُمیّہ کے زمانہ میں ہُوئی۔ نجدیہ نے اُسے اپنایا اور وہابیّہ نے پروان چڑھایا تاحال اُن کی یہ بھونڈی روش اُن کی تصانیف سے ظاہر ہے اور تاویلاتِ فاسدہ کاسدہ میں اُلجھ کر اب تک جاری رکھے ہُوئے ہیں یہ علامات، بدعتِ سیّئہ ہیں۔ لطیف، پاکیزہ ذہن کے لئے مکروہ

ؔ یہ شخص نو تھے جو زمین میں فساد کرتے اور اصلاح نہ چاہتے۔ سورۃ النّمل ۴۸

تحریمیہ کی حد تک قابلِ نفرین ہیں ۔ درُود شریف جو ایک نہائیت پاکیزہ اور جامع دُعائیہ کلمہ ہے اور وُہ زُبان اور دہنِ مُبارک ہے ۔ جس سے درُود شریف نکلتا ہے ۔ اُس کی پاکیزگی اَور طہارت کے کیا کہنے جن کو ملائکہ اپنے نوُری پروں سے مَس کرتے سُونگھتے اور خُوش ہو ہو کر چوُمتے ہیں یہ مومن کا محبّت سے حقِّ غلامی اَدا کرنے کا ایک اعلیٰ ترین طریقہ ہے ۔ ایسے مُبارک اور پاکیزہ کلماتِ دُعائیہ کو مُہمل اور بے معنیٰ الفاظ سے بدلنا مومن کی شان سے بعید ہے اور یہ کاہلوں اور جاہلوں کا طریقِ کار ہے اَور مومن کی شان کے لائق نہیں کہ ربِّ کریم کے وظیفہ کو لایعنی نشان سے بدل دے ۔" وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ۝ سورۃ طٰہٰ ۴۷

☆ علاّمہ جلالُ الدین سیوُطی شافعی عَلَیہِ رَحمۃُ رَبّی فرماتے ہیں ۔

○ سب سے پہلے جس شخص نے درُودِ پاک کو کلمۂ مُہملہ میں لکھا تھا ۔ اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا قانونِ قدرت بھی یہی تھا ۔ کیوں نہ ہو جو چور مال کی چوری کرتا ہے اُس کے متعلّق حکمِ خالقِ کائنات یہ ہے فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَھُمَا پس کاٹ دو اُن کے ہاتھ ۔ سورۃ مائدۃ ۳۸ اس بدنصیب نے مال تو نہیں بال سے گراں بہا چیز ، عظمتِ مُصطفٰے " صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ " کی چوری کرنے کی سعی کی دُنیا میں تو اُس کا ہاتھ بطورِ سزا کٹا اور قیامت کی سزا اس پر مُستزاد ، حالانکہ عند اللہ مال کی چوری سے عظمتِ مُصطفٰے ، شانِ مُرتضٰے ، کمالِ مُجتبٰے " صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ " کی چوری کی سزا بہُت زیادہ اور سخت ہے ۔ قَطَعَ ذُرِّیَّتَہٗ وَلَمْ یَبْقَ مِنْھُمْ اَحَدًا اُس کی نسل ہی مُنقطع ہو گئی ۔

☆ امام محیُّ الدین عَلَیہِ الرَّحمۃ کتابُ الاذکار میں فرماتے ہیں ۔

یُکْرَہُ الرَّمْزُ بِالصَّلٰوۃِ وَالتَّرَقُّمِ بِالْکِتَابَۃِ بَلْ یَکْتُبُ بِکَمَالِہٖ وَلَا یَسْاَمُ مِنْہُ اِلَّا حُرِمَ خَطًّا عَظِیْمًا ط

درُود شریف کو اشارہ کنایہ سے لکھنا مکرُوہِ تحریمہ ہے بلکہ پُورا درُود شریف لکھے ۔ کلمۂ مُہمل سے درُود شریف لکھنا حرام ، گناہِ عظیم ہے ؎

" گر حفظِ مراتب نہ کنی زندیقی "

○ " اَلدِّیْنُ کُلُّہٗ اَدَبٌ " کے تحت اِس پر عمل کرنا ضروری ہے ۔ مثلاً اسمِ گرامی محمّد " صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ " پر عَزَّ وَجَلَّ نہ لکھا جائے ۔ لاریب حضور " صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ " بارگاہِ صمدیّت میں عزیز بھی ہیں اور جلیل بھی لیکن یہ وصف اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کے اسمآءِ حُسنیٰ کے لئے

؎ لباسِ راہبری میں راہزن ۔

خاص ہے۔ عزّ وجلّ ، جلّ مجدہٗ ، ربُّ العزّت ، جلّ وعلا ، تعالیٰ ، تبارک ، سُبحانہٗ عزّ اسمہٗ لکھا جائے گا۔ جب بھی اسمِ پاک لکھے یا پڑھے تو لازمی طور پر مُبارک القاب لکھے اور یہ آدابِ محبّت سے ہے۔ اور صِرف رب یا اَللہ لکھنا ادبًا منع ہے۔

قرآنِ پاک : پ ۹ سورۃُ الاعراف آیتِ کریمہ ۱۸۰

وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا ص	اَور اَللہ ہی کے ہیں بہت اَچھے نام تو اُسے اُن سے پُکارو۔

○ معبُودِ حقیقی تو ایک ہے اور اُس کے اسمآءِ مُبارک بہُت اور وُہ سب توقیفی ہیں۔ حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" سے سُنے ہُوئے اُن کے علاوہ کسی اور نام سے پُکارنا منع ہے۔ اَللہ سُبحَانَہٗ کو اَللہ میاں کہنا یا لکھنا بالکل ہی خلافِ شریعت مُطہّرہ ہے اور یہ جُہلاء کا طریق ہے اَور بعض عُلماء دورِ حاضرہ نے اَللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کو اَللہ صاحب لکھا ہے یہ لکھنا ممنُوع اور معیُوب ہے۔ ایسی مُروّجہ اور قبیحہ عادات سے مُصنّفین کو بچنا چاہیئے۔

☆ حضُور دانائے سُبل فخرِ رُسل مولائے کُل مُحمّد مُصطفٰے "صلی اللہ علیہ وسلم" کے اسمآءِ گرامی پر" صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ، صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ، عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَآءُ ، عَلَیْہِ اَطْیَبُ الصَّلٰوۃِ وَاَحْسَنُ السَّلَامِ" کے مُبارک القاب جو شایانِ شان ہیں لکھے اور شانِ اطہر سے گرے ہُوئے الفاظ ، القاب ہرگز ہرگز نہ لکھے آنجناب آنحضُور ، آنحضرت ، آنسرور کے الفاظ سے توہین کی بُو آتی ہے۔ اور یہ الفاظ شانِ نبُوّت کے لائق نہیں۔ فی زمانہ اِن کا بہُت رواج بڑھ گیا ہے۔ احتراز کرنا چاہیئے۔ بچنا اَولیٰ ہے اور جُملہ انبیآء و مُرسلین کے لیئے عَلَیْہِ السَّلَامُ ، سَلَامُ اللہِ عَلَیْہِ لکھے مثلاً سیّدنا اَبُوالْبَشَر آدم عَلَیْہِ السَّلَامُ لکھا جائے " صلی اللہ علیہ وسلم " نہ لکھا جائے۔ یا یُوں لکھا جائے اَبُوالانبیآء سیّدنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اور تمام انبیآء کے لیئے عَلَیْہِم

علہ اَللہ تعالیٰ جواد ہے کو سخی نہ لکھے۔ عاشق معشوق۔ اسمِ پاک " خُدا " کی وجہ جواز یہ کہ برصغیر میں یہ نام اکثر اَولیآء کاملین ، عُلماءِ ربّانیّین نے اپنی اپنی تصنیفات میں استعمال کیا ہے اس کے سوا کوئی اور دلیل نہ پائی۔ یہ مُستعمل لفظ فارسی ہے۔ چھوڑ دو اُن ناموں کو جو قیاسی وضعی اور بے معنی اور حُسنِ ادب کے خلاف ہوں۔ ۱۲ منہٗ

السَّلَامُ کا لفظ ہوگا۔ جو قرآنِ پاک وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ (سورۃ الصّٰفّٰت ۱۸۱) سے ثابت ہے اور صَلوٰۃ کا لفظ بغیر وسیلہ جلیلہ حضورؐ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نہ لکھا جائے۔ اِسی طرح ملائکۂ مقربین اور ملائکۂ رسل کے لئے بھی عَلَيْهِ السَّلَام لکھا جائے۔

علاماتِ مکروہ:۔ اَللہ تعالیٰ کی بجائے تعٰ اور جَلَّ شَانُہٗ کی بجائے جہ لکھنا منع ہے۔ درودشریف صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی بجائے ص، م، صلعم، صلے اور علیہ السلام کی بجائے ؑ، عم اور رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بجائے رض اور کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہٗ کی بجائے کؑ اور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی بجائے رح لکھنا ناجائز ہے۔ "وَقِسْ عَلٰی هٰذَا"

وَكَذَا اِسْمُ رَسُوْلِهٖ بِاَنْ يَكْتُبَ عَقْبَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ جَرَتْ عَادَةُ الْخَلَفِ كَالسَّلَفِ وَلَا يَخْتَصِرُ كِتَابَتُهَا نَحْوَ صلعم، م، عم فَاِنَّهٗ عَادَةُ الْمَحْرُوْمِيْنَ ؕ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ پاک پر پورا صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا طریقہ خلف تا سلف صالحین ہے اور علاماتِ صلعم۔ م۔ عم لکھنا عادت محرومیوں کی ہے۔

"فتاویٰ حدیثیہ لِلامام زین العابدین عراقی علیہ الرحمۃ الباقی"

☆ صحابہ عظام، اَزواجِ مطہرات، اہلِ بیت اطہار کے لئے عَلَيْهِ السَّلَام نہ لکھا جائے بلکہ اُن سب کے لئے قرآنی آیتِ کریمہ سے رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قطعیت کے ساتھ مختص [1] ہے۔ اور تابعین اور اَولیاءِ مقربین کے لئے جواز کی دلیل کہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ لکھنا جائز ہے اور نہ لکھنا بوجہ امتیاز افضل واَولیٰ ہے۔ جملہ اَولیاء ربِّ کریم کی رضا کی راہ میں ہیں اور صحابہ کبار رضا کے مقام پر پہنچے ہوئے۔ "رضا اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی بندہ کے حق میں کرامت، رحمت، فضل و کرم اور ارادۂ ہدایت و ثواب ہے اور بندہ کی رضا کا مطلب یہ ہے کہ رضا دوسرا نام ہے اطاعتِ کاملہ اور اتباعِ تام کا اور یہ احوال سے ہے۔ مقامِ رضا پر صحابہ کرام کو

[1] آئمہ فقہاء، مشائخ فقراء سلسلہ ہائے عالیہ برگزیدہ صوفیہ شَرَّفَهَا اللّٰہ تعالیٰ بِاَسْرَارِہِ الْقُدْسِیَّہ پر لفظ ترضیٰ بالاجماع بلانزاع وبلا اختلاف مندوب مرغوب اور محبوب ہے۔ "باستدلال اشارۃ النص" وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (سورۃ التوبہ ۱۰۰) "قَالَ النَّوَوِیُّ فِی الْاَذْکَارِ ج" رضاءِ الٰہی کے راہِ حصول میں ہی وصول ہے۔ الخ

☆ ربُّ العزّت نے اپنی رضا کا تاجِ زرّین اُن کے سروں پر سجایا۔ جنہوں نے اپنے رب کو راضی کرلیا۔ اور وہ بھی اپنے رب پر راضی ہوگئے۔ رضا سراسر وَہبی ہے نہ کہ از قسم مکاسب اس مقامِ رضا سے اوپر کوئی مقام نہیں۔ جو جذبہ سلوک کے مقامات کی انتہا ہے۔ سُبْحَانَ اللہ اِن سروں پر رضا کا تاج کتنا سجتا ہے ۱۲ منہ غفرلہٗ

فائز المرام کر دیا گیا۔ ولائیت کے سارے مدارج صحابہ کرام پر ختم ہو گئے جیسے نبوّت و رسالت محبوب ﷺ پر ختم ہوئی۔ یہ مرتبۂ رضا کتنا عظیم عطیۂ خداوندی ہے۔

☆ سیدنا علی مرتضےٰ، حسنین کریمین کے لئے عَلَیۡہِ السَّلَام لکھنا یا کہنا منع ہے اور یہ شعائرِ رافضیہ ہے اِس سے بچنا اَولیٰ و افضل ہے۔ اگرچہ معنیً اِس کا اطلاق اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ کی مانند صحیح ہے۔ اَولیاءِ عظام۔ عُلماءِ کرام آئمۂ دین سلف تا خلف اور مؤمنین متقین کے لئے قُدِّسَ سِرُّہُ الۡعَزِیۡزُ، رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ، عَلَیۡہِ الرَّحۡمَۃُ، نَوَّرَ اللّٰہُ مَرۡقَدَہٗ، طَابَ اللّٰہُ ثَرَاہُ، اَعۡطَرَ اللّٰہُ تُرۡبَتَہٗ کے القاب لکھے جائیں۔ اکثر جُہلاء کا طبقہ اپنا نام لکھتے وقت مثلاً محمدؐ علیؑ لکھتے ہیں۔ یہ علامات نہیں لکھنی چاہئیں اور نہ یہ نام لیتے وقت دُرود شریف پڑھا جائے۔ ہاں نام لیتے وقت اَدب ضروری ہے۔ ٹیڑھے میڑھے توڑ موڑ کر نام سے نہ پکارے اور نہ لکھے۔ مثلاً محمدؐ شفیع کو م ش نہیں لکھنا چاہیئے۔ انگریزی میں M یا MOHD نہ لکھے بلکہ پورے سپیلنگ کے ساتھ MOHAMMAD لکھے نام کے اثرات سے شخصیت متأثر ہوتی ہے۔ لہٰذا سب سے افضل نام اَللّٰہ ربُّ العزّت اور نبیِّ پاک "ﷺ" کے نام مُبارک ہیں۔ محمد عبدُاللّٰہ، محمد عبدُالکریم، محمد عنایتُ اللّٰہ، محمد عبدالرحمٰن نام رکھے نہ کہ دُشمنانِ اسلام کے نام رکھے مثلاً پرویز، یزید۔ عام مؤمنین کے انتقال کے بعد مرحوم، مغفور کے الفاظ لکھنے جائز ہیں۔

تحقیق الفاظ :- عبد، غلام، وَلد "یہ تینوں عربی الفاظ ہیں مُؤلّف"

○ عبدُالرّسول[۱]، عبدُالمُصطفےٰ یہ نام غلامِ رسُول، غُلامِ مُصطفےٰ کے معنوں میں ہوں گے۔ اگر غُلام کی نسبت اَللّٰہ کی طرف ہو تو اَللّٰہ کے اسمِ پاک کی عظمت اور عربیّت کاملہ کی وجہ سے معنیٰ بندہ ہوگا نہ کہ نوکر۔ لہٰذا غلامُ اللّٰہ بھی نام جائز ہے بمعنی عبدُاللّٰہ اور اگر یہاں معنیٰ نوکر اَللّٰہ کا لیا جائے تو شانِ عظمتِ خُداوندی کے خلاف ہے۔ اگر غُلام کی نسبت

[۱] عظمتِ کبریا اور عزّتِ مُصطفےٰ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ "خالق اور مخلوق" کا خاص خیال رکھا جائے تاکہ شائبۂ شرک کا خطرہ نہ رہے۔ اِس معنیٰ میں اگر غلامُ اللّٰہ نام جائز ہے تو عبدُالمُصطفےٰ کیوں جائز نہیں؟ یہاں معنیٰ غلامِ مُصطفےٰ ہوگا۔ عبدُالنّبی عبدُالعلی عبدُالمُطلّب، عبدُالرّسول یہ افضل ترین نام ہیں کہ مَظہرِ جمالِ مُصطفوی "ﷺ" ہیں۔ عبدالمصطفےٰ محمد عنایت اللّٰہ نقشبندی مجددی

مخلوق کی طرف ہو تو معنیٰ نوکر اور غلام اور بیٹا بھی۔

قرآنِ پاک : پ ١٦ سورۂ مریم آیتِ کریمہ ١٩ - ٧

قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝ | بولا میں تیرے رب کا بھیجا ہُوا ہُوں کہ میں تجھے ایک سُتھرا بیٹا دُوں۔

① یہاں ہر دو مقام پر غلام کا معنیٰ بیٹا ہے لیکن اگر غُلام کی نسبت اللہ سُبحانہٗ وتعالےٰ کی طرف ہو مثلاً غلامُ اللہ تو معنیٰ بیٹا نہیں ہو گا یہ کفر اور شرک ہے بلکہ اللہ کا بندہ مُراد ہوگا۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط پ ٢٤ سورۃ الزُمر ٥٣ | تم فرماؤ اے میرے وُہ بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی۔ اللہ کی رحمت سے نااُمید نہ ہو

② اِن آیاتِ کریمہ میں ربِّ کریم نے اپنے رسُولِ کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " کو حکم دیا کہ آپ اپنے غلاموں سے فرما دیں۔ اَے میرے بندو!

یٰعِبَادِیْ کہہ کے ہم کو شہؐ نے — اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا

احادیثِ مُبارکہ میں مولیٰ، غلام کے معنیٰ میں بھی مُستعمل ہے مثلاً سالم مَوْلیٰ اَبِی حُذَیفہ، ابو رافع مَوْلَی النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔ اور بھی کئی ایک معانی ہیں۔ محبُوب، مالک، قریب گہرا دوست۔ مددگار۔ سردار۔ بادشاہ۔ خُداوند تعالیٰ۔ آزاد کردہ غُلام وغیرہ؎

من کیستم کہ با تو دمِ دوستی زنم — چندیں سگانِ کُوئے تو یک کمترین منم

☆ حقیقت میں عبدُاللہ، وُہ ہے جو عبدُ المُصطفےٰ ہے جو عبدُ المُصطفےٰ نہیں وُہ عبدُ الطّاغوت ہے مولائے کائنات علی مُرتضےٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْہَہٗ کا قول ہے[1]

اَحْسَنُ قَوْلُ الْمُرْتَضٰى فِيْ اَحْمَدَ ﷺ — اِنِّیْ لَعَبْدٌ مِّنْ عَبِیْدِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

گفتم چہ گوئی ؟ گفتا جان و دِل
بگفتم چہ خواہی ؟ بگفتا غلامے

---

[1] کتنی اچھی بات سیّدنا علی مُرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے شانِ اَحْمَدْ " صلی اللہ علیہ وسلم " میں فرمائی کہ میں مُحمّد " صلی اللہ علیہ وسلم " کے غلاموں سے ایک غلام ہُوں۔ یہ فقیر اضعفُ العبید عرض کُناں ہے ؎

تابِ وصلت کارِ پاکاں من از ایشاں نیستم — چوں سگانم جائے دِہ در سایۂ دیوارِ خویش

تیرا کرم کہ آپ ہی میرے دِل میں بس گئے　　مجھ کو تو جستجو تھی تیرا نقشِ پا ملے

☆ سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ فرماتے ہیں۔ "صحیحین مسلم و بخاری شریف"

○ ایک سفر میں رسولِ اعظم "صلی اللہ علیہ وسلم" کے ساتھ تھا تو میں کُنتُ عَبدَہٗ وَخَادِمَہٗ ط آپ کا غلام اور نوکر تھا۔ یہاں عَبد سے مُراد غلام اور خادم ہے [1]

فَاِنَّ لِیْ ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْمِیَتِیْ　　مُحَمَّدًا وَّهُوَ اَوْفَی الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

"القصیدۃ البُردہ شریف" امام محمد بُوصیری علیہ الرحمۃ ۱۴

[1] بے شک اپنا نام محمّد رکھے جانے کی بدولت حضورِ پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" سے میرے لیے ایک عہدِ شفاعت ہے اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" تو ساری مخلوق سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والے ہیں۔

☆ بروایت سیّدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ ورسولہٗ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ط

اِنَّهٗ اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ نَادٰی مُنَادٍ اَلَا لِیَقُمْ مَّنِ اسْمُهٗ مُحَمَّدٌ اَوْ اَحْمَدُ "صلی اللہ علیہ وسلم" وَلْیَدْخُلِ الْجَنَّةَ کَرَامَةً مُّحَمَّدٍ "صلی اللہ علیہ وسلم" کَمَا نَصَّ عَلَیْهِ الْاَئِمَّةُ بِالتَّصْرِیْحِ ط

روزِ قیامت مُنادی نداء کرے گا۔ خبردار! جس کا نام محمّد یا احمد "صلی اللہ علیہ وسلم" ہے وُہ کھڑا ہو جائے اور جنّت میں داخل ہو جائے اور یہ اعزاز اکرامۃً باسمِ پاک محمّد "صلی اللہ علیہ وسلم" ہے۔

☆ ایک روایت میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے فرشتے پیدا فرمائے ہیں۔ جو تمام رُوئے زمین پر پھر کر اس گھر کی زیارت کرتے ہیں جس میں کوئی محمّد یا احمد نامی شخص ہوتا ہے۔ نیز حدیثِ قدسی میں فرمایا۔

اِسْتَحْیِیْ اِنَّ عَذَابَ النَّارِ مَنِ اسْمُهٗ اِسْمُ حَبِیْبِیْ ط صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "

اللہ حیا کرتا ہے کہ جہنّم کا اُسے عذاب دے جس کا نام میرے حبیب کے نام پر ہو۔

○ مطلب یہ کہ جس طرح اُس کا مسمّیٰ حق تعالیٰ کو محبوب ہے۔ اسی طرح یہ اسم بھی بہت پیارا ہے۔ یہاں تک کہ واسطے اکرامِ صورتِ محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے داخل نہیں کرے گا جہنّم میں مگر اُن کے تن کو مسخ کر کے ؎

اندریں اُمّت نباشد مسخ تن　　لیک مسخ دل بود اے ذُوالفطن

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنِ اسْمُهٗ مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "

یقیناً اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے بخشش اور رحمت کرتے ہیں اُس کے لیے جس کا نام محمّد، احمد صلی اللہ علیک وسلم ہے

اسمِ محمّد، حمد سے مشتق ہے اللہ ربُّ العرش محمود ہے۔ تورات میں اسمِ پاک محمّد اور انجیل میں احمد ہے۔ "صلی اللہ علیک وسلم" ط

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

☆ ابنِ عساکر نے اپنی تاریخ میں حضرت حفص بن عبد اللہ علیہما الرحمۃ سے روائت کی ہے۔ حافظ الحدیث ابو زرعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُنکی موت کے بعد مَیں نے اُنہیں خواب میں دیکھا کہ وُہ آسمانِ دُنیا میں فرشتوں کی اِمامت کرا رہے ہیں۔ مَیں نے پوچھا آپ نے یہ مرتبہ کیسے پایا تو اُنھوں نے

بقیہ حاشیہ

اُمت حمادون، حمداً، لواء الحمد اور مقامِ شفاعت مقامِ محمود ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک حمداً کثیراً ط

☆ یہ اسمِ محمد " صلی اللہ علیہ وسلم " ایسا کریم وشریف ہے کہ اشرف الاسماء حضور سے ہے اور تمام اسماء سے خاص الخاص ہے۔ اِس نام کا آج تک کوئی نہیں ہوا اور جنت میں سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام کو اُن کے اکرام کے لیئے ابو محمد کُنیت سے پکارا جائے گا۔ یہ اُن کے لیئے بہت بڑی عظمت کا مُشعِر ہو گا۔

☆ اس فقیر پُر تقصیر کا نام محمد عنائت اللہ ہے۔ اسمِ اللہ، غفور رحیم کا اور اسمِ محمد رؤف رحیم کا جل وعز صلی اللہ علیہ وسلم اور درمیان میں یہ بندہ عاصی۔ بفضلہ تعالیٰ اُمید واثق ہے کہ اِن اسماءِ مبارکہ کی برکت سے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہر مشکل منزل نزع، قبر، حشر، میزان، پلصراط میں فضل فرمائے گا اور اِن اسماءِ پاک کے انوار ممد ومعاون ہوں گے۔ میرے پاس تو یہ ہمنامی اسماءِ پاک ہی سرمایۂ نجات ہے اور کوئی عمل نہیں اس پر شکر پروردگار کرتا ہوں کہ میرے لئے یہی کافی وافی شافی رہے ؎ تو کریمی و رسول تو کریم صد شکر ہستیم میانِ دو کریم

اک غفور رحیم تے اک رؤف رحیم منگتا ئیں اک سخی دربار نے ڈو
میری کشتی نوں موج دا ڈر کی اے میری کشتی دے کھیون ہارنے ڈو

☆ صلوٰۃ کا لفظ بغیر سلام اور اسی طرح سلام کا لفظ بغیر صلوٰۃ کے لکھنا۔ پڑھنا مکروہ تحریمہ اور ناجائز ہے ایک محدث حدیث لکھتا اور آپ کے اسمِ مبارک پر صرف صلوٰۃ اللہ علیہ لکھا کرتا تو ایک بار خواب میں اُس نے نبیِ کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " کی زیارت کی تو آپ نے اُسے جھڑکا اور فرمایا تو پورا درود شریف کیوں نہیں لکھتا اور تو چالیس نیکیوں سے کیوں محروم ہوتا ہے۔ "جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب"

☆ پورا درود شریف "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" ہے۔ نہ کہے صلی اللہ علیہ اور نہ کہے صرف علیہ السلام ط، یہ حکم مقتضائے ظاہر آیتِ کریمہ صلوا علیہ وسلموا تسلیما کے ہے۔ کیونکہ اللہ سبحانہٗ نے صلوٰۃ وسلام دونوں کا امر فرمایا ہے۔ درود شریف " صلی اللہ علیہ وسلم " کے کلمہ مبارکہ لکھنے کی بجائے مہمل نشان لکھنا تخفیف ہی نہیں تنقیص شانِ نبوت بھی ہے اور اپنے قلبی غل کا مظاہرہ جو کہ ایک مومن کی شان کے لائق نہیں۔ " هٰکذا فی الطحطاوی " اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیہ وآلہ وصحبہٖ

فرمایا میں نے اپنے ہاتھ سے کئی لاکھ احادیث مبارکہ لکھیں ہیں اور ہر حدیث پاک کے بیان میں عَنِ النَّبِیِّ ﷺ لکھا کرتا تھا۔ اللّٰہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے درود شریف لکھنے کی برکت سے یہ شرف عطا فرمایا[۱] "شرح الصدور بشرح حال الموتٰی والقبور"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَاہُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

۸

[۱] حضرت سفیان بن عیینہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیث پاک لکھتا جب وہ مرگیا تو میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ نوری سبز حلّہ پہنے بیٹھا ہے میں نے کہا یار تم میرے دوست ہو سو یہ کیا ہے؟ فرمایا جب بھی اسم نبی "ﷺ" آتا تو میں درود شریف بامید ثواب پورے کا پورے لکھا کرتا یہ خلعت بہشتی مجھے اسی کے عوض رب کریم سے عطا ہوئی ہے۔ "یہ سعادت مؤلف دلائل الخیرات کے والد سلیمان الجزولی علیہ الرحمۃ کو بھی نصیب ہوئی"

☆ نیز فرمایا کہ ایک خوشنویس جو ہمیشہ کتابت کا کام باوضو کرتا۔ اس کے پاس ایک بیاض تھی۔ جس پر وہ لکھنے سے پہلے روزانہ درود شریف لکھتا اور پھر کتابت شروع کرتا۔ مرض الموت میں خوف خدا سے سخت گھبرا گیا اور کہنے لگا۔ عمل صالح تو کوئی ہے ہی نہیں دیکھئے میرے لئے اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے کیا ظہور ہوتا ہے۔ اس کی اس حالت بے چینی میں ایک مجذوب غیب سے ظاہر ہوئے اور کہنے لگے تو کیوں گھبراتا ہے؟ تجھے مبارک ہو کہ تیری وہ بیاض درود شریف حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی بارگاہ رحمت میں پیش ہے اور اس پر صاد بن رہے ہیں۔

☆ علامہ احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ "مواہب اللدنیہ علی شمائل المحمدیہ" میں تصریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

○ اصالۃً صلوٰۃ وسلام حضور "ﷺ" کے علاوہ کسی کے لئے جائز نہیں ہاں بالتبع آپ کے وسیلہ جلیلہ سے جملہ انبیاء و رسل، ملائکہ، اہلبیت اطہار۔ صحابہ کرام ازواج مطہرات علماء اور جمیع المؤمنین والمؤمنات غرضیکہ ہر امتی کے لئے جائز ہے۔ مثلاً

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِہٖ خَیْرِ خَلْقِہٖ وَنُوْرِ عَرْشِہٖ وَشَفِیْعِ خَلْقِہٖ وَزِیْنَۃِ فَرْشِہٖ وَمَظْھَرِ لُطْفِہٖ وَقَاسِمِ رِزْقِہٖ سَیِّدِنَا وَشَفِیْعِنَا وَحَبِیْبِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَعِتْرَتِہٖ وَاَصْحَادِہٖ وَمُھَاجِرِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَمِلَّتِہٖ وَاُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چالیس احادیثِ مُبارکہ

فِی فَضْلِ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

○ احادیثِ مُبارکہ میں سیّدُ الکائنات اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَکْمَلُ التَّسْلِیْمَاتِ پر صَلوٰۃُ وسَلام کے فضائل و فوائد لَایُعَدُّ وَلَاتُحْصٰی (لاتعداد و بے حد و بے حساب) "اَن گِنت" مذکور ہیں اور دُرود شریف پڑھنے والوں کی مدح و توصیف کے ساتھ وعدہ پر اجرِ عظیم کی بشارت اور تارکین، مانعین کے لیے عتاب و عذابِ الیم کی وعیدیں مُندرج ہیں۔ یہ مُنتخبہ چالیس[1] احادیثِ مُبارکہ تحریر کرتا ہوں اور اُمتِ مُسلمہ کے لیئے ربِ کریم سے رسُولِ کریم علیہ الصَّلوٰۃُ وَالتَّسلیم پر دُرود و سَلام بھیجنے کی ہدایت و توفیق مانگتا ہوں تاکہ اللّٰہ جَلَّ مَجْدُہُ الْکَرِیْم دُرود شریف کے انوار سے ہمیں بھی ایمان افروزی اور اطمینانِ قلبی کا شمہ عطا فرمائے آمین بجاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ "وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ"

☆۱ **حدیثِ پاک :** بروایت عبدُاللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَّالْبُشْرٰی تُرٰی فِیْ وَجْہِہٖ فَقَالَ اِنَّہٗ جَاءَنِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ لِیْ اَمَا تَرْضٰی یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا یُصَلِّیَ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَّلَا یُسَلِّمَ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْہِ

فرمایا بے شک رسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "تشریف لائے ایک دن آپ کے چہرۂ اقدس پر خوشی و مسرّت ظاہر تھی اور فرمایا میرے پاس جبریل عَلَیْہِ السَّلَامُ آئے اور فرمایا اے مُحَمَّد مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ کیا آپ راضی نہیں اس سے کہ جو اُمّتی آپ پر ایک مرتبہ دُرود شریف بھیجے گا میں اُس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور جو ایک بار سلام آپ پر

[1] یہ چالیس احادیثِ مُبارکہ بمطابق مُبارک عدد م محمّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہیں جو اسمِ جلالیہ اَللّٰہُ کے آ کا مَظہرِ اتم ہے۔ العبد

عَشْرًا ؕ | عرض کرے گا میں اُس پر دس سلامتیاں نازل کروں گا۔

○ **تشریح**:۔ نبیِّ کریم "ﷺ" کی رضا کے لیئے اُمّتِ مرحومہ کو یہ شرف عطا فرمایا کہ ایک درُود شریف پڑھنے سے ربِ کریم دس رحمتیں نازل فرماتا ہے یہ شانِ کریمی ہے اور ایک سلام پر دس سلامتیاں نازل فرمانا یہ فضلِ الٰہی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ وَعَدَدَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆۲ **حدیثِ پاک**:۔ بروائیت سیدنا ابُو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؕ "طبرانی"

قَالَ "ﷺ" اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُھُمْ صَلٰوۃً وَّمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّتْ عَلَیْهِ الْمَلٰٓئِکَةُ مَادَامَ یُصَلِّیْ عَلَیَّ ؕ فَلْیُقَلِّلْ عِنْدَ ذٰلِكَ اَوْ لِیُکْثِرْ ؕ

فرمایا رسُول اللہ " ﷺ " نے سب سے زیادہ قریب میرا وُہ اُمّتی ہے جو سب سے زیادہ دُرُود شریف بھیجتا ہے اور اُس پر فرشتے درُود شریف بھیجتے رہیں گے۔ جب تک وُہ درُود شریف بھیجتا رہے اَب کم پڑھے یا زیادہ "

○ **تشریح**:۔ صلوٰۃ و سلام پڑھنے والوں کو اپنے قرُب سے نوازا اور فرشتے اُس کے لیئے مغفرت کی دُعا کرتے رہتے ہیں۔ جب تک درُود شریف پڑھتا رہے۔ ربِ کریم کی رحمت اور فرشتوں کی دُعائے مغفرت کے لیئے اُمّتی کو اختیار دیا ہے کہ وُہ کم پڑھتا ہے یا زیادہ۔ اور مور و ماہی (چیونٹی مچھلی) بھی اُس کے لیے مغفرت کی دُعا مانگتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَکَرَهُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆۳ **حدیثِ پاک**:۔ بروائیت سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ ورسولہ عنہ ؕ " دلائل الخیرات "

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَرَّةً وَّاحِدَةً کُتِبَتْ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِیَتْ

فرمایا رسُول اللہ " ﷺ " نے جمعۃُ المبارک کے دِن مجھ پر کثرت سے درُود شریف پڑھا کرو جو ایک مرتبہ درُود شریف پڑھے گا اُس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس برائیاں

عَنْہُ عَشْرُ سَیِّاٰتٍ ط "رواہ النسائی"

مٹا دی جائیں گی۔

○ **تشریح** :- حضور "ﷺ" نے اُن سے جب ارشاد فرمایا تو آپ مسجد ابوذر غفاری رضی اللہ ورسولہ عنہ میں تشریف فرما تھے اور اس حدیثِ پاک میں جمعۃ المبارک کو کثرت سے درود شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں اور دس برائیاں مٹتی ہیں اور اظہارِ تشکر و امتنان پر لمبا سجدہ فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَیْہِ اللَّیْلُ وَاَشْرَقَ عَلَیْہِ النَّھَارُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆۴ **حدیثِ پاک** :- بروایت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط "دلائل الخیرات"

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ مَادَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذٰلِکَ الْکِتَابِ ط "صلی اللہ علیہ وسلم" "رواہ مسلم"

فرمایا رسول اللہ "ﷺ" نے جو شخص درود شریف لکھے فرشتے اُس کے گرد حلقہ باندھ کر درود شریف پڑھتے رہتے ہیں جب تک وہ اسمِ پاک کتاب میں لکھا رہے۔

○ **تشریح** :- اِس حدیثِ پاک میں فرمایا گیا کہ جب تم کتاب، دیوار یا چارٹ بورڈ پر اسمِ مبارک لکھو تو درود شریف مکمل اور پورا لکھا کرو جب تک نام مبارک لکھا ہوا قائم رہے گا تجھے فرشتوں کے استغفار سے اجر اور مغفرت پہنچتی رہے گی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الرِّمَالِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆۵ **حدیثِ پاک** :- بروایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط "دلائل الخیرات"

قَالَ اَبُوْ سُلَیْمَانَ الدَّارَانِیُّ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّسْئَلَ اللّٰہَ حَاجَتَہٗ فَلْیُکْثِرْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ یَسْئَلِ اللّٰہَ حَاجَتَہٗ وَلْیَخْتِمْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ "ﷺ" فَاِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُ الصَّلٰوتَیْنِ

کہا ابو سلیمان الدارانی نے کہ جو سوال کرے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا کثرت سے درود شریف پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اور دعا کے بعد بھی درود شریف پڑھے اور دعا ختم کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ درود شریف اول آخر کو قبول

اسمہٗ عبد الرحمٰن بن عطیہ علیہ الرحمۃ

ے یکے از اولیاءِ متقدمین، دمشق ملک شام ۲۰۵ھ

ے الدعاء مخ العبادۃ ط

هُوَ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّدَعَ مَا بَيْنَهُمَا ط

فرماتا ہے۔ وُہ کریم ہے درمیان دُعا کو بھی قبول فرمائے گا۔

○ **تشریح** :۔ حدیثِ پاک سے مُستنبط ہوتا ہے جو دُعا یا عبادت کے اوّل آخر دُرود شریف پڑھے۔ دُرود شریف ہر صورت میں قبول ہے۔ وُہ رَد نہیں ہوتا تو ربِّ کریم دونوں دُرودوں کے درمیان دُعا۔ عبادت کو بھی قبول فرمائے گا یہ اُس کی شانِ رحمت سے بعید ہے کہ اوّل آخر کے کلمات قبول کرے اور بیچ رد کر دے۔ دُرود شریف اوّل آخر پرندے کے پَر کی مانند ہے۔ پرندہ پَروں سے اُڑتا ہے بعینہٖ دُعا اور عبادت دُرود شریف کے پَروں سے اُڑ کر عرشِ عظیم پر جا کر قبولیت پائے گی۔ فی زمانِنا آئمۂ مساجد کے لئے خصوصی عرض ہے کہ دُعا مانگتے وقت اوّل، آخر دُرود شریف پڑھا کریں اور مُقتدیوں کو بھی ہدائیت کریں تاکہ دُعائیں قبول ہُوں۔ "دُرود شریف کی عادت بھی عبادت ہے۔"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّوْلَى النِّعْمَةِ
وَمُؤْتِى الرَّحْمَةِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆۶ **حدیثِ پاک** : بروائیت عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ط "رواہ صحیح مسلم"

قَالَ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَىَّ مَرَّةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَّمَنْ صَلّٰى عَلَىَّ عَشْرَ مَرَّاتٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَّمَنْ صَلّٰى عَلَىَّ مِائَةَ مَرَّةٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلْفَ مَرَّةٍ وَّمَنْ صَلّٰى عَلَىَّ اَلْفَ مَرَّةٍ حَرَّمَ اللّٰهُ جَسَدَهٗ عَلَى النَّارِ وَثَبَّتَهٗ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ "عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَجَاءَتْ صَلٰوتُهٗ عَلَىَّ نُوْرًا لَّهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى

فرمایا رسولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" نے جو دُرود شریف پڑھے ایک بار اَللہ تعالیٰ اُس پر دَس رحمتیں اور جو دَس بار پڑھے تو اَللہ تعالیٰ سَو بار اور جو پڑھے ہزار بار تو اَللہ تعالیٰ دوزخ حرام فرما دیتا ہے اُس کے جسم پر اور بوقتِ نزع ثابت رکھے گا کلمہ طیبہ پر دُنیا کی زندگی میں اور آخرت میں عالمِ برزخ میں "قبر" کے سُوال و جواب پر ثابت قدم رکھے گا۔ دُرود شریف کا نُور اُس کا مُمد و مُعاون ہوگا سُوال و جواب میں اَور داخل ہوگا وُہ جنّت میں اور اُس کے دُرود شریف کا نُور آئیگا پُل صراط پہ جو پانچ سَو سال

؎ جو پڑھے سَو بار تو اَللہ تعالیٰ ہزار بار

۴

الصِّرَاطِ مَسِيرَةَ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ وَّاَعْطَاهُ اللهُ بِكُلِّ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ قَلَّ ذٰلِكَ اَوْكَثُرَ ط

کی دُوری تک ہوگا اور اَللہ تعالیٰ اُس کو ہر دُرود شریف کے بدلے جنّت میں محل عطا فرمائے گا۔ اب اُمتی کم پڑھے یا زیادہ سہ

مَیں گدائے مصطفٰے ہوں میری عظمتیں نہ پوچھو
مجھے دیکھ کر جہنّم کو بھی آگیا پسینہ
نہ کلیم کا تصوّر نہ خیالِ طُورِ سِینا
میری جستجو محمّد، میری آرزو مدینہ

صلی اللہ علیہ وسلم

○ **تشریح** : ثابت ہُوا کہ دوزخ سے نجات، پُلصراط پر سلامتی اور عطیۂ جنّت دُرود شریف سے ہے قبر، عالمِ قیامت کا دروازہ اور پہلی منزل ہے۔ جو اِس منزل میں کامیاب ہُوا وہ بفضلِہٖ تعالیٰ اگلے سب مقامات حشر و نشر، حساب و کتاب، میزان و پُلصراط پر کامیاب ہوگا اور جنّت میں داخل ہو جائے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَاشِفِ الْغُمَّةِ وَمُجْلِي الظُّلْمَةِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : بروائیت سیّدنا علیّ بنِ ابی طالب کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الکریم ط:-

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ "صلی اللہ علیہ وسلم" مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَعَهٗ نُوْرٌ وَّلَوْ قُسِّمَ ذٰلِكَ النُّوْرُ بَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ لَوَسِعَهُمْ ط

فرمایا رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے جو شخص جمعہ کے دِن سَو بار مجھ پر دُرود شریف بھیجے۔ اور آئے گا قیامت کو تو اُس کے ساتھ نُور ہوگا۔ اگر یہ نُور دُرود و سلام کا تقسیم کیا جائے تمام مخلوق پر تو کافی ہو سَب کے لیئے۔

ذُكِرَ فِي بَعْضِ الْاَخْبَارِ مَكْتُوْبٌ عَلٰى سَاقِ الْعَرْشِ مَنِ اشْتَاقَ اِلَيَّ رَحِمْتُهٗ مَنْ سَاَلَنِيْ اَعْطَيْتُهٗ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ بِالصَّلٰوةِ عَلٰى مُحَمَّدٍ غَفَرْتُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ط

بعض احادیث میں ذکر ہے۔ عرش کے ساق پر لکھا ہے کہ جو شوق سے دُرود شریف پڑھے۔ اُس کی رحمت سے جو سُوال کرے وُہ عطا کرے گا اور اگر تقرب چاہے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا دُرود شریف سے تو اُس کے تمام گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

سہ سات ہیں۔ جہنم، جحیم، سَعیر، سقر، ہاویہ، حُطمہ، لَظٰی - اور دروازے اُنیس ۱۹ - ۱۲ اسلمہٗ سُبحانہٗ ربّہٗ ط

○ **تشریح:** جمعۃ المبارک کے روز درود شریف کی فضیلتیں بیان فرمائیں۔ درود شریف قیامت کے روز نور ہوگا۔ اللہ جل جلالہٗ کے عتاب و عذاب سے محفوظ و مامون فرمائے گا۔ ہر قسم کے گناہ خواہ کتنے بھی ہوں سب کی مغفرت کا مژدہ سنایا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆٨ **حدیثِ پاک:** بروایت سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ "دلائل الخیرات"

رُوِيَ عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ مَّجْلِسٍ يُّصَلّٰى فِيْهِ عَلٰى مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَّا قَامَتْ مِنْهُ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ عَنَانَ السَّمَاءِ فَتَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا مَجْلِسٌ صُلِّيَ فِيْهِ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بعض صحابہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے وہ مجلس جس میں محمد مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درود شریف بھیجا گیا تو اس مجلس سے ایک خوشبودار ہوا اُٹھے گی جو آسمان تک پہنچے گی اور ملائکہ کہیں گے کہ دنیا میں کوئی ایسی مجلس ہوئی ہے جس میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درود شریف پڑھا گیا یہ اس کی خوشبو ہے۔

○ **تشریح:** جب درود شریف پڑھا جائے۔ تو ربِّ کریم درود شریف کے نور سے ایک پاکیزہ خوشبو پیدا فرما دیتا ہے۔ جس سے فرش تا عرش فضا خوشبو سے بھر جاتی ہے۔ سیدنا امام محمد بن اسمٰعیل بخاری نور اللہ مرقدہٗ کی قبر انور سے حدیثِ پاک کا نور اور مشک کی خوشبو آتی ہے اور قطبُ الاقطاب بابا فریدُ الدین گنج شکر طاب اللہ ثراہٗ فرمایا کرتے کہ مجھے عروسُ البلاد لاہور کی فضا میں جنّت کی خوشبو آتی ہے۔ یعنیہٖ سرزمین مدینہ منوّرہ سے جو قدومِ میمنت مجبوبی سے نوازی گئی۔ ایک خاص قسم کی خوشبوئے جنّت مومن کو آتی ہے۔ جس ذات ستودہ صفات "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درود شریف پڑھا جاتا ہے وہ جہاں اور جس جگہ آرام فرما ہوں وہ مقام معطّر و معنبر کیوں نہ بن جائے۔

"درود خواں کے درود شریف کی خوشبو ہر ایک کے اپنے اپنے احوال کے مطابق ظاہر ہوتی ہے۔"

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید

طَابَتْ بِطِيْبِكَ طَيْبَةٌ وَثَرَاهَا ☆ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ طَيْبَةٌ سَمَّاهَا

ترجمہ اگلے صفحہ پر

مَلَأَ الْوُجُوْدَ عَبِيْرُ عَنْبَرِ عِطْرِهَا ☆ وَعَلَا عَلَى الْآفَاقِ طِيْبُ شَذَاهَا

وَذَهَبَ لَوَامِعُ نُوْرِهَا مَعَ نُوْرِهٖ ☆ وَهَبَتْ رِيَاضُ قُبَاهَا وَقُبَاهَا

اَنَا وَفُوْدُكَ يَا خِتَامَ الْاَنْبِيَاءِ ☆ جِئْنَا لِفَاقَتِنَا وَاَنْتَ غِنَاهَا

جِئْنَا اِلَيْكَ بِضَاعَةٍ قَدْ اُزْجِيَتْ ☆ فَاقْبَلْ بِضَاعَتَنَا وَلَا تَخْفَاهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَعَطَّرَتِ الرِّيْحُ الطَّيِّبُ

بِذِكْرِهٖ وَرَيَّاهُ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆۹ **حدیثِ پاک** : بروائیت رُویفع بن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ "دلائل الخیرات"

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عَسُرَتْ عَلَيْهِ حَاجَةٌ فَلْيُكْثِرْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَاِنَّهَا تَكْشِفُ الْهُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَالْكُرُوْبَ وَتُكْثِرُ الْاَرْزَاقَ وَتَقْضِي الْحَوَائِجَ ط

فرمایا رسول اللہ "ﷺ" نے جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وُہ بکثرت درُود شریف پڑھے کیونکہ درُود شریف غموں کو دُور اور تکلیفات کو محو کرتا ہے اور رزق میں برکت اور حاجات پُوری ہوتی ہیں۔

○ **تشریح** : دُرود شریف سے اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ ط مومن کی زندگی فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً (سورۃ البقرۃ ۲۰۱) کی تصویر بن جاتی ہے۔ غم، الم، پریشانی وکرب سے نجات ملتی ہے اور رزق میں برکت اور قناعت کی دولت اور مومن کی زندگی جنّت نظیر

بقیہ ترجمہ

۱- آپ "ﷺ" کی خوشبُو سے مدینہ منوّرہ کی مٹی خوشبُودار ہوگئی۔ اِس وجہ سے اُس کا نام طیبہ ہُوا۔

۲- آپ "ﷺ" کی خُوشبُو پاک سے سارا مدینہ منوّرہ بھر گیا اور زمین عنبر اور ہوا عبیر بن گئی اور آفاق پراُس کی خوشبُو غالب آگئی اور سب کو طیّب بنا دیا۔ اور غبار رشکِ مُشک ہوگیا۔

۳- آپ "ﷺ" کے نُور سے کرنیں نور لے گئیں اور باغوں کے پھولوں کو تر و تازہ اور پہاڑوں کو منوّر کر دیا۔ جس سے چمن اور پہاڑ کی وادیاں مہک گئیں۔ جس سے دماغ معطّر ہو گئے۔

۴- اے صاحبِ ختمِ نبوّت "ﷺ" ہم آپ کے وفد ہیں۔ اپنی محتاجی کو لائے ہیں ہمیں غنی فرما دیجیے۔ بے شک آپ کے ہاں سے غنا ملتی ہے۔ جو آپ ہی کے شایانِ شان ہے۔

۵- ہم کھوٹی پُونجی لائے ہیں۔ اِس کو قبول فرمائیے۔ آپ پر کوئی پوشیدہ نہیں۔

بن جاتی ہے۔ کیوں نہ ہو۔ مومن درُود شریف سے ہی جنّتی بنتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَاشِفِ الْغُمَّۃِ
وَمُجْلِی الظُّلْمَۃِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆۱۰ حدیثِ پاک : بروایت سیّدنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ "دلائل الخیرات"

قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" اَرَأَیْتَ صَلٰوۃَ الْمُصَلِّیْنَ عَلَیْکَ مِمَّنْ غَابَ عَنْکَ وَمَنْ یَّاْتِیْ بَعْدَکَ مَاحَالُھُمَاعِنْدَکَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَ اَعْرِفُھُمْ وَتُعْرَضُ عَلَیَّ صَلٰوۃُ غَیْرِھِمْ عَرْضًا ط
"رواہ النسائی"

عرض کیا گیا یارسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" جو درُود شریف پڑھنے والے آپ سے غائب ہیں۔ یا بعد زمانہ میں ہوں گے اُن کا حال فرمائیں۔ فرمایا میں اہلِ محبّت کے درُود شریف کو خود سُنتا ہُوں اور اُن کو پہچانتا بھی ہُوں اور اہلِ محبّت کے علاوہ درُود شریف پڑھنے والوں کا درُود شریف پیش کیا جاتا ہے۔

○ **تشریح** : اس حدیثِ پاک میں آقائے نامدار مدنی تاجدار احمدِ مختار "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنے غُلام کو عجیب انداز سے نوازا "آقا کی عطا اور غُلام کی ادا" غُلام کا درُود شریف تو آقا بہ نفسِ نفیس اپنے سمعِ مُبارک سے سُنتے ہیں۔ عرض کرنا آتا ہو تو عجیب بہاریں ہیں۔ اہلِ محبت کا بھی کیا عجیب مقام ہے ؎

لب ہوں سکُوتِ آشنا دل میں خیال یار ہو ۔۔۔ اُن کو خبر ہو یا مجھے کوئی نہ راز دار ہو

○ محبُوبِ کردگار "صلی اللہ علیہ وسلم" ہر آن، ہر لحظہ، ہر لمحہ، ہر گھڑی اور ہر دن اور ہر رات اپنی پیاری اُمّت کا درُود وسلام بلاواسطہ دُور و نزدیک سُنتے ہیں اور جانتے اور پہچانتے ہیں۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ" ؎

فریاد اُمّتی جو کرے حالِ زار میں ۔۔۔ مُمکن نہیں کہ خیرُ البشر کو خبر نہ ہو
اُنکے سوا رضاؔ حامی نہیں جہاں ۔۔۔ گذرا کرے پسر پہ پدر کو خبر نہ ہو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رِضَاءَ نَفْسِکَ
وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆۱۱ حدیث پاک : طبرانی بسندہٖ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ تَشْهَدُ الْمَلَائِکَۃُ لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ ۔ مِنْ حَیْثُ کَانَ قَالَ بَعْدَ وَفَاتِکَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ ط

"رواہ الطبرانی"

فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے جمعہ کے روز درود شریف کثرت سے پڑھا کرو۔ کیونکہ یہ یومِ مشہود ہے۔ ملائکہ نوری آسمان سے اُترتے ہیں۔ تم میں سے جو اُمتی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے۔ اُس کے درود شریف کی آواز سُنتا ہُوں جہاں کہیں بھی ہو عرض کیا وصال کے بعد بھی؟ فرمایا بے شک اللہ نے زمین پر حرام فرما دیا ہے کہ نبی کے اجسام کو کھائے۔

☆ ایک روائیت حدیث میں بدین الفاظ ارشاد فرمایا۔

فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ ط "رواہ ابن ماجہ" | اللہ کے نبی زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں۔

☆ ایک اور روائیت مبارکہ میں یہ ارشاد ہُوا۔

اَلْاَنْبِیَاءُ حَیٌّ فِیْ قُبُوْرِهِمْ یُصَلُّوْنَ ط | انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔

"جلاء الافہام فی الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام لابن قیم جوزی"

○ تشریح : اِن احادیثِ پاک میں فضیلت درود پاک بروز جمعۃ المبارک کے ساتھ ساتھ عقیدہ اُمت "اہلِ سُنّت وجماعت" حیاتُ النبی بھی بیان فرمایا کہ جملہ انبیاء علیہم السلام فی الواقعہ زندہ ہیں، مانند ملائکہ نوری کے کہ وُہ موجود ہیں لیکن نظر نہیں آتے۔ مگر جس ولی اللہ کو مولائے کریم کرامۃً دکھلا دے تو وُہ دیکھ لیتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبور میں نمازیں پڑھتے حج کرتے ہیں (عمرہ کرتے تلبیہ پڑھتے) اور محبین کے درود و سلام کو بنفسِ نفیس سُنتے ہیں، شرق ہو یا غرب، شمال ہو یا جنوب، سندھ ہو یا ہند غرضیکہ مِنْ حَیْثُ کَانَ فرما کر قُرب بُعد کے سب فاصلے اپنی ہر دو نسبت "حیات و بعد الممات" مساوی فرما دیئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَتَنَعَّمُ فِیْ هٰذَا الدَّارِ وَتِلْکَ الدَّارِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

ے قلبی ذہنی رُوحانی لسانی ہر قسم کے درود شریف۔

☆۱۲ **حدیثِ پاک** : عَنْ اَبِی ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط "شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام"

عَنِ النَّبِیِّ "صلی اللہ علیہ وسلم" لَاتَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَّصَلُّوْا عَلَیَّ وَسَلِّمُوْا حَیْثُ کُنْتُمْ فَسَیَبْلُغُنِیْ سَلَامُکُمْ وَصَلٰوتُکُمْ ط " رَوَاہُ النَّسَائِیُّ "

فرمایا نبیِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ اُن میں صلوٰۃ وسلام پڑھو جہاں بھی ہو تُم تمہارے سلام اور درُود شریف مجھے پہنچتے ہیں۔

○ **تشریح** : فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ اور تم مُردے نہ بنو۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے گھروں میں نوافل اور درُود شریف بکثرت پڑھا کرو۔ تمہارا تحفہ بہر صورت بارگاہِ رسالت میں پہنچتا ہے۔ دِل اور گھر نماز اور درُود شریف سے مُنوّر اور آباد ہوتے ہیں "۔ قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے"۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَنَالُ رَحْمَۃَ الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆۱۳ **حدیثِ پاک** : بروایت عمّار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" اِنَّ اللّٰہَ اَعْطَانِیْ مَلَکًا مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ یَقُوْمُ عَلٰی قَبْرِیْ اِذَا قَامَتْ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ عَبْدٌ صَلَاۃً اِلَّا قَالَ یَا اَحْمَدُ "صلی اللہ علیہ وسلم" فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ یُصَلِّیْ عَلَیْکَ یُسَمِّیْہِ بِاِسْمِہٖ وَاِسْمِ اَبِیْہِ فَیُصَلِّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مَکَانَھَا عَشْرًا " فِیْ رِوَایَۃٍ " فَھُوَ قَائِمٌ عَلٰی قَبْرِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ط

فرمایا رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" اللہ سُبحانہٗ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مُقرر کر رکھا ہے جب کوئی اُمتی مجھ پر درُود شریف بھیجتا ہے تو وُہ فرشتہ عرض کرتا ہے یا احمدُ "صلی اللہ علیہ وسلم" فُلاں بن فُلاں۔ " دادا تک نام لے کر" نے درُود شریف بھیجا ہے تو رحمت بھیجتا ہے اللہ سُبحانہٗ اُس پر اور اُس کے باپ پر دس رحمتیں،

ایک روائیت میں ہے۔

اور وہ فرشتہ قیامت تک میری قبر انور پر کھڑا ہے

○ **تشریح** : اِس سے بڑھ کر درُود شریف پڑھنے والوں کے لیئے اور کیا بشارت اور سعادت ہوگی کہ ہم بے نواؤں فقیروں کا نام معہ ولدیت اس بارگاہ بیکس پناہ میں لیا جائے اور دادا تک

طیبہ کے جانے والو کوچۂ جاناں میں جب جاناں
ہمیں بھی یاد رکھنا ذکر جب دربار میں آئے
ہو نہ ہو آج کچھ مرا ذکر حضور میں ہُوا
ورنہ میری طرف خوشی دیکھ کے مسکراتی کیوں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَفَتَّقَتْ مِنْ نُوْرِہِ الْاَنْوَارُ وَالْاَزْھَارُ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

۱۲ **حدیثِ پاک:** عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ ثقفی رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ ط فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ؟ قَالَ یَقُوْلُوْنَ بَلِیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ ط اَوْکَمَا قَالَ"

فرمایا رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "نے افضل ترین دِلوں سے قیامت کے روز وُہ دن ہوگا۔ جس دِن تم نے مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف بھیجا۔ کیونکہ تُمہارا دُرُود شریف مجھے پیش کیا جاتا ہے۔ پس عرض کیا یا رسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم " ہم کس طرح اپنے دُرُود شریف بھیجیں جبکہ آپ بوسیدہ ہو گئے ہوں فرمایا بے شک اللہ سُبحانہٗ نے حرام کر دیا ہے مٹی پر کھانا اجسامِ انبیاء کا ؎۱

"رواہُ البیہقی فی الدّعوات الکبیر"

○ **تشریح:**۔ اس حدیثِ پاک سے ثابت ہُوا۔ حیاتُ النّبیّ صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ حق ہے جن کے صدقہ میں غلاموں کو حَیٰوۃً طَیِّبَۃً (سورۃ النحل ۹۷) کا مژدہ ملا اور شہیدوں کے متعلق فرمایا گیا بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ (سورۃ البقرۃ ۱۵۴)

؎۱ مٹّی کی خاصیت:۔ تیمم جُنبی اور ناپاک جسم کو پاک کر کے قابلِ نماز بناتا ہے۔ مٹّی ہر قسم کی گندگی اور نجاست کو پاک صاف کرتی ہے خواہ وُہ گندگی ظاہری ہو یا باطنی، رُوحانی ہو یا جسمانی۔ چونکہ گناہ تمام غلاظتوں سے زیادہ نجس اور قبیح ہیں۔ جس کی پاکیزگی کے لئے مٹّی کی احتیاج پڑی۔ یہی وجہ ہے کہ عوامُ النّاس کو " جو گناہوں کی آلودگیوں سے آلودہ تھے " قبر کی مٹّی نے اُنھیں کھا لیا اور پاک صاف کر دیا۔ " بروایت " اُمتِ مرحُومہ کو غفور رّحیم گناہوں سے پاک کر کے قبر سے اُٹھائے گا تاکہ وُہ بھی مغفور ہوں۔ بخلاف انبیاء و اولیاء و شہداء، کہ وُہ گناہ سے معصوم اور محفوظ ہیں۔ اس لئے اُن کے جسموں کو مٹی نہیں کھاتی۔ منہٗ حفظہٗ ربّہٗ ط

لَا تَشْعُرُوْنَ ○ عہ محبوبِ پاک " صلی اللہ علیہ وسلم " کی زندگی پاک کا بیان نہ قلم میں طاقت کہ لکھ سکے اور نہ عقل میں شعور کہ سمجھ سکے آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی زندگی سے اُمّت کے قلوب زندہ ہیں۔ اجلّہ اولیاءِ کاملین کے قبور بھی زندہ اور جنّت نظیر ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ یَرٰی مَنْ خَلْفَہٗ کَمَا یَرٰی مَنْ اَمَامَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆۱۵ **حدیثِ پاک** : بروائیت سیّدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ رُوْحِیْ اَوْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ[علہ] ط

فرمایا رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہوتے ہیں اور اللہ کی نمازیں پڑھتے ہیں۔ تم میں سے کوئی جب مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے تو اللہ سُبحانہٗ میری رُوح کو لوٹا دیتا ہے

○ **تشریح** :۔ حافظ امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

اَلْاَوَّلُ :۔ اِنَّ الْمَعْنٰی اِلَّا قَدْ رَدَّ اللّٰہُ رُوْحِیْ یَعْنِیْ اِنَّ النَّبِیَّ " صلی اللہ علیہ وسلم " بَعْدَ مَا مَاتَ وَدُفِنَ رَدَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ رُوْحَہٗ لِاَجْلِ سَلَامِ مَنْ یُّسَلِّمُ عَلَیْہِ وَاسْتَمَرَّتْ ط

اوّل :۔ بے شک رَدَّ اللّٰہُ رُوْحِیْ[علہ] کے یہ معنیٰ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی " صلی اللہ علیہ وسلم " کے وصال اور دفن کے بعد آپکی رُوح کو لوٹا دیا۔ تاکہ سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دیں اور رُوح ہمیشہ رہتی ہے جسمِ اطہر میں کہ رُوحِ حیات کا مُستقر قلبِ انسانی ہے۔

وَالثَّانِیْ :۔ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ رَدًّا مَعْنَوِیًّا وَّاَنْ یَّکُوْنَ رُوْحُہُ الشَّرِیْفَۃُ مَشْغُوْلَۃً بِشُھُوْدِ الْحَضْرَۃِ

ثانی۔ احتمال ، ردِّ معنوی ہو۔ کہ رُوح شریف مشغول ہو شہود اور حضرتِ الٰہیّہ میں اور ملاءُ الاعلیٰ کے اس عالم سے اور جب کوئی آپ پر درود شریف

عہ جو شہیدانِ خدا ہیں اُن کو مُردہ مت کہو زندگی اُن کی خدا فرماتا ہے لَا تَشْعُرُوْن

عہ۲ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی رُوح پاک یکسوئی اور توجہ کے ساتھ ہمہ اوقات اللہ جلّ شانہٗ کے جلالی اور جمالی جلوؤں کے مُشاہدہ میں مُستغرق رہتی ہے۔ جب کوئی درود و سلام عرض کرتا ہے تو آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی رُوح اُس کی طرف مُتوجّہ ہوکر سلام کا جواب دیتی ہے تو اِس رُوحانی توجّہ و التفات کو ردِّ رُوح سے تعبیر کیا گیا ہے۔ منہٗ غفرلہٗ

الْاِلٰهِيَّةِ وَالْمَلَاءِ الْاَعْلٰى مِنْ هٰذَا الْعَالَمِ فَاِذَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اَقْبَلَتْ رُوْحُهُ الشَّرِيْفَةُ عَلٰى هٰذَا الْعَالَمِ فَيُدْرِكُ سَلَامَ مَنْ يُّسَلِّمُ عَلَيْهِ وَيَرُدُّ عَلَيْهِ ط

سلام بھیجتا ہے تو رُوح شریف اُس عالم میں ، اِدراک کرلیتی ہے تو اُس شخص کو جانتی ہے جس نے سلام عرض کیا یہاں تک سلام کا جواب دیتی ہے ۔

وَالثَّالِثُ :- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ "صلی اللہ علیہ وسلم" "اَلْاَنْبِيَاءُ لَا يُتْرَكُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ بَعْدَ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وَّلٰكِنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ حَتّٰى يُنْفَخَ فِي الصُّوْرِ ط

ثالث فرمایا رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" "انبیاء اپنی اپنی قبور میں چالیس راتوں تک ٹھہرتے ہیں اور پھر حاضر ہو جاتے ہیں اَللہ سُبحانہٗ کی بارگاہ میں نمازیں پڑھتے ہیں ۔ صُور کے پھُونکنے تک "۔

"شفاءُ السّقامِ فی زیارۃِ خیرِ الانام"

☆ امام علامہ تقی الدین علی بن عبدالکافی سُبکی شافعی علیہ الرحمۃ الباری نے فرمایا ۔

○ اَللہ تعالیٰ نے ذائقۃُ الموت کے اجراءِ سُنّت اللہ کے بعد نبیِّ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے زندہ کردیا اور رَدَّ اللّٰهُ رُوْحِيْ کا یہ مطلب نہیں کہ بوقت سلامِ اُمّتی رُوح واپس آتی ہے ۔ بلکہ وُہ تو اجرائے سُنّت اللہ کے بعد واپس آچکی تو اِس کا مطلب یہ ہُوا کہ امرِ الٰہی كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط (سورۃ الانبیاء ۳۵) کے مطابق رُوح ایک بار قبض کی گئی ۔ پھر عالمِ برزخ میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے جسمِ اطہر و اقدس میں رُوح کو لوٹا دیا گیا ۔ کیونکہ رُوح کے لیئے اعلیٰ علّیین ، عرشِ عظیم ، جنّتُ المعلیٰ ، کعبۃُ اللہ المشرّفہ اور کوئی بھی بُلند تر مرتبہ کے لحاظ سے نہیں تھا سوائے جسمِ انور کے ۔ بلکہ وُہ خاکِ پاک جو لحدِ مُبارک میں جسمِ اطہر سے مُتلقّی ہے وُہ خاکِ پاک بھی اِن سب سے افضل ، اطہر ، اکرم ، انور ہے ۔

"شفاءُ السّقامِ فی زیارۃِ خیرِ الانام"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ وَرَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ ظُهُوْرُهٗ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ ۱۷ حدیثِ پاک :- بروایت سیّدنا ابُوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ ورسُولُہٗ عنہٗ ط

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ
مَنْ صَلّٰی عَلٰی قَبْرِیْ رُدِدْتُ عَلَیْہِ
وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ مَکَانٍ آخَرَ
بَلَغُوْا فِیْہِ ؎

فرمایا رسول اللہ ﷺ "جو شخص درود شریف پڑھتا ہے میری قبرِ انور پر میں اُس کا جواب دیتا ہوں۔ اور جو کسی دوسری جگہ سے درود شریف بھیجتا ہے اُسے فرشتے پہنچاتے ہیں۔

○ **تشریح** : یہ حدیث اس آیتِ کریمہ وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا[ا] کی عملی تفسیر ہے۔ حضور نصلی وتسلم علیہ اپنے اُمتی کے سلام کا جواب از رُوئے کمال رحمت و شفقت مرحمت فرماتے ہیں۔ خواہ وہ قریب ہو یا بعید اور سلام میں سبقت کرنا آپ کی عادت کریمہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆۱۲ **حدیثِ پاک** : بروایت سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہ ؎

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ
مَا مِنْ عَبْدٍ یُّسَلِّمُ عَنِّیْ عِنْدَ قَبْرِیْ
اِلَّا وُکِّلَ اللّٰہُ بِھَا مَلَکًا یُّبَلِّغُنِیْ وَ
کُفِیَ اَجْرَ آخِرَتِہٖ وَدُنْیَاہُ وَکُنْتُ
لَہٗ شَہِیْدًا وَّشَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ؎

فرمایا رسولِ کریم ﷺ "نے جو بھی غلام میری قبرِ اطہر پر حاضر ہوکر سلام عرض کرتا ہے ایک مؤکل فرشتہ مجھے وہ درود شریف پیش کرتا ہے کفایت کرے گا اُس کا اجر قیامت کو یہ کہ میں اُس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔

○ **تشریح** :۔ اللہ تعالیٰ نے اُس فرشتہ کو ایسی قوت ودیعت فرمائی ہے۔ تمام مخلوقِ الٰہی کی زبان سے جو کچھ نکلے اُسے سُننے کی طاقت رکھتا ہے چاہے آواز کہیں سے ہو۔ دُور سے ہو یا نزدیک یا کسی بھی زبان میں ہو یہ مخلوق فرشتہ بارگاہِ عرش جاہ سلطانی صلوٰۃُ اللہ وسلامُہٗ علیہ میں ہر وقت ایستادہ اور حاضر رہتا ہے اور زمین پر ایک ہی لمحہ اور ایک ہی آن میں شرقاً غرباً شمالاً جنوباً تمام دُنیا والوں کے درود پاک کی آوازیں بلسانِ مختلفہ سُن کر اسم معہ ولدیت پیش بارگاہِ رسالت کرتا

[ا] پ۵ سورۃ النسآء آیت کریمہ ۸۶ اور جب تمھیں کوئی سلام کرے تو تم اس سے بہتر جواب دو یا وہی لفظ کہدو۔ سلام سُنّت ہے اور جواب فرض ہے۔ جب مومن نماز میں سلام عرض کرتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اُمتی کے سلام کو سُنتے اور جواب مرحمت فرماتے ہیں۔

ہے۔ یہ شانِ غُلام ہے جو خدمت بجا لاتا ہے جیسے تخت لانے میں حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ نے سیدنا سُلیمان علیہ السلام کی خدمت کی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ٍالشَّفِیْعِ یَوْمَ الْعَرْضِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ ۱۸ حدیثِ پاک : بروائیت سیدنا ابُوہریرۃ رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" مَنْ صَلّٰی عَلٰی قَبْرِیْ مِائَۃَ مَرَّۃٍ غُفِرَتْ خَطِیْئَتُہٗ ثَمَانِیْنَ سَنَۃً ط

فرمایا رسُولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" جو میری قبر اطہر پہ حاضر ہو کر درُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالےٰ اُس کی اسّی سال کی خطائیں مُعاف کر دیتا ہے۔

○ تشریح : اِس حدیثِ پاک میں ثمانین ۸۰ سال فرما کر درحقیقت عُمر بھر کے گناہ کی بخشش کا مژدہ سُنایا گیا ہے۔ ربّ کریم نے محبُوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کی اُمّت کو تین فضیلتیں عطا فرمائیں اوّلاً عُمر کم دی تاکہ گناہ کم ہوں۔ ثانیاً سب اُمتوں سے آخر میں رکھا کہ قبروں کا قیام تھوڑا ہو۔ ثالثاً قیامت کے روز قبروں سے پاک صاف کر کے اُٹھانا۔ تاکہ حشر میں شرمندگی نہ ہو" یہ اللہ جلّ شانُہٗ عمّ نوالہٗ کا درُود خوان پر فضل عمیم و کرم مستقیم ہے مؤلف"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ٍالنَّبِیِّ الْقَمَرِ التَّامِ وَالْبَحْرِ الْخَضَمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ ۱۹ حدیثِ پاک : رَوَاہُ الْحَافِظُ الْمُنْذِرِیْ فِی الْکَامِلِ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" لَاتَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَّلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَّصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ مَا کُنْتُمْ ط

فرمایا رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور نہ میری قبر کو عیدگاہ بناؤ۔ درُود شریف پڑھو مجھ پر کیونکہ تمہارا درُود شریف پہنچتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔

☆ ایک روائیت میں فرمایا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" عِلْمِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ کَعِلْمِیْ فِیْ حَیَاتِیْ

فرمایا رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے میرا علم بعد وفات کے ایسا ہی جیسے علمِ حیات کا۔

○ **تشریح:** موت جسم پر وارد ہوتی ہے رُوح پر نہیں، نبی بعد وفات بھی نبی ہوتا ہے اور ولی بعدَ المَمات ولی ہوتا ہے۔ نبوّت کے لئے دوام ہے ایک لمحہ کے لیئے بھی نبی سے علیحدہ نہیں ہوتی۔ لہٰذا آپ ﷺ کا عِلم، ممات کے بعد بھی مانندِ حیات ہے اور زیارت بھی بعد وصال قائم مقام زیارتِ حیات ہے۔ اگرچہ اس پر شرعی اُمور مُرتب نہیں ہوتے کہ وُہ زیارت کے انوار سے ولی ہے صحابی نہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ سَیِّدِنا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ
الرَّسُوْلِ الْاُمِّیِّ وَعلیٰ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆۲۰ **حدیثِ پاک:** بروائیت حضرت ابُوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ فَاِنَّ صَلٰوۃَ اُمَّتِیْ تُعْرَضُ عَلَیَّ فِیْ کُلِّ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ فَمَنْ کَانَ اَکْثَرُھُمْ عَلیٰ صَلٰوۃٍ کَانَ اَقْرَبُھُمْ مِّنِّیْ مَنْزِلَۃً ط

فرمایا رسُول اللہ ﷺ جمعۃُ المبارک کو مجھ پر درُود شریف بکثرت پڑھا کرو پس بیشک میرے اُمّتی کے درُود شریف ہر جمعۃُ المبارک کو میری بارگاہ میں پیش کیئے جاتے ہیں۔ جو مجھ پر جتنا کثرت سے درُود شریف پڑھتا ہے اُتنا ہی میرے قریب ہوتا ہے۔

○ **تشریح:** درُود شریف پڑھنے والے کو قُربِ مُصطفوی نصیب ہوتا ہے۔ صلوٰۃ و سلام قُربِ مُصطفیٰ کا ذریعہ ہے اور قُربِ مُصطفیٰ سے ہی قُربِ الٰہ نصیب ہوتا ہے۔ صُوفیائے کرام اور اربابِ اہلِ ذوق کے نزدیک آپ کے قُرب سے بڑھ کر اور کوئی مقام "مرتبہ" نہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُرِنَتِ
اَلْبَرَکَۃُ بِذَاتِہٖ وَعَلیٰ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆۲۱ **حدیثِ پاک:** بروائیت سیّدہ[۱] فاطمہ بنتُ النّبی صلوٰۃُ اللہ وسلامُہٗ علیہ وعلیہا ط

"جلاء الافہام فی الصّلوٰۃ والسّلام علیٰ خیر الانام"

---

[۱] خاتونِ جنّت۔ سیّدۃُ النساء بنتِ خدیجۃُ الکبریٰ۔ بانوئے علی مرتضیٰ۔ بتول الزّہرا۔ مادرِ سبطین کریمین۔ سیّدۃ بنتِ سیّدُ الانبیاء
☆ وصال مبارک:۔ ۳ رمضانُ المبارک ۱۱ سنہ ہجری المقدسہ بعمر ۳۰ سال مرقد منورہ جنّتُ البقیع رضی اللہ تعالیٰ عنہم ط

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"، اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ یَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ قَالَ كَذٰلِكَ ط زَادَ ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ

فرمایا رسُولُ اللّٰہ "صلی اللہ علیہ وسلم" جب داخل ہو مسجد شریف میں پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اور وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ زائد کیا "۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ط

○ تشریح : مسجد میں داخلہ وخارجہ کی دُعا کے ساتھ دُرود شریف لازمی ہے۔ فی زمانِنا اس پر عمل کی شدید ضرورت ہے۔ اور اس سُنّت کو زندہ کرنے کا بہت ثواب ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆۳۲ حدیثِ پاک : بروائیت سیدنا ابوہریرۃ رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ ثُمَّ تَفَرَّقُوْا مِنْ غَیْرِ ذِكْرِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلٰوۃٍ عَلَی النَّبِیِّ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" اِلَّا وَقَامُوْا وَاَنْتُمْ جِیْفَۃً ط

فرمایا رسُولُ اللّٰہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے کوئی قوم جمع ہو اور پھر مُنتشر ہو جائے اور نہ ذکرِ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ کرے اور نہ دُرود شریف پڑھے وُہ ایک مجلسِ مُردار میں بیٹھے اور چلے گئے۔

"فقال النسائی فی سُننہ الکبیر"

○ تشریح : مومن کی کوئی مجلس ذکرِ الٰہ و ذکرِ مُصطفٰے عَزَّوَجَلَّ "صلی اللہ علیہ وسلم" سے خالی نہیں ہونی چاہیئے ورنہ مجلس مُردار ہوگی اور قلب مُردہ اور وُہ مُردار کی بدترین بدبُو سے بدترین مجلس میں بیٹھے قلب کی زندگی ذکرِ الٰہ و ذکرِ مُصطفٰے عَزَّوَجَلَّ "صلی اللہ علیہ وسلم" سے ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ
عَنْ ذِكْرِہِ الْغَافِلُوْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆۳۳ حدیثِ پاک : عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ مَوْلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط "الطبرانی"

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" اِذَا

فرمایا رسُولُ اللّٰہ "صلی اللہ علیہ وسلم" جب کسی کے

طَنَّتْ اُذُنُ اَحَدِکُمْ فَلْیَذْکُرْنِیْ وَلْیُصَلِّ عَلَیَّ وَلْیَقُلْ ذَکَرَ اللّٰہُ مَنْ ذَکَرَنِیْ بِخَیْرٍ ط "جلاء الافہام"

کان بجیں تو وہ میرا ذکر کرے اور مجھ پر درود شریف پڑھے اور اللہ کا ذکر کرے اور میرا ذکر خیر کے ساتھ کرے۔

تشریح :۔ جانِ رحمت، کانِ رأفت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمّت کو ہر مقام میں یاد رکھا۔ تاآنکہ قبرِ انور سے یارَبِّ اُمّتی اُمّتی کی آواز گونجتی ہے گا ہے وہ آواز دلگداز ہم جیسے غافل شعار کے گوشِ ہوش تک پہنچی تو رُوح کو ادراک ہُوا کان بجنے لگے تو دُرود شریف پڑھنا مستحب ہُوا تاکہ ہم بھی کچھ دیر یادِ معبود و یادِ محبوب کرلیں "قِسْ علیٰ ہٰذا"، بھُولنا، آنکھ پھڑکنا۔ پاؤں سُن ہونا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَعَلیٰ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** :۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط "رواہ جامع الترمذی"

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ ط

فرمایا رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ درود شریف نہ پڑھے اور مر جائے تو آگ میں داخل ہوگا۔

☆ اَخْرَجَہٗ ابنِ حبان امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اتنا زیادہ کہا ہے۔

رَغِمَ اَنْفُہٗ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ وَلَمْ یُصَلِّ ط

اُس کی ناک خاک آلودہ ہو جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور درود شریف نہ پڑھے۔

اور حاکم نے حدیث حضرت جابر رضی اللہ و رسولہٗ عنہ سے استدلال کیا ہے۔

شَقِیَ عَبْدٌ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ ط

وہ شقی ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور درود شریف نہ پڑھے۔

اور بروایت سیدنا حسین رضی اللہ و رسولہٗ عنہ فرمایا گیا۔

اَلْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ ط

وہ بخیل ہے۔ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور درود شریف نہ پڑھے۔

○ تشریح :۔ اِن چار احادیثِ پاک کے مختلف راوی ہیں فرمایا جس نے میرا

نامِ اقدس و اطہر سُن کر درود شریف نہ پڑھا وہ مُنافِق[1]، جہنّمی[2]، ذلیل[3]، بخیل[4]، شقی[5] اور لئیم[5] ہے۔ اَللّٰھُمَّ احْفِظْنَا بِجَاہِ طٰہٰ وَ یٰسٓ صلی اللہ علیہ وسلم ط

★۱ مُنافِق : خود درود شریف نہ پڑھنا، بلکہ پڑھنے والوں سے کُڑھنے، جلنے والا عملی مُنافِق ہے۔ ایسے عملی مُنافِق کا علاج دوزخ کی آگ ہے۔

★۲ جہنّمی : حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے کسی غلام سے درود شریف سُن پاتے ہیں تو غیظ و غضب میں ڈوب جاتے ہیں۔ ربّ کریم فرماتا ہے۔ قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِکُمْ ط غیظ و غضب[1] میں جل مرو۔ دنیا میں غیظ کی آگ اور قیامت کو جہنّم کی آگ۔ سورۃ آل عمران ۱۱۹

★۳ ذلیل : جو اِنکارًا درود شریف نہ پڑھے وہ ذلیل ہے۔ قرآنِ پاک نے مُشرک اور مُنافِق کو نجس اور ذلیل فرمایا ہے۔ یہ شرعی و قلبی مُنافِق ہیں۔

★۴ بخیل : لئیم، نہ خود درود شریف پڑھے اور نہ دوسروں کو پڑھنے دے۔

مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ اِنْ ذُکِرَ اسْمُہٗ فَھُوَ الْبَخِیْلُ وَزِدْہُ وَصْفَ الْجَبَانِ

بخیل ار بود زاہدِ بحر و بر بہشتی نباشد بحکمِ خبر

★۵ شقی : فَمِنْھُمْ شَقِیٌّ وَّ سَعِیْدٌ ۝ سورۃ ہود ۱۰۵ | تو اُن میں کوئی بدبخت ہے اور کوئی نیک بخت۔

○ فضائل و کمالات، انوار و تجلّیات اور معجزات یہ سب درود شریف میں شامل ہیں اور، خصوصًا درود شریف سے اِنکار، روکنا ٹوکنا شقی[2] ازلی ابدی ہونے کی علامت ہے۔ ربُّ العزّت محفوظ فرمائے۔ سعیدُ الفطرت ہونے کی علامت درود شریف سے محبّت اور اُس پر مواظبت ہے۔ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ۝ سورۃ طٰہٰ ۴۷

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ وَعَدَدَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

★۷۵ حدیثِ پاک : عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط حکیمُ الاُمّۃ فی الصحابہ "طبرانی"

---

[1] ایسی حالت حسد سے مردود مطرود، مقہور مہجور، مغلوب اور مغضوب بن گیا اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی ط ۔

بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجیست کہ از مشقت او جز بمرگ نتواں رست

[2] کہ اپنی بدبختی و سیہ بختی سے رُوسیہ ہو گیا اور اپنے قلبی و باطنی سیاہی سے نامہ اعمال سیہ کر لیا۔ منہ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ "مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حِیْنَ یُصْبِحُ عَشْرًا وَّحِیْنَ یُمْسِیْ عَشْرًا اَدْرَکَتْہُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط

فرمایا رسُولُ اللّٰہ " ﷺ " نے جس نے مجھ پر صبح دس مرتبہ اور شام دس مرتبہ درُود شریف پڑھا قیامت کے روز میری شفاعت پائے گا۔

○ تشریح :۔ اس حدیث پاک میں صُبح وشام کو قلیل یا کثیر تعداد میں دُرود شریف پڑھنے والوں کے لئے قیامت کے روز شفاعت کی خوشخبری ہے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْھُمْ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّاھِرِ الْمُطَہَّرِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط "نسائی شریف"

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ اُمَّتِی السَّلَامَ ط

فرمایا رسُولُ اللّٰہ " ﷺ " نے بے شک اللّٰہ اور اُس کے ملائکہ کرام سیر کرتے ہیں زمین میں وُہ میرے اُمّتی کا سلام پہنچاتے ہیں۔

○ تشریح : اَللّٰہ ربُّ العزّت نے ملائکہ " سیر کرنے والے "، مُقرر کر دیئے ہیں۔ جہاں کہیں بھی کوئی غلام اپنے آقا پہ دُرود شریف پڑھتا ہے تو یہ اس مجلسِ مُبارک میں شریک ہوتے ہیں اور صَلٰوۃ وسَلام کو بارگاہِ رسالت میں نام بنام پہنچاتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الرَّسُوْلِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا نَسِیْتُمْ شَیْئًا فَصَلُّوْا عَلَیَّ تَذْکُرُوْہُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ ط " رواہ النسائی "

فرمایا رسول اللّٰہ " ﷺ " نے جب تُم کوئی چیز بھول جاؤ پس دُرود شریف پڑھو مجھ پر اِنشاءاللّٰہ یاد آجائے گی۔

○ تشریح : نسیان اور ذھول ایک قسم کے نفسیاتی امراض ہیں۔ مرض کی شفاء

ــــ نسیان وہ جو حافظہ سے نکل جائے، ذہول حافظہ میں ہو لیکن توجہ نہ ہو اور سہو دونوں کو شامل ہے۔

کے لیئے درُود شریف سے بڑھ کر اور کوئی علاج نہیں یہ حکمت نبوی کا نسخہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رِضَاءَ نَفْسِكَ
وَزِنَةِ عَرْشِكَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط

قَالَ اُبَیُّ ابْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْكَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِیْ قَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ اَلرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّكَ قُلْتُ اَلنِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا تُکْفٰی ھَمُّكَ وَیُغْفَرُ ذَنْبُكَ ط

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ و رسولہٗ عنہٗ نے عرض کیا یا رسُولَ اللّٰہ "صلی اللہ علیک وسلم" میں آپ پر کتنا درُود شریف پڑھوں فرمایا جتنا تو چاہے عرض کیا چوتھائی فرمایا جتنا تو چاہے اور اگر اس سے زیادہ کرے تو بہتر ہے۔ عرض کیا تمام وظائف کا نصف فرمایا جتنا تو چاہے اور اگر زیادہ کرے تو تیرے لیئے بہتر ہے۔ عرض کیا میں ہمہ وقت ہی درُود شریف پڑھا کروں گا۔ تو فرمایا رسُولُ اللّٰہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے پھر تیرے ہر کام کے لیئے درُود شریف کفائت کرے گا اور تیرے ہر قسم کے گناہ معاف ہوں گے۔

"بحوالہ ترمذی و زادُ المنذری فی الترغیب"

○ تشریح : سیدنا اُبیّ ابن کعب رضی اللہ و رسولہٗ عنہٗ کو ہمہ وقت ہی درُود شریف کا ارشاد ہُوا۔ یہ ذکرِ الٰہی بھی ہے اور ذکرِ مصطفٰے بھی اَللّٰہ ربّ العزّت کا فعل اور ملائکہ کرام کا اس کے حکم کے تحت عمل۔ بندہ کو چاہیئے کہ ربِّ سبحانہٗ سے اِستکثار کی تمنا طلب کرے

؎ فقیر غفرلہ المولیٰ القدیر کا عمل حرمین شریفین، ۷ رجب المرجب ۱۴۰۹ھ ہجری المقدسہ بتوفیقہٖ تعالیٰ یہ ۱۴۰۲۰۱۹۸۹ رہا کہ بیتُ اللّٰہ شریف کا طواف کرتے وقت دعاؤں کی جگہ درُود شریف ہی پڑھا۔ یہی خیال پیشِ نظر رہا کہ درُود شریف سب دُعاؤں سے افضل دُعا ہے اور اَللّٰہ سبحانہٗ کی خاص بارگاہ میں اُس کے محبوب کے لیئے ایک عظیم تحفہ بھی ہے۔ جو کبھی ردّ نہیں ہوتا۔ اور صحن کعبۃُ اللّٰہ اور حطیم شریف میں دلائلُ الخیرات

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

کرے اور توفیق ارزانی کی دعا مانگے ۔ یقیناً قبولیت ہوگی ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا
اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْکَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆۲۹ **حدیثِ پاک** : بروایت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط "الطبرانی معجم کبیر"

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم " اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ مَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ" فِیْ رِوَایَۃٍ "اَلْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ ط" دُر فِیْ رِوَایَۃٍ "اَللّٰھُمَّ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط

فرمایا رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے جو شخص بعد اذان یہ دعا پڑھے اُس کو قیامت کے روز میری شفاعت نصیب ہوگی ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ مَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ اَوِ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بروایت "اَللّٰھُمَّ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط

○ **تشریح** : اَللہ ربُّ العزت کے پیارے نبی پاک " صلی اللہ علیہ وسلم " نے اِس حدیث پاک میں اپنی پیاری اُمّت کو یہ پیاری پیاری دُعا سکھائی ۔ تاکہ اِس دُعا سے میری اُمّت شفاعت سے مُستفیض ہو ۔ وسیلہ ، فضیلہ ، درجہ رفیعہ ، مقامِ محمود کا تو ربّ کریم نے اپنے حبیب کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " سے پہلے ہی وعدہ فرما رکھا ہے یہ مقامِ محمود ہی مقامِ شفاعت ہے ۔ اِس دُعا سے حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کو فائدہ پہنچانا نہیں بلکہ خود فائدہ پانا مقصود ہے ۔ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے محتاج نہیں اور کائنات ہمہ وقت آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی محتاج ہے ۔

بقیہ حاشیہ

کا ختم بھی بتوفیقہٖ تعالیٰ اِسی نیّت سے ہُوا ۔ ربُّ الکعبۃ اپنے حبیب پاک صاحبِ لولاک " صلی اللہ علیہ وسلم " کا صدقہ ۔ کعبۃُ اللہ کے انوار وتجلیات سے نوازے اور ہمارے طواف ، سعی ، تلاوت ، ذکر اور دُعا کو ، دُرود شریف کی برکت سے قبول فرمائے ۔ " اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ " میں اقلیمِ رسالت کے شہنشاہ ، کشورِ نبوّت کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف ہمہ وقت از خود زبان پر جاری ، قلب پر حاوی رہا اور بتوفیقہٖ الاعلیٰ ریاضُ الجنّۃ اسطوانۂ " ابولبابہ " ، جمعۃُ المبارک کے مُبارک لمحات میں حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی حضوری اور شیخین کریمین کی منظوری سے یکبارگی دلائلُ الخیرات کا ختم ہُوا ۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تَجِبُ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆۳۰ حدیثِ پاک : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط "جلاء الافہام"

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ "مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا وَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ فِیْہِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّ بَیْنَھُمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْھِمْ تِرَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَھُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَھُمْ ط

فرمایا رسول اللّٰہ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" نے ایک مجلس میں قوم بیٹھی اور اُس نے نہ اللّٰہ سُبحانَہٗ کا ذکر کیا اور نہ مجھ پر درُود شریف پڑھا۔ قیامت کے روز اُس پر حسرت ہوگی اور چاہے تو عذاب کرے اُن کو یا مُعاف کر دے اللّٰہ تعالیٰ۔

○ تشریح : وُہ مجلس قیامت کے روز باعثِ خسُران ہوگی جس پر اللّٰہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی حمد وثنا اور محبوبِ پاک "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی نعت اور صلوٰۃ وسلام نہ ہوگا دُنیا میں موجب غضب مانعین اور تارکین صلوٰۃ وسلام کے لئے عذاب و عتاب۔ مشیّتِ قہاری سے چاہے وُہ عذاب دے یا شانِ غفّاری سے مُعاف فرما دے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ وَمَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆۳۱ حدیثِ پاک : امام ترمذی نے اپنی سُنن میں نقل کیا۔

بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَاعِدًا اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ ط فَاقْعُدْ فَاحْمِدِ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ فَقَالَ ھَلْ رَجُلٌ اٰمَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْاٰنَ

حضور "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" ہمارے درمیان تشریف فرما تھے۔ ایک آدمی داخل ہُوا اور اُس نے کہا اے اللّٰہ میری مغفرت فرما اور رحم فرما تو فرمایا رسُول اللّٰہ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" نے اے نمازی تُو نے جلدی کی نماز کے بعد بیٹھ اور اللّٰہ کی حمد کر جیسے اُس کا حق ہے۔ اور پھر درُود شریف مجھ پر بھیج پھر دُعا مانگ پس اُس آدمی نے ایسا ہی کیا حمد باری تعالیٰ بیان کی اور دُرود شریف پڑھا تو فرمایا رسُول اللّٰہ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُهُ تَجِبْ" اَوْكَمَا قَالَ"
"مآثر الصلوات شرح دلائل الخیرات"

اب اَے نمازی جو چاہے ربّ سے دُعا مانگ قبول ہوگی۔

○ **تشریح** : اِس حدیثِ پاک میں صحابی کو نماز کا صحیح اور کامل طریقہ سکھایا کہ نماز پڑھ کر مولیٰ کریم کی حمد و ثنا کرا اور پھر درود شریف پڑھ بعد ازاں بمطابق حدیثِ پاک اُدْعُهُ تَجِبْ دُعا مانگ قبول ہوگی۔ بغیر ذکرِ الٰہ اور درُود شریف نماز نہ مکمّل ہوتی ہے اور نہ قبول۔ اِس طریقۂ مسنونہ پر عُلماءِ حاضرہ کو عمل کرنا اور کرانا چاہیئے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تَنْبَغِي
الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆۳۲ **حدیثِ پاک** : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ عَنْهُ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ "صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" اَنَّهٗ قَالَ لَيَرِدَنَّ عَلَى الْحَوْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَقْوَامٌ مَّا اَعْرِفُهُمْ اِلَّا بِكَثْرَةِ الصَّلٰوةِ وَكُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا وَّشَهِيْدًا ط

فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا ملاقات کرے گی ایک قوم مجھ سے حوضِ کوثر پر قیامت کے روز اور مَیں اُن کو بکثرت درُود شریف پہچانوں گا۔ اور مَیں اُن کا شفیع اور گواہ ہُوں گا۔

○ **تشریح** : حضُور شافعِ یوم النشور "صلی اللہ علیہ وسلم" درُود شریف پڑھنے والے اپنے اُمتیوں کو حوضِ کوثر پر درُود پاک کے نُور سے پہچانیں گے جو اُن کی پیشانی پر چمک رہا ہوگا۔ جبکہ تارکین، مانعین اِس نُور سے محرُوم ہوں گے۔ درُود شریف کا نُور چہرہ کی رونق دِل کی ، آبادی اور قبر میں روشنی ہے۔ آنکھوں کے نُور کی بقا درُود شریف سے ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ
اَهْلُكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆۳۳ **حدیثِ پاک** : عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ عَنْهَا ط "قولِ بدیع"

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ رَاضِيًا فَلْيُكْثِرِ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ ط

فرمایا رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے جو شخص چاہتا ہے۔ اللہ ربُّ العزّت خُوشی سے مُلاقات کرے تو اُسے چاہیئے کہ وُہ بکثرت درُود شریف پڑھے۔

○ **تشریح :-** سیدہ اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اللہ ربُّ العزت اُس سے راضی ہوتا ہے جو درود شریف پڑھتا ہے اور درود شریف پڑھنے والا بھی اللہ سبحانہٗ پر راضی، جس نے اپنے کمال و فضل سے اُس کو درود شریف کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ
وَتَرْضَاهُ لَكَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک :** "دلائل الخیرات شریف"

ذُكِرَ فِيْ بَعْضِ الْاَخْبَارِ اَنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اَوِ الْاَمَةَ الْمُؤْمِنَةَ اِذَا بَدَاَ بِالصَّلٰوةِ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ "صلی اللہ علیہ وسلم" فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَالسُّرَادِقَاتُ حَتّٰى اِلَى الْعَرْشِ فَلَا يَبْقٰى مَلَكٌ فِى السَّمٰوٰتِ اِلَّا صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّيَسْتَغْفِرُوْنَ لِذٰلِكَ الْعَبْدِ اَوِ الْاَمَةِ مَاشَاءَ اللّٰهُ ط

بے شک مومن مرد یا مومنہ عورت رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درود شریف بھیجتے ہیں تو اُن کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں دروازے آسمانوں کے اور کھڑکیاں عرشِ عظیم تک پس کوئی فرشتہ بھی ایسا نہیں جو درود شریف پڑھنے والوں کے لئے ربِّ کریم سے مغفرت نہ طلب کر رہا ہو۔ جب تک اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ چاہے۔

○ **تشریح :-** اللہ تعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ کے فرشتے اور تمام اہلُ الارض والسَّماء حتّٰی کہ چیونٹیاں بلوں میں، مچھلیاں دریاؤں میں اور پرندے اپنے گھونسلوں میں اُس کے لئے استغفار کرتے ہیں جو بکثرت درود شریف پڑھتا ہے اور وہ اس وقت تک بخشش طلب کرتے رہتے ہیں جب تک فضلِ رحمانی اور تائیدِ ایزدی شاملِ حال ہو۔ تاآنکہ وہ جنّت میں داخل ہو جائے یا جب تک اللہ سبحانہٗ چاہے۔ "بروایت" ایک فرشتہ اُس کی قبر پر تا قیام قیامت کھڑا رہتا ہے اور مغفرت طلب کرتا رہتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالشَّفِيْعِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک :-** عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ عَنْهُ ط
" از عشرۂ مُبشّرہ صحابی "

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَآءَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ وَّمَنْ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ط

فرمایا رسُول اللہ " ﷺ " نے آئے میرے پاس جبرائیل علیہ السلام اور عرض کی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھیجتا آپ پر اُمّت سے درود شریف مگر یہ کہ اُس پر فرشتے ستّر ہزار رحمت بھیجتے ہیں اور جس پر فرشتے رحمت بھیجیں وُہ اہلِ جنّت سے ہے۔

○ **تشریح** :۔ حضور " ﷺ " کا اُمّتی درود شریف پڑھنے والا جب تک جنّت میں داخل نہ ہو جائے گا ملائکہ کرام اُس کی مغفرت کی دُعا مانگتے رہیں گے۔ عالمِ برزخ کی زندگی میں یہ ملائکہ کرام کی دُعا قائم مقام صدقہ جاریہ سے بڑھ کر ہو گی اور قبر پر رحمتوں کا نزول ہوتا رہے گا اور اُس کی قبر جنّت کی کیاری بن جائے گی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْعَالِمِ
مَاكَانَ وَمَايَكُوْنُ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ ۳۳ **حدیثِ پاک** : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُمُرَةَ رَضِيَ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ عَنْهُ ط "قولِ بدیع"

قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ عَجَبًا رَأَيْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ يَزْحَفُ عَلَى الصِّرَاطِ مَرَّةً وَيَحْبُوْا مَرَّةً وَّيَتَعَلَّقُ مَرَّةً فَجَاءَتْ صَلٰوتُهٗ عَلَيَّ فَاَخَذَتْ بِيَدِهٖ فَاَقَامَتْهُ عَلَى الصِّرَاطِ حَتّٰى جَاوَزَهٗ ط "اَوْ كَمَا قَالَ"

فرماتے ہیں ایک مرتبہ رسُول اللہ " ﷺ " ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں نے ایک عجیب واقعہ دیکھا ہے۔ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو میری اُمّت سے ہے پُل صراط سے گرنے لگا۔ پھر سنبھلا پھر گرنے لگا تو اُس کے پاس درود شریف آیا جو اُس نے پڑھا تھا اور ہاتھ کو تھاما اور پُل صراط سے گزار دیا۔

○ **تشریح** : درود شریف کا نور پُل صراط پر اُس کی معاونت اور مدد کرے گا اور وُہ سلامتی سے پُل صراط عبور کرے گا۔ سیّدنا جبرائیل علیہ السلام کے پر بچھانے کی روایت

بھی ملتی ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَرَسُوْلُہٗ ط ؎

پُل سے گزارو کہ رہ گذر کو خبر نہ ہو — جبریلؑ پر بچھائیں تو پَر کو خبر نہ ہو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

☆ - **حدیثِ پاک** : بروایت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ فَقَدْ اَخْطَاَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ اِنَّمَا اَرَادَ بِالنِّسْیَانِ التَّرْکُ وَاِذَا کَانَ التَّارِکُ یَخْطِئُ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ کَانَ الْمُصَلِّیْ عَلَیْہِ سَالِکًا اِلَی الْجَنَّۃِ ط

"الطبرانی فی المعجم"

فرمایا رسول اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم " نے جو شخص درود شریف پڑھنا بھول گیا تو اس نے جنّت کے راستہ کو بھلا دیا۔ نسیان کا معنیٰ ترک ہے اور جب ہوا چھوڑنے والا درود شریف کا بھولنے والا جنّت کی راہ کا۔ تو ہوا درود شریف بھیجنے والا آپ پر چلنے والا جنّت کی راہ کا۔

○ **تشریح** : اس حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا۔ جو شخص درود شریف پڑھنا ترک کر دے وہ صراطِ مستقیم اور جنّت کے راستہ سے بھٹک گیا۔ جنّت کے راستہ پر گامزن ہونا درود شریف کی برکت سے ہے اور درود شریف جنّت میں سیدھا لے جائے گا۔ یعنی درود شریف جنّتی بناتا ہے۔ اور جنّت کا راستہ دکھاتا اور اس پر قائم رکھتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی

وَرَسُوْلِکَ الْمُجْتَبٰی وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** :

" شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار "

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ الْقَوَارِیْ وَقَالَ مِنْ بَعْضِ الصّٰلِحِیْنَ مَاتَ لِیْ جَارٌ نَسَّاخٌ فَرَاَیْتُہٗ فِی الْمَنَامِ فَقُلْتُ لَہٗ مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ فَقَالَ غَفَرَ لِیْ فَقُلْتُ فَبِمَ ذٰلِکَ قَالَ کُنْتُ اِذَا کَتَبْتُ

عُبَیداللہ بن عمر قواری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ بعض صالحین نے بیان کیا ہمارا ایک ہمسایہ تھا پس میں نے اُسے خواب میں دیکھا تو کہا تیرے ساتھ اللہ سبحانہٗ نے کیا کیا۔ اُس نے کہا کہ مجھے بخش دیا۔ پھر میں نے کہا۔ وجہ؟ کہا جب میں اسمِ پاک محمد " صلی اللہ علیہ وسلم "

اِسْمَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ کِتَابٍ صَلَّیْتُ عَلَیْہِ فَاَعْطَانِیْ رَبِّیْ مَا لَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ فِیْ قَلْبِ بَشَرٍ ؕ

لکھتا تو درود شریف بھی کتاب میں لکھتا تھا۔ اس کے اجر میں ربِ کریم نے مجھے وُہ کچھ عطا فرمایا نہ کسی کی آنکھ نے دیکھا نہ کانوں نے سُنا اور نہ کسی بندے کے دِل میں گزرا۔

○ **تشریح** : ایک صَالح کے مرنے کے بعد اُس کی عالمِ برزخ کی زندگی میں بخشش کا ذکر فرمایا اور اُس کو ایسا انعام ملا انسان کا وہم و گمان بھی وہاں نہیں پہنچتا جو فضیلت اور فیض درود شریف نے عطا کیا خطوط ہوں یا کتب جہاں بھی اسمِ پاک آئے درود شریف لکھنے کی بہت بڑی سعادت اور فضیلت ہے۔ جو اَللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ
وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆۳۹ **حدیث پاک** :۔ بروایت سیدنا ابو الدرداء رضی اللّٰہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ ؕ

قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَتٰی اَکُوْنُ مُؤْمِنًا قَالَ اِذَا اَحْبَبْتَ اللّٰہَ ؕ فَقِیْلَ مَتٰی اُحِبُّ اللّٰہَ قَالَ اِذَا اَحْبَبْتَ رَسُوْلَہٗ فَقِیْلَ وَمَتٰی اُحِبُّ رَسُوْلَہٗ قَالَ اِذَا اتَّبَعْتَ طَرِیْقَتَہٗ وَاسْتَعْمَلْتَ سُنَّتَہٗ وَاَحْبَبْتَ بِحُبِّہٖ وَاَبْغَضْتَ بِبُغْضِہٖ وَوَالَیْتَ بِوَلَایَتِہٖ وَعَادَیْتَ بِعَدَاوَتِہٖ وَیَتَفَاوَتُ النَّاسُ فِی الْاِیْمَانِ عَلٰی قَدْرِ تَفَاوُتِہِمْ فِیْ مَحَبَّتِیْ وَیَتَفَاوَتُوْنَ فِی الْکُفْرِ عَلٰی قَدْرِ تَفَاوُتِہِمْ فِیْ بُغْضِیْ اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّۃَ لَہٗ ؕ اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّۃَ لَہٗ ؕ

عرض کیا گیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں کیسے مومن ہوں گا فرمایا جب تُو اَللہ سُبحانہٗ سے محبت کرے۔ عرض کیا۔ میری کیسے محبت ہوگی اَللہ سُبحانہٗ سے فرمایا جب تُو محبت کرے اُس کے رسُول سے عرض کیا گیا میری رسُول سے کیسے محبت ہوگی۔ فرمایا جب تُو آپ کے طریقہ کی اتباع کرے اور آپ کی سُنت پر عمل کرے اور آپ کے محبت کرنے والے سے محبت کرے اور عداوت کرنے والوں سے عداوت اُن کی محبت اَللہ کی محبت سے اور اُن کا بُغض اَللہ سے بُغض کی وجہ سے ہے اور دوستی اَللہ کی دوستی کی وجہ سے اور عداوت، اَللہ سے عداوت کی وجہ سے ہے۔ متفاوت ہوتے ہیں لوگ ایمان میں

۵ بروایت مؤمناً صادقاً ؕ

اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّةَ لَهٗ ط | تو وہ بُغض میں بھی مُتفاوت ہیں۔

" خبردار اُس کا کوئی ایمان نہیں جس کو اللہ رسُول سے محبّت نہیں " ۳ بار فرمایا "

○ **تشریح :** مومن کی علامت بیان کی گئی ہے کہ مومن کون ہے ۔ مومن کی نشانی یہ ہے کہ اللہ سُبحانہٗ اور اُس کے محبُوب سے محبّت رکھے ۔ محبّت کی نشانی رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت اور اتباع پر صحیح طور پر عامل ہونا ہے جو اللہ سُبحانہٗ اور رسُول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرے اُس سے محبّت کرے اور جو عداوت رکھے اُس سے عداوت رکھے اور فرمایا خبردار ! اُس کا کوئی ایمان نہیں جس کو محبّت نہیں ۔ یہ کلمات طیّبات تین مرتبہ دُہرائے ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ
مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک :** ۔ بروایت سیّدنا ابُودرداء رضی اللہ تعالیٰ و رسُولہٗ عنہ ط

قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم " مَنْ اٰلُ مُحَمَّدٍ الَّذِيْ اُمِرْنَا بِحُبِّهِمْ وَاِكْرَامِهِمْ وَالْبِرِّ بِهِمْ فَقَالَ اَهْلُ الصَّفَاءِ وَالْوَفَاءِ مَنْ اٰمَنَ بِيْ وَاَخْلَصَ فَقِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ وَمَا عَلَامَاتُهُمْ فَقَالَ اِيْثَارُ مَحَبَّتِيْ عَلٰى كُلِّ مَحْبُوْبٍ وَّاشْتِغَالُ الْبَاطِنِ بِذِكْرِيْ بَعْدَ ذِكْرِ اللّٰهِ ط " اوکما قال "

عرض کیا گیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آلِ محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کون ہیں جن کی عزّت و اکرام کا ہم حُکم دیئے گئے ہیں ۔ فرمایا وہ اہلِ صفا اور اہلِ وفا ہیں جو ایمان لائے اور خالص ہُوئے ۔ پس عرض کیا گیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلّم اُن کی علامات کیا ہیں ۔ فرمایا ایثارِ محبت اپنی محبُوب شئی پر اور باطن کا شُغل میرا ذکر " درُود شریف " اللہ سُبحانہٗ کے ذکر کے بعد۔

☆ ایک اور روائیت میں فرمایا۔

اِدْمَانُ الْاِكْثَارِ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ | کثرتِ صلوٰۃ وسلام پر ہمیشگی "

" شوارقُ الانوار فی ذکرِ الصلوٰۃ علی النبیّ المختار " ۔

○ **تشریح :** بحوالہ تفسیر کبیر الامام فخر الدّین رازی علیہ الرحمۃ ط آلِ محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کون ہیں ؟ فرمایا جو ایمان لائے خلُوص کے ساتھ اور محبّت رکھے اور اکرام و احترام کرے اور ہمیشہ در ہمیشہ ، اُس کا اشغالِ باطن محبّت کے ساتھ درُود شریف کثرت کے ساتھ

ہو تو وُہ اہلِ سُنّت وجماعت ہے۔ مومن۔ مُتکمل الایمان۔ شہید اور جنّتی ہے۔

تحقیق لفظِ آل :۔ "لغوی معنیٰ"۔ اولادِ پاک سیّدُ الانبیاءؑ، سیّدۃُ النّساء، آلِ عبّاس آلِ ہاشم، بنو مطلب آلِ جعفر و عقیل و علی۔ اولاد و بناتُ النّبیّ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم "تفسیر ثعلبی" جن پر صدقہ و زکوٰۃ حرام ہے۔ سادات کرام، بنو ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہم ط "شرعی معنیٰ"۔

☆۱ کُلُّ تَقِیٍّ وَّ نَقِیٍّ فَھُوَ آلِیْ ط	ہر گُناہ سے بچنے والا اور خُدا سے ڈرنے والا وہ میری آل ہے۔
☆۲ مَنْ سَلَکَ عَلٰی طَرِیْقَتِیْ فَھُوَ آلِیْ ط	جو میرے طریقہ سُنّت پر چلا پس وُہ میری آل سے ہے۔

○ جمہور علماءِ اہلِ سُنّت وجماعت شکر اللہ مسعیہم کا یہی مسلک ہے۔ لفظِ آل و اَھْل دونوں ایک لفظ ہی ہیں۔ بدلیل اٰل کی تصغیر اُھَیْل ہے۔ اس معنیٰ میں وسعت ہے۔

☆ اہلُ البیت اطہار تین حصّوں میں منقسم ہیں۔ "اصلِ اہلبیتِ اطہار (اصالۃً)۔ داخلِ اہلبیتِ پاک۔ لاحقِ اہلبیتِ شریف (تبعاً)"

قرآنِ پاک : پ ۲۲ سورۃُ الاحزاب آیتِ کریمہ ۳۳

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۝	اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والو! تم سے ہر ناپاکی دُور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف سُتھرا کر دے۔

○ اس آیتِ تطہیر کے مصداقِ اوّل "اصالۃً" ازواجِ مطہرات ؑ۱ ہیں اور تبعاً اولادِ پاک ؑ۲

ع۱ ازواجِ مطہرات کا ایمان اور قطعی جنّتی ہونا ثابت ہُوا جیسے صحابہ عشرہ مُبشّرہ۔

ع۲ سیّدنا علی مرتضےٰ، سیّدہ فاطمۃ الزّہراؑ کی اولاد سیّد کہلائی وُہ آلِ نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ہے نہ کہ آلِ علی،،

☆ قیامت تک آپ کی آل پاک کیسی بھی گُناہ گار کیوں نہ ہو بالآخر اُن کو توبہ نصیب ہوگی اور خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ علاوہ ازیں شرفِ جوارِ سیّدُ الابرار صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کافی و وافی ہے جو کسی صُورت زائل نہیں ہوتا وُہ حُسنِ خاتمہ اور مغفرت پائے چہ جائیکہ شرفِ ذاتی خونِ نبوّت" اہلبیتِ نبوّت سے کوئی بھی شخص دُنیا سے انتقال اُس وقت تک نہ کرے گا۔ جب تک نجاستِ معنوی سے پاک نہ ہولے گا خواہ اُس کا سبب لحوقِ مرض ہو یا صعبِ امر بفضلہٖ تعالیٰ"

رِجس = کُفر و ضلالت۔ ارتکابِ محرمات، ارادۂ معصیت۔ خصائلِ مکروہ۔ ملکاتِ رذیلہ اور ظلماتِ نفسانیہ وغیرہ

مُرادہیں اور احادیثِ پاک کی رُو سے سیدۃُ النّسآء، سیدُ الاَولیآء، سیدُ الشُّہدآء اہلِ بیت میں داخل ہیں ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم "نے اِن چاروں کو اپنی چادر میں لپیٹ کر دُعا فرمائی۔ اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھلِ بَیتِی فَطَھِّرْ تَطْھِیْرًا ط آیتِ کریمہ اور یہ دُعا اہلِ بیت کی تطہیرِ شان اور پاکیزگی کی مُبیّنہ دلیل ہے ۔

☆ امامِ اہلسنّت اَلشَّیخ اَبُو منصور ماتُریدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ۔حضرت نُوح علیہ السّلام سے شرفِ نسب کی جو اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ ج سے نفی کی گئی ہے وہ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ق (سورۃ ھود ۴۶) کی بنا پر ہے کہ وہ مُنافق تھا اَور اپنا کُفر چُھپاتا تھا ۔ اور کفر نسب کے شرف کو مٹا دیتا ہے تو اِس سے ثابت ہُوا کہ نسبی قرابت، سے دینی قُرابت افضل ہے اور قوی ۔ لیکن اگر فضلِ رَبّی سے نسبی قُرابت کے ساتھ دینی قُرابت بھی ہو تو یہ سب سے افضل اور اَقویٰ ہے یعنی سیّد بھی ہو اور مُتّقی بھی، قُریشی بھی ہو اور مُتّقی بھی ۔ فضیلت میں یہی کافی ہے کہ امامت (علیٰ ہذا القیاس خاندانِ نبوّت "ہاشمی") اَور خلافت کے لئے قُریشی ہونا شرط ہے (الائمۃ من القریش) ۔ بدیں وجہ تیس ۳۰ سال تک کا دورِ خلافتِ راشدہ کاملہ تھی بعد ازاں خلافتِ ناقصہ ، اَللہ ربُّ العزّت نے اپنے محبُوب پاک شاہِ لولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے اہلبیت پاک کو یہ شرَف عطا فرمایا ہے ۔

مسئلہ : سیّدہ کا نکاح غیر سیّد سے اگرچہ عالمِ دین ہی کیوں نہ ہو ادبًا نہ کرے[۱] اور ایک بے پڑھا سیّد صالح عالمِ دین غیر سیّد سے عزّت و شرَف میں زیادہ ہے " ھٰذَا مِنْ عِنْدِیْ وَعِلْمُہٗ تَعَالیٰ اَعْلَمُ وَاَتَمُّ " یہ شرَف اَور فضیلت نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے نسَب کی بنا پر ہے کاشکہ سادات کرام اپنی وراثتِ علمی و عملی سے وافر حصّہ پائیں ۔

حدیثُ الحبیب علیٰ صاحِبِہا اَذکی الصَّلوٰۃُ وَاَزکی السَّلَامُ ط

کُلُّ حَسَبٍ وَّنَسَبٍ یَّنْقَطِعُ اِلَّا حَسَبِیْ وَنَسَبِیْ " اَوکما قَالَ"	قیامت کے روز ہر حسَب و نسَب منقطع ہوجائے گا مگر میرا حسَب و نسَب ۔

○ حسَب صفاتی کمالات اَور نسَب "خُونی رشتہ " ذاتی شرَف کو کہا جاتا ہے ۔

☆ علّامہ زُرقانی علیہ الرّحمۃ نے شرح مواہب اللدنیہ میں باحادیثِ صحیحہ ثابت کیا ہے کہ جنابہ سیدۃُ النّسآء بنت سیدُ الانبیآء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آلِ پاک شرک اَور کفر سے

[۱] یہ تقویٰ ہے فتویٰ نہیں کہ فقہی اور شرعی لحاظ سے نکاح جائز ہے ۔ العبد

مامُون اور محفُوظ کر دی گئی ہے۔ سیدنا فارُوقِ اعظم کا سیّدۃُ النِّسآءِ الجنّۃ کی بیٹی اُمِّ کلثُوم رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہُمُ سے نکاح قرابتِ نسب کی بناء پر تھا اور سیدنا عُثمان ذُوالنُّورین رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہُ کے نکاح میں دو صاحبزادیاں سیّدہ رُقیّہ و سیّدہ اُمِّ کلثُوم رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہُما تھیں تو ذُوالنُّورین کا خطاب پایا۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود بھیجتے وقت آل پاک کو بھی شامل کرنا چاہیئے۔ بغیر ذکر آلِ پاک دُرُود پاک مقطُوع اور بغیر لفظِ سلام ناقص ہے اور آل میں ازواجِ مُطہّرات، صحابہ عظام سب شامل ہیں۔

☆ مُحدِّث جلیل ابُوعبدُاللہ حاکم عَلَیْہِ الرَّحمۃُ نے ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہُما سے روائت کی اگر کوئی شخص مقامِ ابراہیم حجرِ اسود، درِ کعبۃُ اللہ اور حطیم شریف میں روزہ رکھ کر نمازیں پڑھتا رہے مگر اہلِ بیتِ اطہار سے بُغض رکھے اور اسی پر مر جائے وُہ جہنّمی ہے۔

☆ اَلشَّیخ اکبر محیُّ الدّین ابنِ عربی قُدِّسَ سِرُّہُ الاَطہر فرماتے ہیں کہ میں آلِ رسُول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم و تکریم بجالاتا ہُوں خواہ اُن کے اعمال کیسے ہی ہوں کیونکہ بُرے اعمال سے شرفِ نسب میں کمی نہیں آتی۔ اور نہ بُرے اعمال سے نسب مُنقطع ہوتا ہے۔ ہاں کفر اور شرک سے قرآن پاک کی رُو سے نسب مُنقطع ہو جاتا ہے۔ لیکن بحمدہٖ تعالٰی اصیحُ العقیدہ سُنّی سادات کو اس سے محفُوظ و مامُون کر دیا گیا ہے ؎

گوہر اگر در خلاب اُفتد ہماں گوہر است — غُبار گر بر آسماں رود ہماں غُبار است

قرآنِ پاک : پ ۲۶ سورۃُ الحُجرات آیتِ کریمہ ۱۳

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ط — بے شک اللہ کے یہاں تُم میں سے زیادہ عزّت والا وُہ جو تُم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

○ اِس آیتِ کریمہ میں نسب کی فضیلت کا انکار نہیں پایا جاتا۔ اس کا مطلب ہے "کسے باشد" سیّد ہو یا غیر سیّد، قریشی ہو یا ہاشمی، کالا ہو یا گورا، تقوٰی ہی باعثِ اکرام ہے۔ اگر سیّد مُتّقی ہے تو وُہ نسبتاً دُوسرے غیر سیّد مُتّقی سے بہر حال افضل ہے۔ غوثیّتِ عظمٰی کی مسند سیّدُ السّادات صَلَوٰتُ اللہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَآلِہٖ کی آلِ پاک کے لِئے ہی مختص ہے۔ اور قُربِ قیامت سیّدنا امام مُحمّد مہدی موعود اس مقام پر فائزُ المرام ہوں گے۔

؎ نجیبُ الطّرفین سیّد، امام حسن مجتبٰے کی اولاد، ہمنام وَالدین کریمین صَلوٰۃُ اللہِ وَسَلامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلٰی آبائہِ الکرام وَآلِہٖ ط ۴

اُن کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیان — آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلبیت
اُنکے گھر میں بے اجازت جبرئیل بھی آتے نہیں — قدر والے جانتے ہیں قدر و شانِ اہلبیت

اہلبیت پاک سے بیباکیاں گستاخیاں
لعنۃُ اللّٰہِ علیکم دُشمنانِ اہلبیت

"حسن رضا"

☆ اہلِ بیت اطہار تین حصوں میں منقسم ہیں۔ اہلبیتِ ولادت[۱]، نسبی[۲]، سکنی[۳]،

آل : فضیلتِ آل میں ہر وُہ شخص شامل ہے جو نسب[۱]، حسب[۲] اور نسبت[۳]، صحبت[۴]، قرب[۵]، قریبہ یا بعیدہ سے متصف ہو۔ سیّدنا علی مرتضےٰ رضی اللّٰہ و رسولہٗ عنہٗ نے ہر سہ مدارج سے وافر حصہ پایا اس میں اُمّتِ مسلمہ کے متقی لوگ بھی اعزازاً و اکراماً شامل ہیں۔ اہلِ بیت، عترت اور ذرّیت ہم معنیٰ ہیں۔ اہلِ بیت کے تینوں اقسام اِس فضیلتِ آل میں شامل ہیں اور بعض کو بعض پر فضیلت جزوی ثابت ہے۔

حدیثِ پاک : رسُولُ اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔

یا بُنَیَّۃُ اَمَا تَرْضِینَ اَنَّكِ سَیِّدَۃُ النِّسَآءِ الْعٰلَمِینَ فِی الدُّنْیَا لَقَدْ زَوَّجْتُكِ سَیِّدًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ط	اے میری پیاری بیٹی کیا تو راضی نہیں اِس سے کہ تو دُنیا کی تمام عورتوں کی سردار ہو اور تیرا شوہر دُنیا و آخرت میں سب کا سردار

☆ حسنین کریمین رضی اللّٰہ عنہما کے متعلق فرمایا۔

اِنَّھُمَا سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ط	دونوں میرے بیٹے اہلِ جنّت کے سردار ہیں۔

☆ سیّدۃ النساء بنت سیّد السادات صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی اولاد پاک سبطِ رسُول اور سیّد کہلائی یہ صرف فِلْذَۃُ کَبِدِ خَیْرِ الْاَنْبِیَآءِ (جگر گوشۂ رسول) "سیّدہ" کا نصیبہ ہے۔ رسُولُ اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا خون اور خمیر کی طہارت و نظافت بہت بڑا شرف ہے۔ [۱]

یَا اَھْلَ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ حُبُّکُمْ — فَرْضٌ مِّنَ اللّٰہِ فِی الْقُرْاٰنِ اَنْزَلَہٗ
کَفَاکُمْ مِّنْ عَظِیْمِ الْقَدْرِ اَنَّکُمْ — مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْکُمْ لَا صَلٰوۃَ لَہٗ

سیّدنا امام شافعی علیہ الرحمۃ

---

[۱] اے اہلبیت رسُول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم تمھاری محبت اللّٰہ تعالیٰ نے فرض کی اور قرآن گواہ ہے۔ اے اہلبیت تمھاری عظمتِ شان کے لیے یہی کافی ہے کہ جو تم پر درُود شریف نہ پڑھے۔ اُس کی نماز نہیں۔ "خاکپائے اہلبیت پاک سلّمہ ربّہٗ" ط

☆ بناتِ مُطہّرات اور اُن کی اولادِ پاک بھی اِس میں شامل ہے۔

دُعائے مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ط بروائیت حضرت اُسامہ ابن زید رضی اللّٰہ و رسولہٗ عنہما ط

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّھُمَا ط

اے اللہ! مَیں ان سے محبّت کرتا ہُوں تو بھی ان سے محبّت فرما اور اُن سے بھی محبّت فرما جو ان سے محبّت رکھے

سیّدہ، زاہرہ، طیّبہ، طاہرہ — جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

پارہ ہائے صُحُف، غنچہ ہائے قُدُس — اہلِ بَیتِ نبوّت پہ لاکھوں سلام

اصطلاح پنجتن پاک :- لِیْ خَمْسَۃٌ اُطْفِیْ بِھَا حَرَّ الْوَبَآءِ الْحَاطِمَۃ
اَلْمُصْطَفٰی وَالْمُرْتَضٰی وَابْنَاھُمَا وَالْفَاطِمَۃ

☆☆☆☆☆

○ لفظِ پنجتن پاک شرعی نہیں عجمی ہے اور اِس کو صرف اِن چار میں حصر کرنا بھی چنداں صحیح نہیں کہ اِن نفوس قدسیہ کے علاوہ کوئی اور پاک نہیں۔ حضور" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم " تمام مَظہرِ کُنۡ اور ظہورِ فیکون کے رسُول اور مزکّی ہیں اور وَیُزَکِّیْھِمْ (سورۃ آل عمران ۱۶۴) کی صفت سے کما حقہٗ متصف آپ کے حلقہ ارادت اور عقیدت میں جو بھی آگیا وُہ ظاہرًا، باطنًا پاک ہوگیا۔ اور جس کو اپنے قدومِ میمنت سے نوازا اُس کو پاک سے پاک تر کر دیا۔ لہٰذا قرآنِ پاک اور احادیثِ پاک کی رُو سے چاریار پاک، پنجتن پاک، عشرہ مبشّرہ پاک، صحابہء مہاجرین پاک، انصار پاک اور اہلِ قبا پاک اور ازواج پاک صحابیہ بیبیاں پاک، غوث پاک، امام پاک تاآنکہ مومن بھی پاک ہیں۔ ان سب کی پاکیزگی اپنے اپنے مدارج کے لحاظ سے ہے ؎

☆ اوّلاً اللہ سُبحانہٗ نے وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا (سورۃ الاحزاب ۳۳) سے ازواج مُطہّرات کو نوازا۔

☆ ثانیًا دُعائے فَطَھِّرْ تَطْھِیْرًا سے اِن چاروں کو بھی چادرِ تطہیر میں شامل فرما دیا گیا۔

☆ ثالثًا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّھِّرِیْنَ (سورۃ التوبہ ۱۰۸) سے صحابہ قبا کو طہارت اور نظافت سے سرفراز فرمایا۔

☆ ایک روائیتِ حدیث میں سیّدُ الارض وَالسّماء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا۔

○ مَیں فرش عرش والوں کا رسُول ہُوں میرے دو وزیر فرش پر ہیں۔ سیّدنا ابُوبکر صدیق اکبر اور سیّدنا عُمر فارُوق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُمَا اور دو عرش پر سیّدنا جبرائیل امین، سیّدنا میکائیل عَلَیْھِمَا السَّلَام لہٰذا حضور سرورِ دو عالَم" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم "جب اِن چاروں کے

؎ رجس، نجس سے مبرّاء، منزّہ۔

☆ گھر میں جلوہ گر ہوں تو سیدۃ النساء، سید الاولیاء، سید الشہداء یہ پنجتن پاک

☆ مسجد نبوی میں تشریف فرما ہوں تو صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی، علی مرتضیٰ یہ پنجتن پاک

☆ عرش پر رونق افروز ہوں تو جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل یہ پنجتن پاک

☆ انبیاء و رسل میں جلوہ گر ہوں تو آدم، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ یہ پنجتن پاک

☆ آئمہ طریقت میں نور افشاں ہوں تو نقشبندی، قادری، چشتی، سہروردی یہ پنجتن پاک

☆ آئمہ مجتہدین میں جلوہ افروز ہوں تو امام اعظم، امام مالک، امام شافعی، امام احمد یہ پنجتن پاک

☆ نور کا ظہور اربعہ عناصر میں ہو تو خاک، آب، باد، آگ یہ بھی پاک

"علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام"، یہ سب اپنے اپنے مقامات اور درجات کے لحاظ سے طہارت، نظافت اور شرافت سے متصف ہیں لیکن درجہ و مقامات میں متفاوت ہیں۔ پہلے معنیٰ میں اُمت مرحومہ سے پنجتن پاک کی افضلیت نسبی لحاظ سے ثابت ہے، اور ہمارا ایمان اور ترجیحاً یہ پہلا معنیٰ مقصود ہے۔

○ حضرت ابو ذکریا یحییٰ بن معاذ رازی قدس سرہ الغفاری (یکے از اولیاء متقدمین) سے کسی علوی نے پوچھا۔ تم اہلبیت اطہار کے حق میں کیسا خیال رکھتے ہو تو فرمایا میں بھلا کیا، عرض کروں کہ جو وحی کے پانی سے سیراب[1] ہو اور اُس سے بجز مشک ہدائیت اور خوشبوئے طہارت کے کیا سونگھا جاسکتا ہے تو علوی نے اُس کی قدر دانی کرتے ہوئے فرمایا۔

اِنْ زُرْتَنَا فَبِفَضْلِكَ وَاِنْ زُرْنَاكَ	اگر تو ہماری زیارت کرلے تو یہ تیری فضیلت
فَلِفَضْلِكَ فَلَكَ الْفَضْلُ زَائِرًا اَوْ	ہے اور اگر ہم تیری زیارت کریں تو یہ بھی تیری
مَزُوْرًا "حرز ثمین بحوالہ گلزار رحمانیہ"	فضیلت ہے۔ "زائر ہو یا مزور"۔

○ اُمت مسلمہ میں عوام و خواص، اصاغر و اکابر، علماء و مشائخ اور جملہ مؤمنین سادات کرام کی حسب و نسب اور سیادت کی بناء پر تعظیم و اکرام کرنا جزو ایمان سمجھتے ہیں۔

---

[1] شرف خون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ۸ھ غزوہ موتہ "ملک شام" کے شہداء حضرات جعفر طیار، زید بن حارث، عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خبر مدینہ منورہ میں حضور نے دی اور فرمایا جعفر طیار اپنے نوری بازوں سے اُڑ کر جنت میں جارہے ہیں اور پیچھے پیچھے ابن حارث، ابن رواحہ رضی اللہ عنہما۔ خیال آیا جہاد میں برابر تھے اور پھر جعفر طیار آگے آگے چہ حکمت دارد؟ وحی آئی محبوب! صلی اللہ علیہ وسلم جعفر طیار کا خون آپ کے خون سے ملتا ہے۔ "رواہ حاکم مستدرک"، بمثل البشر ۱۲ منہ۔

○ "آلِ اطہار پر دُرود شریف پڑھنا کتاب و سُنّت سے واضح ہے۔"

☆ لفظِ علیٰ کے بغیر دُرود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نہ پڑھے۔ علیٰ؁۱ کے ساتھ آل کا ذکر درود شریف میں سُنّتِ ماثور ہے۔ آئمّہ مُحدّثین کرام کا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر اکتفا کرنا بایں وجہ صحیح ہے کہ وُہ آلَ و نبی کو کَنَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ؁۲ سمجھتے تھے۔ بدلیل جلیل آیتِ مُباہلہ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ قف ؎

دست بدامانِ آل زن کہ نباشد — جُز بہ محمدؐ مآل و آلِ محمدؐ "صلی اللہ علیہ وسلم"
بصدق و صفا تواں گشت جامیؔ — غُلامے غُلامانِ آلِ محمدؐ "صلی اللہ علیہ وسلم"

حدیثِ پاک : بروائیت اَبِی ذَرٍّ غِفَارِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط

مَنْ اَخْلَصَ لِلّٰہِ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا اِنْفَجَرَتْ مَنَابِیْعُ الْحِکْمَۃِ مِنْ قَلْبِہٖ عَلٰی لِسَانِہٖ ط

جو شخص خالِصًا لِلّٰہ چالیس صُبحیں کرے تو اُس کے قلب سے زُبان پر حکمت کے چشمے اُبلیں گے۔

؎ چالیس عدد م، مُحمّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ط فافہم،

○ لہٰذا چالیس مُبارک عدد کے مطابق یہ چالیس احادیثِ مُبارکہ مُتعلّقہ دُرود شریف نقل کی گئیں جو مزید فضائل دُرود شریف چاہے تو کُتُبِ احادیث کی طرف رجوع کرے جو طرق مُتعدّدہ اور اسانیدِ مُختلفہ سے بکثرت مروی ہیں۔ فَمَنْ شَآءَ فَلْیَرْجِعْ ثَمَّہٗ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ
وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

*

؁۱ یُوں پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

؁۲ پ۳ سورۃ اٰلِ عمران آیتِ کریمہ ۶۱۔ فرمادو آؤ ہم بُلائیں اپنے بیٹے اور تمھارے بیٹے اپنی عورتیں اور تمھاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمھاری جانیں۔ نجران کے نصاریٰ کے ساتھ مُباہلہ میں سیّد الانبیاء کی گود میں سیّدنا حُسین کریم، دستِ مُبارک میں سیّدنا حسن مُجتبےٰ کا ہاتھ اور سیّدۃ النساء فاطمۃ الزّہرا اور سیّد الاولیاء علی مُرتضےٰ پیچھے پیچھے تھے۔ ایک مرتبہ سبطِ رسُول سیّدنا امام حسن "حَسَّنَ وَجْھَہُ الْکَرِیْم" سے کسی اُموی نے کہا آپکو ابنِ رسُول کہا جاتا ہے حالانکہ آپ ابنِ علی ہیں تو آپ نے فی الفور فرمایا ابنِ رسُول تو ہمیں قرآنِ پاک نے فرمایا ہے اور یہ آیتِ پاک پڑھی کہ یہاں اَبْنَآءَنَا سے مُراد ہم ہی تو ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط "۔ بحر العلوم حضرت اعلیٰ پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آداب الصلوٰۃ والسلام

سحری کو چمن میں جو گرتی ہے شبنم　　تاکہ پتّہ پتّہ کرے باوضو یاد تیری

☆۱ باوضو پڑھنا ۱

وضو کے فضائل ۲

احادیث مبارکہ:۔ رسولِ مطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

○ دُمْ عَلَى الْوُضُوْءِ يُحِبُّكَ حَافِظُكَ ط ہمیشہ باوضو رہو۔ تمہارا محافظ تمہیں دوست رکھے گا۔ رواہ البیہقی"

☆ اَلْوُضُوْءُ سِرٌّ مِّنْ اَسْرَارِ اللّٰهِ	وضو اسرارِ الٰہی سے ہے۔
اَلْوُضُوْءُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ ط	وضو ایمان کا جز ہے
☆ اَلْوُضُوْءُ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ	وضو نماز کی کنجی ہے۔
اَلْوُضُوْءُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ ط	وضو جنّت کی کنجی ہے۔
☆ اَلْوُضُوْءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ ط	وضو مومن کا ہتھیار دشمنانِ جنّی، انسی اور سحر کے لئے ڈھال اور ایمان کا قلعہ ہے۔
وضو:۔ نظافت فرضیہ، طہارت شرعیہ:۔	

۱ بے وضو درود شریف پڑھنا ادب کے خلاف ہے۔ سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمۃ آپ روزانہ قصیدہ بردہ شریف اس غرض سے بطور وظیفہ پڑھتے کہ سرکار سلطان الانبیاء والرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو تو حصولِ مقصد نہ پاتے۔ کسی محرم راز سے کہا تو انہوں نے فرمایا قصیدہ بردہ شریف کا ہی درود شریف اوّل و آخر پڑھا کرو۔ آپ نے ایسا کیا تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے شرف یاب ہوگئے آپ ہمیشہ باوضو رہتے اور اسمِ پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بے وضو نہ لیتے۔ اولیاء عظام، علماء اعلام اور مسلم سلاطین مثلاً سلطان ناصر الدین محمود دہلوی علیہ الرحمۃ جیسے اولیاء بادشاہ کا اس پر عمل رہا ہے۔ آپ کا ذاتِ نبوّت سے عقیدت کا یہ عالم تھا کہ فرماتے ہیں "شرمم آمد کہ بے وضو نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم بر زبان رانم" تو آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے نوازے گئے۔ "تاریخ فرشتہ ج"

۲ صلوٰۃ کے تین معنی ہیں۔ نماز۔ دعا۔ درود شریف وضو ان تینوں کے لئے مفتاح ہے۔

☆ لَا يُحَافِظُ الْوُضُوْءَ اِلَّا مُؤْمِنٌ
نہیں حفاظت کرسکتا ہمیشگی وُضو پر مگر مومن۔

☆ اِنَّ اُمَّتِیْ غُرٌّ الْمُحَجَّلِیْنَ مِنْ اَنْوَارِ الْوُضُوْءِ[عل۱] ط
بے شک میرے اُمّتی کے انوارِ وُضو سے "سر چہرہ پیشانی ہاتھ پاؤں" مُنوّر اور چمکتے ہوں گے۔

☆ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ تَبْلُغُ الْوُضُوْءُ ط
مومن کے جن اعضاء پر وُضو کا پانی مَس ہوگیا اُن کو نُور کا زیور پہنایا جائے گا۔

☆ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَا مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ الْاَظْفَارِ ط
جس نے سُنّتِ مُطہرہ پر وُضو کیا اُس کے ہر اعضاءِ وُضو سے حتّٰی کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی گُناہ دُھل جائیں گے۔

☆ وُضو سے ظاہر و باطن کی پاکیزگی اور تزکیۂ نفس نصیب ہوتا ہے۔

☆ وُضو کرتے وقت ملائکہ نُور کی چادر تانتے ہیں اور وہ نُورٌ علیٰ نُور بن جاتا ہے۔

☆ وُضو مسواک سے سکراتُ الموت میں آسانی، نزع میں زُبان پر کلمہ طیّبہ، اور پُل صراط پر نُور ہوگا۔

○ طَيِّبُوْا اَفْوَاهَكُمْ بِالسِّوَاكِ ط وُضو میں سر کا مَسح کرتے وقت درُود شریف پڑھنا لاعلاج دماغی اَمراض کا علاج ہے۔"

☆ ایک روایتُ الحدیث میں رسُولِ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ط
اگر مجھے اپنی اُمّت کے مُشقّت میں پڑنے کا خیال نہ ہوتا تو میں نماز کے ہر وُضو میں مسواک کا حکم دیتا۔

○ وُضو نعمت غیر مُترقّبہ ہے اور مومن کے اعضاء کی توبہ ہے "تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ"

پھولوں کو آئے جس دم شبنم وضو کرانے
رونا میرا وضو ہو نالہ مری دُعا ہو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوِّرَتْ مِنَ الْمَآءِ الْوُضُوْئِهِ الْوُجُوْهُ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

عل۱ اللہ سُبحانہٗ نے حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام کو ہمیشہ باوُضو رہنے کا فرمایا کہ مُصیبت و حادثہ سے حفاظت میں رہو گے وُضو پر وُضو نُورٌ علیٰ نُور ہے اسکے فوائد و انوار دُنیا و آخرت دونوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ تحفہ خداوندی ہے۔

☆ وُضو پر مواظبت اور محافظت مومن کے ایمان کی علامت اور اولیاء اللہ کا شعار ہے۔ اجلّہ اولیاءِ عظام کا معمول ہے۔ کم کھانا، کم سونا اور کم بولنا اور ہمیشہ باوُضو رہنا، تیمم وُضو کا نعم البدل ہے اور فضائلِ عظیمہ کا حامل ہے۔ ۱۲ منہ

۳

☆ ۲ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ؏ ط کے تحت محض رضاءِ خُدا اور رضاءِ مُصطفٰے ہو۔ "عزّوجلّ وصلّی اللہ علیہ وسلّم"

☆ ۳ زُبان سے آہستہ آہستہ بصد ذوق و شوق اور حضورِ قلب سے پڑھنا۔

☆ ۴ حواسِ ظاہریّہ اور باطنیّہ کو دُنیاوی خیالات سے پاک رکھنا۔

☆ ۵ محض امتثال لِاَمرِ اللہ اور محبّت لِرسُولِ اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم " کے خیال سے پڑھنا۔

☆ ۶ پاکیزہ جگہ اور پاکیزہ لباس ہو۔

☆ ۷ رقّتِ قلب کے ساتھ حقّ غلامی ادا کرنے اور شفاعت کی اُمّید سے پڑھنا۔

☆ ۸ خشُوع و خضُوع کے ساتھ بارگاہِ مُصطفوی" صلی اللہ علیہ وسلم "کی عظمتِ شان کا خیال رکھنا۔

☆ ۹ آپ" صلی اللہ علیہ وسلم "، کو حاضر ناظر جان کر پڑھے تاکہ دِل آپ سے محبّت پکڑے اور تصوّر کرے کہ مَیں روضۂ اطہر پر بیٹھا درُود شریف پڑھ رہا ہُوں اور آپ" صلی اللہ علیہ وسلم "، میرا درُود شریف بنفسِ نفیس سماعت فرما رہے ہیں۔

☆ ۱۰ قبلہ رُو، دو زانو بیٹھ کر پوری توجّہ اور انہماک سے پڑھے اور ادب کا خاص خیال رکھے

" ادب تاجیست از فضلِ الٰہی بنہ برسر برو ہر جا کہ خواہی "
از خُدا خواہیم توفیقِ ادب بے ادب محرُوم ماند از فضلِ ربّ

" تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ "

درُود شریف پڑھنے کے مقامات

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب ہنوز نامِ تو گفتن کمال بے ادبی است

نیّت :- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ نَوَيْتُ بِصَلٰوتِیْ عَلَى النَّبِيِّ " صلی اللہ علیہ وسلم " اِمْتِثَالًا ؏۲ لِاَمْرِكَ وَتَصْدِيْقًا لِّنَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم وَّمَحَبَّةً فِيْهِ وَشَوْقًا اِلَيْهِ وَتَعْظِيْمًا لِّقَدْرِهٖ فَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ بِفَضْلِكَ يَا رَبِّیْ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ بِجَاهِ طٰهٰ وَيٰسٓ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ط

؏۱ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى " صحیح البخاری "

؏۲ پروردگارِ عالم نے درُود شریف کا حکم۔ عالمِ عُلوی، عالمِ سُفلی، عرب و عجم، شمالاً جنوباً، شرقاً غرباً، بحر و برّ، خُشک و تر، عرش و فرش، قربِ استویٰ اور خریفِ اقلام میں نشر فرما دیا ہے۔ اِس ہفت کشور میں ہر جگہ اور " ماوراءُ النّہر تا ماوراءُ القطر "

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

یُصَلِّیْ عَلَیْہِ اللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ   بِھٰذَا بَدَا لِلْعَالَمِیْنَ کَمَالُہٗ

حدیثِ پاک : رسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔

۱۔ اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَیَّ فَاَحْسِنُوْا صَلٰوتَکُمْ ط عہ	جب تم مجھ پر درُود شریف بھیجو تو تحسین کرو اپنے درُود وسلام کو۔

○ یعنی آہستہ آہستہ۔ صحتِ لفظی اور حضورِ قلب کے ساتھ باآداب پڑھنا، حُسنِ صلوٰۃ ہے یہ مقاماتِ اجابت ہیں۔ جس دُعا کے ساتھ درُود شریف پڑھا جائے وُہ بفضلِہٖ تعالیٰ کبھی رد نہیں ہوتی اور ہمیشہ شرفِ قبولیت پاتی ہے۔

۲۔ مُرشدِ کامل کی زیارت پر	۳۔ آذان سے قبل اور بعد عہ۲
۴۔ مسجد میں داخلہ اور خارجہ کے وقت	۵۔ وُضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھ کر

۶۔ وُضو کرتے وقت "لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیَّ" سے کامل وُضو مُراد ہے۔

۷۔ تیمّم کرتے وقت۔	۸۔ لباس دھوتے اور پہنتے وقت
۹۔ جُبّہ پہنتے وقت	۱۰۔ دستار باندھتے وقت
۱۱۔ نماز کی نیّت سے پہلے	۱۲۔ بروز جمعۃُ المبارک "بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ" عہ۳
۱۳۔ نمازِ پنجگانہ تشہّد میں	۱۴۔ دُعا کے اوّل، آخر

۵

بقیہ حاشیہ

○ ہمہ وقت "کوئی لمحہ خالی نہیں جاتا" درُود شریف پڑھا جا رہا ہے۔ اور یہ ہے وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ (سورۃ الانشراح ۴) کی تفسیر کہ فرمایا محبوب جَعَلْتُکَ ذِکْرًا مِّنْ ذِکْرِیْ ط میں نے تجھے اپنا ذکر بنایا۔ محبوب تیرا ذکر، میرا ذکر۔ (حدیث قدسی شریف)

عہ۱ ہر سعید مومن کے ساتھ رُوحِ مصطفیٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" ہوتی ہے۔ جس کی توجّہ سے وُہ بالاستقامۃ درُود شریف پڑھتا اور عملِ صالح کرتا ہے ہر مقام پر ہمہ وقت درُود شریف پڑھنا غلامی کا ثبوت ہے۔ تاہم چند ایک مقامات خصوصی بیان کئے ہیں تاکہ ان مقاماتِ مُقدّسہ پر غفلت میں نہ رہے اور شغلِ درُود شریف سے دِل کو مُصفّیٰ اور مُجلّیٰ کرے اور حضورؐ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی یاد کو تازہ رکھے۔ درُود شریف کا پڑھنا ہی قبولیّت کی علامت ہے۔

عہ۲ افضل طریقہ یہ ہے۔ دُرود شریف پڑھ کر ذرا سا توقّف کرے بعد ازاں کلماتِ آذان پکارے۔ کہ فی زمانا معاندین نے اس مسئلہ کو مختلف فیہ بنا دیا ہے۔ جو محض اعتراض اور انقباض پر مبنی ہے۔ ۱۲ منہ، غُفرلہٗ

عہ۳ غدوّ طلوعِ فجر تا طلوعِ آفتاب، اٰصال عصر تا غروبِ آفتاب۔ یہ قبولیّت کی گھڑی درُود شریف کیلئے موزُوں تر ہے۔

۱۵- پنجگانہ نماز کی ادائیگی کے بعد دُعا سے پہلے

۱۶- خُطبہ میں

۱۷- نمازِ جنازہ میں

۱۸- تلاوت کے وقت

۱۹- ذکر و فکر تسبیح و تہلیل او تکبیر کے وقت

۲۰- علَی الصَّباحِ علَی المَساءِ وَالعِشاءِ

۲۱- کھانا کھاتے پانی پیتے وقت

۲۲- تعلیم و تعلّم کے وقت

۲۳- حفظِ قُرآنِ پاک کے وقت

۲۴- درسِ قرآنِ پاک اور حدیثِ پاک کے وقت

۲۵- محفلِ میلاد میں نعت سے پہلے

۲۶- چاند نظر آنے پر

۲۷- روزہ کی سحری اور افطاری کے وقت

۲۸- کھجور اور پھل کھاتے وقت

۲۹- زکوٰۃ دیتے۔ لیتے وقت

۳۰- سفر اور حضر میں

۳۱- چاند۔ سورج گرہن کے وقت

۳۲- دوا کھاتے وقت۔

۳۳- وصیّت لکھتے وقت

۳۴- میّت کو قبر میں رکھتے وقت

۳۵- ایصالِ ثواب کے وقت دُرود تاج پڑھے

۳۶- فتویٰ نویسی کے وقت

۳۷- قرضہ کی اَدائیگی کے لیئے

۳۸- کسی چیز کے عطا ہونے پر

۳۹- کامیابی اور کامرانی کے وقت

۴۰- میّت کے سرہانے کلمہ طیّبہ کے بعد

۴۱- حادثہ کے وقت

۴۲- خوفِ طوفان یا زلزلہ کے وقت

۴۳- کوئی حاجت پیش ہو

۴۴- مُفلسی اور غریبی سے نجات کے لیئے

۴۵- کسی چیز کے گُم ہونے پر

۴۶- اِنشراحِ صدر اور فتوحِ قلبی کے لیئے

۴۷- رُوحانی قلبی قبض کے لیئے

۴۸- رزقِ محبّت، اَدب کے لیئے

۴۹- اَللہ تعالیٰ کی نصرت اور رحمت کے لیئے

۵۰- پیر کامل کی تلاش کے لیئے

۵۱- جنگل میں رستہ بھول جائے تو

۵۲- تہمات اور ظُلم سے بچنے کے لیئے

۵۳- عام وَباء یا طاعُون کے وقت

۵۴- درجۂ قبولیّت اور قطبیّت کے لیئے

۵۵- اچانک مُصیبت پڑنے پر

۵۶- شدّت کی پیاس پر

۵۷- لاعلاج مرض کے لیئے خصُوصاً یرقان ،،

۵۸- بُھول جانے کے وقت

۵۹- حقُوقُ العباد کی ادائیگی کے لیئے ــ

۶۰- کُتُب کی تالیف و تصنیف پر لکھے اور پڑھے

ــ وہ مُسبّب الاسباب، سبب پیدا فرمادے گا۔

۶۱- حقِ غلامی کی ادائیگی کے لئے | ۶۲- ہنگامی حالات میں

۶۳- جنگ کے وقت اور حادثہ عظیمہ کے وقت اچانک مُصیبت میں گرفتار ہونے پر پڑھے۔

۶۴- لڑائی جھگڑا کے وقت | ۶۵- غُصّہ کے وقت
۶۶- ملاقات میں مُصافحہ اور مُعانقہ کے وقت | ۶۷- ناگاہ ہنگامہ خیز خبر پر
۶۸- مُسرّت اور خُوشی کی اچانک خبر پر | ۶۹- پاؤں سُن ہونے پر
۷۰- کان بجنے پر | ۷۱- آنکھ پھڑکنے پر۔
۷۲- پریشانی کے وقت | ۷۳- مَناظر روضۂ اطہر دیکھنے کے وقت
۷۴- آثارِ نبوی کی زیارت پر | ۷۵- اَسمآء پاک سُننے اور پڑھنے پر
۷۶- کعبۃُ اللہ پر پہلی نظر پڑنے پر | ۷۷- حجرِ اسود کا بوسہ یا اِستلام کے وقت
۷۸- طواف میں | ۷۹- سعی صَفا، مَروہ کے وقت
۸۰- آبِ زَمزَم پیتے وقت | ۸۱- عُمرہ و حج پر خصوصاً طواف میں
۸۲- مَشعرُ الحرام میں تکبیرات کے بعد | ۸۳- میدانِ عرفات میں
۸۴- بلدُ الامین میں داخل اور خارج پر | ۸۵- جَبَل رحمت، نُور، ابُو قبیس پر
۸۶- حطیم، مُلتزم باب کعبہ پر | ۸۷- میزابِ رحمت، رُکن یمانی پر

۸۸- جنّتُ البقیع جنّتُ المُعلّٰی اور جنّتُ القُباء میں حاضری کے وقت با لالتزام پڑھے۔

۸۹- مدینہ مُنوّرہ کے داخلہ، خارجہ کے وقت اور شہر مُبارک کے آثار مُبارکہ کی زیارت پر پڑھے

۹۰- روضۂ اطہر پر نظر پڑے | ۹۱- مسجد نبوی بابُ السّلام سے داخلہ کے وقت
۹۲- ریاضُ الجنّۃ میں | ۹۳- منبر مُنیف، محراب شریف کے پاس

۹۴- مواجہہ شریف افضل ترین مقامات سے ہے۔ یہاں صیغۂ مخاطب سے بصد آداب پڑھے۔

۹۵- مقاماتِ مُقدّسہ، مساجد، باغات، پہاڑ پر نظر پڑے

۹۶- بابِ جبریل میں مُؤدِّبانہ کھڑے ہو کر۔ یہ مقام خصوصی دُرود تاج شریف کا ہے

۹۷- اِشْرَبُوا الْحَلِيْبَ صَلُّوا الْحَبِيْبَ ط دُودھ پیو اور دُرود شریف پڑھو

۹۸- گھر میں داخل ہو تو صَلٰوۃً وَّسلامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ پڑھے کہ اَنَّ رُوْحَ مُحَمَّدٍ
اور گھر میں کوئی نہ ہو۔

حَاضِرَۃٌ فِی بُیُوتِ الْمُؤْمِنِیْنَ علہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ

۹۹۔ گُلاب کا پھُول دیکھتے، سُونگھتے وقت اور خُوشبُو لگاتے وقت دُرُود شریف پڑھے کہ حضور طَیِّبْ طاہر "صلی اللہ علیہ وسلم" کا پسینہ جہاں گرا وہاں گُلاب کا پودا پھُوٹا تھا۔

☆ ایک روائیت الحبیب علیہ اَطْیَبُ التَّحِیَّۃِ وَالثَّنَاءِ میں فرمایا۔

○ سفید گلاب کا پھُول میرے پسینہ سے اور سُرخ گلاب جبرائیل علیہ السَّلام کے پسینہ سے اور زَرد رنگ کے گُلاب کا پھُول "چمپا" بُراق کے پسینہ سے پیدا ہُوا۔ بدیں وجہ فرمایا گُلاب کے پھُول میں میرے پسینہ کی خُوشبُو ہے۔ تو یہ سارے پھُولوں کا سردار کہلایا۔

☆ السّیدی ابُو عبدُ اللہ احمد بن مرزُوق علیہِ الرَّحمۃ "از اعاظم مشائخ دیارِ مغرب" سے مَروی ہے۔

○ ہم بحرِ ہند میں سَفر کر رہے تھے۔ تیز ہَوائیں چلنے لگیں اور سمندر میں موجیں اُبھرنے لگیں۔ ہم ایک جزیرہ میں ٹھہر گئے تو وہاں ہم نے ایک نفیس ترین گلاب کا پھُول دیکھا جس کی تیز بھینی بھینی خُوشبُو تھی اُس پر خطِ سفید سے لکھا تھا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" "ابُوبکر الصّدّیق، عُمر الفارُوق رضی اللہ تعالیٰ عنہما" میرے دِل میں خیال گزرا کسی نے خود نہ لکھ دیا ہو تو ہم نے ایک پھُول اَور دیکھا جو ابھی پُورا نہ کھلا تھا اور نہ پھیلا تھا۔ تو اُس میں بھی اِسی طرح سے لکھا ہُوا پایا۔

☆ ابُو البشر سیّدنا آدم صفیُّ اللہ علیہِ السَّلام جب جنّت سے زمین پر آئے تو آپ روتے رہے۔ آپ کے آنسُو جہاں جہاں زمین پر گرے تو وہاں صَندل، عُود، رَطب پیدا ہُوا۔ اور اُمُّ البشر سیّدہ حوّا رضی اللہ عنہا کے آنسُوؤں سے لونگ کی خُوشبُو پھیل گئی۔ یہ سب خُوشبُویات حضُور طیّبُ المطیّبین "صلی اللہ علیہ وسلم" سے ہیں اور ہر کسی میں اپنے اپنے مدارج کے لحاظ سے ظہُور پذیر ہوئیں جیسے ہرن سے مُشک نافہ۔ اَور پھُول میں خُوشبُو۔ "دلائل الخیرات"

○ ہجر کے لمحات میں عاشقوں کے دِل گلاب کے پھُول کو دیکھ کر اور سُونگھ کر تسلّی پاتے ہیں کہ اس میں محبُوب کی خُوشبُو ہے۔ گلاب کے پھُول نے محبُوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کے پسینہ کو اپنی نازک پتّیوں میں نہایت لطیف انداز سے اپنے اندر بَسا رکھا ہے۔

۵

علہ شیخ المحدثین امام اجل الشیخ علی نور الدین حلبی قدّس سرّہُ الحلبی والحنفی کی تصنیف لطیف (بقیّہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

☆ سیّدنا ابراہیم خلیلُ اللہ علیہِ السّلامُ کے پاس جبرائیل علیہِ السّلامُ تشریف لائے تو اُس وقت آپ ذکرِ محبوب مُحمّدِ مُصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" میں رطبُ اللّسان تھے۔ جبرائیل علیہِ السّلامُ نے آگے بڑھ کر ادب سے گلاب کا پھُول پیش کیا اور عرض کیا حاضریِ بارگاہ کے ارادہ سے آرہا تھا راہ میں ایک عالی شان باغ "جنّت" کو دیکھا تو گلاب[۱] کے پھُول عجیب بہار میں تھے تحفہ کے طور پر ایک پھُول لے آیا۔ جب آپ نے سُونگھا تو محبوبؐ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے پسینہ کی خُوشبُو نے ہجر کو تیز تر کردیا اور اسی حالت میں پھُول کو سُونگھتے ہی رُوحِ مُشتاق قفسِ عنصری[۲] سے پرواز کر کے جنّتُ الفردوس میں چلی گئی یہ ایک گلستانِ ابراہیمی کے پھُول "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خوشبُو تھی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

○

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

○

بقیہ حاشیہ

تعریفُ اَھلِ الاِسلامِ والاِیمانِ بِاَنَّ مُحمّداً صلّی اللہُ علیہِ وسلّم لَا یَخلُوا مِنہُ زَمَانٌ وَّلَا مَکَانٌ ط نے اِس لاینحل مسئلہ کو حل کردیا نیز مُلّا علی قاری علیہِ الرّحمۃُ الباری نے شرحُ الشفاء میں بروایت سیّدنا عبدُاللہ بن عبّاس رضی اللہُ تعالیٰ ورسُولُہٗ عنہما تحریر کیا ہے۔ حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی رُوح، سیّدُ الارواح "صلی اللہ علیہ وسلم" ہے۔ ہر اہلِ اسلام کے گھر میں رُوحِ مُحمّد "صلی اللہ علیہ وسلم" جلوہ گر ہوتی ہے۔ لہٰذا جب حجرہ یا گھر میں داخل ہو تو کہو اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ مومن کا یہ مُبارک اور پاکیزہ تحفہ اپنے محبوب رسُول کی بارگاہ میں اللہ ربُّ العزّت کی عنایت بے غایت سے ہے۔ "اَلدُّرُّ المنظّم فی مولدِ النّبیِّ المعظّم"

[۱] گلاب کے پھُول کی نرم و نازک پنکھڑیاں شبنم کی خُنکی سے مزاج سرد رکھتی ہیں۔ یاد رہے نیکی ٹھنڈی اور گُناہ گرم ہے اور نُور ٹھنڈا اور نار گرم ہے۔ حضُور سیّدُ الابرار "صلی اللہ علیہ وسلم" کا ہاتھ مُبارک برف "ثلج" کی طرح ٹھنڈا تھا۔ اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا ذکر درُود شریف بھی ٹھنڈا ہے جس میں مومن کے لیئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور نُور رکھ دیا گیا ہے۔ مومن حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نامِ اقدس پر انگوٹھوں کو چوم کر درُود شریف پڑھ کر قُرّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَارَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ سے آنکھوں کی ٹھنڈک پاتا ہے۔

[۲] مَلَکُ الموت علیہِ السّلام نے حضرت جُنید بغدادی علیہِ الرّحمۃ کو ایک سیب بہشت کا لاکر سونگھایا تو اُس کی خُوشبُو سے اُن کی رُوح پیکرِ خاکی سے آزاد ہو کر اَللہ اَللہ کرتی حضُورِ الٰہی میں چلی گئی ~ بُوئے گُل را از کہ جوئم از گُلاب - ۱۲ مِنہ سلّمہٗ ربّہٗ سُبحانہٗ ط

قسم ذاتِ مُصطفیٰ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضحیٰ تیرے چہرۂ نورفزا کی قسم
قسم شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زُلف دوتا کی قسم
وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم

① اللّٰہ سُبحَانَہٗ وَتعَالیٰ نے اپنے کلامِ معجزنما میں اپنے محبوب پاک شاہِ لولاک " صلی اللہ علیہ وسلم " کی ذاتِ پاک کی قسمیں بیان کیں۔ آپ کی مثل محبوب رسول نہ ہُوا ہے اور نہ ہو گا اور نہ دائرہِ امکان میں کہ ایسا محبوب کوئی اور پیدا ہو۔ ربِّ کریم نے اپنے رسُولِ کریم کی سیرت کا ہی قرآنِ پاک میں تذکرہ نہیں کیا بلکہ جا بجا قرآنِ عظیم کی ہر سُورتِ پاک نے نجماً نجماً محبوب کی صُورتِ پاک کا بھی نقشہ کھینچا ہے اور دونوں سیرت اور صُورت کی قسمیں اُٹھائیں اور یہ مرتبہ محض آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " ہی کے لیئے ہے۔

② معبودِ حقیقی نے کہیں محبوب کے نُوری مُکھڑے کی قسم اُٹھائی اور کہیں گیسُوئے عنبریں کی اور کہیں درِ رسُول اور بلدِ رسُول کی قسم اور کہیں زُبان کی قسم، دہان کی قسم مسکن و مکان کی قسم بیان ہُوئی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اُس خاکِ پا کی قسم جو گذرگاہِ محبُوب بنی۔ در کی قسم، دیوار کی قسم اور پہاڑ کی قسم، گلی و بازار کی قسم عُمر شریف کی قسم یعنی سانس کا ہر لحظہ ہر لمحہ ہر سیکنڈ اور روز و شب، ماہ و سال کی قسم بیان فرمائی۔ ایسے عظیم رسُول پر درُود ہو سلام ہو۔

قرآنِ پاک : پ ۵ سورۃ النسآء آیت کریمہ ۶۵

فَلَا وَرَبِّكَ | تو اے محبوب تمہارے ربّ کی قسم

☆ اپنے ربّ عزّ اسمُہٗ ہونے کی قسم اُٹھائی تو محبُوب کی نسبت سے۔

ے یہ نسبت حقیقی ہے۔ باقی سب عرش، ارض، کعبہ وغیرہ ذٰلک کی طرف رب کی نسبت ذیلی و طفیلی ہے۔ ۴

قُرآنِ پاک : پ ۲۲ سورۂ یٰسٓ آیتِ کریمہ ۱

یٰسٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ	قسم ہے حکمت والے قرآن کی بے شک تم رسول ہو۔

☆ ربِّ کریم نے قسم اٹھا کر فرمایا اے سیّدِ کائنات! مجھے قرآن کی قسم کہ تم میرے رسول ہو

قُرآنِ پاک : پ ۳۰ سورۂ الضحٰی آیتِ کریمہ ۱-۲

وَالضُّحٰى ۙ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ	چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے

☆ وَالضُّحٰی چہرۂ نورِ جمالِ مصطفٰے، وَالَّیْلِ کنایہ ہے گیسوئے عنبرین کی قسم، ؎۱

فرصت کشمکش مدہ ایں دلِ بے قرار را یک دو شکن زیادہ کن گیسوئے تابدار را

قُرآنِ پاک : پ ۳۰ سورۂ الفجر آیتِ کریمہ ۱-۲

وَالْفَجْرِ ۙ وَ لَيَالٍ عَشْرٍ ۙ	اُس صبح کی قسم اور دس راتوں کی

☆ شب لحیہ و شارب ہے رُخ روشن دن گیسوئے دو شب قدر و براتِ مومن
مژگاں کی صفیں چار ہیں اور دو ابرو وَالْفَجْرِ کے پہلو میں وَلَیَالٍ عَشْر

قُرآنِ پاک : پ ۳۰ سورۂ البلد آیتِ کریمہ ۱ تا ۳

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ	مجھے اُس شہر کی قسم کہ اے محبوب! تم اس شہر میں تشریف فرما ہو اور تمہارے باپ کی قسم اور اس کی اولاد کی کہ تم ہو۔

☆ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے مسکن و مکان، در و دیوار، محلّہ و بازار، گلی اور شہر کی قسم۔ والد سے مُراد سیدِ عالم "صلی اللہ علیہ وسلم"، اور مَا وَلَدَ سے مُراد اُمّت۔ "تفسیر حسینی"

قُرآنِ پاک : پ ۲۹ سورۂ القلم آیتِ کریمہ ۱

گیسو و قد لام الف کر دو بلا منصرف لا کے تیغِ لا تم پہ کروڑوں درود

؎۱ دو گیسو مُبارک مانند حرف ل کے ہیں اور لفظ آہ کے دل میں دو لام پیدا ہونے سے اسم اَللّٰہ بن جاتا ہے۔

اَللّٰہ تعالیٰ کی محبّت و عشق میں جب عاشق کی آہ کعبۃُ اللّٰہ سے اپنا سر ٹکراتی ہے تو سر پھٹتا ہے تو وہ قائم مقام ل ہے ؎

یادِ گیسو ذکرِ حق ہے آہ کر دل میں لام پیدا ہو ہی جائے گا

؎ یہ معانی اشارۃُ النّص، دلالۃُ النّص، اقتضاءُ النّص اور عبارۃُ النّص کے لحاظ سے تحریر کئے گئے ہیں۔ ۱۲ منہ، ۳

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۙ	قلم اور اس کے لکھے کی قسم

☆ نٓ سے مُرادِ دہانِ مُصطفیٰ، قلم سے زُبانِ مُصطفیٰ، وَمَا یَسْطُرُوْنَ سینۂ مُصطفیٰ کی قسم

قرآنِ پاک: پ۳۰ سورۃ العصر آئیتِ کریمہ ۱

وَالْعَصْرِ ۙ	اس زمانۂ محبوب کی قسم "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ تمام زمانوں سے فضیلت والے خیرُ القُرونِ قرنی کے نورانی زمانہ کی قسم۔ عُمرِ شریف کے روز و شب ماہ و سال کی قسم اور زندگی پاک کے ایک ایک لمحہ کی قسم بیان ہوئی۔

قرآنِ پاک: پ۲۷ سورۃ النجم آئیتِ کریمہ ۱

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ	اُس پیارے چمکتے تارے محمّد کی قسم "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ نجم سے مُراد ذاتِ گرامی سیّدُ الانبیاء محمّد مُصطفیٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" "تفسیر خازن"

قرآنِ پاک: پ۱۴ سورۃ الحجر آئیتِ کریمہ ۷۲

لَعَمْرُكَ	اَے محبُوب تمہاری جان کی قسم

☆ محبُوب کی جان پاک سے بڑھ کر کوئی اور جان عزّت و حُرمت میں بڑھ کر نہیں۔

قرآنِ پاک: پ۲۵ سورۃ الزُّخرف آئیتِ کریمہ ۸۸

وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ	تو مجھے رسُول کے اس کہنے کی قسم

☆ محبُوب کی گفتگو، قول اور کلام۔ دُعا و التجا کتنا اکرام و اعزاز ہے، کی قسم۔

○ وہ آیاتِ کریمہ جن میں ربُّ العزّت نے اپنے ناموں سے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو موسُوم فرمایا

قرآنِ پاک: پ۱۸ سورۃ النُّور آئیتِ کریمہ ۳۵، پ۶ سورۃ المائدہ آئیتِ کریمہ ۱۵

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ	اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا
قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ	بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

☆ اِن آیاتِ کریمہ میں اپنا اسمِ مُبارک نُور، محبُوب کو عطا کیا۔ یہ کمالِ عظمت ہے۔

قرآنِ پاک: پ۲ سورۃ البقرہ آئیتِ کریمہ ۱۴۳، پ۱۱ سورۃ التوبہ آئیتِ کریمہ ۱۲۸

اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○	بے شک اللہ آدمیوں پر مہربان، مہر والا ہے۔

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ | مُسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔

☆ اِن آیاتِ کریمہ میں اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ نے اپنے نام نورؐ، رَؤُف، رحیم سے محبُوب کو یاد فرمایا مزید برآں جن اسمآء وصفات کے زیور سے محبُوب کے جمال وکمال کو چمکایا۔ اُن میں اوّل۔ آخر ظاہر۔ باطن۔ محی۔ مجیب۔ عفو۔ حق۔ قوی۔ کریم۔ مؤمن۔ ہادی۔ ولی۔ مطاع۔ رحمت۔ مختار[ع۱]۔ کاف۔ عزیز۔ شہید۔ علیم[ع۲]۔ حکیم" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ "العروس لاسماء الحسنیٰ فیما لنبینا من الاسماء الحسنیٰ"

○ مخفی نہ رہے۔ حق سُبحانہٗ وتعالیٰ کے اسمآء وصفات ذاتی اور قدیمی (ازلی ابدی سرمدی دیموی) ہیں اور محبُوب برحق کے اسمآء وصفات عطائی اور وہبی ہیں۔ علمِ خالق ذاتی اور حضوری ۔ علمِ مخلوق عطائی اور حصُولی ہے۔ وُہ واجب یہ مُمکن، وُہ قدیم یہ حادِث، وُہ نامقدور یہ مقدُور، وُہ لامتناہی اور یہ متناہی۔ وُہ واجبُ البقاء یہ جائزُ البقاء، وُہ ممتنع المتغیر یہ مُمکنُ التبدّل۔ اتنے بیّن فرق سے شرک اور شائبہ شرک کا خیال وسوسۂ شیطانی ہے۔ مزید برآں حضور" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "کے اسمآء تخلیقی اور ربِّ حضور عزّوجلّ فصلّی اللہ علیہ وسلّم کے اسمآء وصفات توقیفی اور اپنی اپنی شان کے لائق اُن کا ظہور ہے۔

ع۱ حضور سیّدِ عالم" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "اُمورِ تشریعی وتکوینی میں بامرہٖ تعالیٰ مُختار ہیں۔ ۱۔ سیّدۃُ النّسآء سلامُ اللہ علیہا کی موجودگی میں سیّدنا مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ پر نکاحِ ثانی حرام کر دیا۔ ۲۔ مقبولُ الشّہادۃ حضرت ابُوخزیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی شہادت کو دو کے برابر کا قرار دیا۔ ۳۔ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے سَلْ مَاشِئْتَ کے الفاظ مختارِ کُل پر صریح دلیل ہیں۔ ۴۔ جلیلُ القدر صحابی حضرت سُراقہ بن مالک بن جعشم کنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ "سردارِ رابغ" نے حج کی فرضیت پر بار بار عرض کیا۔ عَ فِیْ کُلِّ عَامٍ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ تو آپ خاموش رہے بعد ازاں فرمایا لَا تو پھر ادب سکھاتے ہوئے اپنی خاموشی کی حکمت یہ بیان فرمائی کہ تمہارے سُؤال پر لَوْقُلْتُ نَعَمْ اگر میں ہاں کہہ دیتا لَوَجَبَتْ تو حج ہر سال فرض ہو جاتا۔ وَمَا اسْتَطَعْتُمْ اور تم طاقت نہ رکھتے اور مشقّت میں پڑ جاتے۔ ۵۔ سیّدنا یوسف نبی اللہ علیہ السّلامُ سے حکومتی آدمیوں نے جیل میں یُوْسُفُ (پ۱۲) اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ (سورۃ یوسف ۴۶) کہہ کر خواب کی تعبیر پوچھی تو آپ نے بتا دی بعدہٗ وُہ استہزاءً کہنے لگے ہم کو تو خواب ہی نہیں آیا۔ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ؕ (سورۃ یوسف ۴۱) عالمِ جلالیّت میں فرمایا تمھیں خواب آیا ہے یا نہیں ہماری زُبان سے جو نکل گیا وُہ ہو کر رہے گا۔ مزید نظائر کتُب میں ہیں فَلْیَنْظُرْ بِالنَّظْرِ الْاِیْمَانِ ثَمَّہٗ ط ــہ

ع۲ علیم:۔ فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا ۔ وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ "علامہ بُوصیری"

یارسُولَ اللہ صلّی اللہ علیک وسلّم دُنیا وآخرت آپکے دسترخوانِ جُود وکرم سے ایک ٹکڑا ہیں۔ مکتُوباتِ لوح اور ملفُوظاتِ قلم کے علُوم

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

☆ قرآنِ عظیم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاءِ شریفہ عظیمہ کریمہ کا تذکرۂ جمیلہ جلیلہ :ـ

(۱) قلبِ انور ــــ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝

(۲) زُبانِ فیض ترجمان ــــ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝

(۳) آنکھ نوری ــــ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝

(۴) چہرۂ انور ــــ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ

(۵) سینۂ گنجینہ ــــ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝

(۶) ہاتھ مُبارک ــــ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ

(۷) پُشت مُبارک ــــ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝

(۸) کان مُبارک ــــ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى كُلِّ عُضْوٍ مِّنْ حُسْنِهِ الْاَنْوَرِ الْاَعْطَرِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْمُعَطَّرِ ط

ـــ بقیہ حاشیہ

معہ علومِ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ آپ کے علمِ شریف کا ایک جُزء ہیں یعنی جمیع مخلوقات ابتداء تا انتہا کے تمامی عُلوم ۔ علمِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی سطروں میں ایک سطر ہیں اور علومِ مُحمّد رسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ کے عظیم علمی سمندروں میں سے ایک نہر یا بے پایاں علمی موجوں میں سے ایک لہر ہیں ۔ لیکن بایں ہمہ علومِ عالیہ محمدیہ علیٰ صاحبِھا اَلْفَ اَلْفِ صَلٰوۃٍ وَّسَلَامٍ وَّتَحِیَّۃٍ ، اپنے علیم ، خبیر خالق و مالک عَزَّ اِسْمُہٗ کے لامتناہی علمی سمندروں میں سے ایک قطرہ ہیں ۔ لیکن یہ قطرہ علمِ انبیاء و رُسُل اور علمِ جبرائیل ، عزرائیل علیہم السّلام اور مُعتزلہ کے ممدُوح عزازیل "شیطان" ، کے علمی مجموعے سے لاکھوں سمندروں سے بڑھ کر ہے ۔" اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ " ؎

۱۔ پ ۲۷ سورۃُ النّجم آیتِ کریمہ	۱۱	دِل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا ۔
۲۔ پ ۲۷ سورۃُ النّجم آیتِ کریمہ	۳	وُہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے ۔
۳۔ پ ۲۷ سورۃُ النّجم آیتِ کریمہ	۱۷	آنکھ نہ کسی ، طرف پھری نہ حد سے بڑھی ۔
۴۔ پ ۲ سورۃُ البقرہ آیتِ کریمہ	۱۴۴	ہم دیکھ رہے ہیں تمھارا آسمان پر چہرہ بار بار کرنا ۔
۵۔ پ ۳۰ سورۃُ الم نشرح آیتِ کریمہ	۱	کیا ہم نے تمھارا سینہ کُشادہ نہ کیا ۔
۶۔ پ ۱۵ سورۃُ بنی اسرائیل آیتِ کریمہ	۲۹	اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہُوا نہ رکھ ۔
۷۔ پ ۳۰ سورۃُ الم نشرح آیتِ کریمہ ۲-۳		اور تُم سے تمھارا وُہ بوجھ اُتار لیا جس نے تمھاری پیٹھ توڑ دی ۔
۸۔ پ ۱۰ سورۃُ التّوبہ آیتِ کریمہ	۶۱	تم فرماؤ تمھارے بھلے کے لئے کان ہیں ۔

☆ اَللّٰہُ اَکْبَرُ شانِ محبوبی! لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ بطور اظہارِ عجز عرض کیا۔ تو ربُّ العزت نے اپنے محبوب پاک کو درُود شریف کے عظیم انعام سے نوازا۔ مُدّعا یہ کہ محبوب پاک صاحب لولاک " صلی اللہ علیہ وسلم " کے جسمِ اطہر کے ایک ایک اعضاءِ شریفہ کریمہ اور رونٹے رونٹے پر ربِ کریم نے رحمتوں کے پھول " درُود شریف " نچھاور کئے اور کر رہا ہے اور کرتا رہے گا۔ وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ عا کے نوری لشکر کو بھی اپنے ساتھ شامل کرلیا اور نورِ ایمان والوں کو بھی حکم دے دیا کہ اے ایمان والو! تم بھی میرے محبوب اور اپنے رسُول کے لئے تحفے اور ہدیے درُود شریف بھیجو عا۔ وَاللّٰہُ اَمَرَنَا بِھٰذَا ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ
وَكَمَالِهٖ بِعَدَدِ اَسْمَآءِكَ الْحُسْنٰى وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

عا پ ۲۹ سورۃ المدثر آیتِ کریمہ ۳۱ —— تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔

عا اعلیحضرت شاہ احمد رضا قُدِّسَ سِرُّہُ العزیز نے بحضور شاہِ کونین " صلی اللہ علیہ وسلم " کے ایک ایک اعضا شریفہ کریمہ پر اپنے مخصُوص اندازِ محبت سے خالقِ کائنات کا ترجمان بن کر اپنی زُبان میں صَلوٰۃ وسلام عرض کیا اور قرآنِ پاک کے الفاظِ منوّرہ کو مُستعار لے کر اپنے شعروں میں ہیروں اور نگینوں کی طرح جڑے محبت کے انداز محبین جانتے ہیں کہ وہ چشمۂ محبت سے سیراب ہو کر گلستانِ محبت سے تشبیہات کے خُوش رنگ خُوشنما پھول چُن چُن کر لائے اور گلدستہ صلوٰۃ وسلام میں اشاروں، کنایوں، تلمیحات، تصریحات کی طرزِ ادا، صنائع بدائع لفظی ومعنوی سے اپنے قلبی نازک جذبات کو کمال ادب سے پیش کیا۔ واقعی رضا کی زُبان آبِ کوثر سے دُھلی ہُوئی تو تھی ہی اُن کے کلام پر آبِ سلسبیل کے نوری شبنم کے قطرات کا ترشح بھی پایا گیا اور بارگاہِ محبوب سے ایسا شرفِ قبولیت ملا کہ اِس صلوٰۃ وسلام سے مُلک و ملکوت شہر و جنگل گُونج اُٹھے۔ "صلوٰۃ وسلام ملاحظہ ہو"

وُہ زُبان جس کو سب کُنْ کی کُنجی کہیں	اُس کی نافِذ حکومت پہ لاکھوں سلام
لَیْلَۃُ الْقَدْر میں مَطْلَعِ الْفَجْر حق	مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
مَعْنِیٔ قَدْ رَاٰی مَقْصَدِ مَا طَغٰی	نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ دَنا ھُو میں گُم کُنْ اَنَا	شرحِ مَتْنِ ہُوِیّت پہ لاکھوں سلام

☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عظمتِ صفاتِ مُصطفٰے

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ

قرآنِ مجید پ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیتِ کریمہ ۴۵ - ۴۶

یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیۡرًا ۙ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذۡنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیۡرًا ۝

اے غیب کی خبریں بتانے والے "نبی" بیشک ہم نے تمھیں بھیجا حاضر ناظر[1] اور خوشخبری دیتا۔ ڈر سُناتا اور اللّٰہ کی طرف اُس کے حکم سے بُلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔

○ یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ کا خطاب کتنا دلکش پیارا اور محبّت کا مظہر ہے۔ اللّٰہ تعالےٰ نے اپنے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کو شاہد، مُبَشّر، نذیر، داعی اِلَی اللّٰہِ بِاِذۡنِہٖ اور سراجِ مُنیر بناکر مبعُوث فرمایا اور اَرۡسَلۡنٰكَ سے اشارہ ہے یہ صفاتِ خمسہ بلا محنت بلا طلب کے حق سُبحانَہٗ نے محض اپنے فضل سے بطورِ عطیہ عنائیت کیں اور ایمان والوں کو وَ بَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ بِاَنَّ لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ فَضۡلًا كَبِیۡرًا ۝[2] (سورۃ الاحزاب ۴۷) کا مژدہ سُنایا اور مومنوں کو مُبارک اور بشارت سے نوازا کہ تمہیں ایسا جامعُ الصِّفات عظیم نبی عطا فرمایا۔

☆ شَاهِدًا : لُغوی معنیٰ ۱۔ گواہ ۲۔ نگہبان۔ " شرعی معنیٰ حاضر ہر جگہ کا اور ناظر ہر شئ کا۔ شاہد صفاتِ فعلیّہ سے ہے اور اس صیغہ کے ہر لفظ کے معنیٰ میں "حضور" ہے۔ ۲۔ محبوب یہ ان چاروں معنوں میں مُستعمل ہے۔ کلامِ پاک میں، اللّٰہ پاک نے محبوب کو مشہود بھی فرمایا وَشَاهِدٍ وَّمَشۡهُوۡدٍ ۝[3] (سورۃ البروج ۳) ط شاہد "صلی اللہ علیہ وسلم" اور

عـ۱ قارئین "تفریح الخاطر"، فِی کَوۡنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فِیۡ کُلِّ مَکَانٍ وَّزَمَانٍ حَاضِرٌ وَّنَاظِرٌ کا مطالعہ کریں۔ المنہ

عـ۲ اور ایمان والوں کو خوش خبری دو کہ اُن کے لیئے اللّٰہ کا بڑا فضل ہے۔

عـ۳ شاہد سے مُراد انبیاء کرام اور مشہود سے سیّد الانبیاء علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام ط "یکے از توجیہات اربعہ" ۱۲ منہ،

مَشہُود " صلی اللہ علیہ وسلم " آپ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " ہی ہیں اور شَہِیدٌ صفاتِ ذاتیہ سے ہے وَیَکُونَ الرَّسُولُ عَلَیکُم شَہِیدًا [عل۱] دونوں صفات " شاہد شَہید " کا محبوب کو عطا ہونا کمالِ علم اور حال کی دلیل ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تَنَامُ عَیْنَایَ وَلَایَنَامُ قَلْبِیْ (مسند ابوداؤد) اس پر شاہد یعنی میری آنکھیں سوتی ہیں دِل نہیں سوتا۔ قلبِ اطہر، وحیِ منامی کے انتظار میں بیدار رہتا اور اعمالِ اُمّت سے خبردار کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند سے وُضو نہیں ٹوٹتا۔ کہ بے وُضو ہونا حدث ہے۔ اِس وُضو کے ٹوٹنے سے تعلّق باللہ ٹوٹ جاتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قلبِ اطہر اور قالبِ اقدس دونوں کا تعلّق اللہ سبحانہٗ سے بھی ہے اور احوال و اعمالِ اُمّت سے بھی قائم ہے۔ اعمالِ اُمّت کے نگران و محافظ بھی ہیں اور اُن کے شاہد بھی ۔ وَکَانَ فَضْلُ اللہِ عَلَیکَ عَظِیمًا ○ [عل۲]

☆ سراجُ الہند شاہ عبدُ العزیز محدّث دہلوی عَلَیہِ الرَّحمۃُ نے تفسیر فتحُ العزیز میں لکھا۔

باشد رسُولِ شُما بر شُما گواہ زیرا کہ او مُطّلع است بنورِ نبُوّت بر مرتبہ ہر مُتدیّن بدینِ خود کہ در کدام درجہ از دینِ من رسیدہ و حقیقتِ ایمان او چیست حجابے کہ بداں از ترقّی محجُوب ماندہ است، کدام است پس اُو مے شناسد گناہاں شُمارا و درجاتِ ایمان شُمارا و اعمالِ نیک و بد شُمارا و اخلاص و نفاق شُمارا لہٰذا شہادت اُو در دُنیا بحکمِ شرع در حقِ اُمّت مقبُول و واجبُ العمل است۔

ہیں رسُول تمہارے تم پر گواہ ۔ کیونکہ وہ نُورِ نبُوّت سے مُطّلع ہیں ہر دیندار کے دین سے کہ وُہ اپنے دین میں کس مرتبہ تک پہنچا اور اُس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے ۔ وُہ حجاب جس سے دین میں ترقّی سے محجُوب ہُوا وُہ کیا ہے ۔ پس وُہ پہچانتے ہیں تُمہارے نیک اور بد اعمال کو اور اِخلاص اور نفاق کو۔ لہٰذا اُن کی شہادت دُنیا میں شرع شریف میں اُمّت کے حق میں مقبُول اور واجبُ العمل ہے ۔

" تفسیر عزیزی "

" الانسانُ فی القرآن " سیّدی اجمل مُرشدی اکمل علیہ الرّحمۃُ ط

عل۱ پ۲ سورۃُ البقرۃ آیتِ کریمہ ۱۴۳ یہ رسُول تمھارے نگہبان اور گواہ ۔ شاہد شہُود سے ہے اور شہُود " حضور " ہے شاہد مُشاہدہ سے ہے اور مُشاہدہ رُویت تو حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " بیشک حاضر بھی ہیں اور ناظر بھی ۱۲ منہ غُفرلہٗ

عل۲ پ۵ سورۃُ النّساء آیتِ کریمہ ۱۱۳ اللہ کا تم پر بہت بڑا فضل ہے ۔

☆ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکرمہٖ تعالیٰ نورِ نبوّت سے ہر شخص کے حال اور اُس کی ، حقیقتِ ایمان و اعمالِ نیک و بد اور اخلاص و نفاق سب پر مُطّلع ہیں اور اُمّت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ احوالِ سابقہ اُمَم و تبلیغِ انبیاء کا علم قطعی و یقینی ہُوا۔

اَلشُّهُوْدُ وَالشَّهَادَةُ اَلْحُضُوْرُ مَعَ الْمُشَاهِدَةِ اَمَّا بِالْبَصَرِ وَالْبَصِيْرَةِ	اَلشُّهود ، اَلشّہادۃ میں "حضور المشاہدۃ بصارت اور بصیرت سے ۔

○ یہ علم اور اطلاع "بَصَر" سر کی آنکھ اور "بَصیرت" دِل کی آنکھ سے بھی ہے۔ شاہد صلی اللہ علیہ وسلم شرعی معنیٰ کے لحاظ سے "اَللّٰہ عزّ اسمُہٗ کے ہاں" حضور اور مشاہدہ میں ہیں اور احوال و اعمالِ اُمّت میں بھی ہر لمحہ ہر لحظہ اور ہر ساعۃ "عَلَى التَّسَاوِي" حاضر و ناظر ہیں۔ اس معنیٰ میں شک کی قطعاً گنجائش نہیں کہ شہود ، شہادت کا یہ شرعی معنیٰ حاضر ہونا مع ناظر ہونے کے ثابت ہُوا۔ اور گواہ کو بھی "شاہد" اسی لئے کہتے ہیں۔ کہ وُہ مشاہدہ کے ساتھ جو علم رکھتا ہے اُسے مِن وعَن بیان کرتا ہے ۔ لَايَخْفٰى اَهْلَ الْبَصَرِ وَالْبَصِيْرَةِ۔

نبیّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں۔

○ حاضر ناظر کا مفہوم ہرگز ہرگز یہ نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جسم کی حیثیّت سے ہر آن ہر جگہ کو محیط ہیں ۔ جیسا کہ بعض محجوب علماء نے سمجھا ہے ۔

☆ شیخ الشیوخ فی الہند عبدالحق محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ نے مجمع البرکات میں ارقام فرمایا۔

وَے علیہ السّلام بر احوال و اعمالِ اُمّت مطّلع است و بر مقرّبان و خاصانِ بارگاہ خود مُفیض و حاضر ناظر است ۔	حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اُمّت کے حالات ، اعمال پر مُطّلع ہیں اور حاضرینِ بارگاہ کو فیض دینے والے اور حاضر ناظر ہیں۔

○ حاضر اور ناظر اسم فاعل کے صیغے ہیں۔ اور فعل کسی شئ پر اپنا عمل جاری کرے تو فاعل کہلاتا ہے ۔ بدیں معنیٰ حق سُبحانہٗ وتعالےٰ حاضر ناظر نہیں کہ پہلے وُہ غائب تھا۔ اَب حاضر ہُوا یا پہلے وُہ غافل تھا اب ناظر ہُوا۔ اسم فاعل میں استمرار اور دوام نہیں لہٰذا اس معنیٰ میں "اَللّٰہ سُبحانَہٗ" کو حاضر ناظر کہنا کفر ہے ۔ اَللّٰہ تعاظم وتعالیٰ کی شان "سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا" ہے۔ نبیِّ کریم رؤف رحیم

اسے پاکی اور برتری اُن کی باتوں سے بڑی برتری ، سُورۃ بنی اسرائیل ۴۳

صلی اللہ علیہ وسلم کی نورِ نبوت کے لحاظ سے ہر جگہ جلوہ گری[1] ہے اور ذات کے لحاظ سے ایک مقام پر جلوہ افروز، اِس معنیٰ میں نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر ماننا، جاننا اور کہنا نہ کفر ہے نہ شرک اور یہی عقیدہ ہے اہلِ سُنّت وجماعت کا۔ "فافہم"

☆ السیدی عارِف باللہ امام اجل عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی نے "لواقح الانوار فی طبقات الاخیار" میں فرمایا۔

"حاضر ناظر کا مسئلہ سلوک کی دو۲ سو منزلیں طے کرنے کے بعد سمجھ آتا ہے"

○ مُبَشِّرًا " بشارت دینے والا ظاہری صورت میں ایمان والوں کو جنّتُ الفردوس اور نعمتوں کی اور باطنی صورت میں مومن کے ایمانی احوال کی ترقّی اور حجاب کے دور ہونے کی صورت میں عالمِ رُؤیا میں بشارت دینا۔ "ھٰذا ھُوَ المُرادُ" ط

قرآنِ پاک : پ ۲۸ سورۃ الصّفّ آیتِ کریمہ ۶

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ط "صلی اللہ علیہ وسلم"	اور بشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جو تشریف لائے گا میرے بعد اُس کا نام نامی احمد ہوگا صلی اللہ علیہ وسلم

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مُبَشِّر ہیں۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" "مُبَشِّر" ہیں اپنے ربّ عزّ اسمہٗ کے اور باذنہٖ تعالیٰ اپنی اُمّت کے۔ "عشرۂ مُبشّرہ کو جنّت کی بشارت"

○ نَذِیْرًا " ڈر سنانے والا۔ اُمّت کو خوفِ خدا دلانا اور کفّار کو عذاب کا۔

○ دَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ " اللہ جلّ شانہٗ کی طرف بلانے والے اُس کے اِذن سے یعنی بِاِذْنِهٖ کا تعلّق اِن پانچوں صفات سے ہے اور یہ امر تصرّفی آپ کے عنصری وجود میں رکھ دیا گیا اور آپ کو اِن صفات سے کماحقّہٗ متّصف فرمایا گیا اور مومنوں کو بشارت دی کہ تم پر اللہ سُبحانہٗ کا بڑا فضل ہے کہ ایسا باتصرّف نبی عطا فرمایا۔ جن کا تصرّف باذنہٖ عالمِ دُنیا، عالمِ برزخ میں اب بھی اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ[2] جاری و ساری ہے اور قیامت کے روز تمام اہلِ محشر

ع۱ غرضیکہ تمام عالمِ کائنات کے ذرّہ ذرّہ میں سرکار رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہے کہ وہ سب آپ ہی کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ کوئی شئ آپ سے دور نہیں۔ حاضر ناظر بجہت نورانیت اور روحانیت ہے اور اکنافِ عالم میں آنا جانا بشریتِ مقدسہ کے لحاظ سے ہے اور اس کا انکار بسبب اعجمیت ہوگا۔ منہ

ع۲ ☆۱ سرکارِ عرش وقار سیّدُ الابرار صلی اللہ علیہ وسلم صرف درود شریف ہی نہیں بلکہ اُمّت کے تمام اقوال، اعمال

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

۱۰

ان اختیارات اور تصرُّفات کو اپنی آنکھوں سے مُلاحظہ کریں گے سیّدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ السّلام کو صِرف پانچ چیزوں کا اِذن عطا فرمایا گیا اور اِن کے سوا اور کسی قسم کا اِذن نہیں دیا گیا اور نہ ہی اِن کے علاوہ آپ سے کوئی کرشمہ یا مُعجزہ ظاہر ہُوا۔ اُن کی نبوّت کا دائرہ مخصوص اور محدود تھا اور اپنے محبوب مُبرِیُ الاکمہِ وَالابرصِ وَمحیِ الموتیٰ" صلی اللہ علیہ وسلم " کو مطلقاً باذنہٖ فرما کر آپ کے (مااذن اللہ لشئ ما اذن ط) اختیارات اور تصرُّفات کو لامحدود کر دیا۔ بناء بریں آپ سے کروڑہا معجزات ظہور پذیر ہوئے۔ اور جب چاہیں۔ حق تعالیٰ کی تمام کائنات میں اپنے اختیار سے تصرُّف فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر دو اُمورِ تشریعی اور اُمورِ تکوینی میں مُختار ہیں۔ کہ باذنہٖ آپ کے خمیر میں گُوندھ دیا گیا۔

○ سِرَاجًا مُّنِيرًا ط حضور پُرنور" صلی اللہ علیہ وسلم " کو فرمایا اور شمس کو سِرَاجًا وَّهَّاجًا○ ع۱
رسولِ اعظم منوّر کر دینے والا روشن چراغ " " نیّرِ اعظم سورۃ النّبا آیت کریمہ ۱۳

بقیہ حاشیہ

افعالِ حسنہ و سیّئہ کا روزانہ دو دو وقت مُعائنہ فرمانا اور اُن کے اچھے اعمال پر راضی اور گناہوں سے مغفرت چاہنا اور اُمّت کے لیئے دُعائیں کرنا۔ عالمِ ارواح میں اپنی اُمّت کا مُعائنہ فرمانا اور عالمِ برزخ میں عالمِ ملکوت اور اقطارِ زمین میں برکت کے لیئے تشریف لے جانا صالحین اُمّت کے وصال پر اُن کو زیارت کرا کے بشارتِ عظیم سے نوازنا اور اُن کے جنازوں میں شرکت فرمانا۔ یہ عالمِ برزخ میں حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے چند اشغال مبارکہ مختصراً نقل کیئے گئے۔ ورنہ ممکنہ تصرُّفات تک بھی کس کی رسائی ہے۔ جو بیان کر سکے۔ "کُجا حدّیست وصفت راہنوز آغاز مے بینم"

☆ اَللہ ربُّ العزّت " نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمّت کے اولیاءِ خواص کو لفظ کُن سے تصرُّف کرنا عطا فرمایا ہے۔ لیکن وُہ تصرُّفات میں ادباً " بِقادرِ المطلق " کُن کہنے میں حیا کرتے ہیں۔ وُہ بجائے کُن کے بسم اللہ کہہ لیتے ہیں تو اُس چیز کا ظہور ہو جاتا ہے۔ تاکہ اُمورِ تکوینی میں ظاہری نسبت بھی اللہ سبحانہٗ ہی کی طرف رہے جیسا کہ باطناً ہے۔ " فتوح الغیب امام عبد الوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ الرحمانی "

☆ آقائے مختارِ کُل " صلی اللہ علیہ وسلم " سے احادیثِ پاک میں یہ ثابت ہے۔ کُن اَبَا ذَرّ، کُن کذٰلک، (تفسیر مظہری قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ) فصار یہ مقاماتِ نازک ہیں یہاں لب کشائی سُوءِ ادب ہے۔ اُمورِ تشریعی ہوں یا اُمورِ تکوینی " باعثِ تخلیقِ عالم " حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " ہی ہیں اور اُن پر آپ کو دسترس حاصل ہے " فافہم "

ع۱ حضور سِرَاجًا وَّهَّاجًا " صلی اللہ علیہ وسلم " نہایت چمکتا سورج ہیں۔ سورج سے قمر روشن ہے اور پھر ستارے جگمگاتے ہیں اور سِرَاجًا مُّنِیرًا " صلی اللہ علیہ وسلم " نے اپنے نور سے صحابہ کو منوّر کیا۔ انکے چراغ سے اولیاء نے چراغ روشن کئے اور یہ سلسلہ تاقیامت جاری و ساری رہے گا

لہٰذا سورج "شمس" کو حضور شمس النبوت و قمر الرسالت ﷺ "سے یک گونہ نسبت ہے۔ سورج کی روشنی ضیاء اور قمر کی روشنی نور ہے۔ ؎

○ فَجَآءَ مُحَمَّدٌ ﷺ سِرَاجًا مُّنِيْرًا   فَصَلُّوْا عَلَيْهِ كَثِيْرًا كَثِيْرًا

☆ شمس چراغِ آسمان ہے اور حضور "ﷺ" چراغِ زمین و آسمان

☆ شمس چراغِ دُنیا ہے اور حضور "ﷺ" چراغِ دین وایمان

☆ شمس چراغِ بروج ہے اور حضور "ﷺ" چراغِ محفل ومجالس

☆ شمس چراغِ اجسام ہے اور حضور "ﷺ" چراغِ ایمان وعرفان

○ اس آسمانی چراغ شمس السمٰوات سے انسان نیند سے بیدار ہوتے ہیں اور شمس النبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے لوگ عدم سے وجود، نیست سے ہست میں آتے ہیں۔ حضور "ﷺ" کی ولادت مکۃ معظمہ اور رہائش المدینۃ المنورہ میں اور قیام ہر مومن کے سینہ بے کینہ میں جیسے سورج رہتا چوتھے آسمان پر ہے اور چمکتا تمام جہاں پر سورج کا فیض، نور، روشنی ہر جگہ ہے لیکن خاص فیض خاص جگہ کھیتوں میں دانہ اُگاتا ہے اور چمن میں پھول، باغوں میں پھل اور بدخشاں کے پہاڑوں میں لعل ویاقوت اور یمن میں عقیق بعینہٖ حضور ﷺ جو مہر سپہر اصطفاء اور ماہِ منیرِ اجتباء ہیں۔ آپ کا عام فیض ہر ایک مومن کو پہنچتا ہے اور خاص الخاص فیض صحابہ کو پہنچتا ہے۔ سورج پودوں کو اُگاتا اور بڑھاتا ہے جس سے ٹہنیاں شاخیں پتے پھول کی نمو ہوتی ہے اور چاند مقام غفر میں پھولوں کو رنگ و بو اور پھلوں کو حلاوت اور شرینی دیتا ہے۔ شمس النبوت کے فیض سے مومن کے قلب میں نورِ ایمان اور قمر الرسالت کے درود خوان کو انوارِ سنت کی رنگینی ملتی ہے ؎

دُنیا، مزار، حشر جہاں ہیں غفور ہیں   ہر منزل اپنے چاند کی منزل غفر کی ہے

○ حضور "ﷺ" کے وصال سے آپ کی ولادت کا زمانہ ختم ہو گیا۔ لیکن جلوہ گری ختم نہیں ہوتی آپ ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے آگئے۔ جیسے سورج کے غروب ہونے سے اس کا ظہور ختم ہو جاتا ہے وجود نہیں۔ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ ؎ از حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی قدس سرہٗ

دِن کو اُنہی سے روشنی شب کو اُنہی سے چاندنی   سچ تو یہ ہے کہ رُوئے یار شمس بھی ہے قمر بھی ہے

؎ پس تشریف لائے محمد سراجاً منیرا   پس درود پڑھو تم آپ پر کثیراً کثیراً "صلی اللہ علیہ وسلم"

اَلسّلام اے آنکہ ذاتِ پاکِ تو در کائنات حاضر و ناظر بود در ہر زمان و ہر مکان

☆ **حیاتُ النبیّ** علیٰ صاحِبِہا الصّلوٰۃ وَالسَّلامُ ط

① جمہورِ علماءِ محققین اہلِ سُنّت وجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم حیاتُ النّبیّ ہیں جس حیاتی سے آپ وصال سے پہلے حیات تھے۔ آپ" صلی اللہ علیہ وسلم " اب بھی اُس حیاتی اور مزید برزخی حیاتی سے حیات ہیں آپ حیات کے مُحتاج نہیں بلکہ حیات آپ کی مُحتاج ہے اَوْلیاءِ نقشبند نے اِس کا مفہوم یہ بیان کیا ہے۔ جو تصرّفات اور اختیارات حضور" صلی اللہ علیہ وسلم " کو بحین حیات بدن میں تھے وُہ اب رُوحِ مُبارک سے بدستور جاری ہیں۔اور رُوحِ پُرفتُوح سے ہمیشہ اُمّت کی پرورش فرماتے ہیں۔ **رسُولُ اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ فیض گنجینہ سے نوُر کی نہریں اور فوّارے شرقاً غرباً شمالاً جنوباً ہمہ وقت جاری ہیں۔ اور رُوحِ مُبارک کی پرورش سے ہزارہا غوث قُطب ابدال مجدّد اور اَوْلیاءِ اصفیاء ہوتے ہیں اور علماءِ کرام قالَ اللہ وَقالَ الرَّسُول کے چرچے کر کے تبلیغ دینِ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ اور یہ سب رُوحانی تصرّفات سے ہے۔ "ملخص خزینۂ کرم"

② حضور" صلی اللہ علیہ وسلم " اپنے جسم اور رُوح کے ساتھ علم، سَمع، بَصر اور اِدراک سے علیٰ الدّوام وعلیٰ الاستمرار حیات ہیں اور اپنی اُسی ہیئت پر ہیں جس پر وفات سے پہلے تھے اُس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری آنکھوں سے اِس طرح پوشیدہ ہیں۔ جس طرح نوُری ملائکہ اپنے اجساد سے زندہ ہونے کے باوجود ہمیں آنکھوں سے نظر نہیں آتے۔ مگر جسے اللہ تعالیٰ چاہے اُسے دکھا دیتے ہیں۔

☆ خواجہ توکّل شاہ نقشبندی مجدّدی قُدِّسَ سِرُّہُ الاَقدس "ذکرِ خیر" میں تحریر فرماتے ہیں۔ (المتوفی ۱۳۱۵ھ ہجری المقدسیہ)

○ سابقین انبیاء و رُسل علیہم السّلام پر حقیقتِ محمّدیہ علیٰ صاحِبِہا الصّلوٰۃ والسّلام جب وارد ہوتی تھی جس کے سبب سے اُن کی نبوّت سے ارشاد و ہدائیت کا ظہور ہوتا اور جب ان کا وصال ہو جاتا تو اِس حقیقتِ محمّدیہ علیٰ صاحِبِہا الصّلوٰۃ والسّلام کا تعلّق اُن کے بدن سے ٹوٹ جاتا۔ اِسی وجہ سے اُن کی اُمّتیں اپنے ہی دین کو بدل دیتیں چونکہ حقیقتِ محمّدیہ علیٰ صاحِبِہا الصّلوٰۃ والسّلام کا تعلّق جس طرح ذاتِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے بعینہٖ وُہی تعلّق اب بعد وصال عالمِ برزخ میں بھی بدستور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دینِ اسلام غیر مُبدّل ہے۔ اِسی

ے تمام حقیقتوں کے جامع

وجہ سے قطب غوث ابدال اور اوتاد اولیاء، اُمت میں ہوتے ہیں اور اب کسی دوسری اُمت میں نہیں ۔ ان سب اولیاء کا تعلق اسی حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہوتا ہے اور اولیاء سے بھی بطفیل حضرت محمدؐ رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم"، وہی تصرفات جاری ہوتے ہیں تبھی اُن کی قبور زندہ ہیں۔" فیض و برکات کا منبع ہیں اور دین اسلام کے چشمے ہیں"۔

☆ عقیدہ حیات النبی اور ختم النبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ط

(۱) یہ دونوں جزوِ لاینفک ہیں ۔کسی ایک کا منکر دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم"، حیاتِ جسمانی حقیقی اور حیاتِ برزخی سے متصف ہیں یعنی آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" بالذات حیات سے متصف ہیں اور قیامت تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے ۵

ہے اُنہی کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہار　　　وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہیں
غنچے ما اوحیٰ کے جو چٹکے دنیٰ کے باغ میں　　　بلبلِ سدرہ تک اُن کی بُو سے بھی محرم نہیں

(۲) جو شخص دل سے محبت کے ساتھ درود شریف پڑھتا ہے اُس کے درود شریف کو جہری یا سری ہو جلی یا خفی ہو لسانی یا قلبی ہو قریب سے یا بعید مسافت سے ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کانوں سے بنفسِ نفیس سُنتے ہیں۔ اُس کو جانتے اور پہچانتے ہیں کثیر اخبار و آثار، اولیاء کرام کے مشاہدات اور مومنین کے مبشرات سے روزِ روشن کی طرح واضح ہے جس میں اب کسی قسم کا ابہام یا اخفاء نہیں ۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ ط

☆ سیدی اجمل مرشدی اکمل شمس العارفین سراج السالکین السید نور الحسن شاہ بخاری نقشبندی مجددی قدس سرہٗ الباری نے اپنی کتاب مستطاب "الانسان فی القرآن" میں ارقام فرمایا۔

○ اب غور و فکر سے بفرمانِ ایزدِ متعال کا مطالعہ باعث رُشد و ہدائیت ہو گا۔ مولیٰ کریم نے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم"، کو سراجاً منیراً یعنی منور کر دینے والا آفتاب فرمایا ہے۔ اور مومنوں کی مثال کَزَرۡعٍ اَخۡرَجَ شَطۡـَٔهٗ (سورۃ الفتح ۲۹) یعنی نبات سے فرمائی۔ جس طرح عالمِ دنیا میں جسمانیت کا رہبر شمس کو مقرر فرمایا ہے اِسی طرح روحانیت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سراجاً منیراً سے نامزد فرمایا ہے ۔ ہر چند یہ دونوں سورج مخلوق کے سردار اور فیاض ہیں۔ تاقیامت اِن کا تصرف جاری و ساری رہے گا۔ سراجاً منیراً جو لغت میں اسم فاعل

۱۰

۵ جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا۔

ہے تو موافق ارشاد سیدنا ابوالقاسم "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" وَاللہُ مُعْطِیْ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ ط ۱
اللہ سبحانہٗ عطا کرنے والا اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔ فافہم ط ۵ المطلق یجری علیٰ اطلاقہ ط "صحیح البخاری"

☆ سِرَاجًا مُّنِیْرًا کے معنی منوّر کر دینے والے ہیں تو نصّ قطعی سے ثابت ہوا آپ باذنہٖ تعالیٰ مومنوں کے ضمیر کو منوّر کرنے والے ہیں۔ اور اُس فاعل حقیقی نے اپنے فعل کا اجراء حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ضمیر میں جاری کر دیا یا صحیح معنوں میں فاعل کی رُو سے مختار کر دیا ہے اور اس کے خلاف خیال کرنا سراسر انکارِ کلام اللہ اور مشیّتِ ایزد متعال پر اعتراض ہے جو سراپا کفر پر مبنی ہے۔ مختصر طور پر اتنا کافی ہے کہ مطابق قرآنِ پاک تمام خیر و برکات ثواب و رحمت، توفیق و اطاعت نور و ہدائیت مِنَ اللہِ ۲ ہی ہے اور اُس کی سبیل و صراطِ مستقیم ہادی و راہنما اپنی سنّت کے مطابق حضرت محمّد رّسُولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بنایا اور سِرَاجًا مُّنِیْرًا کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ یعنی منوّر کر دینے والا سورج جس طرح وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ط ۳ کے ضمن میں یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ ۴ کو اپنی نسبت سے منسوب

۵ مصنّفین کرام نے فافہم سے وہاں اشارہ کیا۔ جہاں رعلمی الفاظ پہنچنے سے قاصر ہوں۔ مؤلّف "

ع ۱ اللہ سبحانہٗ وہّاب مطلق ہے اور عطا کرنے والا اور تقسیم فرمانے والے محمّد مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" یہاں دونوں جملوں میں مطلق تعمیم ہے یعنی جو چیز جس کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے عطا کی اُس کے تقسیم فرمانے والے آپ "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" ہیں جو جس کو ملا اور ملتا ہے اور ملتا رہے گا۔ ابتداءِ خلق سے ابدُ الآباد تک ظاہر و باطن، روح و جسم، فرش و عرش پر اور ارض و سما، ایمان و عرفان ولائیت نبوّت، دُنیا و آخرت اور مغفرت جنّت یعنی جو کچھ جس جس کو ملا حضور "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" ہی کے دستِ کرم سے ملا کہ مبدأ فیّاض اللہ سبحانہٗ کی ذات ہے اور دستِ رحمت سے تقسیم فرمانے والے آپ "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" ہیں۔ ھٰذا ھُوَ الْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ، اَحَقُّ بِالْقُبُوْلِ وَلَوْکَرِہَ الْجَھُوْلُ ط

ع ۲ اللہ کی طرف سے ہدائیت اپنے دونوں معنوں اراءۃ الطّریق، ایصال الی المطلوب کا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ھُدًی "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کو ہی ھادی بنا کر مبعوث فرمایا اور اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ میں تخلیق ہدائیت سراپا ہدائیت سورۃ القصص ۵۶ کی نفی ہے جبکہ توفیق ہدائیت اللہ تعالیٰ ہی سے ہوتی ہے۔ آپ "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" علی الاطلاق ہادی اور مہدی ہیں۔

ع ۳ پ ۲ سورۃ البقرۃ آئیت کریمہ ۱۶۵ اور وُہ لوگ جو ایمان لائے شدید محبت "عشق" کرتے ہیں اللہ سبحانہٗ سے۔

ع ۴ پ ۶ سورۃ المائدہ آئیت کریمہ ۵۴ وُہ اللہ کے پیارے اور اللہ اُن کا پیارا۔

کیا لیکن صراطِ مستقیم اور صحتِ حال کی رُو سے اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ ع۱ پر انحصار رکھا۔ اسی طرح نُور و ہدایت کو اپنی طرف منسوب کیا۔ لیکن طریقت کے لحاظ سے سِرَاجًا مُّنِیْرًا کو راہنما بنایا اور یہ سلسلہ سینہ بسینہ جاری ہے اور تاقیامت جاری و ساری رہے گا۔ " انتہیٰ کلامُ السید قُدِّس سِرُّہُ المجید ط"

قرآنِ پاک : پ۵ سورۃ النّسآء آیتِ کریمہ ۴۱

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا ۞

تو کیسی ہوگی جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں گے اور اے محبوب تمہیں سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں گے۔

○ روزِ قیامت ہر نبی اپنی اپنی اُمت کے ایمان، کفر، نفاق پر گواہی دیں گے تو اے محبوب چونکہ تم نبی الانبیاء صلوٰۃ اللہ وسلامُہٗ علیہ وعلیہم ہو اور سارے انبیاء آپ کی اُمت تو حضور پُر نور "صلی اللہ علیہ وسلم" اُن پر گواہی کے درست ہونے کی شہادت دیں گے۔

حدیثِ پاک : بروایت سیّد القرّاء اُبیّ بن کعب رضی اللہ ورسولہٗ عنہ ط

○ فرماتے ہیں۔ مسجد بنی ظفر میں حضور صاحبُ القرآن " صلی اللہ علیہ وسلم " تشریف فرما تھے کہ مجھے فرمایا قرآن سناؤ میں نے تلاوت شروع کی جب مندرجہ بالا آیتِ کریمہ کو پڑھ چکا تو اچانک میری نظر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس پر پڑی تو دیکھا کہ حضور کی مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ع۲ والی دو چشمانِ مبارک سے آنسو موتی کی لڑیوں کی طرح جاری ہیں۔ یہ اظہارِ تشکر و امتنانِ الٰہی سے تھا اور بطور تحدیثِ نعمت فرمایا گیا۔ آدَمُ وَمَنْ دُوْنَهٗ تَحْتَ لِوَآءِیْ" اس عظمت کا ظہور روزِ قیامت ہوگا۔ تمام انبیاء و رُسل اور نسبتِ محمدی صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم پانے والے لواءُ الحمد کے سایہ میں ہوں گے اور یہ نسبت صرف درود شریف سے ملتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالشَّاهِدِ
الشَّهِيْدِ الْمَشْهُوْدِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

ع۱ پ۳ سورۃ اٰلِ عمران آیتِ کریمہ ۳۱ اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ

ع۲ پ۲۷ سورۃ النجم آیتِ کریمہ ۱۷ آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی۔ یعنی جس نُور کا دیدار مقصود تھا اس سے بہرہ مند ہوئے۔ دائیں بائیں کسی طرف ملتفت نہ ہوئے اور نہ مقصود کی دید سے آنکھ پھیری اور نہ بے ہوش ہوئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عظمتِ مُصطفےٰ
صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) تعظیمِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قرآنِ پاک : پ۲۶ سورۃ الفتح آیتِ کریمہ ۸ - ۹

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۗ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝	بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ تم اے لوگو اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح شام اللہ کی پاکیزگی بولو۔ " خزائن العرفان "

☆ تُعَزِّرُوْهُ :۔ عزت کرو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اِس کا تعلّق ظاہری ارکانِ اجسام " سر ہاتھ جسم " سے ہے اور ضمیرہٗ راجع ہے نبیِ اقدس " صلی اللہ علیہ وسلم " کی طرف ،

☆ تُوَقِّرُوْهُ :۔ توقیر۔ تعظیم کرو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اِس کا تعلّق باطن قلب سے ہے۔

☆ وَتُسَبِّحُوْهُ :۔ اور تسبیح پڑھو تم اللہ سبحانہٗ کی صبح و شام یہاں ضمیرہٗ بارز راجع ہے۔ اللہ وحدہٗ کی طرف اور لقولِ مُبرّد ، تُوَقِّرُوْهُ وَتُعَزِّرُوْهُ ای تُبالِغُوا فِی تَعظِیمِہٖ تعظیم میں مُبالغہ کرو تُعَزِّرُوْهُ : کی ضمیرہٗ راجع ہے نبیِّ الطہر " صلی اللہ علیہ وسلم " کی طرف یعنی نبیِ اطہر " صلی اللہ علیہ وسلم " کے صُبح و شام فضائل و کمالات بیان کرو۔ اور درُود شریف پڑھو۔

○ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " عالمِ کائنات میں جمال و کمال ، علم و معرفت ، تعظیم و توقیر ، شمائلُ خصائلُ اور فضائل میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں اور کارخانۂ قدرت میں سب سے زیادہ واجبُ التّعظیم اور آپ کے وسیلہ جلیلہ سے مُتّبعین مُستحقِ تعظیم ٹھہرے ؎

ع ؎ رسُولِ مُعظّم " صلی اللہ علیہ وسلم " کی تعظیم فرضِ عین ہے جو محبّت اور ادب کے بغیر ناممکن ہے۔ توقیر وہی توقیر ہے جس کا مبدأ ادب ہو اور تعظیم وہی تعظیم ہے جس کا منشأ محبّت ہو۔ محبّت ادب سکھاتی ہے اور ادب اتّباع۔ منہٗ غفرلہٗ

فَهُوَ الَّذِیْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهٗ ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِیْبًا بَارِئُ النَّسَمِ[1]
فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَیْسَ لَهٗ حَدٌّ فَیُعْرِبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ
"قصیدہ بُردہ شریف"

① تعظیم کے لیئے قیام سُنّت ہے

☆[1] سیّدۃ النساءِ العٰلمین فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا شکل و شمائل، عادات و اطوار اور حسن کردار میں سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ مشابہہ تھیں۔ نبیِ اکرم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی تشریف آوری پر آپ قیام فرماتیں اور حضور اقدس "صلی اللہ علیہ وسلم" کے کاشانۂ اقدس میں حاضر ہوتیں تو آپ کھڑے ہو کر اکرام اور شفقت فرماتے اور سر کو بوسہ دیتے۔

☆[2] ایک مقام پر حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا اکرام فرماتے ہوئے فرمایا۔ قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ اَوْ خَیْرِکُمْ[2] اپنے سردار یا اپنے سے بہتر کے لیئے کھڑے ہو جاؤ۔ یہ قولی، فعلی سُنّت ہے۔ "صحیح البخاری"

○ اپنے بزرگوں، علماء و مشائخ کے لیئے قیام آدابِ سُنّت سے ہے اور جو قیام
ہ تعظیم کا تعلق باطن "قلب" سے ہے۔ اور اعضاءِ جسمانی سے اُس کا ظہور ہوتا ہے۔ "مُرتّب تحفۃ الصلوٰۃ"

---

[1] آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذاتِ اقدس کے ظاہری باطنی کمالات سیرت اور صورت درجہ کمال تک پہنچے ہوئے ہیں پھر خالقِ کائنات نے آپ کو برگزیدہ کر کے حبیب چُن لیا۔ بے شک رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فضل اور فضیلت کی کوئی حد نہیں کہ بولنے والا زُبان فصاحت و بلاغت سے کچھ بیان کر سکے۔

[2] اس سے کسی بھی صاحبِ فضیلت کی آمد پر کھڑا ہونے کا استحباب معلوم ہوتا ہے اور یہ قیام صرف کھڑا ہونا یا اُٹھنا کے معنی میں ہے اور وُہ قیام جس سے منع کیا گیا ہے وُہ قیام کھڑے رہنے کے معنی میں ہے۔ یہاں اگر مقصود تعظیم نہ ہوتی یا بوجہ نقاہت حُکم ہوتا تو فرمایا جاتا قُوْمُوْا لِلسَّعْدِ پھر سواری سے اُتارنے کے لیئے ایک دو آدمی کافی تھے نہ کہ سب کو حکمِ قیام ہوتا۔ معہٰذا حضور مُعزز و مُعظم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ سے کئی مقامات پر یہ قیام ثابت ہے۔ فتح مکّہ پر حضرت عکرمہ بن ابی جہل کے لیئے قیام فرمایا اور حضرت عدی بن حاتم طائی جب بھی حاضرِ حضور ہوتے تو قیام سے عزّت افزائی فرماتے اور حضرت زید بن حارث، سیّدہ اُمّ النّبی حلیمہ اور حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لیئے قیام ثابت ہے۔ بروایت ابن عبّاس رضی اللہ عنہما حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے بنی ہاشم و آلِ فاطمہ رضی اللہ عنہم کے لیئے اُمّتِ مُسلمہ کو ان کے لیئے قیام کا حکم صادر فرمایا۔ "علامہ عینی شارح مشکوٰۃ المصابیح" ۹

ہ "جلیل القدر صحابی مدنی انصاری سیّد الاوس حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مجاہد علیہا شہادت ۵ ہجری"

حاکم یا بادشاہ کے لیئے ہوتا ہے کہ وہ تخت یا کرسی پر بیٹھا ہے اور نوکر چاکر خدمت میں ہاتھ باندھے ہمہ وقت ایستادہ رہیں۔ ایسا طریق شاہانِ عجم اور اغنیاء کا ہے جو سراسر مذموم اور خلافِ سُنّت ہے۔ ایسے قیام سے روکا گیا ہے۔

☆ شیخ الاسلام تاج الدین سُبکی جلیل القدر علماءِ شوافع سے ہیں۔ ایک محفل میں ذکرِ پاک سُن کر تعظیماً اُٹھ کھڑے ہوئے اُن کی متابعت میں سب لوگ بھی کھڑے ہو گئے فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِیَامًا تَعْظِیْمًا یہ قیام ذکرِ حبیب پر تھا اور تعظیم کے اِس انداز سے مجلس پر ایک عجیب سرور اور نور چھا گیا۔ اور مابعد والوں کے لیئے راہِ ہدایت کی روشنی بکھیر گئے۔

☆ علامہ شہیر فقیہہِ اہلسنّت السید محمد امین ابنِ عابدین شامی علیہ الرحمۃ نے فتاویٰ شامی میں ارقام فرمایا۔

جَرَتْ عَادَۃُ کَثِیْرٍ مِنَ الْمُحِبِّیْنَ اِذَا سَمِعُوْا بِذِکْرِ وِلَادَتِہٖ "صلی اللہ علیہ وسلم" اَنْ یَّقُوْمَ تَعْظِیْمًا قَدِ اسْتَحْسَنَ الْقِیَامُ عِنْدَ ذِکْرِ مَوْلِدِہِ الشَّرِیْفَۃِ ط	محبین میں یہ عادت کثرت سے جاری ہے کہ نبی اطہر "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادت کا ذکرِ مبارک جب سنتے ہیں تو تعظیماً کھڑے ہو جاتے ہیں اور مولود شریف میں قیام کو محبین محمود اور امرِ مستحسن جانتے ہیں۔

○ اہلِ محبت و صاحبانِ ذوق و شوق "سَیِّدُنَا کَرِیْمٌ" صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہوئے قیام کرتے تو عجیب قلبی مسرت و روحی فرحت کا ظہور ہوتا۔ فَضَائِلُھَا لَا یُحْتَاجُ اِلَی الْبَیَانِ ط اِس کے فضائل بیان کی حد سے باہر ہیں۔

فتویٰ از آئمہ اربعہ مجتہدین :- وَنَفَعَنَا اللہُ تَعَالٰی بَرَکَاتَ عُلُوْمِہِمْ ط

☆ سراج الفضلاء عبدالرحمٰن سراج مفتی حنفیہ ☆ سید العلماء احمد دحلان مفتی شافعیہ
☆ اشرف العلماء مولانا محمد اشرفی مفتی مالکیہ ☆ حسن العلماء سید حسن مفتی حنبلیہ

○ نیز فتاویٰ علماءِ المدینۃ المنورہ اَفَاضَ عَلَیْنَا اَنْوَارَ فُیُوْضِہِمْ سے ذکرِ مولد النبی الاعطر "صلی اللہ علیہ وسلم" پر تعظیماً قیام مستحسن اور مستحب ہے۔ وَاللہُ الْمُوَفِّقُ وَبِہٖ نَسْتَعِیْنُ ط وَصَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ ط

☆ چشمۂ زمزم :- وہ مقدس چشمہ ہے جو سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڑیوں سے پھوٹا۔ اس پانی نے آپکے قدمِ مبارک چومے اور دھوئے

ـہ جنہوں نے ادلّہ اربعہ کتاب اللہ، سُنّت رسول اللہ، اجماع، قیاس سے مسائل استنباط و استخراج کرکے اُمّت کی راہبری کی۔

اور غسالہ اپنے اندر سمو لیا۔ جس سے وہ مُقدّس ترین بن گیا۔ مآءِ زمزم کی فضیلت سے ہے کہ ہر وقت اُس کا ذائقہ بدلتا رہتا ہے کسی وقت کھارا، کبھی بھارا کسی وقت نہائیت شیریں اور آدھی رات کے بعد گائے کے تازہ دُودھ کی طرح اور جس کسی کے پاس زمزم ہو اُسے نہ کسی غذاء کی ضرُورت ہے اور نہ دوا کی۔ آبِ زمزم کھانے کی جگہ کھانا اور پینے کی جگہ پینا اور ہر مرض کے لیئے دواءِ شفا ہے اور جو کوئی جس نیّت سے پیئے وہ مُراد پوری ہو۔

☆ سیّدنا عُمر فارُوقِ اعظم "مُرادِ رسُول" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ایک پیالہ پانی سے لبالب بھر کر حاضرِ حضُور ہو گئے۔ عرض کیا یا رسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ آپ کو گواہ بنا کر آبِ زمزم اِس لیئے پیتا ہُوں کہ قیامت کے روز مجھے پیاس نہ لگے اور پھر دُرُود پاک پڑھ کر پی گئے۔ ساقیِ کوثر "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے فرمایا قیامت کے روز میرا عُمر "رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ" پیاس سے محفُوظ ہوگا۔ آبِ زمزم اور وُضو کا بچا ہُوا پانی تعظیماً کھڑے ہو کر پینا سُنّت ہے۔ اور یہ قیام پانی کی تعظیم کے لیئے ہے۔ مومن آبِ زمزم پیٹ بھر کر پیتا اور بطورِ شُکر دُرُود شریف پڑھتا ہے

○ جس "چیز" کی نسبت اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ کے مقبُولانِ بارگاہ سے ہو اُس کی تعظیم واجب ہے یہ ایک صاف شفّاف چشمہ، سیّدنا ایُّوب عَلَیْہِ السَّلَامُ کے قدموں کی ایڑیوں سے پھُوٹا، اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ کی طرف سے یہ صبر کا پھل تھا جس سے آپنے پیا اور غُسل کیا تو شفا پائی۔ سیّدتنا مریم پاک کے لیئے قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا[1] چشمہ جاری ہُوا یہ حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَامُ کی ایڑی مارنے سے پھُوٹا۔ جس کا پانی نہائیت شیریں تھا۔

○ وُہ کتنا مُبارک اور پاکیزہ چشمہ ہے۔ جس چشمہ کی نسبت اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ کے پیاروں سے ہو گئی جس سے یہ فضیلت پا گیا اور اگر غیرُ اللّٰہ[2]، مِنْ دُوْنِ اللّٰہ کی طرف نسبت ہو تو اُس کی نہ کوئی عزّت ہے اور نہ توقیر و تعظیم جیسے گنگا کا پانی۔ اِن کی تعظیم بوجہ شبیہِ کفّار اور نسبتِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہ حرام ہے۔ لیکن اس کا استعمال پینا، غسل کرنا وغیرہ جائز ہے۔

☆ حضرت سیّدنا اسمٰعیل، سیّدنا ایُّوب، سیّدۃ مریم عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ کو یہ چشمے نہائیت

---

[1] پ ۱۶ سورۃ مریم آیتِ کریمہ ۲۴ بے شک تیرے رب نے تیرے نیچے ایک نہر بہا دی ہے۔

[2] یہاں غیرُ اللّٰہ سے مُراد مِنْ دُوْنِ اللّٰہ یعنی اَللّٰہ سُبحانہٗ کے مخالف، مقابل بُت طاغوت کافر ہیں۔ "حاشیہ صفحہ ۱۶۷ ملاحظہ ہو"

محنت مشقت اور شدید ابتلاء کے بعد عطا ہوئے اور سیدالانبیاء والمرسلین علیہ افضل الصلوات واکرم التسلیمات کو بھی ربّ کریم نے ایک چشمہ عطا فرمایا

قرآن پاک : پ۳۰ سورۃ الکوثر آیتِ کریمہ ۱

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ ۝	اے محبوب! بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں

○ کوثر سے مراد خیرِ کثیر بے حد و حساب فضائل و کمالات معجزات محامد و محاسن عطا فرمائے۔ یا امتِ کثیرہ یا حوضِ کوثر مراد ہے اور یہ حوضِ کوثر تو بے طلب بے مانگے بے محنت مالکِ متعال نے مصطفےٰ کریم کو عطا فرما کر مالکِ کوثر و تسنیم "اَللّٰھُمَّ نُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلَیۡہِ" بنا دیا ؎

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یعنی محبوب و محب میں نہیں ہے میرا تیرا

☆ تفسیر روح البیان میں علامہ الشیخ اسمٰعیل حقی قدس سرّہٗ فرماتے ہیں۔

○ حوضِ کوثر جنّت میں ہے۔ عرشِ عظیم پر لکھا ہے۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ بِسۡمِ کی م سے پانی کا چشمہ، اللّٰہ کی ہ سے دودھ کا چشمہ الرَّحۡمٰنِ کی م سے شرابًا طہورًا کا چشمہ اور الرَّحِیۡمِ کی م سے شہد کا چشمہ جاری ہے اور پھر چاروں مل کر حوضِ کوثر میں آگرتے ہیں اور یہ حوضِ کوثر، قیامت کے روز مومنین کی پیاس بجھانے کے لیے جنّت سے میدانِ محشر میں لایا جائے گا۔ اور پھر جنّت میں منتقل کر دیا جائے گا اور درود شریف پڑھنے والے اس سے سیراب ہونگے اور زمزم کا مقدّس چشمہ تا قیامِ قیامت کعبۃ اللّٰہ کے صحن میں مومنین کو سیراب کرتا رہے گا اور حوضِ کوثر ابدًا لآباد رہے گا ؎

اس میں زم زم ہے کہ تھم تھم اس میں جم جم ہے کہ بیش
کثرتِ کوثر میں زم زم کی طرح کم کم نہیں
ان کو بے مانگے ملے ان کو رگڑ کر ایڑیاں
صاحبِ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسر صاحبِ علیہ السلام زم زم نہیں

☆ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ الباری تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں۔ اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ فَاَعۡطِ اَنۡتَ الۡکَثِیۡرَ ط پیارے ہم نے آپ کو بہت کچھ دیا اور آپ بھی اپنوں کو بہت کچھ دیا کریں۔ "یہ آپ ہی کی شان کے لائق ہے"۔ "روضۃ القیومیہ"

☆ شہیر العصر السید عبد الغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ جو اجلّہ اولیاءِ کرام سے ہیں۔ جب بھی وضو

؎ لولا التسمیۃ لھلکت البریۃ قول سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و بجاہہٖ علینا ط

فرماتے تو وضو کا بقیہ پانی تعظیماً کھڑے ہو کر پیتے اور اس سے شفا چاہتے۔ تو ربِّ کریم شفا عطا فرما دیتا۔ "فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَلِرَسُوْلِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ" ط

☆۷ امامِ ربّانی سرکار مجدّدِ اعظم الشیخ احمد نقشبندی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز کا کمال تقویٰ:- آپ نے دورانِ سفر وضو کے لئے پانی طلب فرمایا۔ کسی نے دریائے گنگا کا پانی پیش کر دیا تو آپ نے فرمایا وضو کرنے اور پینے (بروز ہولی، دیوالی) میں ایک قسم کے پانی کی تعظیم ہے چونکہ کفرستانِ ہند کے بُت پرست اس دریا کو متبرک سمجھتے ہیں۔ فلہٰذا ہم اس پانی سے استنجا کریں گے۔ وضو نہیں۔

☆۸ **احادیثِ پاک:** عمامہ سُنّتِ لازمہ دائمہ اور مؤکدہ ہے۔

☆ شُدُّوا الْعَمَائِمَ فَاِنَّ الْعِمَامَۃَ سِیْمَاھُمُ الْاِسْلَامِ ط	عمامہ باندھا کرو یہ اسلام کی نشانی ہے۔ اور اس کی زینت۔
☆ اَلْعَمَائِمُ تِیْجَانُ الْمُسْلِمِیْنَ ط	عمامے مسلمانوں کی عزّت کے تاج ہیں۔

☆ مُلّا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری نے شرح مشکوٰۃ المصابیح میں فرمایا۔

لَمْ یَرَوْنَ اِنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَبِسَ قَلَنْسُوَۃً بِغَیْرِ الْعِمَامَۃِ ط	کسی نے نہیں دیکھا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو بغیر عمامہ کے ٹوپی پہنی ہو۔

○ اصلاً مروی نہ ہُوا کہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے کبھی بغیر عمامہ کے صرف ٹوپی ہی پہنی ہو۔ عمامہ کا سُنّت ہونا سُنّتِ متواترہ سے ہے اور اس کا استخفاف از کفر ہے۔

☆ سیّدنا جبرائیل امین علیہ السلام عمامہ باندھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لاتے۔ عمامہ سفید۔ کالا اور سبز رنگ تینوں احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہیں۔ فتح مکہ معظمہ پر کالا عمامہ تھا اور قیامت کے روز مقامِ محمود پر سبز عمامہ ہوگا اور جمعۃ المبارک کو سفید عمامہ باندھتے اور سفید عمامہ آپ کو پسند تھا۔ جبکہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو سفید لباس مرغوب اور محبوب تھا۔

تحفے: ☆۱ سفید عمامہ ؛ ۱ یہ سُنّتِ مؤکدہ ہے اس کے باندھتے وقت

---

۱ کالا عمامہ بوجہ شعارِ شیعہ متروک ہے۔ اولیاءِ نقشبند مسنون طریقہ کے مطابق پنج کلی ٹوپی پر سفید دستار باندھتے ہیں۔ پنج کلی کی نسبت پنج تن پاک سے ہے اُس کی گولائی کی نسبت سبز گنبد اور نیچے کی پٹی کائناتِ عالم کے حصار سے تعبیر ہے۔ یہ پنج کلی ٹوپی کُلَاہِ فقر ہے۔ اس پر دستار باندھنا سُنّت ہے۔ ۱۲ منہ

کھڑا ہونا یہ عمامہ کی تعظیم ہے۔ جب سے عُلماءِ ظواہر فی زمانہ نے اِس سُنّت مُبارکہ کو ترک کیا۔ اُن کی عزّت جاتی رہی اُن کے لئے قراقلی کی ٹوپیاں عقل پر حجاب بن کر رہ گئیں۔

☆ سفید داڑھی علے۔ یہ دو تحفے شبِ معراج کو ربُّ العزّت نے اپنے محبوب پاک شاہِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُمّت کے لئے عطا فرمائے۔

○ حضرت یحییٰ بن اکثم علیہ الرحمۃ ایک جلیل القدر محدث گزرے ہیں۔ وصال کے بعد اپنے ایک محرمِ راز دوست کو خواب میں ملے تو اُس نے پوچھا اے یحییٰ ساری زندگی تم نے قال اللہ وقال الرسول عزّ وجلّ صلی اللہ علیہ وسلم میں گذاردی۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تیرا کیا حال ہے۔ کہا جب میں بارگاہِ کریمی میں پہنچا تو حکم ہوا۔ اے یحییٰ! مجھے بھی میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سناؤ۔ عرض کیا اے کریم! تیرا فرمان "حدیثِ قدسی" ہے: "جس کی ڈاڑھی کے بال سفید ہوں گے میں اُسے روزِ قیامت عذاب نہیں دوں گا۔" ربِّ کریم نے فرمایا میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ جا۔ میں نے تجھے بخش دیا اور میرے جنّتُ النعیم میں داخل ہو جا علے۔ "رواہ عبدُ الرزّاق فی مصنّفہ"

علے سفید بالوں کی اللہ ربُّ العزّت کے ہاں بڑی عزّت ہے۔ معلوم! بعض نام نہاد مُفتی، عُلماء و فضلاء "خضاب کو جائز قرار دینے والوں نے" نور کو ظلمت سے اور وجاہت کو قباحت سے اور سفید داڑھی کو کالے رنگ سے کیوں بدل دیا۔ یہ کتنا بھونڈا اور قبیح فعل ہے۔ کالے خضاب کو کس طریق سے بزعمِ خود امرِ مشروع قرار دے کر عجیب تاویلات کا دروازہ کھول دیا۔ حالانکہ یہ حرام ہے (وسمہ سے ہو یا لتسمہ ۔ فتاویٰ عالمگیری)۔ جس کو "مَعَاذَ اللہ" سُنّت تک ثابت کرنے میں خوفِ خدا نہیں کرتے۔ اگر غور کریں تو بڑھاپے میں چہرے پر جھُریاں اور نوجوانوں کی طرح کالی سیاہ رنگت کی گئی داڑھی یہ کتنا عجیب تماشا لگتا ہے۔ "یَا لِلْعَجَبَا" اور طُرفہ یہ کہ خلافِ سُنّت داڑھی کے کٹانے سے تقویٰ کے انوار مفقود ہو جاتے ہیں۔ چہرہ قابلِ زیارت وہی ہوتا ہے جس پر انوار سُنّت برس رہے ہوں۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ○ "حکمُ العیب فی حُرمۃ تسوید الشیب"

علے اولیاء ابدال نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ تم نے ہمّتِ باطنی میں اپنے مرتبہ سے بڑھ کر بھی کسی کو پایا ہے فرمایا ہاں ایک مرتبہ مسجدِ نبوی شریف میں المحدّث عبدُ الرزّاق علیہ الرحمۃ کے درسِ حدیث میں شریک تھا۔ انوارِ حدیث برس رہے تھے۔ اچانک میری نظر ایک آدمی پر پڑی۔ جو سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور با ادب دو زانو بیٹھا درود شریف پڑھ رہا تھا۔ میں اُس کے پاس گیا اور کہا۔ کتنا پیارا درس ہو رہا ہے۔ تم بھی

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

⑨ **نعت خوانی**: صحابہ کرام حضرات عبداللہ بن رواحہ انصاری، زید بن ثابت، کعب بن زہیر قصیدہ بانت سعاد، حسّان بن ثابت انصاری المؤید بروح القدس رضی اللہ و رسولہ عنہم عہدِ رسالت سے قیامت تک آنے والے نعت خواناں۔ نعت گویاں کے امام ہیں۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زندگی میں اُن کے لئے مسجد نبوی میں منبر بچھایا جاتا۔ جس پر آپ کھڑے ہو کر بارگاہِ رسالت میں ہدیۂ عقیدت نعت پیش کرتے اور آپ کھڑے ہو کر تعظیماً صفاتِ رسالت بیان کرتے۔ جن کی تائید سیّدنا جبرائیل علیہ السلام فرماتے اور حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" آپ کو عطائیں اور دعائیں دیتے یہ قیام عظمت نعت مبارک کے لئے ہے جو سنّت سے ثابت ہے۔

ایک طرف اپنے نعتیہ کلام میں فضائل و خصائص بیان فرماتے اور دوسری طرف کفّار کے لایعنی اعتراضات و الزامات کا بڑی شدّ و مد سے دندان شکن جواب دیتے۔ کتنے مبارک "اشعار" ہیں جو آج چودہ سَو سال کے بعد بھی ایمان افروز او سرور بخش ہیں۔ عظیم شاعرِ رسول کے لئے عظیم دعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ حَسَّانًا بِرُوْحِ الْقُدُسِ
مَادَامَ یُنَافِحُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

اے اللہ سبحانہٗ! تائید فرما میرے حسّان ابن ثابت کی لسانِ جبرائیل علیہ السلام سے جب تک وہ تیرے رسول کی مدح میں اور دشمنوں کے دفعیہ میں رہیں۔

○ وہ مبارک نعتیں جن کی تائید ربّ کریم نے دربارِ مصطفٰے "صلی اللہ علیہ وسلم" میں روح القدس سے کی وہ کتنی عظیم ہیں۔ اَعَزَّ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ لِعِزَّۃِ الدَّارَیْنِ وَجَزَاہُ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ ط ہ

وَاَحْسَنُ مِنْکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِیْ
وَاَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ
کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

بقیہ حاشیہ

چل کر حدیثِ پاک سُنو۔ کہنے لگا تم جاؤ جا کر عبدالرزاق سے حدیث سُنو ہم تو حدیث والوں سے سُن رہے ہیں۔ میں نے کہا۔ اِس کی دلیل۔ فرمایا میرا نورِ فراست کہتا ہے تم خضر علیہ السلام ہو۔ لہٰذا میں جان گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے بعض ولی ایسے بھی ہیں جن کے علوِّ مرتبہ کو میں نہ جان سکا لیکن وہ مجھے پہچانتے ہیں "۔ ہ

ڈھونڈا ہی کریں صدرِ قیامت کے سپاہی
وہ کس کو ملے جو تیرے دامن میں چھپا ہو
اللہ یونہی عمر گزر جائے گدا کی
سر خم ہو درِ پاک پہ اور ہاتھ اُٹھا ہو

⑩ درسِ قرآنِ پاک اور حدیثِ پاک :-

○ سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ و رسولہ عنہ فرماتے ہیں۔ بعد از نمازِ فجر یا قبل از نمازِ مغرب حضور نبی اُمّی، فداہُ اَبِی وَ اُمِّی" صلی اللہ علیہ وسلم "مسجد نبوی شریف میں درس ارشاد فرمایا کرتے۔ بعد ازاں جب تشریف لے جاتے تو ہم تعظیماً، ادباً آپ کے ساتھ کھڑے ہوجاتے تاآنکہ آپ حجرہ مطہرہ کے اندر داخل ہوجاتے۔ تو پھر ہم کسی دوسری طرف متوجہ ہوتے۔

⑪ سلطان عثمان ترکی خاقانِ اوّل بانیٔ خلافتِ عثمانیہ علیہ الرحمۃ الرحمانیۃ ط

○ ایک دفعہ دورانِ سفر جنگل میں ایک جھونپڑی میں پناہ گزین ہوئے اور جب سونے لگے تو اچانک دیکھا کہ ایک طرف حمائل شریف لٹکی ہوئی ہے۔ قرآنِ پاک کے ادب میں ساری رات کھڑے کھڑے گزار دی اور اُس طرف پاؤں کرنا گوارہ نہ کیا تو ہاتفِ غیب سے آواز آئی۔ اے عثمان! ہم نے تمہیں سارے عالمِ اسلام کی سلطنت عطا کی اسی طرح اس پر عمل کرنا۔ خلافتِ عثمانیہ میں ترکوں نے جو حرمین شریفین کی خدمات سرانجام دیں اور تعظیم ادب و احترام کو ملحوظ رکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آثارِ مبارکہ اور تبرکات کی حفاظت اور درود شریف پر مواظبت کی یہ اُنہی کا حصہ تھا۔ "تِلْكَ اَحَدَ عَشَرَةَ كَوْكَباً"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ
وَجَمَالِهٖ وَكَمَالِهٖ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

② توقیرِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ط

① سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ جو مشہور محدث اور آئمہ مجتہدین سے ہیں۔ آپ حدیثِ رسول اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم مبالغہ کی حد تک کرتے تھے۔ اوّل غسل فرماتے اور پھر فرش بچھایا جاتا اور مسند ٹھیک ہوتی۔ لوبان خوشبو سلگتی پھر منبر شریف پر بیٹھ کر کمال تعظیم و ادب سے حدیثِ پاک بیان فرماتے۔ کسی نے پوچھا۔ جناب! اتنا اہتمام کیوں کرتے ہو تو فرمایا تَعْظِيْمًا وَّ اَدَبًا لِّلْحَدِيْثِ ط

② بعض اوقات آپ مدینۃُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گلیوں میں نوافل ادا فرماتے کسی نے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا ان مقدس گلیوں میں اس لئے نوافل پڑھتا ہوں

کہ میرا سجدہ اُس جگہ ہو جائے جہاں رسُولُ اللہ ”ﷺ“ کے قدمِ اقدس لگے ہوں تو نقشِ پا کا صدقہ میرا سجدہ قبول ہو جائے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط ~

نگاہِ شوق نے گُل کے عوض سجدے بکھیرے ہیں — جہاں نقشِ قدم دیکھا وہیں سنگِ جبیں پایا

○ حقیقت ہے کہ صاحبِ خُلقِ عظیم ”ﷺ“ کی محبّت، تعظیم اور اتّباع سے ہی انسان عظیم بنتا ہے۔ صحابہ کرام میں فارُوقِ اعظم، اولیاءِ عظام میں غوثِ اعظم اور عُلماءِ مجتہدین میں امامِ اعظم اور شریعت اور طریقت کے مجمعُ البحرین، مجدّدِ اعظم قَدَّسَ اللہُ اَسرارَھُم ط

☆ قرآنِ پاک : پ ۲۸ سورۃُ المنٰفقون آیتِ کریمہ ۸

وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ	عزّت تو اللہ اور اُس کے رسُول اور مسلمانوں کے لیئے ہے

○ بے شک عزّتوں کا حقیقی مالک اور خالق اَللہ عَزَّ اسْمُہٗ ہی ہے جو ذُوالجلال وَالْاِکرام ہے لیکن اَللہ عَزَّ اسْمُہٗ نے ساری عزّتیں اپنے رسُول عزیز و جلیل کے رلئے پیدا کیں اور طرح طرح کی صفتوں، فضیلتوں، عظمتوں کے نگینے جڑکر عزّتوں کے یہ مُرصّع تاج سَرو سرور محبُوبِ مُطلق ”ﷺ“ کے سر مُبارک پر سجائے اور قیامت کے روز تمام عالمِ محشر کے سامنے شفاعتِ کبریٰ کا تاج مکلّل اپنی صفات کے نُور سے مزیّن کر کے مقامِ محمُود پر اپنے دستِ رحمت سے محبُوب کے سر پر رکھے گا۔ مُؤمنین عزّت کے جھنڈے ”لواءُ الحمد“ کے سایہ کے نیچے ہوں گے۔ ”اَلحمدُ للّٰہِ علیٰ نَعمائِہٖ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ علیٰ حَبیبِہٖ وَآلِہٖ وَصَحبِہٖ“ ط

○ مُنافقین اور اُن کی ذرّیت کی لُغت ”سینہ گزٹ“ میں عزّت کسے کہتے ہیں؟ اور قبیح لفظ ذلیل سے کیا مفہوم مُراد لیا۔ اِن ذلیل ضلیل عَلَیْہِ اللَّوْمُ وَالتَّذلِیل ط ہمزادوں نے رسُول عزیز و جلیل ”ﷺ“ اور صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ وَرَسُولُہٗ عَنْھُمُ المنعام کو مقامِ ادب سے فروتر اور گِرے ہُوئے یہی الفاظِ شنیعہ مُنافقین کی مُوافقت طبع میں اپنی کتابوں علیٰ میں لکھے۔ حالانکہ اَللہ ربُّ العزّت نے اُن کے سروں پر تاج ”ﷺ“ کے اور تاج رَضِیَ اللہُ عَنْہٗ کے

علیٰ اُبی ابنِ سلول مُنافق نے عظیم و کریم رسُول ”ﷺ“ اور صحابہ عظام کے رلئے یہ کلمہ ملعُونہ کہا تھا ”لَعَنَ اللہُ قَائِلَھَا وَقَابِلَھَا“ فی زمانہ کے بعض مُصنّفین نے بھی یہ کلمہ نازیبا لکھ کر اپنے آپ کو اُس کا ہمزاد ثابت کیا وہ اَعَاذَنَا اللہُ عَنْ ذٰلِکَ الْھَفَوات اُن کی تصنیفات اُن کی گُستاخانہ عبارات اور توہین آمیز کلمات کی آج بھی گواہ ہیں۔ اور صحابہ کرام ذَوِی الاحترام وَالاحتشام اَعَزَّہُ اللہُ الْعَزِیْزُ بِعِزَّۃِ الدَّارَیْنِ کی عزّت پر قرآنِ عزیز شاہد ہے۔ وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ع پ ۲۸ سورۃ المنٰفقون ۸

سجائے ہیں اور رحمۃ اللہ علیہ کی عزّت کی دستاریں مومنوں کو عطا ہوئیں[1]

○ رأسُ المُنافقین نے غزوۂ مُریسیع کے بعد ایک کمسن لیکن جلیلُ القدر صحابی زید بن ارقم رضی اللہ ورسولہٗ عنہما کے سامنے یہی الفاظ کہے۔ جس پر وحی الٰہی کا نزول ہُوا۔ لَیُخۡرِجَنَّ الۡاَعَزُّ مِنۡهَا الۡاَذَلَّ ؕ (سورۃ المنٰفقون ۸) منافقین نے اپنے لئے اَعَزّ کا لفظ بولا تھا۔ اس پر منافق کے بیٹے نے جو ایک مخلص اور عظیمُ المرتبت صحابی تھے۔ باپ پر تلوار سونت لی اور کہا اے ابّا کہہ مَیں ذلیل اور صحابہ عزّت والے۔ اُس سے یہ الفاظ کہلوائے تو پھر چھوڑا۔ یہ ہے محبّتِ رسُول کا مظاہرہ۔ لیکن وُہ تو اپنے خبثِ باطن اَور قلبی مرض اَور مُنافقت کا ثبوت بہم پہنچا چُکا تھا۔ اس آیتِ کریمہ کے نزول کے بعد جلد ہی رئیسُ المنافقین اُبیّ بن سلول علیہ ما علیہ کو ربّ کریم نے مدینہ منوّرہ اور اس دُنیا سے نکال کر جہنّم میں داخل کر دیا۔

☆۴ بطلِ جلیل، عالمِ نبیل سیّدنا امام احمد بن حنبل از آئمہ مجتہدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ ؕ

○ عبّاسی خلیفہ مامُون نے معتزلہ کے فتنہ میں آپ کو خلقِ قرآن کے مسئلہ پر ایسے کوڑے مارے۔ کہ اگر وُہ ہاتھی کو بھی مارے جاتے تو وُہ چنگھاڑ اُٹھتا لیکن آپ نے صبر سے کام لیا اور قرآنِ عزیز کی عزّت رکھ لی اور خاندانی آداب کا یہ عالم تھا جب خلیفہ متوکل نے معذرت خواہانہ انداز اختیار کیا تو آپ نے فرمایا۔ جب مجھے کوڑا لگتا تو جسم سے علیحدہ ہونے سے پہلے معاف کر دیتا تھا کوڑا مارنے والا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے مکرّم چچا سیّدنا عبّاس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اولاد سے تھا۔ رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً ؕ

☆۵ مشہور محدّث عبدُاللہ بن مُبارک تلمیذِ عزیز فقیہہِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہما ؕ

○ فرماتے ہیں مَیں ایک دِن سیّدنا امام مالک[2] کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھا۔ آپ

---

[1] لِلّٰهِ الۡعِزَّةُ جَمِیۡعًا ؕ یُؤۡتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ عزّتوں کا مالک اللہ عزّاسمہٗ ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔

[2] آپ جلیلُ القدر صحابی سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ ورسولہٗ عنہما کے لختِ جگر اور نورِ چشم، متقدّمین میں امامُ المحدّثین اور مشہور فقیہہِ اعظم اور یکے از آئمہ مجتہدین تھے حضور دانائے خفایا وغیوب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اُن کے علمی فضائل کی خبر اُنکی پیدائش سے پہلے ہی دے دی تھی۔ محدّثین عظام حضور پُرنور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام الیٰ یوم النّشور کی غیب کی خبر "پیشین گوئی" کا مصداق سیّدنا امام مالک رضی اللہ عنہٗ کو سمجھتے تھے۔ ۱۲ منہ

درسِ حدیثِ پاک بیان فرما رہے تھے یکدم آپ کا رنگ مُتغیّر ہو گیا مگر آپ نے تسلسل حدیثِ پاک بدستور جاری رکھا۔ اور بیان فرماتے رہے یہاں تک کہ کئی مرتبہ ایسا ہُوا۔ جب درس حدیثِ مُبارک ختم ہُوا تو دُعا مانگی گئی تو میرے استفسار پر ارشاد فرمایا۔ آج مجھے بچھّو نے سولہ ۱۶ مرتبہ ڈنگ مارا ہے۔ لیکن مَیں نے رسُولُ اللّٰہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی حدیثِ پاک کی عزّت و عظمت، اجلال و اکرام، ادب و احترام کے باعث صبر کیا۔

☆ ادب کا یہ عالم تھا ساری زندگی مدینہ مُنوّرہ میں گزاری لیکن کبھی سواری نہیں کی فرماتے ہیں مجھے اللّٰہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے۔ مَیں اِس سرزمین میں گھوڑے پر سواری کروں۔ جس زمین پاک میں حضُور اللّٰہ کے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم"، استراحت فرما رہے ہوں اور مدینہ مُنوّرہ سے محبّت کا یہ عالم تھا۔ ساری زندگی صِرف ایک دفعہ فریضۂ حج کے لیئے مکّہ مُعظّمہ گئے۔ ساری زندگی یہیں گزار دی کہ کہیں موت مدینہ مُنوّرہ سے باہر نہ آجائے اور محبُوبِ ربِّ کریم "عزّوجلّ" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ" کی آپ پر وُہ نظرِ عنائیت تھی کہ کبھی آپ نے مُشاہدۂ جمالِ جہاں آرا سے اُنہیں محرُوم نہیں رکھا خود ارشاد فرماتے ہیں۔

مَا بِتُّ لَیۡلَۃً اِلَّا رَأَیۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ط

کوئی رات ایسی نہیں گزرتی جس میں رسُولِ کریم، "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت سے مُستفیض نہ ہوتا ہوں۔

حدیثِ پاک : رسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعَالٰے عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔

یُوۡشَکُ النَّاسُ اَنۡ یَّضۡرِبُوۡا اَکۡبَادَ الۡاِبِلِ فِیۡ طَلَبِ الۡعِلۡمِ فَلَا یَجِدُوۡنَ عَالِمًا اَعۡلَمَ مِنۡ عَالِمِ الۡمَدِیۡنَۃِ ط

عنقریب لوگ طلبِ علم کے لیئے لمبا سفر کرتے ہُوئے اُونٹوں پر آئیں گے مُشقّت کی وجہ سے اُن کے جگر گھِل جائیں گے لیکن اُنہیں مدینہ مُنوّرہ کے عالم سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں ملے گا۔

☆ مشہور بزرگ ابُو عبدُاللّٰہ رحمۃُ اللّٰہ فرماتے ہیں۔ "سُنّت خیرُ الانام"

○ مَیں نے ایک رات خواب[1] میں دیکھا حضُور رؤُف رحیم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مسجدِ نبوی شریف میں جلوہ افروز ہیں اور امام مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ، حضُور انور صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے کھڑے ہیں اور بہُت سے لوگوں کا ہجوم ہے۔ اور مجمع کی کثرت کا کوئی شمار نہیں۔

[1] مومن کا خواب، نبوّت کے فیضان کا حصّہ ہے۔

عالمِ عُلومِ اوّلین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کستوری رکھی ہوئی ہے ۔ آپ مٹھی بھر بھر کر سیّدنا امام مالک رضی اللہ عنہ کو دے رہے ہیں اور آپ اُس کستوری کو لوگوں میں تقسیم کر دیتے ہیں لوگ کستوری سے اپنی اپنی جھولیاں بھر رہے ہیں اور کستوری کی خوشبو سے مسجدِ نبوی اور دُور دُور سے آنے والے لوگوں سے خوشبو کی لپیٹیں آ رہی ہیں فَاَوَّلْتُ ذٰلِكَ الْعِلْمَ وَ اِتِّبَاعَ السُّنَّةِ ط میں نے اِس خواب کی تعبیر علمِ حدیث پاک اور اتباعِ سُنّت سے کی یہ تعظیم کا جمال تھا اب ذرا جلال کی کیفیت بھی اِن نفوسِ قدسیّہ کی ملاحظہ ہو۔

☆٧ ایک دن قاضیُ القُضاۃ امام ابو یُوسف شاگردِ رشید سیّدنا امامِ اعظم رحمہما اللہ کی مجلس میں ذکر ہوا کہ سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کدّو بہت پسند تھا۔ ایک شخص نے کہا مَا اَنَا اُحِبُّہٗ مجھے تو پسند نہیں۔ آپ غیض و غضب سے آگ بگولہ ہو گئے اور تلوار سونت لی اور فرمایا جَدِّدِ الْاِیْمَانَ وَاِلَّا لَاَقْتُلَنَّكَ ط ابھی تجدیدِ ایمان کر ورنہ تجھے قتل کر دوں گا۔ یہ غیرتِ ایمانی اور جذبۂ عشق تھا۔ جو جلال سے ظاہر فرمایا۔ "مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کتاب الاطعمہ"

☆٨ ایک ولی اللہ نے کدّو شریف کھایا۔ لیکن پیٹ میں گڑبڑ ہو گئی تو فرمایا میرا معدہ خبیث ہو گیا ہے جو سُنّتِ رسُول کو قبول نہیں کرتا ۔ یہ نہیں فرمایا کہ کدّو شریف خراب ہے ۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْ ذٰلِكَ ط

☆٩ خواجۂ خواجگان سیّد معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ (وصال ٦٣٣ ہجری) فوائدُ السّالکین میں فرماتے ہیں۔

○ ایک مرتبہ مجلس میں وعظ فرما رہے تھے جب بھی داہنے جانب نظر پڑتی تو ساتھ ہی تعظیماً کھڑے ہو جاتے۔ اِسی طرح آپ دورانِ وعظ کئی مرتبہ کھڑے ہوئے بعد از اختتامِ مجلس کسی نے پوچھا تو فرمایا میری نظر جب بھی دربارِ مُرشد پاک خواجۂ خواجگان حضرت عُثمان ہرونی قدس سرہ الرحمانی کے روضۂ پاک پر پڑتی تو ادب بجالاتے ہوئے تعظیماً کھڑا ہو جاتا تھا۔ کیونکہ مُرشدِ کامل حیات و ممات میں واجبُ التّعظیم ہے بلکہ بعد از ممات زیادہ مُستحقِ تعظیم ہوتے ہیں اولیاءِ کاملین نے میدانِ محبّت میں مُرشد کے شہر کے کتّوں کا بھی ادب کیا ہے۔ مُرشد کا ادب درجاتِ ولائیت کی پہلی سیڑھی ہے ؎

نہی صد دستہ ریحان پیش بُلبل　　نخواہد خاطرش جز نکہتِ گُل

؎ مروی ہے کہ بعد از وصال آپ کی پیشانی پر نُوری الفاظ سے لکھا ہوا تھا "مَاتَ حَبِیْبُ اللّٰہِ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ ط"

☆۱۰ محبوبِ الٰہی السیّد نظامُ الدّین اَوْلیاءؒ چشتی دِہلوی بدایُونی، نَوَّرَاللہُ مَرْقَدَہٗ ط

○ ایک مرتبہ آپ[عـ۱] مَعہ مُریدین دہلی کی شاہراہ سے گزر رہے تھے اچانک سامنے ایک کُتّا نظر آیا تو آپ ایک طرف ہٹ کر ادبًا کھڑے ہو گئے۔ اُس کے چلے جانے کے بعد جب واپس اپنی قیام گاہ پر پہنچے تو کسی نے عرض کیا۔ سرکار وہاں ادبًا کھڑا ہونا چہ حکمت دارد؟ فرمایا ایک کُتّا نظر آیا۔ ایسا کُتّا ایک مرتبہ مَیں نے پاکپتن شریف کی گلی میں دیکھا تھا ؎

اگر پائے سگ مے بوسم اے ناصح مزن طعنہ ۔۔۔ کہ من چنداں بکوئے آشنائے دیدہ ام اورا

☆۱۱ صَلوٰۃ و سَلام بحضور سیّدُ الانام صَلَّی اللہُ تعَالٰی علیہ وَسلَّم ط

○ مدینہ مُنوّرہ زَادَاللہُ شرفاً وَّتعظیماً بارگاہِ رحمۃٌ للعٰلمین میں مُواجہہ شریف کے سامنے غُلامانہ اندازِ محبّت میں نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر اور تعظیماً کھڑے ہو کر صَلوٰۃ و سَلام عرض کیا جاتا ہے۔ تمام اُمّت کا اِس پر اجماع ہے۔ بَعدہٗ شیخین کریمین سیّدِنا صدّیق اکبر اور فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تعالٰی وَرَسُولُہٗ عنہما (صفحہ ۳۹۱ ملاحظہ ہو) کی خدمتِ اقدس میں سَلام عرض کرنا اُمّتِ مُسْلِمہ کا طریق ہے۔ بِفَضْلِہٖ تعَالٰی یہ سلسلہ تاقیامت جاری و ساری رہے گا۔ بیٹھ کر سَلام عرض کرنا توقیر و تعظیم کے خلاف ہے۔

"تِلْكَ اَحَدَ عَشَرَةَ كَوْكَبًا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

الطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

[عـ۱] سُلطانُ المشائخ السیّد محمّد نظامُ الدّین اَوْلیاء محبوبِ الٰہی (وصال ۷۲۵ھ)، قطبُ الاقطاب بابا فریدُ الدّین گنج شکر (وصال ۶۶۴ھ) رحمہما اللہ رحمۃً وَّاسِعَۃً کے محبوب خلیفہ تھے۔ دہلی میں آپ کے زمانہ میں سات بادشاہ گزرے جو سوائے ایک کے سب عقیدت مند تھے۔ آپ کے لاکھوں مُرید صادِق اور سینکڑوں خُلفاء تھے جو ولائیت میں اکمل تھے۔ آپ کے ملفُوظاتِ مُبارکہ پر دو مجموعے فوائدُ الفؤاد، امیر سیّد حسن سنجری اور افضلُ الفوائد امیر خسرو علیہما الرّحمۃ جو آپ کے چہیتے مُرید اور خلیفہ تھے جن کے متعلق آپ کا مشہُور مقولہ ہے کہ روزِ قیامت مجھ سے رب تعالٰی پُوچھے گا کہ محبُوب! کیا لائے تو مَیں امیر خسرو کو پیش کر دُوں گا۔ چشتیہ نظامیہ سلسلہ آپ کی طرف منسُوب ہے۔ دہلی شریف میں آپ کا مزارِ مُقدّس مرجع عوام و خواص ہے۔ "دلائل الخیرات" کا آپ روزانہ ختم فرمایا کرتے۔ جس سے مرتبہ محبُوبی پایا۔ اور اپنے خلفاء اور مُریدین کو دلائل الخیرات کی اجازتیں عطا فرمایا کرتے۔ اولیاءِ چشت نے درود شریف سے اہلِ بہشت کا لقب بارگاہِ محبوب صَلَّی اللہُ علیہ وآلہٖ وسَلَّم سے پایا۔ ۱۲ منہ، کان اللہ لہٗ

تقبیلِ اسمِ محمّد

صَلَّی اللّٰہُ تعَالیٰ عَلَیہِ وَسَلَّمَ

☆ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ المتوفی ۵۴۴ھ نے "الشفا بتعریفِ حقوقِ المصطفٰے" میں فرمایا۔

○ جہاں اسمِ محمّد علیہ الفُ صلوٰۃٍ وّ الفُ الفِ سلامٍ چارٹ، کتبہ، طغریٰ، دیوار یا کاغذ پر لکھا ہو وہاں ملائکہ کرام چاروں طرف اِرد گرد حلقہ باندھ کر درود شریف پڑھتے ہیں جب تک نامِ اقدس کی لکھائی کا نشان قائم ہے۔ چومتے ہیں اور اسمِ پاک کے اِرد گِرد طواف کرتے رہتے ہیں اور اظہارِ مُسرّت کرتے ہیں۔ صفحہ ۸۱ تا ۱۱۸ حصّہ سوم۔

نامِ اقدس پر بوسہ :- آذان یا محفلِ ذِکر میں نامِ اقدس سُن کر جھومنا۔ اظہارِ مُسرّت سے چومنا۔ بوسہ لینا یہ توقیر و تعظیم میں شامل ہے اور محبّت کی دلیل، ایمان کی علامت ہے۔ بوسہ تین قسم ہے ؎

۱۔ بوسۂ شفقت ۲۔ بوسۂ اظہارِ محبّت ۳۔ بوسۂ عظمت

عُرفِ عام میں پیشانی اور سر کو چومنا بوسۂ شفقت اور محبّت ہے۔ ہاتھ اور پاؤں کو چومنا بوسۂ عظمت ہے۔ بوسہ اظہارِ عقیدت کا ایک انداز ہوتا ہے۔

☆ (۱) بوسۂ شفقت مطلعِ کُن فکان مقطعِ مُرسلان" صلی اللہ علیہ وسلم" جب سفر سے مدینہ منوّرہ میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے اپنی پیاری بیٹی خاتونِ جنّت سیّدہ رضی اللہ تعالیٰ و رسولہٗ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے تو سیّدہ ادبًا کھڑے ہو کر تعظیم بجا لاتیں اور استقبال کرتیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی پیاری بیٹی کی پیشانی کو چومتے۔

○ سیّدنا جعفر طیّار رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حبشہ سے مدینہ منوّرہ فتح بدر کے بعد پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن کا اِکرام کھڑے ہو کر کیا اور انتہائی خوشی اور مسرّت کا

اظہار کرتے ہوئے فرمایا اَللّٰہُ اَعْلَمُ ! مجھے فتح بدر کی خوشی زیادہ ہے یا جعفر رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ کی اور حضور " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " نے اُن کی پیشانی کو آنکھوں کے درمیان بار بار چُوما۔

☆ **بوسۂ محبّت** : سیّدُ المحبوبین حضور " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " اپنے نواسوں کو کبھی کندھوں پر بٹھاتے اور کبھی گود لیتے اور کبھی اُن کو کھلاتے اور اُچھالتے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے نواسوں کے رُخسار کو چُومتے اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آپ حسنین کریمین کو سونگھتے اور فرماتے مجھے اِن سے جنّت کی خوشبو آتی ہے۔ حق ہے حسنین کریمین باغ مصطفوی کے دو جنّتی خوشبودار پھول ہیں۔ اِن کلیوں اور پھولوں کی نکہت اور خوشبو سے سارا باغ قدرت مہک رہا ہے اور اس مہک سے مؤمنین کے دماغ معطّر ہیں ؎

اے گُل ہمارے گُل سے ہے گُل کو سوالِ گُل
جنّت ہے اُن کے جلوہ سے جویائے رنگ و بُو
غنچہ ہے بلبلوں کا یمین و شمالِ گُل
شیخین اِدھر نثار، غنی و علی اُدھر
کیجئے رضاؔ کو حشر میں خنداں مثالِ گُل
اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں
(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ)

هُمَا رَيْحَانَتَایَ فِی الْجَنَّةِ حسنین کریمین میرے جنّت کے دو پھول ہیں " الحدیث المبارکہ "

وہ حسن حسین ابنِ علی جن کی یاد سے کھلتی ہے دِل کی کلی،
جب چُومتے ہوں گے اُن کو پیارے نبی اس پیار کا عالم کیا ہوگا
(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ)

○ بروائیت سیدنا انس بن مالک، رسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔

مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ
وَمَنْ اَحَبَّنِیْ فَقَدْ اَحَبَّ اللّٰهَ ط

جس نے اِن سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی اُس نے اللّٰہ سُبْحَانَہٗ سے محبّت کی۔

○ **دُعاءِ حبیب** " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " اے اللّٰہ! جو اِن سے محبّت کرے تو اُن سے محبّت فرما ؎

سر تا بقدم تنِ سُلطانِ زمن پھول
لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول
دندان و لب و زُلف و رُخ شہ کے فدائی
ہیں دُرِّ عدن، لعلِ یمن، مُشکِ ختن پھول
دِل اپنا بھی شیدائی ہے اُس ناخنِ پا کا
اتنا بھی مہِ نو پہ، نہ اے چرخِ کہن پھول
کیا بات رضاؔ اِس چمنستانِ رسالت کی ہے
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول
" صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ "

☆ **بوسۂ عظمت** : سیّدُ المعظّمین، نبیِّ اطہر و اکرم " ﷺ " کے اسمِ گرامی کو سُن کر انگوٹھوں کو چُوم کر آنکھوں پر لگانا اور درُود شریف بھیجنا۔ محبّت والوں کا ندرانہ اور تعظیم و اَدب کا ایک اَنداز ہے ۔ انبیاء میں سیّدنا ابُوالبشر آدم صفیُّ اللّٰہ علیہ السلام اور صحابہ میں سیّدنا ابُوبکر صدّیقِ اکبر رضی اللّٰہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ کی سُنّت ہے ۔

☆۱ سیّدنا ابُوخُزیمہ انصاری رضی اللّٰہ ورسولہٗ عنہٗ حاضر بارگاہِ رسالت ہُوئے تو عرض کیا یا رسُولَ اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیک وسلّم مَیں نے ایک خواب دیکھا ہَے کہ آپ کی جبین مُبارک کو چُوم رہا ہُوں تو مرکزِ محبّت ﷺ نے تبسُّم فرماتے ہُوئے فرمایا آؤ آکر اپنے خواب کی تعبیر پوری کر لو تو وُہ فرطِ شوق اور جذبۂ محبّت سے بیخود ہو گئے اور والہانہ انداز میں سیّدُ الکائنات، محبُوب ر، احمدِ مُختار " ﷺ " کی پیشانی کو چُوم لیا۔ دیکھنے والوں نے یہ عجیب مَنظر دیکھا اَور لکھنے والوں نے محبّت و اَدب سے لکھا اور ماننے والوں نے سَر تسلیم خم کر کے مانا ۔

☆ جب وفد اُ اَلقیس المدینۃُ المنوّرہ حاضر ہُوا تو وُہ جلدی جلدی اپنی سواریوں سے اُتر کر رسُولِ کریم " ﷺ " کے ہاتھوں کو بوسے دیتے اور کبھی پاؤں مُبارک کو چُومتے تھے۔ یہ خُوشی اَور مُسرّت کے جذبات کا اظہار اَور عظمت کے بوسے تھے ۔

☆ حافظُ الحدیث ابُوذُرعہ رضی اللّٰہ ورسولہٗ عنہٗ فرماتے ہَیں صحابہ کبار جب المدینۃُ المنوّرہ کو واپس آتے تو وُہ جلد از جلد اپنی سواریوں سے اُتر کر رسُولُ اللّٰہ " ﷺ " کے ہاتھوں کو بوسے دیتے اور چُومتے تھے اور اپنے ہاتھ چہروں پر پھیرتے ۔ "سُنَن ابُوداؤد"

☆ ہر وُہ چیز جو آپ " ﷺ " کی ذاتِ اقدس سے مَس ہو گئی ۔ آنکھوں سے لگانا اور اُسے محبّت کرنا۔ طُغریٰ شریف کو گھر میں آویزاں کرنا اور ہاتھوں کو مَس کر کے چہرہ پر مَلنا، چُومنا اَور درُود شریف پڑھنا آدابِ عزّت و عظمت کے زُمرّہ میں آتا ہَے ۔

☆۵ حضرت آدم صفیُّ اللّٰہ علیہ السلام سے لغزش ہُوئی تو آپ نے تین سَو سال تک بوجہ حیا آسمان کی طرف سر نہ اُٹھایا اَور آپ کے آنسُو تمام رُوئے زمین والوں کے آنسوؤں سے زیادہ ہیں ۔ اگرچہ حضرت داؤد علیہ السلام کثیرُ البُکاء تھے ۔ ربّ کریم نے رحم فرمایا۔

قرآنِ پاک : پ سورۃُ البقرۃ آیتِ کریمہ ۳۷

ـــ مقبُولُ الشہادہ جن کی شہادت دو کے برابر کردی گئی۔ ۱۲ منہٗ غفرلہٗ الذنب ط

فَتَلَقّٰۤی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْہِ ؕ اِنَّہٗ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝

پ۱ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۳۷

پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اُس کی توبہ قبول کی بے شک وُہی ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا ٜ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝

پ۸ سورۃ الاعراف آیت کریمہ ۲۳

دونوں نے عرض کیا اے رب ہمارے ہم نے ظلم کیا اپنی جانوں پر اور اگر بخشش نہ فرمائے گا تو اور نہ رحم فرمائے گا ہم پر تو یقیناً ہم ضرور نقصان والوں سے ہوں گے۔

○ پہلی آیتِ کریمہ میں دو اِلقاء کی طرف اشارہ ہے۔ ایک اِلقاء مندرجہ بالا وحی جلی اور (وحی متلو) دوسرا اِلقاء مندرجہ ذیل وحی خفی ہے (وحی غیر متلو) تو آپ نے اِن الفاظ سے دُعا مانگی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ خَطِیْئَتِیْ بِاسْمِ مُحَمَّدٍ ؕ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

"صحیح المستدرک ج۲ از حاکم ابو عبداللہ محمد نیشاپوری علیہ الرحمۃ"

اے اللہ میں تجھ سے اپنی لغزش کی مغفرت طلب کرتا ہوں تیرے محبوب کے اسمِ پاک "محمد" "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کا صدقہ۔

تو بارگاہِ مجیب الدّعوات سے حکم ہوا تم نے محمد "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کو کس طرح پہچانا۔ ابھی تو آپ کا جوہر رُوحانی، صدفِ جسمانی میں بھی نہیں آیا۔ عرض کیا اے ربِّ کریم جب تو نے مجھے پیدا فرمایا تو میرے جسم میں رُوحِ عُلوی کو پھُونکا تو مَیں نے ساقِ عرش پر لکھا دیکھا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ[1] لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ صلی اللہ علیہ وسلم تو مَیں نے جان لیا یہ تیرا ایک بندہ ہے۔ جو ساری کائنات میں محبوب اور مقرّب ترین ہے۔ حکم ہوا تو میری بارگاہِ کریمی میں وسیلہ میرے محبوب رسُولِ کریم "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کا لایا۔ لہٰذا مَیں نے تیری لغزش مُعاف کی اور فرمایا اے ابُو البشر آدم صفیُّ اللہ علیہ السلام لَوْلَاہُ مَا خَلَقْتُكَ اگر آپ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" نہ ہوتے تو تجھے پیدا نہ کرتا۔ "معجم صغیر الطبرانی صفحہ ۲۰۷"

☆ شیخ الاسلام تاج الدین سُبکی علیہ الرحمۃ نے طبقات الشافعیۃ الکبریٰ میں فرمایا۔

○ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے مولائے کریم مجھے اپنے پیارے محبوب

ع۱ کلمہ طیّبہ کے دو جُز ہیں۔ ۱۔ کلمۂ توحید۔ اِس کے برکات تسمیّہ سے ملتے ہیں۔ ۲۔ کلمۂ رسالت۔ اس کے انوار تب کھُلتے ہیں جب کہ درُود شریف بھی ساتھ پڑھا جائے کہ کلمہ طیّبہ کی دستار تسمیّہ اور لباس درُود شریف ہے۔ یہ تسمیّہ قرآن پاک کی ہر سُورت کے سر کا تاج ہے۔ اور سیّدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام ہمیشہ درُود شریف سے رطبُ اللّسان رہے۔ ۱۲ منہ

کی زیارت سے مُستفیض فرماتو ربِ کریم نے جو اُن کی پیشانی میں نُورِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام جلوہ گر تھا ہاتھ کے انگوٹھوں کے ناخن میں مُنتقل فرمایا تو حضرت آدم علیہ السلام نے چُوم کر اپنی آنکھوں پر لگایا اور کہا قُرَّۃُ عَیۡنِیۡ بِكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ ط صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡكَ وَسَلَّمَ

حِکمتِ نُورِیہ۔ سیّدنا آدم علیہ السلام کا لباس لطیف جنّت میں یہی تھا۔ جب دُنیا میں تشریف لائے تو یہ لباس اُتار لیا گیا اور نشانی کے طور پر اُنگلیوں پر باقی رکھا تاکہ لباس کی یاد رہے اِس جنّتی لباس میں نورِ محمّدی صلی اللہ علیہ وسلم کو مُنتقل فرمایا تو آپ نے درود شریف پڑھ کر محبّت سے بوسہ دیا ہم نبیّ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اقدس کو جنّتی غلاف میں چُومتے ہیں۔ جیسے کعبۃُ اللہ میں زائر جنّتی حجرِ اسود کو چُومتے ہیں اور باقی تمام کعبۃُ اللہ کو نہیں چُوما جاتا۔ حجرِ اسود کعبۃُ اللہ میں نصب ہے اور ناخن جنّتی لباس کی یادگار ہر مومن کے پاس ہے۔ حجرِ اسود جنّتی۔ ناخن لباسِ جنّتی اور بحمدہٖ تعالیٰ یہ مومن بھی جنّتی ہے۔ "روح البیان"

☆ مسندُ الفردوس کی حدیثِ پاک بروائیت سیّدنا ابُوبکر صدّیق رضی اللہ ورسولہٗ عنہ۔

○ آپ نے آذان میں نامِ اقدس سُن کر انگوٹھوں کے ناخنوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر پھیرا تو رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر خُوشی کا اظہار فرماتے ہُوئے فرمایا۔

مَنۡ فَعَلَ مِثۡلَ مَا فَعَلَ حَبِیۡبِیۡ فَقَدۡ حَلَّتۡ لَهٗ شَفَاعَتِیۡ ط

جو ایسا کرے جیسا میرے "حبیب" پیارے نے کیا تو اُس پر میری شفاعت حلال ہوگئی۔

○ جامع اُمور و کنزُ العباد میں ہے۔

فَاِنَّهٗ "صلی اللہ علیہ وسلم" یَکُوۡنُ لَهٗ قَائِمًا فِی الۡجَنَّةِ ط

جو ایسا کرے رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" اس کو جنّت میں ساتھ لے جائیں گے۔

☆ علّامہ قہستانی شرحُ الکبیر میں بحوالہ کنزُ العباد از ابنِ عُیَینہ رفع اللہ درجتہٗ فرمایا۔

○ حضرت رسُولِ پاک بمسجد درآمد و ابُوبکر رضی اللہ عنہٗ ظفر ابہامین چشم خود را مسح کرد و گفت قُرَّۃُ عَیۡنِیۡ بِكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ وچوں بلال رضی اللہ عنہٗ از آذان

رسُول پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" مسجد نبوی شریف میں تشریف لائے اور سیّدنا ابُوبکر رضی اللہ عنہٗ نے انگُوٹھے کے ناخن چُوم کر آنکھوں پر لگایا اور پڑھا قُرَّۃُ عَیۡنِیۡ بِكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ اور جب

فراغی رُوئے نمود حضرت رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" فرمود کہ ابابکر رضی اللہ عنہ ہر چہ بگوید آنچہ تو گفتی او۔ از رُوئے شوق بلقاءِ من وبکند آنچہ تو کردی خدائے ذُوالجلال درگذر گناہاں دیرانچہ باشد نو، کہنہ، خطا، عمد، نہاں، آشکارا ومضمرات بریں وجہ نقل کردہ۔

بلال رضی اللہ عنہ نے آذان سے فراغت پائی آپ نے اُن کی طرف مُنہ کر کے فرمایا جو کچھ ابُوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا ہے اور پڑھا ہے درود شریف میری لقاء کے شوق میں جو کوئی ایسا کرے ربِّ ذُوالجلال اُس کے تمام گناہ نئے پُرانے، عمداً، بھُولے، ظاہر پوشیدہ سب مُعاف فرمادے گا۔

"شرحُ الکبیر بحوالہ کنزُ العباد"

☆ ایک روائیت میں ہے۔

مَنْ سَمِعَ اِسْمِیْ فِی الْاَذَانِ فَقَبَّلَ ظَفْرَیْ اِبْھَامَیْہِ مَسَحَ عَلٰی عَیْنَیْہِ لَمْ یَعْمُ رَمَدًا ط

جس نے میرا اسمِ پاک آذان میں سُنا اور انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر اپنی آنکھوں سے مَس کیا۔ اور درُود شریف پڑھا۔ وُہ کبھی اندھا نہ ہوگا۔

☆ شیخُ الشیُوخ خواجہ شہابُ الدّین عُمر سہروردی، بانی سلسلۂ عالیہ سہروردیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "عوارفُ المعارف شریف میں مسئلۂ تقبیلُ الابہامین کی تصدیق فرمائی ہے۔

☆ ایک روائیت حدیثُ الحبیب" صلی اللہ علیہ وسلم " میں ہے۔

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ وَعَضُّوْا عَلَیْکُمْ بِالنَّوَاجِذِ ط

تم پر لازم ہے کہ میری اور میرے خُلفاءِ راشدین مہدیین کی سُنّت اور تم پر لازم ہے اُسے مضبوطی سے پکڑو۔

○ ایسا عمل انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر آنکھوں پر لگانے سے آنکھوں میں نور، قلب میں سرُور پیدا کرتا ہے۔ درُود شریف کا اثر جسم اور رُوح دونوں پہ ہوتا ہے۔ جسم محظوظ ہوتا ہے اور رُوح مسرُور، اور اس مُبارک عمل کا نور چہرہ پر ظاہر ہوتا ہے۔

☆ اِعانۃُ الطّالبین "فقہ شافعی" میں فرمایا۔ "مُنیرُ العینَن فی حکمِ تقبیلِ الاِبْہامَین" ۴

مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ قَوْلَ الْمُؤَذِّنِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ

جو شخص مُؤذّن کے الفاظ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ " صلی اللہ علیہ وسلم "، سُنے اور انگوٹھے چوم

۵ تقبیلُ الابہامین اولیاءِ نقشبندیہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ کا مُتفقہ علیہ مسئلۂ استحباب ہے۔ لاخلاف فیہ ط از محمّد عنایتُ اللہ

مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" ثُمَّ یُقَبِّلُ اِبْهَامَیْهِ وَیَجْعَلُهُمَا عَلٰی عَیْنَیْهِ لَمْ یَعْمَ وَلَمْ یَرْمَدْ ط

کر آنکھوں پر لگائے اور پڑھے قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مُحَمَّدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" ط تو نہ وُہ اندھا ہوگا اور نہ ہی کوئی بیماری آنکھوں کو لگے گی۔

احادیثِ پاک : بروائیت حضرت ابُوہریرۃ رضی اللہ ورسولُہٗ عنہٗ ط

☆۱ سیّدنا ابُوبکر الصدیق اکبر رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ اُنگلیوں کو چوم کر آنکھوں سے لگاتے تو پڑھتے۔ (یہ دُعا انگلیوں کو آنکھوں سے اُٹھاتے ہُوئے پڑھے۔ مؤلف)

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا "صلی اللہ علیہ وسلم" ط

مَیں راضی ہُوں کہ اَللّٰہ میرا رب ہے اور اسلام میرا دین اور قرآن میرا امام اور سیّدنا مُحَمَّد "صلی اللہ علیہ وسلم" میرے نبی ہیں ؎۱

☆۲ ایک اَور روائیت میں ہے۔ "نبیِّ پاک صلی اللہ علیہ وسلم "نے فرمایا"

ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا "صلی اللہ علیہ وسلم" ط

ایمان کا ذائقہ اُس نے چکھا۔ جو اللّٰہ کے رب ہونے پر۔ اسلام کے دین ہونے پر اور مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسُول ہونے پر راضی ہوگیا۔

اور جو شخص آذان سُن کر یہ دُعا پڑھے تو اُس کی زندگی کے تمام گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔

؎۱ قُدرت نے تخلیقاتِ عالَم سے ہزارہا سال پہلے لوحِ محفُوظ پر نُوری قلم سے دُرُّ اللّٰہِ المکنُون، سِرُّ اللّٰہ المخزُون، نُورُ الافئدۃ والعیُون، سرورُ القلب المحزُون مَطلعِ کُن فیکُون مَقطعِ مُرسَلُون کا نام سیّدُ الانام "مُحَمَّد" صلی اللہ علیہ وسلم لکھا۔ نیز گُلاب کے پھُولوں، پتھروں کے سینوں پر یہ اسمِ پاک کُندہ پایا گیا۔ جو عجائباتِ قُدرت اور تبرّکات کے نمونے ہیں۔ مومن زیارت سے والہانہ دُرُود شریف پڑھتے اور آنکھوں سے چُومتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّۃُ فقیر کے دِل کو یہ سعادت بِبرکۃِ دُرُود شریف مِلی کہ اگر اُسے چیرا جائے تو خُون کے قطرے قطرے سے اسمِ جلالیہ "اَللّٰہ" نامِ جمالیہ "مُحَمَّد" جل جلالہٗ فصلی اللہ علیہ وسلم کا نقش بنے ؎

چو بعد از مرگِ من بینی گیہ بر گورِ من رُستہ
نوشتہ نامِ آنجاناں بر ہر برگِ گیہ خیزد

☆ دُرُود شریف خُداوندِ قُدّوس کا تحفۂ عظیمہ، نُوریوں کا نذرانۂ مُحبّت اور خاکیوں کا ہدیۂ عقیدت ہے۔

نہ فخر ہے کسی کام پر نہ قیام پر نہ سجُود پر
مگر اے مُحَمَّد مُصطفٰے مجھے ناز ہے ترے نام پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆ ایک روائیت میں ہے کہ یوں کہے۔

اَللّٰھُمَّ احْفِظْنِیْ حَدَقَتِیْ وَنُوْرَھُمَا بِبَرَکَۃِ حَدَقَتِیْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

○ تقبیلُ الابہامین محبُوب مُستحسن اور سُنّتِ مُستحبّہ ہے۔

☆ اِس عمل میں مومن کے لیئے اللّٰہ تعالیٰ کا ذِکر ہے اور نبی کریم ﷺ پر درُود شریف بھی۔ اللّٰہ عزّ وجلّ کی اطاعت اور اُس کی ذات سے دُعا بھی۔ ذکر رُوحِ عبادت ہے اور دُعا مغزِ عبادت اور درُود شریف مومن کا ایمان اور ایمان کی جان اور جان کی رُوح ہے مومن اِس عمل مبارک سے محبُوب بن جاتا ہے۔ "نہجۃ السّلامہ امام احمد رضا"

☆ "حلیہ" میں حافظ ابُو نعیم علیہ الرّحمۃ سے مروی ہے کہ ایک مسطع نامی یہودی نے تورات پاک میں اسمِ پاک محمّد ﷺ دیکھا اور تعریف پڑھی تو عقیدت و محبّت سے چوم لیا جب وُہ فوت ہُوا تو ربِّ کریم نے مُوسیٰ علیہ السّلام کو وحی کی اُس کی جا کر تجہیز و تکفین کر کے جنازہ خود پڑھائیں عرض کیا اے الٰہ العٰلمین! وُہ تو ایسا ایسا تھا یعنی فاسق فاجر تھا فرمایا اے میرے پیارے مُوسیٰ علیہ السّلام اُس نے تورات شریف میں میرے محبُوب کا نام پاک دیکھا تو محبّت و ادب سے چُوما اور آنکھوں سے لگا کر درُود شریف پڑھا اُس کی یہ اَدا مجھے پسند آگئی تو مَیں نے اُس کے سارے گناہ مُعاف کر دیئے اور ایمان کی دولت عطا کر دی اب جنّتِ عدن اُس کا مقام ہے۔ تو مُوسیٰ علیہ السّلام نے ربِّ رحیم کے حکم پر ایسا ہی کیا۔

☆ حضور ﷺ" کا اِسم پاک محمّد ﷺ کو انبیاء و مُرسلین علیہم الصّلوٰۃ والسّلام نے چوما اور آنکھوں سے لگایا اور درُود شریف کو اپنا وسیلہ بنایا اور اُمّت نے اس نامِ مُبارک سے اپنے قلوب کو تسکین دی اور بیماریوں سے شفا چاہی اور ملی۔ اور یہ بوسہ عظمت جنّتی ہونے کی علامت ہے۔" اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ "

★ تقبیلُ الابہامین کے اس مُبارک عمل کا انکار کرتے ہُوئے بعض محجُوبین خذلہم اللّٰہ نے اپنی کتاب نامسعود میں رمد "منتر" لکھا ہے۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ عَنْ ذٰلِکَ الْھَفْوَاتِ وَالْخُرَافَاتِ ط اعلیٰ حضرت اُس کا تعاقب کرتے ہُوئے منہیہ سے پُوچھتے ہیں کہ کوئی اپنی آنکھوں کا علاج جالینوس کا سیاف اور ابنِ سینا کی سلائی سے کرتا ہے۔ اور ایک مُسلمان

ے اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ ط ے عقلی استدلال سراپا اختلال اور قلبی اَغلال کا مظاہرہ:-

اسم الٰہی "نور" اور صلوٰۃ نور" درود شریف" سے کرتا ہے کیا یہ دونوں برابر ہیں ؟

○ فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ ط تو وہ مبہوت ہو کر رہ گیا سورۃ البقرۃ ۲۵۸ پھر اُس کا جواب بھی خود ہی دیتے ہیں کہ کہاں جالینوس اور ابنِ سینا ؟ کہاں کلامُ اللہ کا نورُ الھدیٰ اور اسماءِ الٰہی کے توسّل سے شفا؛ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ط سورۃ الانعام فرما دو کیا اندھا اور بینا برابر ہیں ؟

★ منہیہ بمصداق آیتِ مبارکہ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ط وَسَاۤءَتْ مَصِيْرًا ؏ کی طبعی مطابقت اور غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؏ کی بناء پر واصل جہنّم ہوگیا اور جہنّم بہت برا ٹھکانہ ہے۔ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ وَالْحَقُّ اَقُوْلُ اَحَقُّ بِالْقَبُوْلِ وَلَوْ كَرِهَ الْجَهُوْلُ ط

☆ امام اَجَل ابُوذکریا نووی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

قَدِ اتَّفَقَ الْعُلَمَآءُ عَلٰى جَوَازِ الْعَمَلِ بِالْحَدِيْثِ الضَّعِيْفِ فِىْ فَضَآئِلِ الْاَعْمَالِ ط	تحقیق علماء کا اِس بات پر اتّفاق ہے فضائلِ اعمال میں ضعیف حدیث پر بھی عمل جائز ہے۔

☆ مشہور محدّث فقیہہ صحابی حضرت عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

مَارَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ ط	جس کو مسلمان پسند کریں وہ اللہ سُبحانہٗ کو بھی پسند ہے

"رواہ البیہقی ط فکفیٰ بابنِ مسعود حجّۃ وَّ اماماً رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

☆ علامہ احمد ابنِ حجر مکّی شافعی رحمۃُ اللہ علیہ "جوہر منظّم فی زیاراتِ قبر النبیّ المکرّم" میں فرماتے ہیں۔

تَعْظِيْمُ النَّبِىِّ "صلی اللہ علیہ وسلم" بِجَمِيْعِ الْاَنْوَاعِ التَّعْظِيْمِ الَّتِىْ لَيْسَ فِيْهَا مُشَارَكَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِى الْاُلُوْهِيَّةِ اَمْرٌ مُّسْتَحْسَنٌ عِنْدَ مَنْ نَوَّرَ اللّٰهُ اَبْصَارَهُمْ ط	تعظیم نبیؐ "صلی اللہ علیہ وسلم" بجمیع انواعِ تعظیم وہ جس میں مُشارکت فی الالوہیّۃ نہ ہو، امرِ مستحسن ہے اُس شخص کے نزدیک جس کی آنکھوں کو اللہ سُبحانہٗ نے نور بخشا۔

سے سورۃ الفاتحہ اسمِ جلالہ بسمیہ اور درود شریف شفا ہے۔

؏ پ۵ سورۃ النسآء آیتِ کریمہ ۱۱۵ ہم اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُس کو دوزخ میں داخل کریں گے کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی سے جو مسلمانوں کی راہ سے جُدا چلے۔

؏ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و تکریم ہی مقصودِ شرع اور مطلوبِ دین ہے اسکے بغیر ایمان ایمان نہیں، اسلام اسلام نہیں سے

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِىْ نَبِيِّهِمْ وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمْ

☆ فقیر غفرلہٗ المولیٰ القدیر کہتا ہے۔

○ تقبیلُ الابہامین کے مسئلہ میں صرف انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا ہی کافی نہیں بلکہ زبان سے دُرود شریف پڑھے یہ ایک مُبارک عمل ہے جو اس پر مداومت کرے گا وُہ اندھا۔ چُندھا اور ہر قسم کے آشوبِ چشم سے محفوظ ہوگا۔ یہاں درُود شریف وُہی کام کرتا ہے جو قمیصِ سیّدنا یوسف علیہ السلام نے دیدۂ سیّدنا یعقوب علیہ السلام کے لیئے کیا تھا۔ وہاں محبُوب "یُوسف کریم" تھے اور یہاں محبُوب" کریم مُصطفٰے" صَلَواتُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ" وہاں نُورِ آنکھوں میں آیا یہاں نُورِ قلب ونظر میں۔ اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَعُیُوْنَنَا بِحُرْمَۃِ حَبِیْبِکَ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ ط قمیص کا نُور محبُوب "مصطفٰے" ﷺ کے نُور کا جلوہ تھا۔ "مُرتّب تحفۃ الصّلوٰۃ"

☆ علامہ الشّیخ علی الصّعیدی قُدّس سِرّہٗ کا عمل مُبارک :۔

○ شیخ القرآن نورالدّین خُراسانی فرماتے ہیں کہ مَیں آذان کے وقت آپ سے مِلا تو اُنہوں نے کلمۂ شہادت میں اسمِ پاک محمّد ﷺ سُنا تو دونوں انگوٹھوں کے ناخن چوم کر آنکھوں علے سے لگائے تو مَیں نے دریافت کیا تو فرمایا مَیں یہ عمل مُبارک کیا کرتا تھا۔ پھر چھوڑ دیا تو میری دونوں آنکھیں خراب ہوگئیں۔ تو مَیں ایک دِن خواب میں رسُولُ اللّٰہ ﷺ کے جمالِ جہاں آرا سے مُشرّف ہُوا تو آپ ﷺ نے فرمایا آذان میں میرے اسمِ مُبارک پر اُنگلیوں کو چُوم کر آنکھوں سے لگانا اور درُود شریف پڑھنا کیوں چھوڑ دیا ہے۔ جب بیدار ہُوا تو مَیں نے وُہی عمل محبّت کیا تو فی الفور میری آنکھیں تندرُست ہوگئیں علے

قَدْ تُنْکِرُ الْعَیْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَّمَدٍ ۔۔۔ وَیُنْکِرُ الْفَمُّ طَعْمَ الْمَآءِ مِنْ سَقَمٍ

اِذَا مَا مُقْلَتِیْ رَمَدَتْ فَکُحْلِیْ

تُرَابٌ مِّنْ نِعَالِ اَبِیْ تُرَابٍ

علے عرب شریف میں مصری یمنی اور بخاری جب آپس میں ملتے ہیں تو مُصافحہ کے بعد آپس میں گردنوں اور رُخساروں پر بوسوں کا تبادلہ کرتے دیکھا گیا ہے۔ یہ اظہارِ محبّت کا ایک طریق ہے۔

علے تحقیق بیمار آنکھ کو سُورج کی روشنی اچھی نہیں لگتی اور بیمار آدمی کو پانی کا ذائقہ کڑوا محسوس ہوتا ہے۔ میرے مُقلہ، آنکھ کے ڈھیلے میں رَمد، آشوبِ چشم ہُوا تو اُس کا سُرمہ ابُو تراب کے نعلین کی خاک ہے۔

حجرِ اسود: ؎ حجرِ اسود کو کعبۃُ اللہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دستِ مبارک سے نصب فرمایا تھا طواف کی ابتداء یہیں سے ہوتی ہے۔ یہ ایک جنّتی پتھر ہے جوکہ حضرت آدم صفیُ اللہ علیہ السلام جنّت سے لائے اور اُس کے نور سے حرم پاک روشن رہتا۔ حجرِ اسود کو بوسہ دینے کے کثیر فضائل احادیثِ پاک کی کتب میں موجود ہیں۔ اگر کثرتِ اژدحام کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکے تو استلام[ع۱] کافی ہے۔ استلام ہو یا بوسہ ہر دو صورتوں میں جب مومن کے ہونٹ اُس سے مَس ہوتے ہیں۔ تو وہ اس کی زندگی کے تمام گناہ چوس لیتا ہے اور ایسا پاک صاف کر دیتا ہے جیسا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہُوا ہو۔ صحابہ کرام کی کثیر جماعت نے رسولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو حجرِ اسود کا بوسہ لیتے دیکھا اور ساتھ ہی یہ ارشاد فرماتے سُنا کہ، حجرِ اسود، دُودھ کی طرح سفید تھا۔ ابنِ آدم کے گناہوں نے اسے کالا کر دیا اِسی وجہ سے حجرِ اسود (حجرِ ابیض) کے نام سے موسُوم ہو گیا۔ بوسہ کے وقت یہ درود شریف پڑھے۔ ؎

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

☆ قاضی ثناءُ اللہ نقشبندی مجدّدی "پانی پتی" علیہ الرحمۃ تفسیر مظہری میں فرماتے ہیں۔

○ جب سیّدہ حلیمہ رضی اللہ ورسولہٗ عنہا آپ کو لے کر کعبۃُ اللہ میں آئیں تو تمام بُتوں نے تعظیماً سر جھکا دیئے۔ اور کعبۃ مشرّفہ بھی تعظیم کے لئے جھک جاتا تھا۔

جَآءَتْ بِهٖ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ لِتُقَبِّلَهٗ فَخَرَجَ مِنْ مَّكَانِهٖ حَتّٰى اِلْتَصَقَ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ[ع۲] ط

اور جب وُہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں اُٹھا کر حجرِ اسود کے پاس آئیں تو حجرِ اسود نے آگے بڑھ کر اکرام کیا اور آپ کے چہرۂ انور کو چوم لیا۔

؎ حجرِ اسود کی بیحرمتی کرنے والے قرامطہ مانند ابرہہ اشرم نہایت بُری موت مرے۔ تاریخ مکّہ معظّمہ ط

ع۱ ہاتھ یا لاٹھی سے حجرِ اسود، کی طرف اشارہ کر کے ہاتھ یا لاٹھی کو چُومنا استلام ہے۔

ع۲ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادت باسعادت پر کعبۃُ اللہ کا آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے گھر کی سمت تعظیماً جُھکنا اور سجدہ کرنا بطورِ معجزہ احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے۔ مولودِ کعبہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی ولادتِ پاک پر رکن یمانی سے کعبۃُ اللہ کا پھٹنا اور سیّدہ والدہ ماجدہ کا داخل ہونا ثابت ہے۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ ولوالدیہ ط

روزِ اوّل ارواح سے جو میثاق " اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلٰى [سورۃ الاعراف ۱۷۲] " کا لیا گیا تھا۔ وُہ عہد نامہ بطورِ امانت اُس میں رکھ دیا گیا اور اس حجرِ اسود کے انوار قلبِ مومن میں رکھے گئے تبھی مومن اُن انوار سے کھچا چلا آتا ہے اور پروانہ وار قربان ہوتا اور چومتا ہے۔

☆ محدّثِ جلیل ابُوعبدُاللہ حاکم عَلَیۡہِ الرَّحۡمَۃ کی ایک روائیت ہے۔ " مستدرک "

○ سیدنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے طواف کرتے وقت حجرِ اسود کو مخاطب ہو کر فرمایا اے حجرِ اسود مَیں جانتا ہُوں کہ تُو ایک پتھر ہے۔ نہ تُو نفع دے سکتا ہے اور نہ نقصان [بالذات] اگر تجھے رسُولُ اللہ " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ " کو چُومتے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے ہرگز نہ چُومتا۔ حضرت علی مُرتضٰے رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُولُہٗ عَنۡہُ نے طواف کی حالت میں سُنا تو فرمایا اے عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُولُہٗ عَنۡہُ مَیں نے رسُولُ اللہ " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ " کو فرماتے سُنا ہے کہ حجرِ اسود نافع بھی اور ضار بھی۔ قیامت کے روز اللہ تبارکَ وتعالیٰ اس کو دو آنکھیں اور زُبان عطا فرمائے گا اور وہ مومنین [بعطاءِ الٰہی] جنہوں نے اس کو ایمان اور اخلاص کے ساتھ چوُما۔ یہ اُن کو شہادت اور شفاعت سے نوازے گا۔

☆ اَعۡدَلُ الاصحاب، مُزَیّنُ المنبرِ وَالمحراب، سیدنا عُمرِ فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے فرمایا۔

لَا اَبۡقَانِیَ اللّٰہُ بِاَرۡضٍ لَّسۡتَ فِیۡهَا یَا اَبَا الۡحَسَنِ ط	اللہ تعالیٰ مجھے اس سرزمین میں نہ رکھے جہاں آپ اے ابُوالحسن نہ ہوں۔

○ حجرِ اسود جو شعائر اللہ سے ہے اس کی تعظیم اَللّٰہ سُبۡحَانَہٗ کی تعظیم ہے۔ حرمِ کعبۃُ اللہ المُشرّفہ میں رسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے حجرِ اسود کو بوسہ دے کر اس کے شرف کو بڑھا دیا اور اُس کی فضیلت کو ظاہر کر دیا اور اُمّتِ مغفُورہ کو اپنے عمل سے بتا دیا یہ ایک محض پتّھر نہیں بلکہ یہ جنّتی یاقُوت ہے جو اس ظاہری لُبادہ میں آیا اور اُمّت کو دعوتِ بوسہ دی۔ یہ حرمِ کعبہ مُشرّفہ کا وُہ پتّھر ہے جس کو رسُولُ اللہ " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ " نے چوُما اور وُہ مدینہ مُنوّرہ حرمِ نبوی کے پتّھر ہیں۔ جنہوں نے حضُور " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ " کے قدموں کو چوُما اور قدم بوسی سے شرف پایا اور سلامی دی۔ ؎

کہاں ایسے نصیب اللہ اکبر حجرِ اسود کے — یہاں کے پتّھروں نے پاؤں چُومے ہیں محمّد کے " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ "

★ یاد رہے! پوُجنا اور ہوتا ہے اور چوُمنا اور۔ فرق بیّن ہے۔ پوُجنا عبادت ہے اور چوُمنا تعظیم اور غیرُ اللہ کی عبادت مطلقاً حرام ہے اور کُفر ہے۔ اور ہم حجرِ اسود اور نامِ اقدس کو چوُمتے

؎ اِنَّ اللّٰہَ یَنۡطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ ط الحدیث المبارکہ " رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ وَبِجَاہِہٖ عَلَیۡنَا ۔ ۱۲ منہ غُفِرَلَہٗ ط

ہیں پوجتے نہیں۔ ہم تبرکات کی زیارت کرتے ہیں عبادت نہیں۔ زیارت اور چومنا سُنّتِ صحابہ ہے۔ اور صحابہ کی سُنّت، سُنّتِ مستعملہ ہے۔

★ کعبۃ اللہ المشرفہ کے صحنِ حرم میں جتنا ہجوم حجرِ اسود کے پاس ہوتا ہے اتنا کہیں نہیں ہوتا یہ حجرِ اسود کی عظمتِ شان کی دلیل ہے۔ مقامِ ابراہیم بھی ایک جنّتی مقام ہے۔ جہاں ہجوم ربِّ کریم کو سجدے کرتا ہے۔ یہ نقش قدمِ خلیل کا فیض ہے کہ اِس مقام پر مؤمنین کی پیشانیوں میں سجدے مچلتے ہیں اور وہ سجدہ کے لئے تڑپتے ہیں اور نوافل ادا کرتے رہتے ہیں ؎

کبھی تو اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباسِ مجاز میں
ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبین نیاز سے

★ عبادت کرنا اور چیز ہے زیارت کرنا اور چیز۔ زیارت عبادت نہیں ہوتی۔ عبادت معبودِ حقیقی کی غایتِ تعظیم ہے اور اللہ وحدہٗ لاشریک کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں وہ ہی مستجمع بجمیع صفات کمالیہ ازلیہ ابدیہ ہے (انتہائی تذلل کے ساتھ) بظاہر حجرِ اسود ایک پتھر ہے لیکن حقیقت میں وہ جنّتی یاقوت ہے جو اِس لباس میں آیا۔ بعینہٖ فضیلت مآب سرورِ کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بشری لباس میں جلوہ افروز ہوئے لیکن حقیقت میں اللہ کا نور ہیں ؎۱

مُحَمَّدٌ بَشَرٌ لَا کَالْبَشَرِ یَاقُوْتٌ حَجَرٌ لَا کَالْحَجَرِ "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ امام شعرانی نے الشیخ ابوالمواہب شاذلی اعلی اللہ درجتہٗ کے متعلق فرمایا۔

○ آپنے ایک مرتبہ مجلس وعظ میں نہائت اعلیٰ اور مؤثر انداز میں یہ شعر پڑھا اور ساری محفل نے پُرجوش انداز میں داد دی اور تائید کی اور سامعین مسرور ہو کر نعرۂ تکبیر و تحسین بلند کرتے رہے تو فرماتے ہیں خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو آپنے فرمایا اے شاذلی! اللہ تعالیٰ نے تجھے اور جتنے آدمی اِس قول کی تائید میں تیرے ہم زبان تھے سب کو بخش دیا۔ آپ ساری زندگی مرتے دم تک اپنی ہر مجلس میں یہی مؤقف دُہرایا کرتے تھے۔ اور اپنی سعادت پر سجدۂ شکر بجا لاتے ؎۲ "برکات البردۃ شرح القصیدۃ البردۃ"

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ مَنْ زَانَتْ بِهِ الْعُصُرُ

---

۱ فضیلت مآب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں لیکن بشروں کی مثل نہیں یاقوت پتھر ہے لیکن پتھروں کی مانند نہیں۔
۲ اے میرے رب! ہمیشہ درہمیشہ صلوٰۃ وسلام ہوں تیرے حبیب پاک پر جن کی بدولت زمانے سنور گئے۔

☆ صحابہ کرام نے حضور ﷺ کے ہاتھوں کو بوسے دیئے پاؤں کو چوما اور ایک انصاری صحابی نے کمال اَدب اور محبّت سے پیشانی مُبارک کو اجازت لے کر بوسہ دیا۔ سابقُ الفارِس سَلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ نے مقامِ قُبا میں مُہرِ نبوّت کو چُوما تو ایمان پایا۔

☆ ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شُد" ہاتھ اُنہی کے چُومے جاتے ہَیں جنہوں نے کسی کے چُومے ہوں۔ آج بھی اَجلّہ اَولیاءِ کاملین کے مَزارات بوسہ گاہِ خلائق اور صحابہ کرام اور اہلِ بیت نبوّت کے روضے زیارت گاہِ ملائک ہَیں۔ اَور اُمّتِ مُسلِمہ کے لیئے فیوض و برکات اور اَنوار کے منابع اور مَراکز ہَیں اور مومن اُن کی خاکِ در کو بوسے دیتے ہَیں۔ اَور فیض پاتے ہَیں ؎

کیمیا پیدا کُن اَز مُشتِ گلے　　بوسہ زَن بر آستانے کاملے

حِکمت کے موتی:۔ حجرِ اَسْود کو کعبۃُ اللّٰہ کی آنکھ کی پُتلی سے تشبیہ ہے اور، حجرِ اَسْود یمینُ اللّٰہ ہے یعنی قُدرتِ کاملہ کا دایاں ہاتھ، وَالْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰہِ زائر دستِ قُدرت سے مُصافحہ بھی کرتا ہے اور چُومتا بھی ہے (مایلیق بشانہٖ) اور حطیم میں میزابِ زر کے عین نیچے سیّدنا اسمٰعیل ذبیحُ اللّٰہ علیہ السّلامُ کی تُربت مُبارک ہے اَور یہ حطیم قادرِ مُطلق کی گود ہے جس میں لاکھوں بندے اِس طرح سماجاتے ہَیں جیسے بچّہ ماں کے پیٹ میں اور مقامِ مُلتزم سے لپٹنا، مُعانقہ کے قائم مقام ہَے۔ کعبۃُ اللّٰہ المُشرّفہ میں استلام۔ مُصافحہ۔ مُعانقہ اور دست بوسی سے مومن کے ہر جذبۂ محبّت کو درُود شریف سے سکون مِلا اور سجدوں سے تسکین ؎

ہر تمنّا دِل سے رُخصت ہوگئی　　اَب تو آجا اَب تو خلوت ہوگئی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

عـلـه اَے ربِّ کریم یہ سب کچھ تیرے فضل سے نصیب ہُوا۔ مکان تو دیکھ لیا اب مکین کا انتظار ہے۔ مولا کریم تیری بارگاہِ رحمت میں کوئی استحقاق نہیں پس پہلے بھی جو تھا تیرا فضل تھا اور جو ہوگا وُہ بھی تیرا فضل اے ذُوالفَضلِ العَظِیم تیرے فضل کی اُمید ہے کہ اپنی محبّت اور معرفت سے ایک رشحہ عطا ہو ؎ از محمّد عنایتُ اللّٰہ

کیا فائدہ فکرِ بیش و کم سے ہوگا　　ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہوگا
جو کچھ ہُوا، ہُوا کرم سے تیرے　　جو کچھ ہوگا، تیرے کرم سے ہوگا

روضۃ الثالثۃ نعلین مقدس اعظم ہدیۃ تہدی المدینۃ المنورۃ جنت المعلی ب ۲

عَلٰی رَأْسِ ھٰذَا الْکَوْنِ نَعْلُ مُحَمَّدٍ — عَلَا فَجَمِیْعُ الْخَلْقِ تَحْتَ ظِلَالِہٖ ﷺ

اِنِّیْ خَدَمْتُ مِثَالَ نِعَالِ الْمُصْطَفٰی — لَاعَیْشَ فِی الدَّارَیْنِ تَحْتَ ظِلَالِہٖ ﷺ

لَدَی الطُّوْرِ مُوْسٰی علیہ السلام نُوْدِیَ اِخْلَعْ وَاَحْمَدُ — عَلَی الْعَرْشِ لَمْ یُؤْذَنْ بِخَلْعِ نِعَالِہٖ ﷺ

سَعْدُ رضی اللہ عنہما بْنُ مَسْعُوْدٍ بِخِدْمَۃِ نَعْلِہٖ — وَاَنَا السَّعْدُ بِخِدْمَتِیْ بِمِثَالِہٖ ﷺ

لِمِثَالِ النَّعْلِ الْمُصْطَفٰی مَالَہٗ مِثْلٌ ﷺ

لِرُوْحِیْ بِہٖ رَاحَ لِعَیْنِیْ کُحْلٌ ﷺ

ھٰذَا مِثَالُ نِعَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

☆ سیدنا ابوہریرہ جلیل القدر محدّث فی الصّحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت کے مطابق نعلین شریفین کو تبرّکاً قبر میں آپ کے سینہ مبارک پر رکھ کر دفن کیا گیا۔

☆ امام قسطلانی ابواسحاق ابراہیم بن الحاج سے نقل ہے کہ اُن کے شیخ الشیخ ابوالقاسم بن محمد علیہم الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ نقشہ متبرّک جس کے پاس ہو وہ ظلم ظالمین، شرِ شیاطین اور چشمِ زخمِ حاسدین سے محفوظ رہے گا اور نگاہِ خلق میں معزز ہو۔ "بدرالانوار فی آداب الآثار"

○ علماءِ کرام نے اس نعلین مقدس کے وہی آداب بتائے ہیں جو اصل کے لئے ثابت ہیں۔

" نوٹ: نقش کا عکس اہلِ محبت کے لئے مثل اصل ہے۔ العبد "

۱۔ کونین کے سر پر محمد مصطفیٰ " ﷺ " کے نعلین پاک ہیں اور تمامی مخلوق اُس کے سایہ میں ہے۔

۲۔ میں خدمت گار ہوں مصطفیٰ " ﷺ " کے نعلین پاک کے طغریٰ شریف کا۔

۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہِ طور پر حکم ہوا اپنا جوڑا اُتارو اور عرش پر محبوب کو فرمایا گیا جوڑا سمیت آؤ۔

۴۔ میں سعد بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ کے نعلین پاک کا خادم ہوں اور اِس خدمت سے سعید ہوں۔

۵۔ مصطفیٰ " ﷺ " کے نعلین پاک کے نقش کی مثل نہیں۔ میری روح اس پر فداء ہو کہ میری آنکھوں کا سُرمہ ہے۔

۶۔ یہ حضور " ﷺ " کے نعلین شریف کی تصویر ہے اُس کی زیارت پر حضور " ﷺ " اور آپ کی آل پاک پر درود شریف پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعلِ پاک حضور "ﷺ"
تو پھر کہیں گے کہ "ہاں"، تاجدار ہم بھی ہیں "حسن رضا"

☆ امامُ العلّامہ الشہاب احمد علیہ الرحمۃ نے "فتح المتعال فی مدح النعال" میں فرمایا۔

○ حضور "ﷺ" کے نقشہ نعلین شریف کی زیارت پر عشاق کے ہونٹوں پر درود شریف کے نغمے پھوٹتے ہیں اور قلب، انوارِ تبرکات سے سیری پاتے ہیں اور یہ نقشہ مبارکہ جس کے پاس ہو وہ ہر قسم کی بلا و وباء سے محفوظ ہو گا یہ کائنات کی سب سے اعظم، افضل بلند و بالا، بہتر و برتر اور عظیم البرکت نعمت ہے۔ اُسے خواب میں زیارت سراپا طہارت جمال جہاں آرا "ﷺ" کی ہو اور اُس کو بکرمہ تعالےٰ زیارت روضہ مقدسہ کے لیئے بلایا جائے گا۔ یہ اولیاءِ عظام کا تیر بہدف آزمودہ نسخہ ہے۔ نقشہ نعلین مبارک کا ادب ملحوظ رہے۔ اور درود شریف پڑھے۔ "شفاء الوالہ فی صور الحبیب ونعالہ"

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ زُوَّارِ جَمَالِ حَبِیْبِکَ الْمُکَرَّمِ وَرَوْضَۃِ الْمُفَخَّمِ" "ﷺ" "فوائد و برکات نقشہ نعلین مقدس"

☆ الشیخ صالح ابو جعفر احمد "صاحب ورع وتقوی" علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

○ اگر کسی پر ایسی اُفتاد پڑے جس کا حل ممکن نہ ہو تو رات کی تاریکی میں نفل پڑھ کر چومے اور ننگے سر پر نقش مبارک رکھ کر دعا مانگے تو فی الفور قبولیت ہو۔ اور اگر درد کی جگہ پر رکھے تو فَشَفَاھَا اللّٰہُ لِلْحِیْنِ بِبَرَکَۃِ النَّبِیِّ "ﷺ" شرفاً وکرماً خصوصاً اپنے گھر کے دروازہ کے اوپر لٹکائے تاکہ ہر کوئی گزرنے والا فقیر ہو یا بادشاہ نعلین شریف کے نیچے سے جھک کر گزرے اور دو جہاں کی سعادت سے بہرہ مند ہو اور ہر قسم کے خیرات و برکات کا حامل ہو۔ وَفِیْہِ الْفَوَائِدُ کَثِیْرَۃُ الَّتِیْ لَاتُحْصٰی ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ النَّعْلَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ
تَفَتَّقَتْ مِنْ نُّوْرِھِ الْاَزْھَارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

ے فقیر نے اپنے گھر کے ہر دروازے پر یہ نقش آویزاں کر رکھے ہیں۔ جس کے اَنگنت فوائد دیکھے۔ العبد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اتّباعِ رسُول

صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

قرآنِ پاک پ ۳ سورۃ آل عمران آیتِ کریمہ ۳۱

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

اے محبوب تم فرما دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری اِتّباع کرو اور تمہیں اللہ دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

○ اللہ سُبحانہٗ، مُحافِظ ہے ذاتِ رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا اور کلامُ اللہ محافِظ ہے شانِ رسُول کا اور اللہ سُبحانہٗ، سے محبّت کے دعویٰ کی دلیل فَاتَّبِعُوْنِیْ سے متابعتِ مُصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" ٹھہری جو تقاضائے محبّت ہے۔ اگر اتّباعِ سُنّت نہیں تو یہ دعویٰ بلادلیل ہے۔ مقامِ اطاعت اور اتّباع کو قرآنِ پاک نے مجملاً و تفصیلاً بیان فرمایا اور اتّباع کا مفہوم واضح کیا ہے۔ جو مقصودِ قرآن و مطلوب صاحبِ قرآن "صلی اللہ علیہ وسلم" ہے۔

○ اطاعت کا مفہوم یہ ہے کہ جو کچھ تمہیں رسُولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" عطا کریں وہ لے لو اور جس سے منع کریں رُک جاؤ۔ نبیِّ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے یہی مفہوم ہے "خُذْ مَا صَفَا، دَعْ مَا كَدِرْ" کا۔ (امر بالمعروف، تکمیلِ امر، نہی عن المنکر، ترکِ نواہی) حمدِ الٰہی اور درُود رسالتِ پناہی صلوٰتُ اللہِ وَسَلامُہٗ علیہ سے تکمیلِ اتّباع ہے اور مُراعاتِ سُنَن و آداب سے عمل کی قبولیّت ہے اور اسی پر اجر اور نور کے وعدے ہیں۔ شریعتِ مُصطفوی اور سُنّتِ نبوی علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃُ وَالسّلام کا دامن کسی حالت میں بھی نہ چھوڑے اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے قدموں کی خاکِ پاک کو اپنی آنکھوں کا سُرمہ بنائے اِتّباع اور عملِ صالح کی منزل پر دو چیزوں اکلِ حلال اور صدقِ مقال کا خاص خیال رکھے۔ اُن کے بغیر عمل تو ہو گا لیکن صالح نہیں ہو گا۔

خلافِ پیغمبر کسے را گُزید ۔۔۔ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

ـــہ اِتّباعِ سُنّت سَنِیّہ اور اجتناب بدعتِ غیر مرضیّہ۔

☆ سیّدُ الطّائفہ جُنید بغدادی علیہ الرّحمۃ فرماتے ہیں۔

وَاِذَا رَأَيْتَ رَجُلًا يَطِيْرُ فِي الْهَوَآءِ اَوْ يَمْشِيْ عَلَى الْمَآءِ اَوْ يَاْكُلُ النَّارَ وَتَرَكَ سُنَّةً مِّنْ سُنَنِ رَسُوْلِ اللهِ " صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " فَاضْرِبْهُ بِالنَّعْلَيْنِ فَاِنَّهٗ شَيْطَانٌ وَّمَا صَدَرَ مِنْهُ وَهُوَ مَكْرٌ وَّاِسْتِدْرَاجٌ ط	جو کسی مرد کو دیکھے وُہ ہَوا میں اُڑتا اور پانی پر چلتا اور آگ کو نگلتا ہے اور وُہ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی کسی ایک سُنّت کا تارِک ہو تو اُسے جوتے مارو۔ وُہ شیطان ہے اور جو اُس سے صادر ہُوا وُہ مکر اور استدراج ہے۔ استدراج :۔ سحر۔ مسمریزم۔ شعبدہ بازی "

○ بتوفیقہٖ تعالیٰ غلام کا کام شریعتِ مُطہّرہ کے معیار پر اُترے تو یہ اِتّباع ہے۔ رُخصت کی بجائے عزیمت پر عمل ہو اور فتویٰ کی بجائے تقویٰ پر [1] اور اَوْلیاءِ اہلِ طریقت کی اصطلاح میں استقامت علی السُّنّۃ ہی سب کرامتوں سے اعظم کرامت ہے اِس سے بڑھ کر کیا کرامت ہوگی کہ سُنّتِ بیضاء سے حصّہ مِل گیا۔ سُنّت :۔ " قالِ مُصطفٰے، حالِ مُصطفٰے " دونوں کی اتّباع کا مجموعہ ہے " صلی اللہ علیہ وسلم "

○ نُکتہ :۔

جملہ انبیاء و مُرسلین کا محوَر	ذاتِ محمّد " صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "
جُملہ ستّر اَدیان کا تکملہ ،	دینِ اِسلام
جُملہ کُتبِ الہامیہ وصحائف کا مُرقعہ ،	قُرآنِ پاک
جُملہ عبادات کا خُلاصہ ،	نمازٔ [2] اور سجدہ
جُملہ اَوراد کا جامع وظیفہ ،	ذِکر اَللہ۔ درُود شریف ٥

[1] " انوارِ لاثانی " سے یہ الفاظ لکھتے وقت اپنے پر نظر پڑی تو شرم سے آنسُو نکل آئے کہ لکھ کیا رہا ہے اور تیری اپنی حالت کیا؟ تو فی الفور یہ الفاظ بھی شاہِ لاثانی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی کی کرامت اور فیضِ نگاہ سے نظر آگئے تو کچھ اطمینان ہُوا ؎ " گرچہ من ناپاک ہستم دل بہ پاکاں بستہ ام "

کسی نے کیا عُمدہ کہا ہے۔ جَزَاكَ اللهُ اَحْسَنَ الْجَزَآءِ فِي الدَّارَيْنِ خَيْرًا ط ؎

بارگاہِ کریم سے مجھ کو کرم کی ہے اُمید   آپ کا کلمہ گو تو ہوں مانا کہ مُتّقی نہیں

[2] نمازِ پنجگانہ اَللہ عزّوجلّ کی وُہ نعمتِ عُظمیٰ ہے جو اُس نے اپنے کرمِ عظیم سے ہم کو عطا فرمائی۔ ہم سے پہلے کسی اُمّت کو نہ ملی۔ نمازِ پنجگانہ میں کونسی نماز کس نبی نے پڑھی تو ترجیحاً قول یہ ہے فجر سیّدنا آدم صفیُّ اللہ، ظہر سیّدنا داؤد، عصر سیّدنا سلیمان، مغرب سیّدنا یعقوب اور عشا سیّدنا یونُس اور پانچوں نمازیں حضور سیّدُ الانبیاء

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

☆ اِتّباعِ رسُول " ﷺ " کا ما حاصِل :۔

○ اِتّباعِ تام سے مَغفرت کی بشارت اور تزکیۂ باطن اور تصفیۂ قلب ہے تو پھر ولائیت کُبریٰ کے فیضان سے حصّہ نصیب علیہ ہوتا ہے۔ محبّت ایمان کی جڑ ہے ۔ عملِ صالح اس کے انوار و اَجرات ۔ آداب ایمان کے برگ و بار اور فیوضات ثمرات ہیں ۔ تقویٰ ابتدائی زینہ ہے ولائیت کا اور مقامِ مطابقت انتہائی مقام ۔ جس پر کُملاً اولیاء اور صحابۂ عظام توفیق ایزدی اور فضلِ رَبّی سے فائزُ المرام ہیں ۔ مقامِ مُطابقت کی مثالیں ۔

☆ ایک مرتبہ حضور " ﷺ " کے سرِ مبارک میں سخت درد تھا ۔ اِسی عالم میں حُجرۂ مُطہّرہ میں تشریف لائے تو دیکھا کہ سیّدہ عائشہ صدّیقہ محبوبۂ محبُوب ربّ العُلیٰ عَزَّ وَجَلَّ فصَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّم نے اپنا سر بھی شدید درد سے باندھ رکھا تھا اور وَارَأسَاہُ وَارَأسَاہُ کہہ رہی تھیں ۔

☆ سُہیل یمنی خواجہ اُویس قَرَنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ، جب حضور " ﷺ " کا دانت مُبارک غزوۂ اُحد میں شہید ہُوا تو آپؓ کا وُہ دانت خود بخود اُکھڑ کر گر گیا ۔ یہ مقامِ مطابقت ہے ۔ بمطابق ایک قول کہ آپ نے ازخود سارے دانت نکال دیئے تھے ۔ یہ روائیت صحیح نہیں اِس میں شریعتِ مُقدّسہ کے خلاف کی بُو ہے ۔

بقیہ حاشیہ

مرسلین علیٰ نبیّنا وَعَلیہِمُ الصَّلوٰۃُ وَالتّسلیم کو عطا ہُوئیں اور نمازِ تہجّد خاص حضور " ﷺ " کو ملی ۔

عـلـہ اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے طالبین کو دو حصّوں میں مُنقسم کر رکھا ہے ۔ صفاتِ جلالیہ اور صفاتِ جمالیہ سے تربیت فرماتا ہے ۔ ایک گروہ کو غم و اندوہ کی راہ سے اور ایک گروہ کو خوشی اور شادمانی کی راہ عطا فرماتا ہے ۔ انبیاء علیہم السّلام سے حضرت آدم علیہ السّلام تین سَو سال تک روتے رہے اور آپ کے آنسو تمام کائنات کے آنسوؤں سے زیادہ ہیں اگرچہ حضرت یحییٰ علیہ السّلام بھی کثیرُ البکاء تھے یہ ظہُور صفاتِ جلالیہ سے ہے اور حضرت نُوح علیہ السّلام کے متعلق تو فرمایا یَا نُوحُ اِلیٰ کَمْ تَنُوحُ (اے نوح! کب تک روتے رہو گے) اور ظہُورِ صفات جمالیہ خوشی اور شادمانی کی راہ پر حضرت سُلیمان اور " حضرت یوسف " علیہما السّلام بعینہٖ اولیاءِ اُمّت میں دو گروہ ہیں ۔ فقیر عُفی عنہ ،

کے الفاظ سے کوئی مفہوم مُخالف نہ نکالے کہ خوفِ الٰہی کی نفی ہے ۔ حالانکہ بینَ الخَوفِ وَالرِّجَاء ، ایمان ہے عالمِ شباب میں خوفِ الٰہی کا غلبہ ہو اور بڑھاپے میں عمل کی راہ سے رجاء کا غلبہ ہو ؎

عصیانِ ما و رحمتِ پروردگارِ ما ... این را نہایتیست نہ آں را نہایتے ... گرامی

○ اِس کے بدلہ میں ربِّ کریم نے جنّت سے جنّتی پھل کیلا بھیجا اور اُس نے دُنیا میں قرار پکڑا اور یہ پھل ہر موسم میں ہوتا ہے۔ یہ تحفہ انعامِ محبّت ہے جو معبودِ حق نے عطا فرمایا اور خرقہ تبرّک محبوبِ برحق "صلی اللہ علیہ وسلم" سے پایا۔ یَا حَبَّذَا سَعَادَۃٌ مَنْ فَازَ ذٰلِكَ ط

○ درجۂ اتباع میں دُرود شریف کا مقام :- دُرود شریف میدانِ اتّباعِ اعمال میں نُورٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰہِ ط اور اتّباعِ احوال میں سِرٌّ مِّنْ اَسْرَارِ اللّٰہِ ط ہے۔ بارگاہِ احدیّت میں پہنچنے کی آسان ترین راہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف بھیجنا ہے۔ جو شخص خصوصیّت اور اہتمام کے ساتھ دُرود شریف کے تحفے نہیں بھیجتا۔ وُہ اہلِ محبّت سے نہیں یعنی وُہ نہ مقبولِ خلائق سے ہے اور نہ ہی وُہ حریمِ قُدس کے لائق۔ اگرچہ اُس نے حطیمِ کعبہ علیٰ منوّرہا الصّلوٰۃُ والسّلام میں ملائکہ، جن اور انس کی سی عبادت کی ہو۔ سالک کے لئے اس جادہِ سفر میں دُرود شریف زادِ سفر ہے۔ دُرود خوان بارگاہِ شہنشاہِ لولاک لَمَا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ ط سے انعاماتِ محبّت کے بے شمار تحفے پاتے ہیں ؎

دِل کی ہر دھڑکن عنایت ہر نفس اُن کا کرم ایک دو ہوں تو گناؤں شمسؔ احسانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

☆ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَامُ کو کھجور، حضرت یونُس عَلَیْہِ السَّلَامُ کو کدّو اور حضرت اُویس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، کو کیلا۔ حُضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور۔ شہد اور کدّو بہت پسند تھا۔ آپ کھانا تناول فرماتے وقت کدّو مُبارک کی قاشیں سالن سے نکال نکال کر کھاتے۔

○ فقیر غُفرلَہٗ نے مدینہ طیّبہ زَادَ اللّٰہُ تَنْوِیْرًا کی حاضری میں تبرّکاً کھجور، کدّو اور کیلا بڑی رغبت اور چاہت سے کھایا۔ اُن کی برکت سے جسم و جان میں طاقت اور ہر قسم کی وَبا سے حفاظت رہی۔ مدینہ طیّبہ کے پاک پھلوں کا ذکر کرنا ضروری ہے جو ذکرِ محبّت ہے اور اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ کو پسند، مدَنی مدینہ مُنوّرہ کے گلی و بازار میں ریہڑیوں پر سبزی بیچتے ہیں اور بڑی محبّت سے اُن پر پانی چھڑکتے وقت بُلند آواز اور دلکش انداز سے کہتے ہیں۔ یَا بَرَکَۃَ النَّبِیِّ تَعَالِیْ اَنْزِلِیْ ثُمَّ لَا تَرْتَحِلِیْ ط اے نبی! "صلی اللہ علیہ وسلم" کی برکت۔ آجا اور برس جا پھر واپس نہ جا کھجوروں، پھلوں، سبزیوں میں اِس دُعا سے عجیب حلاوت، برکت اور شفا ہے۔

یہاں دو چیزیں بیان ہُوئیں۔ ۱۔ اطاعت، ثمرۂ ہدایت ۲۔ اِتّباع ثمرۂ محبّت

یک زمانہ با اتّباعِ مُصطفیٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" بہتر از سُلطانیِ ارض و سما

؎ جناب حضرت زاہر بن الحرام الاشجعی رضی اللّٰہ عنہٗ سبزی فروش جلیلُ القدر صحابی بدوی بدری ط

اطاعت	اتباع
۱۔ اسلام ہے اور ظاہری ارکان سے متعلق ہے	ایمان ۔ قلب اور روح سے متعلق ہے ۔
۲۔ اطاعت حکم کی تعمیل کرنا ہے	اتباع قدم بقدم چلنا ہے ۔
۳۔ اطاعت میں بیگانگی ہے	اتباع میں یگانگت ہے ۔
۴۔ اطاعت اعمال سے متعلق ہے ۔	اتباع ۔ اعمال معہ عقائد[1] ،

○ اطاعت کی تکمیل ، اتباع ہے ۔ اور اتباع[2] سُنّتِ مطہرہ کو کہتے ہیں ۔ نیز اطاعت اور اتباع وہی معتبر ہے جو عشقِ رسول " صلی اللہ علیہ وسلم " کا نتیجہ ہو ورنہ محض فریبِ نفس ہے ۔ اتباع سے جسم پر سُنّت کا رنگ چڑھتا ہے اور محبّت سے قلب و روح پر ؎

" اصلِ سُنّت جز محبّت ہیچ نیست "

☆ اتباع میں مجاہدہ شرط ہے ۔ ربُّ العزّت جَلّت شانُہٗ نے فرمایا وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط[3] مجاہدہ سے مشاہدہ نصیب ہوتا ہے ۔ دُنیا میں مجاہدہ سے وفا ، صفا اور آخرت میں رضا اور لقاء سے نوازا جائے گا ۔ اتباع میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر صبر سے گامزن ہونا مجاہدہ ہے اور مجاہدہ سے ہدائیت کے راستے کھلتے ہیں ۔ تکمیلِ دین ، اتمامِ نعمت اور دین اسلام پر رضا کا اظہار حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " پر ہُوا ۔ اسلام ظاہری ارکان کا نام ہے اور ایمان باطنی اعتقادات کا اور دین دونوں کا مجموعہ ہے ۔ دینِ اسلام کے دو رکن ہیں تعظیمِ مصطفٰے اور اتباعِ مصطفٰے " صلی اللہ علیہ وسلم " ، " ما بندۂ عشقیم دگر ہیچ نمے دانیم " مومن کی تو سرشت میں اتباع اور عشق کا بیج رکھ دیا گیا ہے ؎

بمصطفٰے برساں خویش را کہ دین ہمہ اُوست " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم "
گر بہ اُو نرسیدی تمام بُولہبی ست " علّامہ اقبال "

---

[1] عمل صالح مومن کے ایمان کی علامت ہے جیسے ولائیت کے لیئے کرامت اور نبوّت کیلئے معجزہ دلیل ہے ۔ بغیر اعمال ایمان کامل نہیں ۔ " ایمان " اقرارٌ باللّسان ۔ تصدیقٌ بالقلب اور عملٌ بالارکان کے مجموعہ کا نام ہے ۔ خلافاً فیہ ط

[2] اتباع کا معنیٰ ہے پیچھے آنا نہ بھائی بن کر برابر چلنا اور نہ باوا بن کر آگے ، بلکہ غلام بن کر قدم بقدم چلنا ۔

[3] پ ۲۱ ۔ سورۃ العنکبوت آیتِ کریمہ ۶۹ اور جنھوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم انھیں اپنے راستے دکھائیں گے ۔

؎ تکمیل اتباعِ سُنّتِ سَنِیّہ ۔ مکمل اجتناب بدعتِ نامرضیہ سے مقامِ محبوبیت ملتا ہے ۔

☆ مکتوب[۱]: عُروۃ الوثقیٰ قیّومِ ثانی خواجہ محمد معصوم کا جو مُروّجُ الشّریعۃ خواجہ عُبیداللہ رضی اللہ عنہما نے نقل کیا اَلحمدُ لِلّٰہِ وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی (سورۃ النمل ۵۹) نقدِ سعادت دارین، متابعت سیّدُ الکونین ﷺ سے وابستہ ہے دوزخ سے نجات اور دارُ القرار جنّت کا داخلہ سیّدُ الابرار، قُدوۃ الاخیار علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی اِتّباع پر موقوف ہے۔ نیز رضائے پروردگار، پیروی رسولِ مختار ﷺ کے ساتھ مشروط ہے تو یہ زُہد توکّل اور تبتّل حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی تابعداری کے بغیر نامقبول اور اذکار و افکار، اشواق و اذواق بے توسّل سرکارِ دوعالم ﷺ، غیر معمول ہے۔ اولیاءِ آقائے نامدار ﷺ کے بحرِ بے پایاں فیض کے ایک جرعہ سے مستفیض انبیاء اُنکے سرچشمہ آبِ حیات کے ایک قدح سے سیراب ہیں۔ فرشتہ اُن کا طفیلی، فلک اُن کی حویلی، رشتۂ وجود اُنھیں کے وجود سے مُتّصِل۔ سلسلۂ ایجاد اُنھیں سے مربوط ہے۔ جُملہ کائنات اُن کی تابعدار اور تمام عالم کے بادشاہ اُن کی رضا کے طلب گار ہیں اور یہ اِتّباع میں خاکروبی کی دولت درود شریف کی ہمیشگی سے میسّر آتی ہے ؎

خاک شو خاک تا بروید گُل — کہ بجز خاک نیست مظہرِ گل
در بہاراں کَے شود سرسبز زنگ — خاک شو تا گُل بروید رنگ رنگ[۲]

۵

[۱] امامِ ربّانی مجدّدِ الفِ ثانی الشیخ احمد علیہ الرحمۃ کے فرزندِ ثالث ہیں۔ فرمایا میرے اِس فرزند کی ولادت باسعادت میرے لیئے نہایت مبارک اور مسعود ثابت ہوئی کہ خواجہ بزرگ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی خدمتِ اقدس میں پہنچا اور دولتِ رُوحانی سے مالامال ہُوا۔ آپ آیۃٌ مِّنْ آیٰتِ اللّٰہِ تھے۔ علم مُروّجہ شرعیّہ الشیخ محمد طاہر بندگی علیہ الرحمۃ سے بھی حاصل کیا۔ پھر اپنے والد کے فیض کو عالمِ دُنیا کے چپّہ چپّہ تک پہنچایا۔ آپ کے نو لاکھ مُرید تھے اور سات ہزار خلفاء جو اسرارِ غریبہ علوم بدیہتیہ معقول و منقول میں جیّد تھے۔ سلطنتِ مغلیہ کے تین بادشاہ جہانگیر، شاہجہان اورنگ زیب اور ارکینِ سلطنت اُمرآء، وُزرآء مُرید تھے۔ آپ کے چھ صاحبزادے تھے جو شریعت اور طریقت میں باکمال تھے۔ بہتّر (۷۲) سال کی عُمر شریف میں اِس دُنیائے فانی سے عالمِ جاودانی کو رحلت فرما کر جنّتُ الفردوس میں جاگزیں ہُوئے۔ آپکا مزارِ پُرانوار سرہند شریف میں ہے۔ اَلحمدُ للہ فقیر کی حاضری ہوئی۔ فیض جمالی اور نگاہ جلالی ہے۔ ثُمّ الحمدُ للہ۔

[۲] خاک ہو خاک تا کہ پھُول اُگیں کہ خاک ہی مظہر گل ہے ؎ مُبارک ہیں وُہ جو اس درِ پاک کی خاک ہو گئے
پتّھر بہار کے زمانے میں بھی کب سر سبز ہوتا ہے — خاک ہو جا تا کہ رنگ برنگ کے پھُول کھلیں

ـ قطبُ الاقطاب، غوث اُولی الالباب، خواجہ خواجگان، عُروۃ الوثقیٰ محمد معصوم قیّوم ثانی قدّسنا اللّٰہ باسرارہ السّامی ۱۰۷۹ھ

○ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (سورۃ آل عمران ۳۱) :۔ محبّت دو قسم ہے۔ ۱۔ محبّت لِذاتہٖ عـ۱ ۲۔ محبّت لِغیرہٖ عـ۲

۱۔ محبّت لِذاتہٖ : اَللّٰہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک سے محبّت یہ ذاتی شان سے ہے اور اپنے خاصُ الخاص بندوں کو عطا فرماتا ہے اور اُن کا منشا دیدارِ الٰہی اور تقرّبِ الی اللّٰہ کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ دُنیاوی اسباب اور ماسوآء اللّٰہ سے مکمّل اعراض ہوتا ہے۔ "مقام فنا فی اللّٰہ"

☆ سیّدہ رابعہ عدویّہ رضیَ اللّٰہ عنہا ایک مرتبہ حالتِ جذب عـ۳ میں ایک ہاتھ میں پانی کا پیالہ اور دوسرے ہاتھ میں آگ لے کر باہر نکلیں اور فرمانے لگیں۔

مَیں چاہتی ہُوں اس آگ سے جنّت کو جلا دُوں اور پانی سے جہنّم کو بُجھا دُوں تاکہ جو لوگ جنّت کے طمع سے یا جہنّم کے ڈر سے عبادت کرتے ہیں۔ وُہ اَللّٰہ سُبحانَہٗ کی خالص محبّت اور رضا کے لِئے عبادت کریں نہ طمع جنّت ہو نہ ڈر جہنّم کا ہو، یہ اَولیائے مُقرّبین کا مقام عـ۳ ہے۔ جن کے درجات ہمارے علم وفہم سے بُلند تر ہیں۔

عـ۱ اے اَللّٰہ! جو تُو نے میرے لِئے دُنیا سے حصّہ رکھا ہے وُہ اپنے دشمنوں کو دے دے اور جو تُو نے میرے لِئے آخرت سے حصّہ رکھا ہے وُہ اپنے دوستوں کو دے دے۔ میرے لِئے تو تُو ہی کافی ہے۔ "تمنّا رابعہ بصریّہ علیہا الرّحمۃ"

عـ۲ لِغیرہٖ سے مُراد عالَمِ ماسوآء اللّٰہ ہے اَللّٰہ سُبحانَہٗ کے سوا ہر عالَم ہی ماسوآء اور غیر ہے اور وُہ مخلوق ہے اور پھر اس عالَمِ ماسوآء میں دو گروہ ہیں۔ ۱۔ حزبُ اللّٰہ۔ (متبع اللّٰہ) اَللّٰہ والوں کا گروہ اِس میں فی سبیل اللّٰہ، باذنِ اللّٰہ والے انبیاءؑ واَولیاء مُؤمنین شامل ہیں۔ ۲۔ حزبُ الشّیطان (مخالف اللّٰہ)۔ اس میں کُفّار، بُت، طاغوت، شیاطین یہ مِن دُونِ اللّٰہ والے شامل ہیں۔ خوارج نے مِن دُونِ اللّٰہ والی آیاتِ بیّنات انبیاءؑ، اَولیاء اور مُؤمنین پر (دشمن اللّٰہ) چسپاں کر دیں اور گمراہی کے گڑھے میں گر گئے جہاں سے نکلنا مُحال ہے۔ حالانکہ مِن دُونِ اللّٰہ نہ قابلِ محبّت ہیں اور نہ لائقِ شفاعت اور نہ ہی اِن کی محبّت اَللّٰہ سُبحانَہٗ وتعالیٰ کی محبّت ہے۔ انبیاء واَولیاء جو اَللّٰہ سُبحانَہٗ کی بارگاہِ رحمت میں باذنِ اللّٰہ، فی سبیلِ اللّٰہ کے زُمرہ میں ہیں اُن کو مَعاذَ اللّٰہ ثُمّ مَعاذَ اللّٰہ مِن دُونِ اللّٰہ (اللّٰہ کے مقابل والے) بُتوں اور طاغوت میں شُمار کرنا یا اُن سے تشبیہ دینا گمراہوں کا طریق ہے اور یہ مُبارک گروہ تو وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیقًا ؕ (سورۃ النساء ۶۹) ہے جو اپنے اپنے منازِل، مقابر میں زندہ ہیں سُنتے۔ دیکھتے اور دُعا سے حاجت براری کرتے ہیں اور مِن دُونِ اللّٰہ والے عالَمِ برزخ میں گرفتار اور وُہ اپنی اپنی برزخی حالت میں بے حس جماد مثلِ بُت ہیں۔ یہ عقیدہ نجد کے حنبلی اور ہند کے حنفی کا ہے جو لباسِ حنبلی میں سلفی اور لبادۂ حنفی میں منفی ہیں۔ العیاذُ باللّٰہِ ؕ

عـ۳ یہ واقعہ حالتِ سکرات ہے ورنہ جنّت کی تمنّا اور دوزخ سے بچنے کے لِئے عبادت مشرُوع ہے۔

۲- محبّت لغیرہٖ :- اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ کے ماسوا سے محبّت ہو لیکن اُس کے لئے یعنی اُس کی عطا سے محبّت لغیرہٖ ہے۔ عبادت اُمید جنّت اور خوفِ دوزخ سے ہو تو یہ مقام ابرار کا ہے۔ کیونکہ مومن کی تسبیح سے جنّت میں باغ کھلتا ہے۔ جنّت درود شریف سے جھومتی اور خوش ہوتی ہے اگر کوئی مومن جنّت کی دُعا کرتا ہے تو جنّت بھی اُس کو چاہتی ہے اور ربّ عَزَّاِسْمُہٗ سے دُعا کرتی ہے یہ بندہ مجھے عطا فرما۔

☆ سیّدنا امام حسن مجتبٰے نے اپنے والد سیّدنا علی مرتضٰے رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُمَا سے پُوچھا اے اَبّاجان! آپ کے دل میں میری محبّت ہے فرمایا ہاں۔ عرض کیا چھوٹے بھائی کی؟ فرمایا ہاں۔ عرض کیا میرے ناناجان کی۔ تو فرمایا اُنکی بھی عرض کیا اَبّاجان یہ دِل ہے یا سرائے ہے جس میں سب کی محبّت سما گئی۔ "سُبْحَانَ اللّٰہ" اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ اتنی چھوٹی سی عمر شریف اور یہ کلام معرفت، فرمایا سیّدنا علی مرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیٹا اِن سب کی محبّت اَللّٰہ کے لئے ہے۔

☆ سیّد العرب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک روایت خبر واحد میں فرمایا۔

اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ اَنَا عَرَبِیٌّ وَّقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ وَّلِسَانُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِیٌّ ط	عربوں سے محبّت کرو کہ میں عربی ہوں قرآن عربی اور جنّتیوں کی زبان عربی ہے۔ "عربوں سے محبّت نہ کہ نجدیوں سعودیوں یزیدیوں سے۔"

☆ اَلْحُبُّ لِلّٰہِ کے تحت اِن سب سے محبّت درحقیقت اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ سے محبّت ہے۔

معیارِ محبّت : ربّ کریم کسی کو عطیہ عطا فرمائے۔ اگر وہ اِس عطیہ میں مشغول ہو کر مُعطی کو بھول جائے تو یہ مقام محجُوبین کا ہے۔ اور اگر عطیہ کے ملنے پر مُعطی کی طرف توجّہ اور ہو جائے اور اُس کے حمد و شکر میں لگ جائے تو یہ مقام مُحبّین کا ہے۔ عطا تو مُعطی کی یاد دلاتی ہے۔ بھلاتی نہیں۔ اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی محبُوب لِذاتہٖ ہے اور اُس کی عطا محبُوب لغیرہٖ ہم اُس کی عطا سے اس لئے محبّت کرتے ہیں کہ محبُوب کی عطا ہے اور یہ بھی محبّت لِذاتہٖ میں داخل ہے اور یہ مقام صالحین، مُؤمنین کا ہے۔ "ملخّص تفسیر روح البیان"

○ اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی جس کو محبُوب بنا لیتا ہے۔ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَامُ سے پہلے آسمانوں میں اور پھر زمین میں مُنادی کراتا ہے کہ سب اِس کو محبُوب رکھیں۔ مُؤمنین صالحین اور

ے سب سے بڑا عطیہ، ذکر الٰہی، ذکر درود رسالت پناہی ہے۔

اولیاءِ کاملین کی مقبولیت عامہ اُن کی محبوبیت کی دلیل ہے اور اولیاءِ کرام سے محبت کرنا انسان کی اپنی نیک بختی کی نشانی ہے۔ محبوب کے ذکرِ گرامی پر دل نہ دھڑکے۔ سینہ پُرسوز اور آنکھیں نَم آلودہ نہ ہوں تو نہ ایمان، ایمانِ کامل اور نہ اسلام، اسلام کامل ہے۔

شرائطِ محبت :۔ کثرت ذکرِ محبوب[۱]، آزمائش پر صبر[۲]، انقطاع از ماسوائے المحبوب[۳]
یہ شرائط طے کرنے کے بعد مقامِ محبت پاتا ہے یہ سب اِتباع کے نتیجہ سے ہے۔

○ حصولِ فیضِ محبت دو طرح ہے۔ اوّلاً نگاہ سے جب موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مَحَبَّۃً مِّنِّیْ سے نوازا تو وہ جس طرف نگاہ کرتے وہ دل سے محبت کرتا ثانیاً لب سے۔ (سورۃ طٰہٰ ۳۹) یہ دونوں اندازِ محبت ہیں جسے جس سے چاہیں نواز دیں۔ اِس میدانِ محبت میں کوئی اُویس قرنی بنا اور کوئی بوعلی قلندر، کوئی غریب نواز بنا اور کوئی دستگیر بنا کوئی گنج بخش، اور گنجشکر بنا اور کوئی نوشہ گنج بخش یہ سب محبت کے کرشمے ہیں۔ ربِ کریم نے محبوب کے چشمۂ محبت سے اُمت کو سیراب کرایا اور چشمہ ہائے فیضانِ محبوب سے وافر حصے عطا فرمائے۔ اُمتِ مسلمہ میں درود شریف سے مرتبہ محبوب پا گئے ؎

☆۱ محبوبِ سُبحانی، سیدُالاولیاء، غوث اعظم الشیخ محمد عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الرحمانی
☆ محبوبِ صمدانی، مجمع البحرین، مجدد الف ثانی الشیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ الرحمانی
☆۳ محبوبِ یزدانی، سند الکاملین، السید محمد اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ الرحمانی
☆۴ محبوبِ الٰہی، سلطان المشائخ، السید محمد نظام الدین اولیاء دہلوی قدس سرہ الرحمانی

○ محبوب ربّ العلمین عزّ وجلّ فصلی اللہ علیہ وآلہٖ "کے چشمۂ محبت سے مستفیض ہو کر اولیاءِ عظام اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ کے جامِ عشق سے سرشار ہوئے (سورۃ البقرۃ ۱۶۵) اور اللہ ربُّ العزت جلّت ثناءُہٗ کو بھی اُن سے محبت یہی یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ کی تفسیر بنے۔ (سورۃ المائدۃ ۵۴)

قرآنِ پاک : پ ۱ سورۃُ البقرۃ آیت کریمہ ۱۳۸

صِبْغَۃَ اللّٰہِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَۃً ۫ وَّنَحْنُ لَہٗ عٰبِدُوْنَ○	ہم اللہ کا رنگ چڑھاتے ہیں اور کس کا رنگ خوبصورت ہے اللہ کے رنگ سے اور ہم اُسی کو پوجتے ہیں۔

○ جس طرح رنگ کپڑے کو ظاہر و باطن میں نفوذ کرتا ہے اِسی طرح اللہ کا رنگ

؎ کامل اِتباعِ اقوال، اعمال اور احوال سے درجہ محبوب ملتا ہے۔

"اعتقاداتِ حقّہ" ہمارے رگ و پے میں سما گئے ہمارا ظاہر "قالب" اور باطن "قلب" اُس کے رنگ میں رنگے گئے اور رنگ چڑھانا ہو تو اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ کا رنگ چڑھاؤ۔ جو نہ پانی سے دُھلے اور نہ دھُوپ سے اُڑے اور جو نہ وقت گزُرنے پر پھیکا پڑے۔ اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ کا رنگ وُہی ہے جو رنگِ مُصطفائی ہے۔ جس سے دل ایمان اور محبّت کے رنگ سے رنگے گئے۔ یعنی مومن کی زندگی حضُور "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی سیرتِ طیّبہ کا ہوبہو نقشہ، لباس، خوراک، کھانا پینا، اُٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا غرضیکہ ہر اَفعال میں گفتار میں کردار میں توحید کا رنگ اَور سُنّتِ مُطہّرہ کا نقشہ ہو یعنی صُورت ہو نمونہ سُنّتِ مُطہّرہ کا اَور زُبان تَر ہو ذکرِ مُصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" درُود شریف سے۔

"صِبْغَةَ اللّٰہِ کا رنگ ظاہری جسم پر چڑھتا ہے تو تمام اَعضاء کا نمونہ بن جاتا ہے اَور درُود شریف کا رنگ باطن "قلب" پر چڑھتا ہے تو تمام کا سب عالم میں اَللّٰہ پاک کا محبُوب[۱] بن جاتا ہے اور سُنّتِ مُطہّرہ پر عمل کی راہ سے اُنہیں اَنوارِ ولائیت ملے۔

؎ اَلنُّبُوَّۃُ اَفضَلُ مِنَ الْوَلَایَۃِ ط نبوّت، ولائیت سے بہر جہت، بہر وجہ اَفضل، اکمل و اعظم ہے۔ الخ

[۱] جنہوں نے ولائیت کو نبوُّت سے افضل کہا وُہ اپنی اِس استدلالی منطق کی راہ سے بھٹک گئے کہ نبی رجُوع اِلیَ الخلق اور ولی رجُوع اِلیَ اللّٰہ ہوتا ہے۔ حالانکہ نبی اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ کے ہاں تکمیل پاکر، منزلِ مقصُود پر فائز المرام ہو کر اُس کے حکم سے خلق کی ہدائیت کے لیے مبعُوث ہوتا ہے۔ اور ولی رجُوع اِلیَ اللّٰہ ہونے میں ابھی اپنی منزل کی راہ میں ہے اور مقصُود کو پانے والا "نبی" نبی بھی ہوتا ہے اور ولی بھی۔ یعنی رجُوع اِلیَ الخلق اَور رجُوع اِلیَ اللّٰہ دونوں پر مقصُود کو پائے ہوُئے۔ نبی کی نبوُّت نبی کی اَپنی ولائیت سے بھی افضل ہوتی ہے"۔ لَا اِخْتِلَافَ فِیْہِ ط یہ جائیکہ ولی کی ولائیت نبی سے افضل ہو؟ نبی معصُوم اور ولی محفوُظ ہے۔ معصُوم وُہ ہوتا ہے جس میں گنُاہ کی طاقت ہی نہ ہو اَور محفُوظ وُہ جس میں گنُاہ کی طاقت تو ہو لیکن حفاظتِ الٰہی شاملِ حال ہو۔ ولی ولائیت میں کتنا ہی ترقّی کر جائے درجۂ معصُوم کو نہیں پاسکتا۔ اور بندہ بہرحال بندہ ہے وُہ کسی حال و مقام میں بندگی سے باہر نہیں ہوسکتا اور نہ خدُائی میں داخِل اور شریک ہوسکتا ہے۔ "بندہ بندگی سے بندہ ہے ورنہ گندہ"۔ زندگی بے بندگی شرمندگی ہے۔

☆ امام علی بن ابی بکر قُدِّسَ سِرُّہٗ نے "معارجُ البدیہہ" میں فرمایا ولی کا تمام اُمور میں حُسن وکمال۔ ظاہراً و باطناً اصُولاً و فرُوعاً۔ عقلاً و نقلاً۔ عَادۃً وَعبادۃً کامل اِتّباعِ سُنّت و اجتناب از بدعت میں مُضمر ہے۔

اَلشَّرِیْعَۃُ ھِیَ الشَّجَرَۃُ وَالْحَقِیْقَۃُ ھِیَ الثَّمَرَۃُ شریعت درخت ہے اور حقیقت معرفت ثمرات ہیں۔ مکتُوباتِ معصُومیہ

☆ انبیاءِ عظام، اولیاءِ کرام کا درود شریف سے رطب اللسان ہوکر انوار اور مراتب پانا۔

○ درود شریف میں ملائکہ کرام اللہ تعالیٰ کے ساتھ یُصَلُّوْنَ میں شامل ہیں۔ اور صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا○ کے مخاطب اٰمَنُوْا ہیں۔ جو درود شریف کے انوار کے پروردہ ہیں۔ روزِ ازل انبیاءِ عظام کا نورِ نبوت پرتوِ نورِ محمدی علیہ السلام سے چمکا اور درود شریف کے وظیفہ سے فضیلتیں پا گئے۔ علیٰ نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط

علہ درود خوان انبیاءِ عظام۔ اوّل البشر حضرت آدم علیہ السلام کو حکمِ اوّل درود شریف کا ہوا۔ حضرت شیث علیہ السلام کا اپنے پدر بزرگوار کی وصیت کے مطابق ہمیشہ درود شریف وِردِ رہا۔ درود ابراہیمی علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کو درود شریف اَظْہَرُ مِنَ الشَّمْسِ وَالْاَمْسِ ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے صاحبُ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے درودِ خضری کی اجازت چاہی اور پائی۔ ملائکہ نوری عقلِ اوّل جبرائیل علیہ السلام مع لاانتہا ملائکہ کا بے انتہا درود شریف واضح۔ صحابہ کبار چار یار خصوصًا حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ عنہٗ کا ہمہ وقت درود شریف وظیفہ رہا۔ آئمہ اہلبیتِ اطہار از بارہ امام تاجُ الرِّجال، مَجمعُ الافضال امام جعفر الصادق ”نسبتِ صدیقی نسبًا علوی“ رضی اللہ تعالیٰ عنہما و بجاہہم علینا سے خصوصًا اولیاءِ نقشبندیہ و دیگر سلاسل ثلثہ قادریہ سہروردیہ چشتیہ درود شریف سے ”چشت اہل بہشت“ بنے۔ محدثین کرام نے ہمیشہ درود شریف لکھا پڑھا اور پڑھایا۔ آئمہ مجتہدین امام ابوحنیفہ اَنَارَ اللہُ بُرْہَانَہٗ فنافی الدرود شریف تھے۔ اولیاءِ متقدمین خواجہ اُویس قرنی یمنی رَوَّحَ اللہُ رُوْحَہٗ، غوثُ الاولیاء بایزید بسطامی قدّس سرّہ السامی کو بکثرت درود شریف استغراقِ کلی رہا۔ اولیاءِ متاخرین قطبِ العالم السید الشریف الشیخ عبدالقادر جیلانی حنبلی شہنشاہِ بغداد علیہ الرحمۃ کو درود شریف سے مرتبہ محبوبِ سبحانی ملا۔ اولیاءِ کاملین حلقہ اُویسیہ شاذلیہ صاحبُ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ سے مانندِ صحابہ مجلس کرتے اور فضائل درود شریف کے مسائل پوچھتے نیز اولیاءِ نقشبند عاشق و عامل درود شریف ہیں۔ کاشفُ الاسرار واصفُ الابرار السید محمد بہاؤ الدین نقشبند بخاری قُدِّسَ سِرُّہُ الباری اپنے قیامِ مدینہ کھڑے ہوکر روزانہ چوبیس ہزار (۲۴۰۰۰) درود شریف پڑھتے اور شہنشاہِ نقشبند کا لقب پایا۔ قیومِ اوّل محبوبِ صمدانی مجددِ الفِ ثانی الشیخ احمد سرہندی اَفَاضَ عَلَیْنَا فُتُوْحَہٗ کا بوقتِ سحری پانچ ہزار (۵۰۰۰) درود خضری اور دلائل الخیرات کا معمول رہا۔ زائرُ القبلتین حاجی الحرمین الشریفین شاہ حسین طابَ اللہُ ثراہ مکان شریفی کا وظیفہ درود شریف ہمہ دم تھا۔ فقیر کے طریقت میں جدِّ اعلیٰ قدوۃُ الابرار زبدۃُ الاخیار میاں شیر محمد علیہ الرحمۃ کا روزانہ درود شریف پانچ ہزار (۵۰۰۰)۔ سیدی اکمل مرشدی اکمل السید نور الحسن شاہ بخاری علیہ الرحمۃ الباری بوقتِ سحری تسبیح پر تین ہزار (۳۰۰۰) اور کھجور کی ”گٹھلیوں“ شماروں پہ بے شمار درود شریف پڑھا جاتا۔ سلاطینِ اسلام سلطان ناصر الدین محمود دہلوی۔ سلطان محمود غزنوی کا ایک لاکھ (۱۰۰۰۰۰) درود شریف وظیفہ تھا۔ شاہانِ مغلیہ درود شریف کے فیض یافتہ تھے۔ بفضلہٖ تعالیٰ فقیر چغتائی کا بھی محبوب وظیفہ درود شریف ہے۔ ۱۲ منہ

شدیم خاک و لیکن زبوئے تربتِ ما　　تواں شناخت کہ زیں خاک فقیرے خفتہ

”اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ مِنِّیْ تَحِیَّۃً وَّسَلَامًا وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ط“

اطاعت رسول

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قرآنِ پاک پ۵ سورۃ النساء آیت کریمہ ۶۹

وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓـئِكَ مَعَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ‌ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓـئِكَ رَفِيۡقًا ؕ

اور جو اطاعت کرتے ہیں اللہ کی اور اُس کے رسُول کی وُہ اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا۔ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین اور کیا ہی اچھے ہیں ساتھی

شانِ نزول: حضرت ثوبان حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کمال محبت رکھتے تھے۔ ایک دن اس قدر غمگین اور رنجیدہ حاضرِ خدمت ہوئے کہ چہرہ کا رنگ متغیر ہو چکا تھا اور پریشان حالی ظاہر ہو رہی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رنگ کیوں بدلا ہوا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے نہ کوئی بیماری ہے اور نہ درد بجز اس کے کہ جب آپ صلی اللہ علیک وسلم سامنے نظر نہیں آتے تو انتہا درجہ گھبراہٹ اور پریشانی ہو جاتی ہے اور جب آخرت کو یاد کرتا ہوں تو یہ اندیشہ ہوتا ہے۔ وہاں کیسے دیدار پا سکوں گا۔ آپ اعلیٰ ترین درجات و مقامات پر ہوں گے اور اگر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے جنت دے بھی دی تو اس مقام عالی تک رسائی کہاں؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور آپ کو آخرت میں معیت مصطفوی کا مژدہ سنایا گیا اور حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقہ سے اُمت کا نصیبہ کھل گیا اور دل تسلی پا گئے۔ اے سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہ تیرے فیض سے ہم نالائقوں کے لئے تسلی ہے۔ کہاں دنا فتدلیٰ کے مکین اور کہاں ہم کمین۔ "چہ نسبت خاک را عالم پاک" ـــــہ

اتنا عجب بلندی جنت کا کس لئے دیکھا نہیں کہ بھیک کس اونچے در کی ہے

ـــــہ اے ثوبان علیہ الرضوان میرا تن، من، دھن تجھ پہ قربان۔ العنہ

حدیثِ پاک : بروائیت حضرت ابُوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

○ مجھ سے زیادہ محبّت کرنے والے وُہ لوگ ہوں گے جو بعد میں آنے والے ہیں۔ اُن میں ہر کوئی خواہش کرے گا۔ کاشکہ! مجھے ایک نظر جمالِ پاک پر ڈالنے کی سعادت ملے اور اُس کے مقابلے میں مجھ سے میرا مال و منال، دولت و ثروت لے لیئے جائیں اور مجھے دیدارِ محبُوب ربّ العٰلمین عزّ وجلّ "ﷺ" حاصل ہوجاتا اور یہ دیدار کی تمنّا حضور "ﷺ" سے اظہارِ محبّت ہے۔ " رواہ الدّارمی "بحوالہ دلائلُ الخیرات"

☆ رسُول کے مبعُوث فرمانے کا مقصد یہ ہے کہ اَللّٰہ سُبحَانَہٗ وَتعَالیٰ کے حُکم سے آپ کی اطاعت[عل۱] کی جاتے اور اپنی ہوائے نفس کو اُس کے تحت کیا جائے جو وُہ لائے ایک مقام پر ربِّ کریم نے انسان کی حالت کو بیان فرمایا۔ اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوٰہُ سورۃ الجاثیہ ۲۳ آیا تم نے اُسے نہیں دیکھا جس نے اپنے جی کی خواہش کو اپنا خُدا بنالیا۔ تخلیقِ انسانی کا مقصد و منشا یہ ہے کہ وُہ اپنے قلبی و ذہنی خیال کو بتابعتِ رسُول اللہ "ﷺ" کرے اور ہوائے نفس کو چھوڑ کر رضاءِ الٰہی تک پہنچائے۔ لیکن حیران کُن بات یہ کہ انسان نے تو اپنی خواہشات کو یعنی اپنے آپ کو "اپنا خُدا" بنا رکھا ہے۔

○ تعجّب ہے انسان پر خالقِ کُل کی اُدنیٰ سے اُدنیٰ مخلوق چیونٹی تو نہ بنا سکا۔ لیکن خُدا معاذ اللہ، کئی بنائے ہوئے ہیں (اہلِ ہواء، اہلِ ریاء)۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْ مِنْ ذٰلِكَ یہ سب ہوائے نفس کے کرشمے ہیں۔ بندہ کو جنابِ کبریائی میں اِس امر کا ہمیشہ ملتجی رہنا چاہیئے کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ اپنے کرم سے شرِّ شیطان، شرِّ نفس اور خصوصًا ہوائے نفس[عل۱] سے بچائے رکھے۔

انوارِ فیضانِ نبوّت : ایک روائیتُ الحدیث میں فرمایا۔

خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ط	بہترین زمانہ میرا ہے پھر وُہ جو اُس سے ملا ہُوا اور پھر وُہ جو اُس سے ملا ہُوا۔ "صحیح البخاری"

☆ ۱ طبقہ اُولیٰ:۔ طوُبیٰ لِمَنْ رَاٰنِیْ کا مصداق ہے۔ خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ صدرِ اوّل کہلایا۔

☆ ۲ طبقہ ثانی:۔ وَلِمَنْ رَاٰی رَاٰنِیْ میں جنہوں نے کسی ایک صحابی کو دیکھا "نشاۃِ ثانیہ" ۴

عل۱ مخالفانِ اہلسنّت وجماعت کے تمام طوائف جدیدہ وقدیمہ خذلھم اللہ کے زوائغ مکائد کے عقائد ہوائے نفس ہیں۔ الغ

☆ طبقہ ثالثہ۔ تبع تابعین جنہوں نے تابعین کی زیارت کی۔ یہ تینوں زمانے رُوئیت، رَوائیت اور درَائیت میں قرب کی بناء پر خیرؒ میں شامل ہیں۔

گُلِ حکمت :۔ قرآنِ عظیم میں ربُّ العرشِ العظیم نے وَالعَصرِ سے جس کی قسم اُٹھائی وُہ قَرنی ہے۔ قؔ صِدّیق، رؔ عُمر، نؔ عُثمان، یؔ عَلی اور لفظ عؔ سب میں مُشترک ہے مثلاً عؔ عتیق، عؔ عُمر، عؔ عُثمان، عؔ علی اور یہ سب آپس میں باہم یکدیگر عینَ ہیں۔ جوان عینَ کو غینَ جانے بخدا اُس کی عینَ "آنکھ" میں غینَ "پردہ" ہے۔

☆ اَلشیخ ابُوالفضل مُحمّد بن الحسَن الختلی قُدّسَ سِرُّہُ الجلِی وَالخفِی کا مقولہ ہے ؎

اَلدُّنیَا یَومٌ وَّلَنَا فِیهَا صَومٌ	دُنیا ہے ایک یوم[1]، ہمارا ہے اِس میں صَوم،
اَلدُّنیَا سَاعَةٌ فَاجعَلهَا طَاعَةً	دُنیا ہے ایک ساعت، ہم اِس میں کریں اطاعت

☆ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" مُطاع ہیں اور آپکی اطاعت، اَطاعتِ الٰہی ہے۔ اطاعت کے صحیح مفہُوم کو وُہ کیا جانے جو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات و صفات سے محجُوب اور ناواقف ہو۔ حقیقتہً اللہ سُبحانہٗ کا اطاعت گزار وُہی ہوگا جو سُنّت اللہ کے مُطابق آپ پر دُرود و سلام بھیجے گا۔ اور سُنّتِ نبوی پر عمل کرے گا۔ حضور سیّد البشر علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام مِن اللہ الاکبر نے اپنی نورِ نظر، لختِ جگر سے فرمایا یَافَاطِمَةُ اِنَّكِ تَسئَلِی یَومَ القِیٰمَةِ مَا اکتَسَبتِ وَلَا لِمَن نَسَبتِ اِعمَلِی اِعمَلِی اِعمَلِی "بیٹی! روزِ جزا تجھ سے کسَب پُوچھا جائے گا نہ کہ نسَب "عمل کرنا عمل"۔ قُرّۃُ العینِ رسُول زہراءِ بتُول جگر گوشۂ رسُول ہونے کے باوجود مُبَشّرَۃٌ بِسَیِّدَۃِ النِّسَاءِ فِی الجَنَّةِ ہیں اور آپ پر دُرود شریف پڑھنا جزوِ ایمان ہے۔ جنہوں نے اِس راہِ عمل سے دُرود شریف کو اپنایا وُہ جو دُرود شریف کی رنگن میں رنگے گئے۔ اُن پر دُرود شریف کے اَنوار سے وُہی اثرات ظاہر ہوں گے جو حضُور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم و جان[2] سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

عـ۱ ولادت پر کانوں میں آذان اور وفات پر نمازِ جنازہ۔ زندگی بس اتنی ہے۔ جتنا آذان اور نماز کا وقفہ۔ روزِ قیامت پچاس ہزار سال کا جو عند اللہ ایک دن ہے۔ اتنا طویل و عریض دِن عابد ساجد مومن دُرود خوان کے لئے کَلَمحِ البَصَرِ ہوگا۔

عـ۲ ایک ولی اللہ باسی روٹی کو ترجیحاً تناوُل فرماتے اور اُسے جمالی کہتے کہ یہ رسُولُ اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے زمانہ سے بہ نسبت تازی کے زیادہ قریب ہے۔ امام علی حکیم ترمذی علیہ الرحمۃ بڑھاپے میں وُہ لذّتِ عبادت نہ پاتے جو جوانی میں تھی۔ یہ لذّتِ عبادت اور جمالی کا شرف اور فضیلت قُربِ زمانی سرکارِ مدنی " صلی اللہ علیہ وسلم " کی بناء پر تھی۔ ۱۲ منہ غُفِرلہٗ

☆ السید وصی الدین خواجہ فانی فی اللہ باقی باللہ نقشبندی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں۔

○ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے فیضان سے مستفیض، انوار یافتہ اولیاء کرام کے جسم پر مکھی نہ بیٹھتی کیونکہ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے جسم اطہر پر مکھی نہیں بیٹھتی۔ " بجسم پاک پیغمبر مگس نہ نشت و ننشیند " علہ

☆ خواجۂ خواجگان السید محمد بہاؤ الملت والدین نقشبند بخاری قدس سرہ الباری بانی مبانی سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ " ملفوظات " میں ارقام فرماتے ہیں۔

○ مَیں نے مقامِ قرن ملکِ یمن میں حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے خرقہ، جبّہ مبارک کی زیارت کی جو نبیِ اکرم " صلی اللہ علیہ وسلم " نے خواجہ اویس قرنی کو عطا فرمایا تھا۔ جبّہ شریف کو چوما اور کمال محبّت سے آنکھوں پر لگایا اور سر پر برکت کے لیئے رکھا تو میرا سایہ بھی نہ رہا۔ یہ فیضان ہے متعلقاتِ نبوی، تبرکاتِ مصطفوی کا۔ انوارِ محمدی " صلی اللہ علیہ وسلم " جو اولیاءِ کرام کے قلوب پر برستے ہیں اور اُن انوارِ فیضان سے آپ کا بھی سایہ نہ رہا۔

☆ سیدغوث علی شاہ پانی پتی قدس سرہ الخفی تذکرۂ غوثیہ " میں فرماتے ہیں۔

○ مقامِ قرن ، زبید ، میں جبّہ مبارک کی زیارت ہوئی تو مارے شوق کے جبّہ شریف کو مَیں نے سر پر رکھ لیا۔ اس وقت جبّہ مبارک کا سایہ تو درکنار، ہمارا سایہ بھی پیدا رد ہ

گلستان میں جا کر سبھی گُل کو دیکھا تیری ہی سی رنگت تیری ہی سی بُو ہے

○ عالمِ شہادۃ میں شئی کا سایہ شئی سے لطیف تر ہوتا ہے۔ جب حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " سے کوئی جہان میں زیادہ لطیف ہے ہی نہیں تو آپ کے بدن شریف عنصر لطیف کے لیئے سایہ کیسے ہو؟ اولیاء اللہ کی بارگاہیں حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی ہی بارگاہیں ہیں۔ حضور ہی کی کفش برداری سے ہی وہ اولیاء ہوئے اور واسطہ اور وسیلہ بنے حتیٰ کہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام بھی حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے طفیلی اور عطاءِ فیض میں حضور کے نائب ہیں۔

تقویٰ :- اِنْ اَوْلِیَآؤُہٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ (پ ۹ سورۃ الانفال ۳۴) اولیاء اللہ تقویٰ کے منابع اور مراکز ہیں۔

علہ علماءِ حجم نے منجملہ ادلۂ نبوّت سے لکھا کہ اسم پاک اَللّٰہُ جلّ شانہٗ کی طرح اسم پاک مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ " میں بھی کوئی حرف منقوطہ نہیں رکھا کہ نقطہ مشابہ مکھی ہے۔ اَللّٰہ پاک نے محبوب کے اسم پاک کو اس مشابہ سے بھی پاک رکھا بدیں وجہ مسمّٰی کے " جسم اور لباس " پر گندی مکھی نہیں بیٹھتی۔ اولیاء اللہ کو بھی گندی مکھی سے محفوظ کر دیا گیا ہے " سبحان تیری قدرت " کما صرح ملّا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری فی شمائل الترمذی " تذکرۂ غوثیہ " ۱۰

شریعت اور حنفی، مالکی، شافعی حنبلی نقشبندی، قادری، چشتی، سہروردی سالک کے لیئے یہ سب معبود تک پہنچنے کے راہ ہیں، نشانِ منزل ہیں، منزل نہیں۔ منزلِ مقصود تو حضور "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" تک پہنچ کر اللہ سُبحانَہٗ "معبودِ حقیقی" کی معرفت، قرب اور رضا ہے[1]

یقین دانم دریں عالم لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا هُوَ وَلَا مَوْجُوْدَ فِی الْکَوْنَیْنِ لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا هُوَ

اصل دین شریعتِ مُطہّرہ پر عمل ہے۔

☆ حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کو ایک شخص کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ ہمیشہ سے قائم اللیل اور صائم النہار رہے تو آپ نے فرمایا اس نے اپنے اندر مجاہدہ سے صفاتِ ملائکہ پیدا کر لیں ہیں اور یہ کوئی مقام نہیں اور نہ یہ ولائیت اور فرمایا کمال ولائیت یہ ہے اپنے اندر صفاتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیدا کرے یعنی اپنی زندگی کے ہمہ اوقات اپنے قیام وصیام کلام وطعام اور منام کو سُنّتِ مُطہّرہ کے مطابق کرے۔

○ شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین عمر سہروردی "علیہ الرحمۃ ربّی" بانی سلسلہ عالیہ سہروردیہ نے اپنی کتاب مستطاب "عوارف المعارف شریف" میں فرمایا۔

کُلُّ حَقِیْقَةٍ رَدَّتْهُ الشَّرِیْعَةُ فَهُوَ زِنْدِیْقَةٌ ط	ہر وہ حقیقت جس کو رد کرے شریعت وہ زندیقہ ہے۔ "زندیق بظاہر دیندار، بباطن بیدین بدعقیدہ"

کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں[2]

☆ شریعت کے بغیر طریقت کا دعویٰ سراسر باطل ہے۔ شریعت اور طریقت میں جسم و جان، جسد و روح، ظاہر و باطن، الفاظ و معنیٰ، پوست اور مغز کی نسبت ہے یعنی یک قالب دو جان ہیں۔ شریعت کو چھوڑ کر دعوے ولائیت مکر ہے اور فقر مکر سے پاک ہوتا ہے۔ حضور "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کو چھوڑ کر توحید، توحید کرنا یہ توحید رحمانی نہیں توحید شیطانی

---

[1] حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللّٰهُ مَا فِیْ قَلْبِیْ غَیْرُ اللّٰهِ ط نُوْرِ مُحَمَّدْ صَلَّی اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط یہ وظیفہ حقیقت ہے۔

[2] اے مخاطب! اگر تو نے میرے محبوب "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کی اتباع کی تو یہ عالم رنگ وبو کیا چیز ہے۔ ہم تیرے ہیں۔ لوح قلم تیرے ہیں پھر لوحِ محفوظ اور قلمِ ربانی جو تقدیریں لکھتی ہے۔ تجھے عطا کر دوں گا۔ اپنی مرضی سے اپنی تقدیر آپ لکھنا تو مَنْ کَانَ لِلّٰهِ کَانَ اللّٰهُ لَهٗ کی تفسیر بن جاؤ گے یہ شعر آیتِ کریمہ فَاتَّبِعُوْنِیْ کا ترجمہ ہے۔ جو حضور سیّد الورٰی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہ المجتبیٰ وبارک وسلم کی عظمت اور محبت کا ثبوت ہے۔ منہ عفی عنہ

ہَے۔ توحید اصلِ دین ہے۔ وُہ حضُورؐ "صلی اللہ علیہ وسلم" سے وابستہ رہ کر ہی ملتی ہے۔

☆ خواجہ عُبَیدُاللہ المعرُوف خواجہ خورُد ابنِ خواجہ باقی باللہ بیرنگ علیہما الرّحمۃ فرماتے ہیں۔

○ جاننا چاہیئے۔ شریعت، صُورتِ حقیقت ہے اور حقیقت معنئ شریعت، صُورت معنیٰ سے اَور معنیٰ صوُرت سے جُدا نہیں۔ معنیٰ تک پُہنچنا بے توسّط صُورت مُستحیل مُحال ہے اَور محض صوُرت پر اکتفا کرنا اور معنیٰ سے جو کہ مقصُود ہے غافل ہونا صریح نقصان کی بات ہَے۔ اِس سے زیادہ کیا لکھا جَائے "تذکرۂ خواجہ بُزرگ حضرت باقی باللہ مُرتبہ نسیم احمد امروہی فریدی لکھنؤ"

☆ امامِ ربّانی سرکار مُجدّد الف ثانی قُدِّسَ سِرّہُ النُّورانی نے مَبدأ و معَاد میں فرمایا۔

○ من عبادتِ خُدا بایں طور کردم کہ اُو ربِّ محمّد جَلّ وعزّ وَصلّی اللہ علیہ وسلم" اَست۔	مَیں اللہ سُبحَانَہٗ کی عبَادت اس وجہ سے کرتا ہُوں کہ وُہ مُحمّد کا رب ہے" عزّوجلّ وَصلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ط

بدلیلِ جلیل، کلامُ اللہ میں ربِّ جلیل نے فرمایا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ رَبِّ مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ ۝ "سورۃ الاعراف ۱۲۱" نبی کے دامن کو چھوڑ کر ربّ عزّشانہٗ کو ماننا یہ ایمان نہیں جادُوگروں نے سجدہ میں اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہا چاہیئے تھا تکمیلِ ایمان ہوجاتی اَور جب اُنھوں نے "رَبِّ مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ" کہا تو اَب ایمان صحیح ہُوا اور عند اللہ وُہ مومن اَور جَنّتی ہُوئے۔

☆ حضُور داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ، غوث الانامی سیّدنا، بایزید بسطامی قُدّس سِرّہُ السّامی کا واقعہ لکھ کر انکشاف فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب کعبۃ اللہ کی زیارت سے مُشرّف ہُوئے تو وہاں گھر دیکھا گھر والا نظر نہ آیا پس مَیں سمجھا کہ میرا حج قبوُل نہیں۔ دوسری مرتبہ کعبۃ اللہ گئے تو گھر بھی دیکھا اور گھر والا بھی لیکن جب تیسری مرتبہ حاضر ہُوا تو گھر والے کا خوب مُشاہدہ کیا اور گھر نظر نہیں آیا اور یہ کمال فنا فی اللہ کی دلیل[1] ہَے۔ "کشف المحجوب شریف"

○ ایک مُسلمان جب مکّہ مُعظّمہ فریضۂ حج اَدا کرتا ہے تو جلالِ الٰہیہ کی تابانیوں کا مُشاہدہ

---

[1] ایک شخص کعبۃ اللہ گیا۔ عشقِ الٰہی سے سرشار، زور زور سے آہ وزاری کرتا ہُوا عالمِ وارفتگی میں درِ کعبہ کو کھٹکھٹانے لگا۔ کسی نے کہا کِسے ملنا ہے تو اُوپر اشارہ کر کے کہنے لگا۔ اُس کو ملنا ہے جس کا اُوپر نام لکھا ہُوا ہے۔ اتنا کہنا تھا کہ گرا اور واصل بحق ہوگیا کہ گھر والے نے اُسے اپنے پاس بُلا لیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ ۱۲ منہ، کَانَ اللہُ لَہٗ ط

ہر کہ شُد عاشقِ جمالِ ذات را ۔ اوست سیّد جملہ موجودات را

کرتا ہے تو یہی جذبہ اُسے کشاں کشاں مدینہ منورہ درِ رسول " ﷺ " پر لے جاتا ہے۔
جہاں جمالِ محمدی " ﷺ " کی ایمان افروز تابانیاں ہیں۔ مکہ معظمہ کے بعد زیارتِ مدینہ
منورہ اپنی جگہ دُرست لیکن عشق و محبّت کی دُنیا کی منزل کے راہی کا کچھ اور ہی مقام
ہے۔ مکہ معظمہ کے بعد آپ مدینہ منورہ نہیں گئے واپس وطن آ گئے اور یہاں وطن سے
بہ نیّت حاضری بارگاہِ رسالت " ﷺ " مستقلاً کر کے گئے ؎۱

اَدِّبُوا النَّفْسَ اَیُّھَا الْاَصْحَابُ فَالطُّرُقُ الْعِشْقِ کُلُّھَا آدَابُ

اور فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حاضری مدینہ پاک کو مکہ معظمہ کے تحت کر لوں اور حبیب بارگاہِ
محبوبِ ربّ العٰلمین عزّ و جلّ فصلّی اللہ علیہ وسلم کی حاضری ہوئی تو دیر تک روتے رہے۔
اور صلوٰۃ و سلام عرض کرتے رہے قیامِ مدینہ طیّبہ میں دُرود شریف ہی پڑھتے رہے۔ اولیاءِ
عظام نے جو کچھ مدارج ولایت سے حصّہ پایا۔ اسی دُرود شریف سے پایا۔ حضرت ابو نصیر
علیہ الرحمۃ کے سامنے بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کا یہ واقعہ بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ بِھٰذِہِ
الْھِمَّۃِ نَالَ مَا نَالَ ط بایزید نے جو کچھ پایا اسی استقامتِ ہمّت اور دُرود شریف
سے پایا۔ شریعتِ مطہرہ کا ادب رُوح اور محبّت جان ہے یہ ہیں وہ لوگ جن کے متعلق فرمایا۔

حدیثِ قدسی :۔ کلامُ اللہ بزبانِ رسول اللہ عزّ وجلّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " ط

اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ وَھُمْ جُلَسَآءُ اللہِ ط	میں اُس کا ہم نشین ہوں جو میرا ذکر کرتا ہے اور وہ اَولیاء اللہ ربُّ العزّت کے جلیس ہیں۔
ھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ وَبِھِمْ یُمْطَرُوْنَ وَبِھِمْ یُرْزَقُوْنَ ط	اُن کی مجلس میں بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا اور اُنہیں کی برکت سے بارش ہوتی ہے اور رزق ملتا ہے

یک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سالہ بودن با اتقاء

اللہ کا ذکر آبِ حیات اور دُرود شریف جامِ عرفان ہے ؎۲ ۔ ان چشموں سے اولیاء سیراب ہوتے ہیں۔

آب خواہ از جُو بجُو خواہ از سبُو کایں سبُو را ہم مدد باشد ز جُو

؎۱ اے لوگو! اپنے آپ کو ادب سکھاؤ کہ عشق کے انداز سارے کے سارے ادب پر منحصر ہیں۔
؎۲ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلبِ انور سے نور کی نہریں اور چشمے جاری ہیں۔ جس سے نور کی شعاعیں نکل کر فیض پہنچاتی ہیں جس سے وہ عرفان کی منزلیں طے کر کے معبودِ حقیقی تک پہنچتے ہیں۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ ولوالدیہٖ ط

ذِکرِ اسمِ ذات پر مُجاہدہ سے مُشاہدہ تک پہنچا جاتا ہے۔ اَللّٰہ سُبحَانَہٗ وَتَعَالیٰ کا ذِکر کرو اور دُرُود شریف پڑھو اور حالتِ ذِکر میں وُہ تمہارا ہم نشین ہو گا اور ذِکر " دُرود شریف " میں ایسے رہو کہ آپ " صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " حالتِ حیات میں تمہارے سامنے ہیں اور تم آپ کو دیکھ رہے ہو۔ اَدب ، اجلال واکرام ، تعظیم اور حیا سے رہو اور یقین جانو کہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ تمھیں دیکھتے اور سُنتے ہیں تمہارے کلام کو اور تمہارے اعمال و احوال پر نگاہ ہے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ صفاتِ الٰہی سے موصُوف ہیں اور اَللّٰہ سُبحَانَہٗ وَتَعَالیٰ کی ایک وصف یہ ہے کہ میں اپنے ذاکر کا ہم نشین ہوتا ہوں۔ اور یہ باطنی خزانے کھولنے کی کُنجی ہے ؎ " مدارجُ النبوّت "

ہر کہ خواہد ہم نشینی باخُدا ۔۔۔ او نشیند در حضورِ اَوْلیاء

اقوالِ حکمت

۱۔ مقولہ اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبْ[۱] اور اَلْاَدَبُ فَوْقَ الْاَمْرِ اپنے اپنے مدارِج اور مقام کے لحاظ سے ہے۔ پہلا مقام مُبتدیٔ شریعت اور دُوسرا مقام مُنتہی طریقت کا ہے۔ مخفی نہ رہے ادب میں خطا بے اَدبی کے صواب سے افضل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ حُسْنَ الْاَدَبِ بِاَوْلِیَآءِکَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ سُوْءِ الْاَدَبِ بِاَصْفِیَآئِکَ بِجَاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

۲ ۔ اَوْلیاء اللہ ، مقامِ فنا میں ، از خود رفتہ ، اَنَا الْحَقّ کہہ دیتے ہیں۔ جیسے شاہ منصُور حلاج علیہ الرحمۃ نے اَنَا الْحَقّ کہا۔ لیکن فنا فی الرّسُول کی منزل میں " اَنَا مُحَمَّدٌ " " صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " کسی نے نہیں کہا اور نہ آئندہ کوئی کہے گا۔ وُہ مقامِ نیاز یہ مقامِ ناز ہے مقامِ ناز مقامِ محبوب ہے۔

با خُدا دیوانہ و با مُصطفےٰ ہُشیار باش " عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "

☆ محبوبِ صمدانی شہبازِ لامکانی کشفِ اسرارِ سبع مثانی بحرِ امواج ہمہ دانی شمعِ بزمِ عرفانی مقتداءِ اربابِ

---

[۱] مرتبۂ اُولیٰ ، اَمر بالمعروف و نہی عَنِ المنکر پر عمل کی تکمیل کے بعد حاصل ہوتا ہے اور مرتبۂ ثانیہ سیدنا علی مرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ نے صُلحِ حُدَیبیہ میں شرائط لکھنے سے پہلے تسمیہ اور کلمۂ طیبّہ لکھا مُشرکین نے اعتراض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سُن کر فرمایا اے علی ! رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لفظ رسُولُ اللہ کاٹ کر ابنِ عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ لکھ دو تو عرض کیا لَا اَمْحُوْکَ اَبَدًا تو پھر حضور " صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " نے خود اپنے ہاتھ مُبارک سے قلمزد کیا یہ مثال ہے اَدب ، اَمر سے بلند مرتبہ ہے۔ ایسی کئی مثالیں موجُود ہیں ☆ فتح مکّہ معظّمہ پر حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ نے عرض کیا یا رسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

معانی امام ربّانی حضرت مجدّدِ الف ثانی الشیخ احمد فاروقی سرہندی نقشبندی قُدّس سرّۃ الرّوحانی" نے فرمایا -
○ فنا کے یہ معنیٰ نہیں کہ وجودِ عنصری زائل ہو جائے اور نہ ہی بقاء کے یہ معنیٰ ہیں کہ ممکن سے امکان بالکل زائل ہو جائے اور اُس کو وجوب حاصل ہو جائے یہ مُحال ہے اور اِس کے قائل ہونے سے کفر لازم آتا ہے بلکہ اِس اِمکانیت کے باقی رہنے کے باوجود خلع اور لُبس کے یہ معنیٰ ہیں۔ صفاتِ بَشریّہ سے نکلنا اور صفاتِ الٰہیہ اور انوارِ احمدیّہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مُتّصِف ہونا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بقیہ حاشیہ ٦

اپنے قدمِ ناز کو میرے کندھوں پر رکھ کر بتوں کو گرا دیں۔ فرمایا اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! تم بارِ نبوّت نہیں اُٹھا سکتے تو امتثالُ لامر رسُول اللّٰہ " صلی اللہ علیہ وسلم " حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوشِ مُبارک پر کھڑے ہو کر بتوں کو گرایا۔ جب نیچے آئے تو عرض کیا یا رسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ میں نے اپنے آپ کو عرشِ عظیم کی بُلندی پر پایا تھا فرمایا اے علی مُرتضےٰ! تمھیں اُٹھانے والے محمد مُصطفےٰ " صلی اللہ علیہ وسلم " اور اُتارنے والے جبرائیل علیہ السلام تھے۔ یہ مثال اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَب کی ہے۔

☆ ایک آدمی کا دورانِ سفر اُونٹ چھوٹ گیا۔ جس پر زادِ سفر کھانا پینا تھا۔ شدید گرمی وسیع و عریض ریگستان اور مُہلک بیابان، عالمِ پریشانی میں ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گیا۔ اچانک آنکھ لگ گئی جاگا تو دیکھا کہ اُونٹ سرہانے کھڑا ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ کی حمد و شکر کے لیئے اسی عالم بیخودی میں بے ساختہ پکار اُٹھا اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّکَ " تو میرا بندہ میں تیرا رب "، یہ تمثیل بیان فرما کر حضور علیہ الصّلوٰۃُ وَالسَّلامُ نے فرمایا۔ اَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ یہ الفاظ خطا ہیں۔ لیکن حالتِ محبّت کے اس عالمِ وارفتگی و شیفتگی میں ربِّ ودُود اُس کے اِن الفاظ پر راضی ہو گیا۔ مُقرّبین کی خطا بھی ہمارے صواب سے افضل ہوتی ہے۔ سیّدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سِ دوسروں کے شِ سے افضل ترین ہے ؎

" براشہدِ اُو خندہ زند اسہدِ بلال " " رضی اللہ تعالیٰ عنہ وبجاہہ علینا "

☆ شاہ منصور سے کسی نے پوچھا فنا کی اِس منزل پر تم نے یہ کلمہ کیسے زبان سے نکالا۔ ارشاد فرمایا ؎

من نمے گویم اَنَا الحقّ، یار مے گوید بگو چوں نمے گویم، مرا دلدار مے گوید بگو

مَیں اپنے ارادہ سے اَنَا الحقّ نہیں کہتا بلکہ میرا دوست مجھے کہتا کہ ایسا کہو۔ جب میرا یار یُوں کہنے کا حکم دے تو میں کیسے نہ کہوں کیا جان کی خاطر دوست کا کہنا نہ مانوں۔ یہ ایک جان کیا؟ ہزاروں جانیں اس دوستِ حق پر قُربان ہو جائیں۔ یہ شطحیّات از حالتِ سُکرت ہے۔ شاہ حسین منصور حلّاج الاسرار مقبول اولیاء سے تھے۔ ۱۲ منہ

○ شمائل الترمذی کی ایک روائیت کے مطابق اُمّتِ مُسلمہ میں تہتّر فرقوں سے صرف ایک ناجی ہے وہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "ومَا انَا عَلَیہِ وَ اَصحَابِی" سے واضح کر دیا ہے وہ نجات دہندہ اور جنّتی گروہ کہ جس پر مَیں اور میرے صحابہ ہیں یہی صراطِ مستقیم ہے۔ مرتبہ ولائیت اہل السُنّۃ والجماعۃ کثّر اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ فی الامصارط کے نصیبہ میں روزِ ازل سے لکھا جا چکا ہے۔

حدیث الحبیب علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ط "مشکوٰۃ المصابیح کتاب الایمان"

عَلَیکُم بِسُنَّتِی وَسُنَّۃِ الخُلَفَاءِ الرَّاشِدِینَ المَھدِیِّینَ وَعَضُّوا عَلَیکُم بِالنَّوَاجِذِ ط	لازم پکڑو میری سُنّت اور میرے خُلفاءِ راشدین مہدیین علہ کی سُنّت کو اور دانتوں سے مضبوط تھام لو۔

☆ اس حدیث پاک کی رُو سے اُمّتِ مُسلمہ مقلّدین حضرات حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی اور اہلِ نسبت ہی اہلِ سُنّت وجماعت ہیں کہ محبّتِ الٰہی کا شریعتِ بیضاء اور سُنّتِ غرّاء کے سوا کوئی دوسرا راستہ ہے ہی نہیں جو مقصود تک پہنچا سکے اور اہلِ طریقت کے جملہ امور مشاہدات، مبشّرات اور ظہورات باحوال وکیفیات، معارف اور مواجید کی حقیقت اہلسنّت کے عین مطابق ہو تو ولائیت ہے ورنہ استدراج، سُنّت رسُول پاک اور سُنّت خُلفاء پاک ہی دین ہدیٰ ہے

○ مُشرفِ الخواطر والاسرار خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرار نقشبندی قدس سرّہ الغفّار (المتوفی ۸۹۵ھ) فرماتے ہیں۔

منقول است کہ اگر تمام مواجید واحوال رابما دہندہ، حقیقت ما رابعقائد اہلسنّت وجماعت متجلّی نہ سازند۔ جز خرابی ہیچ نمے دانیم واگر تمام خرابیہا را برما جمع کنند حقیقتِ مارا بعقائد اہلِ سُنّت وجماعت بنوازند ہیچ باکے نداریم "مکتوبات خواجہ ۱۹۲"	اگر تمام مواجید واحوال ہمیں دے دیں اور ہماری حقیقت کو عقائد اہلِ سُنّت وجماعت کے ساتھ منسلک نہ کریں تو سوائے خرابی کے ہم کچھ نہیں جانتے اور اگر تمام خرابیوں کو ہم پر جمع کر دیں۔ لیکن ہماری حقیقت کو اہلِ سُنّت وجماعت کے عقائد سے نواز دیں تو پھر کچھ خوف نہیں۔

۲

علہ حدیثِ پاک میں ہے۔ اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الاَعظَمَ فَمَن شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِط بڑے گروہ کی پیروی کرو کہ جو اکیلا رہا۔ وہ اکیلا دوزخ میں گیا اِنَّمَا یَاکُلُ الذِّئبُ العَاصِیَۃَ بھیڑیا اُسی کو کھاتا ہے جو گلّہ سے علیحدہ ہو۔ وہ ہلاک ہو گیا۔ فی زماننا مسلکِ مُہذّبہ مُحقّقہ اہلِ سُنّت وجماعت کا لُبادہ کئی فرقہ ہائے ضالّہ نے اُوڑھ لیا ہے اور اِن زَائِغِینَ عَنِ العِلمِ کے جُملہ فِرقِ باطلہ۔ کسی کا تعلّق خوارج سے کسی کا ناصبیہ سے اور کوئی مُعتزلہ سے جا ملتا ہے اور کسی نے

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

○ اہلِ سُنّت وجماعت ہی مسلک حقّہ مرضیّہ ہے۔ صحابہ کرام کا مُبارک گروہ ہی اہلِ سُنّت وجماعت کہلایا۔ بمطابق حدیث الحبیب "عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ" سے سُنّتِ رسُول اور "سُنَّۃِ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ" سے خُلفاءِ راشدین معہ جُملہ صحابہ کرام کی جماعت مُراد ہے۔ اُنھیں کے دامن کو مضبوطی سے تھامنے کا حُکم صادر فرمایا۔ صریح ہدائیت حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی سُنّت اور جماعت صحابہ کی پیروی پر مُنحصر ہے۔ اہلِ علم نے حق کو فرقہ ناجیہ "اہلِ سُنّت وجماعت" اور دین اسلام کو خیرُ القرُون، کے مذاہب اربعہ آئمہ مُجتہدین میں مُنحصر قرار دیا ہے۔ اِس کے علاوہ خرطُ القتاد ہے۔

"کَمَا لَا یَخْفٰی اَھْلُ النَّظْرِ وَالْبَصِیْرَۃِ ط" "علاّمہ السیّد طحطاوی"

☆ امامِ ربّانی قُطبِ زمانی، محبُوبِ صمدانی حضرت مُجدّدِ الفِ ثانی الشیخ احمد فارُوقی قُدِّسَ سِرُّہُ الْاَقْدَس ۲۷ صفر المظفر ۱۰۳۴ھ ہجری المقدسہ مکتوب ۹۳ شریف میں بالوضاحت فرماتے ہیں۔

○ نجات کا راستہ صِرف اہلِ سُنّت وجماعت شَکَرَ اللہُ سَعْیَھُمْ کی متابعت میں ہے۔ اَقوال میں بھی افعال میں بھی، اُصُول و فرُوع میں بھی کیونکہ نجات پانے والا فرقہ صرف یہی ہے باقی تمام فرقے زوال اور ہلاکت کے کنارے کھڑے ہیں۔ آج کسی کے علم میں یہ بات آئے نہ آئے۔ لیکن کل قیامت کو ہر ایک جان لے گا۔ مگر اُس وقت جاننا بے سُود ہو گا۔

بقیہ حاشیہ ۔ برحق مسلک و مذہب اہلسُنّت وجماعت ہی ہے۔ اُس کی علامت درُود شریف پر مواظبت۔

نجد کو اپنا قبلہ وامام بنایا اور اپنے دل میں بٹھایا اور سجایا۔ جو ہزار مکر و فریب زیارات المدینۃ المُنوّرہ سے روکنا اور فضائل پر ٹوکنا اپنا شعار بنایا۔ حضُور سیّدُ السّادات وَالکائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فضائل وکمالات سے "مست بزمِ میخانۂ نجدیّت و بادۂ وہابیّت" کو اعراض ہی نہیں بلکہ اعتراض بھی ہے جو سراسر مبنی برانکار ہے۔ یہاں میرا مقصد مسلک مُہذّبہ مُحققہ اہلِ سُنّت وجماعت کا بیان ہے۔ کسی فرقے پر تنقید یا تنقیص، بحث ومباحثہ یا قیل وقال نہیں یہ سب ہدائیت سے دُور گرا دیتی ہیں۔ حاشا وکلّا کسی کی دِل آزاری مطمعِ نظر نہیں محض ہدائیت مقصُود اور مطلوب ہے۔ یہ سب فرقے بدعتی جو ضالّ اور مُضِلّ ہیں جنہوں نے نئے نئے عقائد گھڑ لئے۔ اُن کی تقاریر وتحاریر مُبنیّہ تضاد کا مجمُوعہ اور اُن کا عقیدہ اُن کے عمل کا۔ اُن کا قلب اُن کی زُبان کا نہ رفیق ہے اور نہ مُصدّق۔ یاد رہے۔ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ط (سُورۃ النِّسَآء ۶۹) کا تمغۂ حُسن صداقت اہلِ سُنّت وجماعت کے لئے ہے جو سوادِ اعظم "عظمت والی جماعت" ہے۔ فتدبّر ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط

"از محمد عنائیتُ اللہ نقشبندی مُجدّدی غفرلہٗ ولوالدیہ" ط

۴

☆ ایک حدیث الرَّسُوْل صلی اللہ علیہ وسلم میں ارشاد فرمایا گیا۔

اِتَّبِعُوْا سَوَادَ الْاَعْظَمِ فَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ ط	تابعداری کرو "اہلِ سُنّت و جماعت" کی جو اُن سے علیحدہ ہُوا وہ جہنّم میں گر گیا۔

○ سوادِ اعظم، اہلِ سُنّت و جماعت سے خارج ہو کر گروہِ اہلُ النَّارِ والسَّقر میں اپنا نام لکھوا لیا۔ اَللہ کا کوئی ولی کسی دُوسرے مَسلک میں نہیں ہُوا اور نہ ہو گا۔

☆ غوثِ زمان السیّد عبدُالعزیز دبّاغ شاذلی اَنَارَ اللہُ بُرْھَانَہٗ فرماتے ہیں۔

○ ایک بار فرمایا بندہ کو فتح نصیب نہیں ہوتی جب تک اہلِ سُنّت و جماعت کے عقیدہ پر نہ ہو۔ اگر فتح کے وقت کسی دوسرے عقیدہ پر تھا تو اُس کو پہلے توبہ نصیب ہوتی ہے اور پھر فتح۔ یعنی وُہ فوراً اہلِ سُنّت و جماعت کی طرف رجوع کرتا ہے۔ مَیں نے آپ کو ہمیشہ اہلِ سُنّت و جماعت کی مدح و ثنا کرتے سُنا اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اہلِ سُنّت و جماعت سے بہت محبّت ہے اور اَللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتا ہُوں کہ اس عقیدہ پر موت نصیب ہو۔

☆ علاّمہ بدرُالدّین زرکشی علیہ الرّحمۃ نے جمعُ الجوامع میں اہلِ سُنّت و جماعت کی توصیف فرمائی کہ صراطِ مُستقیم پر صرف اہلِ سُنّت و جماعت ہیں۔ مولانا جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی نے نفحات الانس میں لکھا کہ سیّدنا بایزید طیفور بن عیسٰی قُدِّسَ سِرُّہُ القُدسی کے وصال کے بعد کسی اہلُ اللہ نے آپ کو خواب میں دیکھا تو پُوچھا اے بایزید اتم نے ساری زندگی مَسلکِ اہلِ سُنّت اور اتباعِ سُنّتِ مُصطفوی میں گزار دی تو بتاؤ اَللہ سُبحانَہٗ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ فرمایا مجھ سے فرشتوں نے پُوچھا کہ اے بوڑھے تُو کیا لایا ہے؟ مَیں نے جواب دیا مجبوب محِب کے دربار میں حاضر ہو تو پُوچھا جاتا ہے کیا لائے لیکن جب ایک فقیر شہنشاہ کے دربار میں جاتا ہے تو اُس سے یہ نہیں پُوچھا جاتا کہ تُو کیا لایا؟ بلکہ اُس سے کہا جاتا ہے کہ تو کیا چاہتا ہے۔ بس اتنی بات پر ربِّ کریم نے مجھے بخش دیا۔ آپ اِسی مَسلکِ اہلِ سُنّت و جماعت پر اُخروی نجات کا دارومدار فرمایا کرتے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ
الْاُمِّیِّ الطَّاھِرِ الْمُطَہَّرِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

آدابِ مُصطفٰے
صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

قرآنِ پاک : پ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت کریمہ ۱

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ○	اے ایمان والو ! اللہ اور اُس کے رسُول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سُنتا جانتا ہے۔

○ اللہ سُبحانہٗ وَتعالیٰ اپنے پیارے محبوب " صلی اللہ علیہ وسلم " کا اِجلال و اِکرام فرماتے ہوئے اَدب واحترام سکھا رہا ہے تاکہ وُہ میرے پاک رسُول کی پاک محفل میں بیٹھنے کے قابل ہوجائیں۔ میرے محبوب " صلی اللہ علیہ وسلم " پر تقدیم قولی ، فعلی ہرگز ہرگز نہ کرنا اور عجز و انکساری سے آدابِ گفتگو کو ملحوظ رکھ کر آواز بلند نہ کرنا ۔ اُمُّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہَا نے حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی حُرمت کو بعد وصَال کے مثلِ حیَات فرمایا اور اگر کوئی مسجدِ نبوی شریف میں کیل بھی ٹھونکتا تو منع فرما دیتیں کہ اِس سے آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کو ایذاء پہنچتی ہے ۔ آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کا اَدب وتعظیم مثلِ حیات اب بھی فرض عین ہے ۔

☆ ابنِ حمید علیہ الرحمۃ سے مَروی ہے ایک بار خلیفہ ابُوجعفر منصور عبّاسی نے مسجدِ نبوی میں سیّدنا امام مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مُباحثہ کیا۔ تو آپ نے فرمایا لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ [1] ؕ تو وُہ خاموش ہوگیا اَور فی الفور خشُوع وخضُوع سے اس بات کو قبول کیا۔ پھر اُس نے استفسار کیا ءَ اَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَ اَدْعُوْا اَمْ اَسْتَقْبِلُ رَسُوْلَ اللّٰہِ

---

[1] اس مسجد نبوی شریف میں اپنی آواز بلند مت کر۔ " سرہند شریف " نائبِ رسُول امام ربّانی الشیخ احمد نَوَّرَ اللہُ تُرْبَتَہٗ ، کے دربار میں دیکھا روضہ شریف کے دروازے کے کُنڈوں سے ٹاکیاں بندھی ہوئی ہیں تاکہ کُنڈا کھولتے وقت آواز " کھڑک " نہ ہو ۔ کیسا سکُون واطمینان ہے ۔ یہ دَربارِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دَربار کے نقشے میں ہے

جہاں عشق بھی ہے سجُود میں ، جہاں حُسن بھی ہے نیاز میں
اُسی بارگاہِ جمَال کا ، مَیں ہُوں ایک ادنیٰ غلام بھی

" صلی اللہ علیہ وسلم "۔ حضور کی بارگاہِ عالیہ میں صلوٰۃ و سلام کے بعد دُعا مانگوں تو کیا میں قبلہ کی طرف مُنہ کروں "یا" رسُولُ اللّٰہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی طرف ؟۔ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لِمَ تَصۡرِفُ وَجۡهَكَ عَنۡهُ تو رسُولُ اللّٰہ " صلی اللہ علیہ وسلم " سے کیوں مُنہ موڑتا ہے وُہ تو تیرے اور تیرے آباء حضرت آدم علیہ السلام کے لیئے اَللّٰہ سُبحانہٗ کی بارگاہ میں وسیلہ ہیں۔ بَلۡ اَسۡتَقۡبِلۡهُ وَاسۡتَشۡفَعۡ بِهٖ وَ فَيُشَفِّعُكَ اللّٰهُ بلکہ آپ کی جانب توجّہ کر اور اُنہی سے اپنی حاجت اور مُراد کی شفاعت چاہ اور وسیلہ بنا۔ پس قبول فرمائے گا اَللّٰہ تعالیٰ۔ عزّت بُخاری نے کیا خوب کہا ہے۔ اَللّٰہ ربُّ العزّت اُسے عزّت دے ؎

اَدب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گُم کردہ مے آید جُنیدؔ و بایزیدؔ ایں جا

☆ ایک مرتبہ فجر کی نماز نبیِّ کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " پڑھا رہے تھے۔ قرآت سے ایک آئیتِ کریمہ رہ گئی جب نماز ختم ہُوئی تو آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے فرمایا اَيۡنَ اُبَيُّ بۡنِ كَعۡبٍ کہاں ہیں ؟ اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ آپ نے فی الفور خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا لَبَّيۡكَ وَسَعۡدَيۡكَ يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡكَ وَسَلَّمَ " تو فرمایا تم نے نماز پڑھی عرض کیا نعم " فرمایا ایک آئیتِ پاک رہ گئی تم نے لُقمہ کیوں نہیں دیا عرض کیا یا رسُول اللّٰہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡكَ وَسَلَّمَ بتانے لگا تو فوراً میرے ایمان نے میری رہبری کی اور کہا اے اُبَیّ ! آپ اَللّٰہ سُبحانہٗ کے محبُوب اور رسُول ہیں جو آئیت مصطفیٰ کی زُبان پر جاری نہیں ہُوئی کیا پتہ کہ وُہ ربِّ کریم نے منسُوخ ہی نہ فرما دی ہو۔ اس سے حضُور " صلی اللہ علیہ وسلم " خُوش ہو گئے۔

قرآنِ پاک : پ۳۰ سورۃُ الاَعلیٰ آئیتِ کریمہ ۶ ، ۷

سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنۡسٰٓى ۙ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ	اب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تُم نہ بھولو گے مگر جو اللّٰہ چاہے۔

○ حق سُبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف سے صاحبِ قرآن عَلَيۡهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ، بِكُلِّ حِيۡنٍ وَّاٰنٍ کو حفظِ قرآن کی نعمت بے محنت عطا ہُوئی۔ اتنی عظیم و ضخیم کتاب بغیر محنت و مُشقّت اور بغیر تکرار و دَور کے حفظ ہوگئی نیز یہ کہ اِلَّا کا استثناء کبھی واقع نہیں ہُوا اور

؎ سیّدُ القراء اُبی الصحابہ الخزرجی الانصاری بدری نجاری کاتبِ وحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وجابہ علینا المتوفی ۲۰ ھ ۱۰

اَللہ تعالیٰ نے نہ چاہا آپ قرآنِ عزیز سے کچھ بھولیں۔ "تفسیر خازن، جمل"

حدیثِ پاک : بروائیت حضرت ابُوہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ "صحیح مُسلم شریف"

اِنِّیْ لَآ اَنْسٰی وَلٰکِنْ اُنَسّٰی لِاَسُنَّ | مَیں نہیں بھُولتا۔ لیکن بھلایا جاتا ہُوں تاکہ تمہارے لیئے سُنّت بنے۔

○ عالِم علوُمِ اسرارِ الٰہیہ ﷺ کا بھُولنا اُمّت مرحُومہ کے لیئے سُنّت اور پُرحکمت[1] ہوتا ہے۔ ہمارے بھُولنے کی طرح نہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نمازِ ظہر یا عصر پڑھا رہے تھے آپ نے دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا۔ صحابہ بہُت مُتعجّب ہُوئے۔ جماعت میں گو سیدنا ابُوبکر صدّیق اکبر اور سیدنا عمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْھُمَا جیسے جلیل القدر صحابہ بھی موجُود تھے مگر کسی کو بھی عرض کرنے کی جُرأت نہ ہُوئی۔ ایک صحابی حضرت ذوالیدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ آگے بڑھے اور عرض کیا یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ ءَ قَصَرَتِ الصَّلٰوۃَ اَمْ نَسِیْتَ کیا نماز کو قصر کیا یا آپ بھُول گئے۔ فرمایا مَا نَسِیْتُ وَلٰکِنْ اُنَسِّیْتُ مَیں بھُولتا نہیں لیکن بھلایا جاتا ہوں۔ چُنانچہ آپ نے کھڑے ہوکر مزید دو رکعت نماز ادا فرمائی اسکے بعد سجدہ سہو کیا۔ اِس میں مصلحت اور حکمت یہ تھی اگر اُمّت میں کوئی بھُول جائے تو تلافیٔ مافات کی صُورت میں اُس کے سامنے آپ کا اسوۂ حسنہ ہو صَلُّوْا کَمَا رَأَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ (الحدیث بخاری) سے یہ نسیان اُمّت کے لیئے نمونہ بن گیا۔

☆ سیدنا آدم صفیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام اور امام مُحمّد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی مُلاقات۔

○ سیّدنا فقیہِ اعظم علیہ الرضوان کے تلمیذِ عزیز ہیں۔ آپ نے فقہ حنفی کی تدوین و ترویج میں بہُت کام کیا۔ آپ علومِ قرآن و سُنّت اور فقہ کے خزینہ تھے فرمایا کرتے۔ مجھے یہ علمی خزینے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے بوجہ ادب عطا ہُوئے۔ مجھے عالمِ ارواح میں

---

[1] نسیان ذھُول اور سہو نسیان کا تعلق علم سے ذھُول کا فعل سے اور سہو کا دونوں سے ہے سہو کا معنیٰ ہے بھُول جانا۔ اگر حافظہ میں ہو لیکن توجہ نہ ہو تو ذھُول اور اگر حافظہ میں ہی نہ ہو تو نسیان۔ یہ احقر العباد طالب الرشاد کہتا ہے نسیان۔ ذھُول اور سہو کا کوئی مقام ہو۔ نبیِّ رحمت ﷺ کے کسی حال کو اپنے حال پر قیاس نہیں کرنا چاہیئے آپ نبی ہیں اور ہم اُمّتی ہیں؎ چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک ـ کہ ادراک عاجز است از درکِ ادراک
"چہ نسبت کاہ را با آسمانِ عالیجاہ"

حضرت آدم صفیُّ اللہ علیہِ السّلامُ کی زیارت ہُوئی تو آپ نے فرمایا اے محمّدؐ بن حسن!
" اِنِّیْ اَنْظُرُ عَلٰی وَجْھِكَ نُوْرَ الْقُرْاٰنِ ؕ مَیں تیری پیشانی پر انوارِ قرآن دیکھتا
ہُوں۔ مجُھے قرآن سُناؤ تو مَیں نے قرآن پاک سے تخلیق اور خلافت والا رکوع پڑھا اور
جب اِس آیتِ کریمہ وَعَصٰۤی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی ۝ علہ پر پہُنچا تو یہ آیتِ
کریمہ چھوڑ کر آگے پڑھ گیا اِس پر آپ نے فرمایا تم نے ایک آئیتِ پاک چھوڑ دی۔
عرض کیا ہاں اے سیّدنا آدم صفیُّ اللہ علیہِ السّلامُ آپکے اس حال کو بیان کرتے مجُھے شرم آئی
اَور یہ ادَب کا تقاضا تھا جو کچھ مَیں نے کیا اَللّٰہ سُبحانَہٗ تو جیسے چاہے اپنے پیاروں کو مخاطب
فرمائے۔ مَیں کون ہُوں ؟ اِس جواب پر حضرت آدم علیہِ السّلامُ کے چہرے اقدس پر
خُوشی اَور مُسرّت کے آثار ظاہر ہُوئے اور آپنے محبّت سے مجُھے اپنے سینے سے لگالیا
اور وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (سورۃ البقرۃ ۳۱) کی علمی شان رکھنے والے اور علمی تاج پہننے
والے نبی نے میرے سینہ کو علومِ ظاہری و باطنی کا گنجینہ بنا دیا۔ " سوانح حیات امام محمّد علیہ الرحمۃ "

عقیدہ : حضور نبیِّ کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " خلیفۃُ اللہِ الاعظم ہَیں اور اُس علّامُ الغیوبِ و
الشّہادہ نے آپ کو اَعلَمُ الخلق بنایا۔ علم ہی باعثِ نائبِ کُل فضیلت اور عظمت ہوتا ہے۔
اَللّٰہ ربُّ العزّت نے حضرت آدم علیہِ السّلامُ کے سر پر عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (سورۃ البقرۃ ۳۱)
کا تاج سجایا تو مسجُودِ ملائکہ ہُوئے اور حضرت سُلیمان علیہِ السّلامُ کو شہنشاہیت بوجہ علمِ
مَنطِقُ الطَّیر ملی اور حضرت یُوسُف علیہِ السّلامُ کو علمِ تاوِیلُ الْاَحَادِیث سے سلطنتِ مصر
عطا ہُوئی اور اپنے محبُوبِ پاک شاہِ لولاک " صلی اللہ علیہ وسلم " کو عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ (سورۃ الرحمٰن ۲) علہ کے
علمی تاج سے وُہ زینت بخشی " تمام انبیاء و رُسل اور ملائکہ کا علم حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے
علم سے قطرہ اَور سمندر کی نسبت رکھتا ہے" اور آپکو شہنشاہِ لولاک بنایا۔
○ آمدم بر سرِ موضوعِ اِتبّاع - تبرّک بے شک فضلِ ربّی ہے۔ لیکن کامل اِتبّاع کے ساتھ

علہ پ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیتِ کریمہ ۱۲۱ آدم علیہِ السّلام سے اپنے رب کے حکم میں لغزش ہُوئی جو مطلب چاہا اُس کی راہ نہ پائی۔
علہ پ۲۷ سورۃ الرحمٰن آیتِ کریمہ ۲ رحمٰن نے قرآن سکھایا۔ وُہ کونسا علم باقی رہ گیا ہوگا۔ جو آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کو نہ سکھایا گیا ہو۔
علمِ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ از ابتداء تا انتہاء ذرّہ ذرّہ کا علم اجمالاً و تفصیلاً سب عطا فرما دیا لِلّٰہِ الْحُجَّۃُ السَّاطِعَۃُ ط

ہو محض عقیدت یا تبرّک اور خشک اِتبّاع اسمی یا رسمی سے منزلِ مقصود تک پہنچنا محال ہے۔ محبّت اور اتبّاع دونوں لازم وملزوم ہیں۔ لَا یَبقیٰ مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُہٗ

☆ سیدُ الطائفہ جناب بایزید بُسطامی رحمۃُ اللہ سے کسی نے بطور تبرّک قمیص مانگی تو آپ نے فرمایا یہ تو قمیص ہے۔ اگر بایزید تجھے اپنا چمڑہ بھی دے دے تو تجھے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ جب تک تو بایزید جیسے عمل نہ کرے۔ اِس سے عمل کی اہمیت کی وضاحت بیان فرمائی گئی ہے۔فی زمانہ نبیِ پاک "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" سے محبّت اور بزرگانِ دین سے عقیدت کا اور اپنے تقویٰ طہارت کا اظہار بڑی شدّ و مد اور شدّتِ جذبات سے کیا جاتا ہے لیکن بصد افسوس! اس جذبۂ عقیدت کے ساتھ اِتبّاع جو آپ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی بعثت کا مقصد تھا اُس پر عمل نہیں کیا جاتا اللہ تقدّس وتعالیٰ نے تو ہمیں احسنُ التقویم کا شاہکار بنایا لیکن ہم نے اپنی بداعمالی سے اپنی شکل کو بگاڑ لیا "شامتِ اعمالِ ما صورتِ نادر گرفت "۔ ؎۱

از بیرون طعنہ زدی بر بایزید　　　وز درونت ننگ مے دارد یزید

کرا جامہ پاک است و سیرت پلید　　　دوزخش را نباشد کلید　سعدی

پند: ★۱ آدابِ شریعت اور طریقت پر عمل سے ہی قلب پر احوالِ حقیقت منکشف ہوتے ہیں۔شریعت کو چھوڑ کر طریقت کا دعویٰ زِندیقی ہے۔

★۲ دین کی اِصلاح، زُبان کی اِصلاح پر منحصر ہے۔ فحش گوئی اور کذب سے اجتناب کرے۔ اَلصِّدْقُ یُنْجِیْ وَالْکِذْبُ یُھْلِکُ ؎۲

★۳ عُلماء کی مجلس میں زُبان کو اور اوْلیاء کی مجلس میں دِل کو نگاہ میں رکھے کہ عالِم کی نظر زُبان پر اور اولیاءِ کی نگاہ قلب پر ہوتی ہے ؎

گرچہ من از نیکان نیم خود را بہ نیکاں بستہ ام　　　در ریاضِ آفرینش رشتہ ہائے گلدستہ ام

قُرآنِ پاک : پ۱ سورۃ البقرۃ آیتِ کریمہ ۱۰۴

؎۱ باہر سے تو ایسے کہ حضرت بایزید سے بھی اچھے اور تقویٰ بایزید پر بھی طعنہ زن اور اندر سے ایسے کہ یزید سے بدتر کہ وُہ بھی عار کھائے۔ جس کا بظاہر لباس صوفیانہ، دُرویشانہ، عالمانہ ہو اور سیرت پلید۔ ایسے شخص کو دوزخ کی چابی کی ضرورت نہیں۔ ؎۲ سچ نجات دیتا اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ط	اے ایمان والو! رَاعِنَا نہ کہو اور یوں عرض کرو اُنْظُرْنَا۔ پہلے ہی سے غور سے سُنو۔

○ اِن آیاتِ کریمہ میں ربُّ العزّت نے اپنے محبُوب ﷺ کی تعظیم و توقیر کے ساتھ ہم نیاز مندوں کو اَدب سکھایا۔ آپ ﷺ کے حضُور بُلند آواز کرنا۔ نام لے کر ایسے القاب سے بُلانا۔ پُکارنا اور چِلّانا حرام فرما دیا۔ رَاعِنَا صحابہ کرام کا مقولہ تھا۔ لیکن یہود پُر عنُود اس کو اپنی خبُثِ باطنی سے قبیح معنیٰ میں استعمال کرتے لہٰذا فرمایا جس لفظ میں سوءِ اَدب کا ذرّہ بھر بھی پہلُو نکلتا ہو وہ میرے محبُوب کی بارگاہ کے لائق نہیں لہٰذا تم اُنْظُرْنَا کہا کرو اُنْظُرْنَا یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ۔ اِس سے ثابت ہُوا انبیاء علیہم السّلام کی تعظیم و توقیر اَدب و احترام کا کلمہ عرض کرنا فرضِ عین ہے اور یہ کمال اَدب اور انتہائے تعظیم ہے جس کی تعلیم ذاتِ ذُوالمنن مالکُ المُلک نے دی۔ اَب غور طلب یہ کہ جو حضُور ﷺ کے بجید حساب صفات اور القاباتِ طیّبات کو چھوڑ کر بڑا بھائی، بَشَرًا مِّثْلَنَا (مقولہ کفار سُورۃ ہُود ۲۷) پر اپنی فکرِ عقلی اور علمی قوتیں صَرف کرتا ہے وہ کس زُمرہ میں ہوگا۔

○ جب وَفدِ بنی تمیم نے حُجراتِ مُبارکہ میں حاضِر ہو کر نام لے کر باہر سے آواز دی تو ربِّ کریم نے ناراضگی اَور ناپسندیدگی کا اظہار فرماتے ہُوئے اُنکو لَا یَعْقِلُوْنَ فرمایا اور پھر اَدب سکھایا۔

☆ خلیفۃُ الرّسُول سیّدنا اَبُوبکر الصِّدّیقُ الاکبر رضی اللّٰہ تعالیٰ و رسُولہٗ عنہٗ :-

○ ایک دفعہ حضُور پُرنُور ﷺ فریقین میں صُلح کرانے کہیں تشریف لے گئے اور بسیار انتظار کے بعد صحابہ کرام نے آپ کو بصد اصرار نماز پڑھانے کے لیئے کہا۔ آپ نماز پڑھا رہے تھے کہ حضُور ﷺ تشریف لے آئے۔ تو آپ پیچھے ہٹ گئے حالانکہ حضُور ﷺ نے ہاتھ کے اشارہ سے منع بھی فرمایا تو آپنے یہ کہہ کر اَدب و اِحترام کا معیار قائم کر دیا۔ یارسُولَ اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ ابُوقحافہ کے بیٹے کو لائق نہیں کہ آپ سے آگے بڑھے۔ آپنے اَپنے کردار و عمل سے اُمّتِ مرحُومہ کو اَدب و اِحترام، توقیر و تعظیم کا نمُونہ دیا۔

عہ رَاعِنَا کے چار معنیٰ ہیں ایک صحیح رعایت فرمایئے تین قبیح۔ رعُونت[1]، چرواہا[2]، یہود نا مسعُود کی بولی میں گالی[3] اور لِلْکٰفِرِیْنَ سے اشارہ ہے کہ نبی پاک صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی ادنیٰ بے ادبی کفر ہے اگرچہ نیّت بے اَدبی نہ بھی ہو ۱۲ منہ غفرلہٗ ولوالدیہ ط

☆ سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہ :-

○ صلح حدیبیہ پر جب آپ کو مکہ معظمہ بھیجا گیا کہ قریش کو جا کر سمجھائیں تو مشرکین نے کعبۃ اللہ کے طواف کی پیش کش کی تو آپ نے یہ کہہ کر ماکُنتُ اَفعَلُ حَتّٰی یَطُوفَ بتا دیا کہ اصل دین وایمان حضور ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کے بغیر میں طواف کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

کعبہ بھی ہے اُنہی کی تجلی کا ایک ظل روشن اُنہی کے نور سے پتلی حجر کی ہے

☆ سیدنا مولائے کائنات سرکار علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم آپ مولودِ کعبہ ہیں۔ کہ جب سرورِ کائنات احمدِ مختار ﷺ تشریف لائے تو آپ کو گود میں لیا تو آنکھیں کھول دیں۔ سب سے پہلے علی رضی اللہ عنہ نے جس کی زیارت کی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور خاموش زبان سے بتا دیا۔ مولودِ کعبہ، کعبہ کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا جب تک ان آنکھوں سے کعبہ کے کعبہ حضور ﷺ کو نہ دیکھ لے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ

آؤ حاجیو! شہنشاہ کا روضہ دیکھو کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو
غور سے سن تو اے رضا کعبہ سے آتی ہے صدا میری آنکھوں سے میرے محبوب کا روضہ دیکھو

☆ رئیسُ المفسرین فی الصحابہ حبرُ الاُمّۃ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما وبجاہہ علینا نے فرمایا۔ شریعتِ مطہرہ کی اصل حضور والاصفات کی ذات ہے۔ سرچشمۂ وظائف درود شریف جو مطلوب خداوندی ہے۔ کعبہ، نماز، جان، ایمان سب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذیلی انوار ہیں فقد برط

مولیٰ علی نے واری تیری نیند پر نماز اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے
صدیق بلکہ غار میں جان اُن پہ دے چکے اور حفظِ جان تو جان فروضِ غرر کی ہے
ہاں تو نے اُن کو جان اُنھیں پھیر دی نماز پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصلُ الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

علہ سیدنا عبداللہ، سیدنا عباس عمّ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہزادے ہیں۔ حضور نے اُن کی پیدائش پر گود دے کر کھجور سے گھُٹی اپنے لعابِ دہن سے دی۔ جس کے انوار رگ و ریشہ میں سرایت کر گئے اور تادم واپسیں درود شریف کے الفاظ کی شکل میں لب پر رہے۔ درود شریف کے انہیں جلووں میں وصال فرمایا۔ وجیہہ صحابی

فضیلتِ صحابہ عظام اور ادب :۔ "کتاب و سُنّت کی روشنی میں"

قرآنِ پاک :۔ پ۱۱ سورۃُ التوبہ آیتِ کریمہ ۱۰۰ ۲۔ پ۲۸ سورۃُ الحشر آیتِ کریمہ ۱۰

۱۔ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

اور سب میں اگلے، پہلے مُہاجر اور اَنصار اور جو بھلائی کے ساتھ اُن کے پیرو ہُوئے اللہ اُن سے راضی اور وُہ اَللہ سے راضی۔

☆ سابقُون علٰے، اوّلُون، مُہاجرین ، انصار اور تابعین کا ذکر ہے۔ اَللہ تعالیٰ نے اُن کے قلوُب کو تقوٰی کے لیئے پرکھ لیا ہے اور اس محبّت، اَدب، تعظیم واحترام اور اتّباع پر اُن کے قلوُب کو ایمان سے بھر دیا ہے اور مغفرت کا مُژدہ سُنا کر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَرَضُوْا عَنْہُ کا

بقیہ حاشیہ

حضرت عبدُاللہ بن عُمر دُرُود خوان صحابی حضرت عمران بن حصین الخزرجیؓ جن سے ملائکہ باتیں کرتے"۔ فقیہہ صحابی حضرت عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم نے فرمایا میں نے اِس راہ میں ستّر رنگ دیکھے ہَیں جو سَب کے سب درُود شریف کے ہی اَنوار تھے۔ "وَاِذَا صَلَّيْتُمُوْهُ فَعَمَّوْا" نعت خوانی، مدح سرائی از قسم دُرُود شریف ہَے۔ نعت خوان شانِ محبوب میں پورے خلوُص اور جذبۂ محبّت سے گلہائے عقیدت پیش کرتا ہَے اور یہ ایک ایسا عمل ہَے جس سے خُدا اپنے حبیب کی تعریف سُن کر خُوش ہوتا ہَے اور محبُوب یہ دیکھ کر اُن کا ایک نام لیوا غلام بے دام حقوقِ نبوّتِ نبویّہ کو پہچانے لگا ہَے اور رضاءِ ربِّ عزّاسمُہٗ کا کام کر رہا ہے تو حبیبِ پاک بھی بذاتِ خود خُوش ہو جاتے ہیں۔ یہی مقصُودِ اعلیٰ ہَے۔

☆ نجم الہند شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃُ اللہ علیہ نے اپنے قیامِ حرمین شریفین میں رُوحانی مشاہدات کی بناء پر دیکھا "رُوحی لہُ الفِدَاء آ صَلَّی اللّٰہ علیہِ وسلَّم ایسے شخص سے بہُت خُوش ہوتے ہَیں جو آپ پر دُرُود شریف پڑھے اور نعت خوانی کرے۔ درحقیقت مدحتِ رسالت ایک ایسا عمل ہَے جو باعثِ خوشنودیٔ خُدا و مُصطفےٰ ہے۔

پھُول کچھ میں نے چُنے ہَیں اُن کے دامان کے لیئے
تیری رحمت سے الٰہی پائیں یہ رنگِ قبول

علٰے جملہ انبیاء کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے جن میں تین سو تیرہ رسُول اور چار مرسل ہَیں اور محمّد مُصطفےٰ علیٰ نبیّنا وعلیہم الصّلوٰۃ والسّلام سیّدُالانبیاء والمرسلین ہَیں اور جُملہ صحابہ سابقُون اوّلُون مہاجرین اور انصار کی تعداد مطابق تعداد انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے جن میں تین سو تیرہ صحابہ بدر اور چار یار ہیں جو حضُور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پروردہ اور انبیاء کے نقش و نگار اور نمونے ہَیں۔ ستّر اَنبیاءِ عظام اور سات ہزار صحابہ کرام کے اسمائے گرامی ظاہر ہیں۔ ۱۲ منہ، غفرلہٗ ولوالدیہ ط
۳

سرٹیفکیٹ عطا فرما دیا۔ تقویٰ ناپ تول میں نہیں آسکتا اور نہ اُس کا وزن کیا جا سکتا ہے مگر اللہ سبحانہٗ کے پاس اُس کے پرکھنے کا ایک معیار ہے وہ یہ کہ جتنا کسی کے قلب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جذبۂ محبت اور تعظیم ہو گی اتنا ہی اُس کے دل میں تقویٰ ہے اور جو قلب محبت اور ادب سے خالی ہے اُس کے ظاہری اعمال کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ نہ وہ متقی ہے۔

☆ ۱ یہ پہلا گروہ صحابہ مہاجرین کا ہے جن کو ربّ کریم نے لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ کے مبارک لقب سے یاد فرمایا اور انجام کار اَلصّٰدِقُوْنَ کے مبارک لقب سے ملقب فرما دیا۔ " فَنِعْمَ الْمُهَاجِرُوْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَرَسُوْلُهٗ عَنْهُمْ "

☆ دوسرا گروہ صحابہ انصار کا ہے جن پر ربّ کریم نے اَلْمُفْلِحُوْنَ کا حکم صادر فرما دیا۔ " یَا نِعْمَ الْاَنْصَارُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَرَسُوْلُهٗ عَنْهُمْ "

☆ ۳ تیسرا گروہ اُن پیروکار پر مشتمل ہے۔ ایمان جن کے قلوب میں راسخ ہو چکا ہے اور وہ طبقۂ صحابہ مہاجرین اور انصار سے جذبہ محبت اور ادب رکھتے ہوں اور یہ جذبۂ راسخ مرشدِ کامل کی نگاہ سے ملتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے ایمان اور صحابہ کرام ایمان کا نمونہ مومن کے ایمان کی کسوٹی ہیں۔ ربّ کریم نے تیسرے گروہ کے متعلق ارشاد فرمایا۔

۲۔ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ؑ	اور وہ جو اِن کے بعد آئے دُعا مانگتے ہیں اے ربّ ہمارے! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے رب ہمارے تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

○ میرا مقصود یہاں غِلًّا پر بحث ہے۔ غِلّ کے معنیٰ ہیں۔ بوجھ، کینہ، حسد، عناد، دُشمنی باطنی جس کا اظہار ہرزہ سرائی، تنقید، تنقیص شان اور توہین آمیز رویّہ ہوتا ہے۔ یہ

علہ سزا:۔ اِن گستاخ فرقوں میں جو کثیر ذمۃ قلیلۃٍ ہیں اُنکی صحبت میں بیٹھنے سے حُبّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم دل سے کھینچ لی جاتی ہے۔ اُستاد کی بے ادبی سے علم میں تاثیر ختم ہو جاتی ہے۔ مُرشد کی بے ادبی سے قلب فیضانِ نور سے خالی اور صحابہ کرام، اہلِ بیتِ عظام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی سے "دل کا برتن" ایمان سے خالی ہو جاتا ہے۔
"منہ غفرالذنب"
۴

سب اِس میں شامل ہیں۔ بالفرض اگر انسان کی اپنی آنکھ کا بال "پلک" دُہرا ہو جائے تو
وُہ قابلِ برداشت نہیں بعینہٖ کسی ایک صحابی کے ساتھ ذرّہ بھر بھی غلّ ربِّ قدّوس کو پسند
نہیں اور جن کے دلوں میں صحابہ کرام اور اہلِ بیتِ نبوّت کا ذرّہ بھر بھی غلّ ہے وُہ اِس
تیسرے گروہ مؤمنین سے خارج ہیں۔ مقصود یہ بتانا ہے کہ تیسرے گروہ مؤمنین میں قیامت
تک وُہ شامل ہوں گے جو ہر دو گروہ کے محبّ مؤدّب اور دُعاگو ہوں گے۔ یہ مُبارک ہر دو
گروہ صحابہ مُہاجرین اور اَنصار وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ کا مقام پائے ہُوئے اور ذٰلِكَ
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۝ (سورۃ التوبہ ۷۲) کے مژدہ سے مُشرّف ہیں جو تمام دُنیا و آخرت کی نعمتوں سے اعلیٰ
اور عاشقانِ الٰہی کی سب سے بڑی تمنا ہے۔ بحمدہٖ تعالیٰ صحابہ کرام کا اَدب اور اہلبیتِ اطہار کی
محبّت اہلِ سُنّت و جماعت کا شعار رہے۔ اس کے علاوہ سب فرقے نامراد ہیں ؎

اہلِ سُنّت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسُول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ صحابہ کرام نگاہِ محمّدی علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام کے پروَردہ اور درسِ احمدی علیہ
الصّلوٰۃ والسّلام کے فارغ التحصیل تھے کسی کو نگاہ سے کسی کو دُعا سے نوازا۔ جس کو جو دیا
وُہ وُہی بن گیا اور صاحبِ خُلقِ عظیم علیہ الصّلوٰۃ والتّسلیم نے اپنے صحابہ کو اپنی کسی نہ کسی وصفِ
خاص کا مَظہر اور مَنبع بنا دیا۔ جو آیا دامن بھر کر گیا یہ سب باغِ مُصطفوی کے برگزیدہ اور پسندیدہ
پھُول ہیں۔ اِن پھُولوں میں مُصطفےٰ کی خوشبُو ہے۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

○ باغِ مُصطفوی کے خوشنما شگفتہ پھُول :-

☆ شریعت و طریقت کے بحرِ ذخّار حقیقت و معرفت کے دریائے بے کنار "صحابہ
کبار"۔ سیّدنا عتیق کو صدّیقِ اکبر، سیّدنا عُمر کو فارُوقِ اعظم، سیّدنا عُثمان غنی کو ذُوالنّورین،
سیّدنا علی کو حیدرِ کرّار بنا دیا اور سیّدنا حسن کو شکر، سیّدنا حُسین کو صبر کا مَنبع بنا دیا۔ چھوٹی سی
عُمر شریف میں ابُوالخلفاء سیّدنا عبدُاللہ بن عبّاس کو مُفسّرِ قرآن، سیّدنا اُبیّ بن کعب کو سیّدُ
القُرّاء، سیّدنا ابُوہریرۃ کو حافظُ الحدیث "محدّث"، سیّدنا انس کو عُمر، مال، اولاد کی برکت سے
نواز دیا۔ سیّدنا معاذ بن جبل کو قاضی و فقیہہ فی الصّحابہ، سیّدنا سعید بن زید کو علمِ اسرار اور سیّدنا
ابُوذر غفاری کو مُستجابُ الدّعوات، سیّدنا عبدُاللہ ابن مسعود کنیفٌ مُلئ علمًا، کو فقیہہ اُمّت،

سیدنا حذیفہ بن یمان کو واقفِ اسرارِ نبوّت، سیدنا عبداللہ بن سلام کو عالمِ علمُ الاوّلین و الآخرین عالمِ تورات و انجیل بنا دیا۔ سیدنا ابوایوّب انصاری کو میزبانِ رسول، سیدنا خالد بن ولید کو سیفُ اللہ اور سعد بن ابی وقاص کو ماہرِ جہاد بنا دیا۔ غرضیکہ ہر ایک کو اپنی کسی نہ کسی وصف کا جامع بنایا اور اپنی صفتِ کمال کا مظہر بنا دیا۔ جُندٌ مِن جُنودِ اللہ "رضی اللہ تعالیٰ عنہم"، رُباعی :-

صدیق عکسِ حسن جمالِ محمدؐ است صلی اللہ علیہ وسلم" فاروق ظلِ جاہ و جلالِ محمدؐ است صلی اللہ علیہ وسلم"
عثمان ضیاءِ شمعِ جمالِ محمدؐ است صلی اللہ علیہ وسلم" حیدر بہارِ باغِ خصالِ محمدؐ است صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ خالقِ کائنات تو اپنی اِس کھیتی یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ سورۃ الفتح ۲۹ کے پھلنے پھولنے سے خوش اور ایمان والے بھی خوش۔ ربِّ کریم جس کا یہ باغ، باغِ مصطفوی ہے۔ بعض ناہنجار اِس باغ کے بُوٹے بُوٹے پھول اور پھل سے اپنی خبثِ باطنی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ حالانکہ اِس باغ کا ہر پودا پاک صاف، شفاف اور خوشبودار ہے اور اُس پر نُوری شبنم کے قطرے مُستزاد ہ؎

ایمانِ ما اطاعتِ خلفاءِ راشدین اسلامِ ما محبّتِ آلِ محمدؐ است صلی اللہ علیہ وسلم"

★ تلبیساتِ ابلیس :- صحابہ کے فضائل و کرامات قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔ تاریخ کے ماخذ سے صحابہ کی سیرت لکھنے والے کورباطن اتنا نہیں جانتے کہ تواریخ اور اخبارات اغلاط و کذب مجموعہ ہوتے ہیں۔ بعض جدید تہذیب یافتہ مُفسر مزاج شناسِ رسول" صلی اللہ علیہ وسلم" کا لیبل لگا کر صحابہ پر تنقید اور تنقیصِ شان کے ساتھ ساتھ توہین آمیز کلمات اور بے تکی عبارات اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں۔ جو سب سراسر افتراء اور کذب پر مبنی ہیں۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْ ذٰلِكَ کیا حال ہوگا اُن کا جنہوں نے صحابہ پر تنقیدات کے زہر آلود تیر برسائے۔ کیا یہ ممکن ہے اور عقلِ سلیم اِس کو تسلیم کرتی ہے کہ دِل میں تو محبّت ہو اور پھر اُن کی شان میں گستاخانہ اور جارحانہ انداز؟ جناب والا یہ بُغض کا مظاہرہ ہے محبّت کا انداز نہیں كُلُّ اِنَاءٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيهِ ط

اُبوبکر ہمچوں کعبہ، عمر در طواف اُو عثمان آبِ زمزم علی حجِّ اکبر است "رضی اللہ عنہم"

★ تدلیسات :- بدعاتِ خوارج، شناعاتِ روافض، خباثاتِ نواصب اور خرافاتِ معتزلہ اور شنیعاتِ نجدیہ یہ سب مذموم اور قابلِ تردید ہیں اور اُن کی انتہائی ذلالت اور ذہنی پستی کا مُشعر ہیں۔ یہ شرفال اور بدسگال لوگ آپ اپنی ضلالت کا واضح اور

ہ نسب کے لحاظ سے چار یار، دو خُسر اور دو داماد۔

بیّن ثبوت ہیں۔ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ ایسی بدعقیدگی اور گُستاخی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

○ فتوٰی :۔ کسی ایک صحابی کا بے اَدب گستاخ اور مُنکر محرومُ الایمان ہے۔

☆ نبیِّ اکرم وَاطہر ﷺ کے قلوُب پر جوانوارِ وحی برستے تھے وُہ منقسم ہو کر صحابہ کے قلوُب کو مُنوّر کرتے تھے اور کلامِ الٰہی کے مُخاطبِ اوّل صحابہ ہی ہیں اور مَنْ رَأنِیْ کے مَظہرِ اوّل بھی یہی۔ صحابہ نے رنگ رُوپ اور سیرت وُہی پائی جو سیرت وصُورت محبُوب ربّ العٰلمین عزّ وجلّ ﷺ تھی یہی چہرے قابلِ زیارت ہیں اور اُن کے دامن میں جو کچھ بھی ہے وہ عطیہ بارگاہِ محمدّی ﷺ تھا۔ شَمسُ النّبوُّت کی جلوہ افروزیوں سے وہ مُنوّر اور قمرُ الرّسالت کی تابانیوں سے رنگین تھے۔ "یہ ذُو الفضلِ العَظیم کا محض فضل ہے۔

☆ "عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ وَآلِہٖ وَاَصحَابِہٖ ھُمْ نُجُوُمُ الھُدٰیؕ" ☆

☆ حافظُ الحدیث ابُوذرعہ رازی علیہ الرحمۃ نے "الاصابہ فی تمیز الصحابہ" میں فرمایا۔

اِذَا رَاَیْتَ رَجُلاً یَنْتَقِصُ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَاعْلَمْ اَنَّہٗ زِنْدِیْقٌؕ

اگر تم کسی شخص کو دیکھو کہ صحابہ رسُول ﷺ پر تنقید کرتا ہے تو یقین کر لو کہ یہ زِندیق ہے۔ یعنی بظاہر علاّمہ فہاّمہ بباطن خبیث بیدین اور گمراہ۔

☆ صحابہ کرام کے فضائل کریمہ، مناقبِ جمیلہ، محامد ومحاسن، فضائل وکرامات بکثرت نصُوصِ صریحہ واحادیثِ صحیحہ میں موجوُد ہیں۔ ایک مقام پر مُعطّر ومُعتبر حضورِ انور ﷺ صحابہ میں ایسے "جیسے چودھویں کا چاند ستاروں کے ہالہ میں" رونق افروز تھے کہ قبرستان کے ایک طرف سے بھینی بھینی خوُشبُودار ہوا چلی اور دماغوں کو مُعطّر کرنے لگی۔ صحابہ کبار نے عرض کیا یارسُول اللہ ﷺ "یہ خوُشبُو کیسی ہے۔ فرمایا اِدھر میرے کعب رضی اللہ عنہ کی قبر ہے۔ سُبحانَ اللہ غلاموں کی قبریں جنّت کے باغیچے ہیں یہ جنّت کی خوُشبُو تھی۔

☆ بروایت حضرت سہیل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔ فرمایا اُس شخص کا رسُولُ اللہ "ﷺ" پر کوئی ایمان نہیں جو میرے صحابہ کا تعظیم وتوقیر کے ساتھ ذکر نہیں کرتا۔ نیز فرمایا میرا کوئی صحابی ایسا نہیں جسے روزِ قیامت حقّ شفاعت نہ دیا گیا ہو۔

○ حضور "ﷺ" کے سامنے ایک جنازہ لایا گیا آپ "ﷺ" نے اُس کی

نمازِ جنازہ نہیں پڑھی اور فرمایا یہ شخص میرے سیّدنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنہٗ سے بُغض و عَداوت رکھتا تھا۔ "اِزالۃُ الخفاء عن خلافۃ الخُلفاء"

اِصطلاحِ شریعتِ مُطہّرہ میں صحابی کی تعریف :-

○ جس شخص[علہ] نے حینِ حیاتِ ظاہری میں رسُولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اور اسلام لایا۔ خاتمہ ایمان پر ہُوا۔ یہ زیارت حقیقۃً ہو یا حکماً۔ حقیقی زیارت سر کی آنکھ بصر سے دیکھنا اور حُکمی زیارت جیسے نابینا کا دِل اور اعتقاد کی نگاہ سے دیکھنا جیسے سیّدنا عبدُاللّٰہ بن مکتُوم، جملہ صحابہ کرام "رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ[علہ]" کے انعام یافتہ ہیں۔ سورۃ البیّنۃ ۸

☆ ایک حدیثُ الحبیب "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ" میں ہے۔

○ حضور نبیِّ مُعظّم صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم مقامِ بدر سے معہ صحابہ گزر رہے تھے تو کسی نے عرض کیا یا رسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیکَ وسلّم اِدھر مقامِ صَفراء سے کستُوری کی خوشبو آ رہی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کیوں نہ ہو اُدھر میرے ابُومُعاویہ کی قبر جو ہے یہ کُنیت ہے سیّدنا عُبیدہ بن حارث بن مُطلّب رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کی جو غزوہ بدر میں ۶۳ سال کی عُمر شریف میں شہید ہُوئے۔

☆ صحابہ کرام پر دُرود شریف پڑھنا قرآنِ پاک اور حدیثِ پاک سے ثابت ہے۔

○ آیتِ کریمہ کا پہلا جزو اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ہے صحابہ کرام کی یہ شان کہ اِس پہلے جزو میں کمال اِتّباع سے شامل ہیں کہ دُرود شریف پڑھتے ہیں اور دُوسرے جزو صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا میں بھی شامل کہ اَللّٰہ سُبحانہٗ و تعالیٰ اور ملائکہ کرام کی سورۃ الاحزاب ۵۶

علہ صحابی ہونے کے لیئے اِس دُنیا میں رُؤیتِ مُعتادہ کے ساتھ دیکھنا شرط ہے۔ اگرچہ خواب میں رُؤیت "زیارت "حضُور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی ذاتِ مُقدسہ کی ہی رُؤیت ہے لیکن جب آپ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" اُس عالمِ ملکوت کی طرف رحلت فرما گئے تو اب یہ رُؤیت "رُؤیتِ ملکوتی" ہوگی اب اس دیکھنے سے صحابی نہیں ہو سکتا لیکن وُہ خوش بخت وَلی ضرور ہے۔ یہ شرف و سعادت اور سارے بیان کردہ فضل و کرامت صحابہ کبار و اہلبیتِ اطہار کو اَللّٰہ رَبُّ العِزّت نے اپنے محبُوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت صحبت اور اطاعت کی بناء پر عطا فرمائے۔

علہ رضا جُملہ مقامات کی انتہا ہے اُس سے اوپر کوئی مقام نہیں اور یہ مقامِ رضا محبُوب "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے وسیلے سے صحابہ کو عطا ہُوا وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ[ط] اللّٰہ کی رضا بہت بڑی نعمت ہے۔ سیّدنا مُوسیٰ سورۃ التوبہ ۷۲

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

طرف سے اُن پر درُود شریف پڑھا بھی جاتا ہے۔ یہ ذُوا لفَضلِ العَظِیم کا دُہرا افضل صحابہ کے لیئے مختص ہے جس میں اُن کا اِس فضلِ عمیم میں کوئی سہیم نہیں اور یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا میں مخاطب اوّل بھی صحابہ ہی ہیں اور بالتّبع اُمّتِ مُسلمہ کو حکم درُود شریف دیا گیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بقیہ حاشیہ ؎ اِس مخاطبہ سے ربّ العزّت نے جملہ صحابہ کرام کو مومنوں کے ایمان کا معیار بنادیا۔ محمد عنایت اللہ

کلیم اللہ علیہ السّلام نے عرض کیا اے مولیٰ کریم مجھے ایسے عمل کی توفیق عطا فرما جس پر تو راضی ہو جائے حکم ہوا اے موسیٰ! علیہ السّلام اِنَّ رِضَائِیْ فِیْ رِضَاکَ بِقَضَائِیْ میری رضا تجھ میں ہی ہے کہ تو میری قضا پر راضی ہو جا تو میں تجھ پر راضی ہو جاؤں گا۔ اور اگر میرا قرب چاہتے ہو تو میرے حبیب پاک پر بکثرت درُود شریف پڑھا کرو۔

○ ایک بار کلیم نے مناجات کی۔ اے ربّ عزّاسمہٗ! کلیم اور حبیب، خلیل اور حبیب میں کیا فرق ہے فرمایا گیا۔

۱۔ کلیم وُہ جو ربّ تعالیٰ کی رضا چاہے۔ حبیب وُہ جس کی ربّ تعالیٰ رضا چاہے۔

۲۔ کلیم طالب ہوتا ہے۔ حبیب طالب بھی اور مطلوب بھی ہوتا ہے۔

۳۔ کلیم وُہ جو کوہِ طُور پر سفر کی کلفت طے کر کے آئے اور ربّ اَرِنِیْ کہے تو جواب لَنْ تَرَانِیْ پائے۔ حبیب وُہ جو آرام سے کعبۃ اللہ کی گود میں سوئے اور جبرائیل علیہ السّلام اِنَّ اللّٰہَ یَشْتَاقُ اِلَیْکَ عرض کر کے جگائے ؎

☆ کلیم مدہوش لَنْ تَرَانِیْ حبیب باموُر مَنْ رَاٰنِیْ
بہ بیں زفرق درمیانی، میان ہر دو چنانچہ دانی

۱۔ خلیل بمعنیٰ فاعل اِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰہِ صحیح لیکن اَللّٰہُ خَلِیْلُ اِبْرَاھِیْم صحیح نہیں۔ حبیب بمعنیٰ فاعل و مفعول دونوں صحیح۔ اَللّٰہُ حَبِیْبُ مُحَمَّدٍ، مُحَمَّدٌ حَبِیْبُ اللّٰہِ" صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"

۲۔ خلیل جو اُمّت کی بخشش کا اُمیدوار ہو۔ حبیب وُہ جس سے اُمّت کی بخشش کا وعدہ ہو چکا۔

۳۔ خلیل وُہ جو مانگے تو پائے۔ حبیب جو پائے بے مانگے، بے طلب پائے۔

۴۔ خلیل وُہ جو فرش پر جان، مال اور اولاد کو قربان کر کے ربّ تعالیٰ کی رضا چاہے۔ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْہِ سَلَامُ الْجَلِیْلُ ط حبیب وُہ جس کو ربّ تعالیٰ، عرش کی خلوتوں میں، "اَفْدَیْتُ مُنْکِیْ عَلَیْکَ کہہ کر" عالَم مُلک و ملکوت نچھاور کر کے" محبوب کی رضا چاہے۔ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ الْجَمِیْلُ ط

"جَوَاھِرُ الْبِحَارِ فِیْ فَضَائِلِ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ"

۴

متعلّقاتِ نبوی

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

○ نبیّ کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " اللہ ربُّ العزّت کے اسماء و صفات کے مظہرِ اتم ہیں اور حقیقتِ محمدیّہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام تمام اسماءُ الحُسنیٰ اور صفاتِ الٰہیّہ اور جمیع مراتبِ قرب اور تمام حقائق۔ (حقیقۃ الحقائق ہے) حقیقتِ نبوّت ، حقیقتِ نماز ، حقیقتِ قرآن اور حقیقتِ کعبہ کی جامع ہے اور وُہ حقیقتِ محمدیّہ بتمام وکمال اپنی جامعیّت کے ساتھ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے وجودِ عنصری قلبِ مبارک میں وُرود کر آئی اور یہ بدن مبارک اِس حقیقت محمدیّہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام کا مظہر بن گیا۔ اِسی حقیقتِ محمدیّہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام کے وُرود ہو جانے کی بناء پر آپ میں تمام تصرّفات اور اختیارات علیٰ وجہِ الکمال موجود ہیں اور جن نفوسِ قدسیّہ نے رسولُ اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی زیارت کی۔ درحقیقت اُن کو تمام اسماء و صفاتِ الٰہیّہ اور تمام انبیاء معہ جمیع مراتبِ قربؑ[1] اور تمام حقائق کی زیارت ہو گئی۔ اور درود شریف سے اِن مدارج کی سیر ہوتی ہے۔ بنا بریں ؎

☆ جملہ صحابہ کرام حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے فضائل و کمالات اور ستارے راہِ یقین ،
جمیع اہلِ بیتِ اطہار حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے انوار و تجلّیات اور چراغ خانۂ دین ،
تمام اولیاءِ عظام اور علماءِ کرام حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے فیوض و برکات اور ہمہ ،
مؤمنین ۔ انوار کے ذرّات ہیں۔ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الصَّلَوٰتِ وَالتَّسْلِیْمَاتِ ط

[1] درود شریف سے قربِ رُوحانی اور قلبی حاصل ہوتا ہے اور جسمِ اقدس و اطہر " صلی اللہ علیہ وسلم " سے قربِ جسمانی حینِ حیاتِ پاک میں سوائے صحابہ کبار کے کسی کو میسّر نہیں ہُوا۔ بریں سبب یہ مبارک گروہ انبیاء کے بعد تمام اُمَمِ سابقہ سے افضل ترین بنا۔ اِس مبارک نفوس کی محبّت ادب ایمان کا جزوِ لاینفک ہے۔ بناءً بریں صحابۂ کبار اور اہلبیتِ اطہار اور اولیاءِ عظام کا گستاخ اور منکر حضور کا ضمناً منکر بنا۔ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ ۱۲ منہ

☆ آثارِ نبوی کی زیارت پر درُود شریف :۔

○ ہر وُہ جو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" سے تعلّق رکھے وُہ صحابہ کبار ہوں یا اہلبیتِ نبوّت، اماکن مُقدّسہ ہوں یا مقاماتِ متبرّکہ، ہر وُہ شئی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مَس ہو گئی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کی مدحت فرمائی اُن سب کی زیارت پر درُود شریف پڑھنا مومن کے لیئے لازم ہے

بالِ مُبارک :۔ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ "الشفا" میں لکھتے ہیں۔

☆ ابُو محذُورہ قریشی مدنی مؤذّنِ رسُول "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کے سر کے بال مُبارک اگلی جانب پیشانی کے بہت لمبے تھے اور بیٹھنے سے زمین پر مَس کرتے لوگوں نے کہا کہ تم اِن بالوں کو کٹوا کیوں نہیں دیتے تو فرمایا فَاَبْقَاهَا تَبَرُّكًا مَسَّهٗ بِيَدِهِ الشَّرِيْفَةِ۔ مَیں اِن بالوں کو جُدا نہیں کرُوں گا انہیں رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنے دستِ مُبارک سے مَس کیا ہے۔ معلُوم ہُوا کہ جس چیز کو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا ہاتھ لگ جائے صحابہ کرام کس قدر احترام کرتے تھے۔

☆ مجاہدِ اسلام خالد سیفُ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے کہ رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے جعرّانہ سے عُمرہ فرمانے کے بعد سر مُبارک کی حجامت کرائی صحابہ کرام موئے مُبارک حاصل کرنے میں بڑی جلدی اور کوشش کرتے۔ مَیں نے بھی سبقت کی اور پیشانی مُبارک کے چند بال مُبارک حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا اور بصد ادب و احترام اپنی ٹوپی میں رکھ لیئے اور جب بھی کسی جنگ میں شامل ہُوا تو یہ ٹوپی میرے ساتھ رہی اور اِس بال مُبارک کی برکت سے ہر ضرب و حرب میں فتح نے میرے قدم چُومے۔ بزمانۂ خلافتِ صدّیقی دورانِ جنگِ یرمُوک یہ مُبارک ٹوپی گر گئی تو جان کی پرواہ کیئے بغیر مَیں نے تلاش کر لی۔ جس میں موئے مُبارک تھے۔ "یہ تھا صحابہ کرام کا تبرّک سے عقیدہ اور اُس کا احترام"۔ فقیر عُفِیَ عَنہٗ کہتا ہے کہ جملہ صُحبت یافتہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا تبرّک اور بمنزلہ معجزہ ہیں۔

نشست گاہ :۔ سیّدنا عبداللہ بن عُمر رضی اللہ تعالیٰ و رسولہٗ عنہما کا چہرہ بڑھاپے میں بھی بہت مُنوّر اور پُر رونق تھا۔ ایک مرتبہ آپ کوُفہ کی جامع مسجد میں تشریف فرما تھے۔ کسی نے پُوچھا۔ اتنا مُنوّر چہرہ ہم نے آج تک نہیں دیکھا فرمایا یہ میرا کمال نہیں مَیں رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی نشست گاہ مُصلّی مُنیف، منبر شریف پہ ہاتھ پھیر کر چہرہ پر ملتا تھا اور برکت

حاصل کرتا تھا۔ یہ سب انوار ہیں قدمِ مصطفےٰ ﷺ کی خاکِ پاک کے۔ فرماتے ہیں۔

فَيَدخُلُ النَّاسُ اَيدِيَهُم اِلَيهِ وَيَمسَحُونَهٗ بِهَا تَبَرُّكًا يَلمِسُ ذٰلِكَ المَقعَدَ الكَرِيمَ ط	پس لوگ داخل کرتے اپنے ہاتھوں کو مصلّی کی طرف مَس کرتے اور تبرّکًا اپنے چہروں پر ملتے اور برکت حاصل کرتے۔ "وفاء الوفاء فی اخبار دار المصطفےٰ"

☆ علامہ محمد بن عبد الباقی زُرقانی علیہ الرحمۃ الباقی فرماتے ہیں۔ آپ کسی رہگذر میں چلتے تو جستجو کرتے جہاں رسول اللہ "ﷺ" نے نماز ادا فرمائی قیام یا جلوس فرمایا۔ شب باشی کی اُس جگہ اپنا ہاتھ پھیر کر بہ نیت حصولِ برکت و انوار تبرّکاً اپنے چہرہ پر مَس کرتے تھے۔

☆ محدث جلیل امام اجل سیدنا احمد بن حنبل قدس سرہ الاجمل سے منقول ہے۔

○ مَیں نے کبھی اپنی کمان کو بے وضو نہیں چھوا۔ جب سے معلوم ہوا کہ حضور "ﷺ" نے اِس کو ہاتھ مبارک سے مَس فرمایا ہے۔ سُبحَانَ اللہ! صاحبُ المدینۃِ المنورہ نُصلِّی وَ نُسلِّمُ علیہ سے کیا تعلق خاطر تھا اور مدینہ منورہ بلدۂ مکرّمہ کا نام بھی کتنا مبارک اور رُوح و جان کے لیئے باعثِ سکون ہے اور اِس کی آب و ہوا اور فضا طبائع سلیمہ کے لیئے موافق خوشگوار اور مفید اور منافق کے مخالف ہے اور مدینہ منورہ کی ایک ایک شئی ایمان والوں کے لیئے تبرّک اور قابلِ زیارت ہے اور قابلِ ستائش ہیں وہ لوگ جن کو اُن سے وافر حصہ ملا تو اُس سے اُن کا نصیبہ کھلا۔ اور وہ درود شریف کی لگن میں مگن ہو گئے۔

☆ فتاوی السعدیہ میں ہے۔ غزوۂ اُحد میں دہن مبارک اور سرِ اقدس سے جو خون نکلا وہ مختارِ کل سیدُ الرسل، ہادیِ سُبل "ﷺ" نے اپنے ایک صحابی حضرت مالک ابنِ سنان رضی اللہ و رسولہٗ عنہ کو دیا کہ محفوظ جگہ پر دفن کر آئے۔ صحابی پہنچے بہت جگہ دیکھی پسند نہ آئی۔ ہر جگہ پر خیال ہوا بے ادبی نہ ہو۔ محبت نے جوش مارا اور کہا کیوں پریشان ہوتے ہو اِس کی حفاظت کی جگہ تیرا پیٹ ہے۔ فنافی المحبت، فوراً پی گئے اور اب، جب وہ دربار، دربارِ مصطفوی میں پہنچے تو اللہ کے پیارے محبوب، واقفِ دانائے غیوب "ﷺ" نے پوچھا کہاں دفن کیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم پیٹ سے بڑھ کر کوئی اور جگہ محفوظ نہ پائی۔ پی گیا تو مصطفےٰ کریم "ﷺ" نے بشارت دیتے ہوئے فرمایا۔

مَنْ اَرَادَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰی هٰذَا ط	جس نے جنّتی کو دیکھنا ہو وُہ اِن کو یعنی حضرت مالک بن سنان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ لے ۔

○ اِس اداءِ محبّت واَدب کے نوازے جانے پہ قربان! محبّت میں صحابہ کرام نے عجیب انداز اپنائے ۔ جس پر حضور " صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " اظہارِ مسرّت فرماتے اور بشارتیں عطا فرماتے تھے ۔

☆ ایک صحابیہ حضرت برکہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے آپ کا بول مبارک پی لیا تو حضور " صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " نے استفسار کے بعد فرمایا اَصْحَمْتِ یَا اُمَّ یُوْسُف ! اے اُمّ یوسف ! تم ہمیشہ کے لیے شفا پا گئیں اِس کے بعد وُہ کبھی بیمار نہ ہُوئیں سوائے مرض الوفات کے "۔

☆ سیّدنا معمّر بن عبد اللہ حجام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پچھنے لگائے تو وُہ خون مبارک پی گئے تو آپ حضور " صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " نے فرمایا ۔ تم نے پناہ تلاش کر لی اور ہر بلا سے اپنے آپ کو محفوظ کر لیا ۔

☆ حضرت عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُمَا نے بھی آپ کے پچھنوں کا خون پیا تھا تو آپ " صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " نے اُسے بشارت دی کہ تجھ پر جہنم کی آگ حرام کر دی گئی ہے ۔

☆ حضور " صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " نے اپنی نگاہِ فیض سے جو نمونے بنائے ۔ بعض اُن میں آپ کی سیرت کے مظہر تھے اور بعض صورت کے ، یعنی ہم شکل رسول تھے اور بعض صحابہ عظام کو سابقین انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَامُ سے تشبیہہ دی ۔ ؁۱

☆ حضرت ابوبکر صدیقِ اکبر ، رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ، کو تشبیہہ دی ، سیّدنا ابراہیم ، عَلَیْہِ السَّلَامُ سے ؛

☆ حضرت عمر فاروقِ اعظم ، رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ، کو تشبیہہ دی ، سیّدنا نوح ، عَلَیْہِ السَّلَامُ سے ؛

☆ حضرت عثمان ذوالنّورین ، رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ، کو تشبیہہ دی ، سیّدنا یوسف ، عَلَیْہِ السَّلَامُ سے ؛

☆ حضرت علی مرتضٰی ، رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ، کو تشبیہہ دی ، سیّدنا ہارون ، عَلَیْہِ السَّلَامُ سے ؛

؁۱ حضرت عروہ بن مسعود ثقفی کو سیّدنا موسیٰ اور حضرت ابوذر الغفاری کو سیّدنا عیسیٰ سے تشبیہہ دی "علیہم السّلام" وغیر ذالک ط
ہم شکل رسول :۔ صحابہ میں حضرت عبد اللہ بن نوفل ، حضرت کابس بن ربیعہ ، حضرت قثم بن عبّاس ، حضرت سفیان بن حارث ، حضرت مصعب بن عمیر ۔ اہلبیتِ نبوّت سے حسنین کریمین سبطین شریفین ، جگر گوشۂ مصطفٰے ، ریحانِ قلبِ مرتضٰے ، قرۃ العین الزہراء ۔ تابعین سے عبد اللہ بن جعفر ، علی اکبر بن حسین ۔ نیز یحییٰ بن قاسم ۔ اہلبیتِ اطہار میں شبیہہِ رسول کے نام سے ملقّب تھے ۔ لوگ انھیں دیکھ کر اِرد گرد جمع ہو جاتے اور گھیرے میں لے کر تبرکاً ہاتھ پاؤں چومتے اور درود شریف پڑھتے ۔ سِرّ رسول ابنِ مسعود چال ڈھال میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے مشابہہ تھے ۔

" بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر "

☆ سیدنا حضرت دحیہ بن خلیفۃ الکلبی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط

○ ایک جلیل القدر رفیعُ المنزلت صحابی رسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ تھے اور عرب کے ایک مشہور قبیلہ بنوکلب کے سردار تھے۔ جن کی شکل و صورت میں سیّدُ الملائکہ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَامُ وحی لاتے تھے۔ سُبْحَانَ اللّٰہ کیا ذات و صفات محبوب ربّ سبحانہٗ سے پائی ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ" نے آپ کے لیئے دستِ رحمت اُٹھا کر ربّ کریم سے دُعا مانگی۔ اَللّٰھُمَّ جَمِّلْہُ اے اللّٰہ سُبْحَانَہٗ! اسے حسین و جمیل بنادے۔ دحیہ کلبی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ کی قسمت پر قربان حسنِ صورت بھی ملا اور حسنِ سیرت بھی اور حسنِ ظاہری کے ساتھ ساتھ حسنِ باطنی بھی عطا ہُوا۔ اور آپ" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ" اُس کے اسلام لانے کو بہُت چاہتے تھے۔ پھر دُعا کی۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْهُ الْاِسْلَامَ ط اے اللّٰہ سُبْحَانَہٗ! دحیہ کلبی کو اسلام کی دولتِ عظمیٰ سے مالامال فرما۔ سُبْحَانَ اللّٰہ دُعاءِ محبُوب، ادائے محبُوب وُہ جس کو چاہ لیں۔ محبُوب کی دونوں دُعائیں قبول ہُوئیں۔ دُعا قبول کیوں نہ ہوتی جب کہ دُعا گو محبُوب بھی ہیں اور رسُول بھی۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا دُلہن بن کے نکلی دُعائے محمدؐ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اجابت نے جُھک کر گلے سے لگایا بڑھی ناز سے جب دُعائے محمدؐ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

☆ اُدھر جب دحیہ کلبی ایمان لانے کے لیئے گھر سے چلے تو ربّ کریم نے اپنے محبُوب کو بعد نمازِ فجر وحی فرمائی۔ اور بشارت عطا فرمائی۔

یَا مُحَمَّدُ" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" قَذَفْتُ نُوْرَ الْاِیْمَانِ فِیْ قَلْبِہٖ فَھُوَ یَدْخُلُ عَلَیْكَ الْاٰنَ ط

اے محمدؐ" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" "میں نے نورِ ایمان اُن کے قلب میں ڈال دیا ہے اور وُہ نورِ ایمان کے ساتھ ابھی حاضر ہو رہے ہیں۔

☆ اور جب حضرت دحیہ کلبی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مسجد نبوی شریف کے دروازے بابُ السّلام سے داخل ہو کر بارگاہِ نبوّت میں حاضر ہُوئے تو دَفَعَ النَّبِیُّ رِدَاءَہٗ عَلٰی ظَھْرِہٖ ط تو

بقیہ حاشیہ

☆ حضرت عابس بن ربیعہ سیدنا امیرالمؤمنین مُعاویہ کے ہاں مُلک شام گئے تو آپ رضی اللّٰہ عنہ انھیں دیکھتے ہی مسند سے نیچے اُتر آئے اور تعظیماً کھڑے ہو گئے مصافحہ، مُعانقہ کیا اور دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی کو چُوما کہ اُنھیں دیکھ کر رسُول پاک کی صُورت سامنے آ گئی اور بطور نذرانہ علاقہ مرغاب پیش کیا۔ سیدنا حسن مجتبےٰ کو مسند پر بٹھا کر نذرانے اور تحفے پیش کرتے۔

"صَلَوٰۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ وَسَلَامُہٗ وَعَلٰی اٰبَآئِہِ الْکِرَامِ وَاَصْحَابِہِ الْعِظَامِ ط

نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نوری چادر اپنے کندھے سے اُوپر اُٹھائی اور آتار کر صاحبِ خُلقِ عظیم، رسُولِ کریم، نبیِ رؤف رحیم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے بَسَطَ عَلَی الْاَرْضِ زمین پر بچھا دی اَور اَشَارَ اِلٰی رِدَآئِہٖ اور اشارہ فرمایا اپنی چادر نوری کی طرف کہ اِس پر بیٹھو۔ یہ مُظاہرہ تھا عظیمُ المرتبت رسُول کے خُلقِ عظیم کا۔ یہ اخلاقِ محمدی "صلی اللہ علیہ وسلم" تھا اور یہ حُسنِ اخلاق دحیہ کلبی نے اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھا تو بَکٰی اُن پر گریہ طاری ہو گیا اور اب غلام کا کردار ملاحظہ ہو اِسی عالمِ محویّت میں دحیہ کلبی آگے بڑھے اور دَفَعَ رِدَآءَہٗ آپ نے مُبارک چادر کو زمین سے اُٹھا لیا اور قَبَّلَہٗ اور بوسہ دیا۔ چوما، آنکھوں سے لگایا اور سر پر رکھ لیا "سُبْحَانَ اللہ ادب و محبت کے انداز"۔ سرتاجِ انبیاءؑ کی بارگاہ میں غلامانہ عرض ہے ؎

سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور
تو کہیں گے کہ ہاں تاج دار ہم بھی ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

اور عرض کیا۔ یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ کی شان رکھنے والے آقا۔ مَیں تو غلامی کے لئے آیا ہُوں۔ غُلامی چاہتا ہُوں۔ غلام بنا لیجئے۔ غلامی کے سواء کچھ نہیں چاہتا ؎

ہوائے خلعت شاہی ندارم بگردن حلقۂ طوقِ غلامی
تا دیدہ رُخت عُمری سودائ تو ورزیدہ ام
فارغ زتو کے باشم اکنوں کہ ترا دیدہ ام

☆ غُلام پر آقا کی نگاہِ محبت نے اس مقام تک پہنچا دیا کہ سینہ ایمانی کیفیات کا سمندر بن گیا اور جذبۂ محبت سے باآوازِ بلند کلمہ شہادت پڑھا اور نظریں خود بخود جُھک گئیں اور گویا ہُوئے کہ اے آقائے کائنات اِنِّیۡ اَرْتَکَبْتُ ذُنُوْبًا کَثِیْرًا مَیں نے بڑے بڑے گُناہ کئے ہیں۔ فَقَتَلْتُ سَبْعِیْنَ بَنَاتِیْ مَیں نے اپنے ہاتھ سے ستر بیٹیوں کو زندہ درگور کیا ہے۔ اُسی وقت ربِ کریم نے سیّدنا جبرائیل علیہ السّلام کو بھیجا۔

قُلْ لِدَحْیَۃَ کَلْبِیْ وَبِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ اِنَّکَ لَمَّا قُلْتَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ "صلی اللہ علیہ وسلم"، غَفَرَ لَکَ

فرما دو دحیہ کلبی کو کہ مجھے اپنی عزّت اور جلال کی قسم جب تُم نے کلمہ شہادت پڑھا تو مَیں نے تیری ستّر سالہ زندگی کے سارے گُناہ مُعاف کر دیئے۔

كُفْرُكَ سَبْعِيْنَ سَنَةً ط | کہ اُس وقت آپ کی عمر ستّر سال کی تھی ۔ مؤلف "

☆ فرمایا ربِّ جلیل نے اے جبرائیل علیہ السلام یہ ہمشکلی دحیہ کلبی سے میرے محبوب کو بڑی پسند ہے لہٰذا جب بھی تو میرا پیغام لے کر جایا کرے تو اسی شکل میں جایا کرنا ۔ آپ کے ساتھ آپ کی قوم کے ایک ہزار افراد نے ایمان قبول کیا ۔

اداءِ صدّیقی :- ایک مرتبہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام حاضر بارگاہِ رسالت ہوئے تو بوریا کا لباس پہنے ہوئے تھے ۔ فرمایا نبیِ اکرم " صلی اللہ علیہ وسلم " نے یہ کیسا لباس ہے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اپنے محبِّ صادق سیدنا ابوبکر صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف نگاہ فرمائیں انہوں نے سب کچھ اللہ سبحانہٗ کی راہ میں لٹا کر بوریا کا لباس پہن رکھا ہے تو ربِّ کریم نے تمام ملائکہ کو حکم دیا کہ میرے محبوب " صلی اللہ علیہ وسلم " کے محبِّ صادق کی اتباع میں ایسا ہی لباس پہنو ۔ سب حاملین عرش اور ملائکہِ مقرّبین نے جنّتی لباس اُتار کر یہ لباس پہنے ہیں ۔ تو حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " نے آپ کو بلا بھیجا اور فرمایا اس کے بدلے اللہ پاک عزّ اسمہٗ کے رسولِ پاک " صلی اللہ علیہ وسلم " تمہیں لباس عطا کرتے ہیں ۔ آپنے لباس بدلا تو سب ملائکہ نے بھی لباس بدلے ۔

خوشبوئے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم :- محبّت محبوب کی ہر شئی سے تعلّق کا تقاضا کرتی ہے اور محبوب کی ہر شئی محب کو پیاری ہوتی ہے ۔ محبّتِ مصطفےٰ علیہ اکمل التحیۃ واجمل الثناء ایک ایسا مصفّیٰ اور شفّاف چشمہ ہے جس سے تشنگانِ محبّت اپنی اپنی پیاس بجھاتے ہیں ۔ محب کی ہر ادا سے محبّت جھلکتی ہے والہانہ محبّت عقیدت کا اظہار اُس کی ایک ایک شئ سے ہوتا ہے ۔ محبّت کے انداز انوکھے اور اُس کے مظاہرے نرالے ہوتے ہیں اور اُس کی خوشبو بھی عجیب و غریب ہوتی ہے ۔ محبوب کی یاد کرنے والا بھی محبوب ہوتا ہے ۔

☆ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے رخساروں پر اپنا معطّر و معنبر دستِ اقدس پھیرا تو فرماتے ہیں ۔ مجھے ایسی ٹھنڈک اور خوشبو محسوس ہوئی جیسے ابھی ابھی آپنے عطر کی ڈبیہ سے ہاتھ نکالا ہے ۔ "صحیح مسلم شریف"

☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۔ میں نے جب بھی معطّر و معنبر رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " سے مصافحہ کیا تو میرا ہاتھ آپ کے جسمِ اطہر سے مس ہونے کی وجہ سے ایسا معطّر

ـــہ الاسلام یھدم ما قبلہٗ کا مژدہ ملا ۔

ہو گیا۔ میں تمام دن اپنے ہاتھوں کو سونگھتا رہتا اور مُشک سے بہتر خوشبو پاتا۔

☆ سیّدہ اُمِّ سُلیم والدۂ معظّمہ حضرت ابو حمزہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں۔ میں ایک بار بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہو کر خوشبو کی طلب گار ہوئی تو آپ "ﷺ" نے اپنی جبین مبارک سے پسینہ کے چند قطرات عطا فرمائے وہ میں نے شیشی میں سنبھال لئے عَرَقُكَ نَجْعَلُهٗ فِیْ طِیْبِنَا وَهُوَ اَطْیَبُ الطِّیْبِ ط آپ کے پسینۂ معطّر سے، خوشبوئے زعفران، عنبر، مُشک، اَذفر اور گلاب سے بڑھ کر خوشبو پاتی ؎ "کنز الاعمال"

عطرِ جنّت میں بھی ایسی خوشبو نہیں جو خوشبو نبی کے پسینے میں ہے

☆ "بلسانِ مبارک سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ و رسولہٗ عنہ" جب کوئی صحابی بقصدِ حضوری حاضر ہوتا تو کاشانۂ اقدس میں نہ پاتا تو راہ میں آپکے وجودِ معطّر و معنبر کی میٹھی میٹھی بھینی بھینی خوشبو کی مہک سونگھتے ہوئے جو آپ "ﷺ" کی گزرگاہ ہونے کے ____ سبب سے راہ میں بس جاتی۔ اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ کی جس جس گلی و بازار، کوچہ و بازار، میں وہ خوشبو محسوس کرتے تو چلے جاتے کہ حضور اس راہ سے گزرے ہیں وہ اپنے رسولِ معطّر، نبیِ مطہّر "ﷺ" کو پا لیتے تو تسلّی پاتے ؎ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ ط

کوئی جاں بس کے مہک رہی کسی دل میں تیری کھٹک رہی
نہیں تیرے جلوہ میں یکر ہی کہیں پھول ہے کہیں خار ہے
جسے تیری صفِ نعال سے ملے دو نوالے نوال سے
وہ بنا، کہ اس کے اُگال سے، بھری سلطنت کا اُدھار ہے

مومن اور منافق:۔ محبّت کی بجائے عداوت، تعریف کی بجائے تنقید، عظمت کی بجائے حقارت، عقیدت کی بجائے نفرت اور ادب کی بجائے اہانت؟ یہ کتنا تباہ کن حال ہے۔ ایک مرتبہ حضور "ﷺ" ایک دراز گوش پر سوار ہو کر تشریف لے گئے۔ انصار کی مجلس سے گزر ہوا۔ تھوڑا سا توقف فرمایا تو اُس جگہ دراز گوش نے پیشاب کر دیا۔ رئیس المنافقین ابن اُبَیّ علیہ اللعنۃ نے ناک پر ہاتھ رکھ لیا۔ حضرت ابنِ رواحہ رضی اللہ عنہ سے رہا نہ گیا تو فرمایا آپ کے دراز گوش کا پیشاب تیرے مُشک سے بہتر ہے۔

؎ ناپاک، نافرجام، ازلی ابدی بدبخت۔

○ غور کریں محبّانِ رسُول اور شاتمانِ رسُول کے درمیان جو آج تقریری، تحریری اور قولی فعلی جنگ جاری ہے یہی صدرِ اوّل میں بھی تھی اور یہاں بھی۔ محبّانِ رسُول سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم ہی کی خاطر نبرد آزما ہیں اور دُشمنانِ رسُول، اہانتِ رسُول پر اَڑے ہُوئے اور مورچہ بند ہیں۔ ابنِ رَواحہ مومن اور ابنِ اُبی منافق کے درمیان تلخی، تُرشی پھر دونوں کی قوموں کے درمیان جنگ کی نوبت، رضی اللہ عنہ عقیدتِ رسُول اور نفرتِ رسُول، احترامِ رسُول اور اہانتِ رسُول کی خاطر تھی۔ یہی عین حقیقت ہے یہی جنگ صدرِ اوّل سے آج تک برابر جاری ہے اور تاقیامت حزبُ اللہ سے حزبُ الشیطان برسرِ پیکار رہیں گے ؎

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز چراغ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم سے شرارِ بولہبی

☆ سیدنا ابنِ رَواحہ رضی اللہ عنہ کا ارشادِ مبارک مبنی برحق تھا اور اُن کا دِن رات کا مُشاہدہ تھا کہ حضُور کا جسمِ اطہر معدنِ عطر و گلاب ہے۔ جس گلی سے حضُور گذر گئے وُہ راستہ وُہ گلی خوشبُو سے بس گئی ؎ "تاریخ کبیر سیدنا امام بخاری علیہ الرحمۃ الباری"

وُہ تھا بدن یا کوئی گُل تر پھر اُس کی خوشبُو وُہ رُوح پرور
جدھر سے گذرا بسا، وُہ رستہ، بہا پسینہ گلاب ہو کر

★ "یہ تھا تنازعہ کا باعث اور اصل سبب" ایک طرف احترامِ رسُول اور ایک طرف اِہانتِ رسُول کا مُظاہرہ - حضُورِ اقدس "صلی اللہ علیہ وسلم" کے پسینہ کی خوشبُو زمین، ہوا، غبارِ راہ، گلی و بازار اور کُوچہ و دیار کو خوشبُودار بنا دے اُس ذاتِ مُقدّسہ نے اگر درازگوش پر سواری کرکے اُس کو سراپا مُعطّر فرما دیا ہو اور اُس کے پیشاب کی حقیقت[ع۱] کو بدل کر مُشک سے بہتر کر دیا ہو تو اس میں کیا تعجّب ؟ "انوارِ رضا مولانا شبنم کمال مُظفر پوری"

؎ اِس راہِ مُحبّت و عقیدت میں تنقید، تنقیص، اِعراض، اعتراض، نفرت، اِہانت کی کوئی گنجائش نہیں۔ مؤلف ط

ع۱ رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے غزوۂ بنی قُردُ میں ایک چشمہ پر نزُول فرمایا جس کا نام بَیسان تھا۔ صحابہ نے عرض کیا ھُوَ بَیسَان یہ نمکین شور شُدہ ہے۔ رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا لَا بَلْ ھُوَ نُعمَانُ وَاَطیَبُ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اُس کا نام بدلا تو خُداوند تعالیٰ نے اُس کی تاثیر اور مزہ بدل دیا یعنی قلبِ ماہیت اور تبدیلِ اعیان فرما دیا۔ یہ اللہ کے محبُوب ہیں جن کی زبان میں تاثیرِ کُن ہے۔ "بیمثل بشر صفحہ ۸۷"

عنبر زمین عبیر ہوا اور مشک تر غبار ادنیٰ سی یہ شناخت تیری راہ گذر کی ہے

☆ جس طرح حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے جسم اطہر کی خوشبو، دوسروں کو خوشبودار بنا دیتی ہے اسی طرح آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات "نور" غلاموں کو پُر نور بنا دیتی ہے۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا غسالۂ وضو، غلاموں کو نور بلکہ نُورٌ عَلیٰ نُور بنا دیتا ہے۔

☆ حضور "نور" "صلی اللہ علیہ وسلم" کے غلاموں کے وضو کے پانی کے قطرات سے تو نوری فرشتے بنتے ہیں۔ یہ حقیر پُر تقصیر کیا عرض کرے، نہ علم نہ فہم، نہ عقل نہ عمل، نہ رنگ نہ روپ اور ثناءِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم"۔ "اَللّٰہ اَللّٰہ شانِ قدرتِ اِلٰہ" ط

○ فضائل و شمائل اور کمالاتِ ختمی مرتبت کا کوئی ایک شمّہ بھی "نہ زبان را بیان نہ قلم را امکان" کے زمرہ میں آتا ہے۔ بخوفِ ضخامت وطوالت اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

ثناخوانِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم:- جامی قدس سرہ السامی جیسا باکمال جسے حضور انور "صلی اللہ علیہ وسلم" اجازت مرحمت فرماتے وقت فرمائیں۔ "جامی سلامت روی و باز آئی"- نے جب تعریف و توصیف کے لیئے زبان کھولی تو کمالات و مقاماتِ محبوب کی انتہا نہ پاسکا اور مجسّم عجز بن کر پکار اٹھا۔ "کجا حدّیست وصفت را ہنوز آغاز مے بینم"۔ ؎

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ نُوْرٍ ؎ کز و شُد نور ہا پیدا
زمین از حُبِّ او ساکن فلک در عشق او شیدا

اور سعدی قدس سرہٗ جیسا باکمال اور ہمہ وقت حضوری نے ساری زندگی اسی چشمۂ محبت سے سیراب ہو کر سفر در سفر گذار دی تو کنارہ نہ پاسکا تو وہ بھی جاتی دفعہ اپنی عمر کے آخری لمحات میں "جس کو بارگاہِ رسالت میں مورچھل جھلنے کی سعادت نصیب تھی"، کہہ گیا ؎

تُرا عزّ لولاک تمکین بس است ثنائے تو طٰہٰ و یٰسٓ بس است
چہ وصفت کند سعدیٔ نا تمام علیکَ السّلامُ اے نبی وَالسّلامُ

یعنی اس زندگیِ مستعار اور سفرِ حیات میں مقامِ کمالات کی ابتداء صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ نُوْرٍ اور انتہا وَعَلَیْکَ السَّلَامُ، ہے۔ ابتداء بھی درود شریف سے اور انتہا بھی درود شریف یعنی اوّل آخر، ابتداء انتہاء، آغاز انجام حضور ہی حضور سے ہے اور حضور تک پہنچنا بغیر

؎ درود پاک ہو اُس نور پر جس سے سارے نور پیدا ہوئے۔

درُود شریف ناممکن کہ حضور" صلی اللہ علیہ وسلم " کا قرب ہی قربِ علہ قدسی ہے۔ یعنی حضور ختمی مرتبت کا قرب ہی قربِ ربّ الارباب ہے یہ قربِ اسمی و لفظی بھی ہے۔ جو مکتوب فی اللّوحِ المحفوظ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط عزّ وجلّ شانہٗ فصلّی اللہ علیہ وسلّم اور یہ قربِ حقیقی اور معنوی بھی ہے جو اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا سے ظاہر و باہر اور قربِ مُسمّیٰ بھی جو مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی سے واضح ہے ؎

ضَمَّ الْاِلٰہُ اسْمَ النَّبِیِّ بِاِسْمِہٖ ۔۔۔ اِذْ قَالَ فِی الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْھَدُ
وَشَقَّ لَہٗ مِنْ اِسْمِہٖ لِیُجِلَّہٗ ۔۔۔ فَذُوالْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَّھٰذَا مُحَمَّدٌ

یہ قرب، مومن اپنے پیارے نبی" صلی اللہ علیہ وسلم " کا درُود شریف سے پاتا ہے۔

رضائے محبوب اور تحویلِ قبلہ:۔ قرآن پاک پ۲ سورۃ البقرہ آیتِ کریمہ ۱۴۴

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْھِكَ فِی السَّمَآءِ ج	ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف چہرہ کرنا ،
فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَۃً تَرْضٰھَا ص	پس ہم پھیر دینگے تجھے اُس قبلہ کی طرف جس میں تیری رضا ہے۔

○ المدینۃ المنورہ زادا اللہ تنویرًا وّ تزیینًا بعد زین ۲سنہ ہجری المقدسہ سترہ ماہ بعد یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ اس میں محبوب سے خطاب ہے اور کتنا حسین بیان اور اندازِ محبت سے بھرا ہے۔ محبوب تمہارا چہرہ بار بار آسماں کی طرف اُٹھتا ہم دیکھتے ہیں۔ تو ہم ضرور بضرور تمھیں اُس قبلہ کی طرف ہی پھیر دیں گے۔ جس میں تیری رضا ہے۔ مسجد بنی سلمہ میں نمازِ ظہر کی تیسری رکعت میں رکوع سے قبل حضور" صلی اللہ علیہ وسلم " نے کعبۃ اللہ کی طرف مُنہ پھیر لیا۔ صحابہ کرام بھی اُدھر پھر گئے جدھر

علہ قُرب دو قسم ہے قربِ نوافل عبد ظاہر ہو اور حق باطن۔ حدیثِ قدسی بِیْ یَسْمَعُ وَبِیْ یَبْصُرُ وَبِیْ یَنْطِقُ اس کی شاہد ہے۔ قربِ فرائض حق ظاہر ہو اور عبد مستہلک فانی مستغرق اور باطن ہو بمطابق حدیث پاک اِنَّ اللّٰہَ یَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ ط یہ قربِ صوری اور معنوی کی طرف اشارہ ہے۔ یہ مقام فنا سے بقا ہے۔ تحفۃ الصلوٰۃ صفحہ ۱۸۱ ملاحظہ ہو۔

☆ "از ملفوظات خواجہ خرد تذکرہ خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ مرتبہ نسیم احمد فریدی لکھنؤ"

عہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اسم کے ساتھ اپنے نبی کا اسم ملایا۔ جس کی شہادت مؤذن پانچ وقت آذان میں دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے نام کی عظمت ظاہر کرنے کے لیئے اپنے نام سے مشتق فرمایا۔ پس عرش عظیم کا مالک محمود ہے اور آپ محمد" عزّ وجلّ فصلّی اللہ علیہ وسلّم ط "ناصر اللبیب فی اسماء الحبیب"

حضور نے اپنا چہرہ مبارک پھیرا۔ نہ شک نہ شبہ اور نہ اشتباہ اور کمال یہ کہ یقین کے ساتھ عین حالتِ نماز میں حضور کی اتباع کا ریکارڈ قائم کر دیا۔ یہ کمال تھا صحابہ کرام کا "درجہ اتباع" میں اور صحابہ کرام بھی ربِ سُبحانہٗ وتعالیٰ کے محبوب بن گئے۔ محبّ حقیقی کو اپنے محبوب کریم ﷺ کی ادائے محبوبانہ پسند آگئی۔ تحویلِ قبلہ حضور ﷺ کی رضا اور چاہنے سے ہُوا کہ رسول ﷺ کی مشیّت اور ارادہ اللّٰہ سُبحانہٗ کی مشیّت اور ارادہ ہے۔ اور رضا کا مقام اِس سے بلند تر ہے۔ شبِ معراج مقامِ دَنَا پر اَفْدَيْتُ مِنْكَ عَلَيْكَ فرما کر کائنات کے مُلک و ملکوت کی ہر شئی کو محبوب کی رضا پر نچھاور کر دیا اور روزِ قیامت ربِ کریم وُہی کرے گا جس پر محبوب کی رضا ہو گی۔ مزید برآں قیامت کے روز بساطِ حساب و کتاب بفضلہٖ و بکرمہٖ لپیٹنے سے پہلے ربِ کریم اپنے محبوب مصطفےٰ کریم " ﷺ " سے پُوچھے گا۔ رَضِيْتَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ قَالَ نَعَمْ يَا رَبِّ رَضِيْتُ۔ ہاں اے میرے ربّ میں راضی ہُوں تب جنّت اور دوزخ کے دروازے بند ہوں گے۔" سُبحان اللّٰہ شانِ کریمی کے قربان"۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ ط

حکمت:۔ ہم "سیّد الانبیاءِ" ﷺ "کے نیاز مند غلام ہیں۔ ہمارا ایمان اُس نبیِ محترم پر ہے جن کی ہر ہر ادا ربِ کریم کو پسند ہے آپ کی ادائے محبوبانہ کا اشارہ کریمانہ ○ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ آیتِ کریمہ عظیمہ شریفہ [عـلـه] سے ربِ کریم قبلہ بدل دے تو کیا محبوب کی ذکرِ مصطفےٰ درود شریف کے انوار سے عتاب ثواب سے اور عذاب رحمت سے بدل جاتا ہے۔

[عـلـه] پ۲ سورۃ البقرہ آیتِ کریمہ ۱۴۴ ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف چہرہ کرنا "ادائے محبوب فدائے محبوب" اور فرمایا ہر ایک شئی کا قبلہ ہے۔ مومن کا قبلہ بیتُ اللّٰہ، انبیاء کا قبلہ بیتُ المقدس اور ملائکہ نوری کا قبلہ بیتُ المعمُور اور محبوب میرا قبلہ تیری ذات۔ کتبِ سماویہ، تورات، انجیل اور زبور کا نزول بنی بنائی کتاب میں ہُوا۔ لیکن محبوب پر جب وحی نازل فرمائی اُس کا انداز کچھ عجیب تھا اَدائے محبوبانہ، کہ سیّدنا جبرائیل علیہ السّلام غارِ حرا میں گئے جب کہ محبوب وہاں قیام پذیر تھے اور وحی فرمائی۔ اگر محبوب کعبۃُ اللّٰہ میں ہیں تو وحی کعبۃُ اللّٰہ میں اگر سفرِ ہجرت میں تو وحی وہاں اگر آپ مدینہ منوّرہ میں تو وحی وہاں ہُوئی اگر محبوب بسترِ حجرہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا میں ہیں تو وحی وہاں نازل ہُوئی۔ اور اگر حجۃُ الوداع میں قصویٰ اُونٹنی پر سوار خطبہ فرما رہے ہیں تو وحی میں

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

دُعا اور نگاہ سے ہم غلاموں کی تقدیر نہیں بدل سکتی ؟" فافہم " حضور صلی اللہ علیہ وسلم " کے غلاموں کی یہ شان ہے کہ وُہ تقدیریں بدل دیتے ہیں ۔ فرمایا ۔ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ لَوْ حَلَفَ بِاللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ میری اُمّت علیٰ میں ایسے بھی لوگ ہیں جن کے چہرے گرد آلود اور بکھرے بال بظاہر پریشان حال لیکن اگر کسی بات پر قسم اُٹھا دیں تو مولیٰ کریم اُن کی قسم کو پُورا فرما دیتا ہے اور اپنی تقدیر کو بدل دیتا ہے ۔

حدیثِ قدسی : کلامُ اللّٰہ بزبانِ رسُولُ اللّٰہ جَلَّ جلالُہٗ فَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ ط

کُلُّھُمْ یَطْلُبُوْنَ رِضَائِیْ وَ اَنَا اَطْلُبُ رِضَاکَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ "	تمام کائنات میری رضا چاہتی اور میں تیری رضا چاہتا ہُوں اے محمد صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیک وسلّم ،

☆ یہ مقامِ رضا کتنا عظیم شرف ہے اس شرف میں آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی شانِ محبوبی جھلکتی ہے اور سرکارِ کائنات کا صدقہ اِس رضا سے خصوصاً صحابہ کبار اور عموماً اولیاءِ اُمت کو وافر حصے ملے ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ (سورۃ البیّنۃ ۸) اَللّٰہ قادِر ، قیّوم اُن سے راضی ہُوا اور وہ اَللّٰہ کریم پر راضی ، اے اَللّٰہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہم سے بھی کوئی ایسا کام لے لے جس میں تیری اور تیرے محبُوب کی رضا ہو بحرمۃ النّبیّ الکریم علیہ الصّلوٰۃ والتّسلیم ط ~

خُدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالَم ۔۔۔ خدا چاہتا ہے رضائے محمّد صلی اللہ علیہ وسلم

بہم عہد باندھے ہیں روزِ ازل سے ۔۔۔ رضائے خدا اور رضائے محمّد صلی اللہ علیہ وسلم

خُدا اُن کو کِس پیار سے دیکھتا ہے

جو نظریں ہیں محوِ لقائے محمّد صلی اللہ علیہ وسلم

اجابت نے جُھک کر گلے سے لگایا ۔۔۔ بڑھی ناز سے جب دُعائے مُحمّد صلی اللہ علیہ وسلم

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا ۔۔۔ دُلہن بن کے نکلی دُعائے مُحمّد صلی اللہ علیہ وسلم

بقیہ حاشیہ

خُطبہ میں اور اگر مسجدِ نبی سلمہ میں نماز پڑھا رہے تو عین حالتِ نماز میں وحی کا نزول ہُوا ہر وُہ سُورت جو مکّہ معظمہ میں نازل ہوئی وُہ مکّی کہلائی اور جو المدینۃ المنوّرہ میں نازل ہوئی وہ مدنی کہلائی ۔ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " ، کائنات کی ہر شئی کا قبلہ ہیں شبِ معراج ربِّ کریم نے فرمایا محبُوب میرا قبلہ " مَا یَتَوَجَّہُ اِلَیْہِ " تیری ذات شریف ہے

علٰہ اَکْثَرُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ بُلْہٌ ط اکثر اہلِ جنّت بھولے بھالے سیدھے سادھے لوگ ہوں گے " الحدیثُ المبارکہ "

○ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (سورۃ آل عمران ۳۱) سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ ستودہ صفات جمیع محاسن و محامد کی جامع ہے اور آپ کی ذاتِ اقدس انوار و تجلیاتِ الٰہی کا مظہرِ اتم کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کے محب بھی ہیں اور محبوب بھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے وسیلہ جلیلہ سے اُمت کو محبوبیت کے مرتبہ کے حصول کا حکم فرماتا ہے "محبت" کیفیتِ قلبی کا نام ہے۔ مَاوَقَرَ فِی قَلْبِہٖ جو چیز دِل میں گھر کرے۔ اور جس کی یاد سے دِل دھڑکے وُہ محبوب ہے۔ یہاں تو بات معبودِ حقیقی کے محبوبِ حقیقی کی ہے۔ محبوب کی ہر شئے محبوب ہوتی ہے۔ محبوب کے چہرۂ اقدس پر پسینہ مثل شبنم کے قطرات محبوب، جس چیز کو ہاتھ سے مَس کر دیں وُہ چیز محبوب، درِ محبوب، دیوارِ محبوب فضا محبوب، ہوا محبوب گلی و بازار محبوب غرضیکہ وُہ محفل، مجلس محبوب، جس میں محبوب کا ذکر ہو۔ یہ فیضِ محبوبیت ربِّ کریم نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو بھی عطا فرمایا۔ جس پر نگاہ پڑ گئی وُہ غار محبوب، پہاڑ محبوب، وُہ شجر محبوب، حجر محبوب، و چشمہ ناخہ محبوب "ایسے محبوب پر درُود ہوں۔ ایسے رسُول پر سلام ہوں"

☆ اُمُّ المؤمنین سیدہ اُمِّ سلمٰی رضی اللہ تعالٰی عنہا فرمایا کرتیں۔ جبلِ احُد کی زیارت کو جایا کرو اور اُس کی جھاڑیوں کے پھل کھایا کرو۔ اگر پھل نہ ہوں تو پتے ہی کھایا کرو کہ یہ وُہ پہاڑ ہے جن پر اللہ سُبحانہٗ کے محبوب کی نگاہیں پڑی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدومِ میمنت سے نوازا گیا یہ محبوبِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" سے محبت کرتا ہے اور حضور اُس سے محبت کرتے یہ ایک جنّتی پہاڑ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ

قدم قدم پہ برکتیں نفس نفس پہ رحمتیں جدھر جدھر سے وُہ شفیعِ عاصیاں گذر گئے

جہاں نظر نہیں پڑی وہاں ہے رات آج تک وہاں وہاں سحر ہُوئی جہاں جہاں گذر گئے

اُمتی کو اتباع سے جو انعام ملا وُہ کتنا کمال تحفۂ محبت ہے۔ شجر حجر، غار پہاڑ، قطرہ دریا، چشمہ، چرند پرند سب اُس سے محبت کرتے ہیں اور محبت کی خوشبو محب کو آہی جاتی ہے۔

خواجہ اُویس قرنی:۔ محبوب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

اِنِّی لَاَجِدُ رِیْحَ نَفَسِ الرَّحْمٰنِ مِنْ قِبَلِ الْیَمَنِ (شہادت سند ہے) | تحقیق میں رحمٰن کی خوشبوئیں کی طرف سے پاتا ہوں۔

☆ پوچھے کوئی صُہیبؓ و بِلال و اُوَیس سے — حُبِّ نبی سے زندگی کیسی سَنور گئی

نسیمِ رحمان، مُحبّ "ﷺ" کو آئی۔ یہ کس محبوب کی خوشبو ہے یہ محبوب اُوَیس قرنی ہیں۔ جن کا ذکرِ پاک ربُّ العزّت کے محبوب مسجدِ نبوی شریف کے منبرِ منیف پر بوقت خُطبہ جمعۃُ المبارک میں فرما رہے ہیں یہ غیبی خوشبو حُبِّ مُصطفیٰ کی خوشبو تھی۔ جو یادِ مُصطفیٰ "ﷺ" درود شریف سے ملتی ہے سہ "الدُّر المدّنی شرح المعدنی العدنی لِملّا علی قاری علیہ رحمۃ الباری"

بوئے جانِ من آید از سوئے عدن — از دمِ جانِ پرورِ اُوَیسِ قرن

سربمہرِ دوستی اُوَیسِ قرن — بے خطا چوں نامہ مُشکِ خُتن

سُہیلِ یمنی کو حضور "ﷺ" کی طرف سے محبّت کا تحفہ خرقہ عطا ہُوا۔ صاحبین کریمین سیدنا عمر و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا اُن سے کہنا کہ پہن کر میری اُمّت کے لیئے دُعائے مغفرت کریں۔ آپ چشمہ مُصفّیٰ پر وضو فرما رہے تھے کہ مُلاقات ہوئی اور خرقہ کو آنکھوں سے لگایا اور مُصلّیٰ لیا اور دُعا میں مصروف ہو گئے اب معبود اور عابد، خالق اور بندہ کے درمیان راز و نیاز کی باتیں ہونے لگیں حکم ہُوا تیری دُعا سے ایک ہزار اُمتی کی بخشش کی عرض کیا اور حکم ہُوا دس ہزار، عرض کیا اور حکم ہُوا مُضر اور ربیعہ کی بکریوں کے بالوں کے برابر بخشش کروں گا۔ یہ راز و نیاز مُحب اور محبوب کے درمیان تھے سُبحَانَ اللّٰہ کیسا پیارا اندازِ محبّت کہ اتنے میں صاحبین کریمین رضی اللہ عنہما نے آواز دی تو فرمایا اچھّا مرے مولیٰ کی یہی مرضی تھی " مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اَولیٰ " فَلَہُ الحَمدُ۔

○ اے اُوَیس! قرن کے باشندے! تو کتنا پیارا ہے اور اے اُمّتِ مُصطفویہ کے خضر! جن کے پاس خرقہ دے کر صاحبین کریمین کو بھیجا گیا، تو کتنا محبوب[1] ہے اور یہ خرقہ، تبرّک کتنا مُبارک ہے اور یہ تیری سرزمین جہاں خرقہ عطا ہُوا وہ خطّۂ ارضی کتنا بابرکت ہے اور تیرا دُعا مغفرت کرنا یہ نذرانہ ہے بارگاہِ محبوب میں اور وہ لمحات کتنے عظیم تھے جن میں تو نے اُمّتِ مرحومہ کے لیئے دُعا کی جو عرش پر مُحب نے سُنی اور فرش پر محبوب

---

[1] مقامِ محبّت میں بُعد، بُعد نہیں رہتا۔ قُرب ہوجاتا ہے۔ اگرچہ بظاہر ماہِ قرن سُہیلِ یمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ آفتابِ رسالت "ﷺ" سے دُور تھے لیکن بباطن قریب اور ہمہ وقت صاحبِ حضور تھے۔ مِنہ غُفرلہٗ

نے "عَزَّ وَجَلَّ صلی اللہ علیہ وسلم" اے اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالیٰ! مجھے بھی مُضَر اور ربیعہ کی بکریوں کے برابر معہودہ مغفورہ اُمت سے ایک بکری کے گھر کے ایک بال میں شمار فرما دینا۔

قرنہا اندر سجُود آمد زمین در ہر زمن — بایزید اندر خُراساں یا اویس اندر قرن

ایں چُنیں فرمُودہ وصفش مصطفیٰ — از یمَن مے آیدم بُوئے خُدا

○ آپ قافلۂ عشق کے سالارِ اعظم ہیں۔ آپ کا ذکر، عشق و محبّت کا ذکر ہے جو تاقیامت محبّانِ رسُول کے قلوب کو زندہ و تابندہ کرتا اور گرماتا رہے گا۔ آپ کو بکثرت دُرود شریف، ذاتِ رسُول " صلی اللہ علیہ وسلم " میں فنا ہو گئی تھی اور ہر وقت استغراق، حضوری اور دیدار مُیسّر تھا۔ آپ مستُور اَولیاء کرام سے ہیں۔ دُنیا میں بھی مستُور اور قبر بھی مستُور اور قیامت کے روز بھی مستُور اُٹھیں گے کہ ربِ کریم عَزَّ اسْمُہٗ آپ کے ہم شکل ایک ہزار فرشتوں میں اُٹھائے گا یعنی اَوْلِیَاءِیْ تَحْتَ قُبَاءِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ[1] حدیثِ قُدسی شریف کی کمال تفسیر ہوں گے اور قباءِ رحمانی اُوڑھے داخلِ خُلدِ ارم ہوں گے۔

☆ سلسلہ عالیہ اُویسیہ کا فیضان بغیر کسی ظاہری بیعت آپکی قبر مُطہر و مُعطر سے تاقیامت جاری رہے گا اور یہ نسبت اُویسیہ دُرود شریف سے حاصل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اُن پر بغایت عنایات فرماتا ہے۔ اِس نسبت سے بڑے بڑے[2] اَولیاء مُستفیض ہوئے ہیں۔

حدیثِ قُدسی : کلامُ اللہ بزبانِ رسُولُ اللہ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ ط

اُدْنُوْا اَحِبَّآئِیْ فَیَقُوْلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ	حُکم ہوگا میرے مُحب میرے قریب آجائیں فرشتے

ع[1] میرے اَولیاء میرے دامن میں چھُپے ہُوئے ہیں۔ میرے سوا اُن کو کوئی نہیں جانتا۔ انبیاء علیہمُ السَّلامُ اپنے اعلانِ دعویٰ، اُسوۂ حسنہ اور تائیدِ منَ اللہ اور معجزات سے پہچانے جاتے ہیں۔ مگر اَولیاء کی پہچان مُشکل ہے۔ جس طرح اَللہ سُبحانَہٗ کی ذات اپنی قدرتوں کے پردہ میں اور کلامُ اللہ نے کلام نفسی کو قرآنی الفاظ میں چھپا رکھا ہے۔ اِسی طرح مُقرّبانِ بارگاہ جامۂ بشریّت میں چھُپے رہتے ہیں۔ اِن کے سینہ میں اَنوار اور اسرارِ الٰہی مستُور ہیں جس سے یہ پہچانے نہیں جاتے اور یہی اَللہ سُبحانَہٗ کے دامن میں چھُپنے کا مفہُوم ہے۔ ۱۲ منہ سَتَرَ اللہُ عیُوبہٗ ط

ع[2] حضرت ابُو الحسن خرقانی نے سیّدنا بایزید بُسطامی کے وصال کے ایک سو سال بعد انکی قبر سے فیض پایا اور حضرت بایزید بُسطامی نے سیّدنا امام جعفر صادق کی قبر اطہر سے نسبتِ اُویسی میں فیض پایا۔ اَلسیّد محمّد بہاءُالدین نقشبند بخاری نے جنابِ رسالتمآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سے یہ طریقہ عالیہ نقشبندیہ پایا۔ جو کہ آپ کا اپنا طریقہ ہے ۱۲ منہ سَلَّمَہٗ رَبُّہٗ ط

مَنْ اَحِبَّآءُكَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَلْفُقَرَآءُ وَالْمَسَاكِيْنَ ط	عرض کریں گے کون محبّ ؟ فرمائے گا اللہ تعالیٰ فقراء اور مساکین لوگ ۔

○ **دُعا** :۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُعا فرمایا کرتے تھے ۔ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنَ ط[1]

خُوشبُوئے محبّت :۔ سیّدنا بایزید طیفور، بُسطامی عَلَیہِ رَحمَۃُ البَارِی (۲۶۱ھ) ایک دفعہ رے اور خرقان کے مقام سے گزرے تو فرمایا مجھے یہاں ایک شہنشاہِ طریقت، اَللّٰہ کے بندے، (مادر زاد ولی قطب الارشاد) کی خوشبو آرہی ہے ۔ خوشبو وہاں ہوگی جہاں پھول ہوگا وہ ایک غیبی پھول ہے ۔ جو گلستانِ رسالت اور چمنستان نبوّت میں کھلے گا ۔ جس کی آج مجھے خوشبو آرہی ہے اور جس کی نکہت اور بھینی بھینی خوشبوئی کی مہک سے سارا عالم معطّر ہوگا ۔ عرض کیا گیا وُہ کون ہیں؟ تو فرمایا میرے وصال کے سو سال بعد پیدا ہوں گے ۔ اُن کا نامِ نامی اسمِ گرامی سیّدنا ابوالحسن علی ہوگا اور آپ کی شکل و صورت ، حلیہ مبارک ، ڈاہڑی مبارک زُلفیں، قد اور عمر (ولادت ۳۵۲ھ) تک بیان فرما دیا ۔ شریعت و طریقت کے مدارج اور مقامات کو بھی ظاہر اور منکشف کر دیا اور فرمایا وُہ باغِ طریقت رسُولیہ نقشبندیہ مجدّدیہ لگائیں گے ۔
اس باغ کے رنگ برنگے غنچے اور پھول " اَوْلِیَآء " رہتی دُنیا تک قائم اور درود شریف کے انوار سے شگفتہ رہیں گے ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَالشَّہَادَۃ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے غلاموں کی نگاہوں سے قُرب[2] و بُعد زمانی و مکانی عالمِ ارواح تک کے پردے

---

[1] انکی علامت دُنیا سے اعراض ۔ رسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم کے ذِکر پر خوش ہونا اور درُود شریف سے لذّت پانا ہے ۔

[2] اَولیاء کرام کی عالمِ ارواح ، عالمِ دُنیا، عالمِ برزخ اور عالمِ قیامت تک دوستیاں قائم ہیں ۔ وُہ ایک دُوسرے سے فیض لیتے دیتے اور زائرین کی مہمان نوازیاں کرتے دُعائیں اور بشارتیں دیتے ہیں اور عالمِ قبر میں ایک دُوسرے کے دوست اور مقامات سے باخبر ہیں ۔

☆ شہنشاہِ طریقت ، شہنشاہِ ولائیت کی بارگاہ میں ۔ حضور داتا گنج کے مزارِ مقدّس پر شہنشاہِ ولائیت ہند خواجہ اجمیری رَحمَۃُ اللّٰہ تعالیٰ عَلَیہِمَا نے چِلّہ کشی کی ظاہراً باطناً فیض سے مالا مال ہوئے اور واپسی پر فی البدیہہ

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

۳

اُٹھا دیئے اور آپ نے اُن کا پُورا حال سَو سال پہلے معلُوم کر لیا اَور فرمایا وُہ میری قبر کے "طریقہ عالیہ اُویسیہ[1] کے مُطابق" فیض سے تکمیل ولائیت کریں گے۔" اَللہ اَللہ شانِ اولیاءِ کرام" مزارات

بقیہ حاشیہ

نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ اِس شعر سے شانِ "کلامُ المُلوک، مُلوکُ الکلام" عیاں ہے

گنج بخش، فیضِ عالم، مُظہرِ نُورِ خُدا　　ناقصاں را پیر کامل، کاملاں را رہنما

☆ ۱ حضُور غوثُ الثقلین قدِسَ سِرُّہٗ نے عالمِ شہُود میں سماعت فرمایا اور جواباً ارشاد فرمایا

ہم زمانہ گر ہمے بُودم علی ہجویر را　　تازہ بیعت کردمے بر دستِ آں بیضا لقاء

☆ ۲ شہنشاہِ بغداد اَلشیخ عبدُالقادر جیلانی (وصال ۵۶۱ھ) کی قبرِ انور پر شہنشاہِ بُخارا خواجہ بہاءُ الدین نقشبند بُخاری قدس اللہ اَسرارہُما (وصال ۷۹۱ھ) حاضر ہو کر مراقب ہُوئے تو سرکارِ غوثیت مآب نے بھرپُور توجہ فرمائی۔ تو آپ عرض کناں ہُوئے۔

اے دستگیرِ عالم دستِ مرا بگیر　　دستِ چُناں بگیر کہ گویند دستگیر

تو مسند نشینِ غوثیت نے خُوش ہو کر قبر سے جواب مرحمت فرمایا

اے نقشبندِ عالم نقشِ مرا ببند　　نقشے چُناں ببند کہ گویند نقشبند

[1] نسبتِ اُویسیہ :۔ مشائخ طریقت، کُبرائے حقیقت کو نسبتِ اویسیہ میں بلاواسطہ مُرشدِ رسُول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنی عنایت کی گود میں پالتے ہیں۔ جس طرح خواجہ اُویس قَرَنی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کو پالا۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے اکثر مشائخ عظام سُلوک میں اسی نسبت کے پروردہ ہیں۔ درُود شریف سے ولائیتِ مُحمّدی علیٰ صاحِبہا الصلوٰۃُ والسّلام جو تمام ولائیتوں کی جامع ہے بہت جلد پالیتے ہیں۔ نُورُ القمرِ مُستفادٌ مِن نُورِ الشّمسِ ط وِردِ اَللہُ جلّ ذِکرہٗ کے وقت اس کا نُور مانند قُرصِ شمس نظر آتا ہے۔ یہ نُور جلالی اور شمس بھی جلالی ہے۔ بوقتِ دُرود خوانی نُور مثل قُرص قمر نظر آتا ہے کہ دُرود شریف جمالی اور اُس کا نُور بھی جمالی ہے۔

☆ لطائفِ خمسہ۔ لطیفۂ رُوح کا نُور سُرخ، لطیفۂ سِر کا نُور سفید، لطیفۂ خفی کا نُور سرمئی۔ لطیفۂ اخفیٰ کا نُور سبز ہے۔ یہ سب دُرود شریف کے نُور کے ظہُورات ہیں۔ یاد رہے۔ غُنچہ میں خُوشبُو بند ہوتی ہے جب وُہ کھلتی ہے تو خوشبُو اور رنگ ظاہر ہوتا ہے۔ اِسی طرح جب دُرود خوانی سے دل کا غُنچہ کِھلتا ہے تو پھر بدن لباس اور پسینہ سے خُوشبُو پھُوٹتی ہے تو دُرود شریف کا نُور رحمت کے بادل سے پھُولوں اور برف کے سفید گالوں کی شکل میں برستا ہے۔ قُدوۃُ الاولیاء مُتاخرین سائیں توکّل شاہ نقشبندی مُجددی طابَ اللہُ ثَراہُ وَجَعَلَ الجَنّۃَ مَثواہُ فرمایا کرتے جب میں دُرود شریف پڑھتا ہوں تو حضُور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رُوح مُبارک خوش ہو کر میرے گلے میں دُرود شریف کے انوار کے پھُولوں کے ہار ڈالتی ہے اور تربیّتِ رُوحانی کرتی ہے۔" بفیضِ ذکرِ خیر"

۱۲ منہ نَوَّرَ اللہُ قَلْبَہٗ وَصَدرَہٗ بِنُورِ الصّلوٰۃِ والسّلامِ علیٰ سَیّدِ الاَنامِ عَلَیہِ الصّلوٰۃُ والسّلام ط

"صفحہ ۵۵۸ ملاحظہ ہو"

اور قبورِ اولیآءِ عظام انوار و فیضانِ محمّدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام کے چشمے ہیں۔ زائر گوہرِ مراد سے اپنے اپنے دامن بھرتے ہیں اور کبھی بھی ناکام اور نامراد واپس نہیں لوٹتے۔

☆ یہ فقرآء و مساکین[۱]، محبّانِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" ہیں۔ جن کی محبّت اُمّت کے دلوں میں ڈال دی گئی ہے اِن درویشوں کی محبّت اصلِ دین اور جنّت کی کُنجی ہے۔ اولیآءُ اللہ جب مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کی منزل طے کر کے کَانَ اللّٰہُ لَہٗ (الحدیث) کے مقام پر فائز ہوتے ہیں تو اُن کی نگاہ میں ماضی اور مستقبل کا زمانہ حال کی طرح بن جاتا ہے اور وہ اللہ پاک کے نور سے سب کچھ دیکھ لیتے ہیں۔ خوشبو سونگھ لیتے ہیں۔ اُن کی نگاہ لوحِ محفوظ پر ہوتی ہے اور احوالِ قیامت اُن کے سامنے ہوتے ہیں کیونکہ نور کے لئے کوئی شئے حجاب نہیں ہوتی۔

حدیثِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام بروایت حضرت حارث بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ارضاہ عنّا جامع کبیر میں اس حدیث پاک کو خاتم المحدثین علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے نقل فرمایا۔

☆ سیّدنا حارثہ بن النّعمان رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک بار علی الصّبح نبیُّ الرحمۃ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خدمت میں حاضر ہوا تو سرکار "صلی اللہ علیہ وسلم" نے پوچھا یاحارثہ کَیْفَ اَصْبَحْتَ اے حارثہ تم نے صبح کس حال میں کی؟ عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا حَقًّا فرمایا تیرے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟

قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی عَرْشِ رَبِّیْ بَارِزًا کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ یَتَزَاوَرُوْنَ فِیْہَا کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَھْلِ النَّارِ یَتَضَاغَوْنَ فِیْہَا

عرض کیا گویا میں عرشِ الٰہی کو دیکھ رہا ہوں ظاہرًا گویا جنّتیوں کو جنّت میں داخل ہوتے اور گویا میں دیکھ رہا ہوں دوزخیوں کو آگ میں۔ شور مچاتے۔ واویلا اور جزع فزع کرتے۔

○ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ۸ بہشت اور ۷ دوزخ میرے سامنے ہیں۔ میں جنّتیوں کو پہچانتا ہوں اور دوزخیوں کو بھی جیسے مچھلی اور چیونٹی کو۔ آگے چپ رہوں یا عرض کروں

[۱] فقرآءِ صحابہ سادا تنا خبیب، عبداللہ ذوالبجادین، ابوذر غفاری، ابودرداء، بلال حبشی عمار بن یاسر اور ابوہریرۃ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور فقراءِ اولیآء میں جو اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ والے ہیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جن کو اتباع اور محبت کا قرانُ السعدین نصیب ہوا کہ "حبِّ درویشان کلیدِ جنّت است"۔ صحابہ صُفّہ کی تعداد ستر تھی۔ ۱۲ منہ غفرلہ ولوالدیہ

تو حضور ﷺ نے میرے مُنہ پر ہاتھ رکھ دیا کہ چُپ رہو اور فرمایا اَصَبْتَ فَالْزَمْ ط
ٹھیک ہے اِسی پر قائم رہو۔ ؎ "فقہ اکبر مطبوعہ مُراد آبادی سیّدنا امام ابُوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ"

○ آفتابِ نبوُّت کے ذرّوں کی نگاہ کا یہ حال ہے کہ جنّت سات آسمانوں سے اوپر دوزخ سات زمینوں کے نیچے اور عرش و فرش سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں تو آفتابِ کونین "ﷺ" کی نگاہِ پاک کا کیا عالم ہو گا۔ حضور "ﷺ" پر درُود شریف کی مواظبت سے یہ مرتبہ اَولیاءِ کاملین کو عطا ہُوا۔ "سُبْحَانَ اللہِ ط"

؎ بعض ضعیف الایمان وَالبُنیان "الحدیث" کو ضعیف کہہ کر انکار کرتے ہیں اور مزید برآں کہ شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ اُن کو اِس مُندرج حدیثِ قدسی پر غور کرنا چاہیئے ممکن ہے کہ ہدایت کی راہیں کُھلیں حضور علیہ اجملُ الصلوٰۃ وَاکملُ السلام کی ذات معہ ہمہ صفات، اَللہ تقدّس وَ تعالیٰ مبدا فیّاض کی عطا ہیں۔ آپ "ﷺ" سے جس علم و فضل اَور شفاعت کا ظہُور ہے یا ہو گا وُہ سب اَللہ سُبحانہٗ وَتعالیٰ کے ارادہ مشیّت امر اور رضا سے ہے۔ مختصرًا الفاظ میں آپ "ﷺ" اَللہ تعالیٰ کے مظہرِ کُل ہیں۔

حدیثِ قُدسی۔ کلامُ اللہ بزبانِ رسُولِ اللہ "عزّوجلّ فصلّی اللہ علیہ وسلّم ط" "صحیحُ البُخاری"

☆ اَللہ تعالیٰ نے فرمایا جس نے میرے ولی سے عداوت کی میرا اُس سے اعلانِ جنگ ہے اور جن چیزوں سے میرا بندہ مجھ سے قربِ چاہتا ہے اُن میں سب سے زیادہ محبُوب چیز میرے نزدیک فرائض ہیں۔ بعد ازاں میرا بندہ نوافل سے میرا قُرب چاہتا ہے تو مَیں اُسے اپنا محبُوب بنا لیتا ہُوں تو مَیں اُس کے کان بن جاتا ہُوں جس سے وُہ سُنتا ہے اَور اُس کی آنکھیں بن جاتا ہُوں جس سے وُہ دیکھتا ہے اور اُس کے ہاتھ بن جاتا ہُوں جس سے وُہ پکڑتا ہے اور اُس کے پاؤں بن جاتا ہُوں جس سے وُہ چلتا ہے اور اگر وُہ مجھ سے مانگتا ہے تو ضرور دیتا ہُوں اور اگر وُہ مجھ سے پناہ مانگ کر کسی بُری چیز سے بچنا چاہتا ہے تو مَیں اُسے ضرور پناہ دیتا ہُوں۔

☆ اِس حدیثِ پاک کا مفہُوم یہ کہ صفاتِ بشریّہ سے نکلنا اور صفاتِ حقّہ سے مُتّصف ہونا۔ اہلِ عرفان کے نزدیک فنا فی اللہ سے بقا باللہ کا مقام مُراد ہے اَللہ تعالیٰ کی صفات سمع، بصر اور قُدرت کے انوار بندہ کی سمع، بصر اور قدرت میں ظاہر ہونے لگتے ہیں اور وُہ اَللہ تعالیٰ کا مظہر بن جاتا ہے وُہ نورِ الٰہ سے سُنتا، دیکھتا، پکڑتا اور چلتا ہے۔ اَولیاء اللہ کے یہ مقام حضور "ﷺ" کی نگاہِ فیض سے ہیں اور حضور "ﷺ" سے یہ کمالات مظہرِ ذات و صفات اَللہ تبارک و تعالیٰ سے ہیں۔ فقیر غفرلہٗ کی اِس توجیہہ سے مُشککین کے شک زائل ہو جانے چاہئیں وَالسّلامُ علیٰ

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

علامتِ محبّت :- محبت آنکھ میں رِقّت، دل میں کیفیّت اور جسم وجان میں وَجد لاتی ہے۔ ان سب پر غلبہ ہو تو فانی فی المحبۃ اور جب اس میں محویّت اور استغراق ہوتا ہے تو اسی کا نام عشق[۱] ہے۔ محبّت، محبوب کی اِتّباع کا ثمرہ اور عطیۂ خُداوندی ہے۔ اس
المحبۃ ہو الموافقۃ ط

بقیۂ حاشیہ

مِنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ○ (سورۃ طٰہٰ ۴۷) وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَالِ عَلٰی وَجْہِ الْکَمَالِ ط

☆۱ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے مدینہ مُنوّرہ میں سحری کے وقت مکّہ معظّمہ سے بنی کنانہ کے ایک شخص کے استغاثہ کی آواز مسافتِ بعیدہ سے سُن لی اور نصرت سے جواب مرحمت فرمایا۔ یہ ہیں معنیٰ بِیْ یَسْمَعُ کے

☆۲ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صلوٰۃ الکسوف میں جنّت جو "سات آسمانوں کے اُوپر" اور دوزخ "جو سات زمینوں کے نیچے" کو ملاحظہ فرمایا اور ہاتھ مبارک اُونچا کر کے جنّت سے انگور کا خوشہ توڑنے کا اِرادہ بھی فرمایا یہ مفہوم ہے بِیْ یَبْصُرُ کا۔ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہُ الْاَعْلٰی بِالصَّوَابِ ط

☆۳ حضور نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلَیْہِ کے ہاتھ کو یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ (سورۃ الفتح ۱۰) سے اپنا ہاتھ فرمایا اور غزوۂ اُحد میں کنکریاں پھینکنے اور مارنے کے فعل کو اپنا فعل فرمایا۔ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی (سورۃ الانفال ۱۷) یہ مطلب ہے بِیْ یَبْطِشُ کا۔ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہُ الْاَعْلٰی بِالصَّوَابِ ط

☆۴ حضور علیہ التحیّۃ والثّناء شبِ اِسراء کے دُولہا نے سالوں اور لاکھوں میلوں کا فاصلہ ایک لمحہ میں شبِ معراج کو طے کیا یہ مقصد ہے۔ بِیْ یَمْشِیْ کا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ ط

☆۵ فَلِہٰذا عقیدہ اہلِ سُنّت وجماعت کے مطابق علمِ غیب، حاضر ناظر، مختارِ کُل، شفاعت اور قُدرت یہ سب اللہ سُبحانہٗ کے نُور کے ظہور ہیں جو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات میں سے ظاہر ہوئے اور اولیاء سے اُن کا ظہور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انوار سے ہُوا نیز مسافتِ بعیدہ سے درود شریف کی آواز زمینی یا آسمانی، قلبی یا لِسانی اللہ تعالیٰ آپ تک پہنچا دیتا ہے۔ بذریعہ بِیْ یَسْمَعُ کشف، وحی، فرشتہ یا ہوا وغیرہا جیسے سیدنا سُلیمان نبیّ اللہ علیہ السلام نے ادنیٰ سے ادنیٰ مخلوق چیونٹی کی آواز تین میل سے سُن لی یعنی اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ نے اُن تک یہ آواز بذریعہ ہوا پہنچا دی اور اللہ تعالیٰ اِس پر قادر ہے کہ وہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی اکیلی ذاتِ پاک میں یہ جُملہ صفات جمع فرما دیں۔
وَاللّٰہُ یَھْدِیْ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ ط

[۱] اَلْعِشْقُ نَارٌ یُحْرِقُ مَاسِوَآءَ الْمَحْبُوْبِ ط عشق ایسی آگ ہے جو ماسوائے محبوب کے سب کچھ جلا دیتی ہے۔ عشق جلال ہے اور محبّت جمال۔ عشق سُورج ہے اور محبّت چاند۔ ۱۲ منہ کان اللہ لہٗ

کی توفیق سے عطا ہوتی ہے۔ محبّت کسبی نہیں وَہبی ہے محبّت میں جمال ہے اور شبنم کی سی ٹھنڈک۔ عشق میں جلال۔ غلام جب اپنے محبوب ﷺ پر درُود پاک پڑھ کر اِس بحرِ محبّت میں غوطہ زن ہوتا ہے تو پھر اُس کا ہر کام سُنّتِ مُصطفوی کی رنگت میں از خود ڈھل جاتا ہے اور وُہ اپنی زندگی میں سُنّت کا نقشہ نظر آتا ہے۔ عامل بالسُّنّت ہونا اِس بات کی دلیل ہے کہ محبّت میں کامل[1] ہے۔ ورنہ محبّت خام اور بےعملی کی تصویر اور یہ کیفیتِ بےعملی، دعوائے محبّت کی تغلیط ہے۔ عشقِ مُصطفٰے تو مومن کی میراث اور سرمایۂ حیات ہے

میری ہر ہر ادا سے یا نبی سُنّت جھلکتی ہو
جدھر جاؤں شہا خُوشبُو وہاں تیری مہکتی ہو

○ مسئلہ:- اَللہ جَلَّ شَانُہٗ کو عاشِق یا معشوق کہنا عند الشّرِیعت منع ہے۔

☆ فرع میں اصل کا رنگ اور تاثیر ہوتی ہے اور خلیفہ[2] وُہ ہوتا ہے جو سیرۃً وصُورۃً اصل کی مانند ہو۔ فرع کا ہر کمال اصل سے مُستفاد ہے۔ حضُور "ﷺ" ہی ہر کمال کی اصل ہیں "فافہم"

☆ چکور عاشِق ہے چاند کی۔ چکور کو ہی چاند کا نُور نظر آتا ہے چمگادڑ کو نہیں۔

☆ چاند نور ہے اور چکور نوری ☆

☆ بُلبُل عاشِق ہے پھُول کی۔ بُلبُل کو ہی پھُول کی خُوشبُو آتی ہے۔ بھڑ کو نہیں۔

☆ پھُول لطیف ہے اور بُلبُل جسمِ لطیف ☆

☆ پروانہ عاشِق ہے شمع کا، پروانہ کو شمع میں محبُوب کا جلوہ نظر آتا ہے بھُونڈ کو نہیں

☆ پروانہ میں ساز ہے اور شمع میں سوز ☆

○ محبُوبِ کائنات "ﷺ"، گلستانِ قدرت کے پھُول ہیں۔ کی خُوشبُو سُنّیوں کو آتی ہے۔ غیروں کو نہیں۔ خُوشبُوئے محبّت کا تعلّق جسم و رُوح دونوں سے ہوتا ہے ؎

عا[1] پھل پکنے پر قدرت سے شیرینی اور مٹھاس پاتا ہے تو پھر خُوشبُو اور رنگ کا ظہور ہوتا ہے۔ خام پھل کا یہ نصیبہ نہیں۔ تقویٰ پر پختگی سے چہرہ پر سُنّت کا رنگ چڑھتا ہے تو پھر خُوشبُوئے محبّت آتی ہے تو یہ خُوشبُو زمان و مکان کی حدوں سے گزر جاتی ہے۔ نسبت والے اس خُوشبُو کو پا لیتے ہیں۔ غیروں کا اِس میں کوئی حصہ نہیں۔

عا[2] خلیفۃُ الرّسُول سیدنا ابُوبکر صدّیق اکبر، خلیفۃُ اللّٰہِ الاعظم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی سیرت وصُورت کے نمُونہ اور کمالاتِ صُوری ومعنوی کی فرع تھے۔ موجوداتِ عالم کا ہر کمال، اصلِ کائنات کمالاتِ محمّدی سے ہے "صلی اللہ علیہ وسلم"

کہیں حسن بن کے رسول میں، کہیں رنگ بن کے وہ پھول میں "صلی اللہ علیہ وسلم"
کہیں نور بن کے رسول میں، وہ جلوہ اپنا دکھا گئے "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ سیدنا یوسف کی خوشبو سیدنا یعقوب علیہما السلام کو آتی ہے بھائیوں کو نہیں اور ولیوں کی خوشبو ولیوں کو آتی ہے نجدیوں کو نہیں۔

○ قرآنِ عزیز میں حضرت یعقوب علیہ السلام کا ارشاد اِنِّی لَاَجِدُ رِیحَ یُوسُفَ (سورۃ یوسف ۹۴) مجھے یوسف علیہ السلام کی خوشبو آرہی ہے۔ سُبحَانَ اللہ، سیدنا یوسف علیہ السلام کی یہ خوشبوئے محبت تین سو میل دور اور اسّی سال بعد آگئی۔ میدانِ محبت میں قرب و بعد زمانی و مکانی کے فاصلے کتنے سمٹ جاتے ہیں۔ ادھر کرتا باعثِ نورِ چشم بنا اور ادھر خرقہ امت کی بخشش کا سبب بنا۔ محبوب کی خوشبو تکمیلِ محبت کے بعد آہی جاتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ محبت صادق ہو اور نسبت پختہ اور ولیوں کی خوشبوء محبت ولیوں کو آتی ہے۔

☆ خواجہ خواجگان شہنشاہِ اولیاء نقشبنداں السید محمد بہاؤالدین بخاری کی ولادت باسعادت (ولادت ۷۱۸ھ) کی خبر حضرت بابا محمد سماسی قدس سرہما الغفاری نے آپکے وطن مالوف بخارا میں جاکر دی کہ مجھے یہاں ایک مردِ کامل کی خوشبو آتی ہے۔ جو امام الطریقت، پیشوائے شریعت ہوگا اور آپ کی ولادت پر جب گود میں لیا تو فرمایا یہی وہ فرزند ہے اور اپنے خلیفہ سید امیر کلال قدس سرہٗ سے فرمایا اس کی تربیت غور سے کرنا حق ہے "ولی را ولی مے شناسد"۔ (اسم گرامی خواجہ شمس الدین بخاری)

محبت اور اس کا مقام :- مومن کی مومن سے محبت، کعبۃ اللہ سے محبت، قرآن سے محبت، دین سے محبت، صحابہ کرام سے محبت اَلحُبُّ لِلّٰہِ کے تحت اللہ کے لئے ہے لیکن مومن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، اللہ ہی کی محبت[1] ہے ثَبَّتَنَا اللہُ سُبحَانَہٗ وَتَعَالیٰ عَلیٰ مَحَبَّۃِ الرَّسُولِ اللہِ الَّتِی ھِیَ عَینُ مَحَبَّۃِ اللہِ سُبحَانَہٗ عَزَّ اِسمُہٗ، فَصَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ۔

○ وَیَغفِر لَکُم ذُنُوبَکُم ط وَاللہُ غَفُورٌ رَّحِیمٌ ○ (سورۃ آل عمران ۳۱) اِتباع[2]، ادب اور محبت سے ربِ غفور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور تمہیں اپنی صفتِ رحیمی سے رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے گا اور تم اس کے دنیا و آخرت میں محبوب بن جاؤ گے۔

۵

[1] رسول اللہ کی محبت عین اللہ کی محبت ہے اس میں ذرہ بھر تفاوت نہیں۔ ہم سب کو اس پر ثابت رکھے فصلی اللہ علیہ وسلم۔
[2] حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو

حدیثُ الحبیبِ علیٰ صاحِبِہا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ ط

☆ مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ ط | جو مجھ سے محبّت کرتا ہے وُہ میرے ساتھ جنّت میں ہوگا۔ؔ

یَا سَاکِنَ اَکْنَافِ طَیْبَۃَ کُلُّکُمْ اِلَی الْقَلْبِ مِنْ اَجْلِ الْحَبِیْبِ حَبِیْبٌ

مَا حُبُّ الدِّیَارِ شَغَفْنَ قَلْبِیْ وَلٰکِنَّ الْحُبَّ مَنْ سَکَنَ الدِّیَارَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَافِیًا وَّالصَّلوٰۃُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

صَلوٰۃً وَّافِیًا وَّالسَّلَامُ عَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ سَلَامًا صَافِیًا ط

بقیہ حاشیہ

ؔ اِتّباع کے سات درجے ہیں۔ درجۂ اوّل تصدیقِ قلبی کے بعد احکامِ شرعیّہ کا بجالانا اور سُنّتِ سَنیّہ کی متابعت کرنا۔ جبکہ فی زمانہ کے عُلماءِ ظواہر اس مقام پر ہی ٹھہر گئے۔ درجۂ ۲ دوم حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کے اقوال سے اعمال باطنی مثلاً خشیتِ اللّٰہیت، اخلاص، احسان کی طرف سعی کرنا درجہ ۳ سوم حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کے احوال، اذواق اور مواجید پر مجاہدہ "استقامت علی السُّنّۃ" سے حصُولِ فیض کرنا۔ یہاں سالک ایک عجیب کیفیت اور سُرور پاتا ہے اور نفسِ لوّامہ، نفسِ مُطمئنّہ بنتا ہے۔ درجہ ۴ چہارم سُنّتِ سَنیّہ کی کامل مُکمّل متابعت اور بدعتِ حَسنہ، سَیّئہ، اِسمی، رسمی سے کُلّی اجتناب یہ مقام علماءِ راسخین کیلئے مخصوص ہے۔ درجہ ۵ پنجم کمالاتِ نبوّت کے انوار سے حصُولِ فیض کرنا۔ یہ محض فضلِ ربّی سے ہے۔ درجہ ۶ ششم اِن کمالات کی اِتّباع جو مقامِ محبُوبی سے خاص ہیں یہ ہوش در دَم، نظر بر قدم اور سَفر در وطن کا ہے۔ "خواجہ عبدُالخالق غجدوانی علیہ الرّحمۃ"۔ درجہ ۷ ہفتم متابعت کے تمام درجات کا جامع ہے۔ اِس میں تصدیقِ قلبی بھی ہے اور تمکین بھی۔ نفس کا ٹھہراؤ اور قلب کا اطمینان بھی ہے۔ قالب اور نفس "جسم"، عالمِ خلق کا لطیفہ ہے اور عالمِ خلق قُربِ نبوّت سے ہے۔ لطائفِ خمسہ قلب رُوح سِر خفی اخفیٰ عالمِ امر سے ہیں۔ عالمِ امر "رُوح" قُربِ ولائیت سے ہے۔ عالمِ امر فضائلِ طریقت اور عالمِ خلق اعمال شریعت سے متعلق ہے ☆ شرعی اُمور تکبیرِ اُولیٰ کا امام کے پیچھے پالینا تجلّیات وظہُورات سے اور خشُوع خضُوع سے سَجدہ پر نظر شہُود و مشاہدہ سے بہتر ہے۔ زکوٰۃ کا ایک حبّہ ادا کرنا لاکھوں صدقات سے افضل ہے لہٰذا عالمِ اَمر سے عالمِ خلق کا بہر جہت افضل ہونا ثابت ہے پس فَاتَّبِعُوْنِیْ سے مقصُود اتّباعِ عاشقانہ "شریعت" اور نسبتِ نبوی "طریقت" سے فیض پذیر ہو کر درجہ محبُوبی حاصل ہوتا ہے۔

لَوْکَانَ حُبُّکَ صَادِقًا لَّاَطَعْتَہٗ فَاِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُّحِبُّ مُطِیْعٌ

ؔ اے اطرافِ طیبہ کے رہنے والو! تم سب میرے دِل میں محبُوب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کی وجہ سے محبُوب ہو۔ میرا دِل شہر کی محبّت میں نہیں پھٹا وُہ تو شہر کے رہنے والے کی محبّت میں ایسا ہُوا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ازواجُ النبیؐ پر دُرود وسلام

عَلَیۡہِ وَعَلٰی اَزۡوَاجِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

قرآنِ پاک : پ۲۱ سورۃُ الاحزاب آیتِ کریمہ ۶

اَلنَّبِیُّ اَوۡلٰی بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِہِمۡ "بمعنی اَقرب"	یہ نبی مومنوں کا، اُن کی جان سے زیادہ مالک ہے۔ یہ نبی مومنوں کا، اُن کی جان سے زیادہ قریب ہے۔ یہ نبی مومنوں کا، اُن کی جان سے زیادہ لگاؤ ہے۔
وَاَزۡوَاجُہٗۤ اُمَّہٰتُہُمۡ ط	آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی بیبیاں مومنوں کی مائیں ہیں

○ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی اُمّت کے ساتھ وہ قربِ خاص ہے کہ خود اُن کی اپنی جانوں کو بھی حاصل نہیں۔ اُمَّہٰتُہُمۡ کی کتنی پیاری اور پاکیزہ اور محبّت آمیز نسبت ہے۔ ھُمۡ کی ضمیر کا مرجع مؤمنین ہے جو مومن ہیں اُن کی مائیں۔ اُمّہاتُ الاُمّۃ نہیں فرمایا کیونکہ اُمّتِ دعوت میں کافر، مُشرک اور اَشرار بھی تھے اُن کی نفی کر دی۔ نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم "مؤمنین (اُمّتِ اِجابت) کے رُوحانی باپ اور آپ کے ازواج پاک مؤمنین کی رُوحانی مائیں" اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ ط ہیں ؎۱

☆ نصِّ قطعی میں "اَلنَّبِیُّ" صلی اللہ علیہ وسلم "کے شرفِ نبوّت کے ساتھ "ازواجِ مُطہّرات" رُوحانی ماؤں" کی تبجیل وتکریم کو بیان فرمایا اور تکمیلِ ایمان کو اُن کے اَدب وتعظیم کے ساتھ مُنضم کر دیا تو قرآنی آیتِ کریمہ کی رُو سے اَزۡوَاجُ النَّبِیِّ کو وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیۡنَ (سورۃ النور ۲۶) کی مُبارک صفت سے نوازا اور فرمایا جیسے پاک مرد ایسی پاک بیبیاں اور اُمّہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ پر بالتبع

؎۱ فضیلت ازواجِ مُطہّرات میں تین قول ہیں۔ ۱۔ سیّدہ خدیجۃُ الکبریٰ ۲۔ سیّدہ عائشہ صدّیقۃ الکبریٰ ۳۔ سکوت

☆ بعض عُلماءِ محققین نے تصریح فرماتے ہوئے لکھا کہ:۔ ازواجِ مُطہّرات میں سب سے افضل کون ہیں؟ تو فرمایا عائشہ صدّیقہ کہ خدیجۃ الکبریٰ کا نکاح محمّد بن عبداللہ سے ہوا اور عائشہ صدّیقہ کا نکاح محمّد رّسولُ اللہ سے ہوا۔ جتنا فرق ابنِ عبداللہ اور رسُولُ اللہ میں ہے۔ اتنا فرق عائشہ صدّیقہ اور خدیجۃ الکبریٰ میں ہے۔ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَاَزۡوَاجِہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسۡلِیۡمَاتُ اَلۡفَ اَلۡفِ مَرَّاتٍ ط وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعۡلَمُ وَاَصۡوَبُ ط

صلوٰۃ وسلام درود شریف بھیجنا لازمی الامر بطہرا اور ازواج مطہرات پر درود شریف کا بھیجنا روحانی بیٹا ہونے کی علامت ہے ۔

حدیث پاک:۔ بروائیت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ ط "صحیح البخاری"

☆ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمّ المؤمنین سیدہ طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ ورسولہ عنہا سے فرمایا یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں اور ربّ کریم کا سلام لائے ہیں تو آپ نے جواباً فرمایا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میری طرف سے بھی عرض کردیں علیہ وعلیکم السلام ط

"بروائیت"، اُمّ المؤمنین سیدہ طیبہ عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ ورسولہ عنہا کو بھی ربّ کریم نے سلام سے نوازا اور اَزْوَاجُ النَّبِیّ[۱] کو ربّ کریم نے وَیُطَهِّرَکُمْ سے تطہیر کی نوری چادر شرفاً اوڑھائی اور محبوب پاک کے ساتھ تعظیم وتکریم اور درود وسلام میں شامل فرما دیا گیا ہے ؎

عرش سے جن پہ تسلیم نازل ہوئی ۔۔۔ اُس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق ۔۔۔ بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اَزْوَاجِهِ الطَّيِّبَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ

---

[۱] ربّ کریم عزّ اسمہٗ نے قرآنِ پاک میں ازواجُ النّبیّ، اُمّہاتُ المؤمنین، اہلُ البیت الطہار، الطّیّبٰت کے مبارک القاب سے موسوم کیا اور تبعًا لِلنَّبِیّ " صلی اللہ علیہ وسلم " درود وسلام عرض کرنا شروع فرمادیا اور ادب احترام، تعظیم وتکریم فرض کیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّہاتُ المؤمنین کا صدقہ ہماری اِن ماؤں کو یہ شرف عطا فرما دیا کہ ان کے قدموں کے نیچے جنّت ہے۔ " لاریب فیہ ط

سیدہ خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد	سیدہ سودہ بنتِ زمعہ	سیدہ عائشہ صدیقۃ الکبریٰ بنت صدیق اکبر
سیدہ حفصہ بنتِ فاروق اعظم	سیدہ زینب بنتِ خزیمہ	سیدہ اُمّ سلمہ بنتِ ابی اُمیہ
سیدہ زینب بنتِ جحش	سیدہ جویریہ بنتُ الحارث	سیدہ اُمّ حبیبہ بنتِ ابوسفیان
سیدہ صفیہ بنت حُیَی	سیدہ میمونہ بنتُ الحارث	سیدہ ماریہ قبطیہ اُمّ سیدنا ابراہیم

☆ سیدہ آسیہ بنت مزاحم، سیدہ مریم کا نکاح جنّت میں ہوگا۔ بقولِ مشہور رابعہ بصریہ کا بھی۔ رضی اللہ تعالےٰ عنہنّ
" اخبار الاخیار۔ نزہۃ المجالس ج ۲ "

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مُعجزاتُ النّبیّ المُختار
صَلّی اللہُ تعالیٰ علیہِ وآلہٖ وسلّم

لبِ لعل وخطِ سبز رُخ زیبا داری — حُسنِ یُوسُف دمِ عیسیٰ ید بیضا داری
شیوۂ شکل وشمائل حرکات وسکنات — آنچہ خوباں ہمہ دارند تُو تنہا داری

◯ مُعجزہ :۔ خرقِ عادت جیسی چیز کا ظہور اللہ جلّ شانُہٗ عَمّ نوالہٗ کی طرف سے ہو تو قدرت اور اگر نبی یا رسول کے ہاتھ سے ظاہر ہو تو مُعجزہ اور اگر اُس کی قدرت کا ظہور ولی سے ہو تو کرامت ہوتی ہے یہ تینوں برحق ہیں۔ آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " سراپا اعجاز ہیں اور آپ کے معجزاتِ عظیمہ کا حصر کرنا مُستبعد ہے۔ مُعجزہ نبی کی واضح دلیل اور بذاتہٖ نبی، ربّ کی ذات کی دلیل ہوتا ہے۔ لہٰذا مُعجزہ کا مُنکر دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور جمیع انبیاء و رُسل علیہم السّلام کی صفات اور اُن کے جُملہ مُعجزات کے آپ صلوٰۃُ اللہ علیہ وعلیہم وسلامُہٗ حامل ہیں۔ مزید برآں جو معجزات عطا ہوئے وہ لَاتُعَدُّ وَلَاتُحصٰی (اَنگنت، بے حد وحساب) ہیں۔ حضور سرورِ عالم نُصلّی ونُسلّم علیہٖ کی مدح وثنا، فضائل وکمالات، اوصاف ومعجزات اور نعت " شعری یا نثری" اور ذکر یہ سب درود شریف کے ذیل میں ہی آتے ہیں اور درود شریف ان جُملہ صفات کا جامع ہے۔ لہٰذا چالیس معجزات کا ذکر بمطابق چالیس مُبارک[۱] عدد کے تبرّکاً کرتا ہوں ؎

مَا اِنۡ مَدَحۡتُ مُحَمَّدًا ﷺ بِمَقَالَتِیۡ — لٰکِنۡ مَدَحۡتُ مَقَالَتِیۡ بِمُحَمَّدٍ ﷺ

ع۱ یہ معجزات بمطابق مُبارک اعداد چالیس م محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کے تحریر کیے جو اسم جلالیۃ اَللّٰہُ کے آ کا مظہر اتم بنا۔

☆ انبیاءِ کرام اس کنزِ مکتومِ ازل دُرِّ مکنونِ ابد صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اپنے وقت میں صفات بیان کرتے اور بشارت دیتے آئے اور منتظر رہے۔ یہ سب راہِ ھُدیٰ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقصودِ ھُدیٰ۔ وُہ سب خبرِ مقدّم تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم موخر مبتدا وُہ سب بشارت کی اذان تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اذان کا مدعا اور اُن کے جُملہ صفات اور معجزات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی معجزات کے انوار۔ علیٰ نبیّنا وعلیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام

وَکُلُّ اٰیٍ اَتَی الرُّسُلُ الۡکِرَامُ بِھَا — فَاِنَّمَا اتَّصَلَتۡ مِنۡ نُّوۡرِہٖ بِھِمٖ

☆۱ معجزہ اَلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

یہ آپ کا ذاتی وصف ہے اُمّی ہونا یقیناً آپ کے معجزات سے ایک عظیم معجزہ ہے۔ قرآنِ پاک۔ ۱۔ پ۹ سورۃُ الاعراف آیتِ کریمہ ۱۵۷ ۲۔ پ۲۷ سورۃُ الرحمٰن آیتِ کریمہ ۱ تا ۴

☆۱ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا	اور وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی۔ جسے لکھا ہوا پائیں گے۔

○ اُمّی کا معنیٰ ہے بے پڑھا کہ دُنیا میں آپ کا کوئی اُستاذ نہیں۔ لفظ اَن پڑھ مجہول اور مُہمل ہے جو شانِ نبوّت کے لائق نہیں۔ "اُمُّ القُریٰ اُمُّ الکتاب والا" "صلی اللہ علیہ وسلم" ۔

ایسا اُمّی کس لئے مِنّت کشِ اُستاذ ہو،
کیا کفائیت اُس کو اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَم نہیں

☆۲ اَلرَّحْمٰنُ ۙ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ۝ عَلَّمَہُ الْبَیَانَ ۝	رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔ انسانیت کی جان محمّد "صلی اللہ علیہ وسلم" کو پیدا کیا۔ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ کا بیان اُنہیں سکھایا۔

○ صاحبِ قرآن "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھے اور کتاب سے کچھ پڑھے نہ تھے۔ یعنی غائیت حضورِ علم سے اُس کی حاجت ہی نہ تھی۔ اَللّٰہ علیم و خبیر نے نبی اُمّی فِدَاہُ اَبِیْ وَاُمِّیْ صلی اللہ علیہ وسلم کو مُجملاً و تفصیلاً بیان مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ اَزل تا اَبد سکھا دیا بلکہ یہ علم تو علومِ مُصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا ایک جُزو ہے اور وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ ط ارشاد فرما کر وَکَانَ فَضْلُ اللہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا۝ [1] کی مُہر ثبت فرما دی۔ آپ کا اُمّی ہونا ظاہراً وَ باطناً بہت بڑا معجزہ ہے اور آپ کی زُبان وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی۝ [سورۃُ النجم ۳] سے جس اُمُّ الکتٰب کا ظہور ہُوا وہ لاریب اپنی شان میں بے مثال ہے اور جُملہ معجزات اِس ایک معجزہ کی نُوری کرنیں ہیں۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو درُود شریف اِن دو صِفات اَلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ سے بہت پسند ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الرَّسُوْلِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ط

[1] پ۵ سورۃُ النِّسَآء ۱۱۳ اور تمھیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اَللّٰہ کا تم پر بہت بڑا فضل ہے۔ اور یہ عطائی علمِ مُصطفائی ہے جو مِن جہتِ خلق کلّی اور مِن جہتِ خالق جزئی و متناہی۔ اَللّٰہ تعالےٰ کا علم مطلق ذاتی اور لامتناہی جمیع معلومات الہیّہ کو تفصیلی اور حقیقی طور پر مُحیط۔ فرق بیّن ہے علمِ خالق اور علمِ مخلوق میں فافہم۔ ۱۲ منہ سَلَّمَہٗ رَبُّہٗ ط

☆ **معجزہ قرآنِ پاک** : علیٰ صاحِبِہا اَفضَلُ الصَّلوٰاتِ وَاَکمَلُ التَّسلِیمات ط

○ قُرآن پاک نبیِّ کریم ﷺ کا دائمی اور زندہ اور تابندہ مُعجزہ ہے۔ یہ صرف ایک مُعجزہ نہیں بلکہ حقیقت بین نگاہ سے دیکھا جائے تو اس میں ہزارہا مُعجزات پوشیدہ ہیں یہ تا قیامت اَظہر مِنَ الشَّمس مُعجزہ ہے اور قرآنِ پاک مُختلف رنگ برنگے خوشبُودار پھولوں توحید و رسالت، احکامات، اَسماء و صفاتِ الٰہیہ وجمال وکمالاتِ مُحمَّدِیَّہ ﷺ" کا گلدستہ ہے اور ہر ایک آیتِ کریمہ کے دامن میں صُورت و سیرتِ رسُول کی رنگینی و نکہت ہے اور صفاتِ حمیدہ کا تذکرہ ہے اور قرآنِ پاک بتمامہٖ نعتِ رسُول بھی ہے اور ذکرِ رسُول بھی اور قرآنِ پاک شانِ رسُول کا مُحافظ بھی ہے اور عظیم تر مُعجزہ بھی ؎

مُصحفے را ورق ورق دیدم
ہیچ سُورت نہ مثلِ صُورت اُوست

☆ ربِّ جلّ ذکرہٗ اپنی ربُوبیّت میں بیمثل اور قرآن اپنی شان میں بے مثل اور صاحبِ قرآن اپنی عظمت میں بے مثل۔ ربِّ کریم کی شان رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (سورۃ الفاتحہ ۱) قرآن ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ (سورۃ التکویر ۲۷) اور صاحبُ القرآن رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ (سورۃ الانبیاء ۱۰۷)، ربُّ العزت اپنی شان میں لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ (سورۃ الشوریٰ ۱۱) اور قرآنِ پاک کی ایک ایک سُورت اور ایک ایک آیتِ پاک کا دعویٰ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ (سورۃ البقرہ ۲۳) ؎ اور صاحبُ القرآن" ﷺ اپنی ذات و صفات میں بے مثال۔ آپ کا ایک ایک رونٹا بیمثل۔ بیمثل مُحِب کا بیمثل محبُوب، بیمثل کتاب لایا۔ جس کے سامنے قحطان کے بُلند پایہ شاعِر فُصحاء اور عدنان کے نامور خطباء جاحظ، اصمعی جیسے فصیح و بلیغ کلام اللّٰہ کے اعجاز کے سامنے دم بخود ہیں۔ قُرآن کے علومِ لدنیّہ، حکمِ الٰہیّہ، اسرار و معارفِ ربّانیّہ اور امُورِ غیبیّہ سے آپ کا سینہ فیض گنجینہ، مخزن بن گیا۔

○ اس مُصحف پاک کی کسی ایک سُورت یا آیتِ کریمہ کا مثل لانا ناممکن ہے۔ بعینہٖ صاحبِ قُرآن کے کسی ایک رونٹے کی مثال لانا ناممکن اور مُحال ہے۔

قِیلَ کَرِیْمٌ لِنُزُوْلِهٖ مِنْ عِنْدِ کَرِیْمٍ بِوَاسِطَةِ الْکِرَامِ اِلیٰ اَکْرَمِ الْخَلْقِ ط	کریم ہے کیونکہ ربِّ کریم کی طرف سے اُتری ہے۔ کریم فرشتہ لے کر آیا اور کریمُ الخلق رسُول پر نازِل ہُوئی۔

☆ " اَللّٰہ سُبحانہٗ کریم ہے، قُرآن بھی کریم اور بعطاءِ کریم۔ رسُول بھی کریم اور جبریل بھی

؎ مسئلہ امتناعِ نظیر کے لئے "الانسان فی القرآن" کا مطالعہ کریں

کریم ۔ "قرآنِ کریم میں ربِّ کریم کا رسولِ کریم پر حکم دُرُود شریف دائمُ الکرم ہے۔"

احادیثِ پاک :۔ بروائیت سیدنا ابُوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہُ ط

☆ خَیْرُ الدَّوَاءِ اَلْقُرْآنُ ط [1] | بہترین عِلاج قرآن ہے

قرآنِ مجید دَوا ہے اور دُعا بھی ۔ دماغی ، رُوحانی اور قلبی امراض کے لیئے شفا بھی ہے۔

☆ عَلَیْکُمُ الشِّفَا بِالْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ ط | تم پر لازم ہے قرآن اور شہد سے شفا چاہو۔

قاضی ناصرالدین شافعی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے تفسیر بیضاوی میں آیاتِ شفا [2] کا ذکر کیا ہے ۔ اَللّٰھُمَّ اشْفِنَا شِفَاءً عَاجِلًا بِحَقِّ الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَبِبَرَکَۃِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ ط" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم"

مسنُون طریقہ : تلاوت فی نفسہٖ شفاء ۔ دَم کرنا تعویز باندھنا یا پانی میں گھول کر پینا۔

○ قرآنِ پاک کی آیات دو طرح ہیں محکمات تو واضح اور بیّن ہیں ۔ مُتشابہات کا علم خواص کو ہے اور حروفِ مُقطّعات جو محب اور محبوب کے درمیان راز ہیں وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ بِمُرَادِہٖ یہ خاص الخاص کا حصّہ ہے ۔ "جو رَاسِخُوْنَ فِی الْعِلْم ہیں"۔

حُرُوْفُ الْمُقَطَّعَاتِ مِنَ الْاَسْرَارِ وَالْمَکْتُوْمَۃِ الَّتِیْ یَحْرُمُ اِفْشَاءُھَا لِغَیْرِ اَھْلِھَا ط "روح البیان"	حرُوف مُقطعات اسرارِ الٰہیہ اور پوشیدہ ہیں۔ اُن کا افشاء نااہل پر حرام ہے۔ اَللّٰہ جَلَّ شَانُہٗ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ بِالصَّوَاب اَتَمَّھَا وَاَکْمَلُھَا ط

○ ربُّ العزّت نے عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فرما کر جملہ علُومِ اوّلین تورات ، انجیل ، زبور ، صحیفہ جات اور علُومِ اسرارِ الٰہیہ اور غیبیّہ عطا فرما دیئے علمِ قرآنی تو آپ" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم" کا علم شریف ہے اور آپ" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم" کی سیرت پاک قرآنِ پاک کی مکمل عملی تفسیر ہے [3]

بر دفترِ جلالِ تو تورات یک رقم   وز مُصحفِ جمالِ تو انجیل یک ورق

---

[1] قرآن دماغ میں جمع ہوتا ہے اور دل اُس کا مخزن ہے اور عقل کی آنکھ دل کے نُور سے روشن ہے ۔ دل میں قرآن ہو شہد اُس کے لیئے من کلِ الوُجُوہ شفا ہی شفا ہے ۔ شہد پر سورۃ الفاتحہ (اساسُ القرآن) پڑھ کر دَم کر لیا جائے تو سُبحانَ اللّٰہ وُہ فوائد حاصل ہوں جو زُبدۃُ الحکماء کے تصوّر میں بھی نہ ہوں یہ نسخہ حکیم مُطلق کا فرمودہ ہے ۔ شہد لاعلاج امراض کے لیئے شفا ہے ۔ شہد میں تاثیر دُرُود شریف کی ہے ۔

[2] آیاتِ شفا شمع شبستانِ رضا ج ۱ میں دیکھو

[3] آپ کی صفتِ جلال کا کیا کہنا تورات صرف اُس کا نمونہ ہے اور آپ کی صفت جمال کی کیا بات ہے انجیل تو صرف ایک حرف ہے ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ آیَاتِ الْقُرْآنِ وَحُرُوْفِہٖ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **مُعجزہ معراجُ النّبیّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط**

○ اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی نے اپنے پیارے حبیبِ پاک صاحب لولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ کو پیر ۲۷ رجب المرجّب ۱سنہ نبوی، مکہ معظمہ معراج شریف سے مُشرّف فرمایا اور ہر قسم کے علوم عینیہ وغیبیہ سے نوازا۔ یہ معراج شریف عالمِ لامکان میں ایک لمحہ تھی آپ گئے اور آئے بستر گرم رہا۔ کنڈا ہلتا رہا اور وضو کا پانی چلتا رہا اور عالمِ زمان ومکان کے لحاظ سے ۱۸ سال گزر گئے اور یہ معراج شریف جسمانی تھا۔

قرآن پاک :- ۱۔ پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیتِ کریمہ ۱ ۲۔ پ۲۷ سورۃ النّجم آیتِ کریمہ ۸-۹-۱۰

☆ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ط اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ○

پاکیزگی ہے اُسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے اِرد گرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم آپ کو اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بے شک وُہ سُنتا دیکھتا ہے۔

☆ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۙ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۚ فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی ۗ

پھر وُہ جلوہ قریب ہُوا پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور محبُوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔ اب وحی فرمائی اپنے بندہ کو جو وحی فرمائی۔

① اَلشیخ رکنُ الدّین علاؤُالدّولہ وَالدّین سمنانی قدّس سرّہٗ فرود آمدہ مذکور است کہ رسالت پناہ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" را ۳سہ صُورت است "تفسیر حُسینی فارسی آیتِ کریمہ کٓھٰیٰعٓصٓ" سورۃ مریم پ۱۶ " ے

☆ صُورتِ بَشری :- بَشَرًا رَّسُوْلًا | کلام۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ○ الخ

☆ صُورتِ مَلکی :- اِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ اِنِّیْ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ ھُوَ یُطْعِمُنِیْ، وَیَسْقِیْنِیْ ط "حدیث قُدسی" | کلام۔ حرُوف مُقطعا بیت درمیانِ حق وحبیب اور مُحب ومحبُوب "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"

☆ صُورتِ حقّی :- مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ ط کلام۔ فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی ○

○ خواجہِ خواجگان محبُوبِ الٰہی السیّد نظامُ الدّین اَولیاء چشتی دہلوی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ الْخَفِیْ وَالْجَلِی نے "فوائدُ الفُؤاد" میں ارقام فرمایا :- کہ معراج شریف از ۳سہ حصّہ منقسم است۔

ے ۱۔ اسراء کا مُنکر مطلقاً کافر۔ ۲۔ معراج کا مُنکر مُبتدع مخذول فاسق ۳۔ اعراج کا مُنکر محرومُ القسمت اور جاہل ہے۔ العنقا ۵

☆۱ اَسراء :- مسجدُ الحرام تا بیتُ المقدس

جہاں شبِ اسراء کے دُولہا سُلطان بارگاہِ دَنَا فتدلّٰی "صلی اللہ علیہ وسلم" نے انبیاء کو نماز پڑھائی۔

☆۲ مِعراج :- مسجدُ الاقصےٰ تا عرشِ عظیم

انبیاء کا آسمانوں میں استقبال اور سلام کرنا اور سائر عجائبات مُلکیہ و ملکوتیہ اور جنت کی سیر فرمانا

☆۳ اِعراج :- سدرۃُ المنتہیٰ تا قابَ قوسَینِ اَو اَدنیٰ

○ جبرائیل امین علیہ السلام سے فرمایا۔ آؤ آگے چلیں تو عرض کیا یا رسُولَ اللّٰہ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ"

لَوْدَنَوْتُ اَنْمُلَۃً	بدو گفت سالارِ بیتُ الحرام	کہ اے حاملِ وحی برتر خرام
لَاحْتَرَقْتُ	اگر یکسرِ مُوئے برتر پرم	فروغِ تجلّی بسوزد پرم

○ قابَ قوسَین میں دُرود شریف کا تحفہ :- آگے رفرف میں مقامِ دنا پر پہنچے تو لحنِ صدیقی میں آواز آئی قِفْ یا محمّدُ فَاِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّیْ عَلَیْکَ صلی اللہ علیہ وسلم (تیرا رب درود شریف بھیجتا ہے) ربّ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ایک ہزار مرتبہ فرمایا اُدْنُ مِنِّیْ یا حبیبی پھر آگے قابَ قوسَینِ اَو اَدنیٰ پر فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی ۝ (سورۃ النجم ۱۰) سے حق اور حبیب کے درمیان راز کھلے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَرَسُوْلُہٗ

☆ مقامِ لامکان پر وہ قُرب نصیب ہوا جو صرف آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا ہی حصّہ تھا اور فرمایا رَاَیْتُ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ بِاَحْسَنِ صُوْرَۃٍ اور علمُ الاوّلین والآخرین سے سینہ معمور اور قلبِ اطہر باعلامِ الٰہی منوّر ہوا اور دیدارِ الٰہی (بالبصر) ہوا جو مقصودِ سفر تھا "فافہم"۔ ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُخْتَرِقِ السَّبْعِ
الطِّبَاقِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ط

☆۴ مُعجزہ شقُّ القمر :- عَلٰی مُنْشَقِّھَا اَکْمَلُ الصَّلَوٰتِ وَاَجْمَلُ التَّسْلِیْمَاتِ ط

قرآن پاک :- پ۲۷ سورۃُ القمر آیت کریمہ ۱

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝	قریب آئی قیامت اور شق ہوگیا چاند

عہ اس مقام پر فرمایا یا محمّدُ اَنَا وَاَنْتَ وَمَا سِوَاکَ خَلَقْتُ لِاَجْلِکَ محبِ حقیقی نے محبوب پر سب کچھ نچھاور کردیا اور محبوب نے عرض کیا یا اللّٰہُ اَنْتَ وَاَنَا وَمَا سِوَاکَ تَرَکْتُ لِاَجْلِکَ اور محبوب نے اپنے رب کے سوا سب کچھ ترک کردیا۔ عرب کے رواج کے مطابق جب دو سردار صلح کرتے تو کمانیں ملا کر عہد باندھتے۔ یہاں دو ذاتوں نے عہد راز باندھا کہ محبوب تیری عزت میری عزت، تیری محبت میری محبت، تیرا دشمن میرا دشمن۔ جو تیرا وہ میرا، جو تیرا نہیں وہ میرا نہیں۔ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ"

○ ابُوجہل "عمرُ بن ہشام" (راسُ الکفر ناہنجار نا پاک) نے اپنے دوست حبیب بن مالک یمنی کو بلایا تاکہ لوگوں کو اسلام سے روکنے میں ہماری مدد کرے جب وُہ مکّہ معظّمہ آیا تو ابُوجہل کی معیت میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہُوا تو حبیب نے کہا۔ ہم بغیر بتائے دو معجزے دیکھنا چاہتے ہیں۔ ایک آسمان کا اور دوسرا زمین کا۔ کیونکہ اُس کو معلوم تھا کہ جادُو آسمان پر نہیں چلتا۔ آپ ﷺ اُن کو ساتھ لے کر جبل ابُوقبیس پر تشریف لائے اِس وقت چاند اپنی پوری تابانی سے چمک رہا تھا تو آپ نے پہاڑ پر کھڑے ہو کر چاند کی طرف اُنگلی سے اشارہ فرمایا تو چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے ایک طرف اور دوسرا ٹکڑا دوسری طرف تھا اور اُس نے قدم بوسی کرتے ہُوئے سلام عرض کیا اور پھر آپ کے اشارہ سے واپس لوٹ گیا۔ بعدازاں فرمایا۔ اے حبیب! تم اپنے گھر چلے جاؤ دوسرا معجزہ وہاں دیکھو گے۔ تیری ایک لڑکی ہے جو اندھی اور گونگی ہے تُو چاہتا ہے اُس کو شفا مل جائے گھر جا اُس کو شفا ہوگئی ہے حبیب یمنی معہ اپنے ساتھیوں کے ایمان لے آیا لیکن ابُوجہل نامُراد ہی رہا ؎

اَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ اَنَّ لَهٗ ۔۔۔ مِنْ قَلْبِهٖ نِسْبَةٌ مَبْرُوْرَةُ الْقَسَمِ

غریبم یا رسولَ اللہ غریبم ۔۔۔ ندارم در جہاں جز تو حبیبم
مرض دارم زعصیاں لادوائے ۔۔۔ وگر التفاتِ تو گردد طبیبم،
بریں نازم کہ ہستم اُمّتِ تو ۔۔۔ گناہگارم و لیکن خوش نصیبم

صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُنْشَقِّ
الْقَمَرَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

۵ معجزہ رجعتِ شمس علیٰ صاحبہا افضلُ الصّلوٰتِ وازکی التّسلیماتِ ط

○ روایاتِ صحیحہ سے ثابت ہے ابتداءِ آفرینش سے اب تک سُورج تین ۳ مرتبہ واپس لوٹا ہے۔ چوتھی مرتبہ روزِ قیامت ربّ جلیل مغرب سے سُورج نکالے گا تاکہ خلیلُ اللہ علیہ السّلام

عہ میں شق شدہ چاند کی قسم مبرور کھاتا ہوں کہ اُسے کسبِ نُور میں حضُور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قلب مُنوّر سے نسبتِ تام ہے۔ بنائے بریں چاند کو دیکھ کر درُود شریف پڑھنا مُستحب ہے آؤ طیبہ کے چاند کی چاندنی، دُرود شریف،، سے سینہ کو ماہِ مدینہ کا مطلع بنائیں اور انوار پائیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنَامِ وَقَمَرِ التَّمَامِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ط ۱۲ منہ سلّمہٗ ربّہٗ

نے نمرود کو جو دلیل فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ کی دی تھی وُہ پوری ہو۔ سورۃ البقرۃ ۲۵۸

☆ اوّلاً حضرت سُلیمان علیہ السلام کے زمانہ اقدس میں ثانیاً حضرت یُوشع بن نُون، حضرت مُوسیٰ علیہما السلام کے خلیفہ نے بطورِ معجزہ واپس لوٹایا۔ ثالثاً حضور آقائے نامدار احمد مختار مدنی تاجدار احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بزمانہ خیر القرون میں سُورج کو واپس لوٹایا حضور شمس النبوۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کی واپسی پر مقامِ صہباء میں مسجدِ شمس میں فاتح خیبر کے زانوئے مُبارک پر سرِ اقدس رکھ کر آرام فرمایا۔ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی۔ صرف اِس خیال سے جُنبش نہ کی کہ زانو سرکاؤں تو شائد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند مبارک میں خلل آئے۔ یہاں تک کہ سُورج غرُوب ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ! کیا تُو نے نماز پڑھ لی۔ عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ”نہیں“ رسُولِ اعظم نے دُعا مانگی۔ اے ارحم الراحمین! میرا علیؓ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ تیری اور تیرے رسُول کی اطاعت میں تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنگلی کا اشارہ کیا۔ نیرِ اعظم جو غرُوب ہو گیا تھا اور تاریکی چھا چکی تھی اِسی لمحہ عصر کے وقت پر واپس لوٹ آیا اور پہاڑوں کے ٹیلے روشن ہوگئے۔ شہنشاہِ ولائیت نے نماز ادا فرمائی اور سُورج پھر ڈوب گیا یہ معجزہ رجعتِ شمس اظہر من الشمس ہے۔ ”شہنشاہِ نبوّت پہ کروڑوں درُود، لاکھوں سلام ہوں“ ؎

سُورج اُلٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسُول اللہ کی ”صلی اللہ علیہ وسلم“

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَمْسِ النُّبُوَّةِ
وَقَمَرِ الرِّسَالَةِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ احیاءِ موتیٰ:۔ علیٰ مُحییہا اکرمُ الصَّلوٰاتِ واحسنُ التسلیمات ط

○ اسماءُ النّبیّ الکریم ”صلی اللہ علیہ وسلم“ میں ایک اسم مُحیی[1] ہے۔ زندہ فرمانے والا۔ سارے

---

[1] اَلْمُؤْمِنُ حَیٌّ فِی الدَّارَیْنِ وَمَحْیَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَمَاتُهٗ سَوَاءٌ بِسَوَاءٍ تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ مؤمن ہر دو حالت میں زندہ ہے یہاں اِس سے مُراد رُوحانی اور جسمانی احیاء و اماتت ہے۔ شانِ اولیاء ہے۔ اَلشَّیْخُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ شیخ زندہ کرتا اور مارتا ہے باذنہٖ تعالیٰ یہ الشیخ کے لوازمات سے ہے۔ یہاں معنیٰ رُوحانی احیاء و اماتت ہے نہ کہ جسمانی جو مقاماتِ ولائیت

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

جہانوں کی زندگی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔ آپ" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" تو تمام جہانوں کی جان ہیں۔ موتیٰ قرآن پاک کی رُوسے دو طرح ہیں۔ جسمانی، قلبی دونوں قسم کے مُردوں کو سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" نے زندہ فرمایا ہے۔ "حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کی دعوت پر دونوں صاحبزادوں کا معہ بکری زندہ کرنا احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے۔" "شواہد النبوۃ"

○ عقیدہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ایمان کے تینوں اقسام سے متصف، مومن اور قطعی جنتی ہیں۔ السید محمود البغدادی الالوسی علیہ الرحمۃ نے اپنی معرکۃ الآراء تفسیر روح المعانی میں وَ تَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ (سورۃ الشعراء ۲۱۹) کے تحت لکھا اَنَا اَخْشٰى الْكُفْرَ عَلٰى مَنْ يَّقُوْلُ فِيْهِمَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَلٰى رَغْمِ اَنْفٍ ط جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں کلمہ بے ادبی کہتا ہے۔ مجھے اُس کے خاتمہ بالکفر کا اندیشہ ہے۔ ایسے عقیدہ شنیعہ سے فی الفور تائب ہو۔

☆ سیدہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہا سے مروی ہے۔

○ رسول اللہ" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"، مقام عقبہ، حجون میں بہت افسردہ خاطر، رونق افروز تھے کہ وہاں جب تک اللہ سبحانہٗ نے چاہا آپ" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" نے قیام کیا اور پھر وہاں سے نہایت خوش و خرم واپس تشریف لائے اور فرمایا میں نے ربِّ ذوالجلال والاکرام سے اپنی والدہ کریمہ کے لیئے دعائے خیر کی تو اللہ سبحانہٗ نے اُن کو زندہ کیا اور وُہ ایمان لا کر کلمہ طیبہ پڑھ کر پھر وصال فرما گیئں۔ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہا ط

☆ والدۂ معظّمہ، اُمّ ایمن رضی اللہ عنہما کے ہمراہ جب آپ" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"، کو مدینہ منورہ اپنے ننھیال میں لائیں تو یہودی غور سے آپ" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"، کے چہرۂ انور، آنکھ منور، خدّ و خال، خصائل و شمائل اور مہرِ نبوّت کو دیکھتے تو کہتے یہ آخر الزمان نبی ہیں۔ جن کی پیشگوئیاں تورات و انجیل میں کی گئیں ہیں۔ والدۂ ماجدہ اِس خوف سے کہ کہیں یہ گزند نہ پہنچائیں آپ" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"، کو

بقیہ حاشیہ

کے کمال تک پہنچائے یا اس حیات و ممات سے مراد مقام فنا و بقا ہے لیکن الشیخ جو مقتداء ہے اللہ تعالیٰ کے اذن سے ان جملہ اُمور کا متکفل ہوگا۔ یہاں روح کا زندہ کرنا اور نفس کا مارنا اور فنا کرنا ہے۔

لہ دیکھو نور العینین فی ایمان اٰبآئہ الکونین" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰبآئہ الکریمین وبارک وسلم"

واپس مکہ معظمہ لارہی تھیں کہ راہ میں مستورہ کے قریب وادی الوذان میں مقام ابواء "حضرت فاطمہ نبی پاک" صلی اللہ علیہ وسلم "کی دادی جان" کے گھر میں انتقال فرمایا اور وہیں ایک پہاڑی پر مدفون ہیں اس وقت عمر شریف بیس برس اور حضور" صلی اللہ علیہ وسلم " کی عمر شریف چھ سال تھی اور والد بزرگوار سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دار نابغہ مدینہ منورہ میں مدفون تھے جو دار الصغریٰ کے بائیں سمت ہے اور اب جنت البقیع میں رونق افروز ہیں۔

ابر رحمت تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے　　حشر میں شانِ کریمی نازبرداری کرے

☆ علامہ جلال الدین السیوطی "مسالک الحنفاء فی نجاۃ ابوی المصطفےٰ"، اور علامہ امام المحدثین ابن حجر مکی شافعی نے مولد" علامہ بوصیری نے قصیدۂ ہمزیہ اور حفاظِ احادیث نے "احیا ابوین کریمین نبی خیر البریہ" میں بیان کیا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم ط

اَیْقَنْتَ اَنَّ اَبَا النَّبِیِّ وَ اُمَّہٗ اَحْیَاھُمَا
رَبُّ الْکَرِیْمِ الْبَارِیْ حَتّٰی لَہٗ شَھِدَا
بِتَصْدِیْقِ الرِّسَالَۃِ وَ اَسْلَمَا فَتِلْکَ
اَلْکَرَامَۃُ الْمُخْتَارُ ط ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ "

یقین کر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماں باپ کو ربِ کریم نے زندہ کیا اور انہوں نے رسالت کی تصدیق کی اور ایمان لائے۔ یہ عزت و اکرام خاص ہے نبی مختار " صلی اللہ علیہ وسلم " کے لئے۔

☆ علامہ تلمسانی علیہ الرحمۃ اور دیگر علماء محققین نے بسند صحیحہ تحریر کیا ہے۔ "یہ فقط خاص ہے۔ نبی کریم" صلی اللہ علیہ وسلم "سے" بعد موت کے آپ کی دعا اور معجزہ سے آپ کے والدین شریفین زندہ ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔ متاخرین نے ان احادیث کو درجہ اعتبار تک پہنچایا ہے اور ان کا انکار گمراہی بددینی ہے۔ کَمَا نَطَقَتْ بِہِ الْاَحَادِیْثُ ط"

○ ایمان کے تین اقسام ہیں اور والدین کریمین ایمان کے ان تینوں اقسام سے مشرف ہیں۔

۱۔ ایمان میثاقی :۔ روزِ ازل کا عہدِ میثاق " اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی ط " (سورۃ الاعراف ۱۷۲) سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے آدم صفی اللہ علیہ السلام تک نسلاً بعد نسل کوئی ایک بھی آباء و اجداد میں نہ کافر ہوا ہے نہ فاسق، سب ایمانِ میثاقی پر تھے۔

۲۔ ایمان فترتی :۔ ایک نبی کے وصال کے بعد دوسرے نبی کی بعثت تک کا وقفہ زمانہ فترت کہلاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین عظیمین اَبًا عَنْ جَدٍّ کے اسمائے گرامی

ے کسی ایک بھی نبی کے والدین سعیدین نہ کافر ہوئے ہیں نہ معاذ اللہ فاسق۔ العنم

ایمان فرتی پر سب سے بڑی دلیل ہیں۔ والد ماجد کا نام مُبارک[1] سیّدنا عبدُ اللہ رضی اللہُ تعالیٰ عنہُ سب ناموں سے افضل ترین ہے اور والدہ ماجدہ کا نام پاک سیّدہ آمنہ رضی اللہُ تعالیٰ عنہا " کائناتِ عالم میں سب سے قیمتی تر گوہر کی امانت دارہ "، بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نانا جان، نانی جان سیّدنا وہب اور سیّدتنا برّہ رضی اللہُ تعالیٰ عنہما بھی دینِ ابراہیمی، دینِ فطرت پر تھے۔ کَمَا صَحَّحَ حُفَّاظُ الحَدِیْثِ ط

☆ سورۃُ الفِیل " سیّدنا شَیْبَۃُ الحَمْدِ "، عُرف عبدُ المطّلب رضی اللہُ عنہُ کے ایمان فرتی کی اظْہَرُ مِنَ الشَّمْسِ وَالْاَمْسِ دلیل ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ابراہہ! دیکھ یہ اُونٹ میرے ہیں، میں ان کا مالک ہوں ان کی حفاظت میرے ذمّہ ہے۔ وُہ واپس کر دے۔ باقی رہا کعبۃُ اللہ تو لِلْبَیْتِ رَبٌّ یَّمْنَعُہٗ اُس کا محافظ اللہ تعالیٰ وَحْدَہٗ ہے وُہ خود اپنے خانہ کعبہ کی حفاظت فرمائے گا اور دیگر کثیر واقعات سے ایمان کا واضح ثبوت ملتا ہے۔ فَلْیَنْظُرْ ثَمَّہٗ ط

۲- ایمانِ تبلیغی :- علّامہ جلالُ الدّین سیُوطی علیہ الرّحمۃ نے خصائصِ کبریٰ میں فرمایا۔

اَحْیَاءُ اَبَوَیْہِ " صلی اللہ علیہ وسلم " حَتّٰی اٰمَنَابِہٖ ط	آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم اپنے والدین کریمین کو زندہ کیا اور وُہ ایمان لائے۔

○ ربُّ العِزّت عَزَّ وَعَلَا نے اپنے نبی " صلی اللہ علیہ وسلم " کے صدقے میں اُن پر اتمامِ نعمت کے لئے اصحابِ کہف رضی اللہُ عنہم کی طرح زندہ کیا تو حضورِ اقدس " صلی اللہ علیہ وسلم " پر ایمان لا کر شرفِ صحابیّت پا کر آرام فرمایا لہٰذا حکمتِ الٰہیہ یہ کہ زندہ کرنا حجّۃُ الوداع میں واقعہ ہُوا، جبکہ قرآنِ کریم پورا اُتر چکا اور دین کی تکمیل ہو چکی تاکہ والدین کریمین کا ایمان پُورے دینِ اسلام اور کامل شرائع پر واقع ہو۔ بمطابق آیت کریمہ اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ پ سورۃ التوبہ ۲۸

ے ۱۷ محرّم الحرام ۵۷۰ء مکّہ معظّمہ وادیِ مُحسّر میں واقعۂ عذاب :-

[1] ۱۱ صفر المظفّر بروز ہفتہ ۱۳۹۸ ہجری المقدّسہ کو رسُولِ کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " کے والدِ مطہّر سیّدنا عبدُ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کا جسدِ اقدس مرقدِ منوّرہ اپنے گھر دارِ نابغہ سے نکال کر حکومتِ سعودیہ نے جنّتُ البقیع میں دفن کیا ساڑھے چودہ سو سال (۱۲۵۰) سے آج تک جسمِ اقدس بالکل تر و تازہ اور پاکیزہ تھا اور جسمِ اطہر کی خوشبو سے سارا مدینہ منوّرہ مہک گیا۔ صحابیِ رسُول حضرت مالک بن سونانی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے ہمراہ چھ صحابہ کرام کے جسدِ مُبارک بھی بالکل صحیح و سالم تھے۔ منہ سَلَّمَہٗ رَبُّہٗ
ے

مُشرک پلید اور خسیس ہیں اور مطابق حدیثِ پاک اَلْمُؤمِنُ لَایَنْجِسُ مومن پاک اور نفیس ہیں لہٰذا اٰبائہِ الکرام وَاُمّھاتِہِ العِظَام ننہال "نانکے" ددھیال "دادکے" تا حضرت آدمؑ وحواؑ سفاح سے پاک اور فسق وفجور سے محفوظ اور طیّب وطاہر، مومن وجنتی ہیں" عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط تِلْکَ حُجَّۃٌ سَاطِعَۃٌ

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَہٗ اٰیَاتُہٗ عِظَمًا ... اُحْیِیْ اِسْمُہٗ حِیْنَ یُدْعٰی دَارِسَ الرِّمَمِ

○ حضور جلیلُ القدر عظیمُ الاختیار رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ پاک حیات بخش ہے تو ذاتِ مُسمّٰی کے اختیارات اور تصرّفات کا کون اندازہ کرسکتا ہے۔ اسم ومُسمّٰی کے ذکر دُرُود پاک سے قلبی رابطہ مستحکم کرکے اولیاء وقت کے اسرافیل علیہ السلام بنے اور ہزارہا مُردوں بلکہ مُردہ دلوں کو زندہ کیا۔ کیونکہ دُرُود شریف اسمِ اعظم ہے۔ سابقین انبیاء کرام حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ کو معجزات احیاءِ موتیٰ حقیقتِ محمدیہ علٰی نَبِیِّنَا الکریم وعلیہمُ الصّلوٰۃُ والتسلیم کی نسبت سے عطا ہوتے اور صحابہ کرام سے کرامۃً احیاءِ موتیٰ بسندِ جیّد صحیح ثابت، فَمَنْ شَاءَ فَلْیَنْظُرْ ثَمَّہٗ ط والدین کریمین کو زندہ فرمانا اور کلمہ پڑھانا یہ از خصوصیات ہے۔ "حضور سَرورِ دوجہان، جانِ جان، جانِ ایمان باعثِ کُن فکان عَلٰی اٰبَائہِ الکرامِ وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط

لبِ زُلال چشمۂ کُن سے گُندھے وقتِ خمیر ... مُردے زندہ کرنا آقا تجھ پہ کیا دُشوار ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰبَائِہِ الْکِرَامِ وَاُمَّھَاتِ الطَّیِّبَاتِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **مُعجزہ انگشتہائے مُبارک سے پانی کا چشمہ پھوٹنا:۔** "صحیحین مُسلم وبُخاری"

○ بروائیت سیّدنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں۔ ہم ہمرکابِ نبوی "صلی اللہ علیہ وسلم" تھے کہ حُدَیْبیّہ کے مقام پر ہمارے پاس پانی ختم ہوگیا اور ہم پیاسے تھے۔ وُضو کے لئے پانی بالکل نہ تھا۔ حضور ساقیِ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم "کے پاس ایک چھوٹا سا مشکیزہ تھا۔ جس سے آپ وُضو فرما رہے تھے۔ ہم آپ کے اِردگرد حلقہ باندھ کر کھڑے ہوگئے آپ" صلی اللہ علیہ وسلم "نے فرمایا کیا بات ہے کیوں حلقہ باندھ کر کھڑے ہو؟ ہم نے عرض کیا یا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ ہمارے پاس پانی نہیں کہ وُضو کریں بجز اِس پانی کے جو آپ کے سامنے ہے تو حضور سَرورِ کون ومکان نبیِّ انس وجان" صلی اللہ علیہ وسلم "نے مشکیزہ میں اپنا دستِ مُبارک ڈال کر نکالا تو آپ کی اُنگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے اور جوش مارنے لگے۔ ہم سب نے پیا۔ وُضو

سہ قرآن وحدیث کی روشنی میں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے والد ماجد حضرت تارخ ہیں۔ آزر چچا تھا۔ ۱۲ منہ!

کیا۔ اُونٹ بھی سیراب ہُوئے اور ہم نے اپنے اپنے مشکیزے بھی بھر لئے۔ لوگوں نے سیّدنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے پُوچھا تُم کتنے تھے تو فرمایا ہم پندرہ سو تھے۔ لیکن اگر ایک لاکھ بھی ہوتے تو پانی کفایت کرتا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مَنْ تَفَجَّرَ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِہِ الْمَآءُ النَّمِیْرُ ط ؎

اُنگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھُوم کر

ندّیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

○ مسئلہ :۔ دُنیا میں سب سے افضل پانی آبِ زمزم ہے جس نے حضرت اِسماعیل ذبیح اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَامُ کے قدم دھوئے اور چومے "مومن دُرُود شریف پڑھ کر تبرُّک پیتا ہے"۔ روزِ قیامت سب سے افضل پانی آبِ کوثر ہے اور جنّت میں سب سے افضل پانی آبِ سلسبیل و تسنیم ہے اور سیّدنا ایُّوب عَلَیْہِ السَّلَامُ کی ایڑی مُبارک سے بھی چشمہ پھُوٹا جو آپ کے لئے شافی الامراض بنا! اور سیّدہ مریم کے قدموں کے نیچے چشمہ پھُوٹا جو اُن کے لئے باعثِ تسکین بنا۔ یہ سب مُبارک اور مُتبرّک پانی ہیں اور اُن تمام پانیوں سے افضل ترین وہ پانی ہے جو مالکِ کوثر "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کی اُنگلیوں سے بطور مُعجزہ پھُوٹا۔

☆ حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ کو حکم ہُوا اِس پتّھر پر اپنا عصا مارو تو تُم میری قُدرت دیکھو اور اُمّت کو اپنا مُعجزہ دکھاؤ۔ جب آپ نے عصا پتّھر پر مارا تو بارہ چشمے جاری ہو گئے اور وہ چشمے آپ کی زندگی میں خُشک ہو گئے۔ لیکن کلیمُ اللّٰہ کے نبی مُحمّدِ مُصطفےٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نے قلبِ مومن پر نگاہ سے ضرب لگائی اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا۝[1] تو قلب کے تالے کھُل گئے اور چشمے جاری ہو گئے ؎ قُفل، خَتمِ قلبی ابدی شقاوت کی علامت

؎ قلبِ مومن ایمان عرفان، علم و حکمت کا چشمہ اور خشیتِ الٰہی سے آنکھوں سے آنسُو اُس کی دلیلِ جلیل اور وجہِ جمیل ۵

---

[1] پ ۲۶ سُورۃ مُحمّد "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" آیتِ کریمہ ۲۴ یا بعضے دلوں پر اُن کے تالے لگے ہیں۔ جب سیّدنا یُوسُف نبیُّ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَامُ کو اُس عورت نے سات کمروں کے اندر دروازے کُنڈے تالے لگا کر بند کر دیا تو کہا ھَیْتَ لَکَ آپ نے فرمایا مَعَاذَ اللّٰہِ (سورۃ یُوسف ۲۳) تو اسی عالم میں حضرت یعقُوب عَلَیْہِ السَّلَامُ "مُثّلَ صُوْرَۃُ اَبِیْہِ" کو دیکھا عالمِ حیرانی میں مُنہ میں اُنگلی دبائے کھڑے تھے تو آپ کی ضربِ نگاہ سے کُنڈے اور تالے کھُل گئے اور آپ دوڑ کر باہر نکل گئے اور اَللّٰہ نے اپنی پناہ میں لے لیا۔ نبیِّ کریم "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے اپنی نگاہِ پاک سے لوہے اور پتّھر سے

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

☆ حکمت کے چار چشمے : شریعت ، طریقت ، حقیقت ، معرفت
☆ شریعتِ مُطہرہ کے چار چشمے : حنفی ، مالکی ، شافعی ، حنبلی
☆ طریقتِ مُطہرہ کے چار چشمے : نقشبندی ، قادری ، چشتی ، سہروردی

چار رُسل ، فرشتے چار ، چار کُتب اور دین چار
سلسلے دونوں چار چار لُطف عجب ہے چار میں
آب و باد آگ خاک سب کا اِنہی سے ہے ثبات
چار کا سارا ماجرہ ختم ہے چار یار میں

☆ اُمّتِ محمدیّہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلامُ قیامت تک اِن چشموں سے سیراب ہوتی رہے گی۔ فقیر غُفرلہٗ کو ربِّ کریم نے شریعت میں چشمۂ حنفیہ اور طریقت میں چشمۂ نقشبندیہ سے محبّت کا جامِ شیریں "دُرُود شریف" عطا فرمایا۔ ربِّ وَدُود دُرود شریف کے انوار و برکات سے کماحقّہٗ مُستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ النّبیّ الاَمین صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم [ے]

بندۂ پروردگارم اُمّتِ احمد نبی — دوست دارم چار یارم تابعِ اولادِ علی
مذہبِ حنفیہ دارم ملّتِ حضرتِ خلیل — خاکپائے غوثِ اعظم زیرِ سایہ ہر ولی

☆ مُعجزہ شفاءُ الامراض :- "خصائص کُبریٰ"

○ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے اسماءُ الحسنیٰ " شافٍ ، کافٍ ہیں "شفا دینے والا" [1] حضرت قتادہ بن نعمان انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں۔ میری آنکھ کا ڈھیلا غزوۂ اُحد میں تیر لگنے سے باہر نکل گیا تو بارگاہِ شافی و کافی "صلی اللہ علیہ وسلم" میں حاضر ہو گیا۔ تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے میری آنکھ کا ڈھیلا پکڑ کر اُسکے حلقہ میں رکھ دیا اور کپڑا رکھ کر دَم یا مَس کیا تو میری آنکھ بالکل صحیح و سالم ہو گئی نہ کوئی درد رہا اور نہ تکلیف اور مسِ رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی برکت سے میری یہ آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ خوشنما اور اُس کی بینائی

بقیہ حاشیہ

سخت اَوْ اَشَدُّ قَسْوَۃً ط دِل پر نگاہ ڈالی تو انوارِ ایمانی، عرفانی اور علم و حکمت کے چشمے بہا دیئے اور قلوبِ ایمان کے مُستقر بن گئے، خشیّتِ الٰہی سے پتھروں سے چشمے پھُوٹتے ہیں لیکن کافروں کے دل پتھروں سے بھی سخت ہیں جو اثر پذیر نہیں ہوتے۔

[1] حضورِ شاف "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا مَاجَعَلَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ فِی الْحَرَامِ شِفَاءً ط حرام میں شفا نہیں "بروایت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اشعۃُ اللّمعات"۔

ے اَدلّہ شرعیّہ بھی چار ہیں۔ کتابُ اللہ و سُنّت ، اجماع قیاس۔ ٨

تیز تھی اور اس میں کبھی آشوبِ چشم نہیں ہُوا فرمایا کرتے میری یہ آنکھ جو ابوالقاسم ﷺ نے عطا کی وُہ بہ نسبت دوسری آنکھ کے زیادہ خوبصورت اور خوشنما ہے۔

☆ آپ کا ایک صاحبزادہ خلیفۃُ المسلمین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں گیا تو آپ نے پوچھا کہ تُم کون ہو تو اُن کے فرزندِ ارجمند نے جواب دیا ؎[1]

اَبُوْنَا الَّذِیْ سَالَتْ عَلَی الْحَدَقِ عَیْنُہٗ ۔۔۔ فَرُدَّتْ بِکَفِّ الْمُصْطَفٰی اَیَّمَا رَدِّ

فَعَادَتْ کَمَا کَانَتْ لِاَوَّلِ اَمْرِھَا ۔۔۔ فَیَا حُسْنَ عَیْنٍ وَّیَا حُسْنَ مَا رَدِّ

○ اِس پر حضرت عمرِ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کا بہت اکرام کیا اور نہایت ہی مسرور ہُوئے اور انعامات سے مالامال کر دیا۔ غزوۂ بدر میں حضرت معوّذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ایک بازو حملہ کے وقت "جبکہ آپ نے ابوجہل (فرعون ہذہ الاُمّۃ) کو جہنّم رسید کیا" کٹ گیا تو آپ کی والدہ ماجدہ حضور شافی کافی" ﷺ "کی خدمتِ اطہر میں حاضر ہُوئیں اور عرض کیا۔ آپ" ﷺ "نے وُہ کٹا ہُوا بازو اپنی جگہ پر رکھ کر مَس کیا تو وُہ بالکل صحیح اور تندرست ہو گیا۔

☆ علاوہ ازیں حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی تو لُعابِ دہن لگایا تو ہڈی جُڑ گئی اور شفا ہو گئی۔ لُعابِ دہن کھاری پانی والے کنوئیں میں ڈالا تو وُہ میٹھا بابرکت ہو گیا اور حُدیبیہ کے خشک کنوئیں میں ڈالا تو پانی کا فوّارہ پھوٹ پڑا اور پانی ایسا جاری ہُوا کہ تھمتا نہ تھا اور غارِ ثور میں سیّدنا ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ کو سانپ نے ڈس لیا تو عرض کیا لُدِغْتُ[2] بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ ط تو آپ" ﷺ "نے اپنا لُعابِ دہن لگایا تو اُسی وقت شفا ہو گئی۔ غزوۂ خیبر کے موقعہ پر سیّدنا مولائے کائنات علی مرتضیٰ کرّم اللہ وجہہٗ الکریم کو آشوبِ

---

[1] مَیں اُس شخص کا فرزند ہُوں جس کی آنکھ کا ڈھیلا رُخسار پر ڈھلک آیا تھا۔ نہایت خوبصورتی سے محمدِ مصطفےٰ" ﷺ "نے دستِ مُبارک سے اپنی جگہ لوٹا دیا۔ یہ آنکھ پہلے جیسی تھی ویسی ہو گئی۔ کیا حُسین آنکھ تھی اور کیا حسین تھا اُس کا دوبارہ روشن ہونا۔

[2] میرے ماں باپ قربان یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے سانپ نے کاٹ لیا۔ لُعابِ دہن یہاں زہر کا تریاق بنا۔ چشمِ مرتضیٰ پر کحل الجواہر اور حسنین کریمین کو چوسایا تو آبِ حیات بن گیا "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"۔ ۱۲ منہ

چشم تھا۔ طلب فرما کر اپنا لُعابِ دہن " حضور کا دست، دستِ شفا اور لُعابِ دہن ہر مرض کی دوا " آنکھوں پر لگایا تو اُسی وقت شفا ہو گئی اور پھر آنکھیں کبھی نہ دُکھیں اور سبطین کریمین شہزادگانِ نبوّت رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہما کو اپنا لعابِ دہن چوسایا۔ تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے پیاس اور بھوک سے مامون و محفوظ ہو گئے اور جب اپنی زبان[1] وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى (سورۃ النجم ۳) چوسائی تو وَاللّٰہُ اَعْلَمُ کیا کیا عُلوم و حکمتِ الٰہیّہ کے خزینے عطا فرما دیئے اور سینہ ہائے پُرانوار کو نور سے معمور کر دیا[2] "حجۃ اللہ العٰلمین فی معجزاتِ سیّدِ المرسلین"

کَمْ اَبْرَءَتْ وَاصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ   وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

☆ علامہ السید عمر بن احمد آفندی مدینہ خرپوت شافعی علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف لطیف "عربی" شرح القصیدۃ البُردۃ میں ارقام فرمایا کہ یہ معجزات شفاءُ الامراض اُمور مخصوصہ، بزمانہ حیات بابرکات میں ہی نہیں بلکہ قیامت تک باقی ہیں۔ چنانچہ آج بھی کوئی رابطۂ قلبی حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " سے کر لے تو آپ پر دُرود شریف پڑھ کر مقصود کے لیئے دُعا کرے تو بفضلہٖ تعالیٰ شفا پائے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُّعْطِى الشِّفَآءِ بِبَرَكَةِ
يَدِكَ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ ۹ **معجزہ حُسن وجاہت** :۔ بروائیت سیّدہ اسماء بنتِ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

○ سیّدہ زینب بنت اُمِّ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے چہرہ پر ایک مرتبہ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " نے پانی کے چھینٹے مارے تو اُن کا چہرہ ایسا حسین و جمیل ہو گیا اور تاحیات چہرہ کی نورانیت اور وجاہت اور بچپنے کی معصومیت قائم رہی اور بڑھاپے میں ایسی حسین و جمیل کہ اُن جیسا کسی عورت کو نہیں دیکھا گیا یہ پانی کے چھینٹے مارنا ازروئے مزاح تھا[3] حسن وجمال والے

---

[1] فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَا يَخْرُجُ مِنْهُ اِلَّا حَقًّا ۔ بخدا اس زبان ترجمانِ حق سے حق ہی نکلتا ہے۔ " الحدیث المبارک

[2] کتنی بار ایسا ہُوا کہ آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے کفِ دست نے محض چھونے سے بیماروں کو اچھا کر دیا اور بہت دفعہ دستِ مُغیث الکون سے کتنے حاجت مندوں نے طوقِ جنوں سے رہائی پائی۔

[3] مزاح سُنّت ہے اِس میں شرافت اور لطافت ہوتی ہے اور استہزاء میں حماقت یہ انبیاء کی شان کے لائق نہیں۔ جب آپ کے مزاح کا یہ عالم ہے تو ارادہ اور عزم کی تاثیر اور کیفیت کیا ہو گی۔ منہ عُفی عنہٗ

نبی ﷺ کے مزاج نے بھی اپنے مُبارک ہاتھ سے ان غلاموں کو حسین و جمیل بنا دیا۔

☆ ایک بار حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے چہرہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ سُبحان اللہ! کالی رنگت ہونے کے باوجود اُن کا چہرہ اتنا حسین اور شگفتہ ہوگیا جو ایک مرتبہ دیکھ لیتا وہ بار بار دیکھنے کی تمنّا کرتا۔ طیّب، طینت والے محبوب "ﷺ" نے یثرب کو طیبہ اور نوری حقیقت والے رسول نے مدینہ کو منوّرہ بنا دیا۔ کعبۃ اللہ کو بتوں سے پاک کر کے اُس کو معظمہ بنا دیا۔" زَادَ اللّٰہُ اَھْلَھَا عِزًّا وَّ شَرَفًا وَّ زِیْنًا بَعْدَ زَیْنٍ ؕ"

☆ جب فرعون مصر رعمیسس (ولید بن مصعب) نے سرکار موسیٰ علیہ السّلام کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو ربِ کریم نے رُوح القُدُس کو حُکم دیا وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ ۚ عل میرے محبوب "ﷺ" کے چشمۂ محبّت سے ایک چلّوے کر کلیمُ اللہ کے چہرہ پر چھڑک دو تو وہ چہرہ وَکَانَ عِنْدَ اللّٰہِ وَجِیْھًا ۝ عل کی حسین و جمیل تصویر بن گیا اور فرعون جیسے ظالم بادشاہ کے دِل میں بھی کلیم کی محبّت آگئی۔ مُبارک ہیں وہ چہرے جو محبوبِ پاک کے چشمۂ محبّت سے دھوئے گئے اور ذکرِ محبّت دُرُود شریف کے انوار کے چھینٹوں سے نورٌ علیٰ نور اور وجیہہ بن گئے۔ تو کون و مکان، جسم و جان جانفزاء خوشبو سے مہک اُٹھے۔ مظہرِ نورِ کبریائی، تاجدارِ لَولاک لَمَا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر " دُرُود پاک" کے انوار کی پھوہار سے چہرے شگفتہ، تروتازہ بارونق اور قابلِ زیارت بن گئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوِّرَتْ مِنْ نُّوْرِہِ
الْاَنْوَارُ الْوُجُوْہُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ اُونٹ کا گفتگو کرنا:** بروایت حضرت ابُوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؕ

○ ایک اعرابی کا اپنا اُونٹ چوری ہوگیا اور اُلٹا چوروں نے قاضی کی عدالت میں اصلی مالک پر الزام لگا دیا اُس نے ہمارا اُونٹ چوری کیا ہُوا تھا۔ قاضی نے عدالت میں سب کو طلب کر لیا اور چوری کے الزام میں ہاتھ کاٹنے کا حُکم دے دیا، تو مالک اصلی نے کہا

نوٹ:۔ بروایت ابن عمرؓ یہ واقعہ" رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منسوب ہے بحوالہ دلائل الخیرات صفحہ ۶۰"

عل پ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت کریمہ ۳۹ میں نے تجھ پر اپنی طرف کی محبّت ڈال دی۔

عل پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۶۹ اور وہ اللہ کے یہاں آبرو والا صاحبِ وجاہت و منزلت ہے۔

جناب اُونٹ کو لایا جائے تو اُس نے اَللّٰہ سُبحانَہٗ وتعَالیٰ کی طرف رجُوع کر کے درُود شریف پڑھنا شرُوع کر دیا تو اَللّٰہ سُبحانَہٗ کی قُدرت سے اُونٹ گویا ہُوا اور اصل واقعہ بتایا تو قاضیٔ وقت حیران رہ گیا اور پُوچھا یہ کیا راز ہے۔ اُس نے کہا۔ بات یہ ہے کہ اُونٹ کے ہاتھ سے چلے جانے کی کوئی بات نہ تھی۔ یہ مالی نقصان تھا۔ برداشت کر لیتا۔ لیکن سزا سے اُللّٰہ محفُوظ رکھے برداشت نہ کر سکتا تو مَیں نے کہا۔ اُونٹ کو بھی حاضر کیا جائے۔ اِس دوران مَیں کائنات کے مالِک ومُختار رسُول اللّٰہ " صلی اللہ علیہ وسلم " پر درُود شریف پڑھتا رہا جس کی برکت سے اُونٹ کو زبان ملی اور اُس نے گواہی دی اور اصل واقعہ کا آپ پر انکشاف ہُوا۔ وُہ درُود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ صَلَوَاتِكَ شَیْءٌ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ بَرَکَاتِكَ شَیْءٌ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ سَلَامِكَ شَیْءٌ ط اِس درُود شریف کے پڑھنے سے ہر چیز کو نطق ملتا ہے اور گفتگو کرتی ہے۔

☆ حضُور ناطِقُ الوَحیِ وَالکُتُب " صلی اللہ علیہ وسلم " کے حضُور ہرنی، اُونٹ، گوہ، چڑیا، مچھلی سوسمار نے کلام کیا۔ ظَبیٔ نے تو کمال کر دیا جب وُہ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ یَارَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمْ یَا زَیْنَ مَنْ وَافَی الْقِیَامَۃِ ط کہتی حاضرِ خدمت ہو گئی تھی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَلَّمَہُ الْاِبِلُ بِبَرَکَتِہٖ
اَلصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ ۱۱ معجزہ طیُور مُحتَرم۔ بروائیت حضرت مُنبّہ ابن وہب رَضِیَ اللّٰہُ تعَالیٰ عَنْہٗ ط

○ شبِ ہجرت جبَلِ رحمت، غارِ ثور میں سیّدُ الانبیاءؐ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے معہ ثَانِیَ اثْنَیْنِ سیّدنا ابُوبکر صدّیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالیٰ وَرَسُولُہٗ عَنْہٗ کے تین روز قیام فرمایا، غارِ الطحل کے دہانہ میں کبُوتری نے گھونسلا بنا کر انڈے دیئے اور بڑے اطمینان اور سکُون سے اُن پر بیٹھ گئی سُبحان اللّٰہ ایسا سکُون کسے نصیب اور ایسی خدمت کس کے مُقدر میں۔ نازک اندام مکڑی نے فی الفور ایسی کاریگری کا مُظاہرہ کیا کہ غار کے مُنہ پر جالا تنا اور کمالِ فن دکھایا کہ ربّ عَزَّ اِسْمُہٗ کی قُدرت یاد آگئی۔ یہاں ظاہری اسبابؔ حفاظت سے مکڑی اور کبُوتری بنی حقیقت میں وَاللّٰہُ

ؔ افعال و اسباب میں تاثیر کا ظہُور اُس کی مشیّت سے ہوتا ہے۔

يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ط[۱] محافظ بذاتِ خود اللہ تعالیٰ مُسَبِّبُ الاسباب ہے۔ اِن
(سورۃ المائدہ ۶۷)
دونوں کبوتری اور مکڑی نے سبب بن کر سرفرازی پالی۔

☆ علامہ علی بن برہان الدین حلبی قدس سرہ الجلی نے اپنی سیرت حلبیہ میں لکھا۔

○ حرمین شریفین میں جو کثیر التعداد کبوتر ہیں وہ اس جوڑے کی نسل سے ہیں۔ جنھوں نے غار پر خدمت سرانجام دی۔ ربِ کریم نے اُن کی نسل کو بقاء عطا فرمادی۔ محبوبِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اُن کو اپنے پاس رکھ لیا۔ کبوتروں کے دو ٹھکانے مساجد اور مزارات ہیں۔ عقیدت مند محبت سے دانا "چوگا" ڈالتے ہیں۔ یہ صلہ ہے خدمت کا۔ تعجب انگیز بات یہ کہ وہ صحنِ حرم شریف میں نہ گندگی پھیلاتے ہیں اور نہ بدبو اور روضۂ اطہر کے اوپر سے نہیں گزرتے۔ دو حصوں میں منقسم ہو کر اِدھر اُدھر سے گزر جاتے ہیں۔ البتہ کعبۃ اللہ کی منڈیر پر وہ کبوتر بیٹھتے ہیں جو بیمار ہوتے ہیں۔ اِدھر بیٹھے اُدھر شفا ہو گئے۔ یعنی حرمین شریفین کی فضا اور ہوا سے شفا پاتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَوَسَّلَ بِہٖ
طَیْرُ الْفَلَاۃِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆[۱۳] **معجزہ ہرنی**:۔ قاضی عیاض نے شفاء شریف میں بحوالہ ابو نعیم روائیت کیا۔

○ ایک مرتبہ سرورِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" جنگل کی سیر فرما رہے تھے۔ اِذا مُنَادٍ یُّنَادِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْنُ مِنِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ کی آواز، ۳ بار، سماعت ہوئی۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" اُدھر متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ ایک ہرنی جال کے اندر پھنسی ہوئی ہے اور ایک بدوی شکاری، اُہیب بن سماع " چادر اوڑھ کر سو رہا ہے۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے ہرنی سے پوچھا مَا حَاجَتُكِ؟ عرض کیا یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ میں یہاں جال میں پھنس گئی ہوں اور رہائی کی کوئی صورت نہیں۔ میرے بچے بھوکے ہیں اگر آپ مجھے کھول دیں تو میں بچوں کو دودھ پلا کر واپس آجاؤں گی۔ ہرنی سے حضور اکرم

---

[۱] اللہ تعالیٰ تمھاری نگرانی کرے گا لوگوں سے۔ اسباب میں تاثیر کا ظہور اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے۔ مسلمان کی نظر مُسَبِّب پر ہونی چاہیئے۔ نہ کہ سبب پر۔ اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد بغیر کسی سبب کے اپنے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کی حفاظت فرمائی گئی

ناخدائے کشتی ما گر نباشد گو مباش ماخدا داریم مارا ناخدا درکار نیست

صلی اللہ علیہ وسلم "نے فرمایا تو واپس آجانے کا وعدہ کر رہی ہے۔ اگر تُو نہ آئی تو پھر؟ ہرنی نے عرض کیا۔ پھر میرا حشر قیامت میں اُن کے ساتھ ہو جو آپ کی ذاتِ اقدس پر دُرود شریف نہیں پڑھتے اور انکار کرتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم "نے اپنے دستِ رحمت سے بند کھول دیئے اور وُہ چوکڑیاں بھرتی دوڑ گئی اتنے میں وُہ بدوی بھی اُٹھ کھڑا ہوُا اُس کے استفسار پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم "نے فرمایا مَیں نے اُسے کھولا ہے۔ وُہ ابھی آتی ہے۔ وُہ کہنے لگا یہ کیسے مُمکن ہے؟ کہ شکار جال سے نکل جائے تو از خود واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم "نے فرمایا صبر کر فَذَهَبَتْ فَارْضَعَتْ خَشْفَيهَا ثُمَّ رَجَعَتْ پس ہرنی گئی اپنے دونوں بچوّں کو دُودھ پلایا اور معہ بچوّں حاضر ہوگئی اور سلام عرض کر کے اپنا سَر پائے اقدس پہ رکھ دیا اور محبّت سے چاٹنے لگی اور ادب سے لیٹ گئی۔ یہ مُعجزہ دیکھ کر بدوی کا سر بھی جُھک گیا اور کلمہ شریف پڑھ کر صحابی کے مرتبہ پر فائزُالمرام ہوگیا ؎

جُھک گئے ہرنی و کافر کے سر دونوں ساتھ ساتھ — رکھ دیا آپ نے اُن پہ رحمت کا ہاتھ

پھر بشارت اِس کو اور اُسکو ملی سرکار سے — جا جَال سے آزاد تُو اور تُو عذابِ نار سے

○ بعدہٗ نبیِّ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم "نے ہرنی کے گلے میں پٹہ ڈال دیا اور فرمایا جا تیرا گوشت مَیں نے شکاریوں پہ حرام کر دیا اور تجھے بچوّں سمیت جنّت عطا فرمادی اور وُہ کلمہ شہادت اور درُود شریف پڑھتی جنگل[۱] میں چلی گئی۔ ایک مقام میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم "نے دستِ شفقت ہرنی پر پھیرا تو ربِّ کریم نے دستِ اقدس کی برکت سے اِس کی ناف سے مُشک پیدا فرما دیا جسے مُشکِ نافہ کہتے ہیں۔ وُہ جدھر جاتی جنگل خوشبُو سے مہک اُٹھتا

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مَنْ كَانَ اِذَا مَشٰى فِي الْبَرِّ الْاَقْفَرِ تَعَلَّقَتِ الْوُحُوشُ بِاَذْيَالِهٖ ط

ہمہ آہوانِ صحرا سرِ خود نہادہ برکف

بہ اُمّید آنکہ روزے بشکار خواہی آمد "امیر خسرو علیہ الرحمۃ" ۹

۱؎ الصحاری الطائف: جبرائیل علیہ السلام نے مُلکِ شام کا قطعۂ باغ لاکر کعبۃ اللہ کا طواف کرایا جو طائف شریف کہلایا۔

۲؎ جنّتی جانور نبیِّ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی اُونٹنی عضباء یعفور گھوڑا، ہرنی، کبوتر، مچھلی، کھجور کا درخت شہد کی مکھی، حضرت یُونس علیہ السلام کی مچھلی، صحابہ کہف کا کُتّا، سُلیمان علیہ السلام کا ہُدہُد، چیونٹی او مثل ذٰلک العنہ

۱۲ منہ غفر اللہ الذنب ولوالدیہ ط

جائے یا تجھے جنّت میں لگا دیا جائے تو تو جنّت کی نہروں اور چشموں سے سیراب ہو اور تیرا پھل مقبولانِ بارگاہِ خداوندی اور محبوبانِ درگاہِ محمدی ﷺ اَفَاضَ عَلَیْنَا اَنْوَارَھُمْ کھائیں تو اُس نے دارُ الفَنَاء (دنیا) سے دارُ البَقَاء (آخرت) کو پسند کیا۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ "قَدْ فَعَلْتُ" ؎ فرمایا میں نے ایسا ہی کر دیا۔ یعنی حضور ﷺ نے محراب شریف کے قریب ہی اُس کو دفن کر کے جنّت میں پہنچا دیا۔ " مقام اسطوانہ مخلقہ ریاض الجنۃ "

☆ حضرت حسن بصری علیہ رحمۃ ربی۔ اِس واقعہ سے متاثر ہو کر فرماتے ہیں۔ اے اللہ کے بندو! ایک تنہ حضور ﷺ کے ہجر میں ذوق و شوق سے رویا تم تو کہیں زیادہ مستحق ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے ہجر میں رؤو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مَنْ بَکٰی اِلَیْہِ الْجِذْعُ وَحَنَّ لِفِرَاقِہٖ ؎

رسول اللہ کی اُلفت محبّو! عین ایماں ہے — فراقِ مصطفےٰ ﷺ میں اہلِ ایمان عمر بھر روئے
رُلائے جبکہ چوبِ خشک کو حضرت کی مہجوری — کہو پھر عینِ ایمان سے نہ کیوں کر ہر بشر روئے
سُنی جب اس ستوں نے عاشقِ بیتاب کی زاری — رسول اللہ کے اصحاب کیسے کس قدر روئے
کوئی ایسا نہ تھا اس بزم میں جن پر نہ تھی رقّت — بہت روئے لپٹ روئے تمامی بیشتر روئے
اِدھر فغاں تھا وہ ستوں صدمے سے فرقت کے — اُدھر یہ شدّتِ رقّت سے با صد چشمِ تر روئے
ستوں خاموش ہوتا تھا نہ یہ رونے سے چپتے تھے — وہ آہیں مار چلایا یہ دل کو کھول کر روئے
ستوں نے وہ کئے نالے کہ چشمِ حال سے اُسدم
شجر روئے، حجر روئے اور دیوار و در روئے

مولانا کفایت علی کافی شہید علیہ الرحمۃ

☆ یہ تھی کھجور کی محبّت سرکارِ مدینہ سے اور اب سرکار کی محبّت کھجور سے، فرمایا۔

اَکْرِمُوْا عَمَّتَکُمُ النَّخْلَۃَ فَاِنَّھَا خُلِقَتْ مِنْ بَقِیَّۃِ طِیْنَۃِ آدَمَ ؎ "مکتوباتِ قدسیہ"

اپنی پھوپھی کھجور کی عزّت کرو کہ آدم علیہ السّلام کے جسمِ اطہر کی بقیہ مٹّی سے پیدا کی گئی ہے۔

○ عرض کیا صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ " پھوپھی کیسے؟ فرمایا حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَامُ کے جسمِ اطہر سے جو مٹّی کا خمیر بچ گیا اُس کو فرشتوں نے ایک جگہ اکٹھا کر دیا تو اُس سے یہ کھجور کا درخت پیدا ہوا۔ جس کا پھل "کھجور"، تمام پھلوں کا سردار بنا اور سردارِ انبیاءؑ وصحابہ کی خوراک تو مدینہ طیبہ کی کھجور سے محبّت، ایمان کی

؎ اُستنِ حنّانہ از ہجرِ رسول ﷺ نالہ مے زد ہمچو اربابِ عقول — مثنوی عارف رومی

نشانی ٹھہری۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مَنْ تَفَتَّقَتْ مِنْ نُوْرِہِ الْاَزْھَارُ وَالثِّمَارُ" ط

☆ صحابہ کرام نے جب مکّہ معظّمہ سے مدینہ منوّرہ ہجرت کی تو یہود بے بہبود نے کہا ہم نے اِن کی عورتوں پر جادو کر دیا ہے اِن کے ہاں نہ بچّے پیدا نہیں ہوں گے۔ شانِ قدرت ہجرت کے بعد پیدا ہونے والا سب سے پہلا بچّہ سیّدنا عبد اللہ بن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھا۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" اُن کی پیدائش پر بہت خوش ہوئے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے گود میں لے کر پہلے کان میں آذان اور تکبیر پڑھی اور پھر تحنیک دی۔ یعنی کھجور کو مُنہ سے نرم کر کے لُعابِ دہن اُن کے مُنہ میں ڈالا تو اُنھوں نے مُنہ ہلانا شروع کر دیا تو نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر فرمایا۔ دیکھو یہ کھجور سے محبّت کرتا ہے۔ کیوں نہ کرے مدنی جو ہوا۔

○ ایک روز یہود نامسعود حضور سرکارِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خدمتِ اطہر میں حاضر ہوئے اور کہا اگر آپ ہماری مرضی کے مطابق ہمیں معجزہ[1] دکھائیں تو ہم ایمان لے آئیں گے اُس وقت حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" حوالیِ قباء میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ اُنھوں نے کھجور کی گُٹھلیاں "بوسیدہ ناکارہ کی ہوئی" پیش کر دیں۔ آج ہمارے سامنے بو دیں اور علی الصّبح یہ ایک سر سبز باغ ہو۔ جس میں کھجوروں کے خوشے لٹک رہے ہوں تو ہم کھائیں۔ ایمان کا بیج قلبِ مومن میں بونے والے رسولُ اللّٰہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اُن گُٹھلیوں کو زمین میں، قطار در قطار اپنے دستِ مُبارک سے بو دیا اور واپس مدینہ منوّرہ تشریف لے آئے۔ اُنہوں نے بعد میں یہ گُٹھلیاں نکال لیں اور چلے گئے۔ قدرتِ الٰہی! جب سب علی الصّبح پہنچے تو وہاں ایک عجیب عالی شان باغ لہلہا رہا تھا اور کھجوروں کے گچھے لٹک رہے تھے تو نبیِّ مختار "صلی اللہ علیہ وسلم" نے معہ حاضرین کھجوریں تناول فرمائیں۔ لیکن اُن کے اندر گٹھلیاں ندارد؟ یہود حیران رہ گئے کہ یہ کیا؟ اُنھوں نے کہا کہ یارسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ اِن میں گٹھلیاں نہیں؟ فرمایا گٹھلیاں تو تُم کل ہی نکال کر لے گئے تھے۔ اگر تُم ایسا نہ کرتے

ے یہود بے بہبود اور ہنود نامسعود کی مانند عداوت، غلظت رکھنے والا معجزاتِ انبیاء کا منکر ہی ہوتا ہے۔ العنہ

[1] یہ معجزہ فقیر غفرلہٗ المولی القدیر کو مدینہ منوّرہ بوقتِ ناشتہ ۲۴/۲/۸۹ بروز بدھ ایک محب نے سُنایا۔ سُن کر ایک عجیب کیفیت طاری ہوئی۔ ناشتہ سے جسمانی اور اِس واقعہ سے رُوحانی غذا ملی اور عجیب فرحت و سرور حاصل ہُوا۔
از محمد عنایت اللّٰہ کان اللّٰہ لہٗ ط ۹

تو ان میں بھی گٹھلیاں ہوتیں "للہ الحمد ولرسول اللہ الصلوٰۃ والسلام" یہ عجیب غریب اور عظیم الشان معجزہ دیکھ کر بعض ایمان لے آئے لیکن یہود بے بہبود، عاقبت نامحمود ہی رہے آقائے نامدار، مدنی تاجدار احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات پیاری ہے اور ہر فعل معجزہ"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ طَابَتْ
بِبَرَکَۃِ الثِّمَارِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ ۱۸ معجزہ جنتی پہاڑ:۔ بروایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ ط

○ ایک دن سرور کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" سیر فرما رہے تھے۔ آپ کی نظر مبارک جبل احد پر پڑی تو آپ نے باآواز بلند اللہ اکبر پکارا اور آپ کے چہرہ مبارک پر بشاشت اور مسرت کے انوار چمکنے لگے اور چہرۂ اقدس متبسم نظر آتا تھا آپ نے فرمایا ھٰذَا جَبَلٌ اُحُدٌ یُّحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ وَعَلٰی بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ[۱] الْجَنَّۃِ ط

☆ ابوشامہ امام نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ محبت جانبین سے مفہوم ہوتی ہے ایک مرتبہ جبل احد شریف پر تشریف لائے تو وہ اپنی خوش بختی پر جھوم[۲] اٹھا اور وجد کرنے اور ہلنے لگا تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اس پر اپنے پاؤں کی ایڑی ماری اور فرمایا اُسْکُنْ یَاجَبَلُ فَاِنَّ عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ وَّشَھِیْدَانِ[۳] حدیث پاک جبل احد پرسکون ہوگیا۔ ایسا پرسکون ہوا کہ قیامت کا زلزلہ بھی اس پر کچھ اثر انداز نہ ہوگا۔ بلکہ ملائکہ اس کو اٹھا کر جنت عدن کے دروازہ پر رکھ دیں گے اور یہ جنتیوں کی امید گاہ ہوگا۔ جیسے مدینہ

ـ نبی کریم، صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی علیہ وآلہ وصحبہ الصلوٰۃ والسلام ط

---

[۱] یہ جبل احد ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور یہ جنت کے دروازہ پر ہوگا۔

[۲] رب کریم نے جمادات اور نباتات کو بھی حیات حقیقیہ سے نوازا ہے۔ ان کو علم، ادراک، نطق حالی بخشا ہے یہ بھی ذی روح، ذی شعور ہیں۔ لیکن ہم ان کی تسبیح اور جذبۂ محبت سے لاشعور ہیں۔ یہ بھی زبان حال سے سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ کی ثناگستری میں زمزمہ سنج رہتے ہیں۔ صرف انسان ہی غافل ہے۔ حالانکہ اس کی تخلیق کا مقصد ذکر وفکر تھا۔ لیکن یہ دنیا کے فکروں میں گھرا رہا۔

[۳] اے پہاڑ ٹھہر جا کیا تجھے شعور نہیں؟ کہ تم پر ایک نبی۔ صدیق اور دو شہید ہیں۔

منوّرہ کے زائرین کی آج امّید گاہ ہے کہ ہماری منزل قریب آگئی اور مومن آج بھی جب جبلِ احد پر نظر کرتا ہے تو اُس کو سرور اور سکون ملتا ہے اور جبلِ احد پر علی الصبح ایک عجیب قسم کی بھینی بھینی خوشگوار خوشبو مہکتی ہے جس سے مومن کے دل کی کلی کھل جاتی اور رُوح خوشی سے جھُوم اُٹھتی ہے۔" اور درود شریف از خود زبان پر جاری ہوجاتا ہے ؎

ایک ہی ٹھوکر میں اُحد کا زلزلہ جاتا رہا　　کتنا وقار رکھتی ہیں اللہُ اکبرُ ایڑیاں

۲ دو قمر، ۲ دو پنجہ خور، ۲ دو ستارے، دس ہلال　　اُن کے تلوے پنجے ناخن پائے اطہر ایڑیاں

لف نشر غیر مرتب

تاجِ رُوحُ القدُس کے موتی جسے سجدہ کریں

رکھتی ہیں وَاللہ وُہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں　　"اعلیٰحضرت بریلوی"

☆ ابنِ اَبی شیبہ نے حضرت اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنہما سے روائیت کی ہے۔ کہ فرماتے ہیں۔ جب اَللہ تعالیٰ جَلّ جَلالُہٗ نے کوہِ طور پر تجلّی فرمائی تو سطوت اور جلال سے چھ۶ پہاڑ اُڑ گئے۔ تین پہاڑوں جبل اُحد، وَرقان، رِضوی نے مدینہ منوّرہ دامن رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم میں پناہ لی اور جبلِ نور،[ع۱] ثبیر اور ثور دامن کعبۃ اللہ میں پناہ گزیں ہوگئے۔

○ جنّتی پتھر:۔ صحیح مسلم بروائیت جابر بن سمرہ رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنہُ سے مروی ہے۔ کہ ربّ کریم کے رسولِ کریم" صلی اللہ علیہ وسلم "نے فرمایا کہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو بعثت سے پہلے مکّہ معظّمہ میں مجھے سلام عرض کرتا۔ وُہ زُقاقُ الحجر[ع۲] کے نام سے مشہور ہوگیا تھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَلَّمَتْ عَلَیْہِ
الْاَحْجَارُ وَالْجِبَالُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

ع۱ جبلِ نور، غارِ حرا میں چند لمحات توجّہ کے ساتھ بیٹھنے سے وُہ اِنشراحِ صدر ہوتا ہے جو کئی سالوں کے مجاہدہ سے نصیب نہیں ہوتا۔ زائرین غارِ حرا میں جاکر نوافل ادا کر کے مُراقبہ کریں یہاں سب سے پہلی وحیِ الٰہی کے انوار ہیں۔

ع۲ یہ پتھر زُقاقُ الحجر سیّدہ اُمّ المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے محلّات طیّبات کو جاتے ہوئے راستہ کی ایک دیوار میں نصب ہے۔ لوگ اسے چھُو کر اپنے ہاتھوں کو برکت کے لیئے چہرے پر ملتے ہیں یہ جمادات، پہاڑ، پتھر کنکر، حجرات سب ربِّ قدّوس کی تسبیح پڑھتے ہیں۔ اِن کو بھی احساسِ خوف اور کیفِ محبّت عطا کیا ہے۔ اِن میں حس ہے عقل نہیں۔ یہ پتھر حضور" صلی اللہ علیہ وسلم " کو سلام بھی کرتا تھا اور کلام بھی۔ ہشہ غفرلہٗ ولوالدیہٖ ط

☆۱۷ **معجزۂ تکثیرِ طعام** : سیدنا انس بن مالک صاحبُ النعلین شریفین رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ فرماتے ہیں۔ حضور معطی النعمۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اُمّ مالک انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایک گھی کی کُپّی عنایت فرمائی جس سے وُہ مدّت تک دُرُود شریف پڑھ پڑھ کر گھی نکالتی رہیں۔ ایک دن اچانک اندر سے جھانک لیا۔ تو برکت جاتی رہی اور جب حضور مؤتی الرّحمۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لَوْ تَرَکْتِیْهَا مَا زَالَ تَائِبًا اگر تم ایسا نہ کرتیں تو ہمیشہ "تا قیامِ قیامت" گھی پاتیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ مَلَأْتَ قَلْبَهٗ مِنْ جَلَالِكَ وَعَیْنَهٗ مِنْ جَمَالِكَ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مُّؤَیَّدًا مَّنْصُوْرًا وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا كَثِیْرًا ؁

؏ معجز نما تکثیرِ ثواب دُرُود شریف :- ایک روایتُ الحدیث میں جامع خیرُ الکثیر صلی اللہ وسلم علیہ کثیراً نے فرمایا۔ جب بندہ مُجھ پر دُرُود شریف بھیجتا ہے تو وُہ دُرُود شریف اُس کے مُنہ سے بسُرعت "خلائی راکٹ، ہوائی جہاز سے تیز تر" نکلتا ہے۔ مشرقین مغربین کے میدانوں جنگلوں اور بیابانوں کو منوّر کرتا۔ پہاڑوں کوہساروں اور وادیوں میں خوشبو بکھیرتا۔ دریاؤں نہروں اور چشموں کو تازگی بخشتا۔ زمین کی ہواؤں اور آسمان کی فضاؤں کو معطّر کرتا گزرتا ہُوا کہتا جاتا ہے۔ مَیں فلاں ابنِ فلاں کا دُرُود شریف ہُوں جو اُس نے سیدنا الکریم علیہ الصّلوٰۃ والتّسلیم پر بھیجا ہے۔ پس ہر ایک شئی دُرُود شریف بھیجتی ہے اُس بندہ پر جس نے یہ دُرُود شریف بھیجا ہے۔ " دلائلُ الخیرات شریف صفحہ ۲۳ "

☆ خداوند قدّوس جلّ مجدہُ العُلیٰ اپنے کرمِ کریم اور فضلِ عمیم سے اِس دُرُود شریف کا ایک عظیم پرندہ پیدا فرماتا ہے۔ جس کے سترّ ہزار بازو، ہر بازو پر سترّ ہزار پر، ہر پَر کے سترّ ہزار سر، ہر سر کے سترّ ہزار چہرے، ہر چہرے کے سترّ ہزار مُنہ، ہر مُنہ میں سترّ ہزار زبانیں اور ہر زبان سترّ سترّ " بولیوں " میں ہر لمحہ اَللّٰہ تعالیٰ کی تسبیح، تقدیس تحمید، تکبیر، تہلیل کرتا رہتا ہے اور یہ ثواب اُس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے۔" یہ فرشتہ تا قیامِ قیامت اُس کی قبر پر کھڑا دُعا کرتا رہے گا۔ تو دُرُود خوان کی قبر بُقعۂ طُور، باغیچۂ نُور سے کستُوری کی خُوشبو مہکتی ہے۔ یہ قُدرتِ الٰہی کے معجز نما ظہورات مُشاہدۂ عُلماء مُکاشفۂ اولیاء سے ثابت ہیں۔

☆ فقیر بحمدِ اللہ المولیٰ القدیر کہتا ہے۔ تحفۃُ الصّلوٰۃ بر شہنشاہِ لولاک کے ثواب کی یہ معجز نما تکثیر و تعمیم دورِ قدیمہ جدیدہ، حاضرہ، کی ٹیکنالوجی، سائنسی عجوبہ آلات کمپیوٹر، کلکولیٹر بھی شمار سے قاصر ہیں ؎

لَیْسَ کَلَامِیْ یَفِیْ بِصَلٰوۃِ کَمَالِهٖ   صَلِّ اِلٰهِیْ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِهٖ

دلائلُ الخیرات شریف، دُرُود شریف کا مجموعہ ہے۔ اِس کا عامل اِن فضائلِ کثیرہ اور ثوابِ عظیمہ کا حامل ہوگا۔ منہ غفرلہٗ ط

☆ ۱۷ **معجزہ طعام کا کلام کرنا** : بروائیت حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما ط

(۱) غزوۂ خیبر میں ایک یہودیہ زینب زوجہ سلام بن مشکم نے کھانے میں زہر ملا کر پیش کر دیا تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے لقمہ اُٹھایا ہی تھا کہ لقمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے تناول نہ فرمائیں اس قابل نہیں کیونکہ میرے اندر زہر ملا ہوا ہے۔ یہ بھنے ہوئے گوشت کا کلام کرنا اور رسالت کا اقرار ایک معجزہ عظیمہ عجیبہ ہے۔

(۲) ایک دعوت میں آپ کھانا تناول فرمانے لگے لقمہ اُٹھایا تو اُس سے تسبیح پڑھنے کی آواز آرہی تھی، صحابہ کرام نے وہ آواز سُنی۔ یُسَبِّحْنَ حَتّٰی سَمِعْنَا التَّسْبِیْحَ نَاطِقُ الْوَحْیِ وَالْکِتٰبِ کی شان والے نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" کے سامنے بے زبان شجر و حجر اور طعام بھی آجائے تو اُس کو نطق مل جاتا ہے۔ آپ اُن کے وِرد کی تسبیح کو جانتے کہ یہ کون سی تسبیح پڑھ رہے ہیں۔ بروائیت صحیحہ "طعام نے کلام اور سلام عرض کیا"۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالْمُسَبِّحِ فِیْ
کَفِّہِ الطَّعَامُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ ۱۸ **معجزہ: دست مبارک کا مس ہونا** - "حلیۃ لحافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی علیہ الرحمۃ"

(۱) سیدۃ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہا کے گھر ایک روز آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" تشریف لے گئے اُس وقت سیدہ تنور میں روٹیاں لگا رہی تھیں تو چند روٹیاں آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے بھی لگائیں تو وہ کچی کی کچی رہیں سیدہ سخت متعجب ہوئیں تو فرمایا اے بیٹی! تعجب نہ کر جس کو رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا ہاتھ مس کر جائے تو اُس پر آگ دنیا کی کیا۔ جہنم کی بھی اثر نہیں کرتی۔ عَلَیْہِ وَعَلٰی بِنْتِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط "معارج النبوۃ"

(۲) ایک روز سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ نے مہمانوں کی ضیافت کی تو آپ نے دسترخوان بچھا کر اُن کو کھانا کھلایا تو اچانک ملاحظہ فرمایا کہ دسترخوان پر کچھ دھبے ہیں اور وہ میلا ہو گیا ہے تو اُسے جلتے تنور میں ڈال دیا۔ مہمان حیران ہوئے یہ کیا معاملہ ہے۔ دسترخوان کے جلنے کا کوئی دھواں وغیرہ نہیں تو آپ نے کچھ دیر بعد دسترخوان کو تنور سے نکالا تو وہ نہایت پاک صاف اور شفاف تھا اور اعلیٰ درجہ کا

ڈھل چکا تھا۔ مہمانوں نے تعجب سے پوچھا تو فرمایا ایک مرتبہ ہمارے آقائے ولیِ نعمت "ﷺ" نے اِس دستر خوان پر کھانا تناول فرما کر اِس سے اپنے ہاتھ پونچھے تھے اَب یہ کپڑا جب بھی میلا ہو جاتا ہے تو مَیں اُسے تنور میں ڈال دیتا ہوں تو یہ صاف شفّاف ہو جاتا ہے۔ آگ اُس پر کچھ اثر نہیں کرتی اب یہ دستر خوان نہ جلے، نہ سڑے اور نہ گلے کی شانِ عجیبہ رکھتا ہے"۔ دُرُود خوان ببرکت دُرُود شریف قبر میں نہ جلے نہ سڑے اَور نہ گلے"۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُطْبِ الْجَلَالَۃِ وَشَمْسِ النُّبُوَّۃِ وَالرِّسَالَۃِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **خوشبو دار بنانا:۔** "مدارج النبوّۃ و مراتب الفتوّۃ للشیخ محقق علیہ الرحمۃ ط

(۱) سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صحابیہ بارگاہِ اطہر میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم بیٹی کی شادی ہے خوشبو کے لیئے حاضر ہوئی ہوں تو آپ "ﷺ" نے اُس کو شیشی میں اپنی جبین مبارک سے پسینہ کے قطرات عطا فرمائے جو بطورِ خوشبو دُلہن کو لگائے گئے تو اُس دُلہن صحابیہ کی نسل سے کئی پُشتوں تک خوشبو آتی رہی اور اُن کا گھر مدینہ منوّرہ میں بیتُ المطیّبین مشہور ہو گیا۔[ا]

(۲) حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک روز نبیِّ کریم عظیم "ﷺ" نے اپنا دستِ مبارک میرے رخساروں پر پھیرا تو مجھے ایسی خوشبو پہنچی کہ اِس قسم کی خوشبو عطر فروشوں کی دکانوں پر بھی نہ سونگھی گئی اور آپ "ﷺ" جس

[ا] معجز نما خوشبو دُرُود شریف:۔ ذاتِ مُسمّٰی صلی اللہ علیہ وسلم کانِ عطر لجانِ عنبر ہیں ہر شی کو یہیں سے خوشبو ملی۔ دُرُود خوان صحابی، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصافحہ کر کے بار بار اپنے ہاتھوں کو سونگھتے اور دُرُود شریف پڑھتے رہتے جس شئ کو معجزہ بنایا۔ آج بھی اُس سے مومن کو خوشگوار خوشبو آتی ہے۔ بشرطیکہ حواسِ خمسہ ظاہری کو جسمانی نزلہ اور حواسِ باطنی کو روحانی نزلہ نہ ہو اور اسمِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم خوشبویات کا منبع، عطریات کا سرچشمہ ہے۔ دُرُود خواں کے مسکن و مکان، جسم و جان، لباس، پسینہ اور سانس سے خوشبو مہکتی ہے ؎

☆ "دُرُود خواں کی عروسِ فکر "دُرُود شریف" خوشبو ہے۔ سینہ محبّت کا گنجینہ عطر دان اور دہن پُر لبن ڈھکنا ☆

بزمِ ثنائے زُلف میں میری عروسِ فکر کو ساری بہارِ ہشت خلد چھوٹا سا عطر دان ہے

"منہ سلّمہ ربّہ سبحانہ ط"

راستہ سے گزر جاتے تھے تو کئی روز تک اِس راستہ سے بھینی بھینی خوشبُو کی مہک آتی رہتی۔

سَر تا بقدم تن سُلطانِ زمن ﷺ پھُول — لب پھُول، دہن پھُول، ذقن پھُول، بدن پھُول
وَاللہ جو مل جائے میرے گُل کا پسینہ — مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دُلہن پھُول

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ مُعجزہ اندازِ عطاءِ مدینۃُ العلم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط "صحیح البخاری"

(۱) سیّدنا ابُوہریرۃ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ، کثیر التعداد احادیثِ مُبارکہ کے راوی ہیں[۱]
اِس کی وجہ خود ارشاد فرماتے ہیں۔ مَیں ایک مرتبہ بارگاہِ رحمۃٌ للعٰلمینی" ﷺ "میں حاضر ہُوا اور عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ قرآنِ پاک اور احادیثِ پاک سے جو یاد کرتا ہُوں وُہ بھُول جاتا ہُوں۔ قاسِمُ العُلُوْمِ وَالعَطَایَا" ﷺ "نے کمال شفقت اور رحمت سے فرمایا اے ابُوہریرہ! اپنی چادر بچھاؤ۔ تو مَیں نے اپنی گودڑی جو پہنے تھا بچھا دی تو آپ" ﷺ "نے اپنے دستِ رحمت کے اشارہ سے اُس میں کچھ ڈالا اور فرمایا اِس کو سینے سے لگا لو۔ جب مَیں نے چادر کو سینہ سے لگایا تو پھر اپنا حال خود بیان کرتے ہُوئے فرمایا۔ فَمَا نَسِیْتُ بَعْدَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ شَیْئًا ط اس دِن کے بعد مَیں کوئی شئی نہیں بھُولا۔ یعنی تب سے اب تک ہر چیز مجھے بلفظہٖ یاد ہے اور اب میں کوئی چیز قرآن وحدیث سے نہیں بھُولتا۔ حقیقت یہ ہے "حضور" ﷺ "کے اصل معجزات یہ نفوسِ قدسیہ صحابہ کبار ہیں"۔ جن کے قلوب نگاہِ محمدی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سے منوّر

---

[۱] آپ جلیلُ المرتبت مشہور مُحدِّث صحابیِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قبیلۂ دوس اور اہلِ صُفّہ سے ہیں جو اَضیافُ اللّٰہ وَاَضیافُ رسُولِ اللّٰہ کے مُبارک لقب سے مُلقب تھے۔ گھریلو مانوس جانور بلیوں کی وجہ سے سیّدُ الانبیاء" ﷺ " نے ابُوہریرۃ کا لقب عطا فرمایا اور اسی کو محبّت کا تحفہ تصوّر کیا۔ اور آسمانِ شہرت کے درخشاں نجم فی الحدیث تھے آپ کی وصیّت کے مُطابق حضور" ﷺ "کے نعلین پاک کو قبر میں آپ کے سینہ پر رکھ دیا گیا۔ سِراجًا مُّنِیْرًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے انوارِ قُدسیہ سے چمکنے دمکنے والا نورِی ستارہ نُور کی روشنی بکھیر کر کروڑہا علم کے قمقمے "محدّثین عظام" روشن کر گیا۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ

ہُوئے اور ایک ایک کو نگاہِ رسُول " صلی اللہ علیہ وسلم " نے معجزہ بنا دیا ۱؎

اُولٰٓئِكَ اٰبَآءِ یْ فَجِئْنِیْ بِمِثْلِهِمْ ۔۔۔ اِذَا جَمَعَتْنَا یَا جَرِیْرُ الْمَجَامِعِ (عارف ربانی)

① صحابہ کرام نے یہ شرف سیّدالکونین، مُعطی الملوین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے پایا اور اُمّت نے سرورِ مُمجّد، سردارِ سرمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب سے ببرکتِ دُرُود شریف جو چاہا۔ پایا اور جو مانگا۔ ملا۔

② سیّدنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جن کو حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " نے سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلُ الْبَیْتِ کے اعزاز و شرف سے نوازا (گورنر مدین) اور جب آپ ایمان لائے تو ضعیفُ العُمری کا عالم تھا۔ ایک مرتبہ سیّدنا جبرائیل علیہ السّلام حاضرِ خدمت تھے تو آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے اُن سے فرمایا اے سیّدُ الملائکہ! میرے سلمان کو عربی سکھاؤ۔ تو عرض کیا یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ آپ سلمان سے فرمائیں کہ مُنہ کھولے تو آپ علیہ السّلام نے اُن کے مُنہ میں لُعابِ دہن ڈالا تو وُہ فصیح بلیغ عربی دان اور سلمان فارسی سے سلمان محمّدی بن گئے۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ط

☆ " اندازِ عطا سُبحانَ اللہ! ایسے اعزاز پر قربان ایسی عطا پہ نثار " ☆

☆ " ایسے عظیم و کریم رسُول پر دُرود نا محدُود ہوں اور سلام باکرام " ☆

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ مُعْجِزَاتِ الْقَاهِرَةِ وَمَخْزَنِ دَلَائِلِ الْبَاهِرَةِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

٩

۱؎ میرے آباؤ اجداد تو یہ ہیں تو بھی اُن کی مثل لے آجب کہ مجالس منعقد ہوں۔

۲؎ سیّدنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنْہُ ملک فارس کے شہزادے تھے۔ اپنے مذہب زرتشت سے بیزار ہو کر ملک سے نکلے کئی احبار و رُہبان کے پاس رہے مُختلف مذاہب اختیار کئے۔ ایک راہب نے مرتے وقت کہا تم مُلک حجاز چلے جاؤ آخرزمان پیغمبر کے ظہُور کا وقت ہے تو راہ میں پھر غُلام بنا لئے گئے۔ آخر کار مَن طَلَبَ وَجَدَ مقام قُبا میں حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے قیام پذیر ہونے کی کانوں میں آواز پڑی۔ حاضرِ حضور ہو گئے۔ " مُہرِ نبُوّت " کو دیکھا۔ چُوما اور ایمان پایا۔ اُس وقت آپ کی عمرِ شریف ۳۵۰ سال تھی۔ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے آپ کی آزادی کے لیئے کھجور کے پودے اپنے دستِ رحمت سے لگائے جو صُبح کو ہی تناور درخت بن گئے۔ جن میں خُوشے لٹک رہے تھے اور کچھ سونا دیا۔ آپ کا شمار فُضلائے صحابہ، اعزازاً اہلبیتِ اطہار اور اہلِ صُفّہ سے ہوتا ہے۔ ایرانی سلمان سے مدنی سلمان اور اسلام اور نبی اسلام سیّدالانام صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے بن کر اولیاءِ نقشبندیہ مُجدّدیہ کے سرتاج بنے ۱۲ سلّمہٗ رَبُّہٗ سُبحانہٗ ط

ظہورِ قدسی

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اَبَانَ مَوْلِدُہٗ عَنْ طِیْبِ عُنْصُرِہٖ — یَا طِیْبَ مُبْتَدَأٍ مِّنْہُ وَمُخْتَتَمٖ (علہ)
مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْکٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ — فَجَوْہَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ
(قصیدہ بردہ شریف)

☆ وہ اِرہاص "معجزاتِ عظیمہ" جو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادت باسعادت کے موقعہ پر ظہور پذیر ہوئے۔ اُن میں سے چند کا بطورِ تبرّک ذکر کرتا ہوں۔

قرآنِ پاک :- پ ۱۱ سورۃ یونس آیتِ کریمہ ۵۸

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا ؕ	تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اُسی کی رحمت پر چاہیئے کہ خوشی کریں۔

○ "تفسیر ابنِ عبّاس" میں سیدنا عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ فَضْلُ اللّٰہِ سے مُراد ذاتِ پاک محمّد مصطفیٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" اور رَحْمَتِہٖ سے صفات اور معجزات مُراد ہیں۔ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کا فضل اور رحمت اُس کے پیارے محبوب کی ذات پاک ہے۔ رمضان المبارک میں قرآنِ پاک کا نزول ہُوا۔ اِس مبارک ماہ میں "جشنِ قرآن" منایا جاتا ہے۔ رُوح القدس ہر سال ماہِ رمضان میں صاحبِ قرآن "صلی اللہ علیہ وسلم" سے قرآن مجید کا دَور کیا کرتے اور ربیع الاوّل شریف کے ماہ مبارک میں مؤمنین، محبّین میلاد شریف کی محفلیں اور مجلسیں منعقد کرتے اور خوشیوں کے تبرّک

علہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادت نے خوشبو ظاہر کی آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادت باکرامت اور وصال باسعادت دونوں کیسے پاکیزہ اور خوشبودار ہیں۔
صاحب القرآن "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات مُقدّس بُلند تر ہے اپنے محاسن میں شرکت سے اور آپ کا جوہرِ حسن منقسم نہیں۔

بانٹتے ہیں اور ظہورِ قدسی پر جو معجزات ظاہر ہوئے وہ بیان کرتے ہیں اور سنتے ہیں۔

☆ جاہِ والا شاہ عبدالرحیم نقشبندی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ فَرَأَيْتُ أَنْوَارًا سَطَحَتْ دُفْعَةً ط میں نے اچانک معائنہ کیا کہ ہماری مجلس میلاد شریف کو انوار نے ڈھانپ لیا ہے۔ وَيَسْتَحِبُّ لَنَا الشُّكْرُ لِمَوْلِدِهِ الشَّرِيفَةِ " صلی اللہ علیہ وسلم " بِالْاِجْتِمَاعِ وَالْاِطْعَامِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ وُجُوْهِ الْقُرُبَاتِ وَالْمُسَرَّاتِ ط اور اس کا جتنا شکر بجالائیں کم ہے۔ افضل طریقہ یہ ہے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ طعام پکائیں اور ایصالِ ثواب ع۱ کریں یہ عمل محبت اور مسرت کے قریب ہے۔ یہ مجالس مبارک نُورٌ عَلٰی نُور ہیں۔

○ اُولُوالعزم رسول حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کی دعا کے الفاظ مبارک ہیں عِيْدًا لِّاَ وَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ج ع۲ بروایت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک یہودی نے کہا قرآن پاک میں ایک ایسی آیتِ پاک ہے اگر وہ ہم پر نازل ہوتی تو ہم اُس روز عید مناتے تو آپ نے فرمایا میں اِس آیتِ کریمہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط ع۳ کے مقامِ نزول اور یومِ نزول کو خوب جانتا ہوں کہ یہ یومُ الجمعہ، مقامِ عرفات دورانِ خطبہ نازل ہوئی اِس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ اِس روز ہم دو عیدیں مناتے ہیں ؎

☆ یومُ الجمعہ کی عید ☆ یومِ عرفہ کی عید

؎ ایسی مجالس و محافل کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نگاہِ نور سے منور ہونا کثیر واقعات سے ثابت ہے۔ المؤلف ط ۵

ع۱ شاہ عبدالرحیم نقشبندی مجددی "دُرالثمین فی مبشرات النبی الامین" میں ارقام فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ میلاد النبی " صلی اللہ علیہ وسلم " پر ایصالِ ثواب کیا کرتا تھا۔ ایک سال کچھ ہاتھ نہ آیا جس سے کھانا پکواتا صرف بھنے ہوئے چنے تھے وہ ہی آگے رکھ کر ایصالِ ثواب کر کے تقسیم کر دیئے تو مجھے خواب میں رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی زیارت ہوئی تو دیکھا وُہی بھنے ہوئے چنے آپ تناول فرما رہے ہیں اور آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " خوش ہیں اور چہرہ پر بشاشت ظاہر ہے

ع۲ پ سورۃُ المائدۃ آیتِ کریمہ ۱۱۴ عید ہو ہمارے اگلے، پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی۔

ع۳ پ۶ سورۃُ المائدۃ آیتِ کریمہ ۳ آج میں نے تمہارے لیئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیئے اسلام کو دین پسند کیا۔ اور اب اسی دینِ اسلام میں اُس کی رضا ہے۔ آمَنَّا وَصَدَّقْنَا ط

☆ سیدنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تعالےٰ عنہما سے بھی ترمذی شریف میں ایسا ہی مروی ہے۔

○ اللہ تعالیٰ کی جس روز خاص نعمت مائدہ یا نعمتِ عظیمہ "آیتِ کریمہ" نازل ہوئی ہو اُس روز عید منانا خوشیاں کرنا اور شکرِ الٰہی بجا لانا طریقۂ صالحین ہے۔ اِس میں کچھ شک نہیں کہ سیدِ عالم "صلی اللہ علیہ وسلم"، اللہ تعالیٰ کی عظیم تر نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہیں اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادتِ مبارک کی یادگار میں عید میلادِ شریف منانا اور اظہارِ فرح و سرور کرنا مستحسن، محبوب اور امرِ محمود ہے اور جو لوگ اِس روز محافل میلاد منعقد کرتے ہیں۔ دُنیا میں ربّ کریم کے فضلِ عمیم اور آخرت میں وُہ جنّتُ النّعیم میں داخل ہوں گے "یہ میلادِ شریف تذکیر بایّامِ اللہ میں داخل اور عین منشاءِ خداوندی ہے"۔

☆ فَلْیَفْرَحُوْا پس چاہیئے کہ وُہ خوشیاں منائیں۔ فرحت اور اطمینان کا تعلّق قلب سے ہے یعنی قلبی اور رُوحانی خوشی۔ کسی پیاری اور محبوب چیز کے پالینے سے دل کو جو لذّت حاصل ہوتی ہے اُسے فرح کہتے ہیں۔ مومن کے لیئے ہادیِ سُبل، فخرِ رُسل مولائے کُل، احمدِ مجتبےٰ محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر اور کون محبوب ہے؟ مومن کا قلب تو ذکرِ مصطفےٰ، نعت اور صلوٰۃ وسلام سے فرحت پاتا ہے۔

☆ عیدِ میلادُ النّبی "صلی اللہ علیہ وسلم"۔ وَذَکِّرْھُمْ بِاَیّٰمِ اللہِ (سورۃ ابراہیم ۵) کی ہو بہو تفسیر اور تنویر ہے۔

○ عیدُ الفطر جو رمضانُ المبارک کے روزوں پر بطورِ تشکّر ملی اور عیدُ الاضحیٰ جو حجِ بیت اللہ کی سعادت پر اُمّتِ مرحومہ کو بطورِ انعام ملی۔ یہ دونوں عیدین اس عید پر تصدق ہو جائیں جس کے صدقہ میں یہ عیدیں[ع] ملیں اور وُہ ہے عید میلادُ النّبی "صلی اللہ علیہ وسلم"، جو حضور کی ولادت باسعادت پر ملی۔ یاد رہے۔ ہمیں ایمان ملا حضور کا صدقہ قرآن ملا سرکار کا صدقہ اور رحمٰن ملا محمدِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا صدقہ۔ اگر حضور نہ آتے تو کچھ نہ ملتا۔ نہ رمضان ملتا۔ نہ قرآن ملتا، نہ ایمان ملتا اور نہ ہی رحمٰن ملتا اور یہ سب کچھ انعامِ محبّت سے حضور کا صدقہ ہے۔ لہٰذا محبّت والوں کو جو عید ملی اُس کو بزبانِ محبّت "عُرفاً" عید[ع] میلاد کہتے ہیں اور یہ کائناتی جشنِ نبوی ہے۔ عرش پر ملائکہ نوری اور فرش پر مومن تقریباتِ مسرّت منا رہے ہیں اور چہار سُو صلوٰۃ وسلام کے نغمے گونج رہے ہیں اِسی فرحت

ع۔ آسمان پر ملائکہ کی عیدیں شبِ برات و شبِ معراج ہیں۔ ع۔ یہ زمین آسمان میں کائناتِ عالم کی اجتماعی عید ہے۔

اور مسرّت کا ربّ کریم نے اس آیتِ پاک میں حکم دیا کہ اُس کے فضل اور اُس کی رحمت پر خوب خوشیاں مناؤ۔ ربِّ کریم کی حمد و ثنا، تسبیح و تہلیل، ذکر و فکر اور رسولِ کریم کی نعتیں اور معجزاتِ ولادت بیان کرو اور صلوٰۃ و سلام اور دُعا پہ اختتام کرو یہ مجالس مقدسہ بعنوانِ مولود شریف مِنْ کُلِّ الْوُجُوْہ امورِ خیر کا مجموعہ ہیں ؎

باغِ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا ‎ ‎ بلبلیں گاتی ہیں گلشن میں ترانہ نور کا
نور کا سر پر عمامہ اور شملہ نور کا ‎ ‎ اُڑ رہا ہے عرشِ اعظم پر پھریرا نور کا
ڈھلک آیا ریشِ انور پر پسینہ نور کا ‎ ‎ نور کے خوشے میں ہے ہر دانا دانا نور کا
معنیٔ نُوْرٌ عَلٰی نُوْر شبِ اسرا کو کھلے
چہرۂ پُر نور پر باندھا جو سہرا نور کا ‎ ‎ "امیر بدایونی"

ولادت باسعادت :- بوقتِ صبحِ صادق بروز پیر، ۱۲ ربیع الاوّل (۲۲ اپریل ۵۷۱ء، سنہ عام الفیل) شہر مکہ معظمہ، جبلِ ابوقبیس کے دامن "محلہ قشاشیہ اور مسفلہ کے درمیان" نزد محلہ بنی ہاشم و قریش گلی سوق اللیل مکان نمبرا کو مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم[علہ] ہونے کا شرف ملا۔ ملائکہ کرام، خوشی اور مسرّت سے جھوم اُٹھے۔ حورانِ بہشتی نے جنّت میں خوشی کے ترانے گائے عالمِ دنیا خوشبو سے مہک اُٹھی اور خوشبوئے گلاب کے جھونکے آنے لگے۔ بادِ صبا اور بادِ نسیم جگہ بجگہ خوشیاں بکھیرنے اور خوشخبریاں دینے لگیں توحید کا گلشن جو پیارے مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنے دستِ رحمت سے لگایا اُس کی خوشبو سے جزیرۂ عرب اور سارا عجم لہلہانے اور جگمگانے لگا اور ہر طرف اَللّٰہُ اَللّٰہُ کے ڈنکے بجنے لگے۔

حدیثِ نبوی :- بروایت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی دُعا[علہ۲] اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت

علہ نجدیہ سعودیہ نے مکان مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، کو گرا کر لائبریری کا دفتر بنا کر مقفل کر دیا ہوا ہے۔

علہ۲ دعائے خلیل رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا (سورۃ البقرہ ۱۲۹) اے اللہ سبحانہٗ وہ آخر الزمان نبی مبعوث فرما۔ آپ کی یہ دُعا ربِّ قدوس نے قبول فرمائی اور اڑھائی ہزار (۲۵۰۰) سال بعد آپ کے نسبِ عالیہ سے محمد مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" مبعوث ہوئے۔ انبیاء و مرسلین اپنے اپنے زمانہ میں بشارتیں دیتے تھے اور تمام کائناتِ ارضی و سماوی کا

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

اور اپنی والدۂ مطہرہ کا خواب"، جو اُنھوں نے قبل از ولادت دیکھا"۔ کی تعبیر ہوں۔ اِس حق خواب کی برحق تعبیر سے ثابت ہُوا کہ سیّدہ آمنہ خاتونِ جنّتُ الفردوس رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنہَا کو علم یقینی تھا کہ آخرُ الزّمان نبی مُحمّد مُصطفےٰ عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاء میری گود میں رونق افروز ہیں۔ اَلحمدُ لِلّٰہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُنذُ کَانَ فِی المَھدِ صَبِیًّا اِلٰی اَن صَارَ شَابًّا زَکِیًّا وَ کَھلًا مَّرضِیًّا ط

خُوشبُو یہ پیاری پیاری کس گل کی آرہی ہے
بادِ صَبا یہ کس کا مُژدہ سُنا رہی ہے
ابرِ بہاری ہر سُو چھڑکاؤ کر رہی ہے
بادِ سحر خُوشی سے پنکھا جھلا رہی ہے
آمد ہے اُسی کی جس کا اللہ ہے شاہد
فوجِ نجوم کس کے ہمراہ آرہی ہے
ہر جا ترانہ سَنجی صَلِّ عَلَی النَّبِیّ کی
حُبِّ نبی دلوں میں کیا رنگ لا رہی ہے "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ امامِ رَبّانی مجددِ الفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّحمانی مکتوبات شریف میں ارقام فرماتے ہیں:

بایَد دانست کہ خَلقِ محمّدی در رنگِ خَلقِ سائرِ افرادِ انسانی نیست بلکہ بخَلقِ ہیچ فردے از افرادِ عالَم مُناسبت ندارد کہ اُو صلی اللہ علیہ وسلم باوجُود نشاءِ عنصری از نورِ حق جَلَّ و عَلیٰ، مخلُوق گشتہ است کَمَا قَالَ عَلَیہِ وَعَلٰی آلِہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ ط خُلِقتُ مِن نُّورِ اللّٰہِ دیگراں را ایں دولت مُیسّر نشُد۔

جاننا چاہیئے کہ پیدائش محمّدی دوسرے افرادِ عالم میں کسی انسان کی طرح نہیں اور کسی سے مُناسبت نہیں رکھتی کہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" باوجُود جسمِ عنصری کے نورِ حق سے پیدا ہوئے جیسا کہ خود نبیِّ پاک عَلَیہِ وَعَلٰی آلِہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ نے فرمایا کہ "مَیں اللہ کے نور سے پیدا ہُوا ہوں"، اور دُوسرے کسی کو یہ دولت مُیسّر نہیں۔ مکتوب نمبر ۱۰۰ دفتر سوم

☆ حضورِ سیّدی و مُرشدی سیّد نورُ الحسن شاہ بُخاری قُدِّس سِرُّہُ النوُّرانی فرماتے ہیں۔

○ حضرت آدم صفیُّ اللّٰہ علیہ السَّلامُ، خلیفۃُ اللّٰہ سے شجرِ رسالت کا پودا پیدا کر کے

۔ نورِ حق کی تجلّی سے نورِ محمّدی عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کو پیدا کیا گیا۔ از محمّد عنایت اللّٰہ

بقیہ حاشیہ

ذرّہ ذرّہ اِس حقیقتِ ثابتہ کا مُنتظر تھا۔ بشارتِ مسیح اور سیّدہ والدہ کے رؤیائے صادقہ کی تعبیر حقیقتِ ثابتہ بن کر ظاہر ہُوئی۔ جیسے حضور علیہ الصَّلوٰۃ وَالسَّلام کو وحیِ جلی کے نزول سے پہلے چھ ماہ "وحیِ منامی" سچّے خواب جن کو مُبشّرات کہا جاتا ہے۔ آتے تھے اور اُن کی تعبیر بہت جلد پوری ہو جاتی۔ ۱۲ منہ، عُفِیَ عَنہٗ

حضرت عیسیٰ رُوح اللہ علیہ السّلام "پھولوں" تک پہنچا اِس باغیچۂ رسالت میں طرح طرح کے پھول کھلتے رہے[1] اور پھر ہمارے رسُول حضور پُرنور محمدٌ رّسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچ کر بار آور ہوگیا۔ کَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصۡلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرۡعُهَا فِى السَّمَآءِ[2] پر نبوّت اور رسالت کی تکمیل ہوگئی اور آپ خاتم النّبیّین بن کر عالمِ بالا سے عالمِ دُنیا میں تشریف لائے۔ آخر الزّمان نبی "الانسانُ فِی القرآن لِلاعلیٰ حضرت کیلانی"

قرآنِ پاک

۱۔ پ۶ سورۃُ المائدۃ آئیتِ کریمہ ۱۵ — ۲۔ پ۱۱ سورۃُ التوبہ آئیتِ کریمہ ۱۲۸

☆۱ قَدۡ جَآءَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيۡنٌ ۙ	بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔
☆ لَقَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ	بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسُول۔

○ اللہ جَلّ مَجدُہُ العظیم کا اسم پاک نُور جو اسماءُ اللّٰہ الحُسنیٰ سے ہے ذاتی اور توقیفی ہے اور اس آیتِ پاک میں ربِّ کائنات نے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو بھی نور[3] فرمایا۔ جو اسماءُ النّبیِّ الکریم سے عطائی اور تخلیقی ہے۔ حضور پُرنور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا وجود باجُود سراپا کمال ہی کمال اور نور ہی نور ہے اور اس نور کے حُسن و جمال کی تنویر نے عالمِ کائنات کا ذرّہ ذرّہ منوّر کردیا۔ نیز اِن آیاتِ کریمہ میں حضور نورِ مُجسّم، دُرِّ یتیم نُصلّی و نُسلّمُ علیہ کے میلادِ پاک کا بیان ہے اور "ترمذی شریف" کی حدیثِ پاک سے قیام ثابت ہے کہ سیّدِ عالم

ے نورٌ پر تنوین عظمت کی ہے یعنی عظیم ترین نُور صلی اللہ علیہ وسلم جن کے سامنے ہر عظمت ذیلی و طفیلی ہے۔

ع۱ سیّدی و مُرشدی اعلیٰ اللہ درجتہٗ نے کیسی پیاری اور لطیف، دلآویز و دل پسند تمثیل بیان فرمائی ہے۔

ع۲ پ۱۳ سورۃُ ابراہیم آئیتِ کریمہ ۲۴ جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑیں قائم اور شاخیں آسمان میں۔

ع۳ قرآن نور، شمس نور، قمر نور، ملٰئکہ نور، بَیتُ اللّٰہ، نَاقۃُ اللّٰہ، رُوحُ اللّٰہ، اَرضُ اللّٰہ اِس نسبت پہ کوئی اعتراض نہیں بلکہ اگر اعتراض ہے مُوحّد کو تو "نُورُ اللّٰہ" پر حالانکہ یہ نسبت عینی نہیں تعظیمی ہے۔ حضور نُصلّی و نُسلّم علیہ لاریب اور یقیناً نُورُ اللّٰہ ہیں۔ یہ سب نُور، نورِ مُحمّدی علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃُ والسّلام کے پرتو ہیں۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا نور اصل ہے اور یہ سب اُس کی فرع۔ اصل کے بغیر فرع کا قیام ناممکن اور مُحال ہے۔ فقیر نوری عرض کناں ہے۔

تیری ذات کی حقیقت جب بھی کسی نے پوچھی — قَدۡ جَآءَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ میرے لبوں پہ آیا

"صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنی پیدائش کا ، ذکرِ قیام کر کے بیان فرمایا تھا اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ جو روزِ اوّل سے اَللہ کے ہاں نُور تھا وُہ ہی ہمارے پاس رسُول بن کر تشریف لایا یعنی جو اَللہ کا نُور تھا۔ وُہ ہمارا رسُول ہے اور جو ہمارا رسُول ہے ۔ وُہ اَللہ کا نُور ہے۔ اُس نُور کی جلوہ گری اور اُس نُور کا ظہُور سیّدہ آمنہ کی گودی اور سیّدنا عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنہُما کے گھر میں ہُوا۔ نورُ اللہ میں نُور کی اضافت اَللہ کی طرف یہ بیانیہ اور تشریفی ہے۔ مثلاً بیتُ اللہ ، ناقۃُ اللہ ، رُوحُ اللہ اور نُورُ اللہ ، ارضُ اللہ جَلَّ شَانُہٗ ط

اَللّٰھُمَّ یَا نُوْرَ النُّوْرِ وَصَلِّ عَلٰی نُوْرِكَ الْمُنِیْرِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

معجز نما مشاہداتِ عالم :-

بَدَتْ فِیْ رِضَاعِهٖ مُعْجِزَاتٌ لَیْسَ فِیْهَا عَنِ الْعُیُوْنِ خِفَاءٌ عله

☆ کراماتِ سیّدہ طیّبہ آمنہ رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہا اور مُبشّرات :- اَلْکَرَامَۃُ مِنْ جِنْسِ الْمُعْجِزَۃِ ط مخدومۂ کائنات اُمُّ النّبی سیّدتنا آمنہ عله۲ بنتِ وہب ، آمینۂ امانت دارِ خُداوندی رَضِیَ اللہُ تعالیٰ وَرَسُولُہٗ عَنہُما سے مَروی ہے کہ بوقتِ ولادت ایسا نُور مُتنیر ہُوا ۔ فرش تا عرش یکدم مُنوّر ہو گیا اور سارا عالَم دُور و نزدیک مجھ پر روشن ہو گیا۔ اِس نُور کی روشنی سے مُلکِ شام کے محلّات نظر آئے اور ایک ایسی خوشبُو مہکی جس سے مشامِ دماغ مُعطّر ہو گئے اور کائناتِ ارضی و سماوی کا سارا جہاں ایک قسم کی خوشبُو سے بھر گیا۔ گلشنِ مُراد میں بادِ مُراد چلی اور جہان نُور سے معمُور ہو گیا عله۳ "اَلدُّرُّ الْمُنَظَّمُ فِیْ مَوْلِدِ النَّبِیِّ الْمُعَظَّمِ"

عله آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے ایّامِ رضاعت میں ایسے مُعجزات ظاہر ہُوئے جو کسی آنکھ سے پوشیدہ نہ رہے۔

عله۲ سیّدہ اُمّ النّبی آمنہ طیبہ رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہا نے جو معجز نما مشاہدات اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھے وُہ بے حد و حساب ہیں بطورِ برکت چند تحریر کرتا ہُوں۔

عله۳ سیّدنا عبدُ اللہ جو جنابِ پاک ، مُعززِ خطاب لَولاک عَلَیہِ صَلٰوۃُ اللہِ وَسَلامُہٗ مَادَامَتِ الْاَرْضُ وَالْاَفْلاک کے والدِ ماجد ہیں آپ کے وجُودِ مسعُود ، بدنِ شریف سے کستوری کی خوشبُو آیا کرتی تھی اور دادا پاک سیّدنا عبدُ المُطّلب رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہٗ کا پسینۂ مُبارک بھی مُعطّر تھا اور ماتھے پر نُور مانندِ ہلال چمکتا نظر آتا تھا۔ ابرہہ کے سفید ہاتھی

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

سُونگھ کر بھینی بھینی وُہ خوشبوئے تَن دیکھ کر رنگِ رحمت چمن در چمن
کہہ کے اَنتَ نبی، پڑھ کے صَلِّ عَلیٰ بُلبُلِ خوش نوا چہچہانے لگا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرُہٗ مِنْ
نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **مُعجزہ :۔ شہادت دینا**۔ امام سُہیلی نے ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُمَا سے روایت کیا۔

○ آپ "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے پیدا ہوتے ہی سب سے پہلے ربُّ العزّت کو سجدہ کیا اور شہادت کی اُنگلی سے اشارہ کر کے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللہِ "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" پڑھا۔ بَعْدَہٗ یہ کلماتِ تذکیر، تکبیر و تہلیل، تحمید و تمجید، تسبیح و تقدیس پڑھے۔ [1]

اَللہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا ، سُبْحَانَ اللہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا

باغِ طیبہ میں سُہانا پھول پھولا نُور کا مست بُو ہیں بُلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلُ
اللہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **مُعجزہ :۔ نار بُجھ گئی**۔ "حُسنُ الجردہ فارسی فی شرح القصیدۃ البردۃ"

○ ایوانِ کسریٰ پاش پاش ہو گیا اور اُس کا لشکر تتر بتر۔ نوشیرواں کے محل کے چودہ کنگرے از خود گر گئے اور ایران، فارس کے آتش کدے جو زرتشتی مذہب والوں نے ہزارہا سال سے جلا رکھے تھے یکدم بُجھ گئے یعنی نورؐ "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے نار کو بُجھا دیا اور بُحیرۂ سادہ خُشک ہو گیا۔ جس پر سارے بُت کدے بے رونق ہو گئے۔ [2]

ناریوں کا دَور تھا دل جل رہا تھا نُور کا تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نُور کا

٨

بقیہ حاشیہ

نے سر بسجود ہو کر سلام کیا۔ اَلسَّلَامُ عَلَی النُّوْرِ الَّذِیْ فِیْ ظَھْرِكَ یَا عَبْدَالْمُطَّلِبْ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ "انسانُ العیون ج ۱"

[1] امام ابنِ حجر مکّی نے تحفہ میں نصِ مفسّر کے حوالہ سے ارقام فرمایا کہ آپ "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے اپنا کلمہ پاک پڑھا اور اپنے آپ پر درُود شریف بھی پڑھا "بروایت" دورانِ سفر ایک مرتبہ آذان بھی پڑھی ہے۔ "۵۲۲ صفحہ ملاحظہ ہو"

[2] کسریٰ ملکِ ساسان شاہانِ عجم کا لقب ہے اور قیصر شاہانِ روم کا، خاقان شاہِ تُرک کا، فرعون شاہِ مصر کا، تُبَّع شہنشاہ یمن کا، نجاشی شاہِ حبشہ کا اور حضرت یُوسف علیہ السلام مصر کے شہنشاہ کو عزیزِ مصر کہا جاتا ہے ۱۲ منہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ هُوَ يُطْفِئُ
النَّارَ بِنُوْرِهٖ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ ۴ معجزہ ۔ کعبۂ معظّمہ تعظیم سے جُھک گیا :۔ "حُجَّۃُ اللّٰہِ الْعٰلَمِیْن"

○ کعبۂ مُشرّفہ آپ "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کے درِ اقدس کی طرف تعظیماً جھک گیا اور فرحت اور سرُور سے جُنباں نظر آتا۔ اُس نے حضُورؐ نورُ "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کے درِ اقدس کی طرف سجدہ کیا اور اچانک کعبۃُ اللّٰہ کے سارے بُت سر کے بَل گر پڑے ؎

تیرے ہی جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نُور کا رُخ ہے قبلہ نُور کا ابرُو ہے کعبہ نُور کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
كَعْبَةِ الْكَعْبَةِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ ۵ معجزہ ۔ طیّب وطاہر" صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "ط

○ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پاک صاف طیّب وطاہر ناف بُریدہ ، خَتنہ شُدہ تولّد ہُوئے آبِ کوثر سے غُسل شُدہ اور آنکھیں سُرمگین تھیں ؎

سُرمگیں آنکھیں حریمِ حق کے وُہ مُشکیں غزال تا فضائے لامکاں جن کا رمنا نُور کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الطَّيِّبِ الْمُطَيِّبِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ ۶ معجزہ :۔ آباء واجداد رضی اللہ تعالیٰ عنہم ط " افضلُ القُریٰ لِقُرّاءِ اُمّ القُریٰ "

○ ہمارے پیارے نبی ، کائنات کے رسُول ، اللّٰہ سُبحانہٗ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پاک شکموں اور پاک پُشتوں سے اَبًا عن جدٍّ دُنیا میں آئے ۔ اَلَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ۙ وَتَقَلُّبَكَ فِى السّٰجِدِيْنَ ۝ [علہ] ساجدین سے مُراد مُؤمنین کے اصلابِ کریمہ

؎ شیبۃُ الحمد ، السیّد ، فیّاض ، مطعمُ طیرِ السّماء ، متولّیِ کعبہ ، القاب جدِّ امجد عبدُ المطلب بن ہاشم رضی اللہ عنہ دیجا بہ علیناط

علہ پ ۱۹ سورۃُ الشّعراء آیتِ کریمہ ۲۱۹ وہ تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور ساجدین میں تمہارے دورے کو۔ حضور "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" نے اپنا نسب نامہ اکیس ۲۱ پُشتوں حضرت عدنان تک بیان فرمایا۔ آپ "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کے جدِّ اعلیٰ " آٹھارویں پُشت " حضرت مُضَر کے متعلق فرمایا۔ اُن کو گالی مت دو۔ وہ مجھ پر

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۱۱

اور مومنات کے ارحام طاہرہ ہیں۔ سیدنا آدم وحوا علیہما السلام تا سیدنا عبد اللہ و سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سب طیب و طاہر تھے یا بقول آپ کا نور انبیاء سے انبیاء کی طرف منتقل ہونا مراد ہے۔ "علامہ عبد الرحمٰن ابن جوزی الوفاء باحوال المصطفیٰ"

تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا   تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ
وَعَلٰی آبَائِهِ الطَّیِّبِیْنَ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆۷ معجزہ۔ ملائکہ کا زیارت کرنا:- "انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب"

○ سید الملائکہ جبرائیل امین علیہ السلام معہ ملائکہ حاملان عرش، نبی، عربی، ہاشمی، مکی، ابطحی "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نوری چہرہ کی زیارت کرتے اور ایک دوسرے کو مبارکیں دیتے اور خوش ہو ہو کر جھولا جھولاتے اور لوریاں دیتے اور درود و سلام عرض کرتے تھے۔

کٓ گیسو ہٰ دہن یٰ ابرو آنکھیں عٓ صٓ   کٓھٰیٰعٓصٓ اُن کا ہے چہرہ نور کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ
وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆۸ معجزہ۔ نام مبارک[1] صلی اللہ علیہ وسلم

○ سیدہ آمنہ طیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ مجھے خواب میں ستر انبیاء علیہم السلام کی

بقیہ حاشیہ

ایمان لائے اور حضرت الیاس جب طواف کعبۃ اللہ کرتے تو آپ کی پیشانی سے نور چمکتا اور آگے آگے روشنی کرتا اور آپ اس نور کا تلبیہ سنتے اور خود بھی لبیک اللھم لبیک کہتے۔ بنا بریں آپ نے سب کاروبار چھوڑ چھاڑ کعبۃ اللہ کی مجاوری اختیار کر لی، تاکہ نور کی حفاظت ہو۔ پانچویں پشت پر جد اعلیٰ حضرت عبد المناف "مغیرہ" کو ان کے حسن و جمال اور پیشانی کے نور کی وجہ سے بطحا کا چاند کہتے۔ اور اس نور کی شعاعیں کعبۃ اللہ پر پڑتی تھیں۔

[1] اسم پاک محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" کا معنیٰ ہے جس کی حمد و نعت کل جہان نے سب سے بڑھ کر کی ہو" یا وہ ذات جس کی کثرت کے ساتھ اور بار بار تعریف کی جائے یہ پیارا نام دادا جان نے رکھا۔ اسم پاک احمد "صلی اللہ علیہ وسلم" کا مطلب یہ کہ جس نے کل کائنات سے بڑھ کر اپنے رب عز اسمہ کی حمد و ثناء کی ہو۔ یہ نام امی جان نے رکھا، اسم محمد سے حمد کی کثرت و کمیت اور اسم احمد سے حمد کی صفت اور کیفیت ظاہر ہوتی ہے۔ اسم "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

زیارت ہوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بکمال شفقت سے سر پہ ہاتھ پھیرا اور فرمایا آپ کا نام "محمد ﷺ" رکھنا یہ آخرالزمان نبی ﷺ ہیں ؎

انبیاء اجزاء ہیں تو بالکل ہے ٹکڑا نور کا
اس علاقہ سے ہے تجھ پہ نام سچا نور کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ
اِسْمُكَ نُوْرٌ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

12

بقیہ حاشیہ

پاک محمد، احمد "ﷺ" کا ہر حرف اسم پاک "اَللّٰہ" کی مانند بامعنیٰ ہے مثلاً اَللّٰہ جلّ شانہٗ کا الف حذف کردو تو لِلّٰہ بنتا ہے "اللہ کے لیئے" اور دوسرا حرف علیحدہ کردو تو لَہٗ بن گیا، اللہ کے واسطے، تیسرا حرف جدا کردو تو ہٗ رہ گیا وہ اللہ جلّ شانہٗ "مشارٌ الیہ معبودِ حقیقی ہے"۔ علیٰ ہذا القیاس لفظ محمد "ﷺ" اگر شروع میں مَ ہٹا دو تو حَمد بن گیا۔ معنیٰ تعریف، توصیف اور اگر حَ کو مزید کم کردیا جائے تو مُمدّ ہوا۔ مدد کیا ہوا۔ توپھر مَ کو جدا کیا تو مَد بنا۔ بلند، رفعتِ شان کے معنیٰ میں اور اگر مَ کو بھی کاٹ دو تو دَ "دال" رہ گیا معنی دلالت کرنے والا اللہ سُبحانہٗ، کی ذاتِ وحدانیت اور الوہیت پر اور آپ اپنی رسالت اور نبوت پر اور ان میں کوئی حرف مہمل نہیں کیونکہ آپ "ﷺ" محمودُ الخصال اور حمیدُ الصفات ہیں۔

☆ علم حساب کی رُو سے کائناتِ عالم کے اصل آپ "ﷺ" ہیں۔

○ کوئی نام لو اُس کے اعداد "عطر" نکالو۔ خلفاءِ راشدین کی تعداد اور عقیدت پر ۴ سے ضرب دو۔ پھر اُس میں ۲ جمع کرو کہ ارکانِ اسلام "توحید و رسالت" ۲ ہیں پھر پنجتن پاک کی نسبت حاصل کرنے کے لیئے ۵ سے ضرب دو۔ بعدازاں اُس کو اسمِ اعظم "وَدُود" سے محبت کی رنگن چڑھانے کے لیئے اُس کے اعداد ۲۰ پر تقسیم کرو تو پھر رب کا رنگ "یعنی اُس کا حاصلِ تقسیم" دیکھو۔ جو بچے اُس کو ۹ سے ضرب دو جو طبقاتِ آسمانی ہیں پھر تملیکِ مالکُ الملک ہر دو عالم علویات و سفلیات کے شہنشاہ، محمدِ مصطفیٰ، احمدِ مجتبیٰ "ﷺ" جن کے عرش پر ۲ وزیر اور فرش پر ۲ وزیر ہیں کے تحت کرنے کے لیئے اُن میں ۲ جمع کرو تو نتیجہ ہر حال میں ۹۲ ہوگا۔ جو اعداد ہیں اسمِ محمد "ﷺ" کے تو ثابت ہوا کہ جملہ کائنات کے آپ "ﷺ" اصل ہیں اور ساری کائنات آپ کی فرع۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ ربِ کریم نے ساری کائنات آپ "ﷺ" کے نور کی رنگن سے رنگنے کے لیئے "مثل سایہ" آپ کے قدموں میں رکھ دی ہے۔ فافہم ط از محمد عنایتُ اللہ نقشبندی مجددی ط کان اللہ لہٗ

☆۹ **معجزہ :- چاند سے باتیں کرنا :-**

○ عمُّ النبی سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں نے آپ کو گہوارہ میں چاند سے باتیں کرتے دیکھا ہے۔ آپ جس طرف انگلی یا ہاتھ سے اشارہ کرتے چاند اُدھر جھک جاتا۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا اے چچا! میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے اور میں چاند کو آسمان پر سجدہ کرتے دیکھا کرتا تھا۔ اور اُس کی تسبیح سُنتا تھا ؎۱ "النموذج اللبیب فی خصائص الحبیب"

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اُٹھاتے مہد میں ۔۔۔ کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
عَمَّیْہِ الشَّرِیْفَیْنِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆۱۰ **معجزہ ۔ خدمت گذار مستورات** رضی اللہ تعالیٰ عنہن ط

○ سیدہ آمنہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ بوقتِ ولادت شریف میں نے چند عفیفہ برقعہ پوش کو دیکھا جو خدمت گذاری کے لئے تشریف لائیں۔ اُن میں سیدہ حوّا، جدّہ عُلیا سیدہ ہاجرہ، سیدہ یوحانذ" والدۂ موسیٰ علیہ السلام" سیدہ مریم، سیدہ آسیہ حورانِ بہشتی رضی اللہ عنہن تھیں ۔جو زیارت کریں، چومتیں اور خوش ہوتیں تھیں ؎

پُشت پر ڈھلکا سرِ انور سے شملہ نور کا ۔۔۔ دیکھیں موسیٰ طور سے اُترا صحیفہ نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی جَدَّاتِ
الطَّیِّبٰتِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆۱۱ **معجزہ ۔ مُرضعہ سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ط**

○ حضور پُر نور" صلی اللہ علیہ وسلم " مُرضعہ؎۲ سیدہ حلیمہ سعدیہ بنت ابی ذُؤیب کے گھر رونق افروز ہوئے تو اُن کی عزبت غنا میں بدل گئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدومِ میمنت سے یہ (بمقامِ اشوطہ)

؎۱ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ کُنْتُ اَسْمَعُ سُجُوْدَ الْقَمَرِ اِمَامَ الْعَرْشِ وَاَنَا فِیْ ظُلْمَۃِ الْاَحْشَاءِ ط اَلْحَدِیْثُ الْمُبَارَکَہ"

؎۲ سیدہ حلیمہ کو محض دائی کہنا بے ادبی ہے۔ سیدہ اُمِّ ایمن، سیدہ ثویبہ رضی اللہ عنہن کو لونڈی کہنا سخت جہالت ہے۔ یہ رضاعی والدہ ہیں۔ سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اُن کی زیارت کو حاضر ہوا کرتے۔

خاندانِ بنی سعد ایسا نوازا گیا۔ کہ گھر بھر میں بہاریں آگئیں جس راہ چلتے وہ گلی مہک اُٹھتی اور جس وادی میں بکریوں کے ساتھ جاتے وہاں خوشبو پھیل جاتی اور ادب کا یہ عالم تھا کہ جب رضائی والدہ سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مدینہ طیبہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں تو آپ" صلی اللہ علیہ وسلم " نے تعظیماً کھڑے ہو کر اکرام فرمایا اور چادرِ انور بچھا دی اور جس پر تشریف فرما ہوئیں۔ اور پھر وہ مدینہ مطہرہ کی ہو کر رہ گئیں ؎

بڑی تُو نے توقیر پائی حلیمہ — کہ تُو ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مائی حلیمہ
بنی سعد کا دشتِ رشکِ چمن ہے — گُلِ ہاشمی جن کے لائی حلیمہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُنْذُ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا وَعَلٰى مُرْضِعَةِ الطَّاهِرَةِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆۱۲ **معجزہ ۔ روزِ سعید اور بدرِ مُنیر" صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " ط ؎**

نثار تیری چہل پہل پہ ہزار عیدیں ربیعُ الاوّل
سوائے ابلیس کے سبھی تو جہاں میں خوشیاں منا رہے ہیں

★ جس روز حضور" صلی اللہ علیہ وسلم " کی ولادت ہوئی اِس معجزہ کا ظہور ہوا کہ تمام جہاں میں سب کے ہاں لڑکے ہی پیدا ہوئے تاکہ سارا جہان خوشیاں منائے۔ اہلِ عرب لڑکی کی پیدائش پر مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝ (سورۃ النحل ۵۸ منہ کالا غصے سے بھرا ہوا) کی تصویر ہوتے ہیں اِس روز صرف ابلیس علیہ لعین یہ تصویر بنا اور غمگین ہو کر اپنے سر پر خاک ڈالی۔[1]

★ جب آیتِ کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط کا نزول ہوا تو بھی ابلیس نے اپنے سر پر خاک ڈالی۔

★ بابُ العمرہ دارُالندوہ میں جب مشرکین نے میٹنگ کی تو شیطان اُن سے طبعی موافقت کی بناء پر شیخ نجدی کی شکل میں آیا اور قتل کا مشورہ دیا۔ شیطان تین مرتبہ شیخ نجدی کی شکل بنا تو پھر لغت میں (فیروز اللغات) لفظِ شیخ نجدی شیطان کا ہم معنیٰ اور مترادف بن گیا۔

ع۱ مشکوٰۃ المصابیح ج۲ کی حدیث پاک دعائے یمن وشام میں جب ایک صحابی نے وَفِيْ نَجْدِنَا کا عرض کیا تو آپ نے توجہ نہ فرمائی اور دانائے خفایا وغیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَبِهَا يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ وہاں شیطان کا سینگ پیدا ہوگا۔ شیطان کا شیخ نجدی کی بار بار ہم شکل بننا اُس کے ہمزاد ہونے کی علامت ہے اور طابق النعل بالنعل کی دلیلِ ذلیل۔ فافہم ط ۶

تھا شیطان نجدی ایک بیچیا بڈھے کی صورت میں
چل کر دور سے آیا تھا اِس بزمِ لعنت میں

مسئلہ :- وہ بزم جس میں سرورِ کائنات "ﷺ" کا ادب و محبت سے بھرپور انداز میں ذکر ہو وہ بزمِ رحمت ہے اور جس بزم میں تلاوت، ذکرِ معبود، ذکرِ محبوب، حمد و ثنا اور صلوٰۃ و سلام نہ ہو وہ بزمِ لعنت ہے ؎

ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا — تجھ کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمُبَشِّرِ فِی
الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ - بکریوں کا اظہارِ محبت کرنا :-

○ سیدہ اُمِ رضاعیہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ حضور "ﷺ" میری گود میں سوتے تو آنکھیں نیم وا اور ہاتھوں کی مٹھیاں بند ہوتیں۔ بکریاں میرے قریب سے گزرتیں تو میرے پاس آ آ کر سرِ مبارک کو چومتیں۔ قدموں کو چاٹتیں جس سے اُن کا دودھ بہ نسبت دوسرے لوگوں کی بکریوں کے زیادہ لطیف اور خوشبودار ہوتا ؎

احمد رضا دل مٹھی میں لے کر سوتے ہیں رحمتِ جاں
ننھے سے قدموں کو آنکھوں پہ رکھ کر ہو جاؤں میں قرباں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّسَجَدَتْ بَیْنَ
یَدَیْہِ الْغَنَامُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ - مہرِ نبوت :-

"مدارج النبوۃ الشیخ المحقق"

○ حضور پُرنور شافع یوم النشور ﷺ کے دایاں کندھے کے پاس اُبھرا ہوا گوشت تھا۔ جس پر لکھا تھا۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ ط "ﷺ" اور یہ مہرِ نبوت تھی۔ انبیاء علیہم السلام پر یہ مہرِ نبوت لگی تو وہ نبی بن کر جلوہ افروز ہوئے [1]

[1] افضل الرسل، ہادیِ خیر السبل مولائے کل "ﷺ" کے طفیل حافظِ قرآن اور عالمِ دین کے سینہ میں مہرِ نبوت "ﷺ" لگی ہوئی ہے۔ یہ غلامی کی سند ہے۔ - ۱۲ منہ غفر لہٗ ولوالدیہ ط

کیا بنا نامِ خُدا اَسراء کا دُولہا نُور کا　　　سر پہ سہرا نُور کا بَر میں شہانہ نُور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الشَّامَۃِ (مہرِ نبوت)
وَصَاحِبِ الْعَلَامَۃِ (معجزات) وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

۱۵ معجزہ ۔ شقُ الصَّدر :۔ مُحدّث شام ابن عساکر ابُوالقاسم علی الدمشقی علیہ الرحمۃ ط

○ شقُ الصَّدر ۴ مرتبہ ہُوا پہلی بار جب سیّدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف فرما تھے۔ سیّدنا جبرائیل علیہ السّلام نے سینہ مُبارک کو چاک کر کے قلبِ انور کو نکالا اور جنّت کے زرّیں تشت میں رکھ کر آبِ زمزم شریف سے دھویا اور علم و حکمت بھرا اور دو مرتبہ زمانۂ بعثت میں شقّ القمر اور شقُ الصَّدر کی آپس میں ایک گونہ نسبت[عل] ہے۔ قمر نُور ہے اور قلبِ اطہر منبعِ نُور اور صدرِ اطہر مرکزِ نُور شقُّ القمر کے بعد التیام ہُوا بعینہٖ شقُّ الصَّدر کے بعد بھی سیوُن کا نشان نظر آتا تھا ؎

یاں بھی داغِ سجدہ طیبہ ہے تمغا نُور کا　　　اے قمر! کیا تیرے ہی ماتھے ہے ٹیکا نُور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الظَّلَامِ وَقَمَرِ
التَّمَامِ وَشَفِیْعِ الْاَنَامِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

۱۶ معجزہ ۔ زیارت کرنا :۔　　　"القصیدۃ البردہ شریف"

○ جدِّ امجد سیّدنا شیبۃ الحمد (عبدالمطلب) بن ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ کعبۃ اللہ شریف میں آپ کی ولادتِ پاک کی اطلاع پا کر جب میں گھر میں داخل ہونے لگا تو ایک

نوٹ : حضرت عبداللہ، حضرت عبدالمطلب، سیّدنا ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسّلام کے ہمشکل تھے۔ العنم

عل قمر کو قلبِ اطہر سے یک گونہ نسبت ہے۔ کہ فرمایا عرشِ الٰہی پر چاند کے سجدہ کی آواز میں سنتا تھا۔
۱۔ چاند اور قلبِ اطہر دونوں اللہ سُبحانہٗ کے اسم " نُور " کے مظہر ہیں۔ ۲۔ چاند سُورج سے نُور حاصل کر کے رات کی تاریکی کو روشن کرتا ہے اور قلبِ اطہر ذاتِ الٰہی سے نُور کا استفادہ کر کے مُومنین کے قلوب کو منوّر کرتا ہے۔ ۳۔ جس طرح چاند شق ہُوا اسی طرح قلبِ اطہر کو شگاف ہُوا۔ ۴۔ چاند چوتھے آسمان پر بُلند ہے اور قلب از خود مقام بُلند ہے۔ ۵۔ چاند کھیتوں کو سر سبز کرتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی قلبی توجّہ سوختہ دلوں کو سر سبز کر دیتی ہے ؎　کھیلتے تھے چاند سے بچپن میں حضرت اِس لئے
آپ سراپا نُور تھے اور وُہ کھلونا نُور کا

حسین وجمیل نوجوان نے مجھے روکا اور کہا ٹھہریئے ۔ مَیں ایک فرشتہ ہُوں۔ ربُّ العرش العظیم نے عرش والوں سے وعدہ فرما رکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت پر سب سے پہلے تمہیں زیارت کرائی جائے گی۔ لہٰذا فرشتے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو عرش اور جنّت کی طرف لے گئے ہُوئے ہیں ؎

آنکھ مل سکتی نہیں در پہ ہے پہرہ نور کا
تاب ہے بے حُکم پر مارے پرندہ نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّفِی السَّمَآءِ اَحْمَدُ وَّفِی الْجَنَّةِ مَحْمُوْدٌ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ - آثارِ نبوّت چہرۂ اقدس پر نمایاں :- "مدارج النبوۃ"

① جناب ورقہ بن نوفل نے چہرۂ انور سے پہچان کر سیّدہ اُمّ المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا اِن پر وُہ ناموس اکبر "جبرائیل" اُترا ہے جو سابقین انبیاء پر وحی لے کر اُترا تھا اور یہ آخر الزّمان نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" ہیں اور ایمان لایا۔

② بچپن میں بارہ سال کی عُمر شریف میں اپنے شفیق چچا حضرت ابُوطالب کے ہمراہ مُلکِ شام کے سفر پر تشریف لے گئے تو راہ میں بحیرہ راہب نے دیکھا کہ آپ جس راہ سے گزرتے شجر جُھک کر سلامی دیتے اور کہتے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ اور حجر کلمہ پڑھتے تو اُس نے حضرت ابُوطالب سے کہا۔ اِن کو واپس لے جاؤ اِن کے چہرۂ اقدس سے آثارِ نبوّت نمایاں اور ظاہر ہیں کہیں شام کے یہود گزند نہ پُہنچائیں کہ یہ آخر الزمان رسول "صلی اللہ علیہ وسلم" ہیں [1]

؎ ابُوجہل کی مُٹھی میں کنکریوں کا کلمہ شہادت پڑھنا مشہور معجزہ ہے۔

[1] کُتُب سماویہ سابقہ میں نبی آخر زمان کے اوصاف واضحہ بیان ہُوئے ہیں جس سے علماءِ یہود و نصاریٰ نے حضور کو پہچان لیا کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں اور احبار یہود سے حضرت عبداللہ بن سلام، ورقہ بن نوفل، بحیرہ راہب اور نسطورا مشرّف باسلام ہُوئے بعثت کا انتظار کرتے اور معرفت تامہ رکھتے تھے۔ مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے ورقہ بن نوفل کو جنّتی فرمایا اور خواب میں اُسے اچھی حالت میں مُعائنہ فرمایا ۱۲ منہ غُفرلہٗ الذنب

(۳) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا پہلا سفرِ تجارت بعمرِ ۲۵ سال شریف ہُوا تو حبشہ کے نسطورا نامی راہب نے رنگ ڈھنگ، قد و قامت، چہرہ مُہرہ، خدّ و خال، چال ڈھال اور آخر میں مُہرِ نبوّت سے پہچان لیا کہ علاماتِ سعادتِ رسالت و نجابتِ نبوت کو دیکھ کر ایمان لے آیا ؎

مُصحفِ عارض پہ ہے خطِّ شفیعہ نُور کا — لو سیہ کارو! مُبارک ہو قبالہ نُور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَلَّمَتْ عَلَیْہِ
الْاَحْجَارُ وَالْجِبَالُ وَالْاَشْجَارُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

۱۲ معجزہ - بادلوں کا سایہ کرنا :- "مدارج النبوۃ"

○ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" ایامِ طفولیت میں جہاں کہیں باہر تشریف لے جاتے تو شجر و حجر جُھک جُھک کر اور خُوشی سے جُھوم جُھوم کر سلام کرتے تھے۔ سفید بادل کا ٹکڑا "درختوں کے سایہ کی طرح" سایہ کرتا ہُوا ساتھ ساتھ چلتا تھا اور ملائکہ نوری حفاظت کرتے تھے ؎

تُو ہے سایہ نُور کا ہر عضو ٹکڑا نُور کا — سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نُور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ
تُظِلُّہُ الْغَمَامَۃُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

۱۳ معجزہ :- دُودھ پلانے والیاں :- "تلخیص شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام"

○ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حقیقی والدہ ماجدہ، دادیاں، نانیاں تا سیّدہ حوّا رضی اللہ تعالیٰ عنھنّ سب مومنہ اور جنّتی ہیں۔ اَللہ اَللہ شانِ قدرت آپ کی دائیاں کھلائیاں خادمہ سب جنّتی اور ولادت شریف کے وقت ہاتھوں پر لینے والیاں سیدہ شفاء والدۂ ماجدہ "حضرت عبدالرحمٰن بن عوف یکے از عشرہ مُبشّرہ" اور سیدہ فاطمہ بنتِ عبداللہ موجود تھیں۔ مسِّ جسمِ اطہر کی برکت سے ظہورِ نبوّت تک عُمر پائی اور ایمان لائیں۔ بزمانۂ رضاعت سب سے پہلے اپنی والدۂ ماجدہ کا سات روز دُودھ پیا پھر اُمِّ فروہ کا اور پھر حضرت ثویبہ اسلمیہ نے دُودھ پلایا تو دوزخ سے آزادی کی بشارت پائی یہ صلۂ خدمت تھا کہ جنّت ملی۔ اپنی والدہ سیّدہ کے وصال کے بعد حضانت کے فرائض برکتہ اُمِّ ایمن نے ادا کئے اور خدمت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی گود میں آرام پاتے اور اپنی

اُمِّ رضاعیہ کو اَنتَ اُمّیِ بَعدَ اُمّی کے مُبارک لقب سے یاد فرماتے۔ حضرت حلیمہ سَعدیّہ جب اپنے گھر لے کر چلیں تو راہ میں قبیلہ بنُوسُلیم کی عَواتِکہ تین بیبیوں نے حضُورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو گود لیا۔ پیار کیا اور اُن پاک کنواریوں کے دُودھ اُتر آیا پلایا تو ایمان پایا۔ عاتکہ کا معنیٰ "طاہرہ، پاکیزہ، شریفہ، کریمہ، سراپا عطر آلُودہ" حضرت شیما بنت حلیمہ سَعدیّہ، جو صُبح و شام کھیلاتیں اور سُلاتیں اور پیار سے اپنے سینہ پر لٹا کر دُعائیہ اشعار پاکیزہ کلمات عرض کرتیں وُہ سب مُومِنہ تھیں رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنھُنَّ وَعَنھُم ط "زادالمعاد"

☆ سندُ المُحقّقین امام ابُوبکر ابنُ العربی علیہ الرحمۃ نے سراجُ المُریدین میں ذِکر کیا۔

لَم تَرضَعہُ مُرضِعَۃٌ اِلَّا اَسلَمَت ط | جن کا دُودھ پیا وُہ سب ایمان لائیں۔

نہ حلیمہ بھید کُھلا ہے یہ نہ مقام چُون چُراں ہے یہ | تو خُدا سے پوچھ وُہ کون تھے تیری عظمتیں جو بڑھا گئے

○ سیدہ برکۃ اُمِّ ایمن رَضِیَ اللہُ عَنھَا کو حضُورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے طلبیٔ مدینہ منوّرہ پر راستہ میں سخت پیاس لگی تو اُن کے لئے جنّتِ عدن سے ربّ کریم نے آبِ سبیل کا ایک ڈول نوری رسّی سے اُتارا۔ پیا اور ایسی سیراب ہُوئیں پھر ساری زندگی پیاس نہیں لگی۔ یہ والد حقیقی سیّدنا عبدُاللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُ کی خادمہ تھیں۔ جب آپ زیارت کے لئے حاضر بارگاہ رسالت ہوتیں تو سرورِ مخلوقات علیہ اَلفَ اَلفِ تحیّاتٍ وّصلوات ط اپنی رداءِ مُبارک اُتار کر بچھا دیتے اور اپنی رضاعی اُمّی کی عظمتِ شان کے لئے قیام فرماتے اور حضرت ثُوَیبہ اسلمیّہ رَضِیَ اللہُ عَنھَا کے لئے کپڑوں کے تحائف ارسال فرماتے۔ ان سب پاک بیبیوں نے خدمت گُزاری کی برکت سے بعثت تک لمبی عمر پائی اور ایمانی دولت سے بھی مالا مال ہو گئیں۔ اُن کے ذکرِ خیر کے مَشرق تا مَغرب، اِنس و قُدس کی مجالس اور محافل میں تذکرے ہیں اور فضائل و برکات کے نغمے گُونج رہے ہیں۔

" اُمّتِ مُسلمہ اُن کے وسیلہ جلیلہ عظیمہ سے اپنے والدین کی بخشش کی خیرات مانگتی ہے اور ربِّ غفُور سے بشارتیں پا کر اُن پر درُودِ پاک کے پھُول نچھاور کرتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الاُمِّیِّ الطَّیِّبِ المُطَیَّبِ
وَعَلٰی اُمَّھَاتِ المُؤمِنِینَ الطَّیِّبِینَ وَاٰلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلِّم

۴

☆ معجزہ ۵ - درود و سلام کے نوری موتی نچھاور کرنا:-

○ حضرت عزّت جلّت شانہٗ کے حکم پر سیّدنا جبرائیل علیہ السّلام نے ملاءُ الاعلیٰ سے اعلان کیا۔ فرش کو پاک صاف اور عرش کو سجایا جائے کہ ظہورِ قدسی کا وقت آن پہنچا ہے تو فرش و عرش طرب سے جھوم اُٹھے۔ غلمان و حورانِ عین نے جنّتِ عدن سے نکل کر فضا کو عطر بیز کر دیا اور دہلیز آمینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بوسے دیئے اور گیت گائے۔ صلوٰۃ و سلام کے سہرے چڑھائے۔ فرشتوں نے جنّتُ الفردوس کے دروازے کھول دیئے کہ عدنانی نبی محمدّ عربی "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درود و سلام عرض کر کے زیارت کرتے ربُّ العُلیٰ نے رضوانِ جنّت کو حکم دیا کاشانہٗ اقدس تک پردے اُٹھا دو تا کہ نوری ملائکہ جنّت النّعیم سے میرے ساتھ مل کر محبوب پر صلوٰۃ و سلام کے نوری موتی برسائیں۔

☆ اے ایمان والو! آؤ ہم بھی سب مل کر حضور قبلۂ جان، کعبۂ ایمان "صلی اللہ علیہ وسلم" کی آمد کی خوشی میں ادباً کھڑے ہو کر تعظیماً جھک کر سلام عرض کریں اور ربِّ کریم کے باغِ رحمت سے پھول لے کر جہاں جہاں رسولِ معظّم نے قیام اور آرام کیا۔ وہاں وہاں نچھاور کریں اور نقدِ جان و دل نقشِ پا پر قربان کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَقَّ حَمْدِہٖ ط ۵

اَلَا یَآ اَیُّھَا السَّاقِیْ اَدِرْ کَاْسًا وَّ نَاوِلْھَا	کہ بر یادِ شہِ کوثر بنا سازیم محفلہا
غریقِ بحرِ عشقِ احمدیم از فرحتِ مولد ﷺ	کجا دانند حالِ ما سبکسارانِ ساحلہا
مگرداں رُو ازیں محفل رواکر باب سنّت را	کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا
دریں جلوت بیا از ماہِ خلوت تا خدا یابی	مَتٰی تَلْقَ مَنْ تَھْوٰی دَعِ الدُّنْیَا وَاَمْھِلْھَا
دلم قربانت اے دورِ چراغِ محفلِ مولد	زتابِ جعدِ مشکینت چہ خون اُفتاد در دلہا

رضائیت مست جامِ عشق ساغر باز میخواہد
اَلَا یَآ اَیُّھَا السَّاقِیْ اَدِرْ کَاْسًا وَّ نَاوِلْھَا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْعَرَبِیِّ التِّھَامِیِّ الْمَکِّیِّ الْمَدَنِیِّ الْقُرَشِیِّ الْھَاشِمِیِّ الْعَدْنَانِیِّ صَاحِبِ الْمُعْجِزَۃِ الْقَاھِرَۃِ وَاٰیَاتِہِ الْبَاھِرَۃِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

۵ یہ چالیس معجزات بمطابق مبارک عددم محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں - جو اسم جلالیہ اللہ کے م کا مظہر ہے - فافہم ایہا المومن ط ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُستفیضانِ دُرود و سلام

مُبسملاً وّحامدًا وّ مُحمّدًا اجلّ وعلا　　　مُصلیاً وّمُسلماً وّ محمّدًا سلّم اللہ وصلّی

☆ انبیاء علیہم السلام اور اصفیاء علیہم الرضوان میں ان چیدہ چیدہ نفوس قدسیہ کا ذکر کرتا ہوں جو حضور نور، نورٌ علیٰ نور، سیدِ یوم النشور سیّد الانبیاء محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود شریف کے فیضان سے فیضیاب ہوئے۔ مقبولانِ بارگاہِ احدیّت اور محبوبانِ بارگاہِ رسالت درود و سلام سے رطبُ اللسان رہے اور اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب اور درجات پر فائزُ المرام ہوگئے۔ " وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب " ط

" قیاس کُن زگلستانِ من بہار مرا "

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُرِنَتِ الْبَرَکَۃُ وَتَعَطَّرَتِ الْعَوَالِمُ بِطِیْبِ ذِکْرِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۱) سیدنا ابو البشر آدم صفی اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا حق مہر :-

☆ سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام جب جنت میں قیام پذیر ہوگئے تو اپنے دل میں آرزو کرتے تھے کہ کاش میرا کوئی ہم جنس پیدا ہوتا۔ تاکہ میں اس سے اُنس پکڑتا۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے رحمت فرمائی۔ فرشتوں کو حکم دیا کہ جب صفی اللہ علیہ السلام سوئیں تو اُن کی بائیں پسلی سے ایک خوبصورت ترین عورت بنائیں۔ جب وہ پیدا ہوئیں تو ایک لمحہ میں اُن کا قد و قامت درست ہوگیا۔ آپ بیدار ہوئے تو دیکھا میری ہم جنس ایک عورت میرے پہلو میں بیٹھی ہے پوچھا تو کون ہے؟ اللہ سبحانہٗ نے فرمایا یہ امتُ اللہ " اللہ کی بندی " ہے۔ اس کا نام حوّاء ہے۔ تیری اُنسیت کے لیئے میں نے اس کو پیدا کیا۔ اللہ ربُّ العزت نے حضرت آدم صفی اللہ اور حضرت حوّاء علیہما السلام کا نکاح کیا۔ ملائکہ گواہ بنے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے چاہا کہ ہاتھ لگائیں۔ تو حکم آیا۔

ے تفسیر فتح العزیز الشاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ۔

اے آدم علیہ السلام ! ابھی ہاتھ نہ لگانا جب تک اِس کا حق مہر ادا نہ کر لو۔ عرض کیا اے مولائے کریم ! وُہ کیا ہے ؟ فرمایا اس کا حق مہر یہ ہے کہ میرے محبُوب پاک صاحبِ لولاک حضرت مُحمّد مُصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دس مرتبہ دُرود پاک بھیجو۔ وُہ دُرودِ پاک یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ ط

○ جب حضرت ابو البشر آدم صفی اللہ علیہ السلام نے اللہ کے محبوب سیّد الانبیاء افضل التحیۃ والثناء پر بطورِ حق مہر درود شریف پڑھا تو درود شریف کی برکت سے ربُّ الارباب جل شانہٗ نے حضرت شیث علیہ السلام جیسا نبی بیٹا عطا فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُرِنَتِ الْبَرَکَۃُ
بِذَاتِہٖ مُحَیَّاہُ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۲) خوابِ اسد اللہ الغالب سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ط

☆ بعہدِ معدلت خلافتِ فارُوقی، حضرت علی مرتضےٰ (شہادت سنہ ہجری القدسیہ) رضی اللہ ورسولہٗ عنہما نے ایک خواب دیکھا کہ مسجدِ نبوی شریف میں فجر کی آذان سیدنا بلال رضی اللہ عنہ دے رہے ہیں۔ اور میں نے وضو کیا تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی۔ بعد از نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم محراب سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں کھجوروں کا طباق آیا۔ آپ نے اُن کو تقسیم کیا اور مجھے فرمایا اے علی مرتضےٰ! کھاتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور اُٹھائی اور میرے مُنہ میں رکھ دی۔ اس کھجور کی عجیب حلاوت تھی۔ ایسی شیریں اور مٹھاس میں نے آج تک کسی شئے میں نہیں پائی تو اسی عالم میں بیدار ہُوا تو اُس وقت مسجدِ نبوی شریف میں فجر کی آذان ہو رہی تھی اور وضو کر کے امیر المؤمنین فارُوقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ کے پیچھے نماز باجماعت ادا کی اور پھر آپ محراب شریف سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ میں نے چاہا کہ اپنا خواب بیان کروں لیکن بھول گیا۔ اتنے میں ایک طباق کھجوروں کا آپ کی خدمت میں پیش ہوا۔ تو آپ نے وُہ تقسیم فرمانا شروع کر دیا اور مجھے فرمایا اے علی مرتضےٰ! کھاتے ہو؟ میں نے کہا ہاں

عہ آدم علیہ السلام نے وصیت فرمائی بیٹا ! شہنشاہِ لولاک صلی اللہ علیک وسلم کا ہر مجلس میں ذکر کرنا اور ہمیشہ درود شریف پڑھتے رہنا۔

آپ نے ایک کھجور میرے مُنہ میں رکھ دی اور باقی صحابہ عظام میں لُٹا دیں۔ مَیں نے کہا مجھے ایک اور کھجور عطا کریں تو اِس پر سیّدنا فارُوقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا۔ ○ برادرِ من! اگر رات خواب میں نبیّ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" آپ کو دوسری کھجور دیتے تو مَیں بھی دیتا۔ مَیں نے تعجّب کیا اور دل میں کہا اَللہ تعالیٰ نے آپ کو مُطّلع فرمایا ہے میرے خواب سے پھر آپ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا اے علی مُرتضیٰ! مومن اپنے نُورِ فراست سے دیکھتا ہے۔ مَیں نے کہا اے سیّدنا امیرُالمؤمنین آپ نے سچ فرمایا۔ مَیں نے ایسا ہی خواب دیکھا ہے اور اِس کھجور کا وُہی مزہ، لذّت، حلاوت اور شیرینی پائی جو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے دستِ مُبارک کی کھجُور کی تھی اور فرمایا۔ اس رات مجھے شدّت سے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی یاد آئی اور مَیں ذکرِ مُصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" درُود شریف پڑھتا سو گیا[۱]

شاہِ مرداں، شیرِ یزداں، قوّتِ پروردگار
لَافَتیٰ اِلَّا عَلِی، لَاسَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَار "رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اَخِیْہِ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی
وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ صَلٰوۃً لَّا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی ط

☆ **چار یار پاک**: خُلفاءِ راشدین[۲] اور جُملہ صحابہ آپس میں رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (سورۃ الفتح ۲۹) کی تفسیر تھے۔ خلافت کے مسئلہ پر صحابہ میں بحث ہُوئی تو تاجدارِ ھَلْ اَتٰی سیّدنا علی مُرتضےٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ نے فرمایا۔ قَدِّمْ یَا اَبَا بَکْرٍ قَدَّمَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یُؤَخِّرُکَ ط آپ آگے بڑھیں اے ابُوبکر صدّیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ آپ نماز پڑھائیں جس کو رسُولُ اللّٰہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے آگے کیا اُس کو کون پیچھے کر سکتا ہے؟

☆ سیّدنا عُثمان ذُوالنُّورین رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ کی حفاظت کے لئے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

[۱] یہ دوسرا مصرعہ سیّدنا جبرائیل علیہ السّلام کا ہے اور پہلا شاہ عبدُالعزیز مُحدّث دہلوی علیہ الرّحمۃ کا۔

[۲] اعاظم واکابرِ صحابہ کرام المعرُوف چار یار کے اسمِ پاک حرف ع سے شرُوع ہوتے ہیں۔ اُن میں الشّیخین الکریمین عینِ نورِ مُحمّدی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم سے مُستفیض اور صاحبین شریفین عینِ نورِ نبوّت کے پروردہ اور فیض یافتہ ہیں یہ سب آپس میں عین ہیں جو اِن کو غین سمجھے وُہ از خود غین "غلط" ہے۔ ۱۲ منہ، غفرلہٗ ولوالدیہ ط

سینہ سپر رہے اور سیدنا امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ ثلٰثہ کے مُشیر تھے۔ آپ سے کسی نے پوچھا کہ اے سیدنا ابوالحسن! کیا وجہ ہے کہ ثلٰثہ خلفاءِ راشدین کے زمانہ میں فتوحاتِ مُلکی بہت ہوئیں اور آپ کے زمانہ میں یہ سلسلہ رُک گیا تو فرمایا اُن کے مُشیر ہم تھے اور میرے مُشیر تم ہو سُبحانَ اللہِ "کیسا جواب مُسکت اور پُرحکمت ہے؟ ؎

عینِ رُحماءُ بینھُم اند چہار سَرور — ابُوبکر و عُمر، عُثمان، حیدر "رضی اللہ تعالیٰ عنہم"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَی الشَّیْخَیْنِ الْکَرِیْمَیْنِ وَصَاحِبَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۳) سیدنا عُثمان ذُوالنّورین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا جشن شادی:۔

☆ خلیفۂ ثالث امیرالمؤمنین عُثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ (شہادت ۳۵ھ) کا لقب مُبارک ذُوالنّورین[عل] ہے کہ حضور نُورِ مُجسّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نُورِ نظر لختِ جگر سیدہ رُقیّہ طیّبہ و سیدہ اُمِّ کلثوم طاہرہ سلامُ اللہِ علیہما یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں تھیں۔

☆ سیّدنا عبدُاللہ بن عُمر رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ میں خواب میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے جمالِ باکمال کی زیارت سے مُشرّف ہُوا۔ دیکھا کہ نبی شبِ اسریٰ کے دُولہا صلی اللہ علیہ وسلم ایک عُمدہ گھوڑے پر سوار ہیں اور جلد از جلد کہیں تشریف لے جا رہے ہیں آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" ایک نُور کا حُلّہ پہنے ہوئے ہیں اور ایک نُور کی چھڑی آپ کے دستِ مُبارک میں ہے اور جُوتے کے تسمے بھی نُور کے تھے۔

میں نے عرض کیا یا رسُولَ اللہِ صلی اللہ علیک وسلم فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ میں آپ کا بہت مُشتاق ہوں، کہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا اے عبدُاللہ! میں بہت جلدی میں ہوں اِس وجہ سے کہ امامُ المتصدّقین عُثمان ذُوالنّورین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ، نے ایک ہزار اُونٹ معہ غلّہ فُقراءِ مدینہ مُنوّرہ میں تقسیم فرمایا ہے تو اللہ سُبحانہٗ نے اُن کا یہ صدقہ قبول فرمالیا اور اس کے عوض میں ربِّ کریم نے جنّت میں حضرت عُثمان غنی رضی اللہ عنہٗ

عل اہلِ طریقت کے نزدیک الشیخین الکریمین انوارِ نبوّتِ محمّدی اور حضرت امیر انوارِ ولایتِ محمّدی کے حامل ہیں اور حضرت عُثمان غنی باعتبار برزخیت انوارِ نبوّتِ محمّدی، انوارِ ولایتِ محمّدی سے مستفیض ہونے کی بناء پر ذُوالنّورین ہیں ؎ "خلاصہ مکتوباتِ قدسیہ"

نُور کی سرکار سے پایا دوشالہ نُور کا — ہو مُبارک تجھ کو ذُوالنّورین جوڑا نُور کا "علیٰ مَصْدرہا الصّلوٰۃ والسّلام"

کی شادی رچائی ہے اور میں اس مبارک شادی میں شرکت کے لئے جا رہا ہوں۔ "ازالۃ الخفاء"

☆ "حدائقِ بخشش" میں اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے ایک روایت نقل کی جو آپ کی عظمت پر شاہد ہے۔

يَقُولُ كَاَنَّهُمْ لِكَمَالِ الدَّهْشِ ذَهَبَتْ اَذْهَانُهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ (سورۃ القلم ۴۲) مَعَ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ اِلَّا جَلْوَةُ الْعَبْدِ لَا تَجَلِّى الْمَعْبُوْدِ كَمَا تَسْجُدُ اَهْلُ الْجَنَّةِ حِيْنَ يَرَوْنَ نُوْرَ رِدَاءِ عُثْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ تَحَوُّلَهٗ مِنْ بَيْتٍ اِلٰى بَيْتٍ زَعْمًا مِّنْهُمْ قَدْ تَجَلّٰى رَبُّهُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى	وہ کہتے ہیں کہ کمال ہیبت سے اُن سب کے ذہن اس آیتِ کریمہ کی طرف گئے یَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ اِلٰى آخِرِہٖ" باوجودیکہ وہ نہیں تھا مگر جلوہِ عبد نہ کہ جلوہ معبود، جیسا کہ سجدہ کرنے لگے جنّتی۔ جب دیکھا انھوں نے سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی چادر کا نور جبکہ وہ جنّت کے ایک مقام سے دوسرے مقام پر پھرتے تو گمان کیا انھوں نے کہ یہ تجلّی رب تبارک و تعالیٰ کی ہے [۱]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَاَشْرَقَ بِشُعَاعِ سِرِّهِ الْاَسْرَارِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

(۴) کشتۂ عشق رسول سیدنا بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ ؎

☆ سیدنا، ابوعبداللہ بلال حبشی رضی اللہ عنہٗ (وصال ۲۰ ہجری المقدس) کا شمار دربارِ رسالت کے عظیم المرتبت صحابہ اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ (سورۃ التوبہ ۱۰۰) میں ہوتا ہے۔ جن کا نام سنتے ہی فرطِ محبّت و ادب سے آنکھیں نم آلود اور سر خم ہوجاتا ہے۔ آپ مکہ معظمہ میں اٹھائیس۲۸ سال کی عمر شریف میں دامنِ رسول سے منسلک ہوئے اور پھر سب کچھ نثار کر بیٹھے۔ آپ کشتۂ عشق رسول تھے۔ اُمیہ بن خلف ازلی ابدی مشرک کے غلام تھے آپ پر وہ نت نئے ظلم وستم کے ایسے پہاڑ توڑتا، قلم میں سکت نہیں کہ لکھ سکے۔ سیدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے آپ کو خریدا اور پیشِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے صدّیق اکبر! آپ نے مجھے کیوں نہ بتایا کہ میں بھی اس سودے میں شریک ہوتا۔ یہ بلال کی عظمتِ شان کے لئے

۵.....

[۱] پچاس ہزار سال کا قیامت کا دن جو تاریک ترین دن ہوگا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے تبسّم سے آپ کے دُرِ دندان سے ایک نور نکلے گا جس سے سارا میدان محشر منوّر اور روشن ہوجائے گا۔ درحقیقت یہ سب نورِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہورات ہیں۔

تھا پھر آپ آزادی کے بعد ہمہ تن حضور ﷺ کی خدمت کے لیے وقف ہو گئے۔ دُکھ ہو یا سُکھ، سَفر ہو یا حضَر، مجلسِ وَعظ ہو یا میدانِ جَنگ - عشقِ مُصطفےٰ کا یہ عالم تھا۔

ادائے دِید سراپا نیاز تھی تیری کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

☆ ہجرت کے بعد حضرت سعد بن خُثیمہ انصاری رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنْہُ کے مِہمان ہُوئے اور آپ غزوۂ بدر تا تبوک، تمام معرکۂ اسلام میں ہم رکابِ نبوی رہے۔ آپ مُؤذّنِ رسول مُؤذّنِ کعبۂ مُشرَّفہ کے لقب سے مشہور تھے ۸ ھ ہجری مُقدّسہ کو آپ نے کعبۃ اللہ کی چھت پر آذان دی۔ عشق والوں کی ادائیں بھی انوکھی ہوتی ہیں۔ شمعِ رسالت کے پروانے کعبہ پر والہانہ نثار ہو رہے تھے۔ حضور " ﷺ "، طواف میں مشغول اور سیدنا بلال کعبۃ اللہ کی چھت پر آذان پڑھ رہے تھے۔ جدھر حضور طواف میں جاتے اُدھر ہی وہ اپنا رُخ پھیر لیتے اور آذان پڑھتے سُبحَانَ اللہ کعبۃُ اللہ تو قدموں کے نیچے ہے اور کعبہ کے کعبہ ﷺ کی طرف رُخ، یہ مقامِ عشق ہے آپ مکتبِ عشق کے پروانے اور گُلزارِ احمدی " ﷺ "، کے پھُول تھے جن کی خُوشبُو سے دوعالم مُعطّر ہیں اور اُن کے ذِکر سے دل چین پاتے ہیں کتنا پیارا نام بلال پایا ہے ؎ " خُدا رحمت کُند ایں عاشقانِ پاک طینت را "

ہرگز نمیرد آنکہ دِلش زندہ شُد بعشق ثبت است بر جریدۂ عالَم دوامِ ما

☆ بعہدِ معدَلت، خلافتِ فارُوقی میں سیدنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنْہُ فرمایا کرتے قَدِّم یا سَیِّدَنا بِلالْ اے سیدنا بلال! ہمارے آگے آگے چلو۔ تم تو جنّتُ الفردوس میں شبِ اسراء کے دُولہا ﷺ کے آگے آگے چلتے ہو۔" وہاں اظہارِ غلامی تھا یہاں شانِ مولائی ؎

ہر کہ عاشق شُد جمالِ ذات را اُوست سیّدِ جُملہ موجُودات را

☆ ایک مرتبہ حضور " ﷺ "، کی خدمت میں عرض کیا گیا حضرت بلال آذان میں تلفظ شؔ کی بجائے سؔ پڑھتے ہیں اور مُنافقین زُبانِ طعن کھولتے ہیں لہٰذا کسی اور کو مُقرّر فرمائیں۔ چنانچہ ایک صحابی نے فجر کی آذان پڑھی تو آپ ایک کونہ میں گریہ کُناں بیٹھ گئے۔ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَامُ تشریف لائے اور عرض کیا یارسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ کیا وجہ ہے آج مسجد بے آذان ہے فرمایا آذان تو ہو گئی۔ عرض

؎ براشہید تو خندہ زند اسہد بلال - رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ ط

کیا یا رسُولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم رب قدوس فرماتا ہے اگر بلال نے آذان نہ دی تو میں قیامت تک سورج نہیں نکالوں گا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ ط

○ آذان سے قبل اور بعد صلوٰۃ پکارنا۔ آپ جذبۂ عشق کی علامت تھی۔ جہاں عشق وہاں صلوٰۃ زیارت سے عشق کی منزلوں میں "مصروفِ تلاوت ہے کعبہ میں بلال ان کا" کا منظر ہوتا یا یوں کہئیے۔

چودھویں کی شب میں مصروف تلاوت ہیں بِلال — رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ
کتنا روشن دائرہ عارض پہ ہے رُخ کے قریب — وَبِجَاہِہٖ عَلَیْنَا ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ فَاضَتْ مِنْ نُّوْرِہٖ جَمِیْعُ الْاَنْوَارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۵) خیرُ التابعین خواجہ سعید ابن مُسیّب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ط

☆ آپ قرشی، مخزومی، مدنی تھے۔ سیّدُ التابعین لَطَفَ اللّٰہُ بِھِمْ یَوْمَ الدِّیْنِ ط رئیسُ العلماء فقیہ الفقہاء تھے۔ جلیلُ القدر فقیہہ صحابی سیّدنا عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ و رسولہٗ عنہ (از قراءِ سبعہ) سے علم فقہ کا وافر حصہ پایا۔ باعظمت اولیاء اور آشنائے رموزِ تصوف وحقیقت تھے۔ آپ نے ساری زندگی جوارِ رسول، ہمسائیگی محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں گزار دی

ع۱ آذان کے بعد صلوٰۃ وسلام عرب وعجم مصر وشام ممالکِ اسلامیہ خصوصاً مسجد الحرام، مسجد اقدس علیٰ منورہا الصلوٰۃ والسلام میں معمول اور مقبول رہا۔ آئمہ علماءِ متقدمین اس عملِ جواز پر تقریر اور تسلیم فرماتے اور محبوب مستحب اور مستحسن جانتے تھے۔ حضور فائز النور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ پاک "دُرُود شریف" ہر لحظہ ہر لمحہ ہر آن مسلمان کا ایمان، ایمان کی جان، جان کا چین، چین کا سامان ہے۔ بفرمان ذات رحمان واجب الاذعان "وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ" کا اعلان ہے۔

☆۱ "بروایت" حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، وَاِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فرمایا جب تم آذان سنو تو وہی کلمات طیبات دہراؤ جو مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر دُرُود شریف بھیجو۔ یہ امر صلوٰۃ بعد آذان ہے۔ وَاِذَا صَلَّیْتُمْ فَعَمِّمُوْا ط (حدیث پاک) اس عمومیت میں مؤذن بھی شامل ہے اور اوّل آخر دُرُود شریف بھی سُنّت مستحبہ ہے۔

☆۲ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ آذان سے قبل مسجد نبوی شریف کی چھت پر چڑھ کر پہلے صلوٰۃ پڑھتے پھر آذان کے کلماتِ طیبات پکارتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سنتے اور صحابہ کرام فرحت پاتے۔ زمانہ خیر القرون کی یہ سُنّت خلافت عثمانیہ تک جاری رہی اور ہند کے شہروں میں قبل آذان دُرود شریف پڑھا جاتا رہا۔ اس سُنّت کا زندہ کرنا اہلِ سُنّت کا حق ہے۔ ۱۲ منہ

۷

آپ نے پچاس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی کہ قائم اللیل، صائم الدھر تھے۔ آپ ساری ساری رات درود شریف پڑھتے رہتے اور اسی وظیفہ عالیہ سے ہی شغف رکھا۔

★ یزید پلید علیہ اللعنۃ الی یوم المزید کے بعہدِ زمان، شقاوت نشان واقعہ حرّہ ہُوا جس کا تفصیلی ذکر طبائع سلیمہ کے لیئے باعثِ کراہت ہوگا" ان دنوں دارالسلام "المدینۃ المنورہ" میں آندھی، کالے بادلوں کی گھٹاؤں سے تاریکی چھا گئی کہ اوقاتِ نماز کا پتہ تک نہیں چلتا تھا۔ فرماتے ہیں اِس حادثہ فاجعہ کی بنا پر ہر طرف خوف وہراس اتنا تھا کہ میں روضۂ اقدس میں پناہ گزیں ہوگیا۔ آٹھ شبانہ روز (فتنۂ عظیم) میں روضۂ اطہر سے آذان کی آواز سُنتا اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں صحابہ عظام کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرتا تھا۔ اَللہ اَللہ شانِ غلامانِ مصطفےٰ! صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

" یہ تھا اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ یُصَلُّوْنَ کا مُشاہدۂ برحق "۔

قولِ حکمت: ۱۔ فرمایا ذِکْرُ اللّٰہِ حَلَالٌ لَیْسَ فِیْہِ حَرَامٌ ط ذِکْرُ غَیْرِ اللّٰہِ حَرَامٌ لَیْسَ فِیْہِ حَلَالٌ"۔ اللہ کا ذکر حلال ہے اس میں کوئی حرام نہیں اور غیر اللہ کا ذکر حرام ہے اس میں کوئی حلال نہیں۔

۲۔ ذِکرُ اللہ میں نجات ہے اور ذکرِ رسول اللہ "درود شریف" میں خیر ہی خیر، برکت ہی برکت ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرُہٗ مِنْ نُوْرِ الْاَنْوَارِ اَشْرَقَ بِشُعَاعِ سِرِّہِ الْاَسْرَارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۶) امامِ اعظم سیّدنا نعمان بن ثابت خزاز رضی اللہ تعالیٰ عنہ وَاَرْضَاہُ عَنَّا ط

(ولادت ۸۰ھ)

☆ امام الائمہ، کاشف الغمہ، سراج الامہ سیدنا ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ خیر القرون میں افضل التابعین ہیں آپ نے سات سے زائد صحابہ کرام کی زیارت کی اور استفادہ کیا حضرت انس بن مالک، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن انس، حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیٰ، عبداللہ بن حرث، معقل بن یسار، حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنھم ورضوا عنّا

○ فصولِ سند میں خواجہ محمّد پارسا علیہ الرحمۃ نے تحریر کیا۔ کہ امام اعظم کی ہستی ایۃٌ مِّنْ [علہ]

علہ اللہ جل مجدہٗ العظیم نے امام اعظم کو اُمتِ مسلمہ میں وہ مقام عطا فرمایا جو دل کو جسم کے تمام اعضاء پر ہے۔ یہ تشبیہ قلب بفحوائے حدیثِ پاک وَاسْتَفْتِ قَلْبَکَ ہے اپنے دل سے فتویٰ پوچھ کہ فتویٰ قلب شریعت کی رُوح ہے۔ یعنی اشارہ فرمایا اے ایمان والو! شریعت مطہرہ کے ہر مسئلہ میں فقہ حنفی کی طرف رجوع کرو"۔ بروایت بانیِ اسلام سیّد الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں ایک ولی اللہ کے استفسار پر فرمایا کہ مجھے علمِ ابو حنیفہ میں تلاش کرو۔ ۱۲ منہ

اٰیتِ اللہِ ؕ اور ہمارے حضور " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ " کے مُعجزات میں سے بمنزلہ ایک مُعجزہ ہے۔
حنفی مذہب ، کمالاتِ نبوّت سے مُناسبت رکھتا ہے۔ قرآنِ پاک کے بعد آپ کا فقہی اجتہاد اور مسلک اِس شان کا ہے کہ سیّدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَامُ قربِ قیامت آسمانی نزولِ[عل] کے بعد سیّدنا امام مہدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ چالیس سال تمام رُوئے زمین پر فقہ حنفی کے مطابق احکام کا نفاذ کریں گے اور خلافتِ راشدہ علیٰ منہاجِ النبوّۃ کا دَور دَورہ ہوگا۔ نظامِ مُصطفےٰ " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ " کا پرچم لہرائے گا۔

☆ امام ربّانی سرکار مجدّدِ الفِ ثانی قُدّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں

○ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ ولی اور اُمّتی کی شان سے جلوہ گر ہوں گے نہ کہ نبی کی حیثیت سے اور آپ کا اجتہاد امامِ اعظم کے اجتہاد کے موافق ہوگا۔ نہ یہ کہ آپ مسلکِ حنفی کی تقلید کریں گے۔ ایک اولوالعزم رسول کی شان سے بلند تر ہے کہ وہ کسی اُمّتی کی تقلید کرے

○ کثیر التعداد علماء کرام اور مشائخ عظام وَنَفَعَنَا بِعُلُوْمِہِمْ وَفُیُوْضِہِمْ اور کروڑہا اُمّتی حنفی المذہب اور تقلیدِ فقہ حنفی پر عامل ہیں۔ جملہ سلاسل ہائے حنفی مالکی شافعی حنبلی قَدَّسَتْ اَسْرَارُہُمْ " آئمہ اربعہ " دینِ قیّم کے عناصرِ اربعہ اور ستون ہیں اور وہ سب آپ ہی کے فیضانِ علمی سے فیض یافتہ۔ یاد رہے۔ دینِ قیّم ایک ہی ہے اور یہ مذہب اور مسلک اُس پر چلنے کی راہیں ہیں۔

☆ مُغل شہزادہ دارا شکوہ نے اپنی تصنیف " سفینۃُ الاولیاء " میں فرمایا۔

○ نقل ہے کہ حضور " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ " نے حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے
5

[عل] دُنیا میں جن کو تمام رُوئے زمین کی حکومت ملی اُن میں دو مومن حضرت سُلیمان عَلَیْہِ السَّلَامُ اور سکندر ذُوالقرنین اور دو کافر نمرود اور بُخت نصر ہو گزرے اور پانچویں تمام رُوئے زمین کے شہنشاہ امام محمّد مہدی اور مسیح موعود عَلَیْہِمَا السَّلَامُ ہوں گے آپ امام نسبتِ نقشبندیہ کے حامل ہوں گے اور اس سلسلہ کی تتمیم و تکمیل کریں گے۔ اور ولایت: قُطبیّتِ کُبریٰ کا تصرف عظیم ہوگا اور آپ کی پیدائش ارہاصات " کرامات "، حضور عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی طرح ظاہر ہوں گے آپ کی والدہ ماجدہ کا نام آمنہ اور والد ماجد کا نام عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہوگا۔ آپ ہم شکلِ رسول ہیں۔ صحابہ کہف زندہ ہو کر آپ کی مُعاونت کریں گے۔ حضرت خضر و الیاس عَلَیْہِمَا السَّلَامُ آپ کے مُشیر ہوں گے اور وزیرِ اعظم اولیاءِ نقشبند سے ہوگا۔ لسانُ الحقائق سیّد المکاشفین الشیخ الاکبر قُدّسَ سِرُّہُ الاطہر نے " الدُّرُّ المکنون والجواہرُ المصون " میں یہ حدیث بیان کی۔ جب زمانہ کا دور بِسْمِ اللّٰہ کے حروف ۱۹ پر ہوگا تو امام المہدی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا رمضانُ المبارک بیتُ اللہ " حطیم شریف " میں ظہور ہوگا۔ تو فرمایا میری طرف سے انھیں سلام کہنا۔ " وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ بِالصَّوَابِ ط

دہن میں اپنا لعابِ دہن اس وصیت کے ساتھ منتقل کر دیا تھا کہ اسے امام ابُوحنیفہ تک پہنچا دیں یہ لعابِ دہن حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لب میں بصورتِ آبلہ محفوظ رہا جسے انہوں نے امامِ اعظم تک جب کہ وُہ عالمِ طفولیّت میں تھے منتقل کر دیا۔[1]

☆ ایک روایتُ الحدیث علیٰ مصدرِہا الصّلوٰۃ والسّلامُ میں فرمایا۔

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّہْہُ فِی الدِّیْنِ ط "مشکوٰۃُ المصابیح"

جس سے اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

علمِ دین فقہ است وتفسیر وحدیث
ہر کہ خواند غیر ازیں گردد خبیث

○ اصل علومِ قرآن وحدیث اور فقہ ہیں۔ فقہ، کتاب و سُنّت سے کوئی علیحدہ علم نہیں بلکہ تفقّہ فی الدّین کا نام فقہ ہے امامِ اعظم فقیہِ اکمل[2] نے قرآنِ پاک اور حدیثِ پاک کو اپنی تفکّر و تدبّر

---

[1] عالمِ ارواح میں جس رُوح کے نصیبہ میں حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم "کا لعابِ دہن آیا وہ حافظِ قرآن بنا اور عالمِ اجساد میں جس کو لعابِ دہن عطا فرمایا۔ وُہ فقیہِ اعظم بن گیا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ "خادمِ خاص" کو لعابِ دہن دینے میں یہ حکمت تھی کہ عالمِ علومِ الاوّلین والآخرین، مخبرِ صادق عن الغیب علیہ الصّلوٰۃُ والسّلامُ کو باعلامہٖ تعالیٰ علم تھا کہ یہ اُس وقت تک زندہ رہیں گے۔

[2] یہ خبرِ واحد میں ہے۔ اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ (مشکوٰۃ المصابیح) وارثانِ علومِ نبُوّت وہ عُلماء ہیں۔ جو علومِ ظواہر "شریعت" اور علومِ بواطن "طریقت" یعنی ہر دو علومِ احکام و اسرار کے بدرجہ اتم حامل ہوں جن کا ظاہر شریعت سے آراستہ اور باطن طریقت سے پیراستہ ان میں سیّدنا غوثِ اعظم، سیّدنا مجدّدِ اعظم و سیّدنا امامِ اعظم ہیں جن کو اُن کی پیدائش سے پہلے ہی نواز دیا گیا۔ بفرمانِ سیّدُ المحدّثین فی الصّحابہ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مشکوٰۃ المصابیح) ہیں نے حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم کے دو پیالے پیئے۔ ایک علمِ شریعت جو احادیث کی شکل میں ظاہر کیا اور دوسرا وُہ علم ہے جو اگر ظاہر کروں تو تم میری شاہ رگ کاٹ دو یہ وُہ علمِ اسرار ہے جس کا اظہار سیّدنا غوثِ اعظم شہنشاہِ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مقبول، مشہور اور معروف قصیدہ غوثیہ میں بدیں الفاظ فرمایا ؎

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ — لَخَمَدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ
وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیِّتٍ — لَقَامَ بِقُدْرَۃِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

☆ وُہ "سِرّ" جو میرے سینہ میں ہے نار اور میّت پر ڈال دوں تو جہنّم بُجھ جائے اور میّت مولیٰ تعالیٰ
اسمِ اعظم ۴

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

عقلِ بُرہانی اور فہمِ نُورانی سے عطر نکال کر، اجتہاد کر کے، آسان اور سلیس لفظوں میں مسائل کی شکل دی۔ اور اُمّتِ مُسلمہ کی راہنمائی فرمائی اور یہی علمِ استنباطی "فقہ حنفی" کہلایا۔

درود شریف کا مسئلہ فقہ حنفی :- نمازی قعدۂ اُولیٰ میں عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھے آگے درُود شریف پڑھنے سے سجدہ سہو لازم آئے گا۔ خواب میں آپ کو صاحبُ الشّریعۃ المطہّرہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی زیارت ہُوئی تو فرمایا اے نُعمان بن ثابت ! جو شخص مجھ پر درُود شریف پڑھے اُس پر تمہارا فتویٰ[1] ہے وُہ سجدہ سہو کرے ورنہ نماز نہ ہو گی۔ عرض کیا یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ درُود شریف تو میرا ایمان اور غذا رُوحانی ہے لیکن میں نہیں چاہتا کہ نمازی غیر ارادی طور پر اور بے توجہگی سے دُرود شریف پڑھے اور یہ سجدۂ سہو نمازی

ـــــہ درُود شریف پڑھنا قعدہ اُخریٰ میں عند الاحناف سُنّت، عند الشوافع فرض ہے۔ "مفتاحُ الصّلوٰۃ" ۲

ـــ بقیہ حاشیہ ـــ

کی قدرت سے زندہ ہو جائے۔ یاد رہے۔ ہر عالِم، عارف نہیں ہوتا لیکن ہر عارِف، عالِم ہوتا ہے۔ اَللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وتعالیٰ اُسے وَعَلَّمْنٰہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ○ (سورۃ الکہف ۶۵) علمِ لدُنّی یعنی علومُ غیبیّہ بذریعہ الہام عطا فرماتا ہے اور وراثت نبوی سے وافر حصہ پائے ہُوئے ہوتا ہے۔ یہی ہیں جن کے قلموں کی سیاہی شہیدوں کے خون سے افضل ہے اور نَوْمُ الْعُلَمَآءِ عِبَادَۃٌ جن کا سونا عبادت ہے۔ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَالِ عَلٰی وَجْہِ الْکَمَالِ ط ـــہ

عِلم انوار است در جانِ رجال　　نے ز راہِ دفتر و نے قیل و قال
عِلم بے کیسہ، خزینہ آمدہ　　عِلم در سینہ بسینہ آمدہ

☆ علمِ اسرار کے ادراک سے عوامُ النّاس کی عقلیں عاجز ہیں اُنکے سامنے اِس عِلم کا اظہار مادر زاد اندھے کو کسی رنگ سے متعارف کرانے کے مُترادف ہے نیز عالِم، ولی کا مُرید ہوتا ہے اور ولی عالِم کا شاگرد اور یہ ایک ہیں۔ جو عالِم، ولی کا مُرید نہیں وُہ نسبتِ نبوی اور وراثتِ علمی سے محرُوم ہے علماءِ وقت سے شائد و بائد یا کوئی شاذ و نادر عالِمِ علومِ نبوّت ہو ورنہ اکثر دریوزہ گرِ میر و وزیر ہیں اِنہی کے متعلق فرمایا گیا بِئْسَ الْعُلَمَآءُ عَلٰی بَابِ الْاَغْنِیَآءِ (بِئْسَ الفقیرُ علٰی بابِ الامیر ط) یہ علماءِ سُوء ہیں۔ جنہوں نے دین کی بجائے دُنیا کمائی اور رُوح کی بجائے نفس کو پالا یہ علماءِ دین نہیں لصُوصِ دین ہیں اور یہ علم و زہد کے پردہ میں سالوسِ دین ہیں۔ جنہوں نے فکرِ معاد پر فکرِ معاش کو ترجیح دی۔ صفحہ ۲۳ پڑھو

ع۱ شریعتِ مُطہّرہ میں امام ابُو حنیفہ، امام محمّد، امام ابُو یُوسف کا قولِ اجتہاد مُعتبر ہے نہ کہ ابُوبکر شبلی، ابُو الحسن نوری، بایزید بُسطامی کا مکاشفہ اور الہام۔ جنہوں نے ادلّہ اربعہ کتابُ اللہ، سُنّتِ رسُولُ اللہ، اجماعِ اُمّت اور قیاس سے اجتہاد کر کے مسائل فقہیہ کا استخراج و استنباط کیا۔ علیہمُ الرّحمۃُ والرّضوان، ۱۲ منہ

کی غفلت، عدمِ توجّہ اور بھول کی وجہ سے ہے نہ کہ "درُود شریف" سے۔ اِس جواب پر سَرورِ دو جہاں، سرورِ جان و ایمان "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" مسرور ہو گئے۔

☆ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ اَتَمُّھَا وَاَکْمَلُھَا ط۔

اَعِدْ ذِکْرَ نُعْمَانٍ لَّنَا اِنَّ ذِکْرَہٗ ۔۔۔ ھُوَ الْمِسْکُ مَا کَرَّرْتَ یَتَضَوَّعُ ؎[۱]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ اَنْبِیَآئِکَ

وَاِمَامِ اَوْلِیَآئِکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۷) سیّدنا امام شافعی اَبُو عبدُاللہ محمّد بن اِدریس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

☆ اربعہ آئمّہ مجتہدین سے فقہ شافعی کے بانی اور امام ہیں (المتوفی ۲۰۴ھ) اور حضور "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے ہمہ وقت حضوری تھے۔ شوافع مسلک کی مُناسبت کمالاتِ ولایت سے ہے۔ بناءً بریں آپ کے مسلک میں علماءِ شوافع تَغَمَّدَ بِرِدَآءِ فَضْلِکَ کی تصانیف حضور "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے فضائل و کمالات، محامد و محاسن اور معجزات پر سند کا درجہ رکھتی ہیں اور بارگاہِ رسالت میں مُصنّف معہ اپنی تالیفات خصوصاً "فضائلِ دُرُود شریف" پر انعام یافتہ اور مقبول ہیں۔ جس سے آپ کے مُقلّدین میں بکثرت اولیاء ابدال[۲] ہوتے ہیں۔

☆ حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ نے کشفُ المحجوب شریف میں ایک بزرگ کا بیان تحریر کیا کہ ایک رات رسُولِ کریم "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا یا رسُولَ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" آپ کی حدیثِ پاک مجھے پہنچی ہے کہ زمین میں اللہ تعالیٰ کے اَوتاد، اَبدال، اَقطاب اور

[۱] امامِ اعظم نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہما کا ذکر بار بار کرو کہ وہ کستوری کی مانند ہے۔ جتنا بکھیرو گے اتنا ہی زیادہ خوشبو دے گا۔

[۲] اَبدال وُہ ولی کامل ہوتا ہے جس کا ایک آن واحد میں مُتعدّد مُختلف مقامات پر حاضر ہونا ممکن ہو اور یہ وصف اُن کو بمتابعتِ نبوی ملتی ہے کہ حضُور سرورِ کونین "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" بنفسِ نفیس لاکھوں بلکہ کروڑوں اُمتیوں کی قبروں میں ایک ہی آن واحد میں حاضر و ناظر ہوتے ہیں۔ حضرت قضیب البان موصلی علیہ الرحمۃ المنان ولی ابدال تھے۔ رہائش موصل میں لیکن اُنکی جبین نیاز ہمیشہ آستانہ بیتُ اللہ پر سجدہ ریز رہتی اور وُہ خود بارگاہِ رحمۃٌ للعٰلمین میں حاضر ہوتے جو ایک ہی وقت میں مُتعدد جگہوں پر بصورتِ مثالی حاضر ہوتے اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور یہ اُس کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے۔ "الیواقیت والجواہر" ط

ابرار ہوتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اِس راوی نے میری حدیث پاک صحیح روایت کی ہے۔ مَیں نے عرض کیا یا حَبِیبَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ مجھے اُن میں سے کسی کی زیارت کراؤ تو فرمایا اگر تم نے دیکھنا ہے تو میرے، مُحمّد بن اِدریس "سیدنا امام شافعی" کو دیکھ لو۔

☆ ابنِ حبّان اصبہانی علیہ رحمۃ رحمانی فرماتے ہیں۔ مَیں نے حضور ﷺ کی زیارت کی عرض کیا۔ یا رسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ امام شافعی آپ کے مکرّم چچا حضرت عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی اولادِ پاک سے ہیں۔ اُن کے ساتھ کیا اکرام ہُوا فرمایا مَیں نے ربِّ کریم سے دُعا کی کہ دُنیا میں اَجلّہ اَولیاءِ اَبدال آپ کے مقلّدین سے ہوں اور روزِ قیامت آپ حساب کے لیئے نہ روکے جائیں اور آپ کو وصال کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو پُوچھا ربِّ کریم نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا تو فرمایا مجھے اس دُرود پاک کی برکت سے بخش دیا اور بہشت میں دُولہا کی طرح لے جایا گیا اور مجھ پر ملائکہ نے موتی اور یاقوت نچھاور کیئے جس طرح دُولہا پر کیئے جاتے ہیں۔ درُود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ
وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۸) سیّدُ المحدّثین امام ابُوعبدُاللہ محمّد بن اسمٰعیل بُخاری رحمۃ اللہ الباری ط

☆ ۲۳، شوّالُ المعظّم ۱۹۴ھ ہجری المقدّسہ بُخارا میں پیدا ہُوئے۔ آپ کی کتاب حدیث مُستطاب "صحیحُ البخاری" جو آپ نے سولہ ۱۶ سال کے عرصہ میں مکّہ مُعظّمہ اور مدینہ منوّرہ میں تالیف[عل] کی۔ آپ عالمِ طفولیّت میں نابینا ہو گئے۔ والدۂ ماجدہ نے ربِّ کریم کی بارگاہ

عل تالیف صحیحُ البخاری شریف۔ آپ مکّہ مُعظّمہ میں حدیثِ پاک لکھنے سے پہلے آبِ زمزم سے غسل کرکے مقامِ ابراہیم پر دو رکعت نماز نفل استخارہ پڑھتے اور ایک ایک حدیثِ پاک پر غور و خوض کرکے مُسوّدہ تیار کرتے۔ بعدازاں وہ مُسوّدہ لے کر مدینہ طیّبہ حبیبِ کبریا علیہ اَفضلُ التحیّۃ وَ اَطیبُ الثّناءِ کے حضور روضۂ اقدس پر حاضر ہوتے اور "مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ" ریاضُ الجنّۃ میں بیٹھ کر درُود شریف پڑھتے اور مُراقبہ میں، دوبارہ تصحیح کرا کے مُسوّدہ ترتیب دیتے یُوں مدینۃُ العلم ﷺ کے جوار میں بیٹھ کر چاندِ مدینہ کی چاندنی میں بسیار محنت سے تکمیل بُخاری شریف فرمائی۔ بلدۂ آمینہ مکّہ مُعظّمہ میں مقامِ ابراہیم پر نوافل اور مدینہ منوّرہ

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

میں رو رو کر دُعائیں کیں تو خواب میں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی زیارت ہوئی اور آپ نے فرمایا میرا بیٹا کہاں ہے۔ عرض کیا۔ وہ سویا ہوا ہے تو آپ اُن کے پاس تشریف لے گئے اور چہرہ پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا تو ربّ کریم نے بینائی عطا فرما دی اور آنکھوں میں دستِ اقدس کی برکت سے نور آگیا اور بباطن قلب بھی نورِ بصیرت سے منوّر ہوگیا جب والدۂ ماجدہ خواب سے بیدار ہوئیں تو آپ کو بالکل صحیح و تندرست پایا۔ سُبحَانَ اللہ "کیا شان ہے امام بخاری کی کہ مہد میں خلیل اللہ نوازیں اور لحد میں حبیب اللہ نوازیں"۔

صَلَوَاتُ اللہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیۡہِ وَعَلٰی جَمِیۡعِ الۡاَنۡبِیَآءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ وَاٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ط

☆ ابوبکر خطیب علیہ الرحمۃ اپنی کتاب تاریخ بغداد میں نقل کرتے ہیں کہ عبدالواحد طرابلسی علیہ الرحمۃ نے کہا میں خواب میں رسولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اُس وقت آپ چند صحابہ کبار کے ساتھ بابُ السّلام سے باہر کسی کے انتظار میں کھڑے ہیں۔ میں نے سلام کے بعد عرض کیا اور پوچھا حضور کس کا انتظار ہے فرمایا "اِنِّیۡ اَنۡتَظِرُ مُحَمَّدَ بۡنِ اِسۡمٰعِیۡلَ بُخَارِیۡ"۔ فرماتے ہیں۔ جب خواب سے بیدار ہوا تو پتہ چلا۔ امام بخاری علیہ الرحمۃ الباری نے عین اُس وقت دارالفناء سے دارالبقاء کی طرف رختِ سفر باندھا۔ جس وقت اپنے غلاموں کو فراموش نہ کرنے والا آقا "صلی اللہ علیہ وسلم"، اُن کا منتظر تھا۔ آپ کے مزار فائض الانوار سے مشک کی خوشبو آتی ہے اور لوگ تبرکاً وہ مٹی لے جاتے ہیں۔

یہ عظمت حدیثِ پاک کی خدمات کے صلہ میں پائی ؎ بفیض، سُنّتِ خیرُ الانامِ"

بقیہ حاشیہ

ریاضُ الجنّۃ، مقامِ حبیب میں مراقبہ۔ اس کتاب مستطاب نے اَصَحُّ الۡکُتُبِ بَعۡدَ کِتَابِ اللہِ صَحِیۡحُ الۡبُخَارِیۡ ط کا مرتبہ پایا۔ بے شک یہ کتاب مستطاب بخاری اِس لقب کے لائق اور امام بخاری اس شان اور مرتبہ کے مستحق تھے جو پایا

اُولٰٓئِکَ سَادَاتِیۡ فَجِئۡنِیۡ بِمِثۡلِھِمۡ اِذَا جَمَعَتۡنَا یَا جَرِیۡرُ الۡمَجَامِعِ "علامہ قسطلانی"

☆ مشہور محدّث ابوزید مروزی علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ مجھے مسجد الحرام مقامِ ابراہیم پر درود شریف پڑھتے پڑھتے اونگھ آگئی تو میں درود والوں صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگیا۔ آپ نے فرمایا اے ابوزید! چرا کتابِ من درس نمے گوئی گفتم یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کتاب شما کیست۔ فرمود کتاب محمد بن اسمٰعیل بخاری۔ اَللہُ اَکۡبَرُ ط امام بخاری اپنے بختِ فرخندہ پر جتنا ناز کریں اتنا کم اور اُمتِ مصطفویہ اس نعمتِ عظمیٰ پر جتنا شکر ایزدی بجالائے اتنا تھوڑا۔ " اَللہُ اَکۡبَرُ"

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ مِنِّیۡ تَحِیَّۃً وَّسَلَامًا وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَسَلَّمَ ط

ہر جا کہ تو بگذری و برداری پے گُل روید و لالہ روید اندر تہ دِلے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۹) سیّدہ رابعہ عدویّہ بصریّہ رَحِمَہَا اللّٰہُ رَحْمَۃً وَّاسِعَۃً فِیْ دَارِ الْجِنَانِ ط ۱۸۵ھ

☆ مائی صاحبہ، ولیّۂ کاملہ، بزمانۂ خیر القرون میں فقر و سلوک کے اس مقام پر فائز المرام تھیں جس کا احاطۂ تحریر اور اندازۂ تقریر میں لانا بصد مشکل ہے۔ "مقامِ حال کو قال بیچارہ کیا بیان کرے" سیّدہ رابعہ اپنے والد ماجد کی چوتھی اولاد ہونے کی وجہ سے اِس نام سے موسوم ہوئیں آپ کے والد ماجد نہایت عسرت کی زندگی گزارتے، فاقہ کا یہ عالم تھا جس رات آپ پیدا ہوئیں گھر میں چراغ کے لیے تیل تک نہ تھا۔ آپ کے والدِ ماجد مسجد میں مصروفِ عبادت تھے اچانک نیند نے غلبہ کیا اور پھر قسمت کا ستارہ طلوع ہوا۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت سے مشرف ہوئے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا۔ اے عبداللہ! یہ لڑکی مبارک ہو۔ قیامت کے روز اِس کی شفاعت سے ستّر ہزار میرے اُمّتی جنّت میں داخل ہوں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ" ط

☆ حضرت ذوالنّون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ میں بیت المقدس سے مصر کی جانب آرہا تھا۔ راہ میں ایک شخص کو آتے دیکھا تو خیال کیا اس سے کچھ پوچھنا چاہیئے جب وہ قریب آیا تو دیکھا کہ ایک ضعیف العمر مائی ہاتھ میں لاٹھی لئے تشریف لا رہی ہیں اور پشمین کا جُبّہ پہنے ہوئے ہیں میں نے پوچھا مِنْ اَیْنَ کہاں سے آرہی ہو؟ قَالَتْ فرمایا مِنَ اللّٰہِ اللہ سبحانہٗ کی طرف سے۔ میں نے کہا اِلٰی اَیْنَ کہاں کا قصد ہے قَالَتْ اِلَی اللّٰہِ ط عـلہ فرمایا اللہ سبحانہٗ کی طرف۔ کتنا باکمال کلام جو شریعت کا مغز اور تصوّف کے موتیوں کا ہار ہے۔

عـلہ انسانی زندگی کا سفر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے شروع ہوتا ہے وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی ۝ (سورۃ النجم ۴۲) اس سفر کی انتہا بھی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ تک ہے۔ سچ ہے "کلامُ الملوکِ ملوکُ الکلام" شہنشاہوں کا کلام، کلاموں کا بادشاہ ہوتا ہے۔ کتنی سادگی سے انسانی زندگی کا مقصد بیان فرما دیا۔ حضور مُرشدی فرمایا کرتے اے بندے! غور کر تو کہاں سے آیا ہے کہاں جانا ہے؟ کیا کرنا تھا کیا کر رہا ہے؟ اللہ اللہ شانِ اولیاء ۱۲ منہ، کانَ اللّٰہُ لَہٗ ط

○ ایک مرتبہ جامۂ صوف میں ملبوس اور گودڑی اوڑھے حج کے لئے جا رہی تھیں کہ کعبۃ اللہ استقبال کے لئے آیا تو مائی صاحبہ نے نگاہ اٹھائی تو فرمایا۔ میرا مقصود ربّ البیت العتیق ہے نہ کہ بیت العتیق[1]، اتنے دشوار گذار لمبے سفر مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ (سورۃ الحج ۲۷) سے گھر کو نہیں گھر والے کو دیکھنے آئی ہوں۔ کرامت دکھانے نہیں۔ کریم کو دیکھنے آئی ہوں۔

☆ امام اَجَل مُفتی ثقلین ابوالبرکات عبداللہ نسفی دُرِّ مختار ج ۱ میں فرماتے ہیں۔

خَرْقُ الْعَادَةِ عَلٰی سَبِیْلِ الْكَرَامَةِ لِاَجْلِ الْوِلَایَةِ جَائِزٌ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ ط

یہ خرق عادت "کرامت" ولی کے لئے جائز ہے نزد اہلِ سنّت وجماعت"

کرامت ولی کی ولائت کی دلیل اور علامت ہے۔ العنہ

○ آپ اولیاءِ مقربین سے تھیں جن کی عبادت کا منشا محبّت لذاتہٖ تعالیٰ کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ "نہ خوفِ دوزخ (سورۃ عتاب) نہ طمع جنّت" (سورۃ الطلاق) اُن کا خوفِ دوزخ بدیں وجہ کہ اُس کے غضب اور ناراضگی کا محل ہے اور جنّت سے طمع بدیں وجہ کہ وہ اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالیٰ کی رضا کا محل ہے۔ جس سے وہ جنّت میں ہمیشہ دیدارِ الٰہی اور مشاہدۂ حق میں رہیں گے ؎

عاشق دائم لقا دوست میدارد دوست | درغم وراحت رضائے دوست میدارد دوست
وعدۂ دیدار چوں درجنّت آمد لاجرم | عاشقان جنّت برائے دوست میدارد دوست

وصال مبارک :- آپ کے سرہانے اکابر اولیاء کا جھرمٹ تھا جو دعا کے لئے حاضر خدمت ہوئے تھے۔ اُن سے فرمایا اب چلے جاؤ۔ نبیِّ کریم ﷺ معہ صحابہ کرام تشریف لا رہے ہیں۔ اور پھر درود شریف پڑھنے میں مشغول ہوگئیں۔ تو اتنے میں ہاتفِ غیب[2] سے آواز آئی یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً (سورۃ الفجر ۲۷ تا ۳۰)

---

[1] مومن کی حرمت، کعبۃ اللہ کی حرمت سے زیادہ ہے اور کعبہ معظمہ، مقبولانِ بارگاہِ عزت جَلَّتْ شَانُہٗ، اور گدایانِ سرکارِ رسالت عَلَیْہِ وَآلِہِ الصَّلٰوتِ وَالتَّسْلِیْمَاتِ وَالتَّحِیَّات کا استقبال اور طواف کرتا اور فیض لیتا ہے اور عوام النّاس کو دیتا ہے۔ علّامہ زین الدین بن نجیم علیہ الرحمۃ نے بحرالرائق میں اس کی تصریح نفیس کی ہے۔

[2] پ ۳۰ سورۃ الفجر آیتِ کریمہ ۲۷ تا ۳۰ اے نفسِ مطمئنّہ! واپس چلو اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تو اُس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی پس شامل ہوجاؤ میرے خاص بندوں میں اور داخل ہوجاؤ میری جنّت میں۔

مَرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِي فِي عِبٰدِي ۝ وَادْخُلِي جَنَّتِي ۝ تھوڑی دیر بعد جب مشائخ کرام اندر گئے تو آپ واصل بحق ہو چکی تھیں "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ"۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

(۱۰) قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، حجۃ الکاملین، سند الواصلین مظہر العلوم الخفی والجلی السیّد علی مخدوم ہجویری المعروف داتا گنج بخش قَدَّسَ اللّٰہُ رُوْحَہٗ وَلَا زَالَتْ تَجَلِّیَاتُہٗ وَبَرَکَاتُہٗ دَائِمًا
تاریخ وصال ۴۶۵ھ ہجر

گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا　　ناقصاں را پیرِ کامل، کاملاں را راہنما

☆ ملکِ افغانستان کے مشہور شہر غزنی سے بعہدِ غزنوی لاہور شہر کو عروسُ البلادِ الاولیاء، کے شرف سے مشرف فرمایا۔ طریقت میں آپ کا سلسلہ عالیہ جنیدیہ ہے۔ ایک روز مرشدِ کامل الشیخ ابوالفضل حسن بن الختلی رحمۃ اللہ علیہ نے حکم فرمایا تم لاہور جاکر تبلیغ دینِ اسلام کرو۔ عرض کیا۔ وہاں تو میرے پیر بھائی سید میراں حسین زنجانی علیہ الرحمۃ موجود ہیں تو آپ خاموش ہو گئے۔ پھر ثانیاً حکم فرمایا تو جب مرشدِ اکمل کے حکم پر حدود بلاد الاولیاء لاہور میں وارد ہوئے تو ایک جنازہ دیکھا جس کے ساتھ بہت بڑا اژدحام ہے۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ جنازہ سید میراں حسین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے تو اُس وقت آپ پر اپنے پیر و مرشد کے فرمان کی حکمت کا راز کھلا۔ آپ مذہباً حنفی مشرباً جنیدی اور نسباً نجیب الطرفین سید حسنی حسینی ہیں۔ آپ کو سیدنا امامِ اعظم نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے خاص عقیدت تھی۔

خواب مبارک اور عظمتِ سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؎ "کشف المحجوب"

☆ میں ملکِ شام میں ایک دفعہ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہ مؤذنِ کعبہ، عاشقِ رسول کے مزارِ اقدس کے سرہانے سو گیا۔ خواب دیکھا کہ میں مکہ معظمہ میں حاضر ہوں اور رسولِ پاک "صلی اللہ علیہ وسلم"، بابِ بنی شیبہ سے کعبۃ اللہ کے اندر داخل ہو رہے ہیں۔ اور ایک مسن آدمی کو گود میں اٹھائے ہوئے ہیں۔ میں ادب سے ڈرتا ہوا حضور والا میں پہنچا۔ پائے اقدس کو بوسہ دیا اور دل میں سوچنے لگا کہ یہ عمر رسیدہ کون ہے؟ اتنے میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" پر میرا خیال قلب منکشف ہوا اور ارشاد فرمایا "یہ تیرا اور تیری قوم کا امام ہے ابوحنیفہ"

؎ ولادت ۸۰ ہجری بعمر، شہادت ۱۵۰ھ مزار مبارک بغداد معلّیٰ عراق "رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

اَلسَّلام اے سیدِ ہجویر مخدومِ اُمَم　　اَلسَّلام اے مرقدِ او پیرِ سنجر را حرم

☆ اِس پر تبصرہ فرماتے ہُوئے لکھتے ہیں۔ اِس خواب سے مجھے اپنے اور اپنی قوم کے حق میں رُوح پرور اُمیدیں بندھ گئیں اور یہ حقیقت بھی واضح ہو گئی کہ امام ابُوحنیفہ اُن لوگوں سے ہیں۔ جو اپنی صفاتِ ذاتی سے فانی ہو چکے ہیں اور احکامِ شرع کے لئے باقی ہیں۔ اِس لئے کہ وُہ رسُولُ اللّٰہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی شرع اور سیرت کے حامل تھے اگر میں انہیں بذاتِ خود چلتے یا اپنے پاؤں پر کھڑا دیکھتا تو معلوم ہوتا کہ باقی الصِّفات ہیں اور باقی الصِّفات کے لئے خطا و ثواب کا اِمکان ہے لیکن چُونکہ اُنھیں حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی گود میں دیکھا لہٰذا معلوم ہُوا کہ اُن کا وجُود ذاتی فنا ہو چکا ہے اور اُن کا وجُود جو قائم ہے۔ وُہ رسُولُ اللّٰہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے وجُود سے قائم ہے۔ چونکہ حضُور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے کسی طرح کی خطا کا امکان ہی نہیں۔ لہٰذا جس کا وجُود آپ کی ذات میں فنا ہو چکا ہے۔ وُہ بھی امکانِ خطا سے پاک ہے [1]　　"اِنتہیٰ کلامُہُ الشّریف قُدِّسَ سِرُّہُ اللّطیف"

○ آپ درُود شریف صلوٰۃ تُنَجِّیْنا مصائب و آلام سے بچنے کے لئے ارشاد فرماتے تھے۔

السَّلام اے دردمنداں را امام　　گنج بخش کارِ تُست اے نائبِ خیرُ الانام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الرَّسُوْلِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۱۱) غوثِ اعظم سرکار محیُّ الدین السیّد ابُو محمّد عبدُ القادر جیلانی حسنی حسینی قدّس اللہ سِرّہُ النّورانی

☆ سلسلۂ عالیہ قادریّہ کے سربراہ اور بانی، نجیبُ الطّرفین سیّد، شہنشاہِ بغداد، قطبُ الاقطاب تھے۔ غوثُ الاولیاءِ الکرام کے فیض سے تمام سلسلہ ہائے طریقت قدّس اللہ تعالیٰ اسرارہم مُستفیض ہیں۔ یہ مقام صرف آپ ہی کے لئے مختص ہے ۔

غوثِ اعظم درمیانِ اولیاء　　چوں محمّد درمیانِ انبیاء "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم"

☆ ابُوالحسن السیّد نُورالدین علی شطنوفی قدّس سِرّہُ الجلی نے بہجۃُ الاسرار شریف میں ارقام فرمایا۔

---

[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ! آج تک آپ کا ایک فقہی قول بھی خلافِ قرآن و سُنّت کوئی ثابت نہ کر سکا۔ جو فرمایا حق فرمایا اور حق ہی وُہ ہے جو آپ کا فرمُودہ ہے۔ اَلْحَقُّ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی، کسی نے سچ کہا ہے
اِذْ لَمْ یَنَالُوْا شَانَہٗ وَوَقَارَہٗ　　فَالْقَوْمُ اَعْدَاءٌ لَّہٗ وَخُصُوْمٌ

☆ فرماتے ہیں۔ میں نے مُعَلِّمُ الکِتٰبِ وَالحِکمَۃِ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی قبل از نمازِ ظہر بحالت بیداری زیارت کی تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا بیٹا وعظ کیوں نہیں کہتے؟ عرض کیا یارسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ میں عجمی اور اہلِ بغداد فصیح عربی۔ میں عربی میں وعظ کیسے کروں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا مُنہ کھول۔ میں نے مُنہ کھولا تو سرکار مدینۃُ العلم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے سات بار اپنا لُعابِ دہن میرے مُنہ میں ڈالا ؎۱

جب میں نمازِ ظہر کے بعد وعظ کرنے منبر شریف پر بیٹھا تو مخلوق بے شمار تھی کیا دیکھتا ہُوں کہ سرکار مولائے کائنات، بابِ مدینۃُ العلم علی مرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ میرے سامنے مجلس میں جلوہ گر ہیں اور فرما رہے ہیں بیٹا وعظ کیوں نہیں کہتے؟ وعظ کہو۔ میں نے وُہی عُذر پیش کیا۔ سرکار نے اپنا لُعابِ دہن چھ بار میرے مُنہ میں ڈالا۔ میں نے عرض کیا آپ نے سات مرتبہ کیوں نہیں ڈالا فرمایا "تَاَدُّبًا مَّعَ النَّبِیِّ" صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ "نبی" صلی اللہ علیہ وسلم "کے ادب کی وجہ سے،" "طبقاتُ الاولیاء بحوالہ ابنِ ملقن،"

سُبحَانَ اللہ! نبیِ کریم قاسمُ الایمان اور علیِ کریم قاسمُ الفیضان نے کس پیارے انداز سے نوازا" صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ "بعد ازاں کثیرُ التعداد لاکھوں کا مجمع ہوتا اور آپ قرآن وحدیث سے فصیح وبلیغ عربی میں حکمتیں اور اسرار بیان فرماتے اور ہزارہا علماء ومشائخ آپ کے ملفوظات قلم بند کرتے۔" اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ؕ سورۃ النمل ۵۹

☆ سرکار مجدّدِ اعظم الشیخ احمد نقشبندی سرہندی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ وَالرِّضْوَان فرماتے ہیں۔ "مکتوبات شریف،"

○ ایک مرتبہ مجلس وعظ قائم تھی سیدنا ابوالعباس خضر عَلَیْہِ السَّلَام پرواز کرتے ہُوئے گزرے تو آپ حضرت غوث اعظم نے فرمایا یَا اِسْرَآئِیلِیُّ قِفْ وَاسْمَعْ کَلَامَ الْمُحَمَّدِیِّ ؕ اے خضر! عَلَیْہِ السَّلَام اسرائیلی نبی ٹھہریں۔ ذرا محمّدی ؎۲ کا کلام سُنتے جائیے۔ اس پر آپ ادب سے مجلس میں
عَلٰی اَصَاحِبِہَا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَام

؎۱ جن کو عالمِ ارواح، روزِ الست سرکارِ دوعالم "صلی اللہ علیہ وسلم" کا لُعاب دہن عطا ہُوا ہو وہ حافظِ قرآن ہُوا ہے اور حافظِ قرآن کے سینہ میں مُہرِ نبوت لگی ہوتی ہے۔ سیدنا میکائیل علیہ السّلام کے نوری پروں پر پورا قرآن لکھا ہُوا ہے۔ انھوں نے تعمیل امر ربی میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السّلام کو سجدہ کیا تھا اور تعظیم بجا لایا۔ جس سے یہ مرتبہ پایا۔

؎۲ ایک روایت میں ہے لَا تَکُنْ اِسْرَائِیلِیًّا کُنْ مُحَمَّدِیًّا یَاْتِکَ رِزْقُکَ بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا ؕ اے مسلمانو! اسرائیلی نہ بنو محمّدی بنو۔ انعامات الٰہیہ تم پر صبح وشام نازل ہوں گی۔ دو جہان میں عظمتیں پاجاؤ گے۔ "عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ"

تشریف فرما ہو گئے اور وعظ سنتے رہے۔

☆ آپ جناب غوث پاک فرماتے ہیں۔ عَلَیْکُمْ بِلُزُوْمِ الْمَسَاجِدَ وَالصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ تم پر لازم پکڑو مساجد کو اور درود شریف کو آپ کا فرمودہ درود شریف یہ ہے ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ
وَالْکَرَمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

(۱۲) خواجۂ خواجگان السید محمد رضی الدین باقی باللہ نقشبندی دہلوی برّد اللہ مضجعہٗ ط

☆ آپ کا اسم گرامی محمدؐ اور لقب فانی فی اللہ باقی باللہ، کابل "افغانستان" کے شہرۂ آفاق اولیاءِ کاملین سے ہیں والدۂ ماجدہ کی دعاؤں سے تکمیل ولایت کے اسباب میسر ہوئے۔ آپ نے کئی ایک اولیاءِ ہمعصر سے حصولِ فیض کیا آخر کار سرکار خواجگی امکنگی نقشبندی کی نظرِ توجہ پڑی تو نسبت نقشبندی کی تکمیل فرمائی۔ اسی سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے آپ چمکتے دمکتے چاند ہیں جن کی روشنی سے سارا عالمِ اسلام نورِ عرفان سے مزیّن ہے۔

☆ حضور "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کے اشارہ سے دہلی وارد ہوئے اور کسی کے منتظر ہو کر بیٹھ گئے۔ فرماتے ہیں خواب میں ایک سبز رنگ طوطی میرے ہاتھ پر آبیٹھا اور وہ مجھے چوگا دے رہا ہے۔ اس کی تعبیر یہ فرمائی۔ جو شاہبازِ لاہوتی میرے پاس پہنچے گا اگرچہ بظاہر مرید ہو گا لیکن مجھے بھی اس سے فیض پہنچے گا۔ دریں اثناء امامِ ربانی الشیخ احمد سرہندی قدس سرہٗ ط عازمِ حرمین شریفین ہوئے تو دہلی شریف میں اپنے ایک دوست مولانا حسن کشمیری علیہ الرحمۃ کے ہاں ٹھہرے تو اس نے کہا یہاں ایک اللہ والے ہیں چلو ان کی زیارت کریں جب وہاں پہنچے تو آپ تعظیماً کھڑے ہو گئے اور فی البدیہہ فرمایا ؎

مے گذاشتم زغم آسودہ کہ ناگاہ زکمین　　عالمِ آشوب نگاہے سرِ راہم بگرفت

تو پھر آپ انھیں کے ہو کر رہ گئے۔ فرماتے ہیں۔

آں نسبت را کہ از رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" یافتہ بود اماناً سلمان فارسی رضی اللہ عنہٗ رسیدن بتدریج بحضرت مجدد الف ثانی یافتہ۔

یعنی وہ نسبت جو رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کے کمالاتِ نبوت کا اخص الخاصہ تھی وہ بواسطہ سیدنا سلمان فارسی، حضرت مجددِ الف ثانی پر ظاہر ہوئی "رضی اللہ تعالیٰ عنہم" ط

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار اند کہ برند از رہِ پنہاں بحرم قافلہ را

☆ اِس دُرویش صفت انسان نے اپنی توجّہ[1] و تربیت سے حضرت مُجدِّد الفِ ثانی علیہ الرَّحمۃ جیسا روشن دِل ، گرم نفس ولی تیّار کیا ۔ جس گوہرِ تابدار کو ہند میں سرمایۂ دین و مِلّت کا نگہبان بنایا ۔ جن کا نام باقی ۔ اُن کا فیض باقی اور تاقیامِ قیامت باقی رہے گا ۔

احادیثِ مُبارکہ مجمعُ الجوامع میں علّامہ جلالُ الدّین سیوطی علیہ الرَّحمۃ نے نقل کیں ۔

☆① یَکُوْنُ رَجُلًا فِیْ اُمَّتِیْ یُقَالُ لَهٗ صِلَةٌ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهٖ اُمَّتِیْ کَذَا وَکَذَا[2]	فرمایا میری اُمّت میں ایک شخص صِلہ کا مالک ہوگا اُس کی شفاعت سے میرے کثیرُ التعداد اُمّتی جنّت میں جائیں گے ۔
☆② بَعَثَ اللّٰہُ رَجُلًا عَلٰی رَاْسِ اَحَدَ عَشَرَ مِائَةِ سَنَةٍ ھُوَ نُوْرٌ عَظِیْمٌ اِسْمُهٗ اِسْمِیْ " اَوْکَمَا قَالَ "	فرمایا ۔ گیارھویں صدی کے شروع میں میری اُمّت میں ایک شخص پیدا ہوگا وُہ نورِ عظیم والا ہوگا اس کا نام میرے نام پر ہوگا ۔

کرامت : ۔ وُہ نسبت جو سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ نے غارِ ثور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پائی ۔ اُسی نسبتِ رسولیہ سے آپ مُستفیض ہُوئے کہ جس پر نگاہِ اثر کیمیا پڑ گئی وُہ کمال تک پہنچ گیا ۔ دہلی میں نانبائی نے آپ کے مہمانوں کو کھانا کھلایا تو آپ نے پُوچھا بھئی کیا چاہتا ہے عرض کی سب کچھ موجود ہے ۔ آپ نے ثانیًا فرمایا تو نانبائی نے کہا حضور اگر کچھ دینا ہے تو اپنے جیسا بنا دو ۔ تو فرمایا ہو جائے گا ۔ عرض کیا ابھی ؟ تو آپ نے نگاہِ فیض ڈالی تو صُورۃً و سیرۃً اور کمالاتِ ولائیت میں ہُوبہُو باقی باللہ بنا دیا ۔

☆ یہ توجّہِ اتّحادی تھی ۔ مُرشدِ کامل نے یک لحت بغیر مُجاہدہ " تصفیۂ باطن و تزکیۂ نفس " کے مُرید کو

---

[1] توجّہ تین قسم ہے انعکاسی[1] القائی[2] اور اتّحادی[3] توجّہ کا مطلب ہے آئینۂ دل کا غُبار مُرشد اپنے قلب کی حرارت سے صاف کردے ۔

[2] صِلہ شریعت اور طریقت کو یکجا کرنے والے کو کہتے ہیں اِمام ربّانی اِس کے مصداق ہیں ۔ فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ مِنَ الصِّلَةِ بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ ط رسولُ اللّٰہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی نسبت خاص کے وارثِ خاص مُجدِّد الفِ ثانی علیہ الرَّحمۃ ہے ۔ شریعت و طریقت کا وہ دَور دَورہ جو حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے زمانہ اقدس میں تھا وُہ آپ نے ازسرِ نو تازہ کر دیا ۔ آپ نے طبقۂ صحابہ کی پُوری پُوری مُطابقت و مُشابہت پیدا کر دی اور ہر سُو سُنّتِ بیضاء کے نقشے نظر آنے لگے

نگاہ سے ایسا فیض باطنی عطا کیا کہ اُس کا برزخ مُرشد کے عین مُشابہہ ہو گیا۔ وُہ بوجہ عدم استعداد مُتحمل نہ ہو سکا اور نانبائی مذکور، کُشتۂ نگاہِ اتحادی میں چُور، سراپا مخمُور تیسرے روز انتقال کر گیا۔

مثنوی

قبلۂ اربابِ معنیٰ، کعبۂ اصحابِ دین — مظہرِ فیضِ الٰہی، صاحبِ علم الیقین
غوثِ اعظم عُروۃُ الوثقیٰ زربِ العٰلمین — قُطبِ ارشادِ جہاں ہم معنیٔ حق الیقین
ہر کہ آید بر مزارش از سرِ صدق و صفا — حاجتش گردد روا ہم مقصدِ دُنیا و دین
باد نازل رحمتِ رضوان ربِ العٰلمین — بر محمدؐ خواجہ باقی، زاولیاءِ مقبلیں

○ ناصر الدین مُعرض عن ماسوا اللہ خواجہ محمدؐ باقی باللہ رضی اللہ عنہ بعمر ۴۰ سال ۲۵ رجمادی الثانیہ ۱۰۱۲ سنہ ہجری المقدسہ کا طائرِ رُوح مائل بہ پرواز اعلیٰ علیین ہُوا۔ ماوراء النہر کا یہ گوہرِ تابناک نقشبندی روشن چراغ دہلی میں آسودہ لحد ہو گیا اور لاکھوں چراغ ایمانی جلا دیئے۔ بحرِ ولائیت کے دو آبدار موتی "صاحبزادے"، علومِ شریعت و طریقت کے مجمع البحرین تھے۔ آپ کے اوراد و وظائف ذکرِ خفی اسمِ ذات اور ہمہ وقت درُود شریف وردِ زبان رہتا ؎

اگر گیتی سراسر باد گیرد — چراغِ مُقبلاں ہرگز نمیرد

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً اِبْتِغَاءَ لِّمَرْضَاۃِ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۱۳) امامِ ربّانی قیُّومِ زمانی محبُوبِ صمدانی سرکار مجدّدِ الفِ ثانی الشیخ احمد نقشبندی سرہندی قدس اللہ سرہ النورانی

☆ نسباً فارُوقی اور نسبتاً نقشبندی آپ کی ولادت باسعادت ۱۴ شوّال المعظم ۹۷۱ سنہ ہجری المقدسہ جمعۃ المبارک کو سرہند شریف ہُوئی۔ آپ کا نام نبیِّ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کے اسمِ پاک "احمد" "صلی اللہ علیہ وسلم" پر رکھا گیا آپ کے والدِ ماجد الشیخ عبدُالاحد فارُوقی چشتی علیہ الرحمۃ ولی کامل بزرگ تھے جن کی تصوّف کے رمُوز و نکات اور اشارات و کنایات پر گہری نظر تھی ؎

دین مجو اندر کُتُب اے بے خبر — علم و حکمت از کُتُب دین از نظر

☆ مُرشدِ کامل سے مُلاقات اور حصُولِ فیض:۔ سترہ برس کی عُمر شریف میں علومِ دینیہ کی تکمیل کے بعد عازمِ حرمین شریفین ہُوئے کہ حج بیتُ اللہ اور زیارت روضۂ رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مُدّت مدیدہ سے شوق تھا۔ دہلی میں قیام کے دوران خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ سے مُلاقات

۴

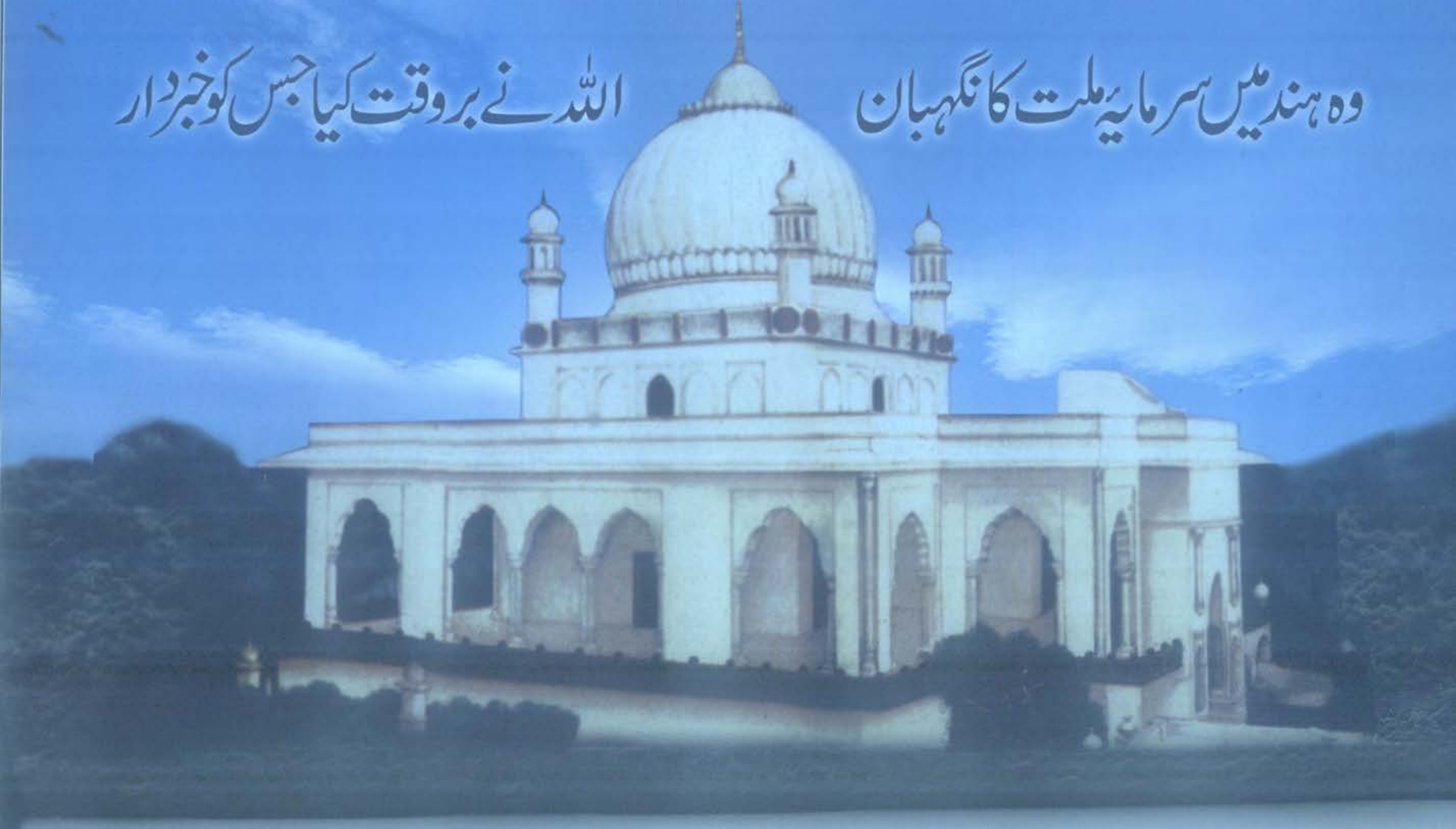

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

ہو گئی۔ آپ نہایت تلطّف سے پیش آئے اور فرمایا اگرچہ تم مُبارک سَفر پر جارہے ہو۔ لیکن کم از کم ہفتہ یا ایک ماہ میرے پاس رہو۔ آپ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے فیض سے مُستفیض ہُوئے۔ یہ طریقہ نقشبندیّہ مجدّدیّہ بہ نسبت "خیرُ البشر بعد الانبیاءِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ" اُمّت کے تمام سلسلوں کا جامع ہے۔ مُجدّدِ اعظم، مُرادِ رسُول فارُوقِ اعظم رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ کی طرح اپنے مُرشدِ اکمل کی مُراد تھے۔

☆ **مُجدّدِ الف ثانی کا مفہوم**:- مُجدّدِ الف ثانی[علہ] کا معنیٰ ہے۔ دُوسرے ہزار کا مُجدّد، ہر صَدی کے شرُوع میں ایک مُجدّد ہوتا ہے۔ لیکن یاد رہے مُجدّدِ صدی اَور ہوتا ہے اور مُجدّدِ الف اَور، جو فرق سو اَور ہزار میں ہے وُہی فرق مُجدّدِ صدی اور مُجدّدِ الف میں ہے بلکہ درجات و مقامات کے لحاظ سے بَرتر اور آپ مِنْ کُلِّ الوُجُوہ نائب مناب رسُول اور واسطہ فیضانِ الٰہی ہیں اور مجدّدِ الف ثانی کا مطلب یہ ہے کہ اِن ہزار سالوں میں جو فیض اور برکات اُمّت کو بر مقامِ صلہ پہنچتی ہیں اُنہی کے توسّل سے ملتی ہیں۔ اگرچہ زمانہ میں قُطب، غوث، اَوتاد، اَخیار موجُود ہوں۔ لَا زَالَتْ نُوْرُ شُمُوْسِ اَفْضَالِہٖ ط "حضراتُ القدس دفتر دوم صفحہ ۲۴"

○ اجلّہ اَولیاءِ نقشبندیہ مجدّدیہ نے تمام وظائف سے افضل و اعلیٰ ذکرِ خفی "اَللّٰہ" اور درُود شریف کو قرار دیا ہے اور فرمایا درُود شریف خضری درُود شریف نقشبندی ہے۔ اَور وُہ یہ ہے ؎

"صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ"

☆ آپ کی تصنیفِ لطیف کتابِ مُستطاب، "مکتوباتِ امامِ ربّانی"، کُتبِ تصوّف میں بہت بُلند درجہ رکھتی ہے جس میں آپ کی مُجدّدانہ شان اور طریقت میں مُجتہدانہ مقام واضح ہے آپ طریقت میں درجۂ امامت اور مقامِ اجتہاد پر فائزُ المرام تھے۔ اُس کے جُملہ عُلوم حضور

علہ ہزار سال کے بعد اولوا العزم مُرسل مبعُوث کرنے کی سنّتِ الٰہیہ کے مُطابق حضور سیّدُ المرسلین "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کے وصال کے ہزار سال بعد مُجدّدِ الف ثانی علیہ الرحمۃ مبعُوث ہُوئے تو اُنھوں نے اپنے وقت میں وُہ کام کیا جو اولوا العزم مُرسل اپنے وقت میں کیا کرتے۔ نبوّت اصل ہے اور تجدید اُس کا ظِل۔ جتنا فرق نبی اور اولوا العزم مُرسل میں ہوتا ہے۔ اتنا فرق مُجدّدِ مائۃ اور مُجدّدِ الف میں ہے۔ لہٰذا۔ اُمّت میں کشورِ ولایت کے شہنشاہ الشیخ احمد محبُوب سُبحانی حضرت مُجدّدِ الف ثانی ہیں۔ وزیرِ اعلیٰ مُجدّدِ مائۃ وقت اور اَلحمدُ للہ رعلیا ہم بعض عُلماءِ زمانہ نے اس میں بہت ٹھوکر کھائی۔ اُنھوں نے آپ کو مُجدّدِ صدی کہا، لکھا اور سمجھا یہ اُن کی کج فہمی اور کور باطنی کا بیّن ثبوت ہے۔ از محمد عنایت اللہ نقشبندی مُجدّدی عُفی عنہٗ ط ۳

"صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف سے تھے۔ عقائد کے متعلق فرمایا۔ عقائد اہلِ سُنّت وجماعت ہی روزِ قیامت باعثِ نجات ہونگے اور دیگر فرقہ ہائے ضالّہ و باطلہ مخزول ہونگے۔ اِن فرقہائے ضالّہ کو بدعتیوں[عل] میں شمار کیا اور ایسے مترجموں، پروفیسروں اور جدید مفسّروں سے بچنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا۔

○ علومیکہ از کتاب و سُنّت مستفاد اند
ہماں معتبر اند کہ ایں بزرگواراں از کتاب و
سُنّت اخذ کردہ اند و فہمیدہ۔ زیرا کہ
ہر مبتدع عقائدِ فاسدہ خود را اخذ مے
کُند۔ پس ہر معنی از معانی مفہومہ معتبر نباشد

وُہی علوم معتبر ہیں جو قرآن و سُنّت سے مستفاد ہیں۔ جو اُن بزرگوں اہلِ سُنّت وجماعت نے قرآن و سُنّت سے اخذ کئے اور سمجھے کیونکہ ہر بدعتی اپنے عقائدِ فاسدہ سے اخذ کرتا ہے۔ اُن کے فہم کے معانی کا کوئی اعتبار نہیں ہے

از خدا خواہیم توفیقِ ادب
بے ادب محروم ماند از فضلِ ربّ عزّ اسمہٗ

دینی کارنامے :- اکبر مغلیہ بادشاہ نے دینِ الٰہی ایجاد کیا۔ جس میں شیخ مبارک غیر مقلد کے بیٹوں ابوالفضل اور فیضی کے ملحدانہ عقائد تھے۔ آپ نے اُس کو پارہ پارہ کر دیا اور بادشاہ بھی اپنے انجام بد کو پہنچا۔ اُس کے بعد آنے والے جانشین کو ربّ کریم نے ہدایت فرمائی۔ جہانگیر، شاہجہان اور اورنگ زیب عالمگیر پر آپ ہی کے فیض کا رنگ تھا۔

۲۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے دینِ ھُدیٰ کی تجدید فرما کر سُنّتِ پاک کو زندہ فرمایا اور بدعات کا قلع قمع کیا۔ آپ کا سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کا ہر فرد سُنّتِ مصطفوی "صلی اللہ علیہ وسلم" کا نمونہ اور تصویر ہے اور یہ رنگ سب پر نمایاں ہے۔ آپ کا طریقہ نہایت ہی پسندیدہ، صحیح، مستقیم، مستحسن اور افضل و اعلیٰ ہے۔ جس سے دورِ خلافت راشدہ کی خوشبو آتی ہے۔

عل بدعتی سے مراد سے بدعقیدہ لوگ جنہوں نے اپنے ہوائے نفس سے نئے نئے عقیدے گھڑ لئے۔ خوارج، معتزلہ، نواصب، روافض، غیر مقلد وہابیہ نجدیہ وغیرہ۔ مَنْ فَسَّرَ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهٖ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ط الحدیث پاک

☆ آج کل ہر کہ و مہ تفسیر بالرأی لکھ رہا ہے اور اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا رہا ہے جن کے ترجمہ میں عظمتِ خداوندی ہے نہ شانِ محمدی عزّوجلّ و صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ تنقیصِ شان نظر آتی ہے۔ ایسی تفاسیر کا مطالعہ کرنا گمراہی ہے۔ ترجمہ کے لئے چودہ[۱۴] علوم کا جاننا ضروری ہے۔ صرف، نحو، معانی، بدیع، ادب، لغت، منطق، فلسفہ، حساب، کلام، تصوف، فقہ، حدیث، تفسیر۔ "یہاں ہر دو اعمال و عقائد کے بدعتی مراد ہیں۔" فَهِمَ مَنْ فَهِمَ ط ۱۲ منہ، غفرلہٗ

٣۔ نظریۂ وحدۃُ الوجود "ہمہ اوست" کی زبردست تردید فرمائی عقیدۂ وحدۃُ الشہود "ہمہ از اوست" کی ترویج فرمائی۔ اب اسی عقیدہ سے انوارِ ولائیت کھلتے ہیں۔

خصائص :۔ آپ کے خصائص اور کرامات بے حد و حصر ہیں۔ تاہم چند کا ذکر یارانِ طریقت کے لیئے باعثِ مسرّت، اور میرے لئے باعثِ صد افتخار ہوگا ؎

☆ آپ کے بدنِ پاک میں نبیِّ کریم ﷺ کے جسمِ اطہر کا خمیر بطورِ تبرّک رکھا گیا۔

☆ آپ کو بشارت ملی کہ جو علوم آپ نے تحریر کیئے۔ وہ سب ہماری طرف سے ہیں۔ اُن میں خطا کا امکان نہیں! اور یہی عقائدؑ و مسائل روزِ شمار باعثِ نجات ہوں گے۔

☆ حضور پُرنور شافع یومُ النشور ﷺ نے بشارت دی کہ قیامت کے روز آپ کو حقِ شفاعت دیا جائے گا۔ جس سے ہزارہا اُمّتی جنّتُ الفردوس میں جائیں گے۔

☆ آپ کے انوار اور فیضان بمتابعتِ مصطفےٰ، سُنّتِ پاک سے ظاہر ہونگے۔

عہ شہنشاہِ طریقت بُرہانِ حقیقت کاشفِ اسرارِ سبع مثانی بحرِ معارجِ مجدّدانی شمعِ بزمِ عرفانی مُقتداءِ اربابِ روحانی الشیخ احمد فاروقی قدّس سرّہُ الرّوحانی کو جنابِ الٰہی سے علمِ متشابہات سے وافر حصہ عطا ہُوا اور مقطعاتِ قرآنی کے اسرار بھی منکشف ہوئے اور جنابِ رسالتمآب سے تصوّف میں منصبِ امامت اور علمِ کلام میں مرتبہ اجتہاد اور مسندِ قیّومیّت عطا ہوئی۔ آپ کے جملہ تحریر کردہ مسائل و عقائد رسول مقبول " ﷺ " کی بارگاہِ عالیہ سے منظور شدہ اور مقبول ہیں عقائد و مسائل ا۔ وحدۃُ الوجود، جاہل صوفیاء کی غلط تاویلات و تعبیرات سے گمراہی پھیل گئی۔ آپ نے مشاہدۂ حق سے اُس کا رد کیا اور وحدۃُ الشہود کا نظریہ پیش کر کے کشتیِ اُمّت کو گمراہی سے بچا لیا۔
٢۔ شیخ عبدُ الکبیر یمنی کا قول "حق سبحانہٗ و تعالیٰ عالمُ الغیب نہیں" گوش گذار ہُوا تو فاروقی جلال چمکا اور پُرزور انداز میں ردِّ بلیغ کر کے فرمایا کہ اِن مسائل کا قائل خواہ شیخ کبیر یمنی ہو یا شیخ اکبر شامی۔ یہاں محمد عربی علیہ وآلہ الصّلوٰۃ والسّلام کا کلام درکار ہے نہ کہ محیُّ الدّین عربی کا۔ ہمیں کلامِ الٰہی کی نص چاہیئے نہ کہ فصوصُ الحکم کی فص اور مزید ارشاد فرمایا کہ ہمیں فتوحاتِ مدنیہ نے فتوحاتِ مکیہ سے بے نیاز کر دیا ہے۔
☆ خواجہ محمد صالح کلابی نقشبندی مجدّدی خلیفہ اجل حضرت مجدّدِ الف ثانی علیہما الرّحمۃ نے ہدایۃُ الطّالبین میں ارقام فرمایا۔ مجدّدِ الف ثانی علیہ الرّحمۃ الشیخ اکبر کو نیکی اور محبّت سے یاد کرتے تھے اور فرماتے الشیخ محیُّ الدّین ابنِ عربی خود تو مقبولوں سے ہیں۔ لیکن اُن کے بعض مسائل حق کے خلاف ہیں چونکہ یہ خطا کشفی ہے لہٰذا اس پر مؤاخذہ نہیں بلکہ اس میں خطاءِ اجتہادی کے رنگ میں درجۂ ثواب کا احتمال ہے۔ ٣۔ الشیخین الکریمین کی تقدیم و تفضیل حق ہے اور افضلیّت خلافت کی ترتیب کے لحاظ سے ہے۔ خطبات میں اُن کا ذکرِ پاک اگرچہ شرائط سے نہیں۔

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

☆ میرے طریقہ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ قدّس اللہ تعالیٰ وجہہُ الاقدس میں تا قیامت باوسیلہ و بلا وسیلہ داخل ہونے والوں کے نام و نسب اور مولد و مسکن وغیرہ مجھے تبلا دیئے گئے۔ اُن کی بخشش کیلئے دُعا کی اور مجھے قبولیت دُعا کی بشارت ملی۔

○ ربِّ کریم نے جس مقصدِ اعلیٰ کے لیئے آپ کی تخلیق فرما کر دُنیا میں بھیجا۔ اُس مقصد کے پورا ہونے پر ربِّ کریم نے بروز منگل ۲۸ صفرُ المظفر ۱۰۳۴ھ سنہ ہجری المقدسہ عمر شریف ۶۳ سال مجدِّد الف ثانی الشیخ احمد نقشبندی سرہندی قدّس اللہ روحہٗ وافاض علینا فتوحہٗ کو فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۝ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۝ (سورۃ الفجر ۲۹، ۳۰) کا مژدہ سنا کر اپنے پاس جنّتُ الفردوس میں بلا لیا۔ ہر سال آپ کا عُرس مُبارک سرہند شریف میں عجیب شان، شانِ فیضانِ سُنّت اور منفرد انداز میں منعقد ہوتا ہے ؎

الٰہی عاقبت محمود گرداں　　بحقّ شہنشاہِ نقشبنداں

بقیہ حاشیہ

تاہم شعائرِ اہلِ سُنّت سے ضرور ہے اِس کا عمداً تارِک قلبی مریض اور باطن کا خبیث ہے اور سہواً تارِک کو بھی مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَہُوَ مِنْہُمْ کی وعید سُنائی۔ ۴۔ فرمایا ہمارا طریقہ، طریقۂ مُصطفویہ ہے اور اس سلسلہ عالیہ کو سلسلہ رسُولیہ اور سلسلہ صدیقیہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ ایصال اِلی المطلوب میں سب سے افضل۔ اَقرب و اَسہل ہے۔ اَللّٰہ اَللّٰہ! اس کی فضیلت اور عظمت کا کیا کہنا جس کی ابتداء سیّدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے جو بعد الانبیاء تمام بنی آدم سے افضل ہیں۔ اور جو کمالاتِ محمّدی "صلی اللہ علیہ وسلم" انوارِ احمدی "صلی اللہ علیہ وسلم" سے کماحقہٗ مُستفیض ہیں۔ جن کو نگاہِ نبوّت نے مَا صَبَّ اللّٰہُ فِیْ صَدْرِیْ اِلَّا فَصَبَبْتُہٗ فِیْ صَدْرِ اَبِیْ بَکْرٍ ط سینہ میں سب کچھ اُنڈیل دیا اور واسطہ فیضانِ الٰہی بنا دیا جس سلسلہ کے وسط میں ۱۔ سرکار السیّد محمد بہاؤ الدین والملّت نقشبند بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ہوں۔ جنہوں نے سیّدۃ النّساء فاطمۃُ الزّہرا سلامُ اللہ علیہا کے وسیلہ جلیلہ سے سربسجود ہو کر دُعا کی۔ رحمتِ الٰہی موجزن ہوئی اور الہام فرمایا اے محمّد! ہم نے تجھے وہ طریقہ عنایت فرمایا جو میرے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" اور صحابہ کا تھا۔ ۲۔ امام ربّانی حضرت مجدّد الف ثانی محبوب سُبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ جن کی ذات ستودہ صفات اُمّت میں قائم مقام اُولُوالعزم مُرسل کے ہو۔ جو مجمعُ البحرین شریعت و طریقت کو یکجا کرنے والے یا نسبتِ صدیقی اور نسبتِ مرتضوی، ہر دو کے پروردہ اور آخری رُکن سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے امام موعود سیّدنا محمد مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ہوں۔ جن کی آمد کی بشارت اور عظمتِ شان مُخبر عن الغیب "صلی اللہ علیہ وسلم" نے ظاہر فرمائی ہو۔ ۵۔ مقامِ قطبیت کُبریٰ محبوبیتِ ذاتیہ عطا ہوئی یہ تین قسمیں ہے۔ اَفعالی۔ صِفاتی۔ ذاتی۔ کامل اَولیاء محبوبیت اَفعالی تک ہی پہنچے ہیں۔ اور صفاتی اَکمل اَولیاء کو نصیب ہے۔ لیکن ذاتی طینت اصالت خاتم الرُّسل "صلی اللہ علیہ وسلم" کے لیئے مخصوص ہے اور یہ امر مُسلّمہ ہے کہ قطبیت، طینت اور محبوبیت، سوائے مُجدّدِ الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے متاخرین اولیاءِ اُمّت میں کسی اور کے حصے میں نہیں آئی۔ "الفقیر محمد عنایتُ اللہ نقشبندی مجدّدی کانَ اللہُ لَہٗ ط" "تلخیص جواہر مجدّدیہ"

۶

دیگر سلسلہ ہائے عالیہ مولائے کائنات[عا] علی مُرتضےٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم " جو کمالاتِ ولائیت کے جامع ہیں "، کی طرف منسوب ہیں جن کی نگاہِ فیض سے قادریہ ، چشتیہ ، سُہروردیہ سے بھی آپ مجاز ہیں۔

جناب پیرانِ پیر (اضافت عکوسی)، پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عقیدت کا اظہار بڑی شدّ و مد سے کرتے اور فرماتے۔ نُوْرُ الْقَمَرِ مُسْتَفَادٌ مِّنْ نُوْرِ الشَّمْسِ ط رُوئے زمین آپ کے انوارِ ولائیت سے پُر ہے۔ اپنے ایک مُریدِ قادری المشرب کو ایک نگاہ سے حضور غوثِ پاک کی زیارت کرا دی۔ جس سے اُس کے باطنی فیض کے دروازے کھل گئے اور مدارجِ ولائیت یکدم طے ہو گئے۔ آپ ہر سلسلہ عالیہ میں بیعت کرتے لیکن ترجیح سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کو دیتے۔

☆ خواجہ خواجگان، بدرُ الاولیاء، زبدۃُ الانبیاء السید معین الدین اجمیری سرکار غریب نواز قدّس سِرُّہُ الْقُدُّس کے مزارِ پُرانوار پر عُرس (وصال ۶۳۳ھ) کے موقعہ پر حاضر ہو کر مُراقب ہوئے تو اسرارِ خاصّہ کھلے۔ آپ کو بہت اعطاف و الطاف سے نوازا (۶ رجب المرجب) اور اپنے برکاتِ خاصّہ سے ضیافت کی۔ سجّادگانِ عظام نے "چادر" غلافِ قبر پیش کی تو آپ نے بسر و چشم قبول کر کے چُوما۔ آنکھوں سے لگایا اور سر پر رکھ کر فرمایا۔ یہ تبرّک میرے کفن میں شامل کیا جائے۔

کرامات :۔ اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ ط (استقامت علی السنۃ) کے تحت فرمایا ہم کریم کے چاہنے والے ہیں کرامت کے نہیں۔ تاہم کرامات کا ظہور یا عدمِ ظہور سے مدارجِ ولائیت کا تعین نہیں ہوتا۔ صحابہ کرام کے مرتبۂ ولائیت کو

عا ایک بار ولیِ اکمل حضرت بابا آبریز علیہ الرحمۃ نے حالتِ جذب میں فرمایا کہ ہم نے بھی بابا آدم علیہ السّلام کے خمیر میں مُشکیں بھر کر پانی ڈالا تھا۔ مخالفین نے سُن کر شور مچا دیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السّلام کے خمیر کو تیّار کرنے والے ملائکہ نوری تھے۔ تو کیا عجب کہ اَللہ ربُّ العُلاء نے اپنے محبوب کے کسی اُمّتی کی رُوح کو بھی یہ سعادت بخش دی ہو۔ رُوحیں تو اس خمیر سے بہت پہلے تخلیق ہو چکی تھیں۔

☆ نیز فرمایا جس ولی کی ولائیت پر مولائے کائنات رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ کی مُہر نہ ہو تو وہ ولی نہیں ہو سکتا۔ یعنی اُمّتِ مُسلمہ کا ہر ولی پروردۂ مولائے کائنات ہے اور آپ ظاہراً و باطناً پروردۂ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ ہیں۔ حتیٰ کہ سابقین انبیاء کی اُمّت میں بھی جو ولی گزرے ہیں وہ بھی آپ ہی کے فیض سے مستفیض ہو کر ولی بنے اور یہ سارا فیض اسد اللہ الغالب علیٰ کُلِّ غالب، علی ابنِ ابی طالب کرّم اللہ تعالیٰ وَجْہَہُ الْاَسْنیٰ کا براہِ سیّدۃُ النساء سیّدُ المرسلین کا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط ۱۲ منہ غفرلہٗ ولوالدیہ ولاساتذتہٖ ط

۲

کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ جب کہ اِن نفوسِ قدسیہ سے کرامات کا ظہور بہت کم ہُوا ہے ؎

اولیاء راہست قدرت ازالٰہ ۔۔۔ تیر جستہ باز گرداند زراہ

○ کراماتِ عالیہ سے احیاءِ دین۔ احیاءِ سنّت[1] اور احیاءِ قلب از فیضانِ شرحِ صدر محمدیہ علیٰ منبعہا الفُ صلوٰۃٍ والفُ سلام ہے ۔ جو کرامات احیاءِ موتیٰ وغیر ذٰلک سے کہیں ارفع و اعلیٰ ہے

ہے بہارِ سنّتِ نبوی کو جوش ۔۔۔ ہے جہان میں نعرۂ دین کا خروش

جھومتی ہیں ڈالیاں کس شوق سے ۔۔۔ مست گُل ہے اور غنچے ذوق میں

پُر فضا ہے نکہتِ باغِ نبی ۔۔۔ پتّی پتّی سے عیاں ہے تازگی

---

[1] عقائد و اعمال پر ملفوظات :۔ عقائد میں علماءِ متکلّمین ماتریدیہ کی تقلید کرتے اور فرماتے کہ کشفِ صحیح سے اِس کی حقانیت ظاہر ہوتی ہے کہ یہ انوارِ نبوّت سے مقتبس ہیں۔ خلافاً لعقائدِ اشعریّہ کہ اُن میں فلسفہ کا اثر ہے کشف و کرامات اور طریقت میں شریعت کو نگاہ میں رکھتے اور سنّتِ غرّاء پر سختی سے عمل پیرا ہونے کی تاکید و تلقین فرماتے۔ عزلت کو رخصت پر فوقیت۔ اولیاءِ عشرت کو اولیاءِ عزلت سے اعلیٰ اور مذہبِ حنفی کو دیگر مذاہب پر ترجیح، طریقہ نقشبندیہ کو اور طریقوں پر اولیّت دیتے اور فرماتے کہ یہ طریقہ بسببِ اتباعِ سنّتِ متین بعینہٖ طریقہ صحابہ کرام ہے اور اس کی نسبت دیگر نسبتوں سے بلند اور ارفع ہے کہ اِس کی ابتدا میں انتہاء کمال مندرج ہے۔ لیکن اِس راہ میں ابتلاء بقدرِ محبت ضرور ہے۔ مَامِنْ نَبِیٍّ اِلَّا اُوْذِیَ وَمَامِنْ وَّلِیٍّ اِلَّا ابْتُلِیَ وَالْبَلَآءُ بِقَدْرِ الْوِلَایَۃِ ایسا کوئی محب "انبیاء و اولیاء" نہیں جو بلاؤں میں نہ رکھا گیا ہو اور بغیر اس سیرِ جلالی کے کوئی سلوک مکمل نہیں ہوتا۔ حضور "سیّد المحبوبین" ﷺ نے فرمایا جتنا میں ستایا گیا ہوں اور کوئی نبی نہیں ستایا گیا۔ غزوۂ بدر میں ابوجہل کے قتل پر فرمایا۔ مَاتَ فِرْعَوْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ ط ابتلاء اولیاء کی کسوٹی ہے کہ اِس جلال میں ظہورِ جمال ہے۔ اولیاء مصائب کو محبوب کی طرف سے تحفہ تصوّر کرتے ہیں۔ نیز ذکر بالجہر کو خلافِ ادب جانتے اور خلافِ سنّت امور، سجدۂ قبور اور رقص و سرود سے سختی سے منع کرتے اور فرماتے اگرچہ دوسرے سلسلوں میں درست ہو لیکن ہمارے طریقہ میں ممنوع ہے

رُباب و نغمہ و جملہ مزامیر ۔۔۔ بشد ممنوع از آیاتِ تفسیر

زیارتِ قبور۔ مراقبہ اور استعانتِ فیض کو مستحسن پھول چڑھانا ایصالِ ثواب مالی و بدنی کو جائز اور امورِ مستحسنہ کو داخلِ سنّت قرار دیتے۔ بدعت کو حسنہ کہنے سے مجتنب اور طوافِ قبر۔ بوسہ۔ قدم بوسی کو مکروہ جانتے۔ عورتوں کو مزارات سے روکتے۔ ادعیہ مسنونہ پڑھتے۔ مزاراتِ مقدسہ پر ہاتھ مس کر کے چہرۂ انور پر پھیرتے اور برکت پاتے۔ نماز میں رفع سبابہ نہ کرتے۔ کسی کی تعظیم کے لیئے رکوع کی حد تک جھکنے سے منع کرتے۔" جواہر مجددیہ از مقبول الثقلین خواجہ احمد حسن خان نقشبندی مجددی سجادہ نشین امروہہ"۔

ہے زبانوں پر بلبلوں کی مرحبا　　اور گلوں کا قہقہہ صَلِّ علیٰ

صَلِّ یَا رَبِّ عَلَی الشَّمْسِ الْھُدیٰ
اَلنَّبِیُّ الْمُصْطَفٰی بَدْرُ الدُّجیٰ

☆ کعبۃُ اللہ مع مینار آپ کی مسجد میں ظاہر ہوا۔ یہاں زائرین نوافل سے عمرہ کا ثواب پاتے ہیں۔ اور کعبۃُ اللہ کے انوار قلوب پر برستے ہیں۔

☆ گلی "میانِ مسجد اور روضہ شریف" سے گزرنے والوں کو جنّتُ الفردوس کا مژدہ سُنایا۔ جیسے بہشتی دروازہ سرکار قطبُ الاقطاب بابا فریدُالدین گنجشکر علیہ الرحمۃ (وصال ۶۶۴ھ) پاکپتن شریف

☆ جامع مسجد تعمیر کردہ شاہجہان کو جنّت فرمایا۔ مسجد کے دروازہ پر یہ شعر رقم ہے ؂

گر دریں عالم بجوئی منظرِ خُلد بریں　　مسجد حضرت مجدّد را بچشمِ دل ببین

☆ قبرستان سرہند شریف، عذابِ قبر سے تاقیامت محفوظ و مامون کر دیا گیا۔

☆ روضۂ پاک کے ساتھ ملحقہ کنوئں کعبۃُ اللہ کے چاہِ زمزم سے ملا دیا اور وہ آبِ زمزم کہلاتا ہے۔ جیسے یومِ عاشورہ، آبِ زمزم شریف دُنیا کے تمام پانیوں میں ملا دیا جاتا ہے۔

○ آپ نے فیضانِ درودِ پاک اور سُنّتِ سَنِیّہ مُحمّدیّہ علیٰ صَاحِبِھَا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیَّۃ کے رنگ میں، سب کو رنگ دیا اور حضور پُرنور عَلَیْہِ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُھَا وَمِنَ التَّسْلِیْمَاتِ اَکْمَلُھَا کے فیض سے سینوں کو بُقعۂ نُور بنا دیا اور قلوب کو نُورِ عرفان سے مُنوّر کر دیا ؂　در خانہ گر کس است یک حرف بس است "

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ
وَتَرْضَاہُ لَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۱۴) عالمِ ربّانی، عارفِ سُبحانی خازنُ الرّحمۃ خواجہ محمّد سعید اَسْعَدَہُ اللّٰہُ فِی الدَّارَیْن ط (وفات ۱۱۱۸ھ)

☆ آپ امامِ ربّانی سرکار مجدّدِ الفِ ثانی کے لختِ جگر اور قُرّۃُ العین ہیں "اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ" کی ہوبہو تصویر اپنے برادرِ حقیقی عُروۃُ الوُثقیٰ، قیّومِ ثانی قَدَّسَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ سِرَّھُمَا الْاَقْدَس کے ہمراہ حرمین شریفین کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے دونوں برادر ولایتِ احمدیّہ علیٰ صَاحِبِھَا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ کے فیض سے مُستفیض تھے۔ لکھتے ہیں۔ جب مدینہ طیّبہ حاضر ہوا

؂ فضیلت متقدّمین کے لئے ثابت ہے اور کمال متاخّرین کے لئے۔

تو وہاں میں نے مشاہدہ کیا کہ سرورِ کائنات " صلی اللہ علیہ وسلم " کی ذاتِ رحمت کا وجودِ پاک فرش تا عرش اور جمیع کائنات کا مرکز ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات ہی وہّاب مطلق اور مبدأ فیاض ہے لیکن جس کسی کو فیض " نور " پہنچتا ہے یا پہنچ رہا ہے۔ وہ آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے وسیلہ جلیلہ سے پہنچتا ہے اور جمیع مہمات و اُمورِ ملک وملکوت بھی آپ ہی کے اہتمام سے انصرام پا رہے ہیں جب سعیدِ دہر، جلیلِ عصر خازن الرحمۃ علیہ الرحمۃ حج بیت اللہ شریف سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ بارگاہِ رحمۃ للعلمینی علیہ الصلوات والتسلیمات والتحیات حاضر ہوئے تو سب سے پہلے مسجد نبوی شریف ریاض الجنۃ میں تحیۃ المسجد ادا کرنے لگے تو دوران تشہد درود شریف پڑھ رہے تھے کہ روضۂ مقدسہ سے آواز آئی العَجَلْ العَجَلْ اَنَا اِلَیْکَ مُشْتَاقٌ جلدی کیجئے جلدی کہ میں تیرا مشتاق ہوں تو بعد سلام فی الفور حاضر بارگاہِ محبوب " صلی اللہ علیہ وسلم " ہوئے اور حضور پرنور شافع یوم النشور " صلی اللہ علیہ وسلم " کو ان ظاہری آنکھوں سے عالم بیداری میں دیکھا اور دوران حاضری آٹھ مرتبہ زیارت سے شرف یاب ہوئے یہ سب کمالات و انعامات، متابعتِ سنّت اور درود شریف کی برکت سے پائے ۔ " مکتوبات معصومیہ ج ۳ "

این سلسلہ از طلائے ناب است — این خانہ تمام آفتاب است

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَّبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُجْتَبٰی وَحَبِیْبِکَ الْمُرْتَضٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۱۵) سیّدُ المکاشفین الشیخ محی الدین ابن عربی المعروف شیخ اکبر قدس سرہ الاطہر

☆ آپ کے والدِ ماجد حضور غوثِ اعظم قدس سرہٗ کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ حضور غوثِ پاک کی دُعا اور کرامت سے پیدا ہوئے۔ ایک روز انھوں نے بارگاہِ غوثیت مآب میں عرض کیا تو فرمایا تیری تقدیر میں اولادِ نرینہ نہیں۔ ہاں میری پشت میں ایک فرزند ہے۔ میری پُشت کے ساتھ اپنی پُشت لگاؤ تو ایسا کرنے سے آپ نے اپنا صاحبزادہ کرامۃً اُن کو منتقل فرمادیا اور وہ فرزندِ ارجمند شیخ اکبر محی الدین ثانی کے لقب سے مشہور ہوا۔

○ عارف باللہ محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ کے مکاشفات اور جلالتِ علمی اور شانِ ولائیت میں منفرد مقام کے حامل۔ اپنی مشہور تصنیف لطیف فتوحاتِ مکیہ " میں اپنے

ـــــــ اسم گرامی امام الائمہ حجۃ الاسلام محمد بن علی بن عربی دمشقی قدس سرہ الجلی والخفی المتوفی ۶۳۸ھ ہجری

مخصوص انداز میں یہ مشاہدۂ حق تحریر کیا ہے۔ " جواہر البحار فی فضائل النبی المختار ج ۱ "۔

☆ مشاہدۂ حق بحضور ذاتِ ذوالجلال جلّ شانہٗ۔

اَلَّذِیْ شَاهَدْتُهٗ عِنْدَ اِنْشَائِیْ بِهٰذِهِ
الْخُطْبَةِ فِیْ عَالَمِ الْحَقَائِقِ الْمِثَالِ فِیْ
حَضْرَةِ الْجَلَالِ مَكَاشَفَةً قَلْبِيَّةً
فِیْ حَضْرَةِ الْغَيْبِيَّةِ وَلَمَّا شَاهَدْتُهٗ
" ﷺ " فِیْ ذٰلِكَ الْعَالَمِ سَيِّدًا
مَعْصُوْمَ الْمَقَاصِدِ، مَحْفُوْظَ الْمَشَاهِدِ
مَنْصُوْرًا مُؤَيَّدًا وَجَمِيْعُ الرُّسُلِ
بَيْنَ يَدَيْهِ مُصْطَفُوْنَ وَاُمَّتُهُ الَّتِیْ
هِیَ خَيْرُ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ عَلَيْهِ
مُلْتَفُوْنَ وَمَلَائِكَةُ التَّسْخِيْرِ مِنْ
حَوْلِ الْعَرْشِ مَقَامُهٗ، حَافُّوْنَ
وَالْمَلَائِكَةُ الْمُوَلَّدَةُ مِنَ الْاَعْمَالِ
بَيْنَ يَدَيْهِ حَافُّوْنَ وَالصِّدِّيْقُ
عَنْ يَمِيْنِهِ الْاَنْفُسِ وَالْفَارُوْقُ
عَنْ يَسَارِهِ الْاَقْدَسِ ط
وَالْخَتْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيْنَ يَدَيْهِ
قَدْ جَثَا اَخْبَرَهٗ بِحَدِيْثِ الْاُنْثٰى
وَعَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ
يَتَرْجَمُ عَنِ الْخَتْمِ بِلِسَانِهٖ وَذُو النُّوْرَيْنِ
مُشْتَمِلٌ بِرِدَاءِ حَيَائِهٖ مُقْبِلٌ عَلٰى
شَانِهٖ اِلٰى اٰخِرِهٖ مَاذَكَرَهٗ رَضِیَ

خطبہ لکھتے وقت وہ مشاہدات جو میں نے عالمِ امثال میں خود مشاہدہ کئے اور یہ حقائق کی مثال کا مشاہدہ ذات ذوالجلال کے حضور میں نصیب ہوا جو ذاتِ غیبیہ کے حضور میں قلبی مشاہدہ ہے۔ جب میں نے وہاں فخرِ دوعالم " ﷺ " کا مشاہدہ کیا تو یہی دیکھا کہ آپ ایسے عظیم الشان سردار ہیں جو اپنی ذات میں معصوم۔ مشاہد میں محفوظ اور مقاصد میں منصور و مؤید ہیں۔ جملہ مرسلین عظام آپ کے حضور صف بستہ حاضر ہیں اور آپ کی اُمت جو لوگوں کی رہنمائی کے لیے پیدا کی گئی، وہ آپ کی طرف متوجہ ہے اور تسخیرِ عالم کے فرشتوں نے عرشِ اعظم کے گرداگرد آپ کے مقام کو ڈھانپ رکھا ہے اور اعمال سے پیدا ہونے والے فرشتے آپ کے سامنے صف بستہ کھڑے ہیں، صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ آپ کے دائیں جانب اور سیدنا فاروقِ اعظم بائیں جانب ہیں۔

اور حضرت ختم علیہ السلام آپ کے سامنے دوزانو بیٹھے حدیثِ اُنثیٰ کی خبر دے رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ وکرم اللہ وجہہٗ حضرت ختم علیہ السلام کے بیان کا اپنی زبان میں ترجمہ کر رہے ہیں اور عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ حیا کی چادر اوڑھے آپ کی طرف متوجہ ہیں۔

اللہ عنہ مما راٰہ فی تلک الواقعۃ ؎ | یہ مشاہدہ اُس سے ہے جو میں نے دیکھا اِس واقعہ سے

○ آگے لکھتے ہیں۔ | شیخ اکبر نے آخر تک اِس کو بیان کیا۔

ھم الرسل فکانت الانبیاء فی العالم نوابہ "صلی اللہ علیہ وسلم" من ادم الی اخر الرسل علیھم السلام وقد ابان "صلی اللہ علیہ وسلم" فی ھذا المقام

تمام مُرسلین اور انبیاء کرام حضرت آدم تا حضرت عیسیٰ علیہم السلام آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نائب اور خلیفہ ہیں۔ سرورِ کون و مکان "صلی اللہ علیہ وسلم" نے مختلف طریقوں سے اِس منصبِ عالی کی وضاحت فرمائی

نوٹ:۔ الشیخ الاکبر قدس سرہ الاطہر کے ارشاداتِ درود پاک اور درود پاک سے مستفیض ہونا صفحہ ۲۴۵ پر ملاحظہ ہو۔

ہمہ انبیاء در پناہِ تو اند | مقیم در بارگاہِ تو اند
تو ئلک منیری ہمہ اختر اند | تو سلطان ملکی ہمہ چاکر اند

محمد ماہِ طیبہ چہار اختر اند "صلی اللہ علیہ وسلم"
ابوبکر، عمر، عثمان و حیدر "رضی اللہ تعالیٰ عنہم"

اللھم صل علی سیدنا محمد الرسول النبی الامی الطیب المطیب وعلی آلہ وصحبہ وسلم

(۱۶) ابو حامد حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد الغزالی رحمہ اللہ مولی الموالی مادام الایام واللیالی ؎

☆ قطبِ وقت، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی چشتی صابری علیہ الرحمۃ "شمائم امدادیہ" میں فرماتے ہیں کہ جب شبِ معراج محبوبِ محترم، رسولِ مکرم، نبی معظم، مالکِ رقابِ اُمم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ملاقات حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام سے ہوئی تو اُنھوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ حدیث پاک آپ کی ہے علماء اُمتی کانبیاء بنی اسرائیل ؎ فرمایا ہاں عرض کیا آپ اپنا کوئی اُمتی دکھائیں تو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے امام غزالی کی روح مبارک کو اشارہ فرمایا تو وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئی تو موسیٰ علیہ السلام اُن سے ہمکلام ہوئے اور فرمایا ما اسمک تیرا نام؟ عرض کیا محمد بن محمد الغزالی فرمایا۔ میں نے تمھارا نام پوچھا ہے نہ کہ خاندان کا۔ عرض کیا جب ربِ کریم نے آپ سے کوہِ طور پر پوچھا۔ وما تلک بیمینک یموسیٰ ○ تو آپ نے کہا تھا۔ قال ھی عصای ج اتوکؤا

؎ وصال ۵۰۵ھ ہجری المقدسہ — سورۃ طٰہٰ ۱۷

عَلَیۡھَا وَاَھُشُّ بِھَا عَلٰی غَنَمِیۡ وَلِیَ فِیۡھَا مَاٰرِبُ اُخۡرٰی ○ جواب تو قَالَ ھِیَ عَصَایَ پر مکمل ہوگیا تھا۔ آپ نے اتنا لمبا جواب کیوں دیا فرمایا مجھے ہمکلامی کا شرف ربِّ کریم سے ہو رہا تھا۔ یہ بہت بڑی سعادت تھی اِس لئے جواب لمبا دیا تاکہ وُہ حلاوت اور عظمت حاصل رہے۔ امام غزالی نے عرض کیا۔ مجھے بھی ہمکلامی کا شرف ایک اُولُوا العزم رسُول سے ہے۔ اِس پر نبیِّ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا "تَاَدَّبْ تَاَدَّبْ" اور پُشت پر طمانچہ مارا جس کا نشان علامتِ عرفان کندھے پر موجُود رہا۔

☆ "امام غزالی قُدِّس سِرُّہُ العالی کو مُہرِ قبولیّت کا یہ شرف وظیفہ نطیفہ دُرُود الکامل کی وابستگی سے ملا۔"

○ آپ کا یہ اختیار کردہ درُود شریف الکامل اپنی جامعیّت اور کاملیّت میں بُزرگ ترین کیفیّات اور مقامات کا حامِل ہے اس درُود شریف کی برکت سے ایک عظیم رسُول کی جناب میں بطورِ نمونۂ اُمّت پیش کئے گئے۔ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو چھوڑ کر اپنی عقل نا تمام اور عملِ خام "بغیر دُرُود شریف" مقصودِ حقیقی تک رسائی ناممکن مُمتنع اور مُحال ہے۔ دُرُود شریف نگینۂ شریعت اور خزینۂ طریقت ہے

○ فی زمانِنا کے عُلماءِ سُوء کا قول ہے۔ ہمارے لئے اب قرآن و حدیث کافی ہے۔ حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ضرورت نہیں "اَلۡعِیَاذُ بِاللہِ" حالانکہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات والاصفات کے بغیر نہ قُرآن سے نُور ملتا ہے اور نہ حدیث سے ہدائیت۔

☆ سیّدنا ابُوالحسن شاذلی علیہ الرحمۃ مشہور اَولیاءِ مستُور سے ہیں فرماتے ہیں کہ ایک مولوی سیّدنا امام غزالی قُدِّس سِرُّہُ العالی کی شان کا مُنکِر تھا اور آپ کی تنقیصِ شان کرتا تو خواب میں نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم "نے اُس کو کوڑے مارنے کا حکم صادر فرمایا اور جب وُہ صُبح بیدار ہُوا تو کوڑوں کے نشان اُس کے جسم پر موجُود تھے۔ "نبراس شرح شرح عقائد نسفی"

☆ امام رَبّانی اَلشّیخ مجدّدِ الفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرحمانی مکتوبات شریف میں ارقام فرماتے ہیں۔

○ حضرت عیسیٰ علیٰ نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی نبوّت کی دعوت جب افلاطون کو، "جو اِن بدبختوں کا رئیس تھا" پہنچی تو اُس نے جواب میں یوں کہا نَحۡنُ قَوۡمٌ مُّھۡتَدُوۡنَ لَا حَاجَۃَ بِنَا اِلٰی مَنۡ یَّھۡدِیۡنَا[1] ہم پہنچے ہوئے لوگ ہیں ہم کو کسی ایسے شخص کی حاجت نہیں جو ہم کو ہدائیت دے۔ اَللہُ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی تک پہنچنے کے لئے جلیل القدر نبی کا انکار

ے عقل ناتمام، عقل ناقص سے۔

[1] ترجمہ درحاشیہ اگلے صفحہ پر

کر بیٹھا۔ گمراہ فلاسفہ، یُونانی چہ مُکرانیاں[ع۱] (لن ترانیاں) سے اپنے باطل خیالات کو ثابت کرنے کے لیئے ضَلّوا فَاَضَلّوا خود بھی گمراہ ہُوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے رہے۔ اصلِ توحید اصلِ دین وہی ہے جو انبیاء کی وساطت سے نصیب ہو۔ انبیاء کی وساطت کے بغیر سب کچھ خرطُ القتاد اور باطل ہے۔ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی (سورۃ طٰہٰ ۴۷) ۞ وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہِ الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْلِیْمَاتِ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الرَّسُوْلِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۱۷) قُطبِ وقت سُلطانُ الاولیاء السید نُورالدین محمود سعدی زنگی تغمدَّاللہ بِردَآءِ غُفرانہٖ

☆ امیرُالمؤمنین مَلکُ العادل ۵۵۷ھ ہجری المقدّسہ کو ممالک اسلامیہ شام، یمن، کوفہ، حجاز، مُقدّس کے خلیفۂ وقت تھے۔ فرماتے ہیں میں دارُالخلافہ مُلکِ شام میں نبیِّ کریم ''صلی اللہ علیہ وسلم'' کے جمالِ جہاں آرا کی زیارت سے مُشرّف ہُوا اور آپ'' صلی اللہ علیہ وسلم '' نے مجھے فرمایا نُورالدین مجھے دو کُتّے تنگ کررہے ہیں۔ علی الصُّبح آپ نے عُلماءِ وقت سے اس خواب کی تعبیر پوچھی لیکن کوئی نہ بتا سکا۔ دوسری رات، پھر تیسری رات یہی خواب آیا کہ نُورالدین! مجھے دو کُتّے تنگ کررہے ہیں اور پھر دونوں کی شکلیں بھی دکھادیں۔ سُلطان نے ایمانی فراست سے جان لیا کہ مدینۃُ النّبیّ صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی امرِ خاص واقعہ ہُوا ہے۔ فوراً پہنچنا چاہیئے۔ اُسی وقت آخری شب کو خفیہ طور پر اپنے ساتھ خواص ارکینِ سلطنت اور بہت سامال ومتاع لے کر روانہ ہو گئے سولہ (۱۶) روز میں مُلکِ شام سے مدینہ طیّبہ پہنچے۔

○ آپ نے مدینہ مُنوّرہ پہنچتے ہی حالات کا جائزہ لیا اور جو شخص خواب میں دکھائے گئے تھے اُن کی کھوج میں لگ گئے۔ مدینۃُ الرّسول'' صلی اللہ علیہ وسلم '' میں اعلانِ عام کردیا گیا کوئی شخص اپنے گھر کھانا نہ پکائے اور نہ کھائے بلکہ بطورِ معزّز مہمان کے لیئے مجھے میزبانی

بقیہ حاشیہ

ع۱ پ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت کریمہ ۱۸ اے مُوسیٰ تیرے یہ داہنے ہاتھ میں کیا ہے۔ عرض کیا یہ میرا عصا ہے۔ میں اس پر تکیہ لگاتا ہُوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتّے جھاڑتا ہُوں اور میرے اس سے اور کام ہیں۔

ع۲ مشہور اولیاءِ متقدّمین خواجہ ابُوسعید ابُوالخیر قُدّس سرّہُ العزیز نے افلاطون کا یہ مقولہ سُن کر فرمایا صدقوا انّی الوصول فقال نعم قد وصل ولکن الی السقر۔ ہاں وہ پہنچے ہوئے ہیں۔ کہاں؟ جہنّم میں'' عافانا اللہُ مِنْ ذٰلِکَ الْخَلَلِ وَالزَّلَلِ ط

کا شرف بخشے۔ تاکہ حضور ﷺ کی ہمسائیگی میں رہنے والوں کی خدمت کا شرف پاسکوں اور میری یہ خدمت آپ " ﷺ " کی مسرّت اور خوشنودی کا سبب بنے اور ساتھ ہی یہ اعلان کردیا کہ دعوت سے واپسی پر بطورِ نذرانہ دو اشرفیاں قبول کی جائیں اور مجھے مصافحہ سے نوازا جائے۔ تاکہ مصافحہ سے مجھے برکت ملے۔

○ اہلِ مدینہ منوّرہ خوشی سے دعائیں دیتے۔ دعوت کھاتے اور نذرانہ وصول کرتے۔ لیکن آپ کو اُن کا کچھ سراغ نہ مل سکا۔ آخر کار اہالیانِ مدینہ منوّرہ سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ یہاں دو مغربی عابد نہایت صالح رہتے ہیں اور وہ کسی کے دستر خوان پر نہیں جاتے اور وہ بہت جوّاد اور عفیف ہیں جو شب و روز عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور اپنے حجرہ سے باہر نہیں نکلتے۔ اور نہ ہی کسی سے میل ملاپ رکھتے ہیں۔

○ حسبُ الحکم وہ لائے گئے تو آپ نے دیکھتے ہی پہچان لیا آپ نے پوچھا تم کہاں رہتے ہو۔ انھوں نے بتایا رُباط میں۔ جو مسجدِ نبوی کے جانبِ مغرب ہے اُس وقت وہ جگہ ویران پڑی تھی اور اُس کی ایک شُباک، دیوارِ مسجد شریف میں تھی۔ سلطان انھیں وہیں چھوڑ کر اُن کے حجرہ میں گھس گئے وہاں قرآنِ پاک جو ایک طاق میں رکھا ہوا تھا پایا اور کچھ کتابیں پند و وعظ کی اور کچھ مال ایک طرف ڈھیر تھا۔ جو فقراءِ مدینہ منوّرہ پر خرچ کرتے اور اُن کی خوابگاہ پر ایک چٹائی پڑی تھی۔ سلطان شہید نے اُس کو اُٹھایا تو ایک [1] سرنگ حجرہ شریف کی طرف کھدی ہوئی پائی اور دو چمڑے کے تھیلے جس میں مٹّی بھر بھر کر جنّتُ البقیع میں ڈال دیتے۔

○ سخت جھڑکیوں اور سزا کے بعد انھوں نے بتایا ہم سپین کے نصرانی ہیں۔ یورپ کے عیسائی حکمرانوں نے مکمّل عربی تعلیم دے کر حُجّاج کے بھیس میں کافی مال دے کر بھیجا ہے۔ کہ مدینہ منوّرہ پہنچ کر حجرۂ مطہرہ میں سے جسمِ اطہر سیّدُ المطہّرین " ﷺ " کو نکال کر لے جائیں۔ جب اُن کی یہ نقب حجرہ شریف کے قریب پہنچی تو اسی وقت ابرِ دباراں کے ساتھ بجلی کی کڑک، دھمک اور زلزلۂ عظیم پیدا ہوا اور اُسی روز صبح کو ہی سلطان شہید علیہ الرحمۃ پہنچ

---

[1] السیّد نورالدین محمود سعدی شہید کو روضۂ اطہر کی سرنگ میں پاؤں کا انگوٹھا مبارک نظر آیا تو درود شریف پڑھ کر چوما اور شرف پا گیا۔ سلطان صلاحُ الدین ایّوبی، سلطان محمود غزنوی، اورنگ زیب عالمگیر شہنشاہِ وقت ہونے کے باوجود سلطانُ الاولیاء تھے۔ "علیہم الرحمۃ والرضوان"

۴

چکے تھے۔ مدینہ منورہ میں ہر ایک پر عجیب خوف و ہراس طاری تھا۔ اور سلطان شہید کی عجیب حالت تھی اور شدید گریہ زاری طاری ہوگئی۔ پھر حجرہ مبارک کے شباک کے نیچے اُن ناپاکوں کی گردنیں ماردی گئیں اور اُن کے جسم جلاکر راکھ کردیئے گئے۔

○ اور پھر حریم رسول حجرۂ مطہرہ کے گرداگرد چاروں طرف ایک گہری خندق کھدوا کر سکہ اور سیسہ پگھلا کر اُس کو بھر دیا گیا۔ تاکہ وجودِ اقدس تک پھر کوئی نہ پہنچ سکے اور یہ سعادتِ دارین، سلطان الاولیاء سید نورالدین محمود سعدی زنگی شہید نوراللہ مرقدہٗ ورضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر روزانہ چوبیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے سے نصیب ہوئی۔

☆ الشیخین الکریمین رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہما کے دشمنوں پر عذاب خسف [عل]:-

○ حلب کے رافضیوں کا گروہ امیر مدینہ منورہ کے پاس آیا اور بہت کچھ مال اور ہدایا دیئے کہ روضۂ اطہر سے شیخین کریمین سیدنا ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ ورسولہٗ عنہما کے اجساد مبارک نکال دیئے جائیں۔ حاکم المدینۃ المنورہ نے بھی بوجہ بددینی اور لالچ کے قبول کرلیا اور ساتھ ہی دربانِ حرم شریف سے کہہ دیا رات کو جب یہ لوگ آئیں تو اُن کے لئے دروازہ کھول دیں اور جو کچھ وہاں کریں۔ مانع نہ ہونا۔

○ دربانِ حرمُ النّبیّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بیان ہے۔ لوگ عشاء کی نماز پڑھ کر چلے گئے تو دروازہ بند کرنے کا وقت آیا تو چالیس آدمی پھاوڑے، کدالیں لے کر آ گئے جب وہ اندر آئے تو میں ایک گوشہ میں دبک کر بیٹھ گیا اور مجھ پر خوف کی وجہ سے کپکپی اور گریہ طاری ہوگیا۔ تو درود شریف پڑھنے لگا۔ اللہ سبحانہٗ کی شانِ جلالی اور قہاری ابھی وہ منبر شریف تک پہنچنے بھی نہ پائے تھے کہ سب کے سب معہ آلات کے زمین میں دھنس گئے اور اُدھر حاکم اُن کا منتظر تھا۔ جب بہت دیر انتظار کرتے گزر گئی تو حاکم نے مجھے بلایا اور پوچھا تو میں نے جو کچھ دیکھا تھا۔ وہ من و عن بیان کردیا۔ اُس نے باور نہ کیا اور کہا کہ تو دیوانہ ہے۔ میں نے کہا تو خود چل کر دیکھ لے۔ اب تک خسف کے اثرات باقی ہیں"۔ فقیر نے وہ نشان دیکھے ہیں"۔

مِنِّی السَّلَامُ عَلَیْکُمَا مَاجَرَی الْقَلَمُ ، وَصَاحِبَاكَ وَ لَا اَنْسَاهُمَا اَبَدًا

[عل] مشہور مؤرخ علامہ طبری نے بحوالہ خادم حرم پاک الشیخ شمس الدین صواب علیہما الرحمۃ ریاض النضرۃ میں یہ واقعہ بیان کیا۔

کس شان سے لیٹے ہیں سرکار کے قدموں میں "صلی اللہ علیہ وسلم"

صدیق مدینے میں ، فاروق مدینے میں "رضی اللہ تعالیٰ عنہما"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَاھِرِ الْمُضَادِّیْنَ وَمُبِیْدِ الْکٰفِرِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۱۸) امام علامہ شرف الدین محمد بن سعید بوصیری علیہ الرحمۃ "صاحب قصیدۂ بردہ"

☆ حضور پرنور شافع یوم النشور علیہ افضل الصلوٰۃ واطیب السلام کی ذاتِ اقدس و اطہر سے اظہارِ محبت وعقیدت مومن کا جزوِ ایمان ہے۔ صحابہ کبار علیہم الرضوان سے لے کر مقبولانِ اُمت تک اسی جذبہ سے سرشار تھے۔ اتباعِ سنت صلوٰۃ و سلام اور نعت مبارک اظہارِ محبت کے مختلف انداز ہیں۔ ہر ادوار میں مجلسِ نعت کے انعقاد کا اظہار مختلف انداز میں ہوتا رہا ہے۔ سیدنا حسان بن ثابت، سیدنا عبداللہ بن رواحہ، سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسے جلیل القدر، عظیم المرتبت صحابہ نے بارگاہِ رحمۃ للعلمینی میں نعتیں پیش کیں۔ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ سے شرفِ قبولیت اور محبوبِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف سے انعامات سے نوازے گئے۔ سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کو قصیدہ "بانت سعاد" پر خصوصی انعام چادر مبارک کا عظیم تحفہ عطا ہُوا۔ آج تک حضور پرنور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ہزارہا نعتیں اور قصائد لکھے گئے لیکن صحابہ کے بعد علامہ بوصیری کو جو مقام نصیب ہُوا وہ اُنھیں کا حصہ ہے۔ علامہ بوصیری کو خواب میں ہی اپنی زیارت سے مستفیض فرما کر "چادر" سے نوازا۔ القصیدۃ البردۃ کے نام سے موسوم ومشہور ہُوا۔ ملکِ مصر کے ایک قریہ بوصیر ۶۰۸ھ ہجری المقدسہ میں پیدا ہوئے۔ (وفات ۶۹۵ھ ہجر) علومِ عربیہ کے متبحر عالم فصاحت اور بلاغت میں مشہور ومعروف اور آپ اپنے زمانہ کی نظیر آپ تھے اور علماءِ عصر میں ایک شہرۂ آفاق ادیب۔ آپ ایک بار دربارِ سلطانی سے اپنے گھر تشریف لا رہے تھے کہ راہ میں ایک بزرگ ملے اور انھوں نے پوچھا۔ تمھیں کبھی خواب میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی بھی زیارت ہُوئی ہے؟ عرض کیا نہیں۔ علامہ فرماتے ہیں۔ اس استفہام میں معلوم کیا تاثیر تھی کہ میرے دل میں یہ خیال آرام نہ لینے دیتا اور جس سے عشق اور محبت کا چشمہ میرے دل میں پھوٹ نکلا۔ گھر آکر سویا تو اسی شب جمالِ جہاں آرا محبوبِ

کوکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ المعروف القصیدۃ البردۃ شریف۔

کائنات "ﷺ" کی زیارت ہوئی۔ میں نے حضور "ﷺ" کو اس شان سے دیکھا۔ جیسا چاند تاروں کے جھرمٹ میں" جب آنکھ کھلی تو دل کی دنیا ہی بدل چکی تھی اور اپنے اندر حضور "ﷺ" کی محبت اور زیارت بابرکت کا عجیب سرور پایا۔ کچھ عرصہ بعد ایک روز فالج کا حملہ ہوا اور جسم کا ایک حصہ بے حس ہوگیا اسی حالت میں میرے دل میں یہ خیال جاگزیں ہوگیا کہ حضور "ﷺ" کی مدحت میں ایک قصیدہ لکھوں اور اس کے ذریعہ شفاعت چاہوں۔ چنانچہ اسی حالت میں یہ قصیدہ مبارک لکھا۔ جب نیند نے غلبہ کیا۔ تو خواب میں مسیح کونین شافی دارین ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا اور عالمِ خواب میں ہی یہ قصیدہ بارگاہِ محبوب میں پیش کیا۔ تو آپ ﷺ نے کمالِ رحمت سے مجھے اپنی چادر نوری عطا فرمائی ؎

اے بوصیری را رداء بخشندہ ‏ ‏ برابطِ سلماں مرا بخشندہ

○ اور جب آنکھ کھلی تو چادر موجود تھی اور اس چادر مبارک کی برکت رب کریم نے مجھے شفا سے نواز دیا اور رات کو اٹھ کر سجدۂ شکر کے لئے مسجد میں آرہا تھا کہ مجھے فقیرانہ لباس میں اچانک ابوالرجاء علیہ الرحمۃ جو اپنے زمانہ کے قطب الاقطاب تھے ملے اور فرمانے لگے اے امام وہ قصیدہ مجھے بھی عنایت کرو جو تم نے حضور "ﷺ" کی مدحت میں لکھا ہے۔ میں نے تجاہلِ عارفانہ سے کہا کونسا قصیدہ؟ میں نے تو کئی قصیدے[1] لکھے ہیں۔ انھوں نے فرمایا جس کا مطلع یہ ہے

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٍ[2]

مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُقْلَۃٍ بِدَمٖ

میں نے حیرت سے پوچھا۔ یَا اَبَا الرَّجَاءِ اَیْنَ حَفِظْتَھَا اے ابوالرجاء تو نے یہ کہاں سے یاد کیا یہ قصیدہ تو میں نے اپنی سرکار کے سوا کسی کو نہیں سنایا تو انھوں نے فرمایا۔ "الصدیق قطبِ وقت"

لَقَدْ سَمِعْتُھَا اَلْبَارِحَۃَ تُنْشَدُ ھَا بَیْنَ یَدَیِ النَّبِیِّ "ﷺ" وَھُوَ یَتَمَایَلُ وَیَتَحَرَّکُ اِسْتِحْسَانًا وَ

میں نے یہ قصیدہ مبارک اس وقت سنا جب تم شب کو حضور "ﷺ" کے دربار میں سنا رہے تھے اور حضور اظہار پسندیدگی سے پھل دار نرم شاخ کی طرح

[1] قصائد، قصیدۃ لامیہ، قصیدۃ بانت سعاد کے معارضہ میں ذخر المعاد لکھا، قصیدۃ والیۃ تقدیس الحرم من تدنیس الضرم قصیدۃ حائیہ، قصیدۃ ہمزیہ، قصیدۃ میمیۃ الکوکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ المعروف قصیدہ بردہ شریف ؂

[2] کیا ہمسایوں کی یاد سے جو ذی سلم میں تیری آنکھوں سے خون آلودہ آنسو جاری ہیں۔

يَتَحَرَّكُ الْأَغْصَانُ الْمُثْمِرَةُ بِهُبُوبِ نَسِيْمِ الرِّيَاحِ ط	تمائل فرمارہے تھے اور جھوم رہے تھے بادِ نسیم کی طرح ۔

○ پھر میں نے فی الفور قصیدہ پیش کر دیا، اِس قصیدہ شریف کو سات سَو سال سے اولیاء کاملین اور صوفیائے عظام بطور وظیفہ پڑھتے آرہے ہیں ۔ اِس سے بڑھ کر علامہ بُوصیری کی کیا سعادت ہو گی ۔ خصوصاً سلسلۂ عالیہ شاذلیہ کے مشائخ اور حضرت مجدّدِ الف ثانی الشیخ احمد الفاروقی النقشبندی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی ؒ کے معمولات میں بطورِ وظیفہ شامل رہا ہے ۔

☆ فقیر غفرلہٗ نے حرمین شریفین کی زیارت کے بعد جب الوداعی طواف کیا تو حطیم شریف رُکنِ شامی میں کھڑا ہو کر قصیدہ بُردہ شریف سے یہ آخری دُعا کی ؎

وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَائِمَةً عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍ وَّمُنْسَجِمِ

○ اے ربِّ قدّوس! اے میرے ارحم الراحمین ربّ عَزَّ اِسْمُہٗ! اپنے رحمت کے بادلوں کو حکم دے کہ وُہ ابدالآباد میرے نبیِّ کریم، رؤف رحیم تیرے محبوب پاک صاحبِ لولاک، ماہِ منیرِ اجتباء احمد مجتبیٰ، مہرِ سپہرِ اصفیاء محمد مصطفیٰ عَلَیْہِ اَلْفُ اَلْفِ صَلٰوةٍ وَّسَلَامٍ پر رحمت کے بھرپور درودوں کی موسلادھار بارشیں برساتے رہیں ۔ "این دعا از من و جملہ جہان آمین باد"

☆ چند ابیات "حُسْنُ الْجُودَةِ فِي شَرْحِ الْقَصِيدَةِ الْبُرْدَةِ" ترجمہ فارسی علامہ عبد المالک عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ ؎

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ ﷺ[1]

نامِ پاکِ او محمد سیّد ہر دوسرا نازشِ عرب و عجم جن و بشر را پیشوا ﷺ

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ[2]

آں حبیب حق ز ذاتش ہست اُمید مدد در حوادث وقت ہر فتنہ کہ بر سر مے رسد

؎ سراپا اعجاز ذات ﷺ کے تذکرۂ محبّت "درودِ پاک" نے اِس قصیدے کو معجز نما تاثیر کا حامل کا مل بنا دیا ۔

عہ[1] یہ مبارک بیت آسیب زدہ پر پڑھ کر دم کیا جائے یا پلیٹ چینی پر لکھ کر پلایا جائے تو شفا کُلّی ہو ۔

عہ[2] یہ وُہ مبارک بیتِ ثالث ہے ۔ جس پر سرورِ سینہ شاہِ مدینہ "ﷺ" نے تمائل و تحرّک فرمایا جیسے پھلدار شاخ بادِ صبا سے جھومتی ہے ۔ ایک ہی مجلس میں ایک ہزار ایک بار اوّل آخر درود شریف کھڑے ہو کر پڑھنے سے مُرادیں برآتی ہیں ۔ قضائے حاجات دینی و دُنیوی کے لئے تریاق ہے اور یہ امر مشائخ کرام کے مجرّبات سے ہے ۔

؎ برہنہ پا، برہنہ سر، باوضو، رات کی تاریکی میں قبلہ رُو ہو کر پڑھے ۔ ۱۲ منہ غفرالذنب ؒ

وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللهِ مُلْتَمِسٌ ... غُرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ [ع۱]

ہر یکے ایشاں بخواہد از رسول اللہ عطا ... کف ز آب بحر جودش قطرہ از ابر سخا

اَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهٗ خُلُقٌ ... بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

طینتش را بارک اللہ خُلق او آراستہ ... از بشاشت خوبرُوئی رُوئے او آراستہ

كَالزَّهْرِ فِيْ تَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِيْ شَرَفٍ ... وَالْبَحْرِ فِيْ كَرَمٍ وَّالدَّهْرِ فِيْ هِمَمِ

چُوں شگوفہ در طراوت ہمچو دریا در کرم ... در شرف چوں ماہِ کامل، چوں زمانہ در ہمم

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِيْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ ... سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ [ع۲]

کیست جز تو ناصرم اے بہترین کائنات ... تا پناہ جوئم بدو در انقلاب و حادثات

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبَا ... وَاَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِي الْعِيْسِ بِالنَّغَمِ [ع۳]

تا صبا بر شاخہائے سروبان ... تا اُشتر را در طرب آرد حُدی ساربان

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۱۹) شیخ الطریقت ابوبکر شبلی قَدَّسَ اللہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی سِرَّہُ الْاَقْدَس "مرج البحرین" المتوفی ۳۳۴ھ

☆ سید الطائفہ جُنید بغدادی علیہ الرحمۃ کے بھانجے اور خلیفہ اجل تھے، احوال میں کامل، کیفیات میں مکمل اور ولائیت میں اکمل تھے۔ اعمال محبوبانہ و مجذوبانہ رکھتے، اربابِ سُکر کے پیشوا تھے۔

☆ حافظ احمد بن ابوبکر المعروف خطیب بغدادی "علیہ الرحمۃ" نے تاریخ بغداد میں تحریر کیا۔

○ ایک مرتبہ ابوبکر بن مجاہد مُقری مشہور زمانہ مُحدِّث کے پاس الشیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لے گئے تو آپ نے تعظیماً کھڑے ہوکر اُن کا اِکرام و اِعزاز فرمایا اور مُصافحہ و مُعانقہ کے بعد دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی کو چُوما۔ حاضرین کہنے لگے یا سیّدی! آپ نے

ع۱ عرب کے چاند نے یہ ابیاتِ حُسن کر اظہارِ پسندیدگی سے تمائل فرمایا۔ ستارے بھی خوشی سے جھوم اُٹھے۔ علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام

مَیں وُہ شاعر نہیں کہ چاند کہہ دوں رُوئے انور کو ... مَیں اُن کے ناخنِ پا پہ چاند کو قربان کرتا ہُوں

ع۲ بیتِ مُبارک توجُّہ اور حضوریِ تصوُّر سے عرض کرے تاکہ اُس کی برکت سے ہر مُصیبت واندوہ رفع ہو۔

ع۳ نوا را تلخ ترمے زن چو ذوقِ نغمہ کم یابی ... حُدی را تیز ترمے خواں چو محمل را گراں بینی

اُن کا ایسے اِکرام و احترام کے ساتھ استقبال کیا ہے۔ حالانکہ اہلِ بغداد اُن کو مجنُون کہتے ہیں۔ آپ نے اپنا مُشاہدہ بیان فرماتے ہُوئے فرمایا۔ مَیں نے یہ عزّت افزائی اپنی طرف سے نہیں کی۔ بلکہ سرکارِ دو عالَم "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کو خواب میں اُن سے ایسا معاملہ کرتے دیکھا ہے ویسا ہی مَیں نے کیا کہ جب شیخ بارگاہِ رسالت علیٰ صاحِبِہا الصّلوٰۃُ والسَّلامُ میں آئے تو حضُور رؤُفٌ رّحیم "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" اُسے دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے اور مُصافحہ کے بعد مُعانقہ فرما کر دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ اس پر مَیں نے خواب میں حضُور پُرنُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا کہ یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ آپ اِن سے یہ سلُوک فرما رہے ہیں۔ فرمایا ہاں یہ ہر فرض نماز کے بعد (آیتُ الکرُسی[1] پڑھتے "مُؤلّف") اور یہ دو آیات کریمہ

قُرآنِ پاک پ۱۱ سورۃُ التّوبہ آیتِ کریمہ ۱۲۸ - ۱۲۹

لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ[2] ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○ ع

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وُہ رسُول جن پر تمہارا مُشقّت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان، پھر اگر وُہ مُنہ پھیر لیں تو تم فرما دو کہ مجھے اللہ کافی ہے اُس کے سوا کسی کی عبادت نہیں۔ مَیں نے اُسی پر بھروسہ کیا اور وُہ بڑے عرش کا مالِک ہے۔

پڑھ کر یہ دُرود شریف صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ "صلی اللہ علیک وسلم" سہ بار پڑھتے ہیں اور یہ فضیلت اُن کو بہ برکتِ دُرود شریف عطا ہُوئی۔ مدارِجُ النّبُوّۃ میں ہے کہ ایسا طریق حرمَین شریفین میں اِن حضرات کے درمیان رائج ہے جو میلاد شریف کی محفلیں مُنعقِد کرتے اور پھر ذکرِ پاک دُرود شریف بُلند آواز سے پڑھتے ہیں ؎ "روحُ البیان ۱۱ اسی آیتِ کریمہ کے تحت بحوالہ عُقدۃُ الدُّرَرِ وَاللّآلی"

چو سُوئے من گُذر آری منِ مسکین زِناداری   فدائے نقشِ نعلینت کُنم جاں یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ
چو بازُوئے شفاعت را کشائی بر گُناہگاراں   مکن محرُوم جامی را دراں یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ

[1] جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیتُ الکرُسی پڑھے اُس کے جنّت میں داخل ہونے میں صرف موت رکاوٹ ہے۔ "حدیث مُبارک"

[2] رؤُفٌ کو رحیمٌ سے مُقدّم کرنا اَبْلَغُ ہے کیونکہ اِس میں شِدّت رحمت ہے بہ نسبتِ رحیم کے۔ "تفسیر بیضاوی"

۱۰

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ٭ الرَّسُوْلِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۲۰) کُشتۂِ عشق حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی نقشبندی مجددی قدس سرہ السامی

☆ آپ کا اسم گرامی عبدالرحمٰن اور لقب جامی۔ نسب نامہ امام محمد بن حسن شیبانی علیہ الرحمۃ سے ملتا ہے آپ اصفہان ۸۱۷ھ ہجری المقدسہ میں پیدا ہوئے اور ہرات کے باغیچہ جنت تحتِ مزار میں آسودہِ لحد ہیں۔ تبحرِّ عالم، حافظ القرآن اور علوم ظاہری اور باطنی میں یگانۂ روزگار کُشتۂِ عشقِ رسول تھے۔ آسمانِ دنیا میں شہرت کے درخشندہ ستارے۔ شریعت کے ماہتاب اور عشق کے آفتاب تھے۔ آپ کی بیعت خواجہ عبیداللہ احرار نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے تھی۔ آپ نے ۸۸۰ھ ہجری المقدسہ میں حج بیت اللہ کیا اور بارگاہِ محبوب میں کمال محبت اور ادب سے حاضر ہوئے کہ قدم بقدم نوافل، لمحہ بہ لمحہ درود شریف پڑھتے مدینہ منورہ بارگاہِ رسالت مآب " صلی اللہ علیہ وسلم " کی حاضری کے لیئے چلے تو راہ میں روک دیئے گئے۔ دوبارہ۔ سہ بارہ لیکن اِس بار ہجر کی تیز تلوار کے زخموں سے چور بارگاہِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں "اِستغاثہ" پیش کیا۔ ؎

الٰہی غنچۂ اُمید بکشا — گلے از روضۂ جاوید بنما
زمہجوری برآمد جانِ عالم — ترحّم یا نبیَّ اللہ ترحّم
نہ آخر رحمۃ للعٰلمینی — زمحروماں چرا فارغ نشینی
بیروں آور سر از بُردِیمانی — کہ روئے تست صبح زندگانی
شب اندوہ مارا روز گرداں — زرُوئیت صبح ما فیروز گرداں
بہ تن در پوش عنبر بُوئے جامہ — بسر بربند کافوری عمامہ
آدیم طائفے نعلین پاکن — شراک از رشتہ ہائے جانِ ماکن
زحجرہ پائے در صحنِ حرم نہ — بفرق خاک رہ بوساں قدم نہ
تو ابرِ رحمتی آں بہ کہ گاہے — کُنی برحال لب تشناں نگاہے
" نگاہے یا رسولَ اللہ نگاہے "

" صلی اللہ علیہ وسلم " " مولانا جامی قدس سرہ السامی " " صلی اللہ علیک وسلم "

تو اجازت مل گئی اور جب مواجہہ شریف میں حاضر ہوئے۔ ادب اور محبت سے صلوٰۃ وسلام عرض کیا تو رحمۃ للعٰلمین، شان والے محبوب " صلی اللہ علیہ وسلم " نے ایسا نوازا کہ حق مل گیا تو عرض کیا

یارسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ غُلام سے کیا خطا سرزد ہُوئی ؟ فرمایا خطا نہیں بلکہ جس عشق و محبّت سے تم آرہے تھے ۔ تمہارے عشق کا تقاضا یہ تھا کہ تیرا استقبال روضۂ اطہر سے باہر آکر کرنا پڑتا ۔ اِس جذبۂ عشق کو ٹھنڈا کیا اور پھر باریابی عطا فرمائی ۔ اور بارگاہِ رحمت سے جامی کو وُہ کچھ ملا جو اُن کا ہی حصّہ تھا ۔ عالمِ مُشاہدہ میں حضُور " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " کی حضُوری میں بوقتِ الوداع ارشاد ہوتا ۔ " جامی سلامت روی و باز آئی " جامی ! پھر بھی آنا ۔

☆ یہ فقیرِ پُرتقصیر ، اُمّید وارِ رحمتِ ربِّ قدیر ، اِن مقبولانِ بارگاہِ محبُوب کے صدقے سے عرض کُناں ہے ۔ کاش کہ ہمارا نصیبہ بھی کھُلے ۔ اور ہمارا ستارہ بھی مدینہ کے چاند علیہ السلام کے نُور سے چمکے ۔

دو عالم مہمان ، تو میزبان ، خوانِ کرم جاری
اِدھر بھی کوئی ٹکڑا ایں بھی ہُوں کُتّا ترے در کا

زیارت مَیں کرُوں اور وُہ شفاعت فرمائیں
مجھے ہنگامہ عیدیں یارب عزّ وجلّ دِن ہو محشر کا

قولِ حکمت :۔ مُغل بادشاہ بابر کے عہد میں سمرقند کے ایک مشہُور مولانا مزید ہرات میں وارد ہُوئے ایک دن محفل جمی تو بابر نے مولانا مزید سے پُوچھا کہ یزید پر لعنت[2] بھیجنے میں تمہاری کیا رائے ہے ۔ اُنھوں نے کہا جائز نہیں ۔ بابر اب مولانا جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کی طرف مُتوجّہ ہُوا اور پُوچھا تمھارا کیا خیال ہے ۔ تو مولانا جامی نے برجستہ کہا ؎

" ہزار لعنت بر یزید و بقیّہ بر مزید "

○ آپ اَولیاءِ نقشبند سے تھے ۔ میدانِ عشق و محبّت میں نہایت سوز و گداز سے فارسی نعتیہ کلام لکھ کر ایک مُنفرد مقام پایا اور جس طرز پر اپنی عقیدت اور محبّت کا اظہار کیا یہ آپ کا ہی حصّہ ہے ۔ عشقِ مُصطفیٰ کا ساز جو آپ نے چھیڑا اُس کا سوز عاشقوں کے دلوں کو گرماتا رہے گا ؎ " خدا رحمت کُند ایں عاشقانِ پاک طینت را "

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ صَلٰوۃً ذَاکِیَۃً مَّقْبُوْلَۃً وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

مجھے اپنی تابشیں کر عطا تم ہو میرے ماہِ تمام بھی
میری لُٹی لُٹی ہے صُبح بھی میری بُجھی بُجھی ہے شام بھی

جہاں عشق بھی ہے سجُود میں جہاں حُسن بھی ہے نیاز میں
اِسی بارگاہِ جمال کا مَیں ہُوں اک ادنیٰ غلام بھی

[2] جن نِعْمَ السَّلَفَ تا وَلَنِعْمَ الْخَلَفَ عُلماءِ کرام کا لعنت بر یزید پلید کے خلاف فتویٰ ہے ۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ وُہ لائقِ لعنت نہیں بلکہ یہ کہ جتنی دیر لعنت کرنی ہے کیوں نہ اُتنا وقت امام پاک کا نام لیا جائے اور درُود شریف پڑھا جائے ۔

نے ارادۂ نکاح ترک فرما دیا۔

☆۱۰ ۱۲ ربیع الاوّل ۶۳ برس کی عمر شریف میں اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی فرماتے ہُوئے وصال فرمایا۔ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"

میں سدا عطر بیز رہے۔

آپ کو ربِّ کریم نے ماہِ ربیع الاوّل ۶۳ سال کی عمر میں جَنّتُ الفِردوس میں اپنے پاس بُلا لیا" بَرَّدَ اللّٰہُ مَضْجَعَہٗ

"تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ"

جَبینش را سجودش گشتہ پُر نور چو در مُصحف نمایاں آیتے نور

وظائف :- آپ پنجگانہ نماز باجماعت مسجد شریف میں ادا فرماتے اور نمازِ عصر کی امامت خود کراتے۔ نمازِ تہجّد کے بعد درود شریف حضری تین ۳ ہزار تسبیح پر پڑھتے اور نمازِ عشاء سے قبل اور نمازِ فجر کے بعد شمارے کھجور کی گُٹھلیوں پر درود شریف صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پڑھتے آپ کے مُریدین صاحبِ تقویٰ اور عامل بالسُّنّت ہیں۔ مُعتبر ذرائع سے مَروی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مُرید ہی اُسے کرتے جس کے متعلق حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی طرف سے اشارہ ہوتا۔ (ہکذا سمعت عن اکابری) آپ کا روضۂ اقدس، مَنبعِ فیضان، بوسہ گاہِ عوام و خواص ہے۔ مولائے کریم آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے مزارِ پُرانوار پر گلہائے رحمت کی بارش نازل فرماتا رہے۔ جس سے اِس مزار فائضُ الانوار سے زائرین کے قلوب نور سے معمور ہوتے رہیں۔ اور یہ گلستانِ نور ہمیشہ ترقی پر رہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ ثُمَّ لَا تَنْقُصْ ط

تصنیفِ لطیف :- آپ کا بہترین شاہکار کتاب مُستطاب "اَلْاِنْسَان فِی الْقُرْآن"[1] ہے جو عُلماء اور خصوصاً طریقت سے مُنسلک حضرات کے لئے ایک تحفۂ عظیمہ ہے۔ جو طرزِ دگر کا مظہر ہے اور آپ کے علمِ لدُنّی کا واضح ثبوت اور عشق و محبّت کی جولانیوں کی مُبیِّنہ دلیل ہے۔

---

[1] انسان کو صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ہو تو قرآن کی حکمتیں اور حقیقتیں کھلتی ہیں اور جب آپ سے نسبت ہی نہ ہو تو پھر قرآن کی تفاسیر اور تراجم بھی تحریفات، تاویلات فاسدہ مانند اسرائیلیات کے ہوں گے۔ اور یہ نسبت درود شریف کے بغیر ناممکن ہے۔ ورنہ بفرمانِ صاحبُ القرآن صلی اللہ علیہ وسلم وَیَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حُلُوْقَھُمْ تَرَاقِیَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ ط (حدیث شریف) قرآن قاریِ قرآن کے حلق سے نیچے نہیں اُترتا اور وُہ دین سے ایسے نکل جاتے ہیں جیسے تیر شکار سے۔

☆ "اَلْاِنْسَان فِی الْقُرْآن" میں شریعتِ مُطہّرہ کے عقائد اور طریقت کے مسائل کو بالصّراحت عجیب اندازِ محبّت

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

اور آپ کی پاک سیرت پر کتاب "اِنشراحُ الصُّدور بتذکرۃِ النُّور" میرے محسن السید محمد منیر حسین شاہ نقشبندی مجددی نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ وَمَضْجِعَہٗ وطنِ مالوف بمقام "جوکالیاں ضلع گجرات" کی تالیف ہے ("مؤلف کا وطن اصلی") اور اس نام کو اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ ط[علہ] سے کتنی پیاری اور لطیف نسبت ہے "فَلَہُ الْحَمْدُ وَلِرَسُوْلِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ"۔ ؎

ہے انھیں کے عطر بوئے گریباں سے مست گل

گل سے چمن، چمن سے صبا، صبا سے ہم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۲۲) اعلیٰ حضرت، مجددِ وقت شاہ احمد رضا البریلوی قادری قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَالِی ط

☆ آپ ۱۰ شوال المعظم ۱۲۷۲ھ ۱۸۵۶ء ہجری المقدسہ شہر بریلی میں پیدا ہوئے آپ نے اپنی تاریخ ولادت اس آیتِ کریمہ سے نکالی اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ ط[علہ] بعمر ۱۳ سال ۱۰ ماہ ۴ دن میں تمام علوم مروجہ کی تکمیل فرمائی۔ علوم وفنون میں یکتائے زمانہ تھے۔ پچپن علوم میں ایک ہزار کتب تصانیف کیں۔ کنزُ الایمان فی ترجمۃ القرآن جو دنیا میں ترجمہ ہائے قرآن کا سرتاج ترجمہ ہے اور فقہ حنفی میں "العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ" ۱۲ ضخیم جلدوں میں جو ہزارہا صفحات پر مشتمل ہے تالیف فرمائی۔ آپ نے اپنی شانِ تجدید سے مخالفینِ اسلام و معاندینِ دین، گستاخانِ رسول کے خلاف خوب قلمی جہاد کیا۔ عشق و محبت اور ادب و تعظیم کے نشان تھے۔ دیگر مسائل، فتویٰ نویسی، درس وتدریس کی مصروفیات کے باوجود ایک

بقیہ حاشیہ

ادب سے بیان کیا گیا ہے۔ خصوصاً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل وکمالات اس شان سے تحریر فرمائے کہ قرآنِ پاک کے الفاظ کو ہیروں کی مانند اپنے کلام میں جڑ دیا اور حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی صفات بحالیہ کا مرقع بنا دیا مسئلہ نور، حاضر ناظر، علم غیب، امتناعِ نظیر، امکانِ کذب، خلفِ وعید جیسے ادق مسائل کو اشاروں کنایوں سے سمجھا دیا اور یہ اسمِ باسمّٰی اور جامع کتاب ہے۔ اس کے ایک ایک لفظ میں مصنف علیہ الرحمۃ کے نور کے فیضان کا سمندر موجزن ہے۔ ۱۲ منہ

علہ پ۲۳ سورۃ الزمر آیتِ کریمہ ۲۲ تو جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے۔

علہ پ۲۸ سورۃ المجادلہ آیتِ کریمہ ۲۲ یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی روح سے اُن کی مدد کی۔

ماہ کے قلیل عرصہ میں قرآن مجید حفظ کیا۔ آپ امامِ اعظم کے مُقلِّد، حنفی المذہب اور غوثِ اعظم کے فیض یافتہ قادری المشرب اور محبّت و عشق کے میدان میں فنا فی الرّسول کے مقام پر فائز المرام تھے پُوری صدی آپ کی نظیر و مثیل پیش نہیں کرسکتی آپ ہمہ صفت موصوف عالمِ و عارف مجدّدِ[عله] وقت تھے۔ اور فی زمانِنا مسلک "اہلِ سُنّت وجماعت" صحیحُ العقیدہ سُنّی ہونے کا نشان ہیں۔

نعت گوئی:۔ آپ کے نعتیہ کلام کی تعریف و توصیف میں بڑے بڑے شُعراء اور علماء رطبُ اللّسان نظر آتے ہیں۔ اپنی ایک نعت شریف میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ رحمت میں اپنی محبّت اور عشق کا اظہارِ عقیدت پیش کرتے ہیں ؎

خُدا کی رِضا چاہتے ہیں دو عالَم خُدا چاہتا ہے رِضائے محمّد "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم"

علّامہ اقبال نے جب یہ نعت ایک جلسہ میں سُنی تو اتنا متاثر ہُوئے کہ آنکھوں سے آنسُو کی لڑیاں بہہ نکلیں اور فی البدیہہ ارتجالاً اسی بحر میں دو شعر کہے ؎

تماشا تو دیکھو کہ دوزخ کی آتش لگائے خُدا اور بُجھائے محمّد "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم"

تعجُّب کی جا ہے کہ فردوسِ اعلیٰ بنائے خُدا اور بسائے محمّد "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم"

عقیدت و محبّت:۔ جب دوسری بار آپ مرکزِ حُسن و جمال بارگاہِ رحمۃٌ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں دِل بیتاب اور رُوح بیقرار لے کر حاضر ہُوئے تو اُس وقت دِل میں تمنّا تھی۔ کاش مجُھے بھی بکمال شانِ رحمت سے اپنے جمالِ جہاں آرا کی زیارت سے مُشرّف فرمائیں اگرچہ خواب میں کئی مرتبہ شرفِ زیارت نصیب ہو چکا تھا۔ مواجہہ شریف کے سامنے غُلامانہ انداز میں مؤدّبانہ کھڑے ہو کر دُرود شریف عرض کرتے رہے۔ لیکن پہلی بار مُراد نہ بر آسکی اور دوسری رات بھی تمنّا لئے ہُوئے دلِ بے تاب سے دُرود شریف پڑھتے رہے اور انتظار کرتے رہے تو شدّتِ جذبات سے چند اشعار زُبان سے جاری ہوگئے۔ جس کا مطلع اور مقطع یہ ہے ؎

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

تیری کوئی کیوں پوچھے بات رضاؔ تجھ سے کُتّے ہزار پھرتے ہیں

تو قسمت کا چاند چمکا اور نظارۂ جمال باکمال سے حالتِ بیداری میں مُشرّف ہوگئے۔

[عله] عُلماءِ حرمین شریفین نے اَلمجدّد بِھٰذَا الاُمّۃ مجدّدُ المائۃ الحاضرۃ مؤیّدُ المِلّۃ الطّاھرۃ سے یاد کیا۔

صلوٰۃ و سلام :- فنافی الرسول نے بحرِ عشق و محبت میں ڈوب کر کمال ادب و احترام سے بارگاہِ محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" میں وہ صلوٰۃ و سلام عرض کیا جو دنیا کے کونے کونے میں گونجا اور مقبول بارگاہِ رسالت ہوگیا اور اسکے پڑھنے اور سننے والے بھی مقبول یہ عجیب نغمۂ محبت ہے۔ جو قلب و روح کو لبھانے والا ہے۔ پاک و ہند اور ملک ایشیا ، یورپ ، امریکہ کے شہروں افریقہ کے صحراؤں میں گونج رہا ہے "یہ صلوٰۃ و سلام اردو زبان کا قصیدہ بردہ شریف ہے"۔

وصال :- احمد رضا نے اپنی تاریخ وصال چار۴ ماہ بیس۲۰ دن پہلے فرما دی اور اس آیتِ کریمہ سے استخراج بھی فرمایا وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ[1] ۱۳۴۰ھ ۱۹۲۱ء
دنیا کی ہر مشکل اور زیارت رسولِ مقبول "صلی اللہ علیہ وسلم" کے لئے یہ درود شریف فرمایا کرتے حصولِ فضلِ عظیم، منافع کثیر کے لئے مجرب ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهٖ ط صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط — روزانہ صبح شام ۱۱۱ بار

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَعَلٰى آلِهِ الْكَرِيْمِ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(۲۳) شاہ گل حسن خلیفہ مجاز واقفِ اسرارِ معرفت السید غوث علی شاہ قلندر پانی پتی علیہما الرحمۃ

☆ فرماتے ہیں ایک روز مجھے قلندر صاحب کا حکم ملا کہ آکر مل جاؤ۔ میں حاضرِ خدمت ہوا تو فرمایا تمہارے دل پر گرمی ہے درود شریف پڑھا کرو اور دیگر وظائف کے ساتھ قصیدۃ البردۃ شریف بھی پڑھنے کا حکم دیا تو اس کی ترکیب بھی ارشاد فرمائی۔ بموجب ارشاد رات کو سویا تو خواب میں دیکھا کہ رسول الثقلین "صلی اللہ علیہ وسلم" قلندر صاحب کی مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں اور میں بھی وضو کر کے جماعت میں شریک ہوگیا۔ بعد سلام قدمبوسی کی آپ نے مجھے قرآن پاک کا آخری پارہ عنائیت فرمایا۔ بیدار ہوا تو یہ کیفیت جناب قبلہ سے عرض کی تو فرمایا۔ آج پھر پڑھنا پھر پڑھا تو خواب میں دیکھا۔ رسولِ مقبول "صلی اللہ علیہ وسلم" نے قرآنِ مجید مجھے عنائیت فرمایا بعد

گم رضائش در رضائے مصطفٰے "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" — زاں سبب شد نامِ او احمد رضا

---

[1] پ ۲۹ سورۃ الدھر آئیت کریمہ ۱۵ اُن پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہوگا۔

بیداری یہ خواب جناب[1] کی خدمت میں عرض کیا تو حکم ہُوا ۔ آج پھر پڑھنا ۔ جب پڑھ کر سویا تو دیکھتا ہوں ۔ رسُولِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فراق میں دریا ، صحرا ، کوہ ، بیابان طے کرتا ہُوا ایک ریگستان پہنچا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا اور سطحِ ریت پر پڑا تڑپتا ہوں کہ ناگاہ جناب محبوبِ کردگار نبیِ مختار احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" ایک کثیر جماعت کے ساتھ تشریف لائے ۔ میرے سر کو اُٹھا کر اپنے زانوِ مبارک پر رکھا اور اپنی رِدآءِ مبارک سے گرد و غبار میرے چہرے کا صاف کیا ۔ مَیں ہوش میں آگیا تو حضور کے رُوئے انور پر نظر پڑی ۔ مَیں نے رو کر عرض کیا کہ یارسُولَ اللہ "صلی اللہ علیک وسلم" میری فریاد رسی فرمایئے ؟ تو اس کے جواب میں ارشاد فرمایا ۔ خاطر جمع رکھو ، بیقرار نہ ہو ابھی وقت نہیں آیا ۔ تھوڑے عرصہ میں منزلِ مقصود تک پہنچ جاؤ گے تو اُس وقت میری عجیب کیفیت تھی کہ عبارت میں نہیں آسکتی ؎

اشارہ آپ کا پاتے تو آتے اپنی آنکھوں سے ۔۔۔ گوہر اشکوں کے روضے پر چڑھاتے اپنی آنکھوں سے
اگر آپ خواب میں آتے تو پتلیاں قدموں تلے بچھاتے ۔۔۔ ہم اپنی سوتی قسمت کو جگاتے اپنی آنکھوں سے
اگر مل جاتا کوئی تنکا مجھے طیبہ کی گلیوں میں ۔۔۔ اُٹھاتے اپنی پلکوں سے لگاتے اپنی آنکھوں سے
سُنتے ہیں یہ آنسو موتیوں میں تولے جائیں گے ۔۔۔ مزا ہوتا جو ہم دریا بہاتے اپنی آنکھوں سے

○ مَیں نے یہ تمام حال سرکارِ قلندر میں عرض کیا ۔ فرمایا مبارک ہو یہ حال تو ہم پر بھی نہیں گزرا ۔ تو تم کو حج بھی نصیب ہو گا اور مدینہ منوّرہ کی راہ میں تم اُنھیں اپنی آنکھوں سے دیکھو گے یہ خواب کی واردات تم پر بیداری میں بھی گزرے گی ۔ لیکن تم پہچانو گے نہیں اور فرمایا ؎

تو عزمِ سفر کردی و رفتی بر ما ۔۔۔ بستی کمرِ خویش و شکستی کمرِ ما
گفت حق اندر سفر ہر جا روی ۔۔۔ بایدا اوّل طالب مردے شوی

تو یہاں سے روانہ ہو کر بیتُ اللہ شریف کی زیارت سے مشرف ہُوا بعد ازاں جب مدینہ طیبہ کی طرف قافلہ چلا تو میرے دل میں خیال آیا کہ مدینۃُ الرسُول "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت کو سوار ہو کر جانا بے ادبی ہے پیادہ پا جانا چاہیئے ۔ چنانچہ پیدل روانہ ہُوا ۔ اثناءِ راہ ایک دُنبل پاؤں میں نکلا تمام ٹانگ سوج گئی چلنا پھرنا دوبھر ہو گیا ۔ درد کی شدّت نے بے ہوش کر دیا ۔

[1] اگر کوئی شعیب "علیہ السلام" آئے میسّر ۔۔۔ شبانی سے کلیمی دو قدم ہے

تو دستگیر شو اے خضرِ پے خجستہ کہ من — پیادہ میروم ہمراہاں سوار انند

○ کچھ ہوش آیا تو خیال گزرا کہ بس اب تیری مدّتِ حیات پوری ہو چکی ہے اس بیابان بے آب و دانہ میں زندگی معدوم۔ افسوس کہ روضۂ رسول اللہ کی زیارت بھی نصیب نہ ہو سکی۔ اس حیرت واندوہ میں بے اختیار آنسو ٹپکنے لگے۔ اسی حال میں تھا کہ ایک گوشۂ بیابان سے غبار بلند ہوا۔ تھوڑی دیر میں دامنِ گرد کو چاک کر کے ایک جماعت سوارانِ ترک نمودار ہوئی۔ وردی پہنے ہوئے ہتھیار لگائے عربی گھوڑے زیرِ ران تھے۔ اور اُن کے زرق برق لباس کو دیکھ کر حیرت میں تھا کہ وہ جماعت میری طرف متوجہ ہوئی۔ سردارِ خیل نے میرے پاس آکر فرمایا یَا شَیْخ قُمْ قَافِلَةُ رَاحَ[1] مَیں نے جواب دیا یَا سَیِّدِیْ اَنَا مَرِیْضٌ فِیْ مَرَضٍ شَدِیْدٍ وَّ دَاءٍ کَثِیْرٍ[2] وہ سُن کر گھوڑے سے اُترے میرے سر کو اپنے زانو پہ رکھ کر ایک رُومال سے گرد و غبار صاف کیا اور فرمایا فَاَیْنَ مَرَضُكَ[3] مَیں نے دُنبل کی طرف اشارہ کیا فرمایا شُفَ هٰذَا[4] میری ٹانگ پر ہاتھ پھیرا معًا درد موقوف ہو گیا اس کے بعد تسلّی تشفّی کے الفاظ فرمائے اور ایک ناقہ سوار کو حکم دیا کہ تم اِس کو قافلہ میں پہنچا دو اور فلاں شخص کو تاکید کر دو بآرام تمام مدینہ منوّرہ تک لے جائے وہ ناقہ سوار صبا رفتار مجھ کو لے چلا۔ راہ میں بار بار کہتا یا شیخ! میرے لئے دُعا کرو آخر کار قافلہ سے جا ملے اور قافلہ مدینہ منوّرہ پہنچ گیا اور اُس نے مدینہ منوّرہ کے باہر مجھے اتار دیا۔ پھر اس کا پتہ نہ چلا کہ وہ کہاں چلا گیا جب مدینہ منوّرہ پہنچ گیا تو مجھ کو وہ خواب یاد آیا جو حضرت قبلہ کے رُوبرو بیان کیا تھا۔ کفِ افسوس مل کر رہ گیا۔ حضرت قبلہ نے فرمایا تھا کہ مدینہ منوّرہ کے راہ میں تم انھیں دیکھو گے۔ وہ درُود شریف یہ ہے ؎

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ
الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ "یہ ۲۳ واقعاتِ مبارکہ متعلّقہ درُود شریف بفیضِ عدد ۲۳ سالہ دورِ نبوّت" ☆

---

[1] اے شیخ اُٹھو۔ قافلہ جا رہا ہے۔
[2] مَیں سخت بیمار ہوں اور مرض شدید ہے۔
[3] کہاں ہے تیرا مرض؟
[4] دم کیا اور شفا ہو گئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فوائد الصلوٰۃ والسلام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَرَحْمَۃٍ لِلْعٰلَمِیْنَ ظُھُوْرُہٗ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ قِیَامُہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

سحاب شُست لبِ غنچہ بہ چندیں آب ع۱
برائے آنکہ زند بوسہ بر رکابِ رسول

قرآنِ پاک :- پ۱ سورۃ البقرۃ آیتِ کریمہ ۸۳

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا | لوگوں سے اچھی بات کہو

علّامہ السید ابوالفضل محمود البغدادی الآلوسی علیہ الرحمۃ نے اپنی شہرۂ آفاق تفسیر رُوحُ المعانی میں فرمایا -

☆ اَلنَّاسِ سے مُراد انسانیّت کی جان ذاتِ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور حُسْنًا سے مُراد درُود شریف تو معنیٰ یہ ہُوا کہ محمّد مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم"، پر دُرود شریف بھیجا کرو بعض مُفسّرین نے درُود شریف بھیجنے کا یہ معنیٰ اخذ کیا کہ ہر مُعاملہ میں ہمیشہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم"

فوائدِ جمیلہ :- فوائدُ الصلوٰۃِ والسّلام کے بعد دُرود شریف خضری لکھا گیا ہے بموافقت درُود شریف اَوْلِیَاءِ نقشبند اَفَاضَ عَلَیْنَا اَنْوَارَھُمْ تاکہ وِرد کرنے والے کا قلب مَنبعِ فیض اور سینہ گنجینۂ فیض اور زُبان ترجمانِ فیض بنے اَوْلیاءِ عظام کے وظائف میں بِعَیْنِہٖ وہی الفاظ پڑھنے چاہیئں جو اُن کی زُبانِ مُبارک سے نکلے ہوں اور تعداد میں زیادتی ہو تو اَعلال اور کمی ہو تو اَخلال ہوتا ہے لیکن درُود شریف میں نہ اَعلال ہے اور نہ اَخلال - جتنا چاہے پڑھے جو کہ جمع عِلَل بوجھ ، فیوضات سے خالی ، مصائب، رجعت اور سلبِ نسبت سے محفوظ ، بزرگانِ دین سے سینہ بسینہ منقول ہے - دُرود شریف خضری معنیٰ جُملہ انشائیہ سے ہے جو ہمیشہ درہمیشہ متواتر ہرآن کے لیئے ہے - سحری کو ۵۰۰ ۱ بار اور بعد از نماز عشاء ۱۰۰۰ بار صاحب مجاز کی اجازت سے پڑھے کہ خود رَو پودہ پتّے لاتا ہے پھل اور پھول نہیں لاتا - فوائدِ درُود شریف کالشَّمسِ فِی النَّھَارِ اور فضائل مَنبعُ الانوار ہیں

ع۱ بادلوں نے لبِ غنچہ کو سحر کے وقت بارش اور شبنم کے مُقطّر پاکیزہ پانی سے کئی بار دھویا تاکہ وہ اپنے محبوب رسول "صلی اللہ علیہ وسلم" کی رکاب پر بوسہ دینے کے قابل ہوجائے -

۷

کی فرمانبرداری ہو اور عظمت بیان کی جائے اور تفسیر ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں ہے۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے کمالات و اوصاف سچائی کے ساتھ بیان کیا کرو اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خوبیاں نہ چھپایا کرو۔ علماءِ متقدمین کا دعویٰ ہے۔ ہم قرآن پاک کی کسی بھی آیتِ پاک سے شانِ مصطفیٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" بیان کر سکتے ہیں کہ قرآنِ مجید شانِ مصطفیٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا امین بھی ہے اور مبین بھی لہٰذا ثابت ہوا کہ درود شریف کے لیے اتباع لازمی ہے اور فضائل و کمالات مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ کا بیان بھی درود شریف ہے۔ عِبَارَاتُنَا شَتّٰی وَحُسْنُکَ وَاحِدٌ جو موضوع کتاب اور مقصود ہے[1]

○ چند فوائد اپنی علمی بساط کے لحاظ سے بیان کرتا ہوں لیکن کَمَا حَقَّہٗ اوصاف کون بیان کر سکتا ہے اگر تمام روئے زمین کے شجر قلمیں بن جائیں اور سمندر روشنائی تو کلمٰتُ اللہِ علوم و حکمتِ الٰہیہ "کو لکھنے لگیں تو سات بار بھی سمندر روشنائی بن کر لائیں اور عرش و فرش کو کاغذ بنائیں تحریر نہ ہو سکیں کہ صفاتِ الٰہیہ غیر متناہی ہیں۔ (سورۃ لقمان ۲۹) بعض مفسرین کرام نے کہا اِس سے مراد حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی صفات[2] ہیں کہ کَلِمٰتُ اللہِ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے اسماءِ حسنیٰ سے ہے لہٰذا درود شریف کی ایک بھی فضیلت زمین و آسمان کے برتن میں نہیں سما سکتی۔ چہ جائیکہ فوائد شریفہ اور ابحاثِ لطیفہ کے لئے یہ چند کاغذ کے صفحات کافی ہوں ؎

اے رضا خود صاحبِ قرآں ہے مدّاحِ حضور　　تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم
لا وَرَبِّ الْعَرْش جس کو جو ملا اُن سے ملا　　بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم

[1] ذکرِ فضائل و کمالات صلوٰۃ و سلام نعت محبت اور اتباع یہ سب ایک ہی حقیقت کے نام ہیں۔

[2] ایک مرتبہ نبیِ پاک صاحبِ لولاک "صلی اللہ علیہ وسلم" نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا میرے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حسنات بیان کرو۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اگر سمندر سیاہی بن جائیں اور تمام درخت قلمیں تو بھی شمار نہ ہو سکیں تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا میرے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حسنات بیان کرو تو عرض کیا۔ حضرت عمرؓ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔ سیدی عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ نے سُنَنِ الکبریٰ میں یہ حدیثِ پاک بیان کی۔ یاد رہے۔ صفاتِ خالق حقیقی اور ذاتی۔ صفاتِ مخلوق مجازی اور اسمی ہیں۔ صفاتِ الٰہیہ ازلی ابدی لامتناہیہ در لامتناہیہ ہیں اور صفاتِ مخلوق اُس کی نگاہِ کرم سے

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

○ غوثِ زمان السیّد عبدُ العزیز دبّاغ مغربی اَنَارَ اللهُ بُرْهَانَهٗ نے ابریز شریف میں فرمایا۔

☆ ۱ دُرود شریف پڑھتے وقت دُنیا کے دَھندوں سے دِل لبریز اَور غیر اللہ سے وابستگی ہو تو سمجھ لے کہ اَللہ تعالیٰ نے اُس کو دُرود شریف کے اَجر "نُور" سے محرُوم رکھا۔ اِسی لئے اُس کے قلب کو شواغل سے معمُور کر دیا اور اگر عمل کے وقت قلب دُنیا کے دَھندوں سے فارِغ ہو اور رجُوع اِلیَ اللہ ہو تو سمجھ لے کہ اَللہ تعالیٰ نے اُسے موجبِ اَجر فرمایا ہے اور اُس پر نُور اور اَجر مُرتّب فرمایا۔ قبُولیّت کی علامت لرزہ چڑھنا، گریہ طاری ہونا اور خشُوع و خضُوع کا پایا جانا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ ؕ

☆ ۲ دُرود شریف پڑھنے سے نبیِ کریم "ﷺ" کو نفع پہچانا نہیں بلکہ فائدہ اَور نُور آپ سے پاتا ہے۔ ہر اَجر کے لئے نُور ہے اور دُرود شریف کا نُور تمام کائنات کے اصل نورِ محمّدی[عل]

بقیہ حاشیہ

عطائیہ اور محدُود و معدُود ہوتی ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ ؕ

عل نورِ ذاتِ اَحدیّت کی پہلی تجلّی ذاتِ نُور "محمّد" ﷺ ہے اَور اُس نُور سے ہی تخلیقِ کائنات ہُوئی یعنی ابتداء بھی اِسی سے اَور انتہاء بھی اور مقصُود بھی یہی نُور ہے تو یہ نُورِ خالق و مخلُوق کے درمیان ایک وسیلہ بنا۔ اِس وسیلہ کے بغیر نہ تو دولتِ ایمانی، نعمتِ عرفانی ملتی ہے اور نہ مخلُوق کی کوئی عبادت، پُکار خالق تک رسائی کر سکتی ہے اور نہ ہی قبُولیّت پا سکتی ہے۔ تو معلُوم ہُوا۔ قلبِ مومن نُورِ ذاتِ محمّد "ﷺ" کے وسیلہ جلیلہ سے ہی نورِ ذاتِ اَحدیّت کی جلوہ گاہ بنا۔ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللهِ ؕ مومن کا قلب اَللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالیٰ کا عرش ہے یعنی اُس کی تجلّیات کا مخزن و مرکز، تو ہر انسان اُتنا ہی ذات و صفاتِ نُورِ محمّدیّہ و فضائل و کمالاتِ احمدیّہ علیٰ صاحِبِہا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیَّۃ سے فیض یاب ہو گا۔ جتنا اُس کے قلب میں نُور متجلّی ہے یا بالفاظِ دیگر جتنا اُس کا تعلّق مُصطفٰے سے ہو گا اور یہ نُور متجلّی دُرُود شریف سے ملتا ہے جنابِ رسالت مآب "ﷺ" کو تمام کائنات میں وُہ مقام حاصل ہے جس تک کوئی اور ذات نہ پُہنچی ہے اور نہ پُہنچ سکے گی جتنا اُس کے قلب میں تجلّیِ نُور کا فیضان ہے اُتنا ہی وُہ آپ کے فضائل و خصائل، کمالات و مُعجزات اور شان کو سمجھتا اور بیان کرتا ہے۔ کَمَا لَا یَخْفٰی اَھْلَ الْبَصَرِ وَالْبَصِیْرَۃِ ؕ

☆ تمام تخلیقات کا اصل نُورِ "محمّد" ﷺ " یعنی یہ تخلیقی نُور اصل کائنات ہے جو تجلّیِ ذات سے ہے۔ تجلّیِ صفات کا کوہِ طُور پر ہلکا سا جلوہ پڑا تو اولو العزم رسُول مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ غش کھا کر گر پڑے اور کوہِ طُور

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور درود شریف کا نور چونکہ آیا ہی بحرِ انوارِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے ہے اور پھر جا بھی ملا نورِ احمدی " صلی اللہ علیہ وسلم " سے کُلُّ شَیئٍ یَرجِعُ اِلیٰ اَصلِہٖ جیسے کوئی اپنے اصل سے جا ملے تو درود شریف سے نفع پہنچانا نہ ہوا۔ اس کا سارا فائدہ اجر، ثواب اور نور خالص ہمارے اپنے ہی لئے ہوا جیسے سمندر سے بخارات اُٹھ کر بادل بنتے ہیں اور بارش کے قطرات اور اس کا پانی پھر سمندر میں جا ملا اور اس پانی سے مُردہ زمین زندہ ہوگئی "قلبِ مومن درود شریف کے نور سے زندہ ہوتا ہے ؎

کَالبَحرِ یَمطُرُہُ السَّحَابُ وَمَالَہٗ مَنٌّ عَلَیہِ لِاَنَّہٗ مِن مَّآئِہٖ

حقیقت درود شریف :۔ اعاظم و اکابر صحابہ کرام نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم درود شریف کی حقیقت کیا ہے تو حضور دانائے غیوب، محبوبِ علام الغیوب " صلی اللہ علیہ وسلم " نے فرمایا درود شریف علمِ مکنون، علمِ اسرار سے ہے۔ طُوبیٰ لَہُم وَبُشریٰ (خوشخبری اور مبارک ہو) جنہوں نے درود شریف سے وافر حصے پائے اور پھر وہ ہمیشہ درود شریف میں رطب اللسان اور ان کے حصولِ فوائد اور انوار سے دُرّفشاں ہو گئے۔

☆ امامِ ربانی محبوبِ صمدانی سرکار مجدد الف ثانی الشیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی قدس سرہ السامی کے نزدیک درود شریف ہر حال میں مقبول ہے اور فائدہ دیتا ہے

بقیہ حاشیہ

جل کر سُرمہ بن گیا لیکن حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " تو اصل نور کائنات ہیں۔ خاکِ المدینۃ المنورہ پر اس نورِ ازلی کا جلوہ بارہا مرتبہ پڑا جو کوہِ طور پر ایک بار " وہ بھی سوئی کے ناکہ کے کروڑواں حصہ " پڑا تھا۔ حضور نور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے دیارِ پاک کے گلی کوچہ کا ذرّہ ذرّہ کوہِ طور سے کروڑہا گنا زیادہ باعظمت ہے یہاں تو اس نورِ ازلی ذاتِ احدیت کی ہر آن نئی شان سے تجلیات کا ظہور ہے اور اس نور کا حصول صرف اور صرف درود شریف سے ہے

یہ کیفیت مجھ پہ بارہا گزر گئی دیکھا جلوۂ حضور جہاں تک نظر گئی
موسیٰ بیہوش ہوگئے اور طور جل گیا جب نقابِ میم محمد رُخ سے اُلٹ گئی صلی اللہ علیہ وسلم

ع۱ جیسے سمندر پر بادل برستا ہے لیکن بادل کا سمندر پر کوئی احسان نہیں کیونکہ یہ پانی تو اس کا اپنا ہے۔ درود شریف سے مقصود استفادہ نور ہے۔ نہ کہ افادہ ۔ فائدہ دینا نہیں، فائدہ لینا ہے " ۱۲ منہ غفرلہٗ ولوالدیہ ط

اگرچہ ریا اور سمعہ سے بھی پڑھا جائے لیکن اِس سے ثوابُ اجر میں کمی ہو جاتی ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲) درود شریف کا نور تمام نوروں کا اصل ہے۔ جس سے قلبِ سقیم۔ قلبِ سلیم اور قلبِ فہیم بنتا ہے یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ؕ[عا] قلبِ فہیم دُنیا میں ہدایت، تقویٰ اور قلبِ سلیم آخرت میں نفع دے گا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳) درود شریف کا نور حقیقتِ[عا۲] اشیاء کو بدل دیتا ہے۔ تلخ سے شیریں اور بدبو سے خوشبودار بناتا ہے اور ہر قسم کے زہر کے لئے تریاق ہے۔ اور ہر درد کی دوا ہے۔

عا پ ۱۹ سورۃ الشعراء آیتِ کریمہ ۸۸، ۸۹ جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اُس کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر "قلبِ سلیم"۔ تطہیر القلب عن ما سوا اللہ کو کہتے ہیں اور قلبِ فہیم دین کی سمجھ رکھنے والا دل جسے اصطلاحِ طریقت میں لطیفۂ ربانی سے تعبیر کیا گیا ہے اور جس کے متعلق "الحدیث" میں فرمایا گیا وَاسْتَفْتِ قَلْبَکَ اپنے دل سے فتویٰ پوچھ یہ مفتیِ حق ہے نہ کہ مطلق قلب، جو خیالاتِ فاسدہ اور پراگندہ کی آماجگاہ اور وسوسۂ شیطانی کی گراؤنڈ ہے۔ مفتیِ عقل اور قاضیِ نقل کا دل تو بُت خانہ ہے جو خواہشِ نفسانی کا دیوانہ اور شیطان کا کارخانہ ہے۔

حاشیہ صفحہ ۲۲۸ ملاحظہ ہو

قلبِ سقیم

عا۲ مولانا محمد جلال الدین رومی نَوَّرَ اللّٰہُ مَضْجَعَہٗ، مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔ ایک بار شہد کی مکھی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئی۔ اُس وقت حضور رؤف رحیم "صلی اللہ علیہ وسلم" صحابہ کرام کی مجلس کو سجائے "جیسے چاند تاروں کے جھرمٹ میں" تشریف فرما تھے۔ شہد کی مکھی نے حاضرِ خدمت ہو کر سلام عرض کیا اور فرطِ شوق سے کبھی حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے لباس مبارک پر بیٹھتی اور کبھی پاؤں کو بوسے دیتی اور آداب بجالا کر تمام مجلس کے اردگرد خوشی اور مسرت سے جھومتی اور طواف کرتی تھی اور عجیب شان سے فدا ہو رہی ہے۔ سرکارِ مدینہ، سرورِ سینہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اُس کو اپنے پاس بلایا اور پوچھا اے نحل! یہ بتا تو شہد کیسے بناتی ہے۔ عرض کیا فِدَاكَ رُوْحِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ میں باغ میں جا کر ہر قسم کے پھولوں چنبیلی، موتیا، گلاب اور پھلوں کا رس چوستی ہوں اُن میں کوئی کڑوا، کسیلا اور کوئی پھیکا ہوتا ہے یاحبیبَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ میرے پیٹ میں کوئی کارخانہ نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے جب میں پھلوں کا جوہر اور پھولوں کا زرد، سفید اور سرخ رس منہ میں رکھ کر اپنے گھر کی طرف اڑتی ہوں تو راستے میں

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

(۴) خلیفۃ الرسول الاعظم سیدنا ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ کا ارشاد گرامی :-

☆ درود شریف گناہوں اور بری تقدیر کو مٹاتا اور شقی سے سعید بناتا ہے اور حضور اکرم "ﷺ" کی خاص توجّہ اور نظر ہوتی ہے جس سے غمی خوشی، تنگی آسانی، نقمت ^

بقیہ حاشیہ

آپ پر درود شریف "صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ" پڑھتی ہوں - مولانا رومی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ؎

چوں خوانیم بر احمد درود ﷺ ے شود شیریں وتلخی را ربود

☆ بقولِ "یارسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ" اپنی شہنشاہ ملکہ نحل کے حکم سے ان رسوں کو جمع کر کے ایک مجلس منعقد کرتی ہیں اور پھر ہم سب ادب ومحبّت کے ساتھ ارد گرد بیٹھ کر درود شریف پڑھتیں ہیں تو درود شریف کی برکت سے یہ تلخ رس شیریں بن جاتے ہیں جو ایسے میٹھے خوشگوار، پاکیزہ اور لطیف تر ہوتے ہیں کہ مدت دراز تک نہ گلیں نہ سڑیں اور نہ بدبو دار ہوں پھر عرض کیا یا رسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ یہ سب برکت درود شریف کی ہے اور یہ سب تاثیر ہے آپ کے نامِ اقدس کی - یارسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ ربِّ کریم کو ہماری یہ ادا اتنی پسند آئی اس شافیٔ مطلق نے اس درود شریف پڑھنے کی برکت سے اس میں شفا رکھ دی کہ حَلَالًا طَیِّبًا چیزوں میں شفا ہے حرام چیزوں میں نہیں اور ہمیں بہت سے انعامات سے نوازا -

☆ پہلا انعام :- درود شریف سے رسوں کی قلبِ ماہیت فرما کر شہد کو بچے جوان اور بوڑھوں کے لئے محبوب بنا دیا اور اس میں عجیب ذائقہ اور تاثیر عطا فرمائی اور شفا کا نسخہ ملا -

☆ دوسرا انعام :- درود شریف کی برکت سے بارگاہِ رسالت کی حاضری اور زیارت نصیب ہوگئی اور مرتبہ پاگئیں اور ہمارا ذکر مومنوں کی زبانوں پر شہد کی مٹھاس کی طرح ہوتا رہے گا -

☆ تیسرا انعام :- ربِّ جلیل سے وَاَوْحٰی رَبُّكَ اِلَی النَّحْلِ ؎ (پ۱۴ سورۃ النحل ۶۸) سے شرفِ ہم کلامی ملا -

○ خالقِ کائنات کو بندہ کا درود شریف پڑھنا کتنا پسند ہے کہ اس کی شانِ کریمی سے زبانوں میں مٹھاس اور تاثیر پیدا ہوگئی اور درود شریف مومن کے منہ میں شہد سے زیادہ میٹھا اور قلب میں نور بن گیا - یہ سب انعامات خسروی ہیں کہ مومن قبر میں جاکر درود شریف کی برکت سے نہ گلیں نہ سڑیں اور نہ بدبودار ہوں گے - اِنْ شَاءَ اللہُ تعالیٰ - درود شریف نے ادھر شہد کو یہ خاصیت عطا فرمائی ادھر مومن نے مرنے کے بعد یہ سعادت پائی -

حکمت کے موتی :- عالمِ نباتات کے گلستان کے پھولوں کا رس شہد کی مکھی چوسے تو فِیْہِ ؎ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ کا مژدہ پائے اور گلستانِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پھولوں کا رس "دو خون"، کربلا کی

؎ اور الہام کیا تیرے رب نے شہد کی مکھی کو - ؎ اس میں شفا ہے لوگوں کے لئے - "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

نعمت، بلاعطا، زحمت رحمت اور راحت بنتی ہے اور رایلام کا مداوا ہو کر انعام بن جاتا ہے ؎

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں سو بل ہزار کج
یہ ساری گتھی اک تیری سیدھی نظر کی ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۵) درود شریف پڑھنے والے کو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اپنی حضوری میں یاد فرماتے ہیں اور وہ فَاذْكُرُوْنِىْٓ اَذْكُرْكُمْ کی عملی تفسیر[1] بن جاتا ہے پھر وہ سفر و حضر کی خلوتوں اور جلوتوں میں محراب و منبر پر، ابتلاء اور مصائب میں ہر وقت درود شریف سے شغف رکھتا ہے اور خوش رہتا ہے۔ جس سے محبتِ الٰہی اس کے رگ و ریشہ میں سما جاتی ہے ؎

ہو نہ ہو آج کچھ میرا ذکر حضور میں ہوا
ورنہ میری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۶) اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہا نے فرمایا۔
؎ عالمہ، فاضلہ، مجتہدۃ، محدثہ کبیرۃ، مبلغہ شرعیہ مطہرہ، حافظہ۔ ۸

بقیہ حاشیہ

سرزمین چوُسے تو وہ خاک بھی خاکِ شفا ہے۔ جس سے مومن روحانی جسمانی شفا پاتے ہیں۔

کیا بات رضا اس گلستانِ رسالت کی ہے　　زہرا ہے کلی جس میں اور حسین و حسن پھول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

☆ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی بارگاہ کی نحل اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا درباری ہد ہد۔ کیا شان ہے سبحان اللہ! ہد ہد نے شہزادی بلقیس کی شاہی کا راز بتایا اور شہد کی مکھی نے درود شریف کی فضیلت کا سربستہ راز کھولا۔ اہلِ محبت ہی فیصلہ کریں کہ شان و عظمت میں کون افضل ہے؟ افضل تو وہی ہے جو افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی رعایا کی خبر گیری کرتی ہے اور بارگاہِ محمدی "صلی اللہ علیہ وسلم" کی نحل نے اُمتِ مسلمہ کیلئے ایک نسخہ مجرب تیار کیا۔ جو نہ گلتا اور نہ سڑتا ہے۔ درود شریف نے شہد کو خوشبودار، خوش ذائقہ اور خوشگوار بنایا اور یہ نسخہ شہد غذا بھی ہے دوا بھی اور بہر جہت کلیۃً شفا بھی ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ ط　　" از الفقیر الی اللہ ورسولہٖ محمد عنایت اللہ کان اللہ لہٗ "

[1] پ ۲ سورۃ البقرہ آیتِ کریمہ ۱۵۲ تو میری یاد کرو تو میں تمہارا چرچا کروں گا۔ اللہ رب العزت نے حضور
"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

☆ دُرود شریف کی برکت سے "سکراتُ الموت" عل نزع کی کڑواہٹ اور موت کی کراہت دُور ہو کر موت آسان ہو جاتی ہے۔ کہ دُرود شریف موت کی تلخیوں کے لئے تریاق ہے ؎

شدّت جانکنی ہو جب نزع کی ہو کشمکش ٭ ور دِ زبان ہو یا خدا صلِّ علیٰ محمّدٍ "صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷) حضرت حُذیفہ بن الیمان "محرمِ" راز دارِ نبوّت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ "دلائل الخیرات"

☆ دُرود شریف کے انوار اور فوائد اولاد در اولاد کئی پُشتوں تک پہنچتے رہتے ہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸) مشہور و مُعتبر تابعی حضرت وہب بن مُنبّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

☆ دُرود شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور اُس کے امرِ محبّت کی تعمیل ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۹) سُہیلِ یمن آفتابِ قرن خواجہ اُویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمودہ :-

☆ کثرتِ سجود "نوافل" سے درجۂ کمال "معرفت" اور کثرت دُرود شریف سے فنا فی الرّسول کا مرتبہ ملتا ہے۔ آپ کو کثرتِ دُرود شریف سے اِستغراق عشقِ محمّدی صلی اللہ علیہ وسلم اور جذبۂ سرمدی نصیب تھا۔ "وَلائیت کا یہ مقام مطابقت ہے"۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

۱۳

بقیہ حاشیہ

" صلی اللہ علیہ وسلم " سے فرمایا محبوب! وَجَعَلْتُكَ ذِكْرًا مِّنْ ذِكْرِیْ میں نے اپنے ذِکروں سے تجھے ایک ذِکر کیا اور پھر اُس ذِکر کو وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ سورۃ الم نشرح ۴ سے وہ رفعت عطا فرمائی کہ محبوب " صلی اللہ علیہ وسلم " کی ذات کو ہی اپنا ذِکر بنا دیا۔ ذکرُ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماءِ حُسنیٰ سے ہے حضور اَللہ کا ذِکر ہیں یعنی کہ حضور کا ذِکر اَللہ کا عین ذِکر ہے " عَزَّوَجَلَّ فَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "۔

عل ایک شخص دُرود شریف کا عامل تھا۔ جب اُس پر نزع کا عالم طاری ہُوا تو کسی اہلُ اللہ، محرمِ راز نے پُوچھا۔ کیا حال ہے؟ اُس نے کہا مجھے سکراتُ الموت کا احساس تک نہیں۔ جیسے مصر کی عورتوں کو جمالِ یوسُف علیہ السّلام دیکھ کر ہاتھ کٹنے کی تکلیف کا احساس تک نہ ہُوا اور زُبان پر اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ۝ سورۃ یوسُف ۳۱ تھا بعینہٖ نزع کے عالم میں دُرود خواں جمالِ محمّدی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی زیارت میں محو ہو کر فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ ؕ ربِ کعبہ کی قسم، کہتے ہُوئے جان قدموں میں قربان کر دے گا ؎

بہ چہ ناز رفتہ بُودے زجہان نیاز مندے ٭ کہ بوقت جان سپردن بسرش رسیدہ باشی

(۱۰) محبوبِ سُبحانی اَلشیخ اَبُو محمّد عبدُ القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہٗ الرّحمانی کا ارشادِ مبارک :-

☆ عَلَیْکُمْ بِلُزُوْمِ الْمَسَاجِدِ وَالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ تم لازم پکڑو مساجد اور دُرود شریف کو تاکہ اَللّٰہ تبارک وَتعالیٰ اور رسُول پاک ﷺ سے ہمہ وقت تعلّق قائم رہے۔ یہ مقام جائے اقامت (مسجد) اور مُقامِ بندہ کا قیام (درود شریف پر استقامت)۔ یہ دونوں افضل ترین مقامات سے ہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۱) علاّمہ اَحمد بن محمّد خطیب قسطلانی شارح بُخاری عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ البَارِی نے فرمایا۔

☆ محبوبِ کریم ، رسُولِ عظیم ” ﷺ “ پر دُرود شریف پڑھنا سب سے اَولیٰ، اَعلیٰ، اَفضل، اَکمل، اَبہیٰ، اَشہیٰ، اَزہر و اَنور ہے۔ اور سرچشمۂ وظائف ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۲) عامِل دُرود شریف کی قبر میں حضور ” ﷺ “ خود جلوہ گر ہوں گے اور وُہ قبر بقعۂ نُور بن جائے گی اور قبر بھی زندہ ہو جائے گی ”سُبحانَ اللّٰہ! کیا شان ہے دُرود خوان کی“۔ مؤلّف

قبر میں لہرائیں گے تاحشر چشمے نُور کے
جلوہ فرما ہو گی جب طلعت رسُولُ اللّٰہ کی

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۳) جاہِ والا شاہ عبدُ الرّحیم نقشبندی مُجدّدی المشہور المحدّث الدّہلوی علیہ الرّحمۃ کا قول :-

☆ ہمارے خاندان کو علمِ شریعت میں خدماتِ دینی اور مُقاماتِ جلیلہ ” مُحدِّث و مُفسّر “ بہ نسبت دُرود شریف عطا ہُوئے کہ حسنین کریمین نے ہمیں قلم عطا کیا اور فرمایا ھٰذَا قَلَمُ جَدِّیْ ؕ۔ علمِ طریقت میں مدارج بھی بوسیلہ دُرود شریف پائے جو لِھَا مَا وَجَدْنَا وَجَدْنَا کی مِنْ کُلِّ الْوُجُوْہِ تعبیر تھے دُرود شریف کا حُکم حضور ﷺ سے عطا ہُوا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۴) امامُ الہند شاہ وَلیُّ اللّٰہ مُحدّث دہلوی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ مَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّی اللّٰہَ وَمَنْ سَرَّی اللّٰہَ فَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ ؕ کے تحت اپنے قیامِ حرمین شریفین میں رُوحانی مُشاہدات کی بناء پر فرمایا۔ جو چاہتا ہے کہ وُہ خُوشی کے ساتھ اَللّٰہ تقدّس و تعالیٰ سے مُلاقات کرے

تو وہ دُرود شریف کو اپنے اوپر لازم کرلے کہ سَرورِ مدینہ سُرورِ سینہ ﷺ اُس شخص پر اَللہ تَبارَکَ وَ تَعَالٰی کی خُوشنُودی کی وجہ سے بہُت خُوش ہوتے ہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۵) اَلشّیخ اکبر، سرکار محیّ الدّین ابنِ عربی علیہ رحمۃ ربی کا ارشادِ مُبارک:۔ "جواہرُ البحار فی فضائل النبی المختار"

☆ سوائے متابعت شریعتِ محمدیہ علٰی صاحبہا الصّلوٰۃُ وَالسّلامُ وَالتحیّۃُ کے دوسرا کوئی راستہ محبّتِ الٰہی کا نہیں ہے جو بکثرت سجود اور بمواظبت درود شریف ہے۔ اہلِ محبّت کو چاہیئے کہ دُرود شریف پڑھتے وقت صبر و استقلال سے ہمیشگی کرے تاکہ بخت جاگیں اور وُہ جانِ جہان آقائے زمین و زمان "ﷺ" خود قدم رنجہ فرمائیں اور شرفِ زیارت سے نوازیں یہ سب سے اعظم فوائد جلیلہ جمیلہ عظیمہ سے ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۶) دُرود شریف مفتاحُ الابواب[۱] ہے مَنْ دَقَّ بَابَ الْکَرِیْمِ انْفَتَحَ جس نے کریم کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اُس کے لیئے برکتوں، رحمتوں، مغفرتوں کے دروازے کھُل گئے اور وُہ کُشادہ حال ہوگیا۔ "دُنیاوی، دینوی کشادگی مُراد ہے۔"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۷) دُرود شریف گھروں کی زینت، مجلسوں[۲] کی رونق اور دِلوں کا چین اور سکون ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۸) زُبدۃُ الاولیاء[۳] مُتاخّرین خواجہ سائیں توکّل شاہ انبالوی نقشبندی مُجدّدی کے ارشادِ گرامی:۔

☆ تمام عبادتیں بسبب کسی قصُور کے رد ہوسکتی ہیں مگر دُرود شریف ایسی عظیم شئے ہے۔ جو کسی حالت میں رد نہیں ہوتا۔ بہر حال قبول ہی قبول ہوگا۔ "ذکرِ خیر"

۸

ع۱ اَللہ جلّ مجدہٗ الکریم مؤمنین، صالحین، محبّین، سالکین، عاشقین کے لیئے ولائت کے دروازے کھول دیتا ہے اور وُہ اَولیا اَبرار۔ اخیار نجباء نقباء، بُدلاء، اَبدال اوتاد، قُطب قطبِ مدار، قُطبِ ارشاد افراد غوث اور مُجدّد بنتے ہیں۔ "بیرانی اللہ والے" "بیر فی اللہ والے"

ع۲ ایک روائیتِ حدیث میں فرمایا میرے عُمر "رضی اللہ تعالیٰ و رسُولہٗ عنہٗ" کا ذِکر مجلسوں کی رونق ہے۔

ع۳ آپ شب بھر بیدار رہ کر دُرود شریف پڑھتے حتّٰی کہ بکثرت دُرود شریف سے آپ کے بدن پاک

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

عطر و گلاب سے مُنہ کو دھو، حُبِّ نبی ﷺ کی دِل میں بو
جس کا وظیفہ ہو گیا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۹) نیز فرمایا :- بندہ جب عبادت اور ذکرِ الٰہی میں مشغول ہوتا ہے تو اُس پر فتنے اور مصائب، ابتلاء بکثرت وارد ہوتے ہیں۔ لیکن دُرود شریف کا عُمدہ خاصّہ یہ ہے اُس کے وِرد رکھنے والے پر کوئی فتنہ اور ابتلاء نہیں آتا اور حفاظتِ الٰہی شاملِ حال ہوتی ہے۔ یہ درُود شریف کا خاصّہ ہے۔ "نہ نسبت سلب ہوتی ہے اور نہ رجعت"

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲۰) نیز فرمایا :- دُرود شریف میں پرورش رُوحانیت رُوح پر فتوح صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتی ہے رُوحِ اقدس تو رُوحُ الارواح ہے "صلی اللہ علیہ وسلم" اور میری تربیت رُوحِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔ کہ مفلوکُ الحالی سے مُرفّعُ الحالی اور دونوں جہاں سے فارغُ البالی پائی۔

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲۱) نیز فرمایا :- جب آپ سے کسی نے پُوچھا دُرود شریف کونسا افضل ہے؟ تو ارشاد ہُوا تمام دُرود شریف ہی عُمدہ، افضل اور بہتر ہیں۔ مگر مَراتب کا فرق ضرور ہے۔

☆ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے لطیفۂ قلب کھُلتا ہے اور انوار برستے رہتے ہیں۔

☆ صَلَّی اللہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سے لطیفۂ رُوح کو ترقی ہوتی ہے۔

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ ۱۴

بقیہ حاشیہ

اور جامۂ مُبارک میں دُرود شریف کی خوشبو مہکتی تھی فرمایا ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھ رہا تھا تو رُوحِ مُبارک "صلی اللہ علیہ وسلم" نے خُوش ہو کر میرے گلے میں پھُولوں کے ہار پہنائے۔ دُرود شریف کا نُور موسلا دھار بارش کی طرح بَرف کے سفید گالے کی مانند برستا۔ دُرود شریف کا اصلی رنگ سبز خوشبُودار ہوتا ہے اور گاہ بگاہ سفید برف کی طرح اور شہد کی طرح میٹھا ہوتا ہے۔ دُرود شریف پڑھنے سے مزا آتا ہے۔ جیسے عوامُ النّاس کسی چیز کو زُبان سے چکھ کر مٹھاس اور کھٹاس کو معلُوم کر لیتے ہیں۔ ایسے ہی اہلُ اللہ دُرود شریف کے عامِل کو اُس کے چہرے کے نُور سے دیکھ کر جان اور پہچان جاتے ہیں۔ اور کشفی لحاظ سے اُنکے احوال سے باخبر ہوتے ہیں۔ آپ اپنے مُرید دُرود خواں سے پیار اور محبت سے فرمایا کرتے۔ کیا بات ہے کہ تُم مدینہ شریف کی گلیوں میں پھرتے نظر آتے ہو۔ اَللہُ اَللہُ شان دُرُود خواں ۱۲ منہ

مَرَّةٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ میں بڑی ہی موج ہے۔ اس دُرود پاک میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خوشنودی ہے اور ترقی کا ہم بیان نہیں کر سکتے وُہ ہماری عقل سے آگے ہے۔ جس کا زبان سے بیان مُمکن نہیں۔ "ملاحظہ ہو تحفۃ الصلوٰۃ صفحہ ۲۱۶، ۵۵۸" ط

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۲۲) نیز فرمایا :— دُرود شریف پڑھنے والے کو موت سے پہلے جنّت کی سیر کرادی جاتی ہے۔ طائرِ رُوح، قفسِ عنصری سے نہیں نکلتی جب تک ہشت بہشت میں اس کا مقام نہ دکھا دیا گیا ہو اور ایمان بالغیب سے مرتبہ شہود میں ترقی کرتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۲۳) نیز فرمایا :— کسی نے پُوچھا کہ اہانت رسُول کرنے یا لکھنے والوں کی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ فرمایا ہاں سچے دل سے توبہ کرے اور بکثرت دُرود شریف کا وظیفہ رکھے تو دُرود شریف کے نوُر کی برکت سے توبہ قبوُل ہو جاتی ہے۔ اگر پھر بھولے سے بھی اہانت کا مرتکب ہوُا تو غضبِ الٰہی نازل ہوگا۔ "اللّٰہ ربُّ العزّت" العلم حجابُ الاکبر" سے محفوظ فرمائے۔ مؤلف

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۲۴) اُستاذ ابوبکر محمدؒ، جبیر علیہ الرحمۃ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا۔ دُرود شریف پڑھنے سے سمندر کی جھاگ کے برابر بھی گُناہ ہوں تو بیٹھا ہے تو اُٹھنے سے پہلے اور اگر کھڑا ہے تو بیٹھنے سے پہلے ربِّ کریم مُعاف فرما دیتا ہے۔ دُرود شریف یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَسَلِّمْ ط "رواہ البیہقی"

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۲۵) دُرود و سلام بر سیّد الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کامل الفہم، بالغ العقل بناتا ہے اور غباوتِ عقلی "کند ذہنی" کو دُور کرتا ہے۔ جس سے فطانتِ علمی اور متانتِ عملی حاصل

عـہ گستاخی، اہانت، توہینِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرنے والا سچے دل سے توبہ کرے تو عند الشرع اُس کی توبہ قبول ہوگی کہ مرتد کی سزا قتل سے بچ جائے گا لیکن عند اللہ اُس کی توبہ قبوُل نہیں۔۔ گستاخ نہایت قبیح موت مر گئے مَاتُوْا وَهُوَ اَقْبَحُ مَوْتِهٖ ط ؎

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے — نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا صلی اللہ علیہ وسلم

ہوتی ہے۔ جس سے پند و نصیحت میں تاثیر پیدا ہوتی ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲۶) دُرود شریف پڑھ کر دُعا مانگنے والوں سے بمُطابق حدیثِ نبوی اِذَا دَعیٰ بِہٖ اَعْطٰی وعدہ ہے کہ جب وُہ دُعا مانگیں تو عطا کرُوں گا خواہ وُہ عالمِ دُنیا میں یا عالمِ برزخ "قبر" یا عالمِ قیامت میں ہو اُسے ضرور بِبرکتِ الصَّلوٰۃ وَالسَّلَام عطا کرُوں گا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲۷) دُرود شریف استقامت کے ساتھ پڑھنے سے ظاہری، باطنی جمعیّت قلبی[ع۱] ملتی ہے اور دل و نگاہ کو سیری نصیب ہوتی ہے۔ "یہ اَلْغِنیٰ غِنَی النَّفْسِ کا مقام ہے"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲۸) دُرود شریف بکثرت بھیجنے سے زُبان پُرتاثیر اور قلب فیضانِ دُرود شریف سے پُرنُور رہتا ہے اور اُن کی زُبان سے نکلے ہُوئے کلمے لوگوں کے لیئے ہدائیت کی راہیں کھولتے ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲۹) صُبح شام دُرود شریف پڑھنے سے رزق سے بیفکری اور اسباب سے نظر اُٹھ جاتی ہے مقامِ تفویض نصیب ہوتا ہے اور مُسبّبؔ عزّ اسمُہٗ پر نظر ٹھہر جاتی ہے اسی کا نام کمالِ توکّل "غِنیٰ" ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۰) دُرود شریف کے اعظم فوائد میں ہے قلب میں محاسنِ نبوی مُتحضر اور نگاہ میں[ع۲] صورت

ع۱ مقامِ تفویض، غناءِ قلب کا بُلند ترین مقام ہے جس میں احسان و ایثار سے سب کچھ قُربان کر دیا جاتا ہے کہ ہمارے لیئے اَللّٰہ اور اُس کا رسُول "عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" بس کافی ہے اور اس مقامِ تفویض پر سیّدنا ابُوبکر صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فائز المرام تھے۔ آپ نے تین مرتبہ سب کچھ راہِ خُدا میں قُربان کیا۔

ع۲ دُرود شریف کا نُور رسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی صُورتِ مثالی میں نظر آجاتا ہے۔ درحقیقت یہ دُرود شریف کے نُور کے جلوے ہیں۔ جو صُورتِ محمّدی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی شکل میں مُتمثّل ہو کر قلب میں مُتحضر ہوتے اور نگاہوں میں سما جاتے ہیں۔ تو حفاظت کرتے ہیں۔ ایک دُرود خوان زرتشتوں کی آگ میں داخل ہو کر بسلامت نکل آیا۔ لیکن بدن پسینہ سے شرابور تھا۔ تمام پُجاری یہ کرامت دیکھ کر آتش پرست سے خُدا پرست بن گئے۔ فرمایا میں نے آگ میں مدینہ منوّرہ

پاک متمثل ہو جاتی ہے اور خلوت اور جلوت میں حضوری کا تصوّر[1] جم جاتا ہے۔ درود شریف سے دِل آئینہ کی طرح صاف شفّاف اور مصفّیٰ ہو جاتا ہے ؎

در نگاہِ اُو جمالِ مصطفےٰ ﷺ ۔۔۔ در قلبِ اُو کمالِ مصطفےٰ ﷺ

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(٣١) درود شریف مستغرق بخیال قبلۂ جان، کعبۂ ایمان " ﷺ " پڑھنا کامل محبّت کی دلیل ہے جس سے قدم بقدم اِتّباع سے حصّے ملتے ہیں ؎

دانش میری آدابِ محبّت پہ نظر ہے ۔۔۔ قبلہ ہے میرا نقشِ پائے محمّد ﷺ

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(٣٢) درود شریف سے مکارمِ اخلاق کی تکمیل ہوتی ہے جو بعثتِ نبوی کا مقصد ہے جس سے صحیح معنوں میں ربّ عزّاسمہٗ کا بندہ اور حضور " ﷺ " کا غلام بنتا ہے۔

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(٣٣) اللہ سبحانہٗ درود شریف کے عامل کو مرض الموت میں ہی رضا اور جنّت کی بشارت دیتا ہے اور لقاءِ الٰہی کا مشتاق بناتا ہے تو پھر موت[2] بھی اُس کے لئے محبوب بن جاتی ہے

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(٣٤) حدیثِ نبوی " ﷺ " میں فرمایا وَاِذَا صَلَّیْتُمْ فَاَحْسِنُوْا صَلٰوتَکُمْ جب تم صلوٰۃ بھیجو تو حسین کرو اپنی صلوٰۃ کو، حُسنِ صلوٰۃ سے صورت اور سیرت میں حُسن

بقیہ حاشیہ

کی طرف خیال کر کے درود شریف پڑھتا رہا وہاں سے ایک نور آیا جو میرے جسم میں چادر کی طرح لپٹ گیا۔ جس سے نار، نور اور آگ گلزار بن گئی۔ میرے بدن پر یہ پسینہ درود شریف کے نور کا ہے۔ یہ شبنم نور کے قطرات ہیں۔

[1] لِلنَّاسِ شُغْلٌ وَّلِیْ شُغْلٌ فِیْ تَصَوُّرِ النَّبِیِّ " ﷺ " ہر ایک کا کوئی نہ کوئی شغل ہے۔ میرا شغل حضور ﷺ کا ذکر، فکر ہے۔" مقولہ عاشقِ رسولُ الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام السید عبدالغفار کشمیری لاہوری علیہ الرحمۃ

[2] درود شریف کا وِرد رکھنے والے کے لئے حضرت ملکُ الموت اُن کی جانکنی میں عجیب عجیب انداز اپناتے ہیں شیخ الطّریقت جنید بغدادی قدّس اللہ تعالیٰ باسرارہِ الاقدس کی روح کو بہشت سے سیب لا کر سُونگھایا تو اُس کی خوشبو سے مشتاقِ دیدار روح اللہ اللہ کرتی حضورِ الٰہی میں حاضر ہو گئی۔ عاشقانِ الٰہی، درود شریف کے عاملین مؤمنین

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

وجاہت کا نکھار آتا ہے۔ یہ حُسنِ ایمان کی علامت ہے ؎

ہیں عکسِ چہرہ لبِ گلگُوں میں سُرخیاں ڈُوبا ہے بدرِ گُل سے شفق میں ہلالِ گل

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۵) حدیثِ قُدسی :۔ کلامُ اللّٰہ بزُبانِ رسُولُ اللّٰہ "عَزَّوَجَلَّ فَصَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلّم ط"

کُلُّھُمْ یَطْلُبُوْنَ رِضَآءِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاکَ یَامُحَمَّدُ ﷺ " | محبوب! تمام کائنات میری رضا چاہتی ہے اور میں اے مُحمّد "ﷺ" تیری رضا چاہتا ہوں۔

مومن کو یہ مرتبہ رضا دُرود شریف اور کمال اتباعِ شریعتِ مُطہّرہ سے مِلتا ہے کہ رضاءِ مُصطفٰی رضاءِ خُدا ہے اور رضاءِ خُدا ہی رضاءِ مُصطفٰی ہے۔ حضُور "ﷺ" کی خوشنودی ہی ربِّ کریم کے راضی ہونے کی نشانی ہے ؎

بہم عہد باندھے ہیں وصلِ ابد کا رضاءِ خُدا اور رضائے محمّد عزّوجلّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم

خُدا اُن کو کِس پیار سے دیکھتا ہے جو نظریں ہیں محوِ لقائے محمّد عزّوجلّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۶) اَولیاءِ کاملین نے دُرود شریف کو اسمِ اعظم فرمایا ہے فانی فی اللّٰہ، باقی باللّٰہ کا مقام دُرود شریف کے عشق سے ملتا ہے۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ ۝ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ۝ "سورۃ الرحمٰن" ہرشئی فانی ہے اور بقاء رب سُبحانہٗ تعالیٰ کی ذاتِ ذُوالجلال وَالاِکرام کو ہے باقی ہر ذاکر فانی ہے۔ لہٰذا جب ذاکر ہی نہ رہا تو ذِکر کیسا۔ جب ذاکر باقی ہے تو پھر ذِکر بھی باقی ہے۔ لہٰذا دُرود شریف کو فنا نہیں کیونکہ وُہ باقی کا فعل ہے۔ دُرود شریف بھیجنے کا سلسلہ ربُّ العِزّت کی طرف سے نہ مُنقطع ہو گا اور نہ موقوف "۔ دُرُود شریف منطوق ہے اور باقی کا فعل"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۷) مقصد تخلیقِ انسانی، معرفتِ الہٰی ہے ربُّ العِزّت نے فرمایا۔ وَمَاخَلَقْتُ

بقیہ حاشیہ

کی رُوح کے قبض میں فرشتے کو بھی دخل نہیں کہ ایک امرِالہٰی "ہوائے رَزم" سے اُس کی رُوح قبض کی جاتی ہے۔

در کوئے تو عاشقاں چناں جان مے دہند کانجا کہ ملکُ الموت نگنجد ہرگز

الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ○ اَیْ لِیَعْرِفُوْنِ ؕ عله یہ دولت درُود شریف سے ملتی ہے۔ کیونکہ درُود شریف سے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" سے تعلق وابستہ اور نسبت پختہ رہتی ہے۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو چھوڑ کر معرفت کا ایک شمّہ بھی کوئی نہیں پا سکتا ؎

مُحال است سعدیؔ ز راہِ صفا — تواں یافت از پئے مُصطفٰے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۸) ناصح الاُمّۃ السیّد عبد الغنی نابلسی قدّس سرّہ القدسی نے لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ عله ۲ اِلَّا الدُّعَاءُ (الحدیث المبارک) سے مُراد درُود شریف فرمایا ہے۔ یہ قضاءِ معلّق اور قضاءِ مُبرم کو ٹال دیتا ہے۔ درُود شریف (بشکل قضاءِ مبرم لوحِ محفوظ مراد ہے) ایک محبُوب ترین دُعا ہے۔ جس سے بڑھ کر اور کوئی دُعا نہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۹) درُود شریف سے تنگی، فراخی سے۔ دُکھ سُکھ سے اور پریشانی، سکون سے مبدّل ہو جاتی ہے۔ اِس تنگی، دُکھ، پریشانی پر صبر عله ۳ سے اجر و ثواب اور معیّتِ خداوندی پاتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

عله ۱ پ ۲۷ سورۃ الذّاریٰت آیتِ کریمہ ۵۶ میں نے جن اور آدمی اپنے لئے پیدا کئے وُہ میری عبادت کریں۔ یعنی پہچانیں۔

☆۱ پہلا مفہوم :۔ مقصدِ تخلیق معرفت ہے۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ ط معرفت کے کئی راہ ہیں جن پر انسان چل کر مقصود پاتا ہے۔ حضرت شاہ غلام علی نقشبندی علیہ الرّحمۃ القوی اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں کہ اکابر چشتیہ جو سرمستانِ ذوقِ محبّت ہیں۔ اُن کا گزک سماع و سرود ہے۔ جو دل میں رنگا رنگ شوق اور رقّت "جو ایک نعمت ہے" پیدا کرتا اور یار کے چہرہ سے پردہ اُٹھاتا ہے اور ہم خادمانِ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ جو شرابِ معرفت و محبّت کا پیالہ پینے والے ہیں۔ ہمارا گزک سُنّت اور درُود شریف ہے جو قلب کو گوناں گوں ذوق بخشتا ہے" آں ایشانند من چنینم یارب عزّاسمہٗ "تذکرہ مشائخ نقشبندیہ"

☆۲ دوسرا مفہوم :۔ عبادت سیّد الاولیاء علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے۔ لِاٰمُرَھُمْ بِالْعِبَادَۃِ تاکہ میں اُن کو حکم کروں کہ وُہ میری عبادت کریں۔ بندہ، اللہ تعالیٰ کا امر سمجھ کر حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی کامل اتّباع کرے کیونکہ عمدہ ترین کرامت اتّباع میں درُود شریف پر استقامت ہے۔ اسی راہ سے ذکر فکر، مجاہدہ، مراقبہ اور مکاشفہ سے معرفت تامہ پائے گا۔

عله ۲ قضا تین قسم ہے۔ قضا موقوف، معلّق اور قضاءِ مبرم اور یہ دو طرح پر ہے "علمِ الٰہی میں یا لوحِ محفوظ میں۔

عله ۳ بمطابق حدیث پاک اِنَّ اللّٰہَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا اِبْتَلَاہُ فَاِنْ صَبَرَ اِجْتَبَاہُ وَاِنْ رَضِیَ اِصْطَفَاہُ ط بے شک اللہ تعالیٰ جس بندہ سے محبّت کرتا ہے اُسے ابتلاء میں مُبتلا کر دیتا ہے۔ اگر وُہ اس پر صبر کرے تو برگزیدہ اور اگر وُہ اس

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

(۴۰) درُود شریف سے عجز[علٰے] و انکساری ملتی ہے تو وہ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ[الحدیث] کی تصویر بن جاتا ہے۔ تواضع کے بعد ربُّ العزّت اُسے رفعت و عظمت عطا فرماتا ہے لوگوں کی زبانوں پر اُس کا ذکرِ خیر سے ہوتا رہے گا۔ اور درجۂ رفیعہ پر فائز المَرام ہو جائے گا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۴۱) اَلشیخ عبدُ الکریم الشَّرابانی قدّس سرُّہُ الرحمانی کا آزمُودہ نُسخہ :-

☆ درُود شریف پر مواظبت، حوادثِ زمانہ، قتل وغارت، فتنہ و فساد، الزام و

بقیہ حاشیہ

پر راضی رہے تو اسے قُربِ خاص میں رضا عطا فرما دیتا ہے۔ امام محمد المہدی فاسی، مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات "

علٰے اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پُوچھا گیا۔ بندہ مومن کب بنتا ہے فرمایا جب وہ اپنے آپ پر نظر کرے تو تمام جہان سے کمتر پائے اور جانے اور دوسروں کو اپنے سے بہرحال اچھا جانے۔ مقامِ عجز کی چند عاطین کی مثالیں ملاحظہ ہوں

☆ سیدنا عمر فارُوقِ اعظم نے ایک مقام پر فرمایا لَوْلَا عَلِیٌّ لَہَلَکَ عُمَرُ ط رضی اللہ تعالیٰ عنہما ط

☆ سیدنا امام اعظم نے سیدنا امام جعفر الصادق سے دو سالہ نسبت پر فرمایا لَوْلَا السَّنَتَانِ لَہَلَکَ النُّعْمَانُ ط رضی اللہ تعالیٰ عنہما ط

☆ خواجہ نقشبند قُدّس سرّہُ الاقدس رحمۃ اللہ علیہ :- ایک دن ایک لڑکا گھر سے نکلا۔ قرآن پاک اُس کے پاس تھا اُس نے خواجہ کو سلام کیا۔ آپ نے اُس سے قرآن پاک لے کر کھولا تو یہ آیت نکلی کَلْبُہُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْہِ بِالْوَصِیْدِ ط " سورۃ الکہف[۱۸] " تو فرمایا اُمید ہے کہ ہم وہ ہوں گے۔" اللہ اکبر! نہد شاخ پُر میوہ سر بر زمین"۔ جتنا کوئی مقامِ ولایت میں بلند درجات کا حامل ہے۔ اتنا ہی وہ اپنے آپکو فروتر کہتا اور سمجھتا ہے یہی طریقہ ہے اکابر و اعاظمِ اولیاءِ اُمت کا۔

سربلندی ہے جہاں میں خاکساروں کو نصیب　　بشر دیکھا ہے اُڑتے خاک کو افلاک پر

☆ مُجدّدِ الفِ ثانی قدّس اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ سرّہُ الاقدس نے فرمایا۔ یہ فقیر ایک روز "تجدید کے بارہویں سال" اپنے یاروں کے حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اپنی خرابیوں پر نظر تھی اور یہ نظر یہاں تک غالب تھی کہ اپنے تئیں اس طریقہ سے بالکل بے مناسبت پاتا تھا۔ اس اثنا میں بحکمِ حدیث پاک مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ ط اس دُور اُفتادہ کو مذلّت کی خاک سے اُٹھایا اور یہ نداء باطن میں دی گئی کہ مَیں نے تجھے بخش دیا اور اُن کو جو بالواسطہ یا بلاواسطہ قیامت تک میری طرف تیرا وسیلہ پکڑیں گے۔ بار بار یہ بشارت دی گئی یہاں تک کہ شک کی گنجائش نہ رہی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَلٰی ذٰلِکَ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ وَمُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ کَمَا یَجْرِیْ ط بعد ازاں اس واقعہ کے اظہار کا حکم ہوا اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَۃِ ط سورۃ النجم ۳۲ "روضۂ قیومیہ ج ۱ بحوالہ مبدأ و معاد"

اِتّہام اور جنگ و جدال کے فتنہ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ سے بِفَضْلِہٖ تعالیٰ مامُون ، سورۃ البقرہ ۲۱۷
محفوظ ہوجاتا ہے یہ دُرود شریف فتنوں میں تجربہ شُدہ ہے ۔ مخصُوص لِعدد ۱۱۱ بار مُفید ہوتا ہے ۔

" اَلصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَدْ ضَاقَتْ حِيْلَتِيْ اَدْرِكْنِيْ " ؕ

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۴۲) سرکار شرَفُ الدّین بُو علی شاہ قلندر قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز کا ارشادِ گرامی :۔

☆ مجذُوب کی پہچان دُرود شریف سے ہوتی ہے ۔ اُس کے سامنے پڑھا جائے تو مُؤدِّب ہوجاتا ہے اور اُسے حالتِ سُکر سے نکال کر صحو میں لاتا ہے جو سالِک کا مقام ہے سالِک ، مجذُوب سے افضل ہوتا ہے ۔" مجذُوب مستُور اَولیاء سے ہوتا ہے ۔

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۴۳) ربُّ الاَرباب ، دُرود شریف کی برکت سے قلبِ مومن کو ظاہری غِنا اور باطنی استغنیٰ عطا فرما کر دو جہاں سے غنی کر دیتا ہے ۔ بدلیلِ نصِّ قطعی وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ[عله] " یہ خُدائے ذُوالمنَن کی عطا ہے اور اُس کا فضل " ؎

دیکھ کے حضرتِ غنی پھیل پڑے فقیر بھی ۔۔۔ چھائی ہے اب تو چھاؤنی حشر ہی آنہ جائے کیوں
اب تو نہ چھوڑ اے غنی عادتِ سگ بگڑ گئی ۔۔۔ میرے کریم پہلے ہی لُقمہ تر کھلائے کیوں

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ؔس فِتنہ قتل سے بھی بڑا گُناہ ہے ۔

[عله] پ۱۰ سورۃ التوبہ آیتِ کریمہ ۷۴ ، اور اُنہیں کیا بُرا لگا ۔ یہی نا کہ اللہ اور رسُول نے اُنہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا ۔ یہ دین و دُنیا کی غِنا مومن کے لیئے نعمت اور مُنافق کے لیئے نقمت ہے ۔ یہ حدیثِ پاک صحیح ہے امام بُخاری نے بسندِ صحیح اِس کی تخریج کی ۔ وَمَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّآ اَنَّهٗ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ مُنافق ابنِ جمیل کو یہی بُرا لگا " نا " کہ اَللہ و رسُول نے اپنے غلاموں کو اپنے فضل سے غنی کر دیا ہے یعنی اللهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ (سورۃ فاطر ۱۵) کی عطا اور اُس کے کریم رسُول " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " کی نگاہ اور دُعا کا نتیجہ ہے کہ اَللہ غنیؔ اپنے فضل سے اور رسُول کریم " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " اپنے خزانہ کرم سے عطا کرتے ہیں ۔ یہ سب دُرود پاک کی برکت سے ہے اور مُنافق دُرود شریف اور صاحبِ دُرود شریف سے دُور بھاگتا ہے ۔
۱۲ منہ مُنَوَّر اللّٰہ قلبہٗ بِنُورِ الصَّلوٰۃِ وَالسَّلَام ؕ

(۴۴) علّامہ ابنِ عابدین شامی نے مُفتیِ دمشق علّامہ حامد قنوی علیہما الرحمۃ سے نقل کیا۔

☆ دُرود شریف حادثات اور شدائد کے وقت مجرّب تریاق ہے کہ ایک مرتبہ وُزراءِ دمشق نے ارادہ کیا اُن سے باز پُرس سخت کی جائے تو انہوں نے رات بیچینی سے گزاری تو خواب میں نبیِ کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " کی زیارت ہُوئی تو آپ نے مجھے دُرود شریف کے الفاظ سکھائے۔ جب وُہ دُرود شریف میں نے پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے دُرود شریف کی برکت سے تنگیاں دُور فرما دیں اور ایک حادثہ میں پڑھا تو اللہ ربُّ العزّت نے فضل فرما دیا۔ کہ دُرود شریف حلّ مُرادیں اکسیرِ اعظم ہے۔" اور بنفسہٖ اسمِ اعظم ہے"

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۴۵) دُرود شریف سے حلاوتِ ایمانی اور لذّتِ رُوحانی ملتی ہے اور محبّت اور نسبت پُختہ ہوتی ہے۔ جس سے فنائیتِ نفس ہوتی ہے۔ اور انقطاعِ کُلّی۔"

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۴۶) علّامہ سخاوی نے سیّدنا امام زینُ العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کیا۔ حضور پُر نور شافعِ یومُ النّشور " صلی اللہ علیہ وسلم " پر بکثرت دُرود شریف بھیجنا صحیحُ العقیدہ اہلِ سُنّت و جماعت ہونے کی علامت ہے اور خاتمہ بالایمان کی بشارت"۔ اور اُس پر شفاعت

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۴۷) ذِكْرُ الْحَبِيْبِ لِلْمَرِيْضِ طَبِيْبٌ ط حبیب کا ذکر طبیبُ القلوب ہے۔ یعنی دُرود شریف دلوں کی ہر مرض کا حکیم ہے اور دماغی امراض پاگل پن کے لئے اکسیر ہے۔ یاد رہے[۱] کہ مجذوب عالمِ ارواح سے ہی نوازا ہُوا ولیُ اللہ ہوتا ہے۔ مجنون نہیں ہوتا۔

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

[۱] مسلوبُ العقل دو قسم ہیں ا۔ مجنُون۔ فاترُالعقل۔ پاگل، دماغی مریض کچھ ہوش نہ رکھے ۲۔ مجذوب ولیُ اللہ ہے۔ اُس کی پہچان یہ ہے اگر اُس کے پیچھے کھڑے ہو کر دُرود شریف پڑھا جائے تو وُہ اپنی پُشت پھیر لے تو یہ حالتِ سُکر ہے ورنہ مکر اور مکر کی اِس راہ میں کہیں جگہ نہیں۔ مجذوب مقامِ حیرت میں فنا سے بقا پایا ہوتا ہے۔ وہ مُشاہدۂِ جمال لایزال سے روزِ الست مست ہو گیا اور دُنیا میں بھی روزِ ازل سے حالتِ جذب میں آیا اور چلا گیا۔ یاد رہے "دو سلوک اور جذب فقر کی دو نسبتیں ہیں مؤلّف"

(۴۸) الشیخ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے شفاء القلوب میں تحریر کیا۔

☆ قیامت کے روز درود شریف پڑھنے والے کے پیشانی پر نور سے اسم پاک[1] "محمد" صلی اللہ علیک وسلم لکھا ہوگا اور فرشتے اُس کو حساب کتاب کے لئے نہ روکیں گے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۴۹) درود شریف منبع انوار و برکات اور مفتاح ابواب جمیع خیرات و سعادت ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۰) درود شریف پر مواظبت، ہمیشگی اور دوام مومن صادق اور عاشق ہونے کی دلیل ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۱) قضاءِ فرائض یعنی نماز ادا بالقضاء کی تاخیر اور کوتاہی کا کفارہ درود شریف ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۲) درود شریف قائم مقام صدقہ[2] ہے بلکہ صدقہ سے بھی افضل ہے۔ اور مرتبہ میں اکمل۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۳) شیخ العلماءِ ہند شاہ عبدالحق محدث الدہلوی علیہ الرحمۃ نے اشعۃ اللمعات میں فرمایا۔

☆ "از شیخ مسعود علیہ الرحمۃ مصافحہ مے کرد حضرت رسالت مآب" صلی اللہ علیہ وسلم بعد از نماز فرض

ے قارئین درود شریف سے مسالمہ، مصافحہ، معانقہ، مشابکہ اخبار و آثار سے ثابت اور کشف سے ظاہر ہے۔

---

[1] سید الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام من الملک الجواد کے نام نامی اسم گرامی کا شرف یہ کہ اسم پاک "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم "جنت کے دروازوں، حوروں کے سینوں اور اُن کی آنکھوں میں، فرشتوں کے پروں، درختوں کے پتوں، حوض کوثر کے پیالوں، آسمانوں، عرش عظیم اور لوح محفوظ پر لکھا ہوا ہے۔ نام اُسی کا لکھا جاتا ہے۔ جس کی ملکیت ہو۔ حضور" صلی اللہ علیہ وسلم "بتملیک ملیک الملک، مالک و مختار ہیں۔ غلام بھی آپ کا ہے۔ تبھی تو ماتھے پر اسم گرامی کی مُہر لگی ہوتی ہے۔ دُنیا میں اسم پاک غلام کے دل میں تھا۔ اب ظاہر ہو گیا کہ روزِ قیامت ہر نیک اعمال کا ظہور اُس کی اپنی اصلی شکل میں ہوگا۔

[2] اَلصَّدَقَۃُ تُطْفِیُٔ غَضَبَ الرَّبِّ۔ صدقہ رب جل شانہٗ کے غضب کو بجھاتا ہے اور درود شریف سے رب عزّ اسمہٗ کا جلال، جمال اور غضب، رحمت بن جاتا ہے۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ ولوالدیہ ط

الشیخ مسعود سے مصافحہ فرماتے اور شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی سے مشابکہ فرمایا۔ یہ سب
درود شریف کی برکات سے ہے۔ مسالمہ، مصافحہ، معانقہ اور مشابکہ[1]، دست وقدم بوسی
یہ سب درود شریف کے انعامات ہیں۔ "علیہما الرحمۃ والرضوان ط"

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۵۴) — نیز فرمایا کرتے اے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں جو تیری
بارگاہِ صمدیت کے لائق ہو سوائے ایک عمل کے وہ ہے درود شریف کہ آپ ہمیشہ
بارگاہِ نبوت میں کھڑے ہو کر تحفہ درود شریف بھیجتے اور کہا کرتے لہاما وجدنا ما
وجدنا ہم نے جو کچھ پایا۔ درود شریف سے پایا۔ "اخبار الاخیار فی اسرار الابرار"

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۵۵) — نیز فرمایا۔ درود شریف کے فضائل وفوائد میں سب سے اعظم واہم یہ ہے
درود شریف پڑھنے والے کا نام حضور فائض النور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لیا جاتا ہے اور قبولیت
پاجاتا ہے۔ یہ سعادت بہت بڑی سعادت ہے[2] "جذب القلوب الی دیار المحبوب"

لَكَ الْبُشَارَةُ فَاخْلَعْ مَا عَلَيْكَ لَقَدْ
ذُكِرْتَ ثَمَّ عَلٰى مَا فِيْكَ مِنْ عِوَجٍ

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۵۶) حضور "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" اس شخص سے محبت فرماتے ہیں جو درود شریف پر مواظبت
کرتا ہے اور اس کو حضور "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" اپنے پاس مدینہ منورہ بلاتے ہیں اور کبھی خواب میں
جلوہ گری فرما کر بشارت سے نوازتے اور عمرہ وحج تحفۃً عطا کرتے ہیں ؎

صبا! اس خوشی سے مر نہ جاؤں — مجھے دیارِ نبی سے بلاوا آگیا ہے
آؤ حاجیو! دیکھو بیرِ علی رضی اللہ عنہ سے — وہ کعبے کا کعبہ نظر آگیا ہے

؎ میقات المدینۃ المنورہ، مقامِ احرام برائے عمرہ وحج۔ یہاں ایک عظیم الشان مسجد تعمیر ہے۔ مؤلف تحفۃ الصلوٰۃ"

ع[1] مصافحہ ہاتھ میں ہاتھ لینا اور مشابکہ انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا۔ معانقہ گلے ملنا۔ مسالمہ سلام عرض کرنا۔
ع[2] تجھے خوشخبری ہو کہ تیرا بوجھ اتر گیا اور بے شک تو ذکر کیا گیا اس دربارِ عالی میں باوجود تیری کجروی کے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۷) دُرود شریف کی برکت سے قلب، توحید و رسالت کے نور کا مخزن اور مرکز بن جاتا ہے اور مُوحّد رحمانی بنتا ہے۔ تو اُس کے چہرہ پرانوارِ توحید و رسالت برستے رہتے ہیں۔ ؎

لَوْشُقَّ عَنْ قَلْبِیْ تَرٰی فِیْ وَسْطِہٖ ذِکْرَكَ فِیْ سَطْرٍ وَّالتَّوْحِیْدَ فِیْ سَطْرٍ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۸) دُرود شریف کی برکت سے عمل کی توفیق ملتی ہے اور سعادت کے آثار ظاہر ہوتے ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۹) دُرود شریف سے حقوقِ علیہٖ غلامی اور احسان کی ادائیگی ہوتی ہے اور عقوق " نافرمانی " سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ دُنیا کی ہر شئی اُس کی فرمانبردار بن کر خدمت کرتی ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶۰) دُرود شریف کبریتِ احمر (سرخ گندھک) اور اکسیرِ اعظم ہے۔ یہ دَوا بھی ہے اور دُعا بھی مومن کے لئے رُوحانی غذا بھی ہے۔ جس سے دولتِ قناعت اور اِستغنیٰ پاتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

؎ اولیاءِ نقشبندیہ سلف تا خلف نے دُرود شریف کو اسمِ اعظم فرمایا۔ آزمایا۔ اور اسی سے سب کچھ پایا ہے۔ المعنہ

ع۱ اگر میرے دل کو چیرا جائے تو آپ دیکھیں گے کہ ایک سطر میں اَللّٰہ اور ایک سطر میں اسمِ محمدؐ عَزَّ وَجَلَّ فَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لکھا ہُوا ہے۔ " روزِ شُمار یہ باطنی اسمِ مُبارک مومن کی پیشانی پر ظہور پذیر ہوں گے۔

ع۲ ۱۔ حضور عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ کائناتِ عالم کے محسنِ اعظم ہیں آپ کا صدقہ دین و دُنیا کی نعمتیں عطا ہوئیں ہم اپنے مولیٰ اکبر، منعمِ اعلیٰ، محسنِ اعظم عَلَیْہِ اَلْفَ اَلْفِ صَلوٰۃٍ وَّاَلْفَ سَلَامٍ کے حقوق کیسے ادا کریں؟ ربِّ کریم نے فضل فرماتے ہُوئے ہمیں دُرود شریف کا حکم دیا کہ دُرود شریف سے حقِّ غلامی، حقِّ احسان ادا ہو۔ لیکن ہم تو دُرود شریف بھی کَمَا حَقُّہٗ، آپ کی شان کے لائق بھیجنے سے قاصر عاجز ہیں تو پھر ہم نے محسنِ حقیقی کی بارگاہِ کریمی میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ سے عرض کیا کہ اے اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالیٰ تُو ہی ہماری طرف سے اپنے محبُوب کی شان کے لائق دُرود شریف، بھیج اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ ط ۲۔ عقوق، نافرمانی سے محفوظ کر دیا جاتا ہے روایت ہے کہ جب غزوۂ اُحد میں لبِ مُبارک و دندان پاک رسُولِ کریم " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " خون آلود اور شہید ہوئے تو اس

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

(۶۱) مکرِ شیطان، شرِ نفس اور جنسی شیطانوں سے نجات اور دشمنوں بدخواہوں پر فتح مندی ملتی ہے اور وسوسوں، وہموں اور گناہوں سے محفوظ اور مامون کر دیا جاتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶۲) درود و سلام بر سیّد الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سینہ میں نور عطا ہوتا ہے اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ [1] جس سے انشراحِ صدر ہوتا ہے اور علمی اسرار اور حکمتیں منکشف ہوتی ہیں اور وہ دار الغرور سے دور اور دار الخلود کی طرف متوجہ رہتا ہے (علائقِ دنیا سے انقطاعِ کلی)، اور یہ رجوع (رجوع الی اللہ) ایک نعمت غیر مترقبہ "بے انتہا" ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶۳) ولائیت میں منزلِ قطب پر پہنچنے کا بہترین ذریعہ درود شریف ہے اور اس راہ میں بسط [2] ہی بسط ہے۔ انقباض بالکل نہیں ہوتا۔ بشرطیکہ استقامت ہو۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

بقیہ حاشیہ

سلطان گدا خو جبرائیل امین علیہ السلام نے شہپرِ اقبال پر سے لئے اور یہ عرض کیا یا محمد صلی اللہ علیک وسلم قسم ہے جلال اور قدرتِ الٰہی کی کہ اگر ایک قطرہ خون زمین پر ٹپکا تو قیامِ قیامت تک زمین سے ایک تنکا گھاس کا بھی نہ اُگے گا اور کہا حکم فرمانِ حضرت جلال احدیت جلّ ذکرہٗ کا مجھے ایسا ہوا ہے کہ قطرات خونِ لب و دندان مبارکہ کو بستانِ سرائے جنت میں لے جاؤں تا کہ گلگونہ رخسارۂ حورِ عین ہو کَاَنَّھُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ؀ "سورۃ الرحمٰن ۵۸" اور جب حضرت رسالت مآب "صلی اللہ علیہ وسلم" نے گوہر دندانِ دُر فشاں کو دستِ مبارک میں لیا۔ تو روح الامین نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ دندانِ شکستہ آپ مجھے عنائت فرما دیں تا کہ میں غضبِ الٰہی سے امان پاؤں فرمایا یا روح اللہ! میں نے اپنے دندانِ شکستہ کو اپنے شکستہ دلانِ آخر الزمان کے لئے رکھا ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مجھے خطاب فرمائے کہ تیرے اُمتیوں نے میرے فرمان کو توڑا۔ میں بھی عرض کروں یا ربّ العلمین! تیرے بندگانِ نافرمان نے میرے بھی دندان کو توڑا لیکن میں نے اُن کو معاف کر دیا تو جو میرا ربّ عزّ اسمہٗ ہے اِن فرمان شکنوں کو معاف فرما دے۔ "ناصر المحسنین فی اخلاقِ سید المرسلین"

[1] پ ۲۳ سورۃ الزمر آیتِ کریمہ ۲۲ تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے

[2] بسط سے مدارج میں ترقی ہوتی ہے اور حالتِ قبض میں رک جاتی ہے یہ دونوں قبض اور بسط قادرِ مطلق کے اختیار میں ہیں۔ وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْصُطُ (پ ۲ البقرۃ ۲۴۵) درود شریف کی برکت سے قبض سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

(۶۴) اَللّٰہُ جَمِیْلٌ وَّیُحِبُّ الْجَمَالَ ط (حدیث پاک) جمیلِ مطلق نے دُرود شریف پڑھنے والوں کو یہ جزائے جمیل اور اجرِ جزیل عطا فرمائی کہ دُرود شریف کے انوار سے چہرے تر و تازہ بارونق اور حسین و جمیل بن جاتے ہیں اور وُہ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْھِھِمْ نَضْرَۃَ النَّعِیْمِ ؀ عہ۱ کی تنویرین گئے۔ اور اُن کے چہروں سے شگفتگی ظاہر ہوتی ہے اور زبان پر شیفتگی۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶۵) دُرود شریف کے نُور سے قلب میں اللہ تعالیٰ کی محبت جاگزیں ہوتی ہے اور دیدارِ الٰہی کی تڑپ حدِ جنوں تک بڑھ جاتی ہے اور رُوحِ مضطر کو تلاوت قرآن مجید سے سکون ملتا ہے جس سے وُہ اللہ سُبحانَہٗ "ہمکلامیٔ عز اسمہٗ جل ذکرہٗ" سے شرفِ ہمکلامی پاتا ہے ؎ عہ۲

دلم بامن ہمے گوید منم شہبازِ لاہوتی ۔۔۔ بسیرِ عالمِ قدسی پریدن آرزو دارم
دریں وحشت سرائے من چرا باشد چرا باشد ۔۔۔ منم در گلبنِ وحدت چمیدن آرزو دارم

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶۶) دُرود شریف کا نُور اُن کے چہروں پر چمکارے مارتا ہے۔ فَشَوَارِقُ الْاَنْوَارِ لَاۤئِحَۃٌ اور پھر اللہ تعالیٰ اُن کو دُرود شریف کے نُور سے ڈھانپ لیتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶۷) دُرود شریف سے جذبۂ محبت کی تکمیل ہوتی ہے اور اشتیاقِ محبت تیز تر ہو جاتا ہے اور گذشتہ حاضری کا منظر آنکھوں میں پھر جاتا ہے۔ اور تصوّر میں پختگی آجاتی ہے ؎

آہ وُہ عالم کہ آنکھیں بند اور لب پر دُرود ۔۔۔ وقفِ سنگِ در جبین روضہ کی جالی ہاتھ میں

عہ۱ پ۳۰ سورۃ المطففین آیت کریمہ ۲۴ پہچان لیں گے اُن کے چہروں کی شگفتگی سے کہ وُہ خوشی، مسرّت اور شادمانی سے چمکتے دمکتے ہوں گے اور سرورِ قلب کے آثار اُن کے چہروں پر نمایاں ہوں گے اور قیامت کے روز اُن کو نہ کسی قسم کا خوف اور نہ غم۔ جس سے غنچۂ دل فرطِ مسرّت سے شگفتہ ہوگا۔

عہ۲ میرا دل مجھ سے کہتا ہے میں عالمِ لاہوت کا شہباز ہُوں، عالمِ قدسی کی سیر میں اُڑنے کی تمنا رکھتا ہُوں۔ اس وحشت کی سرائے میں یہ کیا ہُوا ہیں تو وحدت کے گلزار میں چہکنے کی آرزو رکھتا ہُوں۔ عالمِ اَمر کا رہنے والا عالمِ خلق "آب و گل میں آپھنسا ہُوں مجھے تو دیدارِ الٰہی کی تمنا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶۸) دل حُبّ مُصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" سے لبریز اور حُبّ دُنیا جو رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ ہے[1] سے بیزار ہو جاتا ہے تو درود شریف کی برکت سے اَوَّلاً عطاً، وَسْطاً فناً اور آخراً لِقاء نصیب ہوتی ہے۔ تحفہ فنا، بقا، لِقا اور رضا یہ سب درود شریف کے انوار کے مقامات ہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶۹) ☆ بندہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ کی تصویر بن جاتا ہے۔ شب کی خلوتوں اور دن کی جلوتوں میں یہی ذکرِ محبّت، درود شریف" وردِ زبان اور حرزِ جان رہتا ہے اور اُس کا نور رگ و ریشہ میں سما جاتا ہے۔ اور وُہ محبوب بن جاتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷۰) دُرود شریف کا نور قبر میں مُونس اور پُلصراط پر مُعاون ہوگا بمطابق آیتِ کریمہ نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ۔ اور وُہ نور اُس کو جنّت تک بسلامت پہنچائے گا۔ سورۃ الحدید ۱۲

پائے کو باں پل سے گزریں گے تیری آواز پر　　رَبِّ سَلِّمْ کی صَدا پر وجد لاتے جائیں گے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷۱) دُرود شریف سے فتُوحاتِ قلبیّہ[2] کے دروازے کُھل جاتے ہیں۔ وُہ ظاہر کو دیکھ کر اُس

---

[1] دُنیا بظاہر شیریں ہے اور حقیقت میں زہر قاتل۔ یہ سونا چڑھائی ہُوئی نجاست کی طرح اور شکّر ملے ہُوئے زہر کی مانند ہے اور اُس کی گرفتاری ہر گناہ کی جڑ ہے اور اُس کے تین زر، زن اور زمین ہیں۔ جس سے خُدائے پاک کی زمین پر فتنے اور فساد ہیں۔ اِس کو اللہ پاک نے مَتَاعُ الْغُرُوْرِ فرمایا اور رسُولُ اللّٰہ "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" نے اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنٌ فرمایا اور فرمایا اَلدُّنْیَا دُوْدٌ یہ دُنیا مکر و فریب ہے اور مکر و فریب سے حاصل ہوتی ہے ایک اور مقام پر فرمایا اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ دُنیا مُردار اور اس کے طالب کُتّے ہیں۔ اَلْاَمَانُ، اَلْحَفِیْظُ ؎

دُنیا ہیچ است کارِ دُنیا ہمہ ہیچ　　اے ہیچ برائے ہیچ در ہیچ مپیچ

[2] خلیفۂ ثالث سیّدنا عُثمان بن عفّان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کسی یہُودی نے پُوچھا اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ ط" شمائلِ ترمذی " کا کیا معنیٰ و مطلب ہے فرمایا توبہ کر۔ کہا کس بات کی؟ تو فرمایا جب تو گھر سے نِکلا تو تُو ایک غیر محرم عورت کو نگاہِ غلط سے دیکھ رہا تھا اور مَیں تجھے یہاں سے۔ یہ ہے اِس کا مفہوم۔ مُعائنۂ غیب مشاہدہ حق مُلکِ شام

کے باطن "قلب" کو جان جاتا ہے اور ہر شئ کَمَا ھِیَ ھِیَ "مکشوف ہوجاتی ہے۔

(۷۲) دُرود شریف پڑھنے والا سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ؕ علہ کا مصداق بنتا ہے اور ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ ط پھر اُس کے لیئے زمین میں قبولیت اور محبوبیت رکھ دی جاتی ہے اور تمام آسمان کے فرشتے اور زمین والے بغیر قیدِ زمان ومکان لِلّٰهِ فِي اللهِ اُس سے محبّت کرتے ہیں۔ تو تمام کائناتِ عالم کی محبّت کا مرکز بن جاتا ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۷۳) دُرود شریف کا نُور خاص ہے۔ اَولیاءُ اللّٰہ درُود شریف کے عامل کو اُس کے چہرے کے نُور سے جان اور پہچان لیتے ہیں اور نُوروں میں امتیاز کر لیتے ہیں۔ یہ قُرآن پاک کا نُور ہے یہ حدیث پاک کا نُور ہے اور یہ سارے نُورِ حضُور " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " کے نُور سے ہیں۔ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ علہ یہ نُور دارُالغرُور سے دارُالسُرور تک بغیرِ کسی خطرہ کے لے جاتا ہے اور دارُالفرار سے دارُالقرار میں پہنچانے والا ہے۔ یادرہے درُود شریف سے توفیقِ رفیق ملتی ہے۔ دُنیا دارُالعمل ہے اور آخرت دارُالجزاء جیسا عمل ویسا فضل۔ کَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ ط

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

۶

علہ پ ۱۶ سُورۂ مریم ۹۶ عنقریب رحمٰن اُن کے لیئے محبّت کرے گا۔

علہ پ ۳ سورۃُ البقرہ ۲۵۷ اُنھیں اندھیریوں سے نُور کی طرف نکالتا ہے۔ ہر درُود کے الفاظ میں ایک معنیٰ پوشیدہ ہے۔ وظیفہ دُرود شریف پڑھنے والے کی نیّت کے لحاظ سے اُس پر اجر ملتا ہے۔ محض اجر وثواب کافی نہیں بلکہ اِس اَجر پر جو نُور مُرتّب ہوتا ہے وُہ مقصُود ہے حافظِ قُرآن کے چہرہ پر انوارِ قُرآن اور مُحدِّث کے سینہ میں انوارِ حدیث اور عاملِ دُرود شریف کو اہلِ قلب ونظر اُس کے رنگ سے پہچان لیتے اور نُوروں میں تمیز کر لیتے ہیں۔ مقامات اور درجات کے لحاظ سے ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ رنگ ہے سبز، سفید اور زرد۔ یہ نُوروں کے رنگ ذِکر اور تسبیحات کے لحاظ سے ہوں گے۔ یہ سب کچھ حضُور " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " سے تعلّق اور نسبت اور واسطہ سے ہے۔ سائیں مست خواجہ توکّل شاہ انبالوی علیہ رحمۃُ البَارِی کے سامنے کوئی عربی عبارت پڑھتا تو اُسکے مُنہ سے جو نُور نکلتا اُس نُور سے پہچان لیتے کہ یہ قُرآن ہے یہ حدیث ہے یا محض عربی عبارت۔ اِس نسبت سے اللّٰہ سُبحانہٗ وتعالیٰ اور اسکے پیارے محبُوب " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " کی خُوشنودی اور قُرب ملتا ہے جو دُنیا وآخرت کے مسائل کیلئے کافی، وافی اور شافی ہے۔

طالب انوارُ الصّلوٰۃ والسّلام :- محمّد عنایتُ اللّٰہ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ

(۷۴) دُرود شریف کا نُور، زندگی کی کٹھن اور دُشوار گُذار منزلوں کا ساتھی ہے اور قیامت کی ہولناکیوں میں مُعاون، میزانِ عمل پر بھاری اور نارِ جہنّم سے نجات کا ذریعہ اور سبب ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷۵) دُرود شریف کا وِرد، دل و دماغ کو عجیب کیفیّات فرحت، لذّت سے سرشار اَور قلب و رُوح کو مُعطّر رکھتا ہے۔ اَور نظر و فکر کو ذوق و شوق اَور انجلاء بخشتا ہے۔ ؎

" ذوقِ ایں مے نشناسی بخدا تا نچشی "

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷۶) مومن کی درجہ محبُوبیّت پر فائز ہونے کی دلیل یہ ہے کہ دُرود شریف اُس کی زُبان پر جاری اور دل پر حاوی ہو اَور سُنّتِ غرّا اور مُتابعتِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر وقت مُستعِد اور ارتکابِ بدعات سے مُجتنِب رہتا ہے۔ "یہ منزل کمالِ تقویٰ ہے"۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷۷) دُرود شریف سے ایک باطن میں نُور پیدا ہوتا ہے اور بارگاہِ رسالت سے فیض بلا واسطہ پُہنچتا ہے۔ جس سے درجہ صفت حضُوری حاصِل ہوتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷۸) دُرود شریف سے اللّٰہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی مَعیّت اور ملائکہ کی موافقت اور سنگت ہمہ وقت نصیب رہتی ہے جس سے انوارِ الٰہی اور صفاتِ مَلکی باطن سے پھُوٹتے اور ظاہر ہوتے ہیں جس سے بَشری حاجات کا مُحتاج نہیں رہتا۔ اَور تجلّیِ اسم صَمَد کا ظہُور ہوگا۔[1]

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

؎ حضُوری میں منظُوری، مجاہدہ میں مُشاہدہ، اَنابت میں اجابت ، رجُوع میں عرُوج اور ایمان سے عرفان ہے

---

[1] اولیائے عظام کے لئے ذِکر ہی خوراک بن جاتی ہے۔ کئی کئی روز تک اُن کو نہ بھُوک لگتی ہے نہ پیاس نہ وہ کھانے پینے کے مُحتاج اور نہ سونے کے۔ دُرود شریف کے نُور کی برکت سے صفاتِ ملائکہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایک ولی اللہ کے متعلق سُنا گیا کہ ساری عُمر اُن کے کپڑے نہ میلے ہُوئے اور نہ پھٹے۔ تجلّیِ اسم صَمد کے وُرود پر قربِ قیامت دجّال لعین کے ظہُور کے وقت مومن کی خوراک اَللّٰہ عزّاسمُہٗ کا ذِکر ہوگا وُہ کسی قسم کی طبعی یا بَشری ضرُوریات کے مُحتاج نہ ہوں گے۔
۱۲ منہٗ غفرلہٗ الذّنب ط

(۷۹) دُرود شریف پڑھنے والے کے جملہ امُور کا کفیل اللہ تبارک و تعالیٰ ہوجاتا ہے جو کافی، وافی، شافی ذات ہے۔ وُہ مُسبّبُ الاسباب غیب سے اسباب پیدا فرما کر محتاجیاں دُور کردیتا ہے کہ دُرود شریف تمام دینی و دُنیوی مسائل کا قبلۂ حاجات اور کعبۂ مُرادات ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۰) قطبُ وقت السیّد عبدُ العزیز دبّاغ شاذلی اَنارَ اللہُ بُرہانَہٗ نے تحریر فرمایا۔

☆ دُرود شریف کی برکت سے راہبرِ طریقت مُرشدِ کامل "مل جاتا ہے یا وُہ سیّدنا ابُوالعبّاس خضر علیہِ السّلامُ کی تربیّت میں دے دیا جاتا ہے۔ جس سے وُہ منزلِ مُراد پالیتا ہے[1]

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۱) حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی یہ شان ہے آپ کی ہیبت سے دُشمن "جبکہ وُہ ابھی ایک ماہ کی دُوری مُسافت پر ہوتا" پر رعب پڑ جاتا تھا۔ عاملِ دُرود شریف کو حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فیضان سے یہ شان ملتی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اُس کا رُعب ڈال دیا جاتا ہے اور وُہ ہر قسم کے فتنہ سے محفُوظ کردیا جاتا ہے۔ وُہ پناہِ خُداوندی سے امن اور سلامتی میں آجاتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۲) دُرود شریف پڑھنے والے سے تمام رُوئے زمین تا چوتھے آسمان "حجابِ رابع" تک کسوت اور پردے اُٹھا دیئے جاتے ہیں اور بندہ[2] وُہ کچھ دیکھتا ہے جو دُوسرے نہیں دیکھ پاتے۔

حالِ تو دانند یک یک مُو بمُو زانکہ پُرہستند از اِسرارِ ہُو

۸

---

[1] ابریز شریف میں اپنا حال خود بیان فرماتے ہیں کہ ابتداءِ احوال میں کئی ایک بزرگوں کے پاس بارہ سال تک مارا مارا پھرتا رہا لیکن حصُولِ مقاصد نہ پاسکا۔ اچانک ایک روز ایک بیری کے درخت کے نیچے بیٹھے ہُوئے ایک شخص کو پایا۔ اُنھوں نے میرے احوال از خود ہی بیان کرنے شروع کردیئے۔ میں سمجھا ضرُور یہ کوئی ولی کامل عارف باللہ ہے۔ حقیقت میں وہ خضر علیہِ السّلامُ تھے۔ جنہوں نے طریقت میں میری دستگیری کی اور منزلِ مقصُود تک پہنچایا۔

[2] مُفتیِ بلخ جناب علی قدّس سرّہُ العلی سے اُن کی بیٹی نے فقہی مسئلہ پُوچھا کہ گلے تک قے آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے کہا۔ ہاں دوبارہ وُضو کرے۔ مُفتیِ بلخ کو رات خواب میں حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت ہُوئی تو فرمایا وُضو نہیں ٹوٹتا جب تک مُنہ بھر کر قے نہ آئے مُفتیِ بلخ کہتے ہیں کہ میں نے یقین کرلیا کہ ہمارا فتویٰ حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

لوحِ محفوظ است پیشِ اولیاء   ہرچہ محفوظ است محفوظ از خطا

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۳) امامُ الطّریقت سرکار مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا ارشاد گرامی :-

☆ دُرُود شریف عُروۃُ الوُثقیٰ ہے۔ یہ اپنے خاصّہ تنویرُ القلوب و تسخیرِ الملوک سے نوازتا ہے۔

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۴) نیز فرمایا۔ دُرود شریف اوصاف باطنیّہ، ذِکر، شُکر اور صبر کا جامع ہے۔ ذِکر سے نُور شُکر سے نعمت اور صبر سے معیّت خداوندی ملتی ہے جو مقصودِ بندگی ہے اور پھر گناہ سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ "یاد رہے درجۂ محفوظ، مقامِ اولیاء ہے اور مقامِ تقویٰ"

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۵) مَنْ کَثُرَ صَلٰوتُہٗ بِاللَّیْلِ حَسُنَ وَجْھُہٗ بِالنَّھَارِ ط شب کی نماز "تہجّد"[ع۱، ع۲] شب زندہ داران کو حُسن و وجاہت عطا کرتی ہے اور دُرود شریف اُن کے چہروں کو نُورٌ علیٰ نُور بنا دیتا ہے روزِ قیامت اُن کے چہروں میں سجدہ کا مقام ماہِ شب چہاردہم کی طرح چمکتا دمکتا ہو گا۔ اُس نُور سے جو اُن کے چہروں پر تاباں ہوتا تھا۔

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۶) حُبُّكَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ جن کی نگاہوں میں حُسنِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم بس جاتا ہے وُہ غیر کے دیکھنے اور سُننے سے اندھا اور بہرہ ہو جاتا ہے اور اُس کا دیکھنا یَنْظُرُ بِنُوْرِ

بقیّہ حاشیہ

نگاہ میں ہوتا ہے اور مَیں نے قسم کھالی اب بے سوچے سمجھے فتویٰ نہ دُوں گا۔ "اَحْسَنُ الْکَلَامِ فِیْ فَضَائِلِ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ"

ع۱ اگر تقدیر الٰہی سے کوئی مُصیبت پہنچ جائے دُرود شریف کی برکت سے صبر کی توفیق ملتی ہے۔ اہلُ اللہ تو مُصیبت پر بھی لذّت محسوس کرتے ہیں کہ محبُوب کی طرف سے ہے ایک اللہ والے پر مُصیبت کے پہاڑ ٹوٹ پڑے لوگ تعزیّت کے لیئے آئے تو فرمایا یہ مقامِ تہنیّت ہے نہ مقامِ تعزیّت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ط بمُصیبتے گرفتارم نہ بمعصیتے "یعنی مُصیبت میں گرفتار ہُوں معصیّت "گناہ" میں نہیں۔ "رُوحُ البیان"

ع۲ غوثُ الاولیاء نے فرمایا مجھے میرے مُرشدِ اکمل نے مملکتِ نیم شبی کا شہنشاہ بنا دیا ہے یعنی تہجّد گزار۔ اب مجھے سلطنتِ نیمروز کی حاجت نہیں۔ دُنیا و آخرت میرے دَر کی لونڈیاں ہیں۔

۲

اللّٰہِ سے اَور اُس کا ہر کام بتوفیقِ اللّٰہ سے ہو جاتا ہَے اَور پھر وُہ ذکرِ محبّت دُرود شریف کے جلووں میں گُم ہو جاتا ہے تو فنا فی الرّسُول سے فنا فی اللّٰہ کی منزلِ مقصود پا جاتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(٨٧) دُرود شریف پڑھنے والا مُستجابُ الدّعوات[ع١] بن جاتا ہے اُس کی دُعا سے مُقلّبُ[ع٢] القلوبِ وَالاَحوال اُس کی بُری تقدیر کو بدل دیتا ہے۔ تو شقاوت سعادت سے بدل جاتی ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(٨٨) دُرود شریف تمام آفات اور مُہلکاتِ ارضی وسماوی کا حصنِ حصین "مضبُوط قلعہ" ہے۔ مانند مُرشدِ کامل۔ کہ وُہ اپنے مُرید صادق کی ایمانی کیفیات، عرفانی تجلّیات کا قلعہ ہوتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(٨٩) دُرود شریف قبولیّت میں سریعُ الاثر، اکسیرِ اعظم اور بہت بڑا تریاق ہے اور انسانی زندگی کے لِئے بہت بڑا تحفّظ اَور تمام گُناہوں کا کفّارہ اَور کثافتِ انسانی کا مُزکّی ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(٩٠) روزِ قیامت دُرود شریف پڑھنے والا لواءُ الحمد کے سایہ میں ہوگا اور سرکار مولائے کائنات علی مُرتضیٰ رضی اللّٰہ ورسُولُہٗ عَنہٗ آبِ کوثر اُسے اپنے دستِ مُبارک سے پلائیں گے اور پھر وُہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ آبِ کوثر دُرود شریف کے فیضان کا ایک قطرہ ہے ؎

اِک نبی کے ہاتھ سے اِک علی کے ہاتھ سے
کوثر و سلسبیل کے ہم کو ملیں گے جام دو

ہاتھ سے چار یار کے ہم کو ملیں گے چار جام
دستِ حسَن و حسین سے اور ملیں گے جام دو

صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم

؎ درُود شریف مفاجاتِ مصائب و ابتلاءِ معائب کا حصار ہے۔

٦

ع١ امامِ ربّانی سرکار مُجدّدِ الفِ ثانی نے اپنے شہزادگاں کے اُستادِ مُکرّم سرکار مُحمّد طاہر بندگی قُدّس سرّہما الرّحمانی لاہوری کی تقدیر دُعا سے بدل دی اور کاتبِ تقدیر نے اُن کی پیشانی سے شقاوت کا داغ مٹا کر سعادت کا نُور بھر دیا اور نگاہِ ولائیت سے ولیِ کامل اکمل بنا دیا۔ نیز سرکار بہاؤ الدین زکریا مُلتانی کی ایک خادمہ کی تقدیر بابا فریدُ الدین گنجشکر علیہما الرّحمۃ نے ایک لمحہ میں بدل دی تو اُنھوں نے عرض کیا اے اللّٰہ عزّ اسمہٗ! میں نے چالیس سال اس کے لِئے دُعا کی قبُول نہ ہُوئی۔ لیکن تُو نے فرید کی دُعا سے ایک لمحہ میں تقدیر بدل دی فرمایا ہاں فرید نے چالیس

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

صَلَّی اللهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۹۱) ہر شئی کے لئے ایک طہارت ہے، نماز کے لئے طہارت وُضو اور گناہوں کے لئے طہارت توبہ اور احساسِ گناہ سے ندامت کے آنسو ہیں اور قلب و رُوح کی طہارت درود شریف ہے۔ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ط سورۃ الانعام ۱۲۱ سے طہارت کُلّی نصیب ہوتی ہے

صَلَّی اللهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۹۲) مومن کو کثرتِ درود شریف کے بعد مُراقبہ اور مُکاشفہ سے وُہ نورِ فراست عطا ہوتا ہے جس سے اُمورِ عجیبہ اور اسرارِ غیبیہ کو دیکھتا اور ہر آن اِنشراحِ صَدر کا ظہور ہوتا ہے۔

صَلَّی اللهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۹۳) درود شریف کی برکت سے یومُ الوعید "قیامت کا دِن" یومُ المزید بن جائے گا اور وُہ ظلِّ عرشِ الٰہی میں مَوردِ الطافِ الٰہی ہو گا۔ یہ سب سے بڑا اکرام و انعامِ الٰہی ہے۔

صَلَّی اللهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۹۴) درود شریف پڑھنے والا فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً ؑ کی تصویر بن جاتا ہے اور اُس کی حیات و ممات دونوں پاکیزہ سے پاکیزہ تر ہو جاتے ہیں۔ درود شریف کے نور سے آنکھ، کان، زُبان، دِل، سینہ، جسم و جان پاک ہو جاتے ہیں اور اسرارِ الٰہی ظاہر ہوتے ہیں۔ اُس کی زُبان معجز بیان اور کاشف اسرارِ نہاں بن جاتی ہے ؎

چشم بند و گوش بند و لب ببند گر نہ بینی سرِّ حق مارا بخند

صَلَّی اللهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۹۵) روزِ ازل کے میثاق اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ط قَالُوْا بَلٰی ؑ سورۃ الاعراف ۱۷۲ کا ایفاء درود شریف سے

بقیہ حاشیہ

سال وُہی کیا جو میری رضا تھی تو میں نے اُسے مستجابُ الدّعوات بنا دیا اب وُہ جو کہتا ہے وُہ مانتا ہوں تاکہ میرا بندہ فرید راضی ہو۔ مُرشدِ اکمل کی رضا، اللّٰہ ربُّ العزّت کی رضا کی علامت ہے۔

ع۲ اَلْقُلُوْبُ فِیْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ یَصْرِفُهَا کَیْفَ یَشَآءُ ط دلوں کا پھیرنا رحمان کے دستِ قدرت میں ہے۔

ع۱ پ۱۴ سورۃ النحل آیتِ کریمہ ۹۷ تو ضرور ہم اُسے عطا کریں گے پاکیزہ زندگی۔

ع۳ روزِ ازل میثاقِ اَلَسْت کی دستاویز تیار کر کے امانتاً حجرِ اسود میں رکھ دی گئی جب وُہ حجرِ اسود کو بوسہ ؎ اور چھوڑ دو کھلا اور چھپا گناہ۔

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

ہوتا ہے۔ عامل دُرود شریف کو حجرِ اسود کا بوسہ زندگی میں لازماً نصیب ہوگا۔

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۹۶) دُرود شریف بکثرت پڑھنا کاملُ الایمان ہونے کی علامت ہے۔ تارکُ الصّلوٰۃِ وَالسّلام ناقصُ الایمان اور مُنکر عدیمُ الایمان ہوتا ہے اور وُہ حکیمُ الاُمّت نہیں ہوسکتا۔ علامہ اقبال[۱] مرحوم سے کسی نے پُوچھا آپ نے حکیمُ الاُمّت کا مرتبہ کیسے پایا تو جواباً کہا کہ میں نے نبیِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" پر گن کر دو کروڑ مرتبہ دُرُود[۲] شریف پڑھا ہے"۔ماشاءَاللہ"

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۹۷) دُرود شریف کا ثواب حجِّ مبرور اور اُس کی عطا زیارتِ رسُولِ مقبول ہے پھر وُہ نظارۂ جمالِ مُصطفٰے "صلی اللہ علیہ وسلم" میں محو رہتا ہے۔ جو بہت بڑی سعادتوں کا متضمّن ہے۔

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۹۸) اعظم منافع دُنیویہ اور مقاصدِ اُخرویہ حصول غفران، وصولِ رضوان کا بہترین ذریعہ[۲]

ے حجرِ اسود، مقامِ ابراہیم، ریاض الجنّۃ، جنّت کے ٹکڑے ہیں۔ اور جنّت درُود شریف کے نُور سے۔

بقیہ حاشیہ

دیتا ہے تو وہ زُبان سے بُلند آواز سے دُرود شریف پڑھتا ہے۔ اُس کا یہ دُرود شریف پڑھنا ایفائے عہد کی دلیل ہے۔ حجرِ اسود اس لیئے چُوما جاتا ہے کہ اُس نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے قدموں کو حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کی گود میں چُوما تھا۔

[۱] آپ اِس زمانہ کے مشہور اسلامی فلسفی ہوئے ہیں جنہوں نے شاعری کے ذریعہ اُمّتِ مُسلمہ کے دلوں کو قرآن کی طرف پھیر دیا اور اپنے کلام سے قُرآنِ پاک کے مفاہیم اور حکمتوں سے مُسلم قوم کے دلوں کو پُرتاثیر انداز میں عشقِ مُصطفٰے "صلی اللہ علیہ وسلم" سے گرمایا اور جذبۂ مُسلمانی کو بیدار کیا۔ اور آپ فنا فی العشق اور مقامِ قلندری پر فائز المرام تھے۔

[۲] دُرود شریف جنّتُ الفردوس کی کُنجی ہے۔ مالکُ الملک شہنشاہِ قدیر جلّ مجدُہ الکریم نے اپنے نائبِ اکبر خلیفۂ اعظم شاہِ لولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ کو اپنے رحمت کے خزانوں کی کُنجیاں عطا کیں۔ جس کے ہاتھ میں کُنجی ہو۔ تو قفل اُسی کے اختیار میں ہوتا ہے۔ جب چاہے کھولے۔ آپ ماذُونِ مطلق، مختارِ کُل عند اللہ، قاسم ومُتصرف خزائن اللہ ہیں۔ اللہ جلّ شانہ کی اجازت واعانت کا یہ بیان شافی، بُرہان کافی اور عنایت بے غایت کی دلیل وافی ہے۔ وَاللہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ وَبِہٖ نَسْتَعِیْنُ وَصَلَّی اللہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَقَّ قَدْرِ جُوْدِہٖ وَنَوَالِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ ط

حقیقت ہے اصل ایمان کلمہ طیبہ ہے اور اُس کا تاج بسمِ اللہ شریف اور لباس دُرود شریف ہے۔

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

درود شریف ہے اور درود شریف کی برکت سے دخولِ جنان اور رضاءِ رحمان ملے گی۔ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ؕ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (پ۳۰ سورۃ البروج)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۹۹) حدیث الحبیب علی مصدرہا الصلوٰۃ والسلام ط

☆ سیّد الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام من الملک الجوادؐ کی خدمتِ اطہر میں ایک فرشتہ حاضر ہوا جو اس سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا تھا اور وہ بہت مقرب فرشتہ تھا عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں نے ربِّ کریم سے اجازت لی ہے کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر زیارت بھی کروں اور صلوٰۃ و سلام بھی عرض کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم "نے فرمایا اے مقرّب فرشتے تیرا کیا کام ہے اور تیری کتنی طاقت ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میرا کام اللہ ربّ العزت کی تسبیح و تہلیل ہے اور مجھے اس ذکر کی برکت سے ربّ عزّاسمہٗ تعالیٰ نے اتنی طاقت عطا فرمائی ہے۔ اگر میں چاہوں تو طرفۃ العین ——

☆ یعنی آنکھ جھپکنے" سے پہلے تمام آسمانوں کے تارے گن سکتا ہوں"

☆ اور آنکھ جھپکنے سے پہلے تمام درختوں کے پتے گن سکتا ہوں "

☆ اور آنکھ جھپکنے سے پہلے تمام سمندروں اور بارش کے پانی کے قطرات گن سکتا ہوں۔

☆ اور ربّ کریم نے مجھے اتنی طاقت عطا فرمائی ہے جو کسی بھی انسان کو نہیں دی۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے چہرہ اقدس پر مسرت اور خوشی کے آثار تھے۔ فرشتے نے عرض کیا یا رسول اللہ علیک الف صلوٰۃ و الف الف سلام میں باوجود اتنے علم اور طاقت کے ساری زندگی بھی لگا رہوں تو اس شخص کے ثواب کو نہیں گن سکتا جس نے آپ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا ہو۔ فَطُوْبٰى لَهُمْ وَبُشْرٰى مبارک اور بشارت[1] ہو جو ہمہ تن درود شریف

—— بقیہ حاشیہ

مسئلہ:- اگر سلیمان علیہ السلام شہزادی بلقیس کو خط میں بسم اللہ شریف نہ لکھتے تو وہ کبھی حاضر خدمت نہ ہوتی۔ مؤلف ط

☆ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْكَ وَسَلَّمْ ط

[1] بشارت ہی بشارت اور مژدہ ہی مژدہ، نہ خوفِ ماضی نہ غمِ عقبیٰ، اُن کا قال درود شریف اور اُن کا حال صاحبِ درود شریف ہر حال میں اپنے مولیٰ کریم پر راضی اور رسول کریم اُن پر راضی، نہ خوف اور نہ

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

میں مصروف اور سعادت لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ (یونس ۶۲) کے مژدہ سے بہرہ ور ہیں۔ درود شریف کے فضائل و فوائد نصوصِ صریحہ اور احادیثِ صحیحہ میں اتنے کثرت سے بیان ہوئے ہیں کہ انسانی وُسعت اور ملائکۂ نوری کی طاقت سے اُن کا حصر کرنا اور لکھنا ناممکن ہے۔ یہ ننانوے فضائلِ جلیلہ و فوائدِ جمیلہ درود شریف بمطابق ۹۹ اَسْمَاءُ اللّٰہِ الْحُسْنٰی جَلَّ وَعَلَا ۹۹ اَسْمَاءُ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم اور ۹۹ اَسْمَاءِ پاک قرآنِ مجید اور ۹۹ اَسْمَاءِ مبارکہ بلدۂ آمینہ المدینۃ المنورہ تحریر کئے گئے ہیں۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی"۔

☆ ابوذکریا یحییٰ امام صرصری علیہ الرحمۃ القوی نے اپنے قصیدہ میں کیا عمدہ فرمایا ہے علہ

قَلِیْلٌ لِّمَدْحِ الْمُصْطَفٰی الْخَطُّ بِالذَّھَبِ
عَلٰی وَرَقٍ مِّنْ فِضَّۃٍ اَحْسَنُ مِنْ کُتُبٍ
وَاَنْ یَّنْھَضَ الْاَشْرَافُ عِنْدَ سَمَاعِہٖ
قِیَامًا صُفُوْفًا اَوْجِثِیًّا عَلٰی رُکُبٍ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ
وَمِیَاہِ الْبِحَارِ وَقَطْرِ الْاَمْطَارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ ہر مرض کی دوا ہے درود شریف — دافعِ ہر بلا ہے درود شریف
حاجتیں سب روا ہوئیں اس کی — ہے عجب کیمیا درود شریف
اے صبا تو ہی جا کے پہنچا دے — بر درِ مصطفیٰ درود شریف
توشۂ راہِ آخرت کیجئے — کافیؔ بے نوا کو درود شریف

مولانا کفایت علی کافی رامپوری علیہ الرحمۃ الوافی

بقیہ حاشیہ

عم یہ نشانِ ولایت ہے۔ قال میں مصروف و مشغول اور حال میں ہمہ تن مست الست ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ○ (سورۃ الجمعۃ ۴) یہ عطیہ ذوالمنن درود شریف کی برکت کا ہے۔

علہ مدحِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں سے یہ بھی قلیل ہے کہ اعلیٰ خوشنویس چاندی کی تختی پر سونے کے پانی سے خوشخط لکھتے رہیں۔ صاحب شرف لوگ درود و سلام سن کر صف بصف تعظیماً ہاتھ باندھ کر سر و قد کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یا وہ اپنے گھٹنوں پر دو زانو ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط"

روضۃ السّادسۃ

خُلدِ ارم ب۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حاضری حریمِ رسالت

صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

بُود در جہاں ہر کسے را خیالے — مرا از ہمہ خوش خیالِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلّم

شوُد پاک معصوم کلّی گناہگار — کہ در خواب بیند جمالِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلّم

قرآن پاک پ۵ سورۃ النّسآء آیتِ کریمہ ۶۴

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

اور اگر جب وُہ اپنی جانوں پر ظُلم کریں تو اے محبُوب تُمہارے حضُور حاضر ہُوں اور پھر اللّٰہ سے مُعافی چاہیں اور رسُول اُن کی شفاعت فرمائے تو ضرُور اللّٰہ کو بہُت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اے پناہِ من حریمِ کُوئے تو — من بہ اُمّیدے رسیدم سُوئے تو

○ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ یہ آیتِ کریمہ کا پہلا جزو ہے۔ اِذْ عمُومِ مُطلق کیلئے اور هُمْ ضمیر جمع غائب یعنی اکنوں تا قیامِ قیامت میرے پیارے محبُوب کے اُمّتیو! جب تم صغیرہ یا کبیرہ گناہ یا کُفر، شرک سے "اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝" (سورۃ لقمان ۱۳) اپنی جانوں پر ظُلم کر لو تو اے مکّہ معظّمہ والو! تم بھی اَلمدینۃُ المنوّرہ جاکر میرے محبُوب پاک کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ اور صلوٰۃ وسلام کے بعد طلبِ مغفرت کے لیے عرض کرو ؎

سَیّدی اَنْتَ حَبِیْبِی وَطَبِیْبِ قَلْبِی — آمدہ بسُوئے تو قُدسی پے درمانِ طلبی

چشمِ رحمت بکُشا سُوئے من انداز نظر — اے قُریشی لقبی، ہاشمی و مُطلبی

عہ باب السّلام سے داخل ہو اور نفل شُکرانہ ادا کرنے کے بعد آہستہ آہستہ قدم بڑھاتے نہایت عاجزی اور انکساری سے غُلامانہ انداز سے حاضر ہو اور پھر مواجہہ شریف کے سامنے نگاہیں جُھکا کر ہیبت اور جلال کو اپنے اوپر طاری کر کے پُوری توجّہ اور انہماک کے ساتھ ہاتھ باندھ کر "نماز کی طرح" کھڑا ہو اور ذات پاک "ادب و ہوش"

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

میرا محبُوب بھی تمہارے لیئے اپنے ہاتھ اُٹھادے تو تم توبہ قبُول کرنے والے سے ارادہِ عتَابْ و عذاب سے رجُوع کرنے والا اور صفت "رَحِیمًا" سے توبہ قبُول کرنے کے بعد رحم فرمانے والا پاؤ گے۔ اِس سے معلوم ہُوا کہ بارگاہِ الٰہی میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اور آپ کی شفاعت بخشش کا ذریعہ ہے۔ حیاتِ طیّبہ میں بھی اور مماتِ طیّبہ میں بھی۔ اور محبّت و ادب کے بھرے انداز سے کہے یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ" صلی اللہ علیک وسلم" آپ نے جو فرمایا ہم نے سُنا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا (سورۃ البقرۃ ۲۸۵) اور جو آپ پر نازِل ہُوا اُس میں یہ آیتِ کریمہ بھی ہے لہٰذا میں بِفَضْلِہٖ وَ بِتَوْفِیْقِہٖ تَعَالٰی حاضرِ خدمت ہو گیا ہُوں۔

○ جَآءُوْکَ یہ آیتِ کریمہ کا دوسرا جزو ہے۔ اِس کے دو معنیٰ ہیں۔

۱۔ حقیقی معنیٰ :۔ اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ جاکر حاضرِ بارگاہِ محبُوب" صلی اللہ علیہ وسلم" ہو جاؤ۔ اَللّٰہ عَزَّ اِسْمُہٗ نے قرآنِ عزیز کے پیغام سے خود گناہ گاروں کو اپنے حبیب پاک شاہِ لولاک " صلی اللہ علیہ وسلم" کے دربارِ پاک میں بُلایا اور کریموں کی شان کے یہ خلاف ہے کہ خود اپنے در پر بُلا کر سائلوں کو رد کریں۔ زائر کے لیئے اِس معنیٰ میں اشارت بھی اور بشارت بھی ہے

مجُرم بُلائے جاتے ہیں جَآءُوْکَ ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

☆ بارگاہِ کریمی میں حاضر ہونے والے زائرین کو اگر دورانِ سفر کوئی تکلیف پہنچ جائے تو کبھی حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَامُ خدمات بجالاتے اور کبھی رِضوانِ جنّت اور کبھی اپنے غلاموں کو نہ بھُولنے والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لاتے ہیں۔ یا رِجَالُ الغَیْبِ کو بھیج دیا جاتا ہے

☆ حضرت ابراہیم خوّاص عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ (وصال ۲۹۱ ہجری) فرماتے ہیں مجھے سَفرِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ میں سخت پیاس لگی اور شدّتِ پیاس سے غش کھا کر گر پڑا اور ناگاہ کسی نے میرے مُنہ میں ٹھنڈا اور میٹھا پانی ڈالا۔ اُس کی ٹھنڈک سے میرا سینہ اور آنکھیں ٹھنڈی ہُوئیں تو میری آنکھ کھُل گئی تو دیکھا

؎ فقیر سَراپا تقصیر غُفِرَ لَہٗ المَوْلیٰ القدیر کا ذاتی مشاہدہ اِس پر شاہد ہے۔" اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ط

— بقیہ حاشیہ

کی قدر و منزلت اور حریمِ رسالت کی جلالت کو دل میں حاضر کرے تاکہ خشیّت طاری ہو۔ گریہ و زاری سے صلوٰۃ و سلام عرض کرے آواز نہ بُلند ہو نہ مدّھم اور پھر شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حاضری دے کر سلام عرض کرے۔ ۱۲ منہ

کہ ایک نہایت خُوبصورت مرد کہ ایسا آج تک میری آنکھ نے نہیں دیکھا۔ گھوڑے پر سوار سبز لباس اور عمّامہ باندھے اور اُس کے ہاتھ میں ایک پیالہ تھا۔ جس سے اُس نے مجھے پانی پلایا اور کہا میرے پیچھے سوار ہو جاؤ تو تھوڑی دیر بعد مجھ سے فرمایا وُہ سامنے دیکھو مدینہ مُنوّرہ ہے۔ اُترو اور سیدھے چلے جاؤ اور جب بارگاہِ رسالت میں پہنچو تو میرا اسلام عرض کرنا اور کہنا کہ رضوانِ جنّت سلام عرض کرتا ہے۔ "حیوٰۃ الحیوان"

"حضورِ مولی الملوین مُغیثُ الدّارین صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے مہمانوں کی امداد فرماتے ہیں۔ ؏۱"

☆ الشیخ ابُو عبدُاللہ نعمان علیہِ الرّحمۃ نے بیان کیا کہ مَیں دورانِ سفرِ مقدّس اپنے قافلہ سے بچھڑ گیا اور مجھے چٹیل میدان میں سخت خوف اور دہشت محسوس ہُوئی لیکن چل پڑا۔ خوف وہراس سے پیاس کی شدّت نے آگھیرا اور مَیں زندگی سے مایُوس ہو کر مَوت کے لیئے تیّار ہو گیا تو میری زُبان سے اِس بیقراری کے عالم میں نکلا۔ یا مُحمّدُ یا مُحمّدُ اَنَا مُستَغِیثٌ بِکَ "صلی اللہ علیک وسلم" یا مُحمّد مُصطفٰے صلی اللہ علیک وسلم میں آپ سے فریاد چاہتا ہُوں یہ الفاظ میری زُبان سے نکلے ہی تھے۔ کسی نے میرا ہاتھ پکڑا تو میرا سارا خوف وہراس، غلبۂ پیاس اور گبھراہٹ دُور ہوگئی اور مجھے اپنے ساتھ سوار کر کے قافلہ تک پُہنچا دیا اور مَیں فرطِ مُسرّت سے دُرود شریف پڑھنے لگا اور جاتی دفعہ فرمایا۔ "جو کوئی ہمیں پُکارتا اور فریاد کرتا ہے تو ہم اُسے محرُوم نہیں رکھتے" پھر مَیں سمجھا کہ آپ میرے آقائے کونین ماوائے ملوین" صلی اللہ علیہ وسلم " تھے اور مجھے سخت افسوس ہُوا کہ میں دَست بوسی اور قدمبُوسی نہ کر سکا اور جب غور سے دیکھا تو آپ کے چہرہ کے نُور سے سارا جنگل چمک رہا تھا۔ " نُزہۃُ النّاظرین "

اگر ہو جذبۂ کامل تو اکثر ہم نے دیکھا ہے ‏ ‏ وُہ خود تشریف لاتے ہیں تڑپایا نہیں کرتے
مُحمّد مُصطفٰے کے باغ کے سب پھول ایسے ہیں ‏ ‏ جو بن پانی بھی تر رہتے ہیں مُرجھایا نہیں کرتے
"[illegible]"

۲۔ حُکمی معنیٰ:۔ عِندَکَ ؏۲ جَآءُوا فِی المَدِینَۃِ نہیں فرمایا اگر یہ فرمایا جاتا
قلبی روحی ذہنی

؏۱ ایسے ہزارہا واقعات ہادی سُبُل فخرِ رسل مولائے کل علیہ اَلف صلوٰۃ و اَلف سلام اور حضرت خضر علیہ السّلام سے منسوب ہیں۔

؏۲ روضۂ مُطہّرہ کے قریب ہو یا کہیں دُور ہو۔ یہ قُرب اور بُعد درُود شریف پڑھنے والے کے لیئے "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

تو اہلِ مدینہ منوّرہ یا صاحبِ ثروت لوگ ہی اتنا دُور دراز کا سفر کر کے وہاں مدینہ منوّرہ بارگاہِ رسالت میں پہنچتے اور یہ شانِ کریمی سے بعید ہے کہ فقرآءِ اور مساکین جن سے حضور "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کو پیار ہے محرُوم رہتے۔ جَآءُوكَ فرما کر بتا دیا کہ جب بھی تم بارگاہِ محبُوبی میں حاضر ہونا چاہو تو اَدَبًا، دو زانو بیٹھ کر میرے محبُوب "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی بارگاہِ رحمت کے نظارۂ جمال باکمال کا تصوّر کر لیں تو تم جہاں کہیں بھی ہوں گے میرے محبُوب "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی حضوری میں ہو گے۔

☆ نورِ احمدی اور جلوۂ محمّدی "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کائنات کے ذرّہ ذرّہ پر پرتَو افروز ہے اگرچہ آپ کا وجُودِ سیّدُ الوجُود "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" مدینہ منوّرہ میں جلوہ افروز ہے اور یہی وہ خاکِ پاک ہے جس کے عنصرِ شریف سے بدنِ لطیف بنا اور یہی وہ سرزمین مُبارک ہے جہاں ربِّ کریم اپنے محبُوب کے غلاموں کو بُلا رہا ہے۔ تم بھی قریب ہو جاؤ۔ حاضرِ بارگاہِ بیکس پناہ ہو جاؤ۔ اِس درِ پاک اور آستانۂ اقدس میں آجاؤ جو ربُّ العٰلمین کی ہی بارگاہ ہے۔ جہاں کہیں بھی ہو اُن کی طرف مُتوجّہ ہو جاؤ کہ قلبِ مومن اُن کی جلوہ گاہِ ناز ہے۔ مومن تو اپنے ہیں۔ یہاں تو غیر، اپنے اور بیگانے بھی یگانے بنتے ہیں ؎

؎ درُودِ شریف رابطۂ قلبی، تعلّق باطنی سے قربُ وبُعد زمانی ومکانی کے فاصلے مٹا دیتا ہے۔ العظم

بقیہ حاشیہ

نہیں حضور "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی ذاتِ مُقدّسہ تو بمطابق آیتِ کریمہ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (سورۃ الاحزاب ۶) ہر مومن کو اُس کی اپنی جان سے بھی زیادہ قریب ہے" نیز یہ نزدیک و دُور، اکناف و اطراف، زمان و مکان کی قیدیں عالمِ خَلق کے لیئے ہیں نہ کہ عالمِ اَمر کے لیئے۔ چونکہ رُوحِ اقدس "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" رُوحُ الاَرواح ہے قُرب وبُعد کی قید سے کیوں کر مُقید ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ثابت ہُوا کہ دُرود شریف بُلند آواز سے ہو یا آہستہ، قلب سے ہو یا زبان سے اَقطارِ زمین میں ہو یا اَقصائے مَلکوت میں، غار میں ہو یا پہاڑ میں۔ افریقہ کے جنگلوں میں ہو یا امریکہ کے شہروں میں، مُلک ایشیا میں ہو یا یورپ میں۔ علاقہ چین میں ہو یا جاپان میں، فرش پر ہو یا عرش پر، فضا پر ہو یا تحت الثّریٰ میں حضور سیّدِ عالم "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" مومن کے دُرود شریف کو بنفسِ نفیس سُنتے ہیں اور شانِ رحمت سے جواب بھی مرحمت فرماتے ہیں اور جواب کا سُنانا یا نہ سُننا انسان کے اپنے احوال پر منحصر ہے۔ یہ سب مقامات حُکمی معنیٰ میں داخل ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ ؂

۱۰

بخدا خدا کا یہی ہے دَر اور نہیں کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں
کرُوں مدح اہلِ دُوَل رضاؔ پڑے اس بَلا میں میری بَلا
مَیں گدا ہُوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں "اعلیٰحضرت بریلوی"

○ خُدائے مالِکُ المُلک نے محبُوب کو سب کچھ عطا فرما کر اپنی ساری خُدائی کو اِس دَر پہ لاڈالا اور اُدھر اپنے محبُوب کریم" صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم "سے فرمایا وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ؕ عل۱ محبُوب!" صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم "سائل کو جھڑکنا نہیں ناراض نہ ہونا خواہ وُہ کیسے ہی گُناہ گار کیوں نہ ہوں اور اگر آپ نے جھڑک دیا تو محبُوب! پھر یہ بیچارے کہاں جائیں گے۔ اِس دَر کے علاوہ کونسا دَر ہے جہاں جائیں محبُوب تیری بارگاہِ کریمی میں ہر حاضر ہونے والا تیری طرف سے مغفرت سے دامنِ مُراد بھر کر جائے۔ کہ درِ محبُوب درِ معبُود ہے ؎

بکہف رحمتم پرورز قطمیرم منہ کمتر،
سگِ درگاہِ سُلطانم اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیک وسلم
رضائیت سائلِ بے پر توئی سُلطانِ لَاتَنْہَرْ
شہا بہرِ ازیں خوانم اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیک وسلم

○ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر ربِّ غفور سے اپنے گُناہوں کی بخشش میرے محبُوب کے رُوبرُو مانگو تو اُس پر میرے محبُوب بھی اپنے لبِ اعجاز ہلا دیں۔ تمہاری درخواستِ اِستغفار پر آمینِ مُصطفےٰ کی مُہر لگ جائے تو میری شانِ تَوَّابًا تمہارے توبۃُ النّصُوح کے بعد ہر قسم کے گُناہ مُعاف فرما کر پاک صاف کر دے گی تو پھر دوسری وصف رَحِيمًا کا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ عل۲ سے ظہور ہو گا۔ شَر، خَیر۔ غَم، خُوشی اَلَم، مُسرّت اور نار، نُور بن جائیگی اور تمہارے گُناہوں کو نیکیوں ؎ سے بدل دے گی یا یہ
؎ دُنیا دمافیہا اور اُخروی سعادتیں درُود شریف سے توفیقِ الٰہی کے ظہُورات اور قُدرتِ الٰہی کے عطیّے ہیں۔ العبد

عل۱ پ۳۰ سورۃُ الضُّحٰی آیتِ کریمہ ۱۰ اور "سائل" جو مانگنے آئے اُس کو مت جھڑکئے
عل۲ پ۱۹ سورۃُ الفُرقان آیتِ کریمہ ۷۰ تو یہ وُہ لوگ ہیں بدل دے گا اللہ تعالیٰ اُنکی برائیوں کو نیکیوں سے۔

معنیٰ آئندہ نیکی کی ہی توفیق ملے گی یا تم سے بدی کا فیوز ہی کھینچ دیا جائے اور اگر تم شقی تھے تو سعید بن جاؤ گے اگر جہنمی تھے تو جنّت کی بشارت لے کر جاؤ گے۔

○ اس آیتِ کریمہ میں پانچ چیزوں کا ذکر ہے۔ اقرارِ گناہ[۱]۔ حاضری بارگاہِ[۲] رسالت مآب " صلی اللہ علیہ وسلم "، استغفارِ[۳] معاصی، طلبِ شفاعت[۴] یا استغاثہ، بشارتِ[۵] مغفرت اور شانِ غفورٌ رّحیمی کا مژدہ " الحمد للہ ثم الحمد للہ اُمّتِ مسلمہ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیّبہ اور بعد مماتِ طیّبہ میں بھی یہی وطیرہ ہے اور جو مانگا ملا۔ جو چاہا، پایا۔

☆ سیّدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ و رسولہٗ عنہٗ فرماتے ہیں۔ " صحیح البخاری "

○ مَیں سحری کو وضو کرایا کرتا۔ ایک روز حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " نے خوش ہو کر فرمایا سَلْ[۱] مَا شِئْتَ جو چاہے مانگ؟ عرض کیا یا رسُولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم وَاَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِی الْجَنَّۃِ ط میں آپ سے جنّت میں آپ کی سنگت مانگتا ہوں۔ فرمایا اَوْ غَیْرَ ذٰلِكَ ط کچھ اور بھی مانگ لو۔ عرض کیا بس آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے فرمایا یہ رفاقت فِی الجنّت تو تجھے عطا کر دی اگر کچھ اور بھی چاہتے ہو تو مانگ لو۔ تو بصد آداب عرض کیا عَلَیْكَ اَلْفُ صَلٰوۃٍ وَّ اَلْفُ اَلْفِ سَلَامٍ یا رسُولَ اللہِ! بس مجھے یہی کافی ہے تو معطیِ جنّت " صلی اللہ علیہ وسلم " نے فرمایا فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِكَ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ ط کثرتِ سجود کیا کرو۔ ~

تجھ کو تجھی سے مانگ لی ساری کائنات — مجھ سا کوئی گدا نہیں تجھ سا کوئی سخی نہیں
تیرے کرم سے بے نیاز کونسی شئی ملی نہیں — جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

۱؎ سَلْ مطلق فرمایا۔ مقصود، مدّعا متعین یا مقیّد نہیں فرمایا تو ثابت ہُوا کہ یُعْطِیْ مَنْ یَّشَآءُ مَا یَشَآءُ کی شان والے رسُولِ کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " بعطاءِ الٰہی مختارِ کُل ہیں۔ جس کو جو چاہیں باذنہٖ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔ نیز سائل کو نہ ملنے کی دو صُورتیں ہیں۔ ۱۔ جس سے مانگا وہ سرے سے انکار کر دے تو یہ لا ہُوا۔ ۲۔ شرط پر ٹال دے اگر ہمارے پاس ہُوا تو دیں گے یا اگر تم نے یہ کام کیا تو دیں گے۔ بارگاہِ محبُوب میں یہ دونوں صُورتیں نہیں لہٰذا ہم غلاموں کو اُمّید واثق ہے۔ ہم جو مانگیں گے لیں گے، جو چاہیں گے پائیں گے اِنشاء اللہ الرحمٰن اِس در سے رب ملتا ہے۔ سلعہِ عالیہ جنّت تو ادنیٰ چیز ہے ۔۱۲ منہٗ سلّمہٗ ربّہٗ ط

☆ کہ معلوم مے شود کہ کار ہمہ بدست ہمّت و کرامت اُوست صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہر چہ خواہد و ہر کرا خواہد باذنِ پروردگار بدہد۔ جَزَاہُ اللہُ عَنَّا خَیْرَ الْجَزَآءِ عَنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ط " اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ المصابیح ط

احادیثِ مبارکہ :۔ رواہُ الحاکم فی مُستدرکہ علی الصحیحین ط

☆ مروی ہے کہ سیدۃُ النساءِ العٰلمین رضی اللہ تعالیٰ و رسولہٗ عنہا قبرِ اطہر پر حاضر ہوتیں تو تعویذ مبارک کو ہاتھ سے مس کر کے مٹی کو چہرے پر ملتیں اور درود شریف پڑھ کر اشتیاقِ ادب سے تُربت شریف سے لپٹ کر بوسہ دیتیں اور چوم کر یہ اشعار عرض کرتیں ؎

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَۃَ اَحْمَدَ ۔۔۔ اَنْ لَّا یَشُمَّ مُدَّ الزَّمَانِ غَوَالِیَا

خاکِ پاک تربتش فائق تر از مشک و گلاب

مژدہ آنکس را کہ بوید یا ببوسد آں تراب

☆ ایک مرتبہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بارگاہِ مصطفوی " روضۂ اطہر" میں حاضر تھے اور قبرِ انور پر سر رکھ کر اور سر منہ لپیٹے مراقب تھے کہ گورنر مروان آیا اور آپ کی گردن کو جھنجھوڑ کر کہنے لگا۔ تو یہاں کیا کر رہا ہے؟ " اَسْتَغْفِرُ اللہَ الْعَظِیْم ط" آپ نے نگاہ اٹھا کر حقارت سے گورنر کو دیکھا اور فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ میں کیا کر رہا ہوں اے مروان! فَقَالَ جِئْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللہِ وَلَمْ اٰتِ اِلَی الْحَجَرِ ط تجھے معلوم ہونا چاہیئے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری میں آیا ہوں۔ پتھر کے پاس نہیں۔ مروان یہ سن کر جل بھن کر چلا گیا۔ "سُنَنُ الہُدیٰ فی متابعۃِ المصطفیٰ جامع ازہر مصر"

☆ الشیخ ابو عمر محمد بن عبید اللہ العتبی علیہ الرحمۃ :۔ میں حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے روضۂ اطہر پر حاضر تھا کہ ایک اعرابی آیا۔ قبرِ انور کی خاک اپنے سر پر ڈالی اس طرح اپنے گناہوں سے اظہارِ ندامت کیا اور صلوٰۃ و سلام کے بعد عرض کرنے لگا یا رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " جو آپ نے فرمایا ہم نے اُسے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اور آیتِ کریمہ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا (سورۃ النساء ۶۴) "اِلٰی اٰخِرِہٖ" پڑھی کہ میں آپ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور آپ سے شفاعت چاہنے کے لیئے حاضر ہو گیا ہوں۔ آپ اپنے ربّ جلّ شانہٗ سے میرے گناہوں کی معافی کرا دو اور

؎ مشہور اولیاءِ متقدمین، امام شافعی کے اساتذۂ کرام سے ہیں۔ "مؤلف"

ؑ کتنی تعجب انگیز بات ہے کہ جس نے بھی آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی تربتِ پاک کو سونگھا تو اب وہ آئندہ، زندگی بھر دوسری خوشبوؤں کو نہ سونگھے گا

پھر گریہ کناں نہایت عجز و انکساری سے فی البدیہہ یہ شعر پڑھے ؎ [1]

یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِی التُّرَابِ اَعْظُمُہٗ ——— فَطَابَ بِطِیْبِھِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمُ

نَفْسِی الْفِدَآءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ ——— وَفِیْہِ الْعِفَافُ وَفِیْہِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ

اَنْتَ الشَّفِیْعُ الَّذِیْ نَرْجُوا شَفَاعَتَہٗ ——— عَلَی الصِّرَاطِ مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ

وَصَاحِبَاکَ وَلَا اَنْسَاھُمَا اَبَدًا

مِنِّی السَّلَامُ عَلَیْکُمَا مَا جَرَی الْقَلَمُ ——— "ابو الطیب المقدسی علیہ الرحمۃ"

ھَتَفَ ھَاتِفٌ اِنَّا غَفَرْنَا لَکَ لِھٰذَا الْاَبْیَاتِ تو ہاتفِ غیبی سے آواز آئی جا ہم نے تیری بخشش کر دی "بقولِ مشائخ اللہ عتبی الشافعی" جب وُہ اعرابی چلا گیا اور مجھے وُہیں پر اُونگھ آ گئی تو میں نے حضور سید الشافعین "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی خواب میں زیارت کی تو آپ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" نے فرمایا اے عتبی! اعرابی کے پاس جاؤ اور اُسے خوشخبری دو کہ اللہ کریم نے تیری مغفرت فرما دی۔ "ذکرہٗ ابنِ عساکر ابو القاسم علی الدمشقی فی تاریخہٖ"

○ اِس آیتِ کریمہ سے اکابر علماءِ اُمت، اعاظم مشائخ ملت، سلف تا خلف نَفَعَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی بِعُلُوْمِھِمْ نے یہ اَسرار و حِکَم اَخذ کئے ہیں ؎

☆۱ اوّلاً :- اللہ ربّ العزت کے حکم سے برائے حاجت برآری بارگاہِ رسالت میں جانا اور آپ سے توسّل، تشفّع، نداء، استغاثہ کرنا مشروع بطریقِ اَولیٰ ہے اور اُمتِ مسلمہ کا اِس پر عمل ہے۔

☆۲ ثانیاً :- شفاعت اور مغفرت حضور "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی بارگاہ سے ہی ملتی ہے۔

☆۳ ثالثاً :- یہ حکم حضوری اہلِ حرم، اہلِ عرب و عجم سب کے لئے ہے۔

؎ اِستعاذہ، اِستخوارہ، اِستعانت میں مبدأ فیّاض حقیقی اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذاتِ پاک کو جانے اور سمجھے۔

---

[1] اے بہترین اُن سب سے جن کی ہڈیاں ہموار زمین میں دفن کی گئیں ہیں آپ کی پاکیزگی سے پہاڑ اور ٹیلے پاکیزہ اور معطر ہو گئے
میری جان اُس قبر پر فدا ہو جس میں آپ آرام فرما ہیں اِس میں عفت ہے، جُود ہے کرم ہے۔
آپ وُہ شفیع ہیں جن سے شفاعت کی اُمید کی گئی پُل صراط پر جب قدم ڈگمگائیں گے۔
اور آپ کے دو ساتھی جن کو میں کبھی نہیں بھولا میری طرف سے اُن پر سلام ہو جب تک قلمیں چلتی رہیں۔

☆ رَابِعاً :- مدینہ مُنوّرہ نہ جانا بلکہ جانے والوں کو روکنا شقاوت کی واضح علامت ہے

☆ خَامِساً :- مقبولانِ بارگاہ کی قبور پر جانا جَآءُوكَ کے حکم میں داخل ہے۔

○ حدیثُ الحبیب عَلٰی مَصدرِہَا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ میں فرمایا اَفْشُوا السَّلَامَ ط (سلام پھیلاؤ) اور آپ" صلی اللہ علیہ وسلم "کَانَ یُبَادِرُہٗ بِالسَّلَامِ" سلام میں پہل فرماتے تھے۔ "تحفہ" سلام تحیت مُصافحہ مُعانقہ سب پر مُشتمل ہے۔ جملہ مومنین کے سلاموں اور استغاثوں کا جواب دیتے ہیں

بر محمدؐ رسانم صلوٰۃ و سلام آں شفیع اُمّتاں یومَ القیام "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ سیدنا خُبیب بن عدی بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر انصاری کو مقام تنعیم، مکّہ معظمہ ۴ھ میں کفار پھانسی دینے لگے (بوقت سحری) تو آپ نے نہایت ادب سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا۔ اُس وقت آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " سحری کا وضو فرما رہے تھے فرمایا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ تو اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کس کی پذیرائی ہو رہی ہے؟ فرمایا میرے خُبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کفار نے دار پر چڑھایا تو آپ نے مجھے سلام بھیجا یہ اُن کے سلام کا جواب ہے اور فرمایا اے خُبیب! رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبلہ کی طرف مُنہ کر لو تو آپ نے سن کر تعمیلِ ارشاد کرتے ہوئے قبلہ کی طرف اپنا رُخ پھیر لیا اور فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ کہتے ہوئے جانِ مشتاق، جان آفریں کے سپرد کر کے شہید ہو گئے

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

(مرزا مظہر جانِ جاناں شہید علیہ الرحمۃ)

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی خدمت میں حاضر تھے (وصال ۷۳ھ) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے سر مبارک اٹھا کر وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ فرمایا حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کس کو جواب سلام دیا ہے فرمایا حضرت جعفر طیّار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ اِدھر سے گزرے انھوں نے سلام عرض کیا۔ تو یہ میں نے اُن کے سلام کا جواب دیا ہے ؎

اَلسَّلَام اے قیمتی تر گوہر دریائے جُود — السَّلام اے تازہ تر گلبرگ صحرائے وجود
صد سلامت مے فرستم ہر دم اے فخرِ کرام — بوئے کہ آید یک عَلَیْکُم در صد سلام

(جامی قدس سرہٗ السامی)

☆ طبرانی نے معجم صغیر میں لکھا ہے ایک رات سحری کو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے وضو کرتے وقت تین۳ بار فرمایا لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ نُصِرْتَ نُصِرْتَ " حاضر ہوا حاضر ہوا پہنچا پہنچا تو سیدہ اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کس کی پذیرائی ہو رہی ہے۔ فرمایا مکّہ معظمہ میں راجز بنی کعب پر مشرکین نے حملہ کر دیا ہے وہ مجھے مدد کے لئے پکار رہے ہیں تو میں نے اُن کا جواب دیا ہے۔ یہ خبر عن الغیب فتح مکّہ معظمہ پر منتج ہوئی۔

○ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ یہ آیتِ کریمہ کا تیسرا، چوتھا جزو ہے

☆ پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول بھی اُن کی شفاعت کریں یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعائے بخشش پر ہی اللہ تعالیٰ کی صفت "توّاباً رحیماً" کا بدرجہ کمال ظہور ہوگا

استغفار :۔ قرآنِ پاک پ۲۶ سورۃ الفتح آیتِ کریمہ ۱ - ۲

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ [عله]

بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں اور پچھلوں کے

شانِ نزول :۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے یکم ذی قعدہ سنہ ۶ ہجری المقدسہ ذوالحلیفہ سے احرامِ عمرہ باندھا اور بعض صحابہ کے ساتھ جحفہ سے جب عسفان پہنچے تو خبر آئی کہ کفار آمادۂ جنگ ہیں تو یہاں صلح نامہ لکھا گیا۔ مقامِ حدیبیہ سے واپسی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم

عله اس آیتِ کریمہ کے ترجمہ میں فی زمانہ کے خوارج اور معتزلہ نے بہت بڑی خیانت اور بددیانتی کی ہے کہ لَكَ میں لِ کا ترجمہ ہی نہیں کیا جس سے عقیدۂ عصمتِ انبیاء کو مجروح کر دیا گیا۔ یہ بہت بڑی جسارت اور بے باکی ہے کہ اُنھوں نے گناہوں کی نسبت "معاذ اللہ" نبیِ معصوم و مامون "صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف کر دی اور جب اُن کی اس تحریفِ معنوی کی نشان دہی کرائی گئی تو وہ کور باطن تاویلات اور کج بحثی میں اُلجھ کر رہ گئے۔ یہ محرومُ القسمت قیل و قال، حیل و حجّت اور بحث و مباحثہ میں اپنا ایمان کھو بیٹھے۔ کاش وہ سمجھتے۔ فقیہہ امام ابواللیث سمرقندی علیہ الرحمت اکابر علماء حنفیہ فرماتے ہیں۔ لَكَ میں لِ سببیہ اور تعلیلیہ ہے لَكَ اَیْ لِاَجْلِكَ یعنی محبوب تیرے سبب سے تیرے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے۔

☆ غفر کا معنی ڈھانپنا، ذنب کا معنی الزامات تو معنی ہوا کہ قبل الہجرت وہ الزامات کفار و مشرکین "شاعر، ساحر" اور بعد الہجرت کے اتہامات یہود و منافقین "مجنون" وغیرہ وہ سب مٹا دیئے گئے۔ یہ ہے فَتْحًا مُّبِيْنًا کا ثمرہ۔ یہ توجیہہ اور مفہوم نہایت ہی اَنفس و اَصوب ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهٗ الْاَعْلٰی بِالصَّوَابِ ط ۱۲ مِنْهُ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ ط۔ ۶

پر یہ آیاتِ کریمہ نازل ہوئیں تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو بہت خوشی ہوئی اور صحابہ کرام علیہم الرضوان نے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو مبارکیں دیں۔ "صحیح البخاری و مسلم شریف"

○ فَتَحْنَا :- صلح حدیبیہ جو تمام فتوحاتِ عظیمہ کا پیش خیمہ اور سرچشمہ بنی۔ فتح مکہ معظمہ اعظم فتوحات کے علاوہ اس میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی اُمت کی مغفرت کی بشارت ہے وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ع۱ خزانۂ غیب کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔ اُن کو سوائے آپ کے رب تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ اب یہ سؤال پیدا ہوتا ہے اُن کنجیوں سے کسی کے لیئے غیوب کے دَر کھولے بھی ہیں؟ تو یہاں فرمایا فَتَحْنَا۔ پیارے محبوب! ہم نے کھول دیئے آپ کے لیئے ہر قسم کے غیب کے خزانوں کے دروازے، کس چیز کے؟ فرمایا علم کے، حکمتوں کے، فتوحات کے، ہدائیتوں کے، فضل و کرم کے، جو اوروں کے لیئے بند تھے۔ پیارے محبوب وہ آپ کے لیئے وا کر دیئے۔ دروازۂ شفاعتِ کبریٰ، دروازۂ مغفرت، دروازۂ حوضِ کوثر، دروازۂ جنّت اور دروازۂ دیدارِ الٰہی اور دیگر ہر قسم کے رحمتِ الٰہی کے دروازوں کی کنجیاں آپ کو عطا کر دیں۔ "خزانۂ توحید ذات وصفاتِ الٰہیّہ کی کنجی آپ ع۲ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذاتِ پاک ہے"

☆ چودہ سو[۱۴۰۰] صحابہ کرام نے مقامِ حدیبیہ میں تَحْتَ الشَّجَرَةِ (درخت کے نیچے)، آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے ہاتھ مبارک پر سب کچھ تن من دھن نثار کر دینے کی دیوانہ وار بیعت ع۳ کی جو بیعتِ رضوان سے موسوم ہوئی اور اس والہانہ بیعت پر ربِّ کریم نے يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ (سورۃ الفتح ۱۰) کا مژدہ سُنایا اور محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کے ہاتھ کو "اپنا ہاتھ" کا شرف بخشا اور محبوبِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فعل کو اپنا فعل فرمایا۔ جو آیتِ کریمہ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ع۴ سے ظاہر ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ ۔

9

ع۱ پ۷ سورۃ الانعام آیتِ کریمہ ۵۹ اور اُسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی۔ اُنھیں وُہی جانتا ہے۔

ع۲ مفتاح، مفتاح الجنۃ، مفتاح الرحمۃ، کنز اللہ، حضور مطلع کن فکان، مقطع مرسلان "صلی اللہ علیہ وسلم" کے اسمائے مبارکہ سے ہیں۔

ع۳ بیعتِ رضوان میں حضرت خضر علیہ السلام بھی شریک تھے بحوالہ تفسیر روح البیان وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَنَبِيُّهٗ ۔

ع۴ پ۹ سورۃ الانفال آیتِ کریمہ ۱۷ اے محبوب وُہ خاک جو تم نے پھینکی۔ تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

☆ امام محی السنۃ بغوی نے اپنی تفسیر معالم التنزیل میں بروایت حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا۔ اصحاب الشجرۃ، بیعت الرضوان والے تمام صحابہ اعلام قطعی جنتی ہیں ان جملہ صحابہ کرام سے ایک بھی جہنم میں نہ جائیگا۔ "مکتوبات قدسی آیات دفتر دوم"

قرآن پاک : پ۲۶ سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آیت کریمہ ۱۹

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ	اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مومنوں کے لئے گناہوں کی معافی مانگیں

○ یہاں استغفار اور ذنب کی نسبت کَ کی طرف کی گئی ہے۔ اس سے مراد، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے خاص الخاص افراد مراد ہیں نہ کہ معاذ اللہ اپنی ذات پاک، معصوم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان واجب الاذعان، اَسْتَغْفِرُ اللہَ کُلَّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ[1] سَبْعِیْنَ مَرَّۃً میں صدہا حکمتیں مضمر ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قوائے جسمانی و روحانی اور اُس کی کیفیات نورانی اور عملیات کو کون سمجھ سکتا ہے۔ خدا تجھے ہدائت دے یہاں استغفار معصیت پر نہیں کیونکہ نبی معصوم ہے۔ یہ الفاظ مجازًا فرمائے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر آن، نئی شان وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی[2] سے ظاہر و باہر ہے کہ ہر آنے والی گھڑی آپ کے حق میں پہلی گھڑی سے زیادہ بہتر اور قرب والی ہے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگلے مرتبۂ اعلیٰ پر فائز ہوتے تو پچھلے مرتبہ سے استغفار فرماتے تاکہ حسن سے احسن اور صواب سے اصوب کی طرف عروج ہو کہ رجوع میں عروج ہے۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر شرف ہم کلامی اور بے ہوشی کے بعد ہوش آنے پر

~ درود پاک کی برکت سے اُمت مسلمہ کے درجات ہر آن بلند سے بلند تر ہوتے رہیں گے

بقیہ حاشیہ

پھینکی، امام ربانی سرکار مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی مکتوبات قدسی آیات میں فرماتے ہیں۔ "اُس کا ہاتھ میرا ہاتھ ہے" اس سے مقصود حقیقت نہیں حاشا و کلا کہ بندہ کا فعل عین مالک و مقتدر کا فعل ہو یا اُس کی ذات کا عین ہو یہ ناممکن ہے یہ مقام ذات و صفات کے مظہریت پر دال ہے۔

عہ[1] فرمایا میں دن اور رات میں روزانہ ستر مرتبہ استغفار کرتا ہوں

عہ[2] پ۳۰ سورۃ الضحیٰ آیت کریمہ یقینًا ہر آنے والی گھڑی آپ کے لئے پہلی سے "بدرجہا" بہتر ہے۔

کہا " تُبۡتُ اِلَیۡکَ" لیکن جب آپ سے اِس توبہ کی حقیقت پُوچھی گئی تو فرمایا (سورۃ الاعراف ۱۴۳)
رَبِّ اَرِنِیۡ مطالبۂ دیدار ہے اور طلب کرنا صاحبِ اختیار ہونے کی علامت ہے۔
حالانکہ مُحب صاحبِ اختیار نہیں ہوتا۔ یعنی مَیں دعویٰ محبّت پر صاحبِ اختیار بننے
سے توبہ کرتا ہُوں گویا آپ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی نظر میں رَبِّ اَرِنِیۡ کا مطالبہ ،
دعویٰ محبت کے مُنافی تھا۔ یہ سوالِ دیدار معاذ اللہ گناہ نہیں جس سے توبہ کی یہ مقامِ
محبّت ہے لیکن جو ربِّ کریم کا مُحِب بھی ہو اور محبوب بھی آپ کے اِستغفار کا مقام
کون جانے اور سمجھے ؟ یاد رہے۔ معاصی ، ظلمت ہے اور نبوّت نور۔ اہلِ نبوّت
"نبی" سے معاصی کا صدور اجتماعِ ضدّین ہے جو کہ مُحال اور مُمتنع ہے۔ فَتَدَبَّرۡ"

حدیثِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ط

○ نبیِّ رحمت ﷺ نے فرمایا ربِّ کریم نے میری اُمّت کو دو امن عطا فرمائے

☆۱ ذاتِ پاکِ مُصطفیٰ ﷺ ، وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ ط عـ۱

☆۲ اِستغفار وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○ سے ظاہر و باہر ہے۔ عـ۳

○ اِن ہر دو امن کا ظہور بارگاہِ رسالت مآب ﷺ کی حاضری میں مُضمر ہے
نبیِّ رحمت ﷺ نے اپنی اُمّت پر از رُوئے شفقت قبرِ مبارک میں قیام کو ملاءِ اعلیٰ
کے قیام پر ترجیح دی اور فرمایا میرے سوا ہر نبی اپنی اپنی قبر میں صرف تین روز رہا
پھر وُہ اعلیٰ علیّین میں اُٹھا لیا گیا۔ مَیں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی قیامت تک اپنی اُمّت
میں رہُوں تاکہ ہمیشہ میرے اُمّتی فیضِ صحبت اور حاضری سے فیضیاب ہوتے رہیں اور

عـ۱ جب کہا تب ایک پتھر پر نگاہ پڑی جس پر لکھا تھا لَا تَاْكُلْ مَالَ الْيَتِيْمِ ط یہ دیدار دُرِّ یتیم محبوب ﷺ کا حق ہے۔

عـ۲ پ۹ سورۃ الانفال آیتِ کریمہ ۳۳ اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اُنھیں عذاب دے جب تک اے محبوب تم اُن میں تشریف فرما ہو۔

عـ۳ پ۲۶ سورۃ الذّٰریٰت آیتِ کریمہ ۱۸ سحری کو استغفار کرتے ہیں۔ یہ اُسکے خاص بندوں کی شان ہے کہ وُہ بوقت سحری استغفار کرتے ہیں اور یہ استغفار اُن کے احوال اور مقامات کے لحاظ سے ہے اور سحری میں ایک تو خلوت مُیسّر ہے اور دوسری اجابت ہے اور استغفار سے رحمت نصیب ہوتی ہے اور درُود شریف سے قبولیت ملتی ہے۔

ہ مظہرِ صفات نے دیدارِ ذات کے سوال پر کہا۔

اُن کے قلوب تسلّی پکڑیں اور میرے پاس حاضر ہو کر صحبتِ فیض سے بشارتیں پائیں۔ یہ حقیقت ہے کہ جس قوم کا نبی قوم میں موجود نہ ہو تو اُس پہ عذاب آیا۔ فرمایا وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ (سورۃ الحجرات) یقین کر لو اے ایمان والو! اللہ تعالےٰ کا رسول تم میں موجود ہے۔

○ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ یہ آیتِ کریمہ کا پانچواں جزو ہے۔ " توبہ سے پہلے ربِّ کریم رجوع برحمت[1] فرماتا ہے تاکہ بندہ توبہ کرے اور توبہ رجوع اِلیٰ اللہ کا نام ہے جو پیغام ہے قبولیّت کا اور یہی توفیقِ ربّانی ہے جو توبہ کی قبولیّت کی مُبشّر ہے اور وُہ جَآءُوْكَ کی دعوت دیتی ہے۔ مقبولانِ بارگاہ اور محبُوبانِ درگاہ کی حاضریاں بھی اِسی زُمرہ میں داخل ہیں کہ یہ اِسی دَر کے ذرّات ہیں۔

☆ سیّدنا امام عالی مقام حَسَن (شہادت ۵۰ھ) حَسَنُ وَجْہِہِ الْکَرِیْم بفیضِ حُسنِ صورت شبیہِ رسُول " صلی اللہ علیہ وسلم " سے مَروی ہے آپ امیرالمومنین سیّدنا مُعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۶۰ھ) کے پاس دارُالسّلطنت شام میں ملنے گئے تو ایک شخص حاضرِ خدمت ہو کر عرض گذار ہُوا کہ اے سیّدنا امام عالی وقار! کثرتِ گناہ سے زندگی وبالِ جان ہے اور غربت کا یہ عالم کہ زُبان بیان سے قاصر ہے گھر جہنّم کا نقشہ ہے بدحالی و بدمآلی چہرہ سے واضح عیاں اور لاولد بھی ہُوں۔ آپ میرے لیئے دُعا فرمائیں۔ آپ نے اُس کو بکثرت اِستغفار کا حکم فرمایا۔ کچھ عرصہ بعد وُہ شخص حاضر بارگاہِ امامت ہُوا۔ تو خوشحالی اُس کے لباس سے مُسرّت اُس کے چہرے سے نمایاں تھی اور وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ[2] (لباسِ تقویٰ میں ملبوس) سے آراستہ پیراستہ تھا۔ آپ نے نگاہِ کرم سے دیکھا تو وُہ نہایت مؤدبانہ طریقہ سے عرض گذار ہُوا کہ اے مَسندِ امامت کو زینت بخشنے والے! آپنے یہ وظیفہ کہاں سے ارشاد فرمایا تو آپ نے یہ آیتِ کریمہ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ○ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ○ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ○[3] تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا درود

ع۱ قرآنِ مجید فرقانِ حمید کے حکم کے مطابق اللہ تعالیٰ اُن پر مائل بکرم ہُوا تاکہ وُہ رجوع کریں"۔ رجوع میں عروج ہے۔

ع۲ پ۸ سورۃُ الاَعراف آیتِ کریمہ ۲۶ پرہیزگاری کا لباس وُہ سب سے بھلا۔

ع۳ پ۲۹ سورۃُ النّوح آیتِ کریمہ ۱۰تا۱۲ پس مَیں نے کہا مُعافی مانگ لو اپنے رب سے بے شک وُہ بخشنے والا

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

شریف کو ہر اَوراد، وظائف سے اَوَّلیّت حاصل ہے قبولیّت کے لئے درُود شریف اور استغفار شرط ہے اور مَغفرت ایسی نعمت ہے جو جاءُ وكَ پر عمل پیرا ہو کر دربارِ مُربّیِ مِلّت، مُعطیِ اُمّت " صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " سے ہی ملتی ہے اور کہیں سے نہیں۔

☆ صَفوُحٌ عَنِ الزَّلَّاتِ :۔ عُلماءِ عظام و آئمہ اَعلامِ اہلِ سُنّت وجماعت قُدّسَتْ اَسْرَارُهُمُ الْقُدْسِيَّة سَلَف تا خَلَف کا یہ مُتّفقہٌ علیہ عقیدہ ہے کہ انبیاء و رُسُل عَلَيْهِمُ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَشْرَفُ السَّلَامِ اپنی ذات وصفات اور اَفعال میں بہر حال اور بہر جہت معصوم اور اپنے اَفعال میں مُؤيَّد مِنَ اللّٰه ہوتے ہیں۔ اَولیاءِ کرام محفوظ اور اُمّت مغفور ہے۔

قُرآنِ پاک :۔ پ سورۃ البقرۃ آیتِ کریمہ ۳۵

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ | اِس پیڑ، درخت " کے قریب نہ جانا

☆ [۱] یہ نہی تنزیہہ تھی ہر وُہ لغزش جس کا انجام کار توبہ ہو وُہ زَلّۃ تنزیہہ ہے۔

☆ [۲] درحقیقت یہ خطا اجتہادی ہے یا " لفظاً و صورۃً خطا اس پر مَعاصی کا اطلاق صحیح نہیں " اَلْمُجْتَهِدُ مَاجُوْرٌ وَّلَا مَاْزُوْرٌ مجتہد اس پر بھی اکہرا ثواب پاتا ہے۔

☆ [۳] حکمتوں کا ظہور فرمانا مُقدّر تھا ورنہ آپ کی تخلیق سے ہزارہا سال پہلے یہ تقدیر لکھی جا چکی تھی جو قضاءِ مُبرم تھی۔ دیکھو حدیث تَحَاجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ط مناظرہ زُوح

☆ [۴] گندم کا دانہ کھانے سے گُلستانِ قدرت میں طرح طرح کے یہ خوشنما پھول، " اُولُوالعزم انبیاء و رُسُل " عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کھلے۔ خصوصاً رفیعُ الدَّرجات، فضیلت مآب مُحَمَّد مُصطفٰے عَلَيْهِ اَفْضَلُ التَّحِيَّةِ وَاَطْيَبُ الثَّنَاءِ جیسا مُعطّر مُعنبر باغِ قدرت میں پھول کھلا اور آپ کی اُمّتِ مُعظّمہ میں طرح طرح کے رنگین پھول مومن، اَولیاء، اَصفیاء، مجدّد، ابدال و اغواث ظہور پذیر ہوئے اور کَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ سے جو شجرہ طیّبہ حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَامُ سے بویا گیا تھا وُہ پھل اور پھولوں تک پہنچا جس سے چار دانگ عالم میں بہار آگئی ٥

٥ خطاءِ مجتہد دو قسم ہے ۱۔ خطاءِ اجتہادی ۲۔ خطاءِ عنادی ط

بقیہ حاشیہ

ہے۔ وُہ برسائے گا آسمان سے تم پر مُوسلا دھار بارش اور مدد فرمائے گا تمہاری اَموال اور فرزندوں سے بنائے گا تمہارے لئے باغات اور نہریں۔ ؎ بروایت حضرت اَبُوہریرہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ " صحیحین بخاری و مُسلم "

ہے اُنھی کے دَم قدم سے باغِ عالَم میں بہار — وُہ نہ تھے عالَم نہ تھا گر وُہ نہ ہوں عالَم نہیں

☆ قولِ شیخِ اکبر محیؔ الدین ابنِ عربی قُدِّسَ سِرُّہٗ الاطہر :- فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْا عَنِ الْحِکْمَۃِ گندم کا دانہ کھانے میں اِن مخفی حکمتوں کا ظہور ہُوا کہ گلستانِ قدرت میں ایسے ایسے پھول کھلے کہ کائناتِ عالَم میں بہار آگئی۔ اگر مَیں وہاں ہوتا تو وُہ شجر جڑوں سمیت کھا جاتا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ

☆ آپ کی تخلیق ہی خلافتِ ارضی کے لیئے کی گئی تھی۔ یہ اِس میں بھیجنے کا ایک سبب بنا۔ اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ نے آسمانوں سے کُتُب سماوِیّہ الہامیّہ اور صحیفے نازل فرمائے یہ قانونِ قدرت تھا جو کہ اِس فعل سے ظاہر ہونا مقدّر تھا۔

○ جب یہ فعل سرزد ہُوا تو آپ تین سَو سال روتے رہے۔ اگرچہ حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کَثِیْرُ البُکَاءِ ہیں لیکن رُوئے زمین پر آپ کے آنسو سب سے بڑھ کر ہیں۔ گریہ وزاری سے ربِّ کریم نے مغفرت کا مُژدہ سُنایا اور پھر دوبارہ شان سے جنّت کے داخلہ کا وعدہ فرمایا تو صاحبِ ایمان کا دل باغ باغ اور ذُرّیتِ شیطان کا سینہ داغ داغ ہوگیا۔

قولِ فیصل :- ہم خطاکاروں کو کیا حق ہے کہ انبیاء کے افعال کو اپنے پر قیاس کریں اور اُن پر خطاؤں کا الزام دیں۔ اُن کے مقاماتِ [۱] رفیعہ کے پیشِ نظر یہ انتہائی نازک مقام ہے۔ ہماری خطاؤں پر عتاب، عقاب، عذاب کی وعیدات ہیں اور اِن نفوسِ قُدسیہ کی خطا اُمّت کے لیئے از رُوئے رحمت عطا ہوتی ہے۔

☆ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے فعل سے جو فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَہٗ عَزْمًا [۲] کے

---

[۱] عارف باللہ حضرت یعقوب بن عثمان چرخی نقشبندی خلیفہ مجاز خواجہ علاؤالدین عطار بخاری قُدِّسَ سِرُّہُ الغفاری عفّت وعصمتِ انبیاء کے موضوع پر دورانِ وعظ حضرت یعقوب چرخی نقشبندی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ پر کسی شقی القلب نے اعتراض کیا کہ قرآنِ پاک میں صاف لکھا ہے کہ آدم نے خطا کی "عَلَیْہِ السَّلَام"، تو آپ نے جواباً فرمایا اِس واقعہ میں حکمت یہ ہے کہ آپ کی پُشت میں ہر دو قسم خبیث اور طیّب رُوحیں تھیں ربِّ کریم نے چاہا کہ آپ دُنیا میں جائیں اور تیرے جیسی خبیث رُوحوں کو دُنیا میں چھوڑ آئیں اور پھر عزّ و وقار۔ جاہ وجلال شان و شوکت اور تمکنت کے ساتھ دوبارہ جنّت میں آئیں اور اپنی طیّب اولاد کے ساتھ اَبدُالآباد رہیں

[۲] پ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیتِ کریمہ ۱۱۵ تو وُہ بھول گیا ہم نے اُس کا قصد نہ پایا۔ اللہ ربُّ العزّت تو خود اُن کی خطا سے بری

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

تحت صادر ہُوا۔ روزہ رکھ کر بھُول کر کھانے اور پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆۲ ماہِ رمضان المبارک کی راتوں میں بھی جماع منع تھا۔ بعض صحابہ کرام اور سیّدنا عمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالیٰ عَنہُ سے اِس کے خلاف ہُوا تو ربّ کریم نے اُن کی خطا کو اُمّتِ محبوب کے لِئے عطا بنا کر راتوں کو جائز فرما دیا۔

☆۳ حضرت صِرمہ بن قیس غنوی رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ ایک ضعیفُ العُمر صحابی نے روزہ رکھا تو سکت نہ ہونے پر روزہ توڑ کر بارگاہِ رحمۃٌ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضِر ہو گئے تو ربِّ کریم نے اُن کی خطا کو اُمّت کے لِئے عطا بنا دیا اور وحیِ الٰہی وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ عہ۱ ”اِلیٰ آخِرہٖ“ سے اپنا قانُون ہی بدل دیا۔ ”اللّٰہ اکبر شانِ صحابہ کرام ؓ“

☆۴ سیّدنا آدم عَلَیہِ السّلامُ کے نِسیان کو عِصیان سے تعبیر فرما کر حُزن، غم اور ندامت کی راہ سے آپ کی تربیّت فرمائی گئی تاکہ خلافتِ الٰہیہ کے مُتحمّل ہو سکیں، یہ پُر حکمت راز کتنا مصلحت آمیز ہے۔ ”مکتوباتِ امام ربّانی“

☆۵ الصِّدّیق اکبر عہ۲ فرمایا کرتے کاش میں مُحمّد مُصطفٰے کی سہو ہوتا۔“ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ط

○ ان جُملہ توجیہات سے ثابت ہُوا کہ بڑوں کی خطا ہمارے ثواب سے افضل و اعلیٰ ہوتی ہے فقیر پُر تقصیر کے نزدیک سیّدنا آدم صفیُّ اللّٰہ علیہ السّلامُ کے لِئے خطا، خطا کہنا اور لکھنا کُفر سے کم نہیں۔ وَاللّٰہُ تعَالیٰ اَعلَمُ وَعِلمُہٗ اَتَمّ وَرَسُولُہُ الاَعلیٰ بِالصَّوَابِ ط

☆ سیّدنا امام مُحمّد بن ادریس شافعی قُدِّسَ سِرُّہُ العَزیز:۔

○ آپ اربعہ آئمہ مجتہدین، جلیلُ القدر فقیہہ اور مُحدِّث اور عظیمُ المرتبت اولیاء ابدال

بقیہ حاشیہ

فرما رہا ہے کہ ارادۂ خطا نہ تھا اور وُہ بھُول گیا۔ نسیان، ذہول اور سہو کے فرق سے ظاہر ہے گندم کا دانہ کھانے میں ارادہ شامل نہ تھا۔ جب ارادہ نہ ہو تو خطا کیسی؟ اِس کو لفظاً یا شکلاً خطا کہہ لیں۔ لیکن بباطن اور حقیقۃً خطا نہیں بلکہ رحمت بھری عطا ہے۔ کیونکہ انبیاء علیہم السّلام حقیقی گُناہ سے مُنزّہ و مُبرّا ہوتے ہیں۔ (صفحہ ۱۸۷ ملاحظہ ہو)

عہ۱ پ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۸۷ اور کھاؤ اور پیئو یہاں تک تمہارے لِئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے۔ پَو پھٹ تک۔ یعنی مغرب تا آخر سحری۔

عہ۲ صدّیق کا معنیٰ جمیع اقوال افعال اور قلبی احوال میں سچا جبکہ صادق کا معنیٰ محض قول کا سچّا ہے۔ فافہم ط

اَعلام سے ہیں۔ اور حضور مُعطیٔ جنّت "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" سے جنّت کی بشارت پائے ہوئے کہ دُلہن کی پھبن سے پھب کر ملائکہ نوری کے جلو میں بغیر حساب وکتاب جنّت میں جائیں گے۔ امامِ اَجَل از آئمہ اربعہ مُجتہدین سیّدنا احمد بن حَنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جن کی شان میں فرماتے ہیں۔ اِنَّ الشَّافِعِیَ کَالشَّمْسِ لِلنَّاسِ ؕ بے شک امام شافعی لوگوں میں سُورج کی طرح ہیں۔ حضور مُخبرِ صادق نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلَیْہِ نے آپ کے متعلّق پیشینگوئی "خبرِ غیب" دی کہ قُریش سے ایک عالمِ دین زمین وآسمان کے برتن کو علم سے بھر دے گا اور وُہ سیّدنا امام شافعی قُریشی ہیں۔ بایں ہمہ فضائل وکمالات آپ کے فرمُودات سے یہ اشعار ہیں [1]

شَکَوْتُ اِلٰی وَکِیْعٍ سُوْٓءَ حِفْظِیْ　　فَاَوْصَانِیْ اِلٰی تَرْكِ الْمَعَاصِیْ

فَاِنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ مِّنَ اِلٰہٖ　　وَنُوْرُ اللّٰہِ لَا یُعْطٰی لِعَاصِیْ

○ یہاں کونسے گناہ یا ذَنب یا معاصی تھے جس کی طرف اشارہ ہے۔ درحقیقت یہ مقاماتِ "اَولیَاءْ" ہیں۔ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ ؕ حَسَنَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ سَیِّئَاتُ الْعَاشِقِیْنَ ؕ حَسَنَاتُ الْعَاشِقِیْنَ سَیِّئَاتُ الْوَاصِلِیْنَ ؕ [2]"
یہ حسنات اور سیّئات نسبت کے لحاظ سے ہے۔ "فَالْعَاقِلُ تَکْفِیْہِ الْاِشَارَۃُ ؕ"

کلامِ لطیف :- ایک بار کسی شخص نے وارثِ نبوّت، ہادیٔ اُمّت ابُوالحسن علی سیّدنا امام زینُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر الزام لگایا تو آپ نے استغفار کیا اور فرمایا اگر یہ بات مُجھ میں ہے تو اپنے لئے استغفار کرتا ہُوں اور اگر مجھ میں نہیں تو پھر تیرے

سہ یہ اہلِ طریقت کے مُصطلحات ہیں۔ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ ؕ

[1] مَیں نے شکایت کی اپنے اُستادِ مکرّم حضرت امام وَکیع بن الجرّاح عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ سے کمزوریٔ حافظہ کی اور آپ نے مُحکم دیا ترکِ معاصی کا کہ پس علم اَللّٰہ کا نُور ہے اور اَللّٰہ کا نُور عاصی کو نہیں دیا جاتا۔

[2] اَبرار کے حسنہ مُقرّبین کے سیّئہ ہیں۔ اَبرار کی عبادت خوفِ دوزخ اور طمعِ جنّت سے ہے بایں طور کہ وُہ مَوردِ الطافِ الٰہی ہے اور دوزخ مَوردِ غضبِ الٰہی۔ لہٰذا شریعتِ مُطہّرہ میں یہ حسنہ ہے اور اگر مُقرّبین، عاشقین اور واصلین کی عبادت اِس وجہ سے ہو تو یہ اُن کے لئے سیّئہ ہے کیونکہ اُن کی عبادت محض محبّت لذاتہٖ ہے اور محبّت ذاتی میں غرض نہیں بلکہ مقصُود رضا ہوتی ہے اور دیدارِ الٰہی فقط منہ عُفِیَ عَنْہُ

لیئے اِستغفار کرتا ہُوں یہ خُلقِ عظیم دیکھ کر وُہ درُود شریف پڑھ کر کہنے لگا واقعی آپ ابنِ رسُول " صلی اللہ علیہ وسلم " ہیں اور سچے دِل سے تائب ہوگیا۔ آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " مطلقاً اور لاریب معصُوم ہیں ہر قسم کے ذنبؑ معاصی اور ظُلم سے نہ آپ سے قبل از نبوّت کسی قسم کے گُناہ کا صُدور ہُوا اور نہ بعد از نبوّت اور نہ ترکِ اَولیٰ اور نہ خلافِ مرضیِ مَولیٰ صادر ہُوا اور اَولیاءُاللہ کی بارگاہیں بھی حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی ہی بارگاہیں ہیں کہ وُہ حضُور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی متابعت اور کفش برداری میں اَولیاء اور واسطہ بنے اور درجہ محفوظ پایا۔ حضُور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے عطاء فیض سے وُہ نوّابِ رسُول ہیں۔

حدیثِ پاک :۔ بروائیت علی مرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہُ الکریم ؓ "شمائل ترمذی"

لَمْ اَرٰی قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ ؕ | میں نے آپ کی مثل نہ پہلے دیکھا نہ بعد " صلی اللہ علیہ وسلم "

معراج میں جبریل علیہ السلام سے کہنے لگے شاہِ اُمم
تم نے تو دیکھے ہیں بہُت بتلاؤ کہ کیسے ہیں ہم

رُوح الامین کہنے لگے اے ماہِ جبیں تیری قسم
آفاقہا گردیدہ ام سیرِ جہاں ورزیدہ ام

بسیار خُوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

☆ امام ربّانی سرکار مجدّدِ الالف الثّانی الشیخ احمد نقشبندی فارُوقی قدّس سرّہُ النّورانی نے فرمایا۔

۱۔ نبیِ کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " کو باری تعالیٰ نے اپنی ذات کی تجلّی سے بنایا اور باقی تمام مخلوقات کو صفات کی تجلّی سے ۔ یہی وجہ ہے کہ کائناتِ عالم کے کسی فردِ بشر کو بجز مخلُوق ہونے کے اَور کسی اَمر میں آپ سے کوئی مماثلت نہیں۔

۲۔ جن محجُوبوں نے محمّد رسُول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کو بشر کہا اور دوسرے علے انسانوں کی طرح

علے اَللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کے محبُوب کے فضائلِ جلیلہ اور مراتبِ رفیعہ اور القاباتِ عظیمہ کو چھوڑ کر ایسی وصفِ عامیانہ سے یاد کرنا جو ہر کہہ ومہہ میں پائی جائے اور وُہ کلمات استعمال کرنا جو کُفّار سے منقُول اور اُن کی طبعی موافقت کی بناء پر ہوں یہ عین گمراہی وحرمان نصیبی ہی نہیں بلکہ یہ انکار کے مُترادف ہے لیکن جن کے قلب پر مُہر اور سمع پر غطاء اور بصر پر غشاوہ ہو وُہ شپرہِ چشم آفتاب کی روشنی میں چُندھیا جاتے ہیں اور بعض بُوم طبع رات کی تاریکی میں پر و بال کھولتے ہیں لیکن اُڑ نہیں پاتے ۔ یہی حال اِن طیرہ باطنوں کا ہے کہ آفتابِ رسالت کی تابانیوں کی تاب نہ لاسکے اور نہ مہتابِ نبوّت کی چاندنی سے فائدہ پاسکے اور مُنکر ہوگئے ؎

گر نہ بیند بروز شپرہٗ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

تصوّر کیا وُہ مُنکر ہو گئے اور جن سعادت مندوں نے آپ کو رسالت اور رحمت عالمِ عالمیاں کے طور پر جانا اور تمام لوگوں سے مُمتاز اور سر فراز سمجھا وُہ دولتِ ایمان سے مُشرّف ہو گئے اور نجات پا گئے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ ط ؎

حُسن میں بیمثل، صُورت لاجواب　　مَیں فِداء آپ پہ، آپ ہوا اپنا جواب

پلتے ہَیں ہم سے نکمّے بے شُمار　　ہے کہیں اِس آستانہ کا جواب

☆ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی بشریّت میں کسی بھی فردِ بشر کو مجالِ انکار نہیں بات صِرف مِثلیّت میں ہے۔ ورنہ شکل و شمائل اور خصائل - اَقوال و اَفعال اور اَحوال - اَنوار و تجلّیات اور برکات میں کائناتِ عالم سے کوئی بھی آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا مثیل نہیں نہ پہلوں میں نہ پچھلوں میں، نہ عرشیوں میں نہ فرشیوں میں۔ نیز بعض مُفسّرین نے اِس آیتِ کریمہ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (سورۃ الکہف ۱۱۰) کو مُتشابہات سے لکھا ہے جو اسرارِ الٰہی ہے ؎

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ　　وَاَنَّهٗ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

انتہائے علمِ ما درباب شانش ایں قدر　　کایں بشر بعد از خُدا اعلیٰ است قصّہ مُختصر

☆ حدیث پاک کی روشنی میں مقامِ جَآءُوْكَ میں دُرُود شریف :

اوّلاً حقیقی معنًا :- اَلْمَدِیْنَةُ الْمُنَوَّرَہ عِنْدَ الْمُوَاجِهه شریف ہر اُمّتی کا دُرُود و سلام بنفسِ نفیس سُنتے جانتے اور جوابِ سَلام سے نوازتے ہیں۔" اُمتِ مُسلمہ کا مُتّفقہ عَلَیْه عقیدہ لَا اِخْتِلَافَ فِیْهِ ط

"جواب کا سُننا اپنے اپنے مقام، نسبت رابطہ قلبی اور احوال پر مُنحصر ہے۔

ثانیاً حکمی معنًا :- تُعْرَضُ عَلَیَّ صَلٰوةُ غَیْرِهِمْ عَرْضًا ط مُسلمانوں کا دُرود و سلام فرشتے پُہنچاتے ہیں۔ ۲ - حریمِ رسالت میں ایک فرشتہ کھڑا ہے۔ جو اکنافِ عالم عرش ہو یا فرش - عرب ہو یا عجم - برّ ہو یا بحر یا فضا - غارِ سحیق ہو یا پہاڑ کا اقصیٰ الغایات - ہر زبان، ہر زمان ہر مکان ،، دُور و نزدیک" مومن کا دُرُود شریف سِرّی یا جہری سُن لیتا اور پیشِ

ع۱ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے متعلق اُس شخص کے علم کی انتہا جو آپ کی حقیقت کا مطلقاً علم نہیں رکھتا یہ ہے کہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" محض بَشر ہیں - حالانکہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" باوجودیکہ اس قالبِ نبوی و رُوحِ قدسی کے ہمارے علم و فہم سے وراءُ الوراء ہیں اور تمام کائنات آپکی "صلی اللہ علیہ وسلم" حقیقت کے ادراک سے عاجز ہے۔

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

خدمت کرتا ہے۔ علماء کے لیئے لمحۂ فکریہ! اَدنیٰ غلام کی یہ شان ہے۔ تو اقلیمِ نبوّت و رسالت کے شہنشاہ۔ مقامِ محمود کے تاجدار کا مقام کون جانے؟ اَفَلَا تَتَفَکَّرُوْنَ ط ؎

شانِ خدا، نہ ساتھ دے اُن کے خِرام کا وہ باز ۔۔۔ سِدرہ سے تا زمین جسے نرم سی اِک اُڑان ہے

۳- مُحِبّین کا دُرُود شریف:- اَسْمَعُ صَلوٰۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَاَعْرِفُھُمْ درود و سلام کا دُور و نزدیک سے سُننا زُبانِ رسالت سے ثابت ہے۔ رُوح اور نور کے لیئے کوئی شئ حجاب نہیں۔ آپ کی بشریّت نوری ملائکہ سے بھی لطیف تر ہے۔ آپ رُوحُ الاَرواح اور نور ہیں۔

اے سُبحانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوس! سُنہری جالیوں کے ہرے ہرے گنبد کے مکین۔ تیرے دین کی امانت کے اَمین رُوحِی لَہُ الْفِدَآء اَبِی وَ اُمِّی صلی اللہ علیہ وسلم کے حریمِ قدس میں صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا○ کے عَامِلین دُرُود خواں کا تحفۂ صلوٰۃ و سلام پہنچا۔ "یَرْحَمُ اللہُ عَبْدًا قَالَ اٰمِیْنَا ط"

☆ دُرُود شریف تحفۂ محمّدی ہے صلّی اللہ علیہ وسلّم ۔۔۔ دُرُود شریف تمغۂ محمّدی ہے صلّی اللہ علیہ وسلّم

☆ دُرُود شریف عطیۂ محمّدی ہے صلّی اللہ علیہ وسلّم ۔۔۔ دُرُود شریف گلدستۂ محمّدی ہے صلّی اللہ علیہ وسلّم

اَللّٰھُمَّ اَبْلِغْ رُوْحَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّنِّیْ تَحِیَّۃً وَّ
سَلَامًا وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

بقیہ حاشیہ

☆ السیّد عمر بن احمد آفندی مُفتی مدینہ خرپوت شافعی علیہ الرحمۃ عصیدۃُ الشّھدۃ شرح قصیدۃ البُردۃ (عربی) میں فرماتے ہیں۔

○ امام بُوصیری علیہ الرحمۃ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی حضوری خواب میں قصیدہ مُبارکہ سناتے سناتے جب اِس مصرعہ فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْہِ اَنَّہٗ بَشَرٌ پر پہنچے تو مصرعہ ثانیہ کیلئے خاموش ہوگئے تو یکدم مجلس پر سکتہ طاری ہوگیا تو سرکار ابد قرار "صلی اللہ علیہ وسلم" نے ارشاد فرمایا قَالَ اِقْرَأْ فَقَالَ الْاِمَامُ اِنِّیْ لَمْ اُوَفَّقْ لِلْمِصْرَاعِ الثَّانِیَۃِ لِھٰذَا الْبَیْتِ یَا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ! حضور مصرعہ ثانیہ مجھ سے موزون نہیں ہوسکا۔ خاص کر اس بیت کا۔ فَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ قُلْ یَا اِمَامُ اِنَّہٗ خَیْرُ خَلْقِ اللہِ کُلِّھِمٖ ط تو پھر اس مصرعہ ثانی کو ذوق و شوق سے بار بار پڑھتے۔ یہ پہلا مصرعہ امام بُوصیری کا ہے اور دوسرا امامُ الانبیاء صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کا۔ بطُون حقیقتِ محمّدیہ "صلی اللہ علیہ وسلم" تو ارفع و اعلیٰ ہے۔ ظاہر کو بھی تصوّرِ انسانی سمجھنے سے قاصر و عاجز ہے۔ کوتاہ بین عُلماءِ ظواہر تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ظاہر کو بھی نہ پاسکے چہ جائیکہ بواطن۔ مِنْہُ غُفِرَ لَہُ الذَّنْبُ ط

محمّد سرِّ قدرت ہے کوئی رمز اُس کی کیا جانے ۔۔۔ شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خُدا جانے "صلی اللہ علیہ وسلم"

حقیقتِ محمّدیہ کو سمجھنا مُحال۔ لیکن کمال یہ ہے کہ تعلیماتِ محمّدیہ پر عمل بتوفیقہٖ تعالیٰ سہل۔ "علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام"۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔۔۔ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

۱۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استغاثہ بدرگاہِ رحمۃ للعلمین

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ندارم جز تو ملجائے نہ دارم جز تو ماوائے
توئی خود ساز و سامانم اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم"
چو مرگم نخل جان سوزد، بہارم را خزاں سوزد
نہ ریزد برگ ایمانم اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ حضرت ثابت بن قیس شماس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ایک یہودی نے کہا کہ ہم پر گناہ کی معافی کے لیئے قتل کرنا اور گھر بار چھوڑنا فرض کیا گیا اور ہم اُس پر عمل بجا لائے۔ تو حضرت ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا اگر ہم پر بھی فرض کیا جاتا تو ہم بھی بجالاتے لیکن ہم نیاز مندوں کو تو گناہ کی بخشش کے لیئے محبوبِ پاک شہنشاہِ لولاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کی بارگاہِ رحمت میں حاضری کا حکم اِس آیتِ کریمہ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا (سورۃ النساء ۶۴) سے دیا گیا ہے۔

☆ حضور سید الاولین والآخرین "صلی اللہ علیہ وسلم" کا وسیلہ جلیلہ تینوں زمانوں ماضی حال اور مستقبل پر مشتمل ہے۔ درود شریف ایک ایسا حرزِ حصین وسیلہ ہے جو قبل از ولادت، حین حیاتِ طیبہ اور بعد از وصال بلکہ روز قیامت اور جنت میں بھی ثابت ہے ؎

دُنیا، مزار، حشر جہاں ہیں غفور ہیں ہر منزل اپنے چاند کی منزل غفر کی ہے

① **توسّل قبل از ولادت شریف**:- قرآنِ پاک پ ۱ سورۃ البقرۃ آیتِ کریمہ ۸۹

وَکَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ج	اِس سے پہلے وُہ اِسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ "کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن"

☆ علامہ ابن حجر مکی قدس سرہ المکی "جوہر منظم"[۱] میں اِس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری سے پہلے خیبر کے یہودی جنگ اور خوف

[۱] جوہر منظم فی زیارات قبر النبی المکرم ط

میں آپ کے نامِ اقدس کے توسّل اور تشفّع سے قبیلہ بنو غطفان اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا وَانْصُرْنَا بِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ صلی اللہ علیہ وسلم آخِرِ الزَّمَانِ فِی مَنْعُوْتِ التَّوْرَاۃِ[ط][1] سے دُعا مانگتے تو ربِّ کریم اُن کو فتح عطا فرماتا اور خوف دُور کرتا اور اگر قضاءِ حاجت کی دُعا مانگتے تو اسے شرفِ قبولیّت کا جامہ اوڑھے پاتے اور وُہ علمِ تورات وانجیل سے جانتے اور پہچانتے تھے کہ آخر زمان رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا زمانہ قریب ہے۔ جس پر یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ[2] قرآنِ مجید کی گواہی کافی۔ وافی اور شافی ہے۔ "تفسیر بیضاوی"

سورۃ الانعام ۲۰

○ حضور ذاتِ رحمۃٌ للعلمین "صلی اللہ علیہ وسلم" کا توسّل انبیاء ورُسل کا طریق ہے۔ اولیاء اللہ بھی اِسی راہ چلے۔ اولیاء، انبیاء کا فیضان ہیں - توجّہ، تشفّع اور توسّل کے بغیر کوئی بھی مراتبِ ولایت تک نہیں پہنچا۔ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا تمام اکنافِ عالم میں شُہرہ تھا۔ اِس کو امرِ یقینی جانتے۔ بلکہ اَجلّہ صحابہ[2] شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی صورت اور سیرت کا تذکرہ نام، ناک نقشہ، حسب نسب، سابقہ کُتُب سماویہ تورات وانجیل میں موجُود ہے۔ جس سے وُہ جانتے پہچانتے اور مانتے جاتے۔ احادیثِ کثیرہ صحیحہ سے

۲ اُس نبی کو پہچانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ ۶

عہ[1] نبی عدنانی محمّد عربی "صلی اللہ علیہ وسلم" کی نسبت اور تعلّق اور وسیلہ کے بغیر کسی شرف کا حصُول یا قبولیّت ناممکن ہے۔ درُود شریف اِس نسبت کے حصُول کیلئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ منہ

عہ[2] امام محدّثِ شام ابنِ عساکر ابُو القاسم علی الدمشقی علیہ الرحمۃ نے نقل کیا۔

☆[1] سیّدنا ابُوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ایّام جوانی میں شہرِ یمن قبیلہ ازد کے بوڑھے جس کی عمر ۳۵۰ سال تھی کا مہمان ہوا جو کتُب سماویہ تورات وانجیل کا عالم تھا۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ میں سمجھتا ہوں تم قریشی ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ اُس نے کہا تم بنی تیم سے ہو میں نے کہا ہاں۔ پھر اُس نے کہا تم حرمی ہو، میں نے کہا ہاں۔ کہنے لگا ذرا مجھے اپنا پیٹ دکھاؤ۔ تو میرے پیٹ پر تل کا نشان دیکھ کر کہنے لگا۔ ہاں ہاں! ٹھیک ہے۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے کہنے لگا۔ کہ تم آخر زمان پیغمبر کے وزیرِ خاص ہوگے۔ یہ ساری نشانیاں تورات میں موجُود ہیں جس سے میں نے پہچانا۔ "تلخیص ازالۃ الخفاعن خلافۃ الخلفاء از حکیم الاُمّت شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ"

☆[2] فارُوقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ بغرضِ تجارت قریش کے ایک قافلہ کے ساتھ ملک شام گیا۔ "آگے

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

ثابت ہے کہ آپ کے وسیلہ جلیلہ سے وبا، بلا، اَلَم، غم، رَنج، کلفت، خوف، قحط، مَرَض، قَرَض سے نجات ملی ہے جب آخرُ الزّمان نبی بشرّیت کا جامہ اوڑھ کر اپنی پوری شان وعظمت سے جلوہ گر ہوئے تو پہچاننے کے باوجود انکار کر بیٹھے۔ ذات وصفات کا انکار، تشفّع و توسّل کا انکار تاآنکہ آپ کے ذکرِ خیر " دُرُود شریف کا انکار۔

☆ سیّدنا آدم صفیُ اللّٰہ، سیّدنا نوح نجیُ اللّٰہ، سیّدنا ابراہیم خلیلُ اللّٰہ، سیّدنا یُوسف نبیُّ اللّٰہ سیّدنا ایّوبؑ سیّدنا مُوسیٰ کلیمُ اللّٰہ، سیّدنا عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ علیہمُ السّلامُ، اُولُوالعزم رُسُل نے اپنے اپنے دَورِ ابتلاء میں اسمِ پاک کو وسیلہ بنایا۔ اور پایا جو چاہا [1]

اگر نامِ محمّدؐ را نیاوردے شفیع آدم | نہ آدم یافتے توبہ، نہ نوح از غرق نجّینا
نہ ایّوب از بلا راحت نہ یُوسف حشمت وجاہت | نہ عیسیٰ آں مسیحائی، نہ مُوسیٰ آں یدِ بیضا

"نامِ نامی، اسمِ گرامی " محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام اسماء کا اسمِ اعظم، ابتلاؤں وبلاؤں میں اکسیرِ اعظم"

(علامہ نبہانی، افضل الصلوٰۃ والسلام)

بقیہ حاشیہ

لمبا واقعہ کے بیان کے بعد فرماتے ہیں۔ میں واپسی پر ایک قدیمی دَیر کے پاس سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ گیا میرے پاس ایک راہب آیا اُس نے کہا اِس وقت رُوئے زمین میں کُتُبِ الٰہامیہ تورات وانجیل کا مجھ سے زیادہ کوئی عالِم نہیں اور مجھ سے پوچھا۔ تُم مکّہ مُعظّمہ کے رہنے والے ہو۔ میں نے کہا ہاں اور چند سوالوں کے بعد کہا تمہارا نام عمر رضی اللہ عنہ ہے۔ میں سابقہ واقعہ کی وجہ سے ڈرا لیکن اُس نے میری تعظیم وتوقیر کی اور کھانا کھلایا پھر ایک دستاویز لے آیا کہ اِس پر دستخط کر دو۔ میں نے کہا یہ کیا؟ اُس نے کہا۔ بات یہ ہے کہ آخر زمان پیغمبر کی بعثت کا وقت ہے اور تُم اُن کے جوان ہمّت وزیر ہو گے اور اس مُلک کو فتح کرو گے۔ جب تُم فتح کرو تو ہمارے کلیسا و دَیر کا مُعافی نامہ لکھ دو۔ فرماتے ہیں۔ جب عہدِ فاروقی میں مُلک شام کی فتح کے لیئے گیا تو وُہی دَیر کا راہب اور مُتولّی وُہ دستاویز لے آیا۔ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ "سُورۃ الفتح" کی یہ تفسیر اور اُس کی تصویر ہے۔ اُنھوں نے اپنے علمِ تورات وانجیل سے شیخین کریمین کو پہچانا اور خوب پہچانا۔

[1] سیّدنا سُلیمان نبیُّ اللّٰہ علیہِ السّلامُ شہنشاہ نبی تھے۔ جن کی تمام رُوئے زمین، جن وانس، چرند و پرند، ہوا پانی پر حکمرانی تھی۔ اس سلطنتِ عظیم کا راز شاہ ابُوالمعالی السیّد خیرُالدین قُدّسَ سِرُّہُ العالی ظاہر کرتے ہیں ؎

نقشِ نامت گر نہ کندی سُلیمان بر نگین | جن وانس کے مُسخّر گشتی و دیو و پری

☆ آپ کی انگشتری کے نگینہ پر اسمِ " محمّد " " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " کندہ تھا۔ جب یہ گُم ہو گئی تو سلطنت

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

بوصفش سورۂ طٰہٰ ، مزمّل ہم دگر یٰسٓ " صلی اللہ علیہ وسلم "
بموجودات عالی ذات تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا "مولانا عبد الرحمٰن جامی"

☆ یہ شانِ رحمتِ الٰہی کا ظہور تھا کفّار و مشرکین عذاب طلب کرنے کے باوجود دُنیا میں خسف ، مسخ اور غرق سے محفوظ و مامون رہے ۔ بفضلہٖ تعالیٰ روزِ قیامت آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے وسیلۂ عظیمہ سے غلام ، عتاب ، عذاب سے نجات پائیں گے اور جنّت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عطاءِ جود و کرم سے ملے گی ۔

(۲) توسّل ، تشفع بزمانۂ بعثت :- بروائیت حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ط شمائل ترمذی "

☆ ایک ضریرُ البصر " نابینا " بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کناں ہُوا یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ دُعا فرمایئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے عافیت بخشے آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے فرمایا تجھے بصارت چاہیئے تو ابھی دُعا کرتا ہُوں اور حاصل ہو جائے گی اور اگر اجرِ آخرت کا خواستگار ہے تو صبر کر کیونکہ تیرے لیئے بہتر ہے ۔ اُس نے عرض کیا یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ میرے لیئے دُعا ہی فرمائیں آپ نے ارشاد فرمایا جا وُضو کر ، دو رکعت نماز نفل پڑھ کر بکثرت درُود شریف پڑھ اور پھر یہ دُعا مانگ ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ " صلی اللہ علیہ وسلم " نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ " صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ " اِنِّیْ تَوَسَّلْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ " یہاں حاجت کا نام لو " لِتَقْضٰی لِیَ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیَّ " ط سہ بار

○ اُس نے ایسا ہی کیا ۔ فَقَامَ وَقَدْ اَبْصَرَ پس وُہ اُٹھا اور بینا تھا " یا " فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَبَرَاَ ط پس اُس نے ایسا کیا اور بینائی پالی یہ دُعائے حدیثِ پاک دربارۂ توسّل طلب امداد بارباب حاجات بجناب سیّد الکائنات " صلی اللہ علیہ وسلم " وُسعتِ رزق

بقیہ حاشیہ — آج بھی صاحبِ ایمان کے لیئے یہ نماز اور دُعا " اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ " اپنی تاثیر میں اکسیر ہے ۔ "

میں فتور آگیا ۔ سیّدنا سُلیمان نبیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے پرتو سیّدنا عُثمان غنی رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہٗ کے پاس انگشتری رسالت کے نگینہ ، شہنشاہِ مدینہ کی انگشتری تھی جب وُہ بیرِ اریس میں گر گئی تو باغیوں نے خلافتِ حقّہ میں فساد کھڑا کر دیا ۔ قدرت اور شانِ خداوندی ، غلاموں کے دلوں پر نقش اسمِ پاک کندہ ہے ۔ جس سے لوگوں کے دلوں پر حکومت کرتے ہیں ۔
" ۱۲ منہ غفرلہٗ "

حصولِ رزق ، حصولِ مُراد ، نزُولِ بارش ، دیگر جُملہ ہائے عیشِ زندگی دُنیاوی و اُخروی کے لئے مجرّب ہے ۔" ابُوعبدُاللہ حاکم نیشاپوری علیہ الرحمۃ نے اِمام ترمذی کی اِس حدیثِ پاک کو حسن صحیح کہا ہے "۔

③ اِستغاثہ و نِداء بعداز وصال شریف :- "طبرانی ، المعجم الصغیر"

☆ مُفتی حرمین شریفین احمد بن عبداللہ الطبرانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں ۔ خلیفہ برحق سیدنا عُثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص کو حاجت ضروریہ تھی ۔ لیکن آپ بوجہ مصروفیت اُس کی طرف توجہ اور نظرِ التفات مبذول نہیں فرمارہے تھے ۔ اُنھوں نے اپنا حال ، اپنے دوست مشہور صحابی حضرت عُثمان بن حُنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جاؤ وضو کرکے دو رکعت نماز ادا کر ۔ پھر درود شریف پڑھ کر یہ دُعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ مانگ اُس نے عمل کیا اور اُس کے بعد خلیفۂ راشد کے دروازے پر آیا تو وہاں اُنہوں نے آگے بڑھ کر استقبال کیا اور اُس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے پاس خاصۂ فرش پر بٹھایا اور اُس کی حاجت پوری کردی اور فرمایا تمہیں جو بھی ضرورت ہو مجھے کہنا تاکہ پوری کردیا کروں اور وہ شخص خوش خوش اپنے دوست کے پاس گیا اور کہا جَزَاکَ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَآءِ آپ نے میری سفارش کی ۔ اُنھوں نے فرمایا وَاللّٰہِ میں نے کوئی چیز اِس کے بغیر "حدیث ضریرُالبصر" نہیں کی ۔ صِرف میں نے اِس پر قیاس کیا کہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا وُہ فرمان ، واجبُ الاذعان قائم مقام توسّل اور نِداء موجبِ قضاءِ حاجات اور سببِ نجات ہمیشگی ہے اور حلِّ مُرادات میں اکسیرِ اعظم ہے ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِحَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی عِنْدَکَ
یَاحَبِیْبَنَا یَاسَیِّدَنَا مُحَمَّدُ اِنَّا نَتَوَسَّلُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ
فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ الْمَوْلَی الْعَظِیْمِ ط یَانِعْمَ الرَّسُوْلُ الطَّاھِرُ ط
"اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیْنَا بِجَاھِہٖ عِنْدَکَ" ط ۳ بار "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" ط

☆ امام تاجُ الدین سُبکی شافعی اَنَارَ اللّٰہُ بُرْھَانَہٗ آخری عمر میں نابینا ہوگئے ایک شخص حج بیتُ اللہ شریف کے بعد حاضرِ خدمت ہُوا ۔ آپ نے حرمین شریفین کے احوال و

واقعات پوچھے تو اُس نے من وعن بتائے۔ بعدازاں المدینۃ المنورہ کا ذکر چھیڑ دیا ؎

حورِ جناں ستم کیا طیبہ نظر میں پھر گیا　　چھیڑ کے پردۂ حجاز دیس کی چیز گائی کیوں

☆ زائر نے بتایا مجھے مواجہہ شریف میں حاضری کی کیفیت اور صلوٰۃ وسلام روضۂ اطہر کو مس کرنے کا شرف اور بوسہ کی سعادت بحضور نور، صاحب السّرو صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوئی۔ یہ سن کر آپ پر کیفیاتِ محبت طاری ہوگئیں تو فرمایا۔ وہ کونسا ہاتھ تھا جو روضۂ اطہر سے مس ہوا اُس نے ہاتھ آگے بڑھایا تو آپ نے فرطِ محبت سے چوم لیا اور اپنی آنکھوں سے لگایا۔ مس ہوتے ہی آنکھوں میں نور آگیا۔ نابینا سے بینا ہو گئے۔

○ جاننا چاہیئے کوئی عبادت اور دعا بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں ہوتی جب تک محبوبِ کردگار، مدنی تاج دار، احمدِ مختار "صلی اللہ علیک وسلم" کا وسیلہ اسمی، ذاتی، صفاتی پیش نہ کیا جائے اور اوّل آخر درود پاک پڑھنا قبولیت کے لیئے ایک افضل ترین وسیلہ ہے۔

☆ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادتِ مبارکہ سے قبل اور حیاتِ طیبہ میں اور بعد از وصالِ مبارک ہر تین ادوار میں مقبولانِ بارگاہِ اقدس کا یہ طریق رہا ہے کہ اِس وسیلہ جلیلہ سے ربِّ کریم نے سب کی مہمات کو آسان فرمایا کسی کو محروم نہیں رکھا ؎

استغاثہ غیاثُ الدارین مغیثُ الملوین سیدالکونین محمدٌ رسولُ اللہ علیہ افضلُ التحیۃ واحسنُ الثناء

○

بکارِ خویش حیرانم اَغِثْنِی یارسولَ اللہ　　پریشانم پریشانم اَغِثْنِی یارسولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم

ندارم جز تو ملجائے، نہ دارم جز تو ماوائے　　توئی خودساز وسامانم اَغِثْنِی یارسولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم

اگر رانی وگر خوانی غلامم اَنتَ سُلطانی　　دگر چیزے نمے دانم اَغِثْنِی یارسولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم

چو مرگم نخلِ جاں سوزد بہارم راخزاں سوزد　　نہ ریزد برگِ ایمانم اَغِثْنِی یارسولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم

گدائے آمد اے سلطان بامیدِ کرم نالاں　　تہی داماں مگر دانم اَغِثْنِی یارسولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم

چو محشر فتنہ انگیزد بلائے بے امان خیزد　　بجویم از تو درمانم اَغِثْنِی یارسولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم

رضائیت سائل بے پر، توئی سلطان لَاتَنْھَر　　صلی اللہ علیک وسلم

شہا بہرے ازیں خوانم اَغِثْنِی یارسولَ اللہ　　صلی اللہ علیک وسلم

حدیث پاک : بسندِ صحیح، ابن ابی شیبہ علیہ الرحمۃ نے روایت کی۔

☆ ایک مرتبہ بعہدِ معدلت خلافتِ فاروقی قحط پڑا۔ حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دارضا دعتار روضۂ اطہر پر حاضر ہوکر بعد درود وسلام عرض کناں ہوئے یارسول اللہ واستسق لِاُمَّتِكَ فَاِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوْا ط یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اپنی امت کے لیئے بارش طلب کریں کہ وہ ہلاک ہورہی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے خواب میں زیارت سے مشرف فرماکر فرمایا کہ عمر "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" سے کہنا کل بارش ہوگی تو پھر ایسا ہی ہوا۔

☆ مشہور محدث ابوالجوزاء نے بروائیت اوس بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کیا۔ ایک مرتبہ المدینۃ المنورہ میں سخت قحط پڑا۔ تو لوگ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ روضۂ اطہر پر حاضر ہوجاؤ اور چھت سے ایک دریچہ آسمان کی طرف کھول دو تاکہ آسمان اور قبرِ اطہر کے درمیان کوئی آڑ حائل نہ رہے۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ جس طرح فرمایا گیا تھا تو اُسی وقت بارش ہوئی اور جَل تھل ہوگیا۔ کھیتیاں سرسبز ہوگئیں اور اُونٹ موٹے ہوگئے اور یہ سال عامُ الفتق کے نام سے مشہور ہوگیا۔ توجہ، توسّل کے ایسے کثیر واقعات صحابہ احادیثِ پاک میں موجود ہیں۔

☆ سیدنا فاروقِ اعظم "اَلْاٰنَ نَتَوَسَّلُ بِعَمِّ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ" سے دُعا فرمایا[ع۱] کرتے۔ ایک مرتبہ آپ کے عہدِ ہمایوں میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط پڑگیا۔ تو آپ نے دُعا کی۔ اے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہم تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معظّم ومکرّم چچا سیدنا عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک وسیلہ جلیلہ سے بارش چاہتے ہیں تو ربِّ کریم نے اُس کو شرفِ قبولیت سے

ے اب ہم وسیلہ بناتے ہیں تیرے پیارے نبی کے چچا جان کا ۔ علیہ وعمہ الصلوٰۃ والسلام ط

ع۱ علامہ بدرالدین محمود عینی رحمۃ اللہ کی نقل کردہ روائیت سے ثابت ہے۔ سیدنا فاروقِ اعظم کا، عمّ النبی حضرت عبّاس رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہما کے وسیلہ سے دُعا کرنا واضح کرتا ہے کہ یہ توسّل صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے خاص نہیں بلکہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے قرابت نسبی ونسبتی کے وسیلہ جلیلہ سے بھی دُعا جائز ہے۔ ابنِ سعد نے الطبقات میں ذکر کیا۔ سیدنا ابنِ سیدنا امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دمشق میں ایک صحابی حضرت یزید بن الاسود بن الجرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر بٹھاکر اُن کے وسیلہ سے دُعا کی۔ مواہب اللدنیہ

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

٦

نوازا اور بارش نازل ہوگئی لے — فیوض الباری شرح صحیح البخاری"

گر نہ بیند بتابش خورشید — شپرہ را دریں چہ جرم و گناہ

مہر را گو، چرا دمیدہ چناں — کہ بچشمش جہاں نمودہ سیاہ

○ عطیۂ مصطفائیؐ:۔ مشہور محدث صحابی سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہ کے پاس سیدنا ابوالقاسم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" کی عطا کردہ ایک زنبیل تھی۔ جس میں سے کھجور، ستو اور ہر قسم کے میوہ جات نکال نکال کر کھاتے اور دیگر احباب و اصحاب کو بھی اس سے کھلاتے۔ خلافتِ عثمانیہ کے فسادات اور بلوے میں وہ زنبیل گم ہوگئی۔ آپ فرمایا کرتے۔ دوسروں کو تو صرف ایک غم ہے اور مجھے دو۔ ایک سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بچھڑنے کا اور دوسرا زنبیل کے گمنے کا۔ فقیر غفرلہ المولی القدیر کہتا ہے ؎

آنچہ از من گم شدہ گر از سلیمان گم شدے — علیہ السلام

ہم سلیمان، ہم پری، ہم اہرمن بگر یستے — علیہ السلام

؎ خلافتِ فاروقی میں گورنر ایران۔ ؎ ایک معجزہ کثیر طعام۔

بقیہ حاشیہ

علی شمائل المحمدیۃ"، میں بروایت کعب احبار رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ قریشیوں میں جب کبھی قحط سخت پڑتا اور بارش نہ ہوتی تو سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑ کر کوہِ ثبیر پرلے جاتے اور اُن کے وسیلے جنابِ الٰہی میں دعا کرتے تو بارش سے قحط دور ہوجاتا۔ یہ سب برکت جناب رسول اللہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" کے نور کی تھی جو اُن کی پیشانی میں تھا۔ "بقدرِ آئینہ حسن تو مینمائد روئے"۔

★ بعض علماءِ دورِ حاضرہ کے نزدیک وسیلہ صرف اعمال کا معتبر ہے۔ حالانکہ احادیثِ مبارکہ میں بالصراحت اعمالِ صالحہ مقبولہ کا وسیلہ ہے نہ کہ مطلق اعمال کا، صالحین اُمت اور حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" کی ذواتِ مقدسہ کا وسیلہ سب سے افضل ہے۔ جس کے یہ محروم القسمت منکر ہیں۔ سیدنا امام ہمام کے مزار فائض الانوار پر امام شافعی رحمہما اللہ کی دعا کا قبولیت پانا اور "بقول اولیاءِ کرام"، الشیخ معروف کرخی البغدادی علیہ رحمۃ ربی کی مرقدِ مقدسہ پر دعا کا کبھی رد نہ ہونا جوازِ وسیلہ کی دلیل ہے۔ اِن سب وسیلوں سے ایک وسیلہ درود شریف ہے۔

لے اگر سورج کی تیز روشنی میں چمگادڑ کچھ نہ دیکھ پاتا تو اس میں خورشید کا کیا جرم اور گناہ ہے سورج سے کہو کہ تو کیوں ایسا چمکتا ہے جس سے اس بیچارے کی آنکھوں میں جہان سیاہ ہوگیا ہے۔

☆ یہ حقیر پُر تقصیر کیا عرض کرے کہ مجھ جیسے نالائقوں سے بوجہ نافرمانیاں، نادانیاں کیا کیا نہیں گُما اور کیا کیا نہیں کیا۔ ربّ کریم مُعاف فرمائے۔ " بجاہِ حبیبک الکریم علیہ وعلٰی آلہٖ واَصحابہ الصّلوٰۃ والسّلام "۔ ؎۱

من وجرم کوشی پے بہ پے، تو پردہ پوشی دمبدم
بہ حصیرِ ننگِ خطا منم، بسریرِ لُطف وعطا توئی

○ آمدم برسرِ مطلب :۔ حضرت عبدُاللہ بن عبّاس ؎۲ فرماتے ہیں۔ ایک روز میں سیّدنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ؓ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہُوا تو آپ کو بہت خُوش خُوش پایا۔ مَیں نے اس مُسرّت کی وجہ پُوچھی تو فرمایا۔ مَیں آج رات خواب میں ہادیِ سُبل، سیّدُالرُّسُل مولائے کُل " صلی اللہ علیہ وسلم " کی زیارت سے مُشرّف ہُوا تو آپ نے مجھے ٹھنڈا پانی عطا فرمایا۔ مَیں نے سیراب ہو کر پیا۔ جس کی سیرابی اور خُنکی ابھی تک محسوس ہو رہی ہے۔ مَیں نے عرض کیا یہ کرم کس وجہ سے ہُوا۔ تو فرمایا دُرُود شریف سے۔ اتنا سُننا تھا کہ میری آنکھوں سے آنسو موتی کی لڑیوں کی طرح بہہ نکلے۔ ؎۳

چشم دارم کہ دہد اشک مرا حُسنِ قبول   آنکہ دُر ساختہ است قطرۂ بارانی را

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ تَوَسَّلَ اِلَیْہِ الْاَنْبِیَآءُ وَالْاَصْفِیَآءُ وَالْاَوْلِیَآءُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

ع۱ مجھے ہر آن کوششِ جرم وخطا دامن گیر رہتی ہے اور تو ہر لمحہ عیوب کی پردہ پوشی فرماتا رہتا ہے۔ خالقِ کائنات! شرم خطا کی چٹائی پر مَیں بیٹھا ہُوں اور تختِ غفّاری وستّاری پر تُو ہے۔

ع۲ خطیب اور ابنِ عساکر علیہ الرحمۃ نے دلائلُ النّبوّۃ میں نقل کیا۔ حضرت عبدُاللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالےٰ عنہما وُہ جلیلُ القدر صحابی ہیں جن کی پیدائش سے پہلے محبوبِ علّامُ الغیُوب " صلی اللہ علیہ وسلم " نے انکی والدہ اُمِّ فضل لُبابۃُ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو خبر دی اور فرمایا جب بچہ پیدا ہو تو ہمارے حضور لانا تو اُنھوں نے اِس کا ذکر سیّدنا عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا تو آپ فِی الفور حاضرِ بارگاہ ہوگئے تو مُخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے چچا جان! بات وُہی ہے جو ہم نے اُمِّ فضل سے کہی۔ بچّہ کی پیدائش پر آپ نے ہی کانوں میں آذان وتکبیر کہی اور لُعابِ دہنِ مُبارک سے گھُٹی دی اور نام رکھا اور مزید بشارتِ غیبی سے نوازا کہ لے جاؤ اَبُوالخُلَفاء کو۔ اِس کی نسل سے سفاح اور مہدی جیسے بڑے بڑے خُلفاء پیدا ہونگے یہ خُلفاءِ بنُو عبّاس کی طرف اشارہ تھا۔ یہ مُخبر عن الغیب " صلی اللہ علیہ وسلم " کے علمِ غیب وَمَا فِی الْاَرْحَامِ وَمَا فِیْ غَدٍ کی ایک واضح دلیل اور بیّن ثبوت ہے۔

ع۳ مَیں وہ آنکھ رکھتا ہُوں جس نے میرے آنسو کو وہ حُسنِ قبول دیا کہ میرے آنسو بارش کے قطرات کی طرح موتی بنے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طریقہ حاضری درگاہِ رحمۃ للعلمین

صلّی اللہ تعالیٰ علیک وسلّم

ہم گردِ کعبہ پھرتے تھے کل تک اور آج وہ | ہم پر نثار ہے یہ ارادت کدھر کی ہے
کالک جبیں کی سجدۂ در سے چھڑاؤ گے | مجھ کو بھی لے چلو یہ تمنا حجر کی ہے
ڈوبا ہوا ہے شوق میں زمزم اور آنکھ سے | جھالے برس رہے ہیں یہ حسرت کدھر کی ہے
برسا کہ جانے والوں پہ گوہر کروں نثار | ابرِ کرم سے عرض یہ میزابِ زر کی ہے
آغوشِ شوق کھولے ہے جن کے لیے حطیم | وہ پھر کے دیکھتے نہیں یہ دُھن کدھر کی ہے
ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ | او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

○ مسنون طریقہ کے مطابق اپنی حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر بابُ السّلام سے داخل ہوں اور سب سے پہلے مسجد نبوی شریف میں نوافل تحیۃُ المسجد ادا کریں اور پھر سر جھکا کر مؤدّبانہ کھڑا ہو کر مواجہہ شریف کے سامنے زائر بارگاہِ رسالت و محبوبیّت کی ہیبت و جلال اور شانِ جمال کو بھی نگاہ میں رکھے ادب، تعظیم، عجز و انکساری بحالت گریہ وزاری حضورِ قلب کے ساتھ سر جھکائے صلوٰۃ و سلام عرض کرے ؎

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللہِ
①
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ اللہِ
②
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
③

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ

④

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیًّا وَّآدَمُ بَیْنَ الطِّیْنِ وَالْمَاءِ

⑤

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا دَلِیْلَ الْحَائِرِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ

⑥

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ

⑦

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا طٰهٰ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا یٰسٓ

⑧

○ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ السَّیِّدُ الْکَرِیْمُ وَالرَّسُوْلُ الْعَظِیْمُ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَحَبِیْبَنَا وَقُرَّۃَ اَعْیُنِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا جَمَالَ مُلْکِ اللّٰہِ ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَرْسَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَقَدْ قَالَ فِیْ شَانِ حَقِّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ○ سورۃ النساء ۶۴

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا طٰهٰ ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا یٰسٓ ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُقَدَّمَ جَیْشِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ط وَهَا اَنَا یَا سَیِّدِیْ

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ جِئْتُكَ هَارِبًا مِّنْ ذَنْبِیْ وَمِنْ عَمَلِیْ مُسْتَشْفِعًا وَّمُسْتَجِیْرًا بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فَاشْفَعْ لِیْ یَاشَفِیْعَ الْاُمَّةِ یَاكَاشِفَ الْغُمَّةِ یَاسِرَاجَ الظُّلْمَةِ اَجِرْنِیْ بِهٖ یَا اَللّٰهُ مِنَ النَّارِ یَا نَبِیَّ الرَّحْمَةِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَیْنَاكَ زَائِرِیْنَ وَقَصَدْنَاكَ رَاغِبِیْنَ وَعَلٰی بَابِكَ الْعَالِیْ وَاقِفِیْنَ بِحَقِّكَ عَارِفِیْنَ فَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِیْنَ وَلَا عَنْ بَابِ شَفَاعَتِكَ مَحْرُوْمِیْنَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ فِی الْیَوْمِ الْمَشْهُوْدِ اَنْتَ الْحَبِیْبُ یَاحَبِیْبَ اللّٰهِ اَنْتَ الشَّفِیْعُ یَاشَفِیْعَ اللّٰهِ اَنْتَ الْمُشَفَّعُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُكَ عِنْدَ الصِّرَاطِ مَازَلَّتِ الْقَدَمُ اَشْهَدُ اَنَّكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدَ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

"اب دُعاءِ "تحفۃُ الصَّلٰوۃ اِلَی النَّبیِّ المختار"، صفحہ ۳۸۵ پڑھیے۔"

☆ پھر آہستہ آہستہ ہاتھ نماز کی طرح باندھے ہوئے غلامانہ طریق سے مواجہہ شریف کے سامنے کھڑے یوں عرض کریں یارسُولَ اللّٰہ، یاحَبیبَ اللّٰہ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ سَلَّمَ" ط اَللّٰہ تبارَکَ وَتَعَالیٰ نے آپ پر جو نازل کیا وُہ آپ نے ہمیں پہنچایا۔ "ہم نے سُنا اور مانا۔ اور بسر و چشم قبول کیا۔ اس میں یہ آیتِ کریمہ بھی ہے لہٰذا میں بفضلِہ تعالیٰ حاضر ہوگیا ہوں۔ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْمُ الْکَرِیْمُ ط۔ پھر یوں کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ یَا اَللّٰہُ ط یَاکَرِیْمُ قَوْلُکَ حَقٌّ ط لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ یَارَبِّیْ وَسَعْدَیْکَ ط بعد ازاں زُبان سے آہستہ آہستہ یہ آیتِ کریمہ پڑھے وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ○ (پ ۵ سورۃ النسآء ۶۴) اور عرض کرے۔

۳

علہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ کی کتاب مُستطاب دَارُ المُضِیئہ میں اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے یَقِفُ کَمَا یَقِفُ فِی الصَّلٰوۃِ ایسا کھڑا ہو جیسا نماز میں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوتا ہے۔ عُلماء حَنابلہ و شوافع کا یہی طریق ہے ۱۲ منہ

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ	یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا ط
جَآءُوْكَ	جِئْتُ اِلٰی بَابِكَ الرَّحْمَةِ ، اِلٰی بَابِكَ یَا نَبِیَّ الرَّحْمَةِ ط
فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ	لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ یَا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ط
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ	اِسْتَغْفِرْ لِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ قَدْ اَتَیْتُكَ مُسْتَغْفِرًا مِّنْ ذُنُوْبِیْ مُسْتَشْفِعًا بِكَ اِلٰی رَبِّیْ ط
لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ○	لَوَجَدْتُ اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ط

"الشیخین الکریمین، وزیرین جلیلین کا وسیلہ جلیلہ"

○ اللہ سبحانہٗ کے ہاں جس طرح رسولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" ہمارے لیئے وسیلہ ہیں بعینہٖ اِسی طرح سیدنا صدیقِ اکبر اور سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہما ہمارے لیئے بارگاہِ رسالت میں وسیلہ اور واسطہ۔ ادب کا تقاضا یہ ہے کہ جب ہم رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھیں تو شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں سلام پیش کرنے کے بعد اُن سے عرض کریں تاکہ وُہ رسولِ رحمت "صلی اللہ علیہ وسلم" سے ہمارے لیئے درخواست کریں۔ براہِ راست رسولِ پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" سے سوال کرنے کی نسبت یہ حاجت کے پورا ہونے میں زیادہ افضل و اَولیٰ ہے اور ادب اور قبولیت میں قریب تر ہے۔ اور کثیر برکات و خیرات کا مستوجب ہے۔

☆ زیارت سیدنا ابوبکر الصدیق اکبر "رضی اللہ تعالیٰ عنہُ ورسولُہٗ وارضاہ عنا" ط

○ اب ذرا دائیں ہاتھ ہٹ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی زیارت باکرامت[1] کریں اور بارگاہِ صدیقی میں یہ سلام عرض کریں۔

[1] الشیخین الکریمین کو سلام نہ کرنا یا اعراض کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ناراضگی کا سبب ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَهُمْ بِالتَّصْدِيْقِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَفْضَلَهُمْ بِالتَّحْقِيْقِ
①
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَى الْإِمَامِ الصِّدِّيْقِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِالتَّحْقِيْقِ
②
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْمُشَاهِدِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ الْخُلَفَاۤءِ الرَّاشِدِيْنَ
③

☆ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا تَاجَ الْعُلَمَاۤءِ الْمُرْشِدِيْنَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ "ثَانِیَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ" (سورۃ التوبہ ۴۰) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَنْفَقَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِیْ حُبِّ اللّٰهِ وَحُبِّ رَسُوْلِهٖ حَتّٰى تَخَلَّلَ بِالْعَبَاۤءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ الْخُلَفَاۤءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاۤءِ صِهْرَ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰى رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

☆ **زیارت سیدنا عمر فاروقِ اعظم** "رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَرَسُوْلُهٗ عَنْهُ وَاَرْضَاهُ عَنَّا" ط

○ اِس کے بعد دائیں طرف ایک ہاتھ اور ہٹ کر مواجہہ شریف کے سامنے حضرت عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ کی زیارت (باطہارت) کریں اور سلام بدیں الفاظ عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَعْدَلَ الْاَصْحَابِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُزَيِّنَ الْمِنْبَرِ وَالْمِحْرَابِ
①
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْمُجَاهِدِيْنَ وَغَيْظَ الْمُنَافِقِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ
②
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَانِیَ الْخُلَفَاۤءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاۤءِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْفُقَرَاۤءِ وَالضُّعَفَاۤءِ
③

○ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا الْمُوَفِّقَ رَايِهِ لِلْوَحْيِ وَالْكِتَابِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُكَسِّرَ الْاَصْنَامِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْفُقَرَآءِ وَالضُّعَفَآءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْاَيْتَامِ اَنْتَ الَّذِيْ قَالَ فِيْ حَقِّكَ سَيِّدُ الْاَنْبِيَآءِ وَالرُّسُلِ لَوْكَانَ بَعْدِيْ نَبِيًّا لَكَانَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَلْجَاكَ وَمَأْوٰكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَانِيَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ وَصِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

○ تھوڑا سا دائیں طرف کھڑا ہو کر ان الفاظِ مُبارکہ سے سلام عرض کرے ۔

☆ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيْرَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا مُعِيْنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا ضَجِيْعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا رَفِيْقَيْ وَمُشِيْرَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُعَاوِنِيْنَ لَهٗ عَلَى الْقِيَامِ فِي الدِّيْنِ وَالْقَآئِمِيْنَ بَعْدَهٗ بِمَصَالِحِ الْمُسْلِمِيْنَ جَزَاكُمَا اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَآءِ جِئْنَا كُمَا نَتَوَسَّلُ بِكُمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ لِيَشْفَعَ لَنَا وَيَسْئَلُ رَبَّنَا اَنْ يَّتَقَبَّلَ سَعْيَنَا وَيُحْيِنَا عَلٰى مِلَّتِهٖ وَيُمِيْتُنَا عَلَيْهَا وَيُحْشُرُ فِيْ زُمْرَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط ؎

اَنْتَ النَّبِيُّ الَّذِيْ نَرْجُوْا شَفَاعَتَهٗ — عِنْدَ الصِّرَاطِ مَازَلَّتِ الْقَدَمُ
وَصَاحِبَاكَ وَلَا اَنْسٰهُمَا اَبَدًا — مِنِّي السَّلَامُ عَلَيْكُمَا مَاجَرَى الْقَلَمُ

○ جَنَّتُ الْبَقِيْع میں سلام عرض کرنے کے بعد قرآن مجید کی آیاتِ کریمہ کی تلاوت کرکے اور درود تاج شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کرے اور دُعا مانگے ؎

☆ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْبَقِيْعِ وَيَا اَهْلَ الْجَنَّاتِ الرَّفِيْعِ اَنْتُمُ السَّابِقُوْنَ وَنَحْنُ اِنْشَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ط اَبْشِرُوْا بِاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّارَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝ (سورۃ الحج) اٰنَسَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَشَرَّفَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ط

؎ جَنَّتُ الْبَقِيْع کے مُتعیّنہ راستوں پر آداب کو ملحوظ رکھ کر ہر مزارِ پاک پر سلام عرض کرتا گزرے ۔ ۲

○ سبز گنبد پر ملائکہ کا نزول اور درود شریف کی بارش :-

ستّر ہزار صبح ہیں، ستّر ہزار شام ، یوں بندگی زُلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے
محبوب ربِّ عرش ہے اِس سبز قبّہ میں پہلو میں جلوہ گاہِ عتیق و عُمر کی ہے
چھائے ملائکہ ہیں لگاتار ہے درود بدلے ہیں پھرے بدلی میں بارش دُرر کی ہے
سَعدین کا قِرآن ہے پہلوئے ماہ میں جھرمٹ کئے ہیں تارے تجلّی قمر کی ہے

☆ اَلدُّرُّ الثَّمِینَہ فی تاریخ المَدِینَہ :- بروایت سیدنا کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رسولہٗ عنہٗ

○ ہر صُبح ستّر ہزار فرشتے آسمان سے اُتر کر مزارِ اقدس حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا طواف کرتے اور اِرد گرد خوشی سے جھومتے اور اپنے پَروں کو تعویذِ مُبارک سے لگاتے اور مَس کر کے برکت حاصل کرتے ہیں اور درود شریف پڑھتے ہیں اور پھر شام کو واپس چلے جاتے ہیں۔ شام کو اور ستّر ہزار ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور خوشی سے جھومتے اور اپنے پَروں کو پھیلا کر قبرِ اطہر سے مس کرتے ہیں اور ساری رات درود شریف پڑھتے اور پھر صُبح ہوتے ہی ، واپس آسمان پر عُروج کر جاتے ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ جس گروہِ مُقدّس کی حاضری ہوگئی پھر قیامت تک اُنکی باری نہیں آئے گی۔
"حافظ ابُو نعیم احمد بن عبدُ اللہ اصبہانی علیہ الرحمۃ نے حلیۃُ الاولیاء میں اس حدیث پاک کو نقل کیا۔"

اَللّٰہُ اَکبَرُ شانِ محبُوبی ، حدُود و قیُود ، اَعداد و شُمار کے حساب یہاں ختم ہو جاتے ہیں سنہ ۱۴۱۲ھ ہجری المُقدّسہ ہے سال کے ماہ - ماہ کے دن - دن کے گھنٹے اور سلعہ - لمحہ اور ہر لمحہ لمحہ میں ستّر ہزار ملائکہ کا درود شریف ہمہ وقت اَللّٰہ سُبحانَہٗ وَتعَالیٰ ہی جانتا ہے ؎

رُسُل ملائک پہ درود ہو وہی جانے اُنکے شُمار کو مگر ایک اُن میں دکھا تو دو جو شفیع روز شُمار ہے

☆ مَروی ہے کہ آسمان میں ایک نہر حیوٰۃ ہے۔ سیّدنا رُوحُ القُدُس جبرائیل امین عَلَیہِ السَّلام روزانہ علَی الصُّبح اِس میں غُسل کرتے ہیں اور باہر آکر جب اپنے پَر و بال جھاڑتے ہیں تو اُس سے ستّر ہزار پانی کے قطرات ٹپکتے ہیں۔ ربِّ ذُوالجلَال وَالاِکرام ہر قطرہ سے ایک نُوری فرشتہ پیدا فرماتا ہے اور یہی وُہ فرشتے ہیں جو بیتُ المَعمُور کا طواف کرتے اور صَلوٰۃ وسَلام عرض کرتے ہیں۔ یہ تمام فرشتے معہ جبرائیل عَلَیہِ السَّلام سب آپ "صلی اللہ علیہ وسلم"

؎ کائناتِ عالم میں ہر لمحہ صبح و شام ہوتی ہے۔ ممالک امریکہ افریقہ ایشیا یورپ کا طلوع و غروبِ آفتاب دیکھ لو - مؤلف ۳

کے نوُر سے جھڑے ہوُئے نوُری پھوُل ہیں۔ "مدارج النبوۃ، مراتب الفتوۃ"

بیتُ المعمُور :۔ عرشِ عظیم پر نوُری ملائکہ کا قبلہ ہے۔ کعبۃُ اللہ المشرّفہ کے بالکل عین اُوپر ہے اگر وہاں سے کوئی چیز گرائی جائے تو کعبۃُ اللہ المکرّمہ کی چھت پر گرے۔ روزانہ بیتُ المعمُور کا طواف ستّر ہزار فرشتے کرتے ہیں اور پھر یہی فرشتے صلوٰۃ و سلام کے لیئے حاضرِ درِ رسُول ہوجاتے ہیں۔ کعبۃُ اللہ اور بیتُ المعمُور کا طوَاف قائم مقام وُضو ہے اور زیارتِ قبرِ انور سریر آرائے نبوّت و رسَالت "صلی اللہ علیہ وسلم" قائم مقام صلوٰۃ ہے۔ ستّر ہزار ملائکہ نوُری جب بیتُ المعمُور کا طوَاف "وُضو" کرلیتے ہیں تو وُہی ملائکہ نوُری۔ تاجدارِ مملکتِ شریعت، شہنشاہِ نبوّت و رسالت، شاہِ اقلیمِ شفاعت، محبُوبِ ربّ کائنات علیہ الصّلوٰاتِ وَالتّسلیماتؕ کے حضُور سبز گنبد کی زیارت کے لیئے اُترتے ہیں اور حاضری دیتے ہیں۔ ستّر ہزار کا یہ نوُری گروہ صُبح کو خوُشی سے جھُومتے اور زُبان سے وِردِ دُرود شریف کے مُسرّت سے نغمے گاتے ہیں اور مرقدِ مُصطفویّہ علیٰ ساکنِھا الصّلوٰۃ والسّلام والتّحیّۃ کو اپنے پروں سے ڈھانپتے اور مَس کرتے اور پھر شام کو اللہ سُبحانہٗ کے حضُور پہنچ جاتے ہیں اور اِسی طرح دوسرا گروہ "ستّر ہزار" کا شام کو اِسی شان و شوکت اور شوق و ذوق سے بیتُ المعمُور کا طوَاف کرکے رسَالت مآب "صلی اللہ علیہ وسلم" کی جناب میں پہنچ جاتا ہے اور یہ سلسلہ تا قیامِ قیامت جاری وساری رہے گا۔ جو ایک بار، باریاب حضُورِ رسالت ہو گیا تو پھر اُس کی قیامت تک باری نہیں آئے گی اور وُہ باعثِ رشکِ قدُسیاں بن گیا۔

☆ آخرُ الامر حضرت اسرافیل علیہِ السّلامُ کے صُور پھُونکنے پر سَب سے پہلے معہ شیخین کریمین محمّد رّسُولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم اپنے مرقدِ منوّر سے اُٹھیں گے اور ان ہی ستّر ہزار ملائکہ نوُریّہ کے جلو میں ربُّ العرشِ العظیم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ "عزّوجلّ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّمؕ"۔

○ بروائیت سیدنا جابر بن عبدُاللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ ورسُولہٗ عنہٗؕ

حَتّٰی اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ یَزُفُّوْنَهٗ ؕ؎

یہاں تک زمین پھٹ جائے گی۔ سب سے پہلے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" اپنی قبر سے ستّر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں زُفاف کی طرح نکلیں گے۔

؎ للعلّامہ شمسُ الدّین محمّد بن ابی بکر المعرُوف بابن قیّم الجوزیّہ علیہ الرّحمۃُ القویّہ ؕ جلاءُ الافہام فی الصّلوٰۃ والسّلام علیٰ خیرِ الانام ؕ ۷

☆ حضور سرورِ کون و مکان و سرورِ انس و جان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک جانب سیّدنا ابوبکر صدّیقِ اکبر اور دوسری جانب سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہما ہوں گے اور ستّر ہزار نوری فرشتوں کے جلو "جھرمٹ" میں یوں چلیں گے جیسے دُلہن کو بکمال ناز و اعزاز و بغایت فرحت و سرور اور بصد تُزک و احتشام لایا جاتا ہے۔

☆ شیخ الشیوخ ہند شاہ عبدالحق محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں۔

(۱) چوں مبعوث مے گردد از قبر شریف بیرون آمد میان ستّر ہزار فرشتگان زُفاف کنند اُورا۔ زُفاف دراصل بمعنیٰ بُردن عروس را بخانہ زوج۔ مُراد ایں جاکہ براں محبوب است پیش مُحِب یعنی محبوب "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" رابدر گاہِ مُحب ربُّ العزت جلّ شانُہٗ فصلّی اللہ علیہ وسلم ط

(۲) قلبِ اطہر محمّد مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" جہاں حقیقتِ محمّدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام رکھی گئی ہے یہ عالمِ قدس کا کعبہ ہے اور قالبِ اطہر عالمِ انس کا حَرَم ہے تو اہلِ دل کا کعبہ درحقیقت قلبِ انور ہے جو کعبہ کا کعبہ ہے۔ جو بھی اس حرم میں بشرطِ محبّت، ادب داخل ہُوا وہ ہر دو کونین اور ثقلین کی آفات سے مامون و محفوظ ہوگیا اور پھر ہفت اقلیم میں اللہ تعالیٰ کا منظور اور محبوب ہوگیا۔ سُلطانُ العارفین سرکار باھُو علیہ الرحمۃ ھُو نے کیا عمدہ فرمایا ہے ؎

کعبہ را در دِل بہ بینم جان کُنم بروئے فداء
در مدینہ دائماً ہم صحبتم یا مُصطفےٰ

حکمت :۔ ستّر ہزار کے عددِ مُبارک میں!

☆۱ سیّدہ فاطمہ بنت اسد والدہِ مُعظّمہ سیّدنا علی مُرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہما کے جنازہ میں ستّر ہزار ملائکہ نوری نے شرکت کی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی صفتِ مُبشّر کا ظہور فرماتے ہوئے اپنی اُمی بعد اُمّی کے لئے حورِ جنّت کی بشارت دی۔

☆۲ حدیث :۔ مشورۃ بالشفاعت میں "معراج کی شب، ربِّ عظیم نے عرشِ عظیم پر اپنے محبوب "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" سے ستّر ہزار کی بخشش کا وعدہ فرمایا اور ستّر ہزار کے ہر ایک ایک کے ساتھ ستّر ستّر ہزار کا مزید مژدہ سُنایا اور یہ تین۳ بار ایسا ہوگا کہ مشورہ بھی تین۳ بار ہُوا

☆۳ مُصدِّقہ بحوالہ حدیثِ پاک صحیحہ عالمِ برزخ میں عذابِ قبر سے نجات کے لئے ستّر ہزار

؎ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ کے جنازہ میں المدینۃ المنوّرہ ستّر ہزار فرشتے شریک ہُوئے۔

کلمہ طیبہ کی تعداد بیان فرمائی گئی۔ یہ ایصالِ ثواب اہلِ سُنّت علیہ و جماعت کا شعار ہے۔

☆ اِستغفار کا انتہائی عدد بھی سَبْعِیْن فرمایا گیا۔ سورۃ التوبۃ ٨٠ " سُبحانہٗ وتعالیٰ اَعلم وعلمہٗ اَتم واَحکم ورسولہٗ المکرم ط"

○ مُتعدّد ثِقہ روایات سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پُہنچ چکی ہے کہ زائر بارگاہِ محمّدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم حاضر ہو کر سلام عرض کرتے تو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اُن کے سلام کا جواب مرحمت فرماتے ہیں اور جواب کا سُننا یا نہ سُننا زائر کے اپنے مدارج اور احوال پر مُنحصر ہے۔ اگر زائر عـ۲ کو کسی دوست نے سلام عرض کرنے کا کہا تو وہ فلاں بن فلاں ،، نام لے کر وَیُسَلِّمُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ عرض کرے۔ ربّ قدّوس خود اپنے محبوب کے غلاموں۔ نیازمندوں کو اپنے حبیب پاک، صاحبِ لولاک " صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم " کے دربارِ کریمی دُربار، گُہر بار میں بُلاتا ہے۔ پھر یہ شانِ کریمی سے بعید ہے کہ اپنے دَر پر بُلا کر رد کریں۔ آپ حُضور " صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم " تو واسطہ عطاءِ الٰہی ہیں۔ آپ ہی کے صدقہ سب کو ربِّ کریم نے سب کچھ عطا فرمایا اور آخرت میں بھی سب کچھ عطا فرمائے گا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ تعالیٰ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَعُرُوْسِ
مَمْلِکَتِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

عـ۱ اَلشیخ محی الدّین ثانی ابنِ عربی علیہ الرحمۃ رَبّی ایک دعوت میں تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ ایک لڑکا جو کشف و کرامت میں مشہور تھا اچانک رونے لگا۔ وجہ دریافت کرنے پر اُس نے بتایا کہ میری ماں کو جہنّم کا حکم ہُوا ہے اور فرشتے اُسے کھینچ کر لے جارہے ہیں۔ آپ کے پاس ستّر ہزار مرتبہ کلمہ طیّبہ پڑھا ہُوا محفوظ تھا۔ اُسی وقت اس کی ماں کو دل میں ہی ایصالِ ثواب کر دیا تو لڑکا ہنسا۔ آپ نے ہنسنے کا سبب پُوچھا تو کہنے لگا۔ حضُور ابھی میں نے دیکھا ہے کہ میری ماں کو فرشتے جنّت میں لے جارہے ہیں۔ اِس واقعہ پر اَلشیخ الاکبر قُدِّسَ سِرُّہُ الاَطہر تبصرہ کرتے ہُوئے ارشاد فرماتے ہیں

☆ " اِس حدیث کی تصحیح اُس لڑکے کے کشف سے ہُوئی اور اس لڑکے کے کشف کی تصدیق اس حدیث سے"

عـ۲ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور خُلفاء بنو اُمیہ سے ہیں۔ آپ کے دورِ خلافت کو خلافتِ راشدہ میں شُمار کیا گیا ہے۔ آپ ہر سال مُلکِ شام سے بارگاہِ رسالت مآب " صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم " میں ایک قاصد بھیجا کرتے جو آپ " صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم " کے حضور حاضر ہو کر آپ کا سلام پیش کیا کرتا اور مشائخِ طیّبین کے لیئے ہدایا بھیجا کرتے۔ حضرت خضر علیہ السّلام اکثر اوقات آپ سے مُلاقات کرتے تھے۔ منہ غفرلہ الذنب

الوداعی سلام بر خیر الانام

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْكَ وَسَلَّمَ

اَلْاِجَازَۃُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ط — اَلْوَدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط — اَلْفِرَاقُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ السَّیِّدُ الْکَرِیْمُ وَالرَّسُوْلُ الْعَظِیْمُ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَ
الْمُرْسَلِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنْ اَرْسَلَہٗ تَعَالٰی رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط

اَلْاِجَازَۃُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ط — اَلْوَدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط — اَلْفِرَاقُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا طٰہٰ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا یٰسٓ اَنْتَ الشَّفِیْعُ الْمُشَفَّعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْتَ
الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُكَ عِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ وَاِنْ عِشْتُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی
جِئْتُكَ فَاَوْدَعْتُ عِنْدَكَ شَھَادَتِیْ وَاَمَانَتِیْ وَعَھْدِیْ وَمِیْثَاقِیْ مِنْ یَّوْمِنَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَ
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَۃَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَۃَ وَنَصَحْتَ
الْاُمَّۃَ وَکَشَفْتَ الْغُمَّۃَ وَجَلَّیْتَ الظُّلْمَۃَ وَجَاھَدْتَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ ط

اَلْاِجَازَۃُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ط — اَلْوَدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط — اَلْفِرَاقُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط

اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَۃَ اَنْ یَّشْفَعَ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْعَرْضِ وَیَوْمَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ ط یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ
وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ۵ (سورۃ الشعراء ۸۸) وَاَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَی اللّٰہِ فِیْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰی مِلَّتِكَ
وَسُنَّتِكَ وَاُمَّتِكَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا الشَّیْخَیْنِ الْکَرِیْمَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُھُمَا ط

علہ الوداعی سلام باب جنّۃ البقیع کے اندر، زیرِ مینارِ مہبطِ جبرائیل علیہ السلام، مؤدبانہ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو کر پڑھے اور
الشیخین الکریمین کے واسطہ سے بارگاہِ رحمت " ﷺ " میں قبولیت کی عرض کرے کہ آئندہ سال بھی حاضری کی سعادت
عطا ہو۔ اپنے قلب پر نظر کرے جو خیال ہو یہی اجازت الوداع ہے۔ واپسی پر آنکھ پُر نم ہو اور دل پُر غم اور قلب اللہ کے شکر اور
ذکر سے سرشار اور زبان پر درود شریف ہو تو سمجھ لے کہ قبولیت ہو گئی۔ یا حبذا سعادۃ من فاز بذلک ط

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

کیفیۃُ الصّلوٰۃِ وَالسّلام بحضورِ سیّدِ الانام

صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علَیہِ وَآلِہٖ وَسلَّمَ

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ　　کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ　　صَلُّوا عَلَیہِ وَآلِہٖ

لَیسَ کَلَامِیْ یَفِیْ بِنَعتِ کَمَالِہٖ
وَصَلِّ اِلٰھِیْ عَلَی النَّبِیِّ وَآلِہٖ

☆ جو اُمتی اخلاصِ قلب اور محبّت کے آداب بجالا کر درُودؐ علہ وسلام عرض کرتا ہے۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" اُس کو صِرف جواب سے ہی نہیں بلکہ رُوح اقدس اور قلبی توجّہ سے مُتوجّہ ہو کر جوابِ سلام سے نوازتے ہیں اور جواب بھی آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زبانِ مُبارک سے آواز میں مسموع ہوتا، خاص الخاص مُقرّبین بارگاہ کو مُصافحہ سے بھی نوازتے اور القابات، خطابات عنائت فرماتے ہیں اور مہمان نوازیوں سے سرفرازیاں عطا کرتے ہیں۔ بزرگانِ دین نے درُود شریف میں زندگیاں وقف کر کے یہ مراتب پائے۔

☆ غوثِ زمان السیّد عبدُالعزیز دبّاغ شاذلی اَنَارَ اللّٰہُ نُورَہٗ نے ابریز شریف میں فرمایا۔

○ خلاصۂ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سارے سلوک کا مقصود بالذّات اَللّٰہ تعالیٰ تک پہنچنے کی قریب ترین راہ ہے۔ بلکہ مقصودِ "وجودِ مسعود فیض آمود" آفرینشِ عالم کا قُرب اور وُصُول اِلَی اللّٰہ ہے اور اُس کا دروازہ صِرف اور صِرف ایک یعنی وجود باجُودِ سیّدِ عالم "صلی اللہ علیہ وسلم" ہے اور آپ کی ذاتِ مُطہّر میں

علہ شہنشاہِ سریر آرائے مسندِ نبوّت و رسالت، تاجورِ مملکتِ شریعت و طریقت، رونق افزائے بزمِ امامت و خلافت، زینت آرائے مقامِ شفاعت علیٰ صاحبہا الصّلوٰتُ والتّسلیماتُ پر درُود شریف بھیجنے سے قلب میں محبّت متمکّن ہو جاتی ہے اور صورتِ پاک درُود شریف کے نور سے متمثّل ہو کر عین بصر و بصیرت سے ایک لمحہ بھی غائب نہیں ہوتی۔ درُود خوان کا قلب "ضمیر" روشن ہو کر آئینہ بن جاتا ہے اور اسرارِ حقیقت کھل جاتے ہیں اور کیفیّات طاری ہو جاتی ہیں کہ درُود شریف دُرِّ مکتوم، سِرِّ مکنونِ الٰہیّہ سے ہے۔ ۱۲ منہ

خصوصیت کے ساتھ قوتِ جاذبہ اِلیٰ اللہ رکھ دی گئی ہے۔ اور محبت کے ساتھ آپ ﷺ کے دامن کو پکڑنے والا (اِتبّاع کے ساتھ درود شریف پڑھنے والا) قربِ الٰہی سے محروم اور ناکام نہیں رہ سکتا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط

☆ عُلَمَاءِ مِلّت، اَوْلِیَاءِ اُمّت اور مُؤمنین مُحِبّین نے حضور رؤفٌ رحیم ﷺ کے کمال اَدب و محبّت سے مشکل ترین منازل ہجر طے کیں۔ اور سُنّتِ سَنیّہ مصطفویّہ علیٰ صاحِبِہا الصّلوٰۃُ وَالسَّلامُ وَالتَّحِیَّۃُ پر استقامت کے ساتھ اس شاہراہِ محبّت پر گامزن ہو گئے اور وظیفۂ محبت درود شریف سے رطبُ اللّسان ہو کر اُن مشکل ترین لمحات کو آسان کیا اور پُورے وثوق اور یقین کے ساتھ تَوَکُّلاً عَلَی اللّٰہِ تعالیٰ اس سفر میں ہمکنارِ مقصود و مطلوب ہو گئے اور اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کے حضور پہنچ گئے اور اپنی زندگی کے مشکل مسائل حل کرائے۔ احادیث مبارکہ کے متعلّق اِستفسار کیے اور درود شریف پیش کیے اور اجازتیں حاصل کیں اور جن صالحین کا ذکر " تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ ط " جو سببِ نزولِ رحمت ہے۔ وہ جمالِ جہاں آراء کے نظاروں سے منوّر ہو کر علیٰ قدرِ المراتب مقصودِ حقیقی تک پہنچے اور اُس کے محبوب بن گئے۔

☆ اَلشیخ ابُو العبّاس مَرسی "بانیِ سلسلۂ عالیہ شاذلیہ" علیہ الرحمۃ نے لَوَاقِحُ الْاَنْوَارِ قُدسیّہ میں فرمایا۔

○ اگر ایک لمحہ بھی رسُولُ اللہ ﷺ مجھ سے پوشیدہ ہُوں تو مَیں اپنے آپ کو مومن نہ جانوں۔ آپ روزانہ چوبیس گھنٹوں میں چوبیس ہزار ۲۴۰۰۰ درود شریف پڑھتے۔

☆ حَبیبِ کردگار، مَدنی تاجدار احمدِ مختار ﷺ کی محبّت میں فنا ہو کر شہرتِ دوام پا گئے۔ کتنے ہی ایسے خُوش نصیب ہیں جنہوں نے باقاعدگی سے درود شریف کا وظیفہ اپنایا اور اُس پر تا دمِ واپسیں عامِل رہے اور درود شریف کی برکتوں سے مالا مال ہو گئے جس کسی نے تحفۃُ الصّلوٰۃ میں مندرج درود شریف وردِ زبان بنایا تو وہ بفضلہٖ تعالیٰ اُسے ہمیشہ ایمان افروز، رُوح پرور اور شفابخش پائے گا۔ چند واقعات پیشِ نظر ہیں۔

☆ بمطابق آیتِ کریمہ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (سورۃ البقرۃ ۲۵۷) ہر مومن ولی ہے اور ہر ایمان والے کو سرکارِ مدینہ، سرورِ سینہ ﷺ کی زیارت ہوتی ہے خواہ اُس کو شعور ہو یا نہ

ے الشیخ ابوالحسن شاذلی مؤلف درود تاج کے خلیفہ اور علامہ بوصیری مؤلف قصیدہ بُردہ کے پیر و مرشد علیہم الرحمۃ ط ۸

ہو۔ لِلّٰہِ الْحَمْدُ ط مومن کو رُوحِ اقدس " صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم " کے قرب اور فیض سے دُرود شریف پڑھنے اور نیکی کرنے کی توفیق ملتی ہے ۱؎ "لطائف المنن لشیخ ابن عطاء اللہ شاذلی"

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ مَنْ زَانَتْ بِہِ الْعُصُرُ

دُعا:۔ اے اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ! دُرود شریف کا رنگ ہمارے قالب میں اور دُرود شریف کا نُور ہمارے قلب میں ایسا بسا دے جیسے تُونے اپنی قدرتِ کاملہ سے رنگ اور خوشبُو کو گُلاب کے پھُولوں میں نہایت ہی خوشنمائی سے بسایا ہے۔

☆۱ امامِ اعظم ہُمَامِ اَقدم سیّدنا نعمان ابنِ ثابت خزاز رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ وارضاہٗ عنّاط

○ آپ بارگاہِ مُصطفوی علٰی صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ میں بعد حج بیتُ اللہ شریف ۱۵۰ھ، حاضر ہُوئے تو آپنے بابُ السّلام میں اَدباً کھڑے ہوکر یہ آیتِ کریمہ " وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اِلٰی اٰخِرِہٖ " سورۃ النساء ۶۴ تلاوت کی اور بارگاہِ رسالت میں اِن الفاظ سے سلام عرض کیا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ ط وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ ط تو حضور رحمتِ عالم وعالمیان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خصُوصی رُوحانی اور قلبی توجّہ فرمائی اور زُبان مُبارک سے باآواز، روضۂ اطہر سے آپ کے سلام کا جواب دیا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ ط، آپ نے سُنا تو آنکھوں میں آنسُو اُمڈ آئے، نظریں جُھک گئیں اور قلب مسرُور ہوگیا تو پھر آپ کو ایسا نوازا کہ ہمیشہ ہی حضُور رسالت پناہی فِدَاہُ رُوحِی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت خیر وبرکت بچشمِ صُوری ومعنوی ہوتی اور مُشاہدہ جمالِ عینی وحسّی میں مُستغرق اور نظّارۂ جمال باکمال میں ہمیشہ سرشار رہتے۔ زُبان پر حضُور " صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم " کا ذِکر خیال میں حضُور " صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم " کا فکر اور ذہن میں حضُور " صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم " کا تصوّر رہتا ۲؎

۱؎ اے میرے رَبّ تعالیٰ! ہمیشہ در ہمیشہ صلوٰۃ وسلام ہوں تیرے حبیب پاک پر جن کی بدولت زمانے سنور گئے

۲؎ یارسُول اللہ صَلّی اللہُ علیک وسلّم میں جب خاموش ہوتا ہُوں تو آپ ہی کے فکر میں مُستغرق رہتا ہُوں۔ جب بولتا ہُوں تو آپ ہی کی مدح سرائی کرتا ہُوں اور جب سُنتا ہُوں تو آپ ہی کے اقوال سُنتا ہُوں اور جب دیکھتا ہُوں تو آپ ہی کو دیکھتا ہُوں پرتوشانِ رُوُفی امام ابُوحنیفہ کوفی علیہ الرحمۃ فنافی الرسُول تھے آپ نے قصیدۃُ النّعمان لکھا جو فضائلِ قرآنیہ اور شمائلِ حدیثیہ پر مُشتمل ہے جس میں معجزاتِ قاہرہ، محاسن زاہرہ اور محامدِ باہرہ، رمُوز ونکات، دقائق وحقائق، اسرارِ الہٰیہ وانوارِ محمدیہ عزّ وجلّ وصَلّی اللہ علیہ وسلّم کے پھُول کھلے ہیں۔ جس سے دلدادگانِ مشاہدِ نبُوّت اور فریفتگانِ ماہِ رسالت کے دماغ مُعطّر اور قلوب مُنوّر ہوتے ہیں۔ الخ

۱۰

نازم بچشمِ خود کہ جمالِ تو دیدہ ام　　رفتم بپائے خود کہ کوئیت رسیدہ ام
ہردم ہزار بوسہ زنم دستِ خویش را　　کو دامنت گرفتہ بسوئیت کشیدہ ام

☆ بانیِ سلسلۂ عالیہ چشت اہلِ بہشت حضرت عُثمان ہرونی نوّر اللہ مرقدہٗ ط

○ محبت و اَدب کے تمام مراحل طے کر کے اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَ اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَنْوِیْرًا جب بارگاہِ رحمۃٌ للعٰلمینی " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " میں حاضر ہوئے تو دیر تک درُود شریف پڑھتے رہے توپھر مواجہہ شریف میں نہایت عجز، وانکساری و بغایت تضرُّع وزاری اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط سے سَلام عرض کیا تو از راہِ رحمت جواب آیا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا شَمْسَ الْعَارِفِیْنَ ؕ اور آپ کے خلیفۂ اَکمل وَاجلّ خواجۂ خواجگان السید مُعینُ الدین چشتی اجمیری (غریب نواز رسول نما) قُدِّسَ سِرُّہُ الْبَارِی نے جب بارگاہِ رسالت میں صلوٰۃ و سلام عرض کیا تو جواب پایا (حسن سنجری) وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا قُطْبَ الْمَشَائِخ ؕ اور فرمایا ہم نے تجھے سلطانُ الہند بنایا ۔ آپ مُلکِ ہند کی ولائت کے تاجدار ہیں۔ جن کی نگاہِ فیض سے کروڑوں ہدائت پا گئے ۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ امامُ الطّریقت قُطبِ دوراں اَلشیخ ابُوالحسن شاذلی (وفات ۶۵۶ ہجری) قَدَّسَ اللّٰہُ تعالیٰ سِرَّہُ الْعَالِی ط

○ آپ مشہور اَجلّۂ اَولیاءِ مستوُر ، سلسلہ عالیہ شاذلیّہ کے بانی اور صاحب حِزبُ البحر، مُؤلفِ درُود تاج شریف ہیں۔ بارگاہِ رسالت کے ہمہ اوقات کے حضوری تھے ۔ آپ پانچوں نمازیں سرورِ انبیاء " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " کی اقتداء میں ادا فرماتے ۔ آپ مقبول بارگاہِ خُداوندی اور محبُوب درگاہِ مُحمّدی تھے ۔ " عَزَّ وَجَلَّ فصلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم "

☆ امام راغب اصفہانی نے محاضرات میں سیدنا ابُوالحسن علی شاذلی علیہما الرحمۃ سے نقل کیا ۔

○ فرماتے ہیں ۔ میں ایک مرتبہ مسجد اقصیٰ میں سو گیا ۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ مسجدِ اقصیٰ کے باہر صحنِ حرم کے وسط میں ایک تخت بچھایا گیا ہے اور فوج در فوج مخلوق کا اژدحام ہونا شروع ہو گیا ہے ۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ تمام انبیاء علیہم السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں منصُور حلّاج کی سُوءِ ادبی کے بارے میں سفارش کے لئے حاضر ہو رہے ہیں اور تخت پر تنہا ہمارے حضور " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " رونق افروز ہیں اور اُولُوالعزم پیغمبر حضرت ابراہیم ("ابو الانبیاء")، حضرت نوح ("آدم ثانی")، حضرت مُوسیٰ ("کلیم خدا") علیہم السّلام سب زمین پر بیٹھے ہیں۔

مَیں وُہیں ٹھہر گیا۔ اِن پاک ہستیوں کی باتیں سُننے لگا۔ مَیں نے یہ منظر دیکھ کر یقین کر لیا کہ میرے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" قدر و منزلت میں سب سے بڑھ کر ہیں اور متعجب تھا کہ یہ کتنی بڑی عظمت و جلالتِ شان کا مظاہرہ ہے تو ناگہاں کسی نے مجھے پاؤں کی ٹھوکر ماری جس کی ضرب سے مَیں بیدار ہو گیا تو دیکھا کہ وُہ مسجدِ اقصیٰ کا منتظم تھا جو قندیلیں روشن کرتا تھا۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ کیا تعجب کرتا ہے کہ یہ سب حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نُور سے ہی تو پیدا ہوئے ہیں۔ یہ سُن کر مجھ پر کیفیت طاری ہو گئی اور جب مجھے افاقہ ہُوا تو مَیں نے منتظم کو تلاش کیا مگر اُسے نہ پایا۔ "تفسیر روح البیان ج ۳"

"آپ درُود شریف کے عامل تھے اور روزانہ چالیس ہزار مرتبہ درُود شریف پڑھتے۔"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ اَلشَّیخ سیّدی احمد الکبیر ابُوالحسن رفاعی شافعی قُدِّسَ سِرُّہُ الْاَقْدَسُ ط
وفات ۵۷۸ھ

○ آپ کا سلسلہ نسب اُنیس واسطوں سے مولائے کائنات سیّدنا علی مرتضٰی کرّم اللہ وجہہُ الکریم سے ملتا ہے اور آپ نجیب الطرفین سادات کرام سے ہیں اور اپنے زمانہ کے مشہور اولیاء، فقیہہ اور محدّث تھے۔ عزّتِ نسبِ محمّدیہ سے مفتخر اور شرفِ ولائیتِ احمدیہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام سے ممتاز و معزّز تھے۔ ۵۵۵ھ ہجری المقدّسہ میں حج بیت اللہ شریف کی سعادت کے بعد مدینۃ الرّسُول بارگاہِ رحمتِ عالم و عالمیان "صلی اللہ علیہ وسلم" حاضر ہُوئے تو مواجہہ شریف کے سامنے ادباً کھڑے ہو کر عرض کیا۔ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا جَدِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط تو روضۂ اطہر سے ندا وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ کو سُنا تو قلبی کیفیت اور عشق و محبّت سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے اور وفورِ شوق اور جذبۂ ذوق سے والہانہ فی البدیہہ یہ اشعار زُبان پر جاری ہو گئے۔ اور مؤدّبانہ انداز میں عرض کئے ؎

فِیْ حَالَۃِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُہَا — تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ وَھِیَ نَائِبَتِیْ
ھٰذِہٖ نَوْبَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ — فَامْدُدْ یَدَیْکَ لِکَیْ تَحْظٰی بِہَا شَفَتِیْ

۶

؎ مَیں دُوری کی حالت میں آستانہ بوسی کے لیئے اپنی رُوح کو بھیجا کرتا وُہ سرزمین پاک کو چُومتی اور پھر سلام "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

○ اتنا عرض کرنا تھا تو ظَهَرَتْ لَهٗ يَدُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم "فَتَقَبَّلَهَا" تو رؤف رحیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شانِ رحمت سے اپنا دستِ مُبارک باہر نکال دیا اور آپ نے کمال اَدب و محبّت سے مُصافحہ کیا اور بوسہ دیا نبیُّ الرّحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معجزہ کو نوّے ہزار آدمیوں نے دیکھا اور زیارت کی اِن میں حضور غوثُ الثقلین بھی موجود تھے۔ آپ کا مقبرہ عراق کے علاقہ واسطہ بطائح، مقامِ حسن اُمّ عبیدہ میں بوسہ گاہِ خلائق و ملائک ہے۔ "نزہۃ المجالس"

☆ بعینہٖ ایسا واقعہ بہجۃُ الاسرار شریف میں غوثُ الثقلین شہنشاہِ ولائیت سرکار ابو محمّد، عبدُ القادر جیلانی قُدّسَ سِرُّہُ النّورانی کا امام ابُو الحسن السیّد نورُ الدّین علی قُدِّسَ سِرُّہُ الجلی نے لکھا ہے۔ وَاللّٰہُ تعالیٰ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہُ الْاَعْلٰی بِالصَّوَابِ ط "تفریحُ الخاطر شریف"

☆ اَلشّیخ آدم بَنُوری نقشبندی مُجدّدی علیہ الرّحمۃ الباری ط

○ امام رَبّانی سرکار مُجدّد الفِ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیض یافتہ، منظورِ نظر اور اَجلّہ خُلفاء سے ہیں۔ جب مدینہ منوّرہ علیٰ دربارِ رسُول " صلی اللہ علیہ وسلم" پر حاضر ہُوئے تو روضۂ اطہر کے سامنے کھڑے ہوکر دو شعر پڑھے تو دروازہ از خود کھُل گیا اور آپ اندر گئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ مُبارک باہر نکال کر شیخ کو دست بوسی کی سعادت بخشی یہ واقعہ وہاں موجود تمام حاضرین نے دیکھا۔ "روضۃُ القیّومیہ صفحہ ۵۴۹"

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

☆ السیّد نورُ الدّین یحییٰ شریف علیہ رحمۃُ اللّطیف نے اپنے والد قُدّس سِرُّہُ الماجد کے متعلّق لکھا

○ جب روضۂ مُقدّسہ پر حاضر ہُوئے تو بارگاہِ رحمت میں نہایت اَدب سے صلوٰۃ و سلام پیش کیا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ تو سارے مجمع نے جو وہاں حاضر تھے سُنا کہ روضۂ اطہر سے وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ يَا وَلَدِيْ ط کی آواز آئی۔ ایسے کثیر واقعات مقبولانِ بارگاہ سے منقول اور معمول ہیں۔

بقیہ حاشیہ ـــ ے آپ فنا فی الرّسول بارگاہِ محبوب کے ہمہ وقت حضوری، اور عامل درود پاک تھے۔

عرض کرتی تھی۔ اب مَیں خود بارگاہِ رحمت میں حاضر ہو گیا ہُوں۔ دستِ مُبارک نکالئے تاکہ میرے ہونٹ اُن کو چوم کر حظ پائیں اور اَنوار سے بہرہ مند ہوں۔ ے آپ کی قبر جنّتُ البقیع سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پائنتی ہے۔

دو جہاں فدا تیرے نام پر ہے سکون فزا تیرا نام بھی — تیری ذات پر ہو درود بھی تیری ذات پر ہو سلام بھی
مجھے اپنی تابشیں کر عطا تو ہے میرا ماہِ تمام بھی — ہے لُٹی لُٹی میری صبح بھی ہے بُجھی بُجھی میری شام بھی
تیرا راز کیا کوئی پا سکے تیرا جلوہ کیا نظر آسکے — کہ حریمِ ناز کی خلوتوں میں ہے تجھ کو اذنِ خرام بھی

جہاں عشق بھی ہے سجود میں جہاں حسن بھی ہے نیاز میں
اُسی بارگاہِ جمال کا میں ہوں ایک ادنیٰ غلام بھی

☆ قطبُ الاقطاب غوث اُولی الالباب عُروۃ الوثقیٰ خواجۂ خواجگان **محمد معصوم قیوم ثانی** قدّسنا اللّٰہ بسرّہ السامی ؎

○ جب روضۂ مطہرہ میں حاضر ہوئے تو سلام عرض کیا تو روضۂ مقدسہ سے جواب آیا وعلیک السلام ؎ کتنے خوش بخت ہیں۔ جو "بقول" "الشیخ ابو نصر کرخی، الشیخ ابو بکر محمد البکری، الشیخ ابراہیم بن شیبان علیہم الرحمۃ والرحمان حریمِ ناز سے جواب سلام پاتے۔" الحمد للّٰہ تعالیٰ"

بہر سلام مکن رنجہ در جواب آن لب
کہ صد سلام مرا بس یکے جوابِ تو

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆۵ الشیخ الکبیر حضرت ابراہیم بن ثابت علیہ الرحمۃ ؎ المتوفی ۳۰۰ھ

○ مشہور بزرگ مکۂ معظمہ میں قیام پذیر تھے اور ساٹھ سال سے لگاتار حج بیت اللّٰہ شریف کے بعد بارگاہِ رسالت میں مدینہ منورہ حاضر ہوا کرتے اور حضور ﷺ کے ہاں بطورِ مہمان رہا کرتے — اور حضور ﷺ بھی اُن کو خصوصیت سے نوازتے عجیب شان محبوبانہ ادا رکھنے والے بزرگ تھے۔ شب و روز دس ہزار درود پاک پڑھا کرتے۔

ایک مرتبہ بوجہ بیماری حاضر المدینۃ المنورہ نہ ہو سکے تو مکۂ معظمہ میں ایک رات خواب میں جمالِ بے مثال محبوب ذوالجلال ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابن ثابت! تمہارا انتظار رہا تم نہ آئے تو ہم ملنے کیلئے آگئے۔ بصد کرامت

فَکَانَ عَلَیَّ اَنْ اٰتِیَہٗ وَلٰکِنْ — تَقَدُّمُ وَالتَّقَدُّمُ لِکِرَامٖ
ضروری تھا کہ میں آتا مگر آپ آگئے پہلے — کرم والے نوازش میں ہمیشہ پہل کرتے ہیں

اور جب آنکھ کھلی تو سارا کمرہ خوشبوئے مشک سے مہک رہا تھا اور عجیب حالت

۵ ؏ لقاءُ الخلیل علیہ صلوٰۃ الجلیل — شفاءُ العلیل علیہ سلام الجمیل

طاری تھی اور بیماری سے کامل و مکمل شفا ہوگئی۔

☆ قطبِ وقت الشیخ محمد بن سعید مطرف ۔ اسعدہ اللہ تعالیٰ فی الدارین ط

○ اپنے زمانہ کے مشہور صوفیاءِ عظام اور علماءِ کرام سے تھے فرماتے ہیں۔ میں رات کو سوتے وقت حضور اقدس میں بکثرت درود شریف بھیجا کرتا۔ ایک شب میری قسمت کا ستارا طلوع ہُوا کہ مجھے سرکارِ دو عالم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت ہوئی اور بکمال شفقت سے فرمایا اے محمد بن سعید! اپنا چہرہ میرے پاس لاؤ۔ تاکہ میں اُسے بوسہ سے مشرف کروں اس لئے کہ تم اِس مُنہ سے مجھ پر بکثرت درود شریف پڑھتے ہو تو میں نے اپنا مُنہ اِس قابل نہ سمجھا مگر امتثالِ امر "حکمِ عالی" آگے کر دیا تو آپ نے میرے رُخسار پر بوسہ دیا۔ جب بیدا ہُوا تو سارا گھر مُشک کی خوشبو سے بسا ہُوا پایا۔ آٹھ روز تک میرے گھر سے کستوری کی خوشبو آتی رہی اور عرصہ تک مجھے اپنے رُخساروں سے خوشبو کی لپٹیں آتی رہیں[1]

فَطَابَ بِطِیْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ نَسِیْمُھَا   فَمَا الْمِسْکُ وَالْکَافُوْرُ وَالصَّنْدَلُ

☆ مشہور محدث شاہ عبد الرحیم نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ ط المتوفی ۱۱۳۱ھ

○ ایک دِن رمضان المبارک میں مشقت کی وجہ سے سخت کمزوری طاری ہوگئی، قریب تھا کہ افطار کرلیتا۔ لیکن فضیلتِ رمضان شریف کے فوت ہونے کے خوف سے باز رہا۔ اسی غم کی حالت میں درود پاک پڑھتے پڑھتے اُونگھ آگئی۔ میں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے مجھے بہت لذیذ اور خوشبودار کھانا از قسم پُلاؤ ہندی عطا فرمایا میں نے شکم سیر ہو کر کھایا اور ٹھنڈا پانی پیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی عطا فرمایا تھا۔ پھر بیدار ہوگیا تو نہ بھوک تھی نہ پیاس اور نہ کسی قسم کی تھکاوٹ اور میرے ہاتھ میں ابھی تک زعفران کی خوشبو آرہی تھی اور بعض عقیدت مندوں نے سُنا تو میرا ہاتھ دھو کر تبرکاً اس سے روزہ افطار کیا۔ جس سے اُنکے قلبی احوال کھل گئے ؎

بُرقعہ زعارض بر فگن تا عالمے پیدا شود   بعضے زرو، خلقے زمو، جمعے زلب من از دہن
یک جلوہ شمع رخت اُفتادہ در صحن چمن   یکجا صبا، یکجا خزان، یکجا گل و یکجا سمن

[1] ہوا رسول اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم " کی خوشبو سے مس ہو کر ایسی خوشبودار بن گئی کہ مُشک، کافور، صندل کو مات کر گئی۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ حضرت حاتم اصم بلخی کے متعلق جناب حسن بصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

○ شیخ وقت حضرت شفیق بلخی علیہ الرحمۃ کے مُرید اور خلیفہ تھے ظاہری اور باطنی علوم و معارف پر گہری نظر رکھتے تھے اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوئے تو اتنا عرض کیا کہ اے اللہ سبحانہٗ! ہم لوگ تیرے پیارے نبی کے روضۂ سبز گنبد کی زیارت کو درود شریف کے تحفے لے کر حاضر ہوئے ہیں۔ ہمیں نامُراد واپس نہ کیجیو۔ غیب سے آواز آئی۔ یہاں سے کوئی بے نیل و مرام واپس نہیں جاتا۔ ہم نے تمہیں اپنے محبوب کی حاضری نصیب ہی اس لیئے کی ہے کہ اس کو قبول کریں جاؤ! ہم نے تجھے اور تیرے ساتھ جتنے حاضرین ہیں۔ سب کی مغفرت فرما دی اور تحفوں کو قبول کیا ۔ "مواہب اللدنیہ علی شمائل المحمدیہ"۔

طیبہ کی سمت لے کے درودوں کے ہار پھول ۔۔۔ دُلہن بنی ہوئی میری بھی آہِ سحر گئی

☆ الشیخ سلیمان بن سحیم قدس سرہ النعیم ط "کذا فی الاتحاف"

○ فرماتے ہیں۔ میں خواب میں سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو بارگاہِ رسالت میں عرض کیا۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیْکَ اَلْفَ صَلٰوۃٍ وَّاَلْفَ اَلْفِ سَلَامٍ ط آپ کے اُمتی لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں مختلف ممالک سے دور دراز کا سفر کر کے حاضر ہوتے ہیں اور صلوٰۃ و سلام عرض کرتے ہیں اور مختلف زبانوں اور زمانوں میں اپنی اپنی بولی میں اپنا اپنا حال اور خیال بیان کرتے اور دعائیں مانگتے ہیں۔ کیا آپ اُن سب کو جانتے اور اُن کی زبانوں کو سمجھتے ہیں؟ فرمایا "نَعَمْ" ہاں [1]

اب پھر سے چل اے صبا مدینے میں ۔ کہ دیکھوں جلوۂ خیر الورا مدینے میں

---

[1] عالم علوم الاولین والآخرین حضور صلی اللہ علیہ وسلم "زائر کی حاضری، درود و سلام بلکہ جمیع افعال، اعمال در اقوال، قلبی و روحی، حرکات و سکنات اور منزل بمنزل قیام و ارتحال اور ماشاء اللہ اپنے ہر ایک امتی کو اُس کے چہرے مہرے سے پہچانتے اور درود خواں کی زبان اور قلب کی آواز کو سنتے اور جواب سے مشرف فرما کر سرفرازیاں عطا فرماتے ہیں۔ جواب سلام کا سُننا یا نہ سُننا زائر کے اپنے قلبی احوال پر منحصر ہے۔ ؎

کروں تیرے نام پہ جان فدا بس اک جان کیا دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

ادب سے چومتی تھی چاندنی درِ اقدس　　حیا سے جھومتی دیکھی صبا مدینے میں
خدا گواہ کہ طالع ہے اَوج پر اُس کا　　اُڑا کے لے گئی جس کو ہوا مدینے میں

درِ رسُول سے جو چاہا ، مانگا ، پایا
قبول ہوتی ہے زائر کی ہر دُعا مدینے میں

☆ خُوش قسمت بدّو ! قبرِ اطہر پر حاضر ہُوا اور صلوٰۃ وسلام کے بعد عرض کی۔ یا اللہ! تُو نے غلاموں کو آزاد کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ تیرے محبوب ہیں اور مَیں تیرا غلام۔ اپنے محبوب کی قبرِ اطہر پر مجھ غلام کو آگ سے آزادی عطا فرما۔ غیب سے آواز آئی۔ تم نے تنہا اپنے لیئے آزادی مانگی تمام آدمیوں کے لیئے کیوں نہ مانگی۔ جا۔ ہم نے تجھے جہنّم کی آگ سے آزاد کر دیا اور جنّت عطا کر دی۔ "مواہب اللدنیہ علی شمائل المحمدیہ"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ اَلشّیخ حمّاد ابُوالخیر الاقطع علیہ الرّحمۃ ط (المتوفی ۳۳۲ھ) "حجۃ اللہ العلمین فی معجزات سید المرسلین"

○ تینیات مصر کے مضافات کے رہنے والے مشہور اولیاءِ عظام سے تھے فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ میں جب المدینۃ المنوّرہ حاضر ہُوا تو دو تین دن سے مجھ پر فاقہ تھا۔ تو مَیں نے مواجہہ شریف میں حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام کے بعد عرض کیا یا رسُول اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ اَنَا ضَیْفُکَ اور مسجد نبوی شریف میں ایک طرف بیٹھ کر درود شریف پڑھنے میں مشغول ہو گیا کہ نیند نے غلبہ کیا اور سو گیا تو خواب میں مجھے سَرورِ انبیاء فخرِ اصفیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہُوئی آپ کے دائیں طرف سیّدنا صدیق اکبر اور بائیں طرف فاروقِ اعظم اور مولیٰ علی "رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنھم" (سراپا طہارت)، جلدی جلدی سب سے آگے بڑھ کر میری طرف تشریف لائے اور مجھے فرمایا مَرْحَبًا بِضَیْفِ رَسُوْلِ الرَّحْمٰنِ ط اُٹھ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" تشریف لا رہے ہیں۔ مَیں اُٹھا اور تعظیم بجا لاتے ہُوئے پیشانی مبارک پر بوسہ دیا۔ آپ نے بکمال شفقت سے ایک روٹی عطا فرمائی۔ جو میں نے خواب میں ابھی آدھی روٹی ہی کھائی تھی کہ فرطِ شوق سے میری آنکھ کُھل گئی تو باقی آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔

☆ اَلشّیخ ابُوالجلا علیہ الرّحمۃ کا واقعہ بھی ایسا ہی منقول ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہُ الْاَعْلٰی ط ؎

؎ وفاء الوفاء فی اخبار دار المصطفٰی ط

تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال — جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا
زمین خواں، زمان خواں، زمانہ مہمان — صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ السید ابو محمد عبد السلام حسینی علیہ الرحمۃ الرضوانی فرماتے ہیں۔ "وفاء الوفاء"

○ مجھے مدینہ طیبہ زادہا اللہ شرفاً میں کئی روز سے فاقہ تھا۔ منبر شریف کے قریب دو رکعت نفل ادا کئے اور حاضری بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد میں نے کہا نانا جان مجھے بھوک لگ رہی ہے اور میرا ثرید کھانے کو دل چاہ رہا ہے۔ اَنَا ضَیْفُكَ وَجَزَاءُ الضَّیْفِ اِحْسَانُ اِلَیْہِ ط اور پھر اپنی قیام گاہ پر درود شریف پڑھتا ہوا سو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک سید زادہ مد اللہ ظلہ العالی نے آکر جگایا اور کہا مَرْحَبًا بِضَیْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم"۔ اور پھر ایک پیالہ ثرید کا جس میں خوب گھی اور گوشت تھا اور بہت خوشبودار تھا مجھے دیا اور کہا لو کھاؤ میں نے عرض کیا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں خاندانِ سادات سے ہوں۔ آج ہم نے ثرید پکایا تو سید السادات "صلی اللہ علیہ وسلم" نے مجھے حکم دیا کہ فلاں مقام پر ہمارا مہمان سو رہا ہے اُس کو بھی کھلاؤ۔ لہٰذا کھانا لے کر حاضر ہو گیا ہوں۔

☆ شاہ عبد الرحیم نقشبندی محدث دہلوی علیہ الرحمۃ ط "دُرُّ الثمین فی مبشرات النبی الامین"

○ میں نے خواب میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی حدیث پاک اَنَا مَلِیْحٌ وَّاَخِیْ یُوْسُفُ صَبِیْحٌ "میرا حسن ملیح ہے اور میرے بھائی یوسف علیہ السلام کا حسن صبیح"۔ ملاحت میں عاشقوں کی بے قراری زیادہ ہے بہ نسبت صباحت۔ یوسف علیہ السلام کی زیارت پر مصر کی عورتوں نے انگلیاں کاٹ لیں لیکن محسوس نہ کیا۔ جب سؤال کیا اس امر کا نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" سے تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا۔ میرا جمال لوگوں کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ نے غیرت کی وجہ سے چھپا رکھا ہے۔ اگر آشکارا اور جلوہ گر کما حقہٗ ہو تو اس سے زیادہ حال لوگوں کا ہو جو یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر ہوا تھا۔ اعلحضرت بریلوی نے کیا اچھا اور لطیف موازنہ کیا ہے ؎

حسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں — سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردانِ عرب

عـه قصائد سبعہ معلقہ اپنی فصاحت و بلاغت کے باوجود اس شعر کے سامنے ہیچ ہیں۔ عزیز مصری علیہ السلام کے جمال باکمال کو دیکھ
بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆۹ اَلشَّیخ ابُوسعید خیّاط قُدِّسَ سِرُّہُ الْقُدُّوْس ؕ

○ مُلکِ مصر میں ایک شخص ابُوسعید خیّاط تھا وُہ بہت یکسُو رہتا اور لوگوں سے میل جول نہ رکھتا اچانک اُس نے ابنِ رشیق علیہ الرحمۃ کی مجلس میں کثرت سے جانا شروع کر دیا اور بہت اہتمام سے جایا کرتا اور بوقتِ حاضری نہایت ہی تعظیم و آداب بجالاتا اور پُرسکون رہتا کسی قسم کی حِس و حرکت نہ کرتا۔ لوگوں کو تعجب ہُوا۔ آپ نے بتایا کہ میں حضور نُصلِّی وَنُسلِّم علیہ کی زیارت سے مُشرّف ہُوا ہوں تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے مجھے حُکم دیا کہ اُن کی مجلس میں جایا کرو وہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف بھیجتا ہے اور اسی شرف کی سرشاری میں مست، رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی ؎

هوتے ہی قیدِ تن سے رہا اپنے گھر گئی ‎ مہجور رُوح تا درِ خیرُ البشر گئی
اختر ہے میرے ہاتھ میں دامانِ مُصطفٰے ‎ دُنیا سنور گئی مِری عُقبےٰ سنور گئی

☆ تاجُ العارفین ابُوالوفاء علیہ الرّحمۃ والغفران ؕ المتوفی ۔۔۔ "وفاء الوفاء فی اخبار دار المصطفٰے"

○ فرماتے ہیں۔ جب میں حجِ بیتُ اللہ شریف کے ارادہ سے چلا تو کثیرُ التعداد عقیدت والوں نے مجھے رخصت کیا تو اُن میں سے ایک نے مجھے کہا کہ جب تم المدینۃُ المنوّرہ حاضر ہو تو حضورِ انور "صلی اللہ علیہ وسلم" و شیخین کریمین کی خدماتِ عالیہ میں میرا سلام عرض کرنا۔ جب شہر مدینہ منوّرہ پہنچا تو مَیں مطلقاً بھول گیا اور مجھے یاد تک نہ رہا۔ جب واپس ذُوالحلیفہ پہنچا تو مجھے یاد آیا تو مَیں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم چلو مَیں ایک چیز بھول آیا ہوں اور واپس جا رہا ہوں تم میرے اُونٹ اور سامان کا خیال رکھنا اور مَیں تمہیں مِل جاؤں گا۔

مَیں یہ کہہ کر واپس المدینۃُ المنوّرہ لوٹ آیا اور اُس شخص کا بارگاہِ رسالت اور حضرات شیخین کریمین کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو اُس وقت رات ہو چکی تھی تو مَیں شب کو وہیں سو گیا تو مجھے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" اور شیخین کریمین کی زیارت ہُوئی تو دیکھا

بقیہ حاشیہ

کر بے اختیاری میں اُنگشتِ زنان صرف ایک بار کٹیں لیکن محبوبِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پہ مردانِ عرب و عجم کا سر کٹانا ارادہ، مرضی سے، دوام و استمرار ہے جس نام کی یہ تاثیر ہو وہاں جلوہ بہجت کی تجلّیوں کا کیا عالم ہوگا۔ لفظی تقابل درجہ کمال پر ہے۔ ۱۲ منہ،

سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اشارہ کرکے کہہ رہے ہیں یارسُولَ اللہ صلّی اللہ علیک وسلّم یہ ہے وُہ شخص تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میری طرف تشریف لائے اور فرمایا اے ابُوالوفاء میں نے عرض کیا فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ، جَدِّيْ وَعِرْضِيْ یا رسُولَ اللہِ صلّی اللہ علیک وسلّم میں تو ابُوالعبّاس ہُوں فرمایا نہیں تم آج سے ابُوالوفاء ہو اور پھر میرا ہاتھ پکڑا تو میری آنکھ کھل گئی تو دیکھا کہ میں مکّہ معظمہ بیتُ اللّٰہ شریف کے صحن میں ہُوں اور ابھی تک میرا قافلہ نہیں پہنچا تھا۔ سینکڑوں میلوں کا سفر ایک نگاہ سے طے کرا کر کعبۃُ اللہ پہنچا دیا۔

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

☆۱۰ اَلشّیخ تاجُ الدّین قلعی حنفی اطنت اللہ تربتہٗ ط «وفاءُ الوفاء فی اخبار دار المصطفٰے»

○ فرماتے ہیں۔ میں ایک دفعہ سخت بیمار ہوگیا اور بیماری لمبی ہوگئی۔ ضُعف سے ہلنے جُلنے کے قابل نہ رہا۔ اسی حالت میں ایک روز خواب میں سیّدالکائنات "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم" کو دیکھا فرمارہے ہیں ایک مُرغی پر پورا قرآن پاک پڑھ کر دَم کیا جائے۔ پکا کر کھانے سے اس مرض سے شفا کلّی ہوگی۔ میں نے بیدار ہوکر پُختہ ارادہ کرلیا کہ اس کے موافق عمل کروں گا۔ لیکن خُدا کی قُدرت کہ میں بھُول گیا۔

پھر دوسری رات سویا تو مجھے امامُ المحدّثین سیّدنا محمّد بن اسمٰعیل بخاری قُدّس سرّہُ الباری کی خواب میں زیارت ہُوئی اور میری طرف تشریف لائے اور اپنے دستِ مُبارک سے ایک کیتلی رکھی اور اس کے نیچے آگ جلائی۔ مُرغی تیّار کی اور میرے سامنے رکھ دی۔ تو فرمایا اس مطبوخ کو کھاؤ کہ میں نے اس پر پُورا قرآن مجید پڑھا ہے تو میں نے اُسے خواب میں ہی کھایا اور اُسی دم تندرُست ہوگیا۔ میرے اوپر بیماری کا کوئی اثر نہ رہا اور میں صُبح صحیح و سلامت اُٹھ کھڑا ہُوا مجھے ازالۂ مرض سے زیادہ اس امر کی خُوشی تھی کہ سیّدنا امام بخاری علیہ الرّحمۃُ البارِی نے فقیر پر اس درجہ تلطّف فرمایا کہ بہ نفسِ نفیس تشریف لائے اور تبرّک کھلایا۔ اس سعادت کی وجہ یہ تھی کہ میں بیتُ اللہ شریف میں مالکی مُصلّی پر بیٹھ کر بڑے اہتمام سے "صحیحُ البُخاری شریف" کا درس حدیث دیا کرتا تھا۔ بعد از فراغت ہمہ وقت درُود شریف میں مشغول رہتا کہ درُود شریف انعاماتِ الٰہیّہ کا گنجینہ ہے

۵ لقاءُ الخلیل شفاءُ العلیل ط

☆ علامہ امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی" علیہ الرحمۃ الرحمانی ط "مواہب اللدنیہ علی شمائل المحمدیہ"

○ فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ میں اس قدر سخت بیمار ہو گیا کہ طبیب علاج سے عاجز آ گئے اور کئی سال مسلسل بیمار رہا۔ ایک مرتبہ مکہ معظمہ میں بحضور مجیب الدعوات ط، النبی الاعظم، "صلی اللہ علیہ وسلم" کے وسیلہ جلیلہ سے دعا کی اور درود شریف پڑھتے پڑھتے مجھ پر غنودگی نیند طاری ہو گئی تو میں حضور سرکار مدینہ، سرور سینہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خواب میں زیارت سے مشرف ہوا تو آپ نے ایک کاغذ دیا۔ جس پر لکھا تھا "یہ دوا کا نسخہ احمد قسطلانی کے لیئے ہے۔" اتنا سنا تھا کہ اچانک بیدار ہو گیا تو لاعلاج مرض سے شفا پا چکا تھا اور جب کبھی اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو خوشی سے پھولا نہیں سماتا ؎

درد مند عشق را دارو بجز دیدار نیست　　از سر بالین من برخیز اے نادان طبیب

☆ الشیخ الکبیر ابو محمد اشبیلی علیہ الرحمۃ ربی العظیم ط

○ فرماتے ہیں۔ میں غرناطہ میں ایک ایسے شخص کے ہاں مہمان ہوا۔ جو لاعلاج قرار دیا جا چکا تھا۔ معالج اور بیمار دونوں مایوس ہو چکے تھے تو اس بیمار کے ایک خادم ابن ابی الخصال نے درگاہ مولی الملوین بارگاہ شفاء الدارین "صلی اللہ علیہ وسلم" میں ایک عریضہ لکھا۔ جس میں آقا کی بیماری اور شفا طلبی کا ذکر تھا اور ایک قافلہ کے زائر کے ہاتھ المدینۃ المنورہ ارسال کر دیا۔ جونہی وہ غرناطہ سے المدینۃ المنورہ پہنچا اور وہ خط دربار شاف وکاف "صلی اللہ علیہ وسلم" میں پڑھا تو عین اسی وقت بیمار کو غرناطہ میں شفا ہو گئی۔ کہ "یاد حبیب ﷺ پیغام شفا بن گئی"۔ ؎

اب کہاں جائیں سرکار تمہارے در سے ہم　　بے ٹھکانوں کو ٹھکانہ مل گیا
جب لپٹ کے روئے اُن کے در سے ہم　　دیکھ لینا سب شفائیں مل گئیں

صَلَّى اللهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

☆ (۱۱) الشیخ ابو الخیر حافظ شمس الدین علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ الباری ط

○ الشیخ احمد بن ارسلان کے ایک شاگرد کا بیان ہے کہ مجھے خواب میں حضور سرور کونین، مولی الملوین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت عظمیٰ نصیب ہوئی اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خدمت عالیہ میں یہ کتاب "القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع" پیش کی گئی۔

؎ امام نبیل محدث جلیل شارح بخاری ۲۸ جمادی الاولیٰ ۸۹۲ھ شب دوشنبہ :-

۸

تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اِس کو بہت پسند کیا اور خوشی کا اظہار فرمایا۔ اُن کا یہ خواب سُن کر مجھے بہت خوشی اور مسرّت حاصل ہوئی اور اِس سعادت سے آنسو اُمڈ آئے ؎۱

○ یہ فقیر غفرلہٗ مُجیبُ الدَّعواتِ وَالتَّحِیَّاتِ کے فضل وکرم سے اُس کے محبوب پاک شاہِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہِ رحمت میں "تحفۃُ الصَّلوٰۃِ اِلَی النَّبِیِّ المُختار" پیش کرتا ہے "شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا"۔ ورنہ کیا مجال اور کیا بساط کہ سیّدُ الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کے دربارِ کریمی میں آپ کے مرتبہ کے لائق کوئی تحفہ پیش کر سکے۔ ہم اُس کے عاجز بندے اُسی سے عرض گزار ہیں۔ اے اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ! بارگاہِ محبوبی کے لیئے یہ تحفۃُ الصَّلوٰۃ اپنے کرم وفضل سے قبول فرما اور یہ ضعیف بادیدۂ گریاں و دلِ بریاں تیرے پیارے محبوب پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فیضِ برکات اور نظرِ عنایات سے قبولیّت اور بشارت کی اُمّید رکھتا ہے کہ اِس در سے کوئی نامُراد نہیں لوٹا ؎ "بریں مژدہ گر جان فشانم رواست"

الٰہی غنچۂ اُمّید بکشا گُلے از روضۂ جاوید بنما

☆ اے مخاطب! اپنے حبیبِ پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فضائل خصائل اور شمائل کا ذکر محبت سے کیا کر اور سُنا کر۔ دل وجان سے ہمہ وقت آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" پر تحفہ دُرود شریف بھیجتا رہا کر۔ اِس لیئے کہ تیرا یہ تحفہ دُرود شریف حضور اقدس "صلی اللہ علیہ وسلم" میں پہنچتا ہے اور شرفِ قبولیّت پاتا ہے جس نے بھی صلوٰۃ و سلام بر سیّدُ الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا شعار اور وظیفۂ حیات بنایا وُہ دو جہان میں کامیاب ہوگیا۔ دُرود شریف ہمیشگی اور استقامت سے پڑھنے والے پر لازم ہے۔ کسی حالت میں بھی ناغہ

؎۱ علاّمہ سخاوی کی یہ مشہور ومعروف اور مقبول کتاب فضائل دُرود شریف پر مشتمل ہے نیز گُلستان بوستان الشیخ سعدی شیرازی جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، فنافی الرّسول علاّمہ یوسف نبہانی، الشفا بتعریف حقوق المصطفٰے قاضی عیاض مالکی اور مکتوبات قدسی آیات حضرت مجدد الالف ثانی الشیخ احمد الفاروقی قدس اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ اسرارہم النورانی کی یہ کتب بارگاہ سیّدُ الابرار علیہ الصلوٰۃ والسلام من الملک الجواد میں مقبول ہیں خدا کرے کہ اِس خاکپائے مقبولانِ نگاہ کا یہ تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار بھی یہ سعادت پائے نہایت جدوجہد سے اضعف العبید نے ان اولیائے کاملین کے انوار وفیوضات کے باغیچوں سے پھول چُن چُن کر یہ گلدستہ سجایا ہے جو الحمد للہ کتاب وسُنّت کی روشنی سے مُبیّن۔ فوائد صلوٰۃ، فضائل سلام سے مزیّن، آدابِ محبت کا مُرقّع اور ذکرِ رسول "صلی اللہ علیہ وسلم" دُرود شریف سے مُرصّع ہے۔ ؎

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا بِجَاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَحْبَابِہٖ وَسَلَّمَ ؎

نہ کرے اور وقتِ مقررہ پر پڑھے کہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو اس تحفہ کا انتظار ہوتا ہے اور اپنے اُمتی کو عالمِ مشاہدہ میں بُلایا اور نوازا جاتا ہے۔ زہے نصیب [۱]

جان ہے عشقِ مصطفےٰ روز فزوں کرے خُدا ۔۔۔ جس کو ہو درد کا مزا نازِ دوا اُٹھائے کیوں
پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں جگ کی کھائے کیوں ۔۔۔ دل کو جو عقل دے خُدا تیری گلی سے جائے کیوں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ ظُھُوْرُہٗ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

---

[۱] الشیخ مُحقق علی الاطلاق، برکۃُ النّبی فی الہند سندُ المُحدّثین مولانا عبدُالحق مُحدِث دہلوی علیہ الرّحمۃُ القوی کو قیامِ المدینۃ المنورہ خواب میں سرورِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" نے حکم فرمایا مُلک ہند جا کر علمِ حدیث کی اشاعت کرو۔ لیکن فقراء سے ملتے رہنا۔ عرض کیا یارسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ بغیر حضوری آستانہ عالیہ میری زندگی کیسے کٹے گی۔ ارشاد ہُوا رات بعد نمازِ عشاء درود شریف پڑھ کر مُراقب ہُوا کرنا۔ ہمارے حضور پہنچ جایا کرو گے۔ بہ تعمیلِ ارشادِ عالی عازمِ ہند ہُوئے۔ تو راہ میں ایک مقام پر ایک فقیر کو ملے۔ اُس پیرِ رند مشرب نے صراحی سے ایک جام نکال کر خود پیا اور دُوسرا شیخ کو پیش کر دیا۔ آپ نے فرمایا۔ مَیں نہیں پیتا میرے واسطے یہ حرام ہے۔ اُس نے کہا پی لو ورنہ پچھتاؤ گے۔ جب اپنی قیام گاہ پر پہنچے تو رات مُراقب ہُوئے تو دیکھا کہ خیمہ رسُول الثقلین "صلی اللہ علیہ وسلم" کے قریب وُہ فقیر لٹھ لئے کھڑا ہے اور آگے جانے نہیں دیتا ناچار واپس آئے دوسرے روز اُس کے پاس گئے تو پھر اُس نے جام پیش کیا تو آپ نے انکار کیا اور فرمایا تیرے حکم سے خُدا کا حکم افضل ہے۔ اُس نے کہا پی لو ورنہ پشیمانی اُٹھاؤ گے پھر رات کو فقیر کو سدِّ راہ پایا۔ تیسرے روز بھی ایسا ہی ہُوا اور وُہ لٹھ لے کر مارنے کو دوڑا تو آپ نے فرمایا خبردار جو اس طرف قدم اُٹھایا اُس وقت عالمِ اضطراب و اضطرار میں آپ کی زُبان سے نکلا یارسُولَ اللہِ اَلْغِیَاث صلی اللہ علیک وسلم تو حضور غیاثُ الدّارین، مُغیثُ الملوین "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنے یارِ وفا سے فرمایا۔ دیکھو میرے عبدُالحق کی آواز ہے۔ وُہ تین روز سے غیب ہیں کیا بات ہے تو جناب صدیق رضی اللہ عنہ نے مولانا کو بحضور پیش کر کے سارا واقعہ عرض کیا تو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اس رند مشرب فقیر کو فرمایا۔ "اُخْرُجْ یَا کَلْبُ" کُتّے یہاں سے نکل جا۔ تو صبح فقیر کے حُجرہ میں تشریف لے گئے دروازہ بند تھا۔ دو چار مُرید بیٹھے تھے فرمایا تمہارا پیر کہاں ہے تو اُنھوں نے دروازہ کھولا تو پیر ندارد حیران ہُوئے تو شیخ نے فرمایا کوئی جانور اندر سے تو نہیں نکلا کہنے لگے ایک کُتا نکلا تھا تو آپ نے فرمایا بس وُہی تمھارا پیر تھا اور رات والا قصہ سُنایا اور مُریدین تائب ہو گئے "تلخیص تذکرۂ غوثیہ"

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَنْہِیّاتِ دُرُود وسَلام

وُہ مقامات جہاں دُرود شریف نہ پڑھا جائے

قرآنِ پاک:۔ پ۲۸ سورۃ الحشر آئیتِ کریمہ ،

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ ج وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا ج

جو کچھ تمھیں رسُول دیں وُہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

○ دانائے سُبل، فخرِ رُسل مُطاعِ کُل صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ جو تجھے دیں وُہ لے لو اور جس سے روک دیں رُک جاؤ۔ امر اور نہی دونوں پر عمل اطاعت اور اتباع ہے جہاں کرنا، افضل ہے وہاں کرو اور جہاں رُکنا افضل ہے وہاں رُک جاؤ۔ اربابِ بسط وکُشا و اَولیاءِ عظام اور اربابِ علم وادب عُلمائِ کرام نے فرمایا ہر شئ کا اپنا ایک مقام اور محل ہوتا ہے۔ جہاں شریعتِ غرّاء نے منع فرمایا۔ وہاں نہ کرنا اطاعت ہے جیسے سجدہ بوقت زوال یا روزہ عیدین اور ایامِ تشریق۔ یا ہر وُہ مقامات جہاں کوئی مانع شرعی ہو یا شائبہ بے ادبی۔ وہاں بتقاضائے غائیت ادب و تعظیم دُرود شریف نہ پڑھے۔ شارع عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نے جیسا فرمایا ویسا کرے مثلاً

(۱) بے وُضو دُرود شریف نہ پڑھے۔

☆ مولوی معنوی جلالُ الدین رُومی رَوَّحَ اللّٰہُ رُوحَہٗ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

○ ایک روز سُلطان محمود غزنوی[۱] نے طہارت خانہ میں سے آواز دی اے ایاز کے بیٹے! پانی لاؤ۔ ایاز کو یہ سُن کر افسوس ہُوا کہ شائد میرے بیٹے سے کوئی قصور سرزد ہُوا ہے۔ جس کے

۳

۱؎ جناب الشیخ فریدُ الدین عطار علیہ الرحمۃ نے تذکرۃ الاولیاء، فارسی میں لکھا کہ سُلطان محمود غزنوی، مشہور اولیاء سیدنا ابُو الحسن علی بن احمد خرقانی اُویسی علیہم الرحمۃ کے مُرید تھے۔ آپ نے خرقۂ ارادت سُلطان کو عطا فرمایا۔ یاد رہے۔ خرقۂ بیعت، ارادت یہ مُرید کو اپنے مُرشد سے ہی ملتا ہے۔ خرقۂ تبرّک یہ کئی جگہوں سے لینا جائز ہے اور خرقۂ عقیدت

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

سببب سے نام نہیں لیا گیا۔ جب بادشاہ فارغ ہوئے تو ایاز کو متفکر پایا تو پوچھا۔ پریشانی کی وجہ کیا ہے ؟ ایاز نے عرض کیا حضور آج آپ نے میرے بیٹے کو نام سے نہیں پکارا۔ مبادا کہ اس سے کوئی قصور یا سوءِ ادبی ہوگئی ہے۔ سُلطان نے مسکرا کر فرمایا۔ ایاز خاطر جمع رکھ تیرے بیٹے سے کوئی قصور نہیں ہُوا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ تیرے بیٹے کا نام محمدؐ ہے اور حدیثِ پاک میں نبی پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا ہے جو اللہ سُبحانہٗ کا نام لے تو جلّ شانہٗ کہے اور جو میرا نام پاک لے یا سُنے تو دُرود شریف " صلی اللہ علیہ وسلم " پڑھے۔ اگر ایسا نہ کرے تو وُہ زمرۂ بخیلوں میں داخل کیا جائے گا۔ میرا اُس وقت وضو نہ تھا اور میں شرمایا کہ بے وضو یہ مبارک نام لوں۔ کیونکہ تیرا بیٹا ہمنام ہے میرے پیارے رسُول اللہ کے محبوب محمدٌ مُصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا۔ اس لیئے میں نے تیرے بیٹے کا نام نہیں لیا کہ ہمہ وقت با وضو رہنا بزرگانِ دین کا طریقہ ہے۔ ؎

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب ہنوز نامِ تو بُردن ادب نمے دانم

(۲) سجدے میں درُود شریف نہ پڑھے ؎۱

(۳) ننگے بدن، ننگے سر، جُنبی اور غسل کے وقت درُود شریف ؎ نہ پڑھے۔

؎ بلکہ کلمہ طیبہ بھی نہ پڑھے صرف تسمیہ پڑھے۔ اور ذبیحہ میں تسمیہ نہ پڑھے۔ العنہ

بقیہ حاشیہ

بھی کئی شیوخ سے لینا صحیح ہے اور یہ سب فیض اپنے مُرشدِ کامل کی طرف سے سمجھے۔ الغرض آپ کی دُعا اور خرقہ کی برکت سے کُفرستان ہند میں سومنات کا مندر فتح ہُوا اور اسلام کا جھنڈا لہرایا اور بُت شکن کا خطاب پایا۔ ایک روز سُلطان کو خواب میں خواجہ قطبُ الاقطاب کی زیارت ہُوئی تو آپ نے فرمایا اے محمُود! آبروئے خرقۂ ما بردی بربارگاہِ حق کہ اگر دراں ساعت درخواستی جملہ کُفار را اسلام روزی کردے۔ اے محمُود! تُم نے دربارِ الٰہی میں ہمارے جُبّہ کی قدر نہ کی اگر تُم چاہتے تو تمام کافروں کے لیئے اسلام کی درخواست کرتے تو پاتے۔ آپ حضُور " صلی اللہ علیہ وسلم "، پر روزانہ ایک لاکھ مرتبہ درُود شریف بھیجا کرتے اور آپ خاص مُقرّبین حضوری سے تھے۔ دُنیا میں بھی شہنشاہ اور دین میں بھی شہنشاہ درُود شریف لکھی آپ کو حضُور " صلی اللہ علیہ وسلم "، نے خواب میں عطا فرمایا تھا۔ آپ کے ادب کا یہ عالم تھا کہ کبھی بے وضو نہ ہوتے۔ تاکہ نامِ اقدس لینے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

؎۱ سجدہ بارگاہِ الُوہیت کی غایت تعظیم اور بندہ کا انتہائی اظہارِ تذلل ہے اور درُود شریف میں مقصود اظہارِ عظمت و رفعت شانِ محبوب " صلی اللہ علیہ وسلم " ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک رکوع کی حالت میں نہ پڑھے۔ عظمتِ قرآن کے خلاف ہے۔ ۱۲ منہ سلمہٗ ربہٗ سُبحانہٗ ط

(۴) حقّہ، سگریٹ یا جن چیزوں کے کھانے سے بدبُو یا کراہت پیدا ہو ۔؎۱

(۵) جس جگہ جاندار کی تصاویر یا کُتّا ہو۔ یہ مقامات نجس ہیں ؎۲

(۶) جانور ذبح کرتے وقت کہ ظہُور شانِ قہّاری وجبّاری ہے ؎۳

(۷) مقامِ تعجّب یا ٹھوکر کھا کر گرتے وقت، چھینک کے وقت درُود شریف نہ پڑھے ؎۴

(۸) کسی چیز کی فروخت کی تشہیر کے وقت، درُود شریف نہ پڑھے

(۹) گندی جگہوں کھٹیکوں، رُوڑیوں، بدبُودار مقامات، گلیوں بازاروں میں۔

(۱۰) حالتِ نماز میں، تلاوتِ قرآن پاک اور خطباتِ رفیعہ حج شریف، جمعۃُ المبارک ؎۵

سے طبیعت کی اُکتاہٹ، تھکاوت، غلبۂ سُکر، سُستی، حالتِ مشکوک، مدقوق، غیر شرعی انداز۔ العنم

ع۱ مُرشدی کامل السیّد نُور الحسن بخاری قُدّس سرّہٗ الباری حقّہ پینے والوں کو درُود شریف کی اجازت نہیں دیتے تھے کہ یہ مُنہ درُود شریف کے قابل نہیں۔ امامُ الہند شاہ ولیُّ اللہ محدّث دہلوی علیہ الرّحمۃ "دُرُّ الثّمین فی مُبشّراتِ النّبیّ الامین" میں لکھتے ہیں مجھے میرے والد مُحترم نے خبر دی کہ میرے دوستوں سے ایک شخص حُقّہ خود تو نہ پیتا تھا لیکن اُس نے حُقّہ مہمانوں کے لیئے بنا رکھا تھا تو اُس نے خواب میں نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم کو دیکھا کہ تشریف لائے اور اُس کی طرف سے مُنہ پھیر لیا اُس نے عرض کیا۔ یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم مجھ سے کیا خطا ہُوئی ہے۔ فرمایا تیرے گھر میں حُقّہ ہے وُہ ہم کو بُرا معلوم ہوتا ہے۔

ع۲ لَا یَدْخُلُ الْمَلَآئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا صُوْرَۃٌ "اَوْ کَمَا قَالَ" (الحدیث المبارک) ملائکہِ رحمت اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کُتّا یا تصویر، بُت یا مُورتیاں ہُوں اور درُود شریف پڑھتے وقت ملائکہ رحمت کا نزُول ہوتا ہے۔ وُہ اِن مقامات سے دُور رہتے ہیں۔ یہ مقامات نحس بھی ہیں اور نجس بھی!! ابنِ ماجہ عن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ،،

ع۳ "کتابُ الشفا" ابنِ حبیب علیہ الرّحمۃ سے مروی ہے کہ عُلماء ذبح کے وقت درُود شریف سے منع کرتے یا مکرُوہ جانتے۔ جانور ذبح کرتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے، اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بھی نہ پڑھے کہ یہ مقام ظہُورِ صفاتِ رحمت نہیں۔

ع۴ ابنِ عاصم علیہ الرّحمۃ سے مروی ہے کہ چھینک کے وقت درُود شریف نہ پڑھے بلکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے کہ جب حضرت آدم علیہ السّلام کو چھینک آئی تو تعلیمِ الٰہی سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا اور جبرائیل علیہ السّلام نے یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہا یہ سُنّت مؤکّدہ ہے۔

ع۵ آیتِ سجدہ تلاوت پڑھے یا سُنے تو سجدہ تلاوت واجب ہے بعینہٖ اسم پاک لے یا سُنے تو درُود شریف ضرُور پڑھے مگر ان مقامات پہ درُود شریف نہ پڑھے۔ حرمین شریفین میں خُطبہ جمعۃُ المُبارک اور عیدین سعیدین پر خطیب سے نامِ اقدس سُنتے ہی بُلند آواز سے درُود شریف پڑھتے ہیں اور حرمین طیّبین گُونج اُٹھتے ہیں۔ عُلماءِ احناف کے نزدیک درُود شریف

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

۳

عیدین سعیدین میں نامِ اقدس و اطہر "صلی اللہ علیہ وسلم" سُنے یا لے تو درُود شریف نہ پڑھے۔
قرآنِ پاک میں اسمِ پاک پانچ مقامات میں آیا ہے ؎

۱ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ؕ — پ۴ سورۃ اٰلِ عمران آیتِ کریمہ ۱۴۴ "صلی اللہ علیہ وسلم"

۲ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ — پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیتِ کریمہ ۴۰ "صلی اللہ علیہ وسلم"
رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط

۳ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط — پ۲۶ سورۃ الفتح آیتِ کریمہ ۲۹ "صلی اللہ علیہ وسلم"

۴ نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ — پ۲۶ سورۃ محمد آیتِ کریمہ ۲ "صلی اللہ علیہ وسلم"

۵ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی — پ۲۸ سورۃ الصف آیتِ کریمہ ۶
اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ ط — "تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ" "صلی اللہ علیہ وسلم"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرُہٗ مِنْ نُّوْرِ الْاَنْوَارِ وَاَشْرَقَ بِشُعَاعِ سِرِّہِ الْاَسْرَارِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بقیہ حاشیہ ۱۵

نہیں پڑھنا چاہیے خطبہ قائم مقام نماز ہے۔ نیز قرآنِ پاک کی تلاوت تسلسل کے ساتھ افضل ہے درُود شریف پڑھنے سے ہاں بعد از تلاوت درُود شریف پڑھ لے تو افضل ترین عمل ہوگا۔ "صلوٰۃ ناصری"

ع۱ اور محمد تو ایک رسول ہیں۔ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

ع۲ محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ "صلی اللہ علیہ وسلم"

ع۳ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ "عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیہ وسلم"

ع۴ اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر اتارا گیا۔ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

ع۵ اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے اُن کا نام احمد ہے۔ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنِ اسْمُکَ فِی السَّمَآءِ اَحْمَدُ وَفِی الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ ط

وَعَلٰٓی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا مَنِ اسْمُکَ فِی الْاٰخِرَۃِ حَامِدٌ وَفِی الْجَنَّۃِ مَحْمُوْدٌ ط

☆ مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ ۔ وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمٖ
مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ
"صلی اللہ علیہ وسلم"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یَا رَسُولَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

زرحمت کُن نظر برحالِ زارم یَارسُولَ اللّٰہِ — غریبم بے نوائیم خاکسارم یارسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ
زداغِ ہجرِ تو کے دل فگارم یَارسُولَ اللّٰہِ — بہارِ صد چمن در سینہ دارم یارسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ
تُوئی تسکینِ دل آرامِ جان صبر و قرارِ من — رُخِ پُر نُور بنما بے قرارم یارسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ
تُوئی مولائے من آقائے من والیٔ جانِ من — تُومے دانی کہ جُز تو کس ندارم یارسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ
دمِ آخر نمائی جلوۂ دیدار جامی را — زلُطفِ تو ہمیں اُمّید دارم یارسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

○ "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ" بارگاہِ رسالت میں اَولیاءِ اُمّت، عُلماءِ مِلّت نے بالاتفاق، بلا اختلاف یہ درُود شریف پڑھا ہے۔ اور بالمشافہہ حصُولِ فیض کیا اور اپنے عشق و محبّت کو اوقاتِ ہجر کے مُشکل لمحات میں تسلّی دی ہے کہ حضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہی مبداءِ کائنات اور محبُوب و مقصُودِ کائنات ہیں۔ تمام کائنات سے پہلے حضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، مسندِ نبوّت پر جلوہ گر تھے اور ارواحِ انبیاء کو اپنے نورِ نبوّت کا فیض عطا فرمایا اور تمام انبیاء آپ کی طرف مُتوجّہ تھے یہ کلمہ پاک کتنا کیف آور، سرُور بخش اور فرحت آمیز ہے۔ ہجر کی گھڑیوں میں محبّت اور عشق کے راہی کے لیئے کتنا اطمینان بخش اور کٹھن منازلِ عشق کا سہارا ہے ؎[1]

لسانے از خدا خواہیم روزے محشرے — پیشِ تو تا بیان کُنم حالِ شبِ دراز را

لُغت:- یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یا حرفِ نداء ہے (لِنداءِ القریبۃ والبعیدۃ) اور قائم مقام اَدْعُوْ اور صیغہ واحد متکلّم اَغِثْنِیْ، اَدْرِکْنِیْ کے معنیٰ میں ہے۔ اِستعانت[2] طلب کرنا جب حرفِ ندا اسمِ جلالیہ پر ہو تو یَا اَللّٰہُ کے یَا کو حذف کریں تو آخر میں میم لگا دیں تو اَللّٰھُمَّ ہو گیا۔ یہ عملِ نحو خاص ہے اسمِ جلالیہ کے ساتھ۔ اِس کا معنیٰ ہے۔ مَیں پکارتا ہُوں اَللّٰہ جَلّ شَانُہٗ کو۔ اَللّٰہ وَحْدَہٗ لَاشَرِیک

---

[1] مومن مساجد میں پنجگانہ نماز کے بعد سب مل کر بُلند آواز سے حاضر ناظر جان کر یہ درُود شریف پڑھتے ہیں۔ الغنم

[2] دربارِ الٰہی میں دُعا مانگو اور دربارِ مصطفائی سے مدد تو قبولیّت ملے گی۔

کی ذاتِ مقدسہ ہی بالاصالہ اور مستقل بالذات پکارے جانے کے لائق ہے جو حقیقی مبداءِ فیاض ہے یَارَسُوْلَ اللّٰہ سے استعانت بعطاءِ الٰہی اور مظہرِ عونِ الٰہی کی بناء پر ہے۔ ایسی نداء درجۂ جواز میں ہے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ پکارنے والے کے اپنے قلبی احوال اور واردات کیا ہیں؟ یہ نداء حال اور کیفیاتِ قلبی کے لحاظ سے جائز ہے بلکہ امرِ مستحسن اور درجۂ استحباب میں ہے۔ "یہ استعانت درحقیقت حق تعالیٰ سے ہی استعانت ہے"۔ البتہ اگر کوئی بالفرض والتقدیر نداء متصرف بالذات سمجھ کر کرے تو یہ شرک ہے اور شریعت مطہرہ میں منع ہے۔

★ بعض علماءِ حاضرہ نے کلمہ مبارکہ یَارَسُوْلَ اللّٰہ کو بغیر تصور حاضر و ناظر کے صرف کلمہ کی حد تک جائز کہا ہے۔ لیکن فقیر کے نزدیک جو بوجہ شک بھی پوچھے جائز ہے[ع۱] یا ناجائز؟ وہ محبت سے کورا ہے اور منزلِ عشق کا راہی نہیں۔ کیونکہ اُس کو اِس کلمہ پاک میں تشکیک لاحق ہے یقین نہیں حالانکہ مومن کی منزل یقین[ع۲] ہے۔ شک اور ریب نہیں۔

☆ صحابہ کرام[ع۳] "جو ایمان کے اعلیٰ ترین درجہ پر فائز المرام ہوئے" سے عام مومنین تک ہر ایک

ع۱۔ ایسے قال کی گنجائش اُن کی تمنا میں نہیں، کفر ہے اس راہ میں کب کیسے کیا کیونکر کہاں

ع۲۔ مومن کی منزل یقین ہے اور وہ تین قسم ہے علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین، ان کا تعلق قلب سے ہے۔ وہ کلام جو دل پر وارد ہو بندہ کا مقصد اور ارادہ کوئی نہ ہو۔ اس کی چار قسمیں ہیں ؎

۱۔ القاء۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فوق الفوق سے ہوتا ہے۔

۲۔ الہام۔ جو فرشتہ کی طرف سے ہو۔ یہ دائیں پہلو کی طرف سے قلب پر وارد ہوتا ہے۔

۳۔ نفسانی۔ جو نفسِ امارہ کی طرف سے ہو یہ دماغ کی بائیں طرف سے آتا ہے۔

۴۔ شیطانی۔ جو شیطان کی طرف سے ہو۔ اس کو وسوسہ کہتے ہیں۔ حرکاتِ ناشائستہ، کلماتِ بیہودہ، آرزوہائے فاسدہ اور تخیلاتِ شیطانی۔ قلبی امراض۔ شک۔ شبہ۔ ظن۔ تخمینہ۔ ریب۔ ران۔ لہاء۔ انصراف۔ اغلال۔ قبض "حدیث النفس لہوالحدیث" "حجابِ قلبی۔ ریبی وغینی" اغلال اکنان۔ انطباع۔ ختام۔ اقفال۔ زیغ۔ قسادت۔ عُمیان۔ نفاق۔ منافقین کے مقامات "سورۃ النساء ۱۴۳" مُذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِکَ ق لَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ ط "بیچ میں ڈگمگا رہے ہیں نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے"۔

یقین پیدا کر اے نادان یقین سے ہاتھ آتی ہے وہ درویشی کہ جس کے سامنے جھکتی ہے فغفوری

ع۳۔ صحابہ کرام سیدنا فاروقِ اعظم، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے احادیث صحیحہ سے

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

نے اپنے اپنے حال کے مطابق زندگی کے مُشکل لمحات میں یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کہا ہے اور تا ہنوز ندائے یَارَسُوْلَ اللّٰہِ" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ" کی گونج فضا میں سُنائی دے رہی ہے۔ اور فضا قیامت کو بھی یہ نداء سُنے گی۔ تعجب خیز یہ کہ جنہوں نے ناجائز کہا ہے اُن کے بڑوں نے بھی اس کلمۂ پاک سے بوقت مُشکل حاجت روائی کے لیئے بارگاہِ رسالت میں التجا اور استدعا کی ہے۔ اگرچہ لفظی حد تک ہی سہی" کی تو ہے۔" اُن کی تقاریر ہی نہیں تحاریر شاہد ہیں۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وُہ اِس کی کیا تاویل کرتے ہیں۔ لیکن راہِ محبّت وعشق میں تاویلات اور توجیہات کی منزل کہیں نظر نہیں آتی ؎

راہ روِ راہِ محبّت رہ نہ جانا راہ میں لذّتِ صحرا نوردی دُوریٔ منزل میں ہے

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

یہ عقیدہ ہے اہلِ سُنّت وجماعت کا یہ شعار ہے اہلِ سُنّت وجماعت کا

یہ ایمان ہے اہلِ سُنّت وجماعت کا یہ نشان ہے اہلِ سُنّت وجماعت کا

☆۱ یہ کلمہ مُبارکہ محبّت کے وسیع سمندر اپنے اندر سمیٹے ہُوئے ہے۔

☆۲ یہ کلمہ مُبارکہ محبُوب کی یاد کا ایک ذریعہ اور مومن کی اُمّید گاہ ہے۔

☆۳ یہ کلمہ مُبارکہ کتنا شیرین ہے شہد کی مٹھاس بھی اِس کے سامنے ہیچ ہے۔

☆۴ یہ کلمہ مُبارکہ کتنا میٹھا ہے زندگی کی تلخیاں اور اُس کے زہر کو شہد بناتا ہے۔

☆۵ یہ کلمہ مُبارکہ کمالاتِ نبوّت سے حصُولِ فیضان کا ذریعہ ہے

☆۶ یہ کلمہ مُبارکہ مثلِ شبنم آنکھوں کے لیئے، قلب کا سکُون اور سینہ کا سرُور ہے۔

☆۷ یہ کلمہ مُبارکہ کیف سے لبریز تشنگانِ عشق ومستی اِس سے سرشار ہیں۔

؎ درُود شریف عشق کی گرمی کو ٹھنڈا کرتا اور باعث تسکین بنتا ہے۔ "مؤلّف تحفۃ الصّلوٰۃ"

بقیہ حاشیہ

بالوضاحت ثابت ہے کہ ہاتھ، پاؤں کے سُن ہوجانے یا مُشکل لمحات میں۔ بُلند آواز سے یَا مُحَمَّدَاہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ پکارا تو شفا پائی۔ فقیہہ اجل حضرت عبدُالرّحمٰن ہزلی کوفی مسعودی جو فقیہہ اُمّت فی الصحابہ سیّدنا عبدُاللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُمَا کے پوتے جو اجلّہ تبع تابعین سے ہیں اپنے سرِ مُبارک پر بلند سفید ٹوپی رکھتے۔ جس پر لکھا ہوتا یَا مُحَمَّدُ یَا مَنْصُوْر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

تذکرۂ تہذیبُ التّہذیب بحوالہ انوارُ الاثباہ فی حلّ نداء یَارَسُوْلَ اللّٰہ ط " اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ "

" ابُو شامہ امام نوَوی علیہ الرّحمۃ " " وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ " ۶

۸ یہ کلمہ مُبارکہ قیامت کی پیاس میں حوضِ کوثر کے جام سے بھی زیادہ محبوب ہے۔

۹ یہ کلمہ مُبارکہ محبُوبِ کائنات ہی نہیں بلکہ محبُوبِ خالقِ کائنات بھی ہے۔

۱۰ یہ کلمہ مُبارکہ جمالِ مُصطفوی " صلی اللہ علیہ وسلم " کا پرتَو اور عطائے الٰہی کا ذریعہ ہے۔

عظمتِ محبُوب" صلی اللہ علیہ وسلم ":۔ جملہ انبیاء ورُسل علیٰ نبیّنا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کو ربّ تعالےٰ نے کسی نہ کسی صفت سے مُتّصف فرمایا اور وُہ اِس صفت میں مُمتاز ہُوئے۔ حضرت آدم صفوۃُ اللّٰہ، حضرت نوح نجیُّ اللّٰہ، حضرت ابراہیم خلیلُ اللّٰہ، حضرت اسمٰعیل ذبیحُ اللّٰہ، حضرت مُوسیٰ کلیمُ اللّٰہ حضرت عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ "وعلیہم السّلام"،

○ ربّ کریم نے باوجُودیکہ اِن صفاتِ عالیہ سے مُتّصف فرمایا لیکن جب بھی یا سے خطاب کیا تو نام علیٰ سے یاد کیا یٰاٰدَمُ "نسبتِ آدمیّت"، ینُوحُ نسبتِ یٰنُوحُ اِلیٰ کَمْ تَنُوحُ نوحہ یٰاِبْرٰھِیمُ "نسبتِ خلّت"، یمُوسٰی "نسبتِ پانی سے نکالے ہُوئے" یٰعِیسٰی نسبت"اعجازِ قُدرت"، یٰشُعَیبُ، یٰزَکَرِیّآ، یٰیَحیٰی۔ لیکن جب اپنے نبی۔ رسُول اور محبُوب کی باری آئی تو اللہ تعاظَمَ وَتعَالیٰ نے اپنے کلامِ مُعجز نما میں کتنے پیارے القاب اور محبّت بھرے انوکھے انداز میں اپنے محبُوبِ پاک، شہنشاہِ لَوْلَاکَ اَللّٰھُمَّ اُصَلِّیْ وَاُسَلِّمُ عَلَیْکَ کو خطاب فرمایا ؎

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ، اے میرے پیارے غیب کی خبریں دینے والے! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ، اے میرے احکام کی تبلیغ و ترسیل فرمانے والے! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

یٰاَیُّھَا المُزَّمِّلُ۔ اے میرے جھُرمٹ مارنے والے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

؎ یا سے خطاب سُنّتُ اللّٰہ ہے۔ اُمّتِ مرحُومہ کے لئے وجہِ جواز" فتدبّر ط

علہ سیّدنا ابُوعُبَیدہ ابن الجرّاح یکے از عشرۂ مبشرہ بالجنّۃ نے حضرت کعب بن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مُہم حلب میں بھیجا تو کُفّار یُوقنا اچانک پانچ ہزار کے ساتھ حملہ آور ہُوئے۔ سخت خطرناک صُورتحال پر سیّد پریشانی بڑھ گئی تو آپ جھنڈا بُلند کرکے آگے بڑھے تو یامُحمّدُ یامُحمّدُ یانَصْرَاللّٰہِ اَنْزِلْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ کا نعرہ لگایا اور یہ نعرہ بزمانہ صحابہ کرام، شعائرِ اسلام "وعلامتی نشان"، بن گیا۔ اس کو فتحُ الشّام میں محمّد بن عُمر الواقدی علیہ الرّحمۃ نے تحریر کیا۔ نیز جنگِ یمامہ میں حضرت خالد بن ولید قرشی مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مُسیلمہ کذّاب کے مقابلہ میں یہ نعرہ "یا مُحمّدَاہُ"، پکارا۔ " اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ "
" وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ "

یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ — اے بالاپوش اوڑھنے والے پیارے محبوب ! "صلی اللہ علیہ وسلم"

طٰهٰ — اے طیّب و طاہر ! اے آسمانِ کائنات کے چودھویں کے کامل چاند[عہ۱] ! فَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْكَ وَآلِكَ وَاَصْحَابِكَ بَارَكَ وَسَلَّمَ ط

یٰسٓ — اے میری جملہ کائنات کے سردار ! اے سیّد السادات صلی اللہ علیہ وسلم !،،

○ یہ سب خطاب ، اَلقاب محبّت کے مظہر اور کیفِ محبّت سے لبریز ہیں اور ان سے خالقِ کائنات کا محبوبِ کائنات سے کتنا عمیق تعلق محسوس ہوتا ہے۔ کیوں نہ ہو محبوب کی ہر ادا محب کو پیاری ہے ۔ سیّد الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم چادر مبارک میں لپٹے ہوئے ہوں تو خطاب یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ اور اگر محبوب کریم بالاپوش اوڑھے ہیں تو یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ اور محبوبِ مصطفےٰ" صلی اللہ علیہ وسلم " کی ہر ہر ادا کا ربِّ کریم نقشہ اور تصویر کھینچ رہا ہے۔ کہیں طٰهٰ فرما کر محبوب کے طاہر مطہّر ہونا اور کہیں یٰسٓ سے جملہ موجودات کے سیّد ہونے کے وصف کا اعلان فرما رہا ہے ؎

اَلقاب کیسے کیسے پیارے حق نے کئے عطا — اپنے حبیب پاک کو قرآں میں جابجا
یٰسٓ کہیں پکارا تو طٰهٰ کہیں کہا — حٰمٓ و نٓ اور کہیں وَالشَّمْس وَالضُّحٰی

پھر میرا کیا مقدور کہ میں تعریف آپ کی کروں
تم سب پڑھو درود میں ذکرِ نبی کروں "صلی اللہ علیہ وسلم"

کلامِ عقیدت :- سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللهِ ، یَاحَبِیْبَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ ط

☆ محرّرُ السّطور غفرلہُ المولی الغفور مسجد میں وضو کر رہا تھا کہ ایک غریب سادہ سا بوڑھا نمازی آیا۔ وضو کے لئے بیٹھتے وقت بڑے جذباتی اور محبّت بھرے انداز سے کہا یارَسُوْلَ اللهِ ، یَااَللهُ ، یَاحَبِیْبَ اللهِ[عہ۲] قریب ہی ایک غیر "مِنْ دُوْنِ اللّٰہ والا" سُن رہا تھا اُس

عہ۱ علمِ ابجد کے لحاظ سے طٰ کے ۹ عدد اور ہٰ کے ۵ کُل ۱۴ ہوئے تو مفسّرین کرام نے اشارۃُ النّص سے یہ معنیٰ اخذ کیا اے مطلعِ آسمانِ دین و ایمان کے چمکتے دمکتے چودھویں کے کامل چاند ! اُمُّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کو مدینہ کا چاند فرمایا کرتیں ۔ منہ غفرلہُ المولی القدیر بجاہ سیّد البشیر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ط

عہ۲ یہ پاکیزہ کلمہ " سیّدی یارسُول اللہِ صلی اللہ علیک وسلم جلال و جمال کا حسین امتزاج ہے ، مہرِ تاباں کی مانند جلال او

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

نے غیظ و غضب [علہ] سے جل بھن کر فوراً ٹوکا کہ یہ شرکیہ کلمہ ہے۔ اتنا سننا تھا۔ اُس سادہ نمازی کی آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے اور حیرت اور جلال سے چہرہ سُرخ ہو گیا اور کہنے لگا۔ مولوی زندگی بھر میں عمل تو کوئی ہے نہیں اَب تو مجھے اپنے پیارے رسول "صلی اللہ علیہ وسلم" کا نام بھی نہیں لینے دیتا۔ تجھے اپنے ریائی عملوں پر فخر ہے۔ میرے پاس تو صرف یہ نام پاک ہی ہے اور اس کی محبّت بس۔ جس سے ایمان والوں کے دِل باغ باغ اور منکروں کے سینے داغ داغ ہیں۔ ؎

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دِل ... یا رسُولَ اللہِ کی کثرت کیجیے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ رسول ... اُس بُرے مذہب پہ لعنت کیجیے

(اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ)

○ عاشق ہجر کی گھڑیوں میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی یاد سے دل کو بہلاتے ہیں۔ آہیں بھرتے لیکن اَدب سے دَم نہیں مارتے۔ کبھی محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کی راہ کے ٹیلوں اور وادیوں کو یاد کر کے آنسو بہاتے ہیں۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ کس کس طریقے سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہیں۔ کبھی تو سرکارِ محبوب کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خواب میں جلوہ گری ہو گی۔ کبھی تو قسمت جاگے گی۔ کبھی تو آنکھوں سے سبز گنبد کا نظارہ ہو گا۔ کبھی تو سرکار ابد قرار "صلی اللہ علیہ وسلم" دیدار سے نوازیں گے "یَارَسُوْلَ اللہِ" بظاہر کتنا سادہ سا کلمہ ہے لیکن اپنے اندر کیفیتوں کے طوفانی سمندر سمیٹے ہوئے ہے۔ چھوٹا سا کلمہ اپنے اندر کتنا بڑا مفہوم رکھتا ہے۔ یہ ارفع سے ارفع مقام والوں کے لیئے باعثِ تسلّی اور مبتدی کے لیئے بھی باعثِ تسکین ہے۔

عقیدہ اہلُ السُّنّت وَالجماعت: آپ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" حیوٰۃ النبی ہیں۔ علم سمع اِدراک کے ساتھ لہٰذا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ ﷺ سے یہ درُود شریف حیات، بعد از ممات دُور اور نزدیک سے متفق علیہ جائز ہے۔ دینِ اسلام کے اعاظم السلف تا اکارم الخلف نَوَّرَ اللّٰہُ مَرَاقِدَھُمْ کے استغاثہ جات ملاحظہ ہوں ؎

بقیہ حاشیہ

ماہِ درخشاں کی مثل جمال رکھتا ہے یہ کلمہ پاک مونس دلِ شکستگان بھی ہے اور راحت قلب عاشقان بھی۔ ۱۲ منہ

علہ رب کریم فرماتا قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِکُمْ (سورہ آل عمران ۱۱۹) تم اپنے غیظ و غضب، حسد و کینہ کی آگ میں جل بھن جاؤ۔ میں نے تو اپنے محبوب کی عظمت و رفعت کے جھنڈے زمینوں آسمانوں پہ گاڑ رکھے ہیں۔ یہ کلمہ منکروں کے اختراعی عقائد و مکائد اور اُن کے ریائی اعمال کے لیئے ایٹم بم ہے اور عاشق کے زخمِ جگر، ناسُورِ چشم اور دردِ دل کا مرہم ہے۔ از محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی "

☆۱ سیّدۃ النسآء فاطمۃ الزہراء سلام اللہ تعالیٰ علیہا وعلیٰ آبائہ الکرام وعلیٰ آلہ ط

یا خاتم الرسل المبارک منوۃ	اے خاتم الرُّسل ! آپ برکت اور سعادت کی جوئے فیض ہیں
صلی علیک منزل القرآن	آپ پر قرآن نازل کرنے والے نے بھی درود وسلام بھیجا ہے۔

صلی اللہ علیک وسلم

☆۲ سیّدہ صفیہ عمّۃ النبی صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہا ط ؁۱

الا یا رسول اللہ کنت رجاءنا	اللہ کے رسول ! آپ ہماری اُمید ہیں اور آپ ہمارے
وکنت بنا برًّا ولم تکن جافیا	محسن تھے اور جفا کار نہ تھے۔

صلی اللہ علیک وسلم

☆۳ سیّدنا زہیر بن صرور "صحابی" رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ ط

اُمنن علینا یا رسول اللہ کرم	یا رسول اللہ ! ہم پر کرم و احسان فرمائیں
فانک المرء نرجوہ منتظر	آپ وہ انسان ہیں جن کے احسان کے منتظر ہیں،

صلی اللہ علیک وسلم

☆۴ امام الائمہ سیّدنا امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ط

یا سیّد السادات جئتک قاصدًا	اے سرداروں کے سردار ! دلی قصد سے آپ کے حضور آیا ہوں۔
ارجوا رضاک واحتمی بحماکا	میں اُمیدوار ہوں آپ کی رضا کا اور اپنے آپ کو پناہ میں دیتا ہوں
واللہ یا خیر الخلائق ان لی	اللہ کی قسم ! اے بہترین خلق تحقیق میرا دل آپ کی زیارت کے
قلبا مشوقا لا یروم سواکا	شوق میں لبریز ہے اور کسی سے اُلفت نہیں۔

صلی اللہ علیک وسلم

☆۵ سیّدنا علی امام زین العابدین سلام اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آبائہ الکرام ط ؁۲

؁ سیّدہ، طیبہ، طاہرہ خاتونِ جنّت کا آپ سے خطاب حق - اور عاملین بر حق ہیں - الحمدللہ علیٰ ذٰلک ط العنم 9

؁۱ سیّدنا امیر حمزہ کی بہن۔ سیّدنا زبیر یکے از عشرہ مبشرہ کی والدہ۔ سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ کے بھائی عوام بن خویلد کی زوجہ مطہرہ اور نبی کریم کی سگی پھوپھی ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم ط

؁۲ چوتھے امام، یکے از دوازدہ آئمہ طریقت عالم اہل بیت نبوت، وارث علوم رسالت، واقف اسرار حقیقت و معرفت المتوفی ۹۵ھ ہجر

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

یَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ اَنْتَ الشَّفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ	اے رحمۃ للعلمین! بے شک آپ شفیع المذنبین ہیں
اَکْرِمْ لَنَا یَوْمَ الْحَزِیْنِ فَضْلًا وَّجُوْدًا وَّالْکَرَمْ	روزِ قیامت کرم فرمانا اے فضل و جود و کرم والے
یَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ اَدْرِكْ لِذَیْنِ الْعَابِدِیْنَ	اے رحمۃ للعلمین اپنے زین العابدین کی مدد کریں،
مَحْبُوْسُ اَیْدِی الظّٰلِمِیْنَ فِیْ مَوْکَبٍ وَّالْمُزْدَحَمْ	جو ظالموں کے ہاتھوں میں قید ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ ایک اعرابی "بقول" اَلشَّیْخُ اَبُوْ عُمَرْ مُحَمَّدْ بِنْ عُبَیْدُ اللّٰہ شافعی العُتبی علیہما الرحمۃ ط

یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِی التُّرَابِ اَعْظُمُهٗ	اے بہترین اُن سے جن کی ہڈیاں اس خاک میں دفن کی گئیں
فَطَابَ بِطِیْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمُ	آپ کی پاکیزگی سے ٹیلے اور پہاڑ پاکیزہ ہوگئے
نَفْسِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُهٗ	میری جان اس قبرِ اطہر پر فدا جس میں آپ جلوہ گر ہیں
وَفِیْهِ الْعَفَافُ وَفِیْهِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ	اس میں عفت ہے، جود ہے۔ کرم ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ علامہ محمد بوصیری علیہ الرحمۃ "القصیدۃ البردۃ شریف"

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ (استعاذہ)	اے تمام خلق سے کریم آپ کے سوائیں کس کی پناہ لوں
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ	بوقت نازل ہونے حوادثاتِ عامّہ کے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆۸ شاہ ولی اللہ محدث الدہلوی علیہ الرحمۃ ط "قصیدۃ اطیب النغم فی مدحِ سید العرب والعجم"

تاریخ وفات ۱۱۷۶ھ ہجری المقدسہ

قدوۂ دودمانِ مرتضوی، زبدۂ خاندانِ مصطفوی علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ آپ نے واقعۂ فاجعہ کربلا میں استغاثہ کیا۔ جس میں ظالم یزیدیوں نے سوائے آپ کے کسی بھی اہلِ بیتِ نبوی کو زندہ نہ چھوڑا اور آپ سید الساجدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت ضبط و صبر کا مظاہرہ کیا جو آپ ہی کی شان کے لائق تھا۔ ایک مرتبہ سرکار محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا اے اباجان!

من ندانم من نفہمم باعثِ نالیدنت	آب نوشی و خوری چشم ترا تر دیدہ ام
گفت زین العابدین من چہ گفتم اے پسر	تو نہ دیدی واقعاتِ کربلا من دیدہ ام
آں لباں ، دندان	بوسہ گاہ جدِ پاک بود صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

در مجالس از یزید بید خوردہ دیدہ ام

يَا خَيْرَ مَنْ يَرْجِي الْكَشْفَ ذُرِيَّةً	اے بہترین وہ ذات ! مصیبت دُور کرنے کی جس سے
مِنْ جُوْدِهٖ فَاقَ جُوْدُ السَّحَابِ	اُمید کی جاتی ہے۔ آپکی سخاوت بادلوں سے بلند و بالا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆۹ حاجی جان محمد قدسی علیہ الرحمۃ ربی ؒ ؎۱

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنْظُرْ حَالَنَا	اے اللہ کے رسُول ہماری طرف نظر کریں۔
يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اِسْمَعْ قَالَنَا	اے اللہ کے حبیب ! ہماری عرض سُنیں۔
اِنَّنِيْ فِيْ بَحْرِ غَمٍّ مُغْرَقٌ	بے شک مَیں غم کے سمندر میں غرق ہو رہا ہوں۔
خُذْ يَدِيْ سَهِّلْ لَنَا اَثْقَالَنَا	میری دستگیری کیجئے اور میرے بوجھ کو آسان فرمایئے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆۱۰ علامہ ابُو الفضل شہاب الدین احمد العسقلانی علیہ الرحمۃ الربانی ؒ

يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شَرُفَتْ	اے میرے آقا ! اے اللہ کے رسُول آپ کی مدح میں
قَصَائِدٌ بِمَدِيْحٍ قَدْ صَفَنَا	میرے قصائد شرف والے ہو گئے ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆۱۱ غوث الاولیاء محی الدین الشیخ محمد عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی ؒ ؎

يَا خَيْرَ مَنْ ضَمَّ الْجُوْعَ وَالْحَشَاءَ	اے بہترین جنہوں نے اپنی انتڑیوں اور پیٹ پر پتھر باندھا
يَا خَيْرَ مَيِّتٍ ضَمَّهُ التُّرَابِ وَالثَّرٰى	اے بہترین اُن سب کے جو زمین کے نیچے مدفون ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆۱۲ سراج الہند شاہ عبد العزیز المحدث الدہلوی قدس سرہ العزیز ؒ

؎ غوث الثقلین کا یا سے خطاب اُمتِ مسلمہ میں اہلِ شریعت و طریقت کے لئے دلیل کافی و وافی شافی ہے۔ العنم

؎۱ بوس المقلدین میں مولانا عبد العلی آسی علیہ الرحمۃ نے یہ اشعارِ نعت جناب حاجی جان محمد قدسی سے منسوب کئے ہیں۔ نیز صحیح لفظ اَثْقَالَنَا ہے جو غلط العام سے اَشْكَالَنَا ہو گیا۔ واللّٰہُ اَعْلَمُ بِصِحَّتِہٖ۔ ایک مرتبہ قدسی نے صاحبقران شاہجہان شہنشاہِ مغل کے دربار میں نعت پڑھی تو بادشاہ نے انتہائی خوشی کے عالم میں اُس کا مُنہ یاقوت و جواہر سے بھر دیا اور ہیروں اور لعلوں سے تولا۔ روزِ شمار شہنشاہوں کا شہنشاہ اجرِ عظیم، بدلِ جزیل عطا فرمائے گا۔ ۱۲ محمد عنایت اللہ عفی عنہٗ

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرِ	اے صاحبِ جمال! اے تمام انسانوں کے سردار
مِنْ وَّجْہِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ	آپ کے چہرہ منورہ سے چاند منور ہوا۔
لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ	آپ کی ثناء ممکن نہیں جیسا کہ حق ہے۔
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر	مختصراً یہ کہ خدا کے بعد بزرگی میں آپ کا مرتبہ ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

شاہوں سے ملا ہے نہ تونگر سے ملا ہے — اللہ کا عرفان مجھے اِسی دَر سے ملا ہے

اوروں کو ملا ہے تو مقدّر سے مِلا ہے — مجھ کو تو مقدّر بھی اِسی دَر سے ملا ہے

استغاثہ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

تنم فرسودہ جان پارہ زہجراں یارسول اللہِ — دلم پُر سوز و آوارہ زعصیاں یارسول اللہِ صلی اللہ علیک وسلم

زکردہ خویش حیرانم سیہ شد روز عصیانم — پشیمانم، پشیمانم، پشیماں یارسول اللہِ صلی اللہ علیک وسلم

زحُبِ جامِ تو مستم بہ زنجیرِ تو دل بستم — نمے گویم کہ من ہستم سخنداں یارسول اللہِ صلی اللہ علیک وسلم

بصدیقیت خریدارم، عمر وعلی را دوست مے دارم — فدا سازم دل وجان بعثماں یارسول اللہِ صلی اللہ علیک وسلم

شب و روز از شکیبائی زحد گشتم تمنّائی — بخلوت سوئے من آئی خراماں یارسول اللہِ صلی اللہ علیک وسلم

چو سوئے من گذر آری من مسکین زناداری — فدائے نقشِ نعلینت کنم جاں یارسول اللہِ صلی اللہ علیک وسلم

نہادم پیش گاہے سر، بپائے ساقیِ کوثر — اِماماں راشدم چاکر بالیقاں یارسول اللہِ صلی اللہ علیک وسلم

زپا افتادم از پیری برحمت دست من گیری — ہمیں یک حرف بپذیری زناداں یارسول اللہِ صلی اللہ علیک وسلم

بوقتِ نزع درمانم رود از تن برون جانم — نگاہ داری توایمانم زشیطاں یارسول اللہِ صلی اللہ علیک وسلم

چو اندر حشر برخیزم بدامان تو آویزم — زدیدہ خونِ دل ریزم فراواں یارسول اللہِ صلی اللہ علیک وسلم

چو بازوئے شفاعت را کشائی برگناہگاراں
مکن محروم جامی را درآں یارسول اللہِ صلی اللہ علیک وسلم

"مولانا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ السامی"

☆ **تمنّاءِ غلام :-** یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم۔ یہ صلوٰۃِ عقیدت اور سلامِ محبت کا گلدستہ

ہے۔ غلام بے دام اپنے آقائے نامدار، سیدِ الابرار، مدنی تاجدار، احمدِ مختار علیہِ افضلُ الصلوٰۃِ وَاَشرفُ السَّلام کی بارگاہ کریمی سے قبولیت اور بشارت کی تمنا رکھتا ہے ؎

اِن نِلتِ یَارِیحَ الصِّبا یَومًا اِلٰی اَرضِ الحَرَم
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوضَۃً فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَم
مَنْ وَجْھُہٗ شَمْسُ الضُّحٰی مَنْ خَدُّہٗ بَدْرُ الدُّجٰی
مَنْ ذَاتُہٗ نُوْرُ الْھُدٰی مَنْ کَفُّہٗ بَحْرُ الْھِمَم
اَکْبَادُنَا مَجْرُوحَۃٌ مِّنْ سَیْفِ ھِجْرِ الْمُصْطَفٰی
طُوْبٰی لِاَھْلِ بَلْدَۃٍ فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَشَم

"سیدنا الامام زین العابدین سلام اللہ علیہ وعلی آبائہ الکرام"

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ
وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ

☆

اہم نوٹ:۔ اَلْحَقُّ یَعْلُوْا وَلَا یُعْلٰی حق ہمیشہ غالب رہتا ہے۔ مغلوب نہیں۔ حق جوئی اور حق گوئی مسلمان کی شان ہے اِس استغاثہ ونداء یارسُولَ اللّٰہِ کو شرک کہنے والوں کے استاذُ العلماءِ دیابنہ نے بھی بدیں الفاظ کہا ہے حقیقت ہے کہ ہر دوحالت ذوق یا پشیمانی میں محبوب کو یا سے خطاب کرنا فطری امر ہے۔ "فَوَضَحَ الْحَقُّ حَقَّ الْوضُوحِ"

یَاشَفِیْعَ الْوَرٰی خُذْ بِیَدِیْ اَنْتَ فِی الْاِضْطِرَارِ مُعْتَمَدِیْ
لَیْسَ لِیْ مَلْجَأٌ سِوَاکَ اَغِثْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ سَیِّدِیْ سَنَدِیْ

تنبیہ:۔ اُن کے معتقدین کے لیئے اس کلمہ کی حقانیت اور جواز کا بیّن ثبوت کافی ہے۔ جو بطور الزامًا علی الخصم لکھا گیا ؎

شَہِدَ الْاَنَامُ بِفَضْلِہٖ حَتَّی الْعِدَآءُ وَالْفَضْلُ مَا شَہِدَتْ بِہِ الْاَعْدَآءُ

☆ لوگوں نے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فضل وکمال کی گواہی دی لیکن فضیلت وہی ہے جس کی دُشمن گواہی دیں۔ یقینًا اَلْحَقُّ مُرٌّ "حق کڑوا ہے لیکن شفا بھی اسی میں ہے۔ جو بفحوائے اَلْمَرْءُ لَا یَزَالُ عَدُوٌّ لِمَا جَھِلَ ہے۔ فَقَالَ ھٰذَا ھُوَ الْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ، اَلْحَقُّ بِالْقَبُوْلِ وَلَوْ کَرِہَ الْجَھُوْلُ ط اَلْفَقِیْر غُفِرَ لَہُ الْمَوْلَی الْقَدِیْر محمد عنایتُ اللہ نقشبندی مجددی نوری ط

روضۃ السابعۃ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ دارُالخُلد بٓ

فضائل درود وسلام

دن ماہ اور سال کے آئینہ میں

ثُمَّ السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ فَاِنَّہٗ یُبۡدِیۡ بِہِ الذِّکۡرُ الۡجَمِیۡلُ وَیَخۡتِمُ

قرآنِ پاک ۱۔ پ۲ سورۃُ البقرہ آیتِ کریمہ ۱۸۳ ۲۔ پ۲۲ سورۃُ الاحزاب آیتِ کریمہ ۵۶

☆۱ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا كُتِبَ عَلَيۡكُمُ الصِّيَامُ | اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے۔

☆۲ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ۝ | اے ایمان والو! تم بھی آپ پر درود شریف اور سلام بھیجو

○ ہر وہ آیتِ کریمہ جو مدینہ منورہ میں نازل ہوئی وہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا علہ کے مبارک
۳

علہ مفسرین کرام نے تفسیر اشارۃُ النص سے استنباط کرکے اسرار حروف آیاتِ الٰہیہ کے بیان فرمائے۔ مثلاً اٰمَنُوۡا ا سے مراد اللہ، م سے محمد " صلی اللہ علیہ وسلم " ن سے نبی اور و سے ولی اور آخری ا جمع کی علامت سے مراد اللہ، یعنی اوّل، آخر اللہ سبحانہٗ کی ذات ہے۔ یعنی ایمان باللہ کی تکمیل تب ہوگی۔ جب محمد" صلی اللہ علیہ وسلم " انبیاء و اولیاء اللہ کو مانے گا۔ اولیاء اللہ، اَلۡفَقۡرُ فَخۡرِیۡ والے ہیں جو یادِ الٰہی میں فقر الی اللہ ہوئے۔ فقیر۔ ف، فاقہ۔ ق قناعت، ی یادِ الٰہی۔ ر ریاضت۔ جو شخص یادِ الٰہی کی راہ میں گامزن ہوا اور اُسے بجا لایا تو اس نے ف، فضل۔ ق قربِ مولیٰ۔ ی یاریِ رب اور ر رحمت پالی ورنہ ف فضیحت، ق قہر، ی یاس اور ر رسوائی حاصل ہوگی۔ یادِ الٰہی مرکز ہے۔ عظمت اس کی یاد میں اور فضیحت غفلت میں ہے۔

☆ حضرت خواجہ علی رامیتنی المعروف خواجہ عزیزاں نقشبندی علیہ الرحمۃ (المتوفی ۷۱۵ھ) کے سامنے کسی نے یہ مصرعہ پڑھا "عاشقاں دربردمے دو عید مے کنند" آپ نے فرمایا اللہ والے ایک دم میں دو۲ نہیں، تین۳ عیدیں کرتے ہیں عرض کیا گیا۔ حضور کیسے؟ فرمایا۔ بندہ کی ایک یاد اللہ تعالیٰ کی یاد کے درمیان ہے۔ سب سے پہلے وہ بندہ کو توفیق۱ دیتا ہے کہ اُس کی یاد۲ کرے۔ جب بندہ اُسے یاد کرتا ہے تو پھر اُن کو شرفِ قبولیت۳ سے بھی مشرف فرماتا ہے پس توفیقِ الٰہی۱، یاد۲ اور قبولیت۳

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

خطاب سے ممتاز اور ممیز ہے یہ کتنی بڑی سعادت ہے۔ اہالیانِ مدینہ منورہ کی یَاَیُّھَا النَّاسُ کا خطاب مکہ معظمہ والوں سے ہے۔ ماہ رمضان المبارک میں قرآنِ مجید کا نزول ہوا۔ اور شوّال المعظم میں صاحبِ قرآن "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درود شریف کا حکم نازل کیا۔ رمضان المبارک سیّد الشہر ہے اور درود شریف سیّد الاوراد، سیّد الوظائف اور حضور سیّد الکائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" ہیں۔

رمضان المبارک میں شبقدر اور شعبان المعظم میں شبِ برات بڑی بابرکت ہے۔ یاد رہے ہر شب شبِ قدر است، اگر تو اُس میں نوافل اور درود شریف کی کثرت کرے۔

حدیثِ پاک سیّد الانبیاء والرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم نے فرمایا۔

شَعْبَانُ شَھْرِیْ وَرَمَضَانُ شَھْرُ اللّٰہِ ط	شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ سبحانہٗ کا

☆ روزہ اور درود شریف کا آپس میں گہرا تعلق[ع] ہے۔ روزہ رکھنا اور درود شریف پڑھنا، ایمانِ کامل کی علامت ہے! ور دونوں کا اجماع بہت ہی بڑا شرف ہے اور یہ قرآن السّعدین ہے۔

☆ روزہ سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے اور درود شریف سے بھی ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔

☆ روزہ مصائب کے لئے ڈھال ہے اور درود شریف بھی مصائب کی ڈھال ہے۔

☆ روزہ سے اللہ "سبحانہٗ" ملتا ہے اور درود شریف سے رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" ملتے ہیں اور روزِ قیامت ظالم کی نیکیاں چھین کر مظلوم کو دے دی جائیں گی لیکن روزہ نہیں چھینا جائیگا۔

حدیثِ قدسی :۔ کلامُ اللہ بزبانِ رسولُ اللہ عزّوجلّ فصلی اللہ علیہ وسلم ط

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ "یَا" اُجْزٰی بِہٖ ط اَوْکَمَا قَالَ	روزہ میرے لیئے ہے اور میں ہی اُس کی جزا دوں گا یا روزہ کی جزا میں خود ہی ہوں۔

① روزِ قیامت ظالم کی تمام نیکیاں چھین کر مظلوم کو دے دی جائیں گی لیکن درود شریف نہیں چھینا جائے گا کیونکہ درود شریف خاص مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے ہے۔ روزے کا اجر داخل خزائن الٰہیہ میں اور درود شریف کا اجر داخل خزانۂ مصطفویہ میں ہوتا ہے۔ لہٰذا روزہ

بقیہ حاشیہ

تین عیدین ہیں۔ ع[ا] درود شریف پڑھنے والے کے جسم لباس اور جگہ سے خوشبو پھوٹتی ہے اور روزہ دار کے منہ سے بفحوائے حدیثِ پاک وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ ط مجھے قسم اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہے۔ ۱۲ منہ

رکھ کر درُود شریف پڑھنے سے خُدا بھی مل گیا اور مُصطفےٰ بھی" عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "۔

(۲) مومن کو روزہ[عـلہ] سے دو خوشیاں ملتی ہیں۔ ایک افطار کے وقت اور دوسری قیامت کو دیدار کے وقت، اِسی طرح غُلام کو درُود شریف سے دو خوشیاں عطا ہوں گی۔ ایک قبر میں زیارت پر اور دوسری قیامت کے روز شفاعت پر "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ"

الملفوظ الشیخ معرُوف کرخی بغدادی قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْمَلَکُوْتِی

☆ آپ مشہور و معرُوف اَولیاء مُتقدّمین[عـلہ۲] سے ہیں۔ سیدنا امام رضا عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰبَائِہِ التَّحِیَّۃُ وَالرَّحْمَۃُ اِلٰی یَوْمِ الْجَزَاءِ کے تربیّت یافتہ اور خلیفہ تھے۔ آپ کو بارگاہِ امامت ابوالحسن علی میں دربانی کی خدمات سُپرد تھیں۔ آپ صُوری و معنوی کمالات کے جامع تھے فرماتے ہیں ۔ ماہ رمضانُ المبارک میں کثرت سے درُود شریف پڑھنے والے کو اَللّٰہ ربُّ العزّت "اَولیائے اَبدال" میں لکھ دیتا ہے۔ جن کا مرکزی دارُالسّلطنت مُلک شام ہے۔

○ **ماہِ رجب المرجّب میں درُود شریف پڑھنے کی فضیلت** :۔ رَجَبُ شَھْرُ اللّٰہِ وَمَنْ اَکْرَمَہٗ اَکْرَمَہُ اللّٰہُ ط رجبُ المرجّب اَللّٰہ تعالیٰ کا مہینہ ہے (جنّت میں نہر کا نام)۔ جو اِس کا اکرام کرتا ہے اَللّٰہ تعالیٰ اُس کا اکرام فرماتا ہے۔ جو شخص اِس ماہِ مُبارک جس میں شبِ معراج عظمت والی رات ہے"، درُود شریف پڑھے اَللّٰہ تعالیٰ اُس کے سارے گُناہ حقوقُ اللّٰہ اور حقوقُ العِباد سے مُعاف فرما دیتا ہے۔ "مَاثَبَتَ بِالسُّنَّۃِ فِیْ اَیَّامِ السَّنَۃِ"

○ **ماہِ شعبان المعظّم میں درُود شریف پڑھنے کی فضیلت** :۔ زُبدۃُ الآثار تلخیص "بہجۃُ الاسرار" میں ہے کہ آسمانوں میں ایک دریا کا نام برکات ہے۔ اُس کے کنارے ایک درخت ہے جس کا نام تحیّات ہے اور اُس پر ایک پرندہ رہتا ہے جس کا نام صلوات ہے۔ جب کوئی بندہ مُصطفےٰ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" پر شعبانُ المعظّم کے مہینہ میں درُود شریف پڑھتا ہے تو وہ پرندہ اس دریا

عـلہ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَۃٌ عِنْدَ الْاِفْطَارِ وَفَرْحَۃٌ عِنْدَ لِقَاءِ الرَّحْمٰنِ ط ایک دُنیا میں اور ایک آخرت میں" الحدیث پاک۔

عـلہ۲ آپ بارہ ۱۲ اَمّہ طریقت اہلِ بیتِ اطہار سے آٹھویں امام کے خلیفہ اجلّ ہیں۔ آپ کا مزار اقدس بغداد معلّٰی میں مرجع خلائق ہے اور یہ آزمُودہ اَولیاء ہے کہ آپ کے توسّل سے جو بھی دُعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ شریعت کے آفتاب، اور طریقت کے مہتاب تھے۔ اجابت میں قبرِ معرُوف کرخی مجرّب تریاق ہے۔ "رسالہ قُشیریہ امام ابوالقاسم قشیری عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ" ط

برکات میں غوطہ زن ہوجاتا ہے۔ پھر جب باہر نکلتا ہے تو درخت پر بیٹھ کر اپنے پروں کو پھیلا کر جھاڑتا ہے تو اُس سے قطرے گرتے ہیں اور ہر ایک قطرے سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے تو وہ ربّ کریم کی حمد و ثنا کرتے ہیں اور اُس کا ثواب دُرود شریف پڑھنے والے کے نامۂ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے۔" شعبانُ المعظّم میں دُرُود پاک مانند بادل اور رمضانُ المبارک میں مانند بارش ہوتا ہے۔"

○ **ربیعُ الاوّل شریف میں دُرود شریف پڑھنے کی فضیلت :-** ماہ ربیعُ الاوّل سال کے تمام مہینوں معہ سیّدُ الشّہر (صفت موصوف) رمضان المُبارک سے افضل ہے۔ یومِ دوشنبہ یومُ الجُمعۃ سے افضل شبِ میلادپاک ہر دو شبِ برات و شبِ قدر سے افضل ہے کہ اِس میں افضلُ الانبیاء عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَا کی جلوہ گری ہے۔ ولادت باسعادت بروز دوشنبہ عامُ الفیل ۱۲ ربیعُ الاوّل پر محفل میلادُ النّبیّ "صلی اللہ علیہ وسلم" میں کثرت سے دُرود شریف پڑھنا چاہیئے کیونکہ اِس تاریخ اور مہینہ کو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذاتِ پاک سے خصوصی تعلق ہے۔ اِس میں دُرود شریف پڑھنا افضل ترین عبادت ہے کہ یہ مہینہ مُحِبّین عاشقین کیلئے دُرود شریف کا مہینہ ہے۔

☆ اَلشّیخ زینُ الحرم، عینُ الکرم سیّد احمد زین دحلان شافعی مکّی قُدِّسَ سِرُّہُ المَلکی نے اپنی کتاب مُستطاب "اَلدُّرَرُ السَّنِیَّۃ" میں لکھا۔ مولدِ اعظم میں خوشی اور مُسرّت کا اظہار کرنا۔ فرح اور سرور سے جھومنا۔ دُرود شریف پڑھنا۔ گلاب چھڑکنا۔ خوشبوئیں (اگربتی عود) سُلگانا۔ ذکرِ ولادت مُبارک پر تعظیماً کھڑا ہونا اور حاضرینِ مجلس شریف کو کھانا کھلانا، شیرینی بانٹنا محبوب و مُستحسن ہے۔ مولود شریف کی تاثیر یہ ہے کہ سارا سال برکت رہتی ہے۔ امن رہتا ہے اور اُن میں مُرادیں پوری ہونے کی نوید خوشخبری" ہے ابنِ کثیر نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ سب سے پہلے میلادُ النّبیّ شریف ملک عادل مُظفّر شہنشاہ اربل طابَ اللہُ ثَرَاہُ نے خاص اہتمام اور بڑی شان و شوکت سے منایا اور امامُ المحدّثین، الحافظ علّامہ ابُوالخطّاب عُمر بن حسن دحیہ قُدِّسَ سِرُّہُ القَوِیَّہ نے اِس موضوع پر "اَلتَّنوِیر فِی مولُودِ البشیر النّذیر" کتاب تصنیف کی اور جلالۃُ الملک شاہِ اربل نے مُحدّث اُندلسی کو خلعتِ فاخرہ اور، انعاماتِ کثیرہ سے نوازا جزاہُ اللہُ عنّا وعَن سَائِرِ المُسلِمِینَ خَیرًا۔ علّامہ جلالُ الدین سیُوطی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ نے "سُبُلُ الہُدٰی فِی مولودِ المُصطفٰے" میں اُس کی اصل سُنّت سے ثابت کی ہے اور حافظُ الحدیث امام احمد بن محمد ابن حجر مکّی شافعی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ نے بدعت کہنے والوں کا

پُرزور الفاظ میں رد کیا ہے اور امام شمس الدین ابن الجزری علیہ الرحمۃ نے "عرب التعریف فی المولد الشریف" میں منقبتیں لکھیں[1]

شَھْرُ الرَّبِیْعِ فِی الْاِسْلَامِ فَضْلٌ وَمَنْقِبَۃٌ وَّتَفُوْقُ عَلَی الشُّھُوْرِ

رَبِیْعٌ فِیْ رَبِیْعٍ فِیْ رَبِیْعٍ وَنُوْرٌ فَوْقَ نُوْرٍ، فَوْقَ نُوْرٍ

○ ربیعُ الاوّل شریف میں میلادُ النبیّ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی تقریبِ سعید کی محافل میں سب پڑھنے سُننے والے عقیدت سے باوُضو حاضر ہوتے ہیں۔ سب کے وردِ زبان درُود شریف ہوتا ہے۔ قلب پر رِقّت طاری ہوجاتی اور دِل محبّت سے لبریز ہوجاتا ہے اور جلوس سے عظمت کا ظہور ہے۔ یہ درُود شریف کا مہینہ ہے ؎ "مولد النبیّ، للامام المحدثین ابن جوزی حنبلی علیہ الرحمۃ"

لذّتِ بادۂ عشقش زمن مست پُرس ذوق ایں مے نشناسی بخدا تا نچشی جامی

○ حضور فاتح النور مُعطی البہار والسرور، دافع البلآء والشرور، شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ پیارے پیارے نام شفاءِ مومنین کا تمغۂ امتیاز اور شقاءِ معاندین کا علامتی نشان ہیں۔

☆ "ربیعُ الاوّل" سال کے تمام مہینوں کے ناموں سے کتنا پیارا نام ہے۔ اس کو بارہ وفات اور المدینۃُ المنوّرہ کے نوری نام کو یثرب کہہ کر پکارتے ہیں اور اپنی خُبثِ باطنی کا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔ بعض جاہل شعراء نے بھی اپنی نظموں میں مدینہ طیّبہ کو یثرب کہا اور بعض نام نہاد عُلماء نے میلادُ النبیّ" صلی اللہ علیہ وسلم" کی ۱۲ تاریخ کو غلط ثابت کرنے کے لیئے اپنی پوری تاریخ دانی کی علمی قوتیں صرف کیں لیکن سوائے رُوسیاہی کے کچھ نہ پایا۔

☆ رمضان المبارک کے ماہ میں قرآنِ پاک نازل ہُوا تو اُس کی یہ شان ہے۔ رحمت، مغفرت

ع[1] اس ماہِ مُبارک کی اسلام میں بہت بہت فضیلتیں اور تمام مہینوں سے بڑھ کر منقبتیں ہیں۔ پہلے ربیع سے مُراد چہرۂ انور۔ دوسرے ربیع سے موسم بہار تیسرا ربیع ماہِ ولادت ہے۔ آپ نورٌ، نورٌ علیٰ نورٍ، نورُ الانوار ہیں۔ "صلی اللہ علیہ وسلم" ط

ع[2] ربّ قُدّوس کی کائنات میں صفیُّ اللّٰہ خلافتِ ارضی کا تاج پہن کر آئے اور خلیلُ اللّٰہ خُلّت کا جامہ زیب تن فرما کر جلوہ گر ہُوئے۔ کلیمُ اللّٰہ کمال وجاہت سے اور عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ ربّ عزّ اسمہٗ کی قُدرتوں کا شاہکار بن کر چمکے لیکن ربّ کریم نے اِس ماہِ مُبارک کو ربیعِ اوّل کے نام سے موسُوم فرمایا کہ میرے ہاں تو پہلی بہار اب آئی جب میرے محبُوب کائنات کے رسُول اپنی اِتمام واِکمال صفات کی پھبن سے پھب کر رونق افروز ہُوئے۔ اور مومن بمطابق حدیث پاک زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلوٰۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ الصَّلوٰۃَ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط سے اپنی محافل میلاد شریف کو صلوٰۃ وسلام سے زینت دے کر منوّر کرتے ہیں۔ ۱۲ منہ

اور جنّت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنّم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیاطین قید ہو جاتے ہیں اور اس ماہ کی کیا شان ہوگی جس میں صاحبِ قرآن تشریف لائے۔ ماہ رمضان المبارک میں قرآنِ پاک کے جشن منائے جاتے ہیں اور تراویح میں سنایا جاتا ہے۔ تو ربیعُ الاوّل کے ماہ مبارک میں درود شریف (ربیعُ الاوّل شریف)۔ صلوٰۃ وسلام اور نعت خوانی کے زمین و آسمان میں نغمے گونجتے ہیں۔

صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی میرا اُن کے دِل شاد ہوتا رہے گا
خدا رکھے آباد اہلِ نظر کو محمّد کا میلاد ہوتا رہے گا

برباد وُہ دِل جس میں تیری یاد نہ ہو — اُجڑا وُہ شہر جہاں محفلِ میلاد نہ ہو
آسمان پر نظر آتے ہیں جو روشنیوں کے چراغ — قدسیوں میں تو کہیں محفلِ میلاد نہ ہو

○ **پیر کو درود شریف کی فضیلت:-** پیر کو بندوں کے اعمال خداوندِ قدوس کے دربار میں پیش ہوتے ہیں بدیں وجہ حضور سرورِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" اس روز روزہ رکھتے کہ میرے اعمال بحضورِ احدیت جب پیش ہوں تو میں روزہ سے ہوں۔ روزہ رکھ کر کثرتِ درود شریف سے بارگاہِ صمدیت میں دونوں "روزہ اور درود شریف" پہنچ کر شرفِ قبولیت پا جاتے ہیں کیونکہ درود شریف کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اور اُس کے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" سے یک گونہ ربط ہے۔ جس سے مُحب اور محبوب دونوں کی یاد ہوتی ہے۔

☆ درود شریف فضائل وکمالات کا جامع اور عتاب و عذاب[ع] کا مانع ہے۔ پیر کے روز کی سب سے اعظم و اہم جامع فضیلت یہ ہے کہ اس روز حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادت

[ع] بروائیت ثقہ علامہ بدرالدین عینی حنفی علیہ الرحمۃ نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں نقل کیا ہے۔ خاتم الہجر عمِ کریم سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ میں نے خواب میں ابولہب کو جہنم میں دیکھا تو پوچھا تیرا کیا حال ہے کہنے لگا جہنّم کے عذاب میں گرفتار ہوں لیکن جب پیر کا روز ہوتا ہے تو میری انگلی سے اچانک دودھ پھوٹتا ہے جس کو چوستا ہوں تو عذاب میں تخفیف ہوتی ہے کہ اس انگلی کے اشارے سے خوشی میں حضور کی ولادت باسعادت پر ثویبہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا تھا غور کر مومن! اگر کافر کا یہ حال ہے تو مومن کی کیا شان ہوگی جو خاتم النبوۃ رسول کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادت باسعادت پر عید میلاد شریف مناتے، نعتیں اور درود شریف خوشی سے پڑھتے ہیں۔ عمدہ لباس پہنتے عطر گلاب چھڑکتے مسرّت کا اظہار کر کے دو جہاں کی سعادت و برکات پاتے ہیں۔ "بحوالہ مواہب اللدنیہ علی شمائل المحمدیہ"

٦

باسعادت ہوئی ۔ بعثت ۔ ہجرت ۔ معراج شریف اور وصال ربُّ العُلیٰ بھی پیر کو ہُوا۔

"مانع عتاب و عذاب فضیلت" یہ کہ بعض کُفّار سے جہنّم کے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے ۔ جیسے " بروایت امام سُہیلی علیہ الرحمۃ ، ابُولہب علیہ اللعنۃ عبد العزّیٰ نے سرورِ انس و جان ، سرورِ قلب و ایمان " اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ " کی ولادت پاک پر خُوش ہوکر ، خُوش خبری سُنانے والی کو اُنگلیِٔ شہادت کے اشارہ سے اُسی وقت آزاد کر دیا تھا ۔

عمل خیر و برکات :۔ رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود شریف پیر کے روز پڑھنا ۔ کثیر سعادت اور فضائل کا حامل ہے ۔ یہ دن بھی تمام دنوں کا پیر ہے ۔ "عید میلادُ النّبیّ صلی اللہ علیہ وسلم" کے روز ۱۲ ، ربیع الاوّل کی شب کو بوقتِ سحری غُسل کر کے پُوری طہارت اور نظافت کے ساتھ صاف سُتھرا لباس پہن کر اور پاک صاف جگہ پر خوشبو سُلگا کر یا لگا کر ادب و احترام سے درُود شریف پڑھے سارا سال گھر میں برکت اور دین و دُنیا کے فوائد حاصل ہوں گے یہ عمل قلیل بھی فوائدِ کثیر کا حامل ہے کہ قلم لکھنے سے قاصر ہے " عیاں را چہ بیان " اَلحمدُ للہ فقیر پُرتقصیر کا یہ سال ہا سال سے معمول ہے ۔ اور سارا سال بفضلہٖ تعالیٰ امن و امان اور سلامتی سے گزرتا ہے ۔

☆ بعض مہینوں اور دنوں کی تخصیص مُحوّلہ بالا روایات سے متحقّق اور ثابت ہے ۔ دیگر شب و روز یا ماہ و سال ہوں درُود شریف پڑھنے کا مُطلق امر نصِّ قطعی سے واضح ہے ۔ مُروّجہ نعت خوانی ، صلوٰۃ و سلام ۔ حقیقۃً از قسم درُود شریف ہے ۔ جو کہ بہر حال مُستحسن ، محمُود اور محبُوب ہے ۔ جس میں سوائے کجرَو کے کسی کو اختلاف نہیں ۔

○ **جمعۃُ المبارک اور اُس کے اسمآء و فضائل :۔** حضور صلی اللہ علیہ وسلم ، ہجرت فرما کر چند روزہ قُبا شریف میں قیام کے بعد بروز جمعۃُ المبارک ، عازمِ المدینۃُ المنوّرہ ہُوئے تو بطن وادی محلّہ بنی سالم میں جُمعہ شریف کا وقت ہوگیا ۔ یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خُطبۂ رفیعہ پڑھا اور جمعہ شریف پڑھایا تو صحابہ نے یہاں مسجد تعمیر کی ۔ جو مسجد جُمعہ کے نام موسُوم ہُوئی ۔ قرآنِ پاک نے اس مُبارک دن کو یومُ الجمُعۃ فرمایا اور احادیثِ مُبارکہ میں یومُ الاَعزّ ، یومُ الغرّآء یومُ الازہر " روشن تر ، چکمدار دن ، مُنوّر دن بزبان فارسی آدینہ جمعۃُ المبارک کا نُور جنّت کے نُور سے ہے اور جنّت کا نُور ، قاسمِ کوثر ، مُعطی جنّت شافع اُمّت صلی اللہ علیہ وسلم " کے نُور سے ہے اور تمام جنّتیں ،

ے سورۃُ اللّہب جس کی مذمّت میں نازل ہُوئی ۔

سیّدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے نُور سے مُنوّر ہیں۔

احادیثِ رسُول ﷺ۔ علیٰ قائلہا الصّلوٰۃ والسّلام ط

"امام ابُوبکر احمد بیہقی شعب الایمان"

☆۱ لِکُلِّ شَیْئٍ عُرُوْسٌ وَّعُرُوْسُ الْقُرْاٰنِ سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ ط | ہر شئی کی دُلہن ہے اور قرآن کی دُلہن سورۃ الرحمٰن ہے۔ عرُوس کا معنیٰ زینت "مؤلف"

○ مومن صالح جب فوت ہوجاتا ہے تو درُود شریف کا نوُر اُس کی قبر میں اُنس کے لیئے آجاتا ہے اور سُؤال وجواب میں مُعاونت کرتا ہے اور اُس کے بعد حُکم ہوتا ہے۔ نَمْ كَنَوْمِ الْعُرُوْسِ ط سوجا جیسے دُلہن شبِ زُفاف میں سوتی ہے "عُرُوْسٌ" عُرس کی جمع ہے۔ بمعنیٰ دُلہن شادی۔ جو اولیاء کرام کے وصال پر مُنعقد کیا جاتا ہے یہ عُرس سراپا قدس ہیں جس میں اللہ ربُّ العزّت کی حمد وثنا، نعت اور تبلیغ دین ہوتی ہے۔ ولی کا اس روز فیضانِ خاص ہوتا ہے۔ قیامت کو سبطینِ مُصطفیٰ، نورِ عینِ مُرتضیٰ، ریحانِ گُلستانِ زُہراء، حسنین کریمین سرکار امام حسن مجتبیٰ، امام عرش مقام شہزادہ گلگوں قبا حُسین شہید کربلا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ ط جب جنّت میں داخل ہوں گے تو ربِّ کریم اپنی جنّت کو دُلہن کی طرح سجائے گا اور جنّت خُوشی سے جھُومے گی اور پھُولے پھیلے گی ؎

اے گُل ہمارے گُل سے ہے گُل کو سُؤال گُل
جنّت ہے اُن کے جلوہ سے جویائے رنگ وبُو

غنچہ ہے بُلبُلوں کا یمین ویسار گُل
شیخین اِدھر نثار، غنی وعلی اُدھر

☆۲ ایک روایتُ الحدیث علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام میں فرمایا گیا۔

عہ۱ فی زمانہ بعض عُرس میلے ٹھیلے بنتے جارہے ہیں۔ اِن میلوں کا شریعت مُطہّرہ میں کوئی جواز نہیں۔ یہ لہو ولعب شریعت کے نام پر بہُت بڑی جسارت ہے اور تعجّب ہے کہ یہ سب بزرگانِ دین کے نام پر کیئے جاتے ہیں۔ کیا اہلُ اللہ کی یہی تعلیمات تھیں۔ العنم

عہ۲ پہلا۱ گُل اپنے اصلی معنیٰ "پھُول" میں ہے۔ دوسرے۲ گُل سے مُرادشاہِ رُسل "ﷺ" کی ذات پاک ہے۔ تیسرے۳ گُل سے مُراد جنّت ہے اور چوتھا۴ گُل اپنے اندر بہُت وُسعت رکھتا ہے اور اپنے اصلی معنیٰ میں بھی مُستعمل ہے تو مفہوم یہ ہُوا کہ اے خاکدانِ گیتی کے گُل ہمارے گُل، سیّدِ کُل، ہادیٔ سُبل، مولائے کُل "ﷺ" سے جنّت بھی پھُول کا سؤال کررہی ہے۔ یا گُل سے اشارہ حسنین کریمین "جو گُلستانِ نبوی کے شگفتہ پھُول ہیں" کی طرف ہے۔ "جنّتیں آٹھ ہیں"۔ جنّتُ المعلیٰ۱۔ جنّت عدن، جنّتُ النعیم، دارُالخُلد، دارُالسّلام، خُلدِ اِرم، جنّتُ الماویٰ۔ "درُود خواں جنّتُ الفردوس میں ہوں گے بفضلہٖ تعالیٰ تبھی جنّت کی ہر شئ اشجار، انہار، حُور وغلمان دُرود شریف پر فریفتہ اور شیفتہ ہیں۔ ۱۲ منہ، سلّمہٗ ربّہٗ سُبحانہٗ ط

○ قرار پکڑتی ہے جب اللہ سُبحانہٗ جنّت پر اپنی تجلّی فرماتا ہے تو ملائکہ مقربین تجلّی کا نور دیکھ کر خوشی سے تسبیح پڑھتے ہیں اور جنّت تسبیح سے اور "ملائکہ جو اطراف جنّت میں متعین ہیں۔" وہ درود شریف پڑھتے ہیں تو درود شریف کی برکت سے جنّت کشادہ ہوتی ہے۔ یہ کشادگی سرورِ انبیاء ﷺ پر درود شریف کی برکت سے ہے۔ بناءً بریں کہ جنّت کی اصل حضور پُرنور "ﷺ" کے نور سے ہے۔ جب وہ آپ ﷺ کا ذکر سنتی ہے تو خوشی سے جھوم اٹھتی ہے۔ جنّت المدینۃ المنورہ کی ایک جھلک ہے۔ اور درود شریف پر فریفتہ ہے ؎

قدسی پڑھتے رہے صلِّ علیٰ باغِ جنّت نکھرتا سنورتا گیا
باغِ جنّت کو جب بھی سمیٹا گیا مصطفےٰ کے چمن کی کلی بن گئی
یہ بھی تسلیم جنّت ہے باغِ حسین کون ہے جو طلبگار جنّت نہیں
حسنِ جنّت کو جب بھی سمیٹا گیا مصطفےٰ کے نگر کی گلی بن گئی

"صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ السید عبدالعزیز دبّاغ مغربی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ اگر اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی ممانعت نہ ہوتی تو حضور ﷺ جہاں جہاں تشریف لے جاتے جنّت ساتھ ساتھ جاتی اور جہاں آپ رات بسر کرتے تو جنّت بھی وہاں ہی رات گزارتی مگر اللہ سُبحانہٗ نے روک دی ہے تاکہ ایمان بالغیب حاصل ہو۔

☆ ایک روایت الحدیث میں حضور "ﷺ" نے بدیں الفاظ ارشاد فرمایا۔

مَا مَسَّتِ الْجَنَّةُ مَيْسًا كَمَا تَمِيْسُ الْعُرُوْسُ ط	سجائی جاتی ہے جنّت جیسے سجائی جاتی ہے دلہن،

○ یہ تذکرے از روئے محبّت ہیں کہ حضور ﷺ کے غلاموں کی قبر بھی، تو جنّت کا باغیچہ ہوگی اور شبِ قبر شبِ زفاف بنے گی۔ بفضلہٖ وبکرمہٖ تعالیٰ!

☆ بروایت امام الائمہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

إِنَّ اللهَ تَعَالىٰ يَبْعَثُ الْأَيَّامَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلىٰ هَيْئَتِهَا، يَبْعَثُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ زَهْرَاءَ مُنِيْرًا أَهْلُهَا يَحُفُّوْنَ بِهَا كَعُرُوْسٍ تُهْدىٰ إِلىٰ كَرِيْمِهَا ط	بے شک اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ ایّام کو اُن کی اصلی ہیئات پر اٹھائے گا جمعۃ المبارک کو قیامت کے روز چمکتا ہوا منوّر اور ملائکہ اپنے جلوؤں میں لئے ہوں گے جیسے دُلہن کو جب اپنے دُولہا کے ہاں جاتی ہے۔

☆ یہ ساری رَونق اور نور جمعۃُ المبارک کو دُرود شریف کی برکت سے ملا ہے۔ وُہ اپنی پُوری نُوری پھبَن سے اپنے اصلی رُوپ میں ظاہر ہوگا اور اِس روز کا دُرود شریف ملائکہ کرام چاندی کے صحیفوں میں سونے کے قلم سے لکھتے ہیں۔

○ **جمعۃُ المبارک کو دُرود شریف پڑھنے کی سب سے اہم فضیلت:۔**

☆ ایک حدیث پاک علیٰ قائلہا الصلوٰۃ والسلام میں انکشاف فرمایا گیا۔

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ اللّٰہُ حِجَابَ بَیْنِہٖ وَبَیْنَ مَحْبُوْبِہٖ بِوَجْہِہِ الْکَرِیْمِ" صلی اللہ علیہ وسلم "ط	جمعۃُ المبارک کے روز جب غلام دُرود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ مُحِب اور محبوب کریم" صلی اللہ علیہ وسلم "کے درمیان حجاب اُٹھا دیتا ہے۔

○ سب سے اہم واعظم فوائد:۔ جمعۃُ المبارک کا دُرود شریف حضور" صلی اللہ علیہ وسلم "کی بارگاہِ رحمت میں بلا حجاب پہنچتا ہے۔ مُحِب اور محبوب کے درمیان پردے اُٹھا دیئے جاتے ہیں۔ دُرود شریف کے الفاظ کی آواز قلبی اور لسانی بنفسِ نفیس سُنتے اور غلام کو اُس کے چہرے مُہرے سے جانتے اور پہچانتے ہیں اور جوابِ سلام سے نوازتے ہیں اور قبولیت اور بخشش کی بشارتیں اور سَندیں عطا فرماتے ہیں۔ دلائلُ الخیرات میں بحوالہ مفاخرُ الاسلام یہ روائیت نقل کی ہے۔

☆ خالد بن کثیر علیہ الرحمۃ مزید کی وفات پر اُن کے سرہانے ایک کاغذ کا پرچہ پایا گیا جس میں لکھا تھا۔ "بَرَآءَۃٌ عَنِ النَّارِ لِخَالِدِ بْنِ کَثِیْرٍ" اُن کے گھر والوں سے پُوچھا یہ کون سا عمل کرتا تھا کہ اِس فضیلت سے مُشرّف ہُوا تو اُنھوں نے کہا کہ جمعۃُ المبارک کو ایک ہزار مرتبہ دُرود شریف سرورِ عالم" صلی اللہ علیہ وسلم "کو بھیجا کرتا تھا۔ اِس دُرود شریف کی برکت سے۔ کفن، دَفن، حَشر ونشر اور حساب کتاب سے پہلے مغفرت کا پروانہ مل گیا۔

☆ نبیِّ کریم" صلی اللہ علیہ وسلم "تمام مخلوقات عالمِ عُلوی اور عالمِ سُفلی میں سیّدُ الانام[ع۱] ہیں اور جمعۃُ المبارک سیّدُ الایّام جو شخص ساٹھ جُمعے، ساٹھ ساٹھ بار اس دُرود شریف کو پڑھے تو وہ دُنیا میں حضور" صلی اللہ علیہ وسلم "کی زیارت سے مُشرّف ہوگا۔ اور اُس کے اسیّ سال کے گناہ مُعاف ہو جاتے ہیں۔ حضور سیّدُ الانام صلی اللہ علیہ وسلم پر سیّدُ الایّام میں دُرود شریف کے اَنگنت فوائد کُتُبِ احادیث میں مُندرج ہیں۔

ع۱ اَنام جمع نام ہے اور اس میں صرف انسان ہی نہیں بلکہ ہژدہ ہزار عالم میں ملائکہ جن حیوانات چرند پرند مور و ملخ سب مخلوق شامل ہیں۔

ہیں۔ علامہ سخاوی نے "القولُ البدیعُ فی الصّلوٰۃِ علَی الحبیبِ الشفیع" میں ابنِ عاصم کی روائیت سے مرفوعاً نقل کیا اور تصدیق فرمائی۔ درُود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

○ **جمعرات کو درُود شریف کی فضیلت :** جمُعرات کو جمعۃُ المبارک کا قربِ حاصل ہے۔ دُنیا اور قیامت کے درمیان ایک مقام برزخ ہے اور جمُعرات کو بھی جمعۃُ المبارک کے برزخ سے تعبیر کیا گیا ہے تو جمُعرات بھی فضیلت اور سعادت کی حامل بنی اِس قرب کی وجہ سے جمُعرات کو دن کے نام سے موسُوم کیا گیا۔ جمُعرات کو اَرواحِ مؤتہ گھروں میں حاضِر ہوتی اور ایصالِ ثواب کا تقاضا کرتیں ہیں۔ "جمعرات کا درُود شریف صفحہ ۵۲۲ پر ملاحظہ ہو"

☆۱ ایک ولیُ اللہ کا گزُر قبرستان سے ہُوا تو عالمِ کشف میں دیکھا کہ رُوحوں کا ہجوم ہے۔ پوُچھا معاملہ کیا ہے تو بتایا گیا ایک اَللہ کا مقبوُل بندہ قبرستان سے گزُرا۔ اُس نے درُود شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا۔ اُس کا ثواب ختم ہونے کو نہیں آرہا۔ اُس کے ثواب کی برکت سے سارا قبرستان بخشا گیا اور یہ ثواب تقسیم ہو رہا ہے۔ "شرحُ الصُّدُورِ فی حالِ الموتیٰ والقبوُرِ"

☆۲ امام محُمّد بن وضاح علیہ الرحمۃ نے یہ روائیت بحوالہ مفاخرُ الاسلام نقل کی۔

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْخَمِیْسِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ لَمْ یَفْتَقِرْ اَبَدًا ط	جو شخص جمُعرات کو سَو بار درُود شریف پڑھے وُہ کبھی مُحتاج نہیں ہوگا۔

☆۳ جو شخص بروز جمُعرات "پنجشنبہ"، بعد نمازِ عصر اُسی جگہ بیٹھ کر یہ درُود شریف پڑھے ربِّ کریم اُس کو اپنے محبوب پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت کا شرف عطا فرماتا ہے جو تمام اجر و ثواب سے عظیم تر ہے۔ "شوارقُ الانوار فی ذکرِ الصّلوٰۃ علَی النّبیِّ المختار"

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا الصَّلٰوۃَ وَالسَّلَامَ "۳ بار"، اور تیسری بار یہ کہے۔ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ "ایک بار"

○ **منگل، بدھ، ہفتہ اور اتوار کے روز درُود شریف کی فضیلت :-** اِن ایام

۳ امام محمد المہدی فاسی مطالعُ المسرّات جلاء دلائل الخیرات۔

میں بھی درُود شریف بہت سے فضائل کا حامل ہے۔ سیّدُ الانبیاء علیٰ نبیّنا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام مِنَ الْمَلِكِ الْجَوَّادِ پر دُرُود شریف کا اِذن ذاتِ اَلْمُؤْمِنُ وَالْمُهَيْمِنُ، نے مومن کے ضمیر میں ودلیعت فرمادیا روزِ ازل تا ابد ہر روز نئی آن، ہر شب نئی شان مومن کی زبان دُرّ فشان سے دُرُود شریف کے اِذن کا ظہور ہو رہا ہے۔ دُرُود شریف مسجد کی رونق۔ عبادت اور دُعا کی قبولیّت کی دستاویز۔ اور خوشنودیِ خداوندِ قدّوس کی سند ہے۔ وَالْاَيَّامُ اَيَّامُ اللهِ، وَالْعِبَادُ عِبَادُ اللهِ وَالْاَمْرُ اَمْرُ اللهِ ط[ع] دن اللہ کے دن۔ بندے اللہ کے بندے، امر اللہ کا امر اور مسجد اللہ کا گھر ہے۔

☆ مساجد میں قبل آذان دُرُود شریف "مَرْحَبًا بِضَيْفِ الرَّحْمٰنِ"، کا دعوت نامہ اور نمازِ پنجگانہ کے بعد بلند آواز سے دُرُود شریف پڑھنا اہلسنّت وجماعت کا معمول، مقبول بارگاہِ رسُول ہے۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا نُوْرَ اللهِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ

○ حقیقتِ امرِ الٰہی:۔ اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی فرشتوں کی بھری محفل میں ملائکہ کو ساتھ ملا کر اپنے پیارے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" پر دُرُود شریف بھیجتا ہے اور ایمان والوں کو درُود شریف بھیجنے کا حکم بھی دیتا ہے۔ لہٰذا دُرُود شریف پڑھنے والا بسبب تعمیلِ امرِ الٰہی اَللّٰہ تعالیٰ کا فرمانبردار بندہ ہے اور رسُولِ عظیم کا "صلی اللہ علیہ وسلم" یہ عقیدت مند غلام اور ملائکہ کا پیارا ساتھی ہے۔ "وَاللهُ اَمَرَنَا بِهٰذَا"۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَافِيًا وَالصَّلٰوةُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوةً وَّافِيًا وَّالسَّلَامُ عَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ سَلَامًا صَافِيًا ط

ع حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے بروز ہفتہ مسجد قباء میں حاضری کو عمرہ کا ثواب فرمایا، شکرِ نبوّت اور رسالت پر بروز پیر روزہ رکھا اور وعظ و تذکیر کے لیے جمعرات کی صبح خیر و برکت اور شام ثواب والی فرمایا۔ بُدھ کے روز کام شروع کرے تو پایۂ تکمیل تک پہنچنے کی خبر دی۔ جمعۃ المبارک کی فضیلت اظہر من الشمس ہے۔ لہٰذا کوئی دن منحوس نہیں۔ خلافِ شرع شریف کام، بدعات اور شرک کے ارتکاب سے شئی منحوس ہوتی ہے۔ درُود شریف نے ہر ساعت کو سعادت کے نور سے چمکا دیا" اَللّٰہ اکبر ط
"منہ سلّمہ ربّہ سُبحانہٗ وتعالیٰ"

دیدارِ الٰہی

جَلَّ شَانُہٗ وَعَزَّ اسْمُہٗ

قرآنِ پاک :- پ۲۱ سورۃ العنکبوت آیتِ کریمہ ۵

مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○

جو شخص اللہ تعالےٰ سے مُلاقات کا ارادہ رکھتا ہے تو جان لے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ آنے والا ہے۔

تابکے چشمک زنی اے حُسنِ قدرت بے نیاز
اک دم میں پھونک دے یا حُسن سے بھر دے مجھے

○ لِقاءِ الٰہی : دیدارِ الٰہی حق ہے کُنہہ حقیقت اور ادراک مُحال ہے۔ روزِ قیامت اور جنّت میں جنّتیوں کو بے حجاب، بے نقاب دیدار ہوگا وُہ ذاتِ حق جلّ سُلطانُہٗ کو ایسے دیکھیں گے جیسے آسمان پر چاند۔ آج یہ آنکھیں جمالِ الٰہی کے نظّارہ کی تاب نہیں رکھتیں۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو دیدارِ حق شبِ معراج دَنَا فَتَدَلّٰی (سورۃ النجم) کے مقام پر ہُوا جو اِس دُنیا سے وراءُ الوراء مقام ہے اور ربِّ قدیر نے مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ○ (سورۃ النجم) کے سُرمہ سے مُصطفےٰ کی آنکھوں کو یہ طاقت عطا فرمادی تھی۔ " وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ الْحَالِ وَرَسُوْلُهُ الْاَعْلٰى عَلٰى وَجْهِ الْكَمَالِ " ط ؎

اِتّصالے بے تکیّف بے قیاس
ہست ربُّ النّاس باجانِ ناس

☆ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " حینِ حیاتِ ظاہری میں شَوْقًا اِلٰى لِقَائِكَ سے دُعا فرمایا کرتے اور بوقتِ وِصال لقاءِ الٰہی کا اشتیاق حد سے زیادہ بڑھ گیا تو آپ بار بار اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقُ الْاَعْلٰى فرماتے۔ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے غلاموں کو یہ شوقِ لقاء کامل محبّت کی بناء پر ملتا ہے اور جب اشتیاق بڑھ جاتا ہے تو وُہ ربّ عزّ اسمہٗ کے دیدار کے دروازے فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ط کا مُنتظر رہتا ہے اور موت اُس کے لئے محبُوب بن جاتی ہے۔ اے ایمان والو! وَافَرَكَ اللّٰهُ حَظَّكَ مِنْهُ ط تجھے اس آیتِ کریمہ میں وعدۂ دیدار اور وصال ذُوالجلال کا

؎ یہ تشبیہ رُوئیت کی رُوئیت سے ہے نہ کہ مرئی کی تشبیہ مرئی سے۔

مژدہ سنایا گیا ہے۔ موت اہلِ محبت کے لئے تعزیت نہیں بلکہ تہنیت "تحفۂ خداوندی" ہے۔

عقیدہ :۔ عقیدہ بیج کی مانند ہوتا ہے اور عمل اس پر اگنے والا پودا۔ ظاہر ہے کہ پودے میں وہی خصوصیات ہوں گی جو بیج میں پوشیدہ ہیں۔ جیسا عقیدہ ہو گا۔ اس کے مطابق زندگی ڈھلے گی۔ عقیدۂ صحیحہ ہی اعمال کی قبولیت کی بنیاد ہوتا ہے۔ توحید و رسالت کا عقیدہ ہی آخرت میں نجات کا سبب ہو گا ورنہ نجات، جنت اور دیدارِ الٰہی ناممکن ممتنع بلکہ محال ہے۔

☆ امام ربانی الشیخ احمد الفاروقی نقشبندی قادری چشتی سہروردی قدس سرہ الروحانی مکتوبات قدسیہ میں فرماتے ہیں۔

○ آخرت میں مومن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو بے جہت و بے کیف اور بے شبہ و بے محاذات جنت میں دیکھیں گے۔ اہلِ سنت وجماعت کے سوا تمام اہلِ ملت و غیر اہلِ ملت فرقے منکر ہیں[۱] ۔[۲]

یَرَاهُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِغَیْرِ کَیْفٍ وَاِدْرَاكٍ وَضَرْبٍ مِنْ مِثَالٍ قصیدہ امالی

○ دیدارِ محبوب اور شانِ صحابہ کرام فصلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

☆ صحابہ عظام کا وہ خوش نصیب گروہ ہے۔ جن کے ایمان کی ابتداء دیدارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی اور مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ ای رأی اللہ تعالیٰ کے آئینہ حق نما سے دیدارِ حق کیا۔[۳] چہرۂ مصطفوی "صلی اللہ علیہ وسلم"، تو جمالِ الٰہی کا آئینہ ہے اور یہ شرف، شرفِ صحبت سے ملا جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت۔ رفاقت اور زیارت سے فیض یاب تھے اور وہ وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی سورۃ النساء ۹۵ سے نوازے گئے اور اٰمِنُوْا کَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ سورۃ البقرۃ ۱۳ سے مومنوں کے لیئے ایمان کی کسوٹی اور معیار بنے۔ صحابہ کرام کی فضیلت میں نصوصِ قطعیہ اور احادیث

---

[۱] اے اللہ وحدہٗ! تو غیریت کے پردے اٹھا دے اور بشریت کے حجاب دور فرما اور تشنگانِ دید کو بحرِ توحید سے معرفت کے آبحیات کا ایک گھونٹ عنایت فرما کر دیدار کی ایک جھلک دکھا۔ یہ عزتِ وصال دنیا میں مکاشفہ سے ایمان، ایقان کے ساتھ بچشمِ تر اور دارِ آخرت میں عرفان، اذعان کے ساتھ، بچشمِ سر ہو بحرمۃ مَازَاغَ الْبَصَرُ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ۱۲

[۲] مومن اُسے بے کیف اور بلا ادراک اور بغیر کسی مثال کے دیکھیں گے۔ وَاللہُ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ ۱۲

[۳] اللہ تعالیٰ کی کامل رؤیت وہی ہے جو صورتِ محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" سے رؤیتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ سے حاصل ہو کہ آپ کی طرف سے جو کچھ بھی کسی کو پہنچے گا وہ حق ہی ہو گا اور کبرائے حقیقت نے جس رؤیت کا مشاہدہ کیا وہ حضور علیہ الوف التحیۃ والثناء کی متابعت سے حصہ ملا۔ یہی لوگ صاحبِ وجد وحال اور اربابِ مشاہدہ ہیں۔ ۱۲ منہ، کان اللہ لہٗ

صحیحہ بکثرت صحاح ستہ شریف میں موجود ہیں۔

احادیثِ مبارکہ، ابنِ عدی نے بروائیت اُمّ المؤمنین عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ فرمایا

☆ اِنَّ اَشْرَارَ اُمَّتِیْ اَجْرَءُهُمْ عَلٰی اَصْحَابِیْ ط | اُمّت میں بدترین لوگ وُہ ہیں جو میرے اصحاب پر دلیر ہیں۔

" رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ "

☆ مَنْ سَبَّ صِحَابِیْ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ط | جو میرے صحابہ کی بُرائی کرے اُس پر اللہ، فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہو۔

☆ اِذَا ذُكِرَ اَصِحَابِیْ فَاَمْسِكُوْا | جب میرے صحابہ کا ذکر کرو تو زُبان و قلم کو قابو میں رکھو۔

ملفوظات :۔ سیدنا عبد اللہ بن مبارک تلمیذ عزیز امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ط (وصال ۱۸۱ھ)

☆ حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ جو ایک بار ہی چشم بصارت ظاہرہ سے دیکھ کر ایمان لائے اور ایک ہی مجلس کے صُحبت یافتہ تھے وُہ بھی سیدالتابعین خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور تمام اُمّت سے افضل ہیں۔ "مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ملّا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری"

☆ آپ علیہ الرحمۃ سے کسی نے پُوچھا۔ سیدنا امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما افضل ہیں یا عُمر بن عبدالعزیز؟ جواباً فرمایا رسُول اللہ" صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم " کی معیّت میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ، کے گھوڑے کے نتھنوں میں جو غبار پڑ گیا وُہ بھی عُمر بن عبدالعزیز علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے بدرجہا افضل ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ، صحابیِ رسُول کاتب وحی، امین اسرارِ نبوّت، خالِ رسُول علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام صاحب فضیلت عدیدہ ہیں۔ ہادی و مہدی ہیں۔ آپ کے حق میں عُلماءِ حاضرہ کو نہائیت ہی ادب اور احتیاط کی ضرورت ہے اپنی زبانوں کو طعن آلود، ہونے سے بچائیں۔ "مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ملّا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری"

علّامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ نے نسیم الریاض میں لکھا ۲ھ

مَنْ یَّكُوْنُ یَطْعَنُ فِیْ مُعَاوِیَه (رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) فَذٰلِكَ مِنْ كِلَابِ الْهَاوِیَه

۱ھ آپ کا شمار خُلفاءِ راشدین میں ہوتا ہے۔ آپ کی زیارت کے لیے حضرت خضر علیہ السلام حاضر ہوتے تھے آپ کے فضائل و مناقب بکثرت ہیں۔

۲ھ جو سیدنا امیر معاویہ کی شان میں طعن کرے وُہ ہاویہ جہنم کا کُتا ہے۔ حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی روائیت میں خوارج کو جہنم کے کُتے فرمایا گیا ہے۔ اَعَاذَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْ ذٰلِكَ ط

فتویٰ :۔ مجمع البحرین شریعت و طریقت ، مظہرِ تجلیاتِ حقیقت ، مصدر برکاتِ معرفت ، فضیلت مآب حضرت مجددِ الف ثانی الشیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی[عله] قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں " اَلصَّحَابَۃُ کُلُّھُمْ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ قَطْعًا ط " الفضل فی الملل والنحل۔

☆ صَحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّہِمْ اِقْتَدَیْتُمْ فَاھْتَدَیْتُمْ ط | میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے ۔

ماہ تابِ رسالت صحابہ میں جلوہ فگن ہوتے ایسے چودھویں کا چاند ستاروں کے جھرمٹ میں جیسے

☆ مُلاجیون علیہ الرحمۃ اُستادِ سلطان اورنگ زیب عالمگیر شہنشاہِ ہند اپنی تفسیر احمدی میں فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ[عله] ۝ کے تحت لکھتے ہیں ۔ النُّجُوم سے مُراد صحابہ ہیں اور بِمَوَاقِعِ اَیْ مَسَاجِدِ ھِمْ وَمَقَابِرِھِمْ بعض مفسرین کے نزدیک النُّجُوم سے مُراد صحابہ کرام اور مواقع سے سجدہ گاہیں یعنی پیشانیاں جن پر وہ اپنے ربّ تعالیٰ کے حضور سربسجود رہا کرتے ۔ یا مَوَاقِعِ سے مُراد ، مزاراتِ پُرانوار ، جہاں وُہ جہادِ اکبر یا جہادِ اصغر سے جامِ شہادت نوش فرما کر استراحت فرما ہیں سیّد الملائکہ جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں ۔ جیسے زمین والوں کے لئے آسمان پر ستارے چمکتے ہیں بعینہٖ ملائکہ کے لئے صحابہ کے قبور ستاروں کی طرح چمکتے دمکتے ہیں ۔

☆ ایک حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں فرمایا گیا ۔

مَا اٰمَنَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ مَنْ لَّمْ یُوَقِّرْ اَصْحَابَہٗ ط | اُس شخص کا اللہ سبحانہٗ اور رسول اللہ پر کوئی ایمان نہیں جو صحابہ کی توقیر و تعظیم نہیں کرتا " عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم "

فَالْحَذَرْ کُلَّ الْحَذَرِ ط " اَلْاَمَانُ اَلْحَفِیْظُ " ۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

☆ جاننا چاہیئے خوارج فی زمانہ کی بناوٹی باتوں ۔ جاہلی روایات اور غالی روافض اور بے دین گمراہ لوگوں کی تاریخی کتابوں اور اُنکی چکنی چپڑی باتوں (خودساختہ عقیدے) سے اعراض و اجتناب کرے ۔ یہ بدلگام بدنہاد لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے بزعمِ خود عیبوں کو بیان کرتے اور اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں

عله یہ القاب مُبارک قدوۃ علماءِ اہلسنّت مُلا عبدالحکیم نقشبندی مجددی " سیالکوٹی " نے آپ کو خط میں تحریر کئے ۔
عله پ سورۃ الواقعہ آیتِ کریمہ ۷۵ تو مجھے قسم ہے اُن جگہوں کی جہاں تارے ڈوبتے ہیں ۔

یہ سب جھوٹ، اِفتراء اور بُہتان ہیں یہ لوگ ضَلُّوا فاَضَلُّوا کا مصداق ۱؎

شَکلِ ایشاں ، شکلِ انساں ، فعلِ شاں ، فعلِ جاع

هُمْ ذِیَابٌ فِی ثِیَابٍ ، اَوْ ثِیَابٌ فِی ذِیَابٍ

مَولائے کائنات سیدنا علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہُ الاسنیٰ کا ارشادِ مُبارک :-

اَلنَّاسُ نِیَامٌ فَاِذَا مَاتُوْا اِنْتَبَھُوْا | لوگ سوتے ہیں اور جب مریں گے تو بیدار ہوں گے

○ لوگ خوابِ غفلت میں ہیں جب آنکھ بند ہوگی تو بیدار ہوں گے۔ خواب اور بیداری میں یہ فرق ہے خواب سے آنکھ کھلی تو کچھ نہ تھا اور دُنیا کی بیداری سے آنکھ بند ہوگئی تو کچھ نہ ہوگا۔ نتیجہ دونوں کا ایک ہے۔ درحقیقت ہستی نیستی اور نیستی ہستی ہے ؎

یہاں ہونا نہ ہونا ہے ، نہ ہونا عین ہونا ہے

جسے ہونا ہو کچھ ، وہ خاکِ کوئے جاناں ہو جائے

☆ جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چشمِ بصارت ظاہری سے آئینۂ حق نما میں دیکھا اُس نے اپنا آپ ہی دیکھا اور جس نے چشمِ بصیرتِ باطنی سے دیکھا اُس نے اپنے ہی احوال و ایمان کی صورت سے دیکھا کما حقہٗ، زیارتِ سیدالکون "صلی اللہ علیہ وسلم"۔ کون ہے جو کر سکے اور حقیقت کو پا سکے۔ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ کُلِّھَا ۲؎

وَکَیْفَ یُدْرِكُ فِی الدُّنْیَا حَقِیْقَتَہٗ

قَوْمٌ نِیَامٌ تَسَلَّوْا عَنْہُ بِالْحُلُمِ "قصیدہ بُردہ شریف"

★ ایک مرتبہ عمر بن ہشام "ابوجہل" فرعون ہٰذا الامت نے حاضرِ بارگاہِ محبوبِ ربّ العٰلمین جلّ وعلاَ، "صلی اللہ علیہ وسلم" ہو کر ہجو کے کلمات کہے۔ تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا صَدَقْتَ جذبۂ عشق

۱؎ اُن کی شکل و صورت تو انسانی ہے۔ لیکن افعال درندوں کے۔ یہ انسانی لباس میں بھیڑیئے ہیں بھیڑیا تو بھیڑوں کو پھاڑ کھاتا ہے۔ لیکن یہ کم بخت عظمتِ مصطفیٰ، شانِ غلامانِ مصطفیٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو ہڑپ کر جاتے ہیں۔ بَلْ هُمْ اَضَلُّ (سورۃ الاعراف ۱۷۹) بلکہ یہ تو درندوں سے بھی بدتر ہیں۔ جن کے قلب افسردہ رُوح پژمردہ، چہروں پر نحوست اور پوست جمی ہے ؎

دُور شو از اختلاطِ یارِ بد | یارِ بد بدتر بود از مارِ بد
مارِ بد تنہا ہمے بر جاں زند | یارِ بد بر جان و بر ایمان زند

۲؎ کوئی کیسے جان سکتا ہے حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو۔ جبکہ قوم نا ایک خوابِ غفلت میں سو رہی ہے۔

سے سرشار، عاشقِ زار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا فوراً اُٹھے تحسین و تبریک اور تعریف کے کلمات عرض کئے تو حضور "ﷺ" نے محبت بھری نگاہ سے اپنے یارِ وفا، یارِ غار کو دیکھا تو فرمایا صَدَقْتَ صحابہ عظام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اجتماعِ نقیضین کی تصدیق چہ حکمت دارد؟ تو آپ "ﷺ" کا فرمان رُومی کی زبانِ ترجمان میں۔"

گُفت من آئینہ ام مصقولِ دوست　　　تُرک و ہندی در من آں بیند کہ اُوست

○ میرا چہرہ مظہرِ جمالِ انوارِ الٰہی، جو آئینۂ حق نما ہے۔ اِس میں جس نے دیکھا اپنا آپ دیکھا۔ ابُوجہل کفر و شرک کی ظلمت سے آلودہ ایک مردِ قبیح تھا۔ اُس نے اِس آئینۂ حق نما میں اپنی شکل دیکھی۔ جو کہ کریہہُ المنظر تھی (رأس الکفر والشرک) اور پھر اس نے جو کہا اپنا حال کہا تو مَیں نے صَدَقْتَ فرما دیا اور میرے یارِ وفا (صاحبُ الغارِ والوفاء) نے جو صورت میں میرے جمال و کمال کے پرتو اور سیرت میں میرے حُسن و عشق کے پیکر اور درجات میں اَعرَفُ النَّاس؎ علہ ہیں۔ اُنہوں نے بھی میرے چہرۂ انور "منظہرِ انوارِ لامتناہی" کے آئینۂ حق نما میں اپنے حُسن کا اِنعکاس لَقِطْعَةٌ مِّنَ الْقَمَرِ؎ دیکھا اور تحسین و تعریف کی اُنھوں نے بھی اپنے حال کے مُطابق اپنی ہی آپ تعریف کی تو مَیں نے صَدَقْتَ کہا۔

؎ عبد اللہ بن عثمان اسم ابُوبکر کنیت، صدیق خطاب، عتیق اسم علم، صاحبُ الغار لقب، افضل، اعلم، اشجع الصحابہ صفت، خلیفہ اوّل بلا فصل رضی اللہ عنہ

علہ کلامِ الٰہی میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو صِدِّیْقًا نَّبِیًّا (سورۃ مریم ۴۱) فرمایا گیا اور بزبانِ رسالت حضرت ابُوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو صدیق اُمتی فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام انبیاء میں سب سے افضل "حضور" ﷺ "کے بعد" اور حضرت ابُوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُمت میں سب سے افضل جو صدیقیتِ کبریٰ پر فائز المرام اور امام المشاہدین "خلیفۃُ الرّسُولُ الاعظم" بلا اختلاف و بلا فصل ہیں اور بزبانِ رسالت حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو اَشْبَهُ النَّاس اور حضرت ابُوبکر رضی اللہ عنہ کو اَعْرَفُ النَّاس فرمایا گیا کہ دونوں "صدیق نبی اور صدیق اُمتی" میرے حُسنِ صُورت، حُسنِ سیرت میں جمالِ خلق و کمالِ خُلق میں ہو بہو تصویر اور شبیہ ہیں۔ یعنی کہ صدیق اُمتی، صدیق نبی کے پرتو ہیں۔ اور فرمایا اگر کسی نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو دیکھنا ہو تو میرے ابُوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو دیکھ لے اور ایک مقام پر ملائکہ رُسل سے سیدنا ابُوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو حضرت میکائیل علیہ السّلام سے تشبیہ دی جو پرتوِ جمالِ الٰہی ہیں تو معنیٰ یہ کہ حضور "ﷺ" کو سب سے زیادہ جاننے اور پہچاننے والے ہیں کہ "معرفتِ محمدؐ ہی معرفتِ الٰہی ہے" عَزَّ وَجَلَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور شانِ خداوندی کا ظہور عظمتِ مصطفوی میں ہے۔ بدیں وجہ آپ انبیاء کے بعد اُمتِ مُسلمہ میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں اور صاحبِ

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

☆ بدیں وجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "اَعْرَفُ النَّاسِ ط (افضل الناس فی الصحابہ بالتحقیق ط) کو ہی مخاطب کیا اور ارشاد فرمایا۔
یَا اَبَا بَکْرٍ لَمْ یَعْرِفْنِیْ حَقِیْقَۃً غَیْرُ رَبِّیْ اے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حقیقۃً جیسا میں ہوں
میرے ربّ عزّ اسمہٗ کے سوا کسی اور نے مجھے نہیں جانا اور نہ پہچانا۔" فَافْہَمْ ط

غالِبؔ ثنائے خواجہ بہ یزدان گذاشتیم
کان ذات پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است "صلی اللہ علیہ وسلم"

○ بروائیت ابی قتادہ، رسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔ "صحیح مسلم و بخاری"

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاٰی الْحَقَّ ط | جسے میرا دیدار "خواب" میں ہُوا اُسے دیدارِ حق ہُوا

☆1 اس حدیثِ پاک کی مُحدّثین کرام نے دو توجیہیں بیان کیں۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو جس خوش بخت نے خواب میں دیکھا اُس نے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو ہی دیکھا اور اُس کا یہ کہنا برحق ہے کہ مجھے خواب میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت ہُوئی۔ "وَلِلّٰہِ دُرُّ وَلَنِعْمَ مَا قَالَ ط"

☆2 رَاٰی الْحَقَّ اَیْ اللہَ تَقَدَّسَ وَتَعَالٰی۔ جس نے مجھے دیکھا اُس نے میرے آئینہ حق نُما میں حق تعالیٰ کو دیکھا یہ "مُشاہدہ" دیدار، نعمتِ عُظمٰی کسی عمل یا کسب کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ محض فضلِ ربّی ہے یعنی وَہبی ہے کسبی نہیں، عطائی ہے ذاتی نہیں اور نہ اِستحقاقی ہے ؎

برنتابی جلوہ اش عکسِ جمالش را بیاب
چوں بہ احمدؐ گم شدی دیدارِ احد دشوار نیست

اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ جَمَالَ نَبِیِّكَ وَارْزُقْنِیْ رُؤْیَۃَ وَجْھِہِ الْکَرِیْمِ
عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ ط آمین ثم آمین یا ارحم الرّاحمین بجاہ رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم

گُفت طُوبٰی مَنْ رَاٰنِیْ مُصْطَفٰی
وَالَّذِیْ یُبْصِرُ عَلٰی وَجْہِیْ یَرٰی

☆ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" "اللہ سُبحانہٗ" کی ذات و صفات کا آئینہ ہیں۔ اُس نے اپنی صفات کو محبوب پاک شاہِ لولاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات میں ظاہر کیا ؎

بقیہ حاشیہ

خلقِ عظیم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنے یارِ غار، یارِ وفا جَزَاكَ اللہُ عَنَّا مَا اَوْفٰكَ یَا اَبَا بَکْرٍ وَمَا اَسْعَدَ حَظَّكَ ط کو اِنَّ اللہَ مَعَنَا (سورۃ التوبہ ٤٠) کی مَعیّت اور تائیدِ خُداوندی میں ہمیشہ در ہمیشہ جسمًا و رُوحًا اپنے ساتھ رکھا ہے ؎

پَروانے کو چراغ، بُلبل کو پھول بس
صِدّیق کے لیئے ہے خُدا کا رسُول بس

؎ اُس کے جلوہ کی تاب تُو نہیں لاسکتا۔ جب تک کہ اُسکے جمال کا عکس نہ پائے۔ جب تُو "احمد" "صلی اللہ علیہ وسلم" میں گُم ہوگا۔

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

حق را بچشم گرچہ ندیدند ولیکنش | از دیدنِ جمالِ محمدؐ شناختند "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ ایک حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں فرمایا گیا۔ "مواہب اللدنیہ علی شمائل المحمدیہ"

اَنَا مِرْاٰۃُ جَمَالِ الْحَقِّ ط | مَیں تو جمالِ حق کا آئینہ ہوں

○ مثلاً شیشے میں جو نور نظر آئے گا وُہ آفتاب کا نور ہوگا۔ اور حضور میں جو نور نظر آئے گا وُہ اللہ کا نور ہوگا۔ کہ رُخسارِ محمدی، آئینہ جمالِ حق اور خدّ و خالِ مصطفیٰ مظہرِ حُسنِ کمالِ کبریا ہے۔ عزّ وجلّ صلی اللہ علیہ وسلم علیٰ ہٰذا القیاس حضور میں جو علم نظر آئے گا وُہ خُدا کا علم ہے اور حضور میں جو قدرت نظر آئے گی وُہ خُدا کی قدرت ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر جمال و کمال خُدا سے مستفاد ہے۔

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ ط "رواہُ الامام محمد علیہ الرحمۃ بُخاری و مُسلم"	جس نے مجھے خواب میں دیکھا بے شک اُس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صُورت میں مُتمثل نہیں ہوسکتا۔ علہ

☆ ایک روائت میں لَا یَتَخَیَّلُ علہ کے الفاظ بھی فرمائے گئے ہیں۔ نیز فرمایا۔

رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّۃِ ط	مومن کا خواب نبوت کے خواب کا چھیالیسواں ۴۶ حصہ ہے یعنی اُس کے انوار کا جزو ہے۔

○ مومن جو خواب میں دیکھتا ہے۔ وُہ حق دیکھتا ہے اور درود شریف سے جو بھی ملتا ہے وُہ حق ہی ہوتا ہے اور وسوسۂ نفسانی، تخیلاتِ شیطانی اور باطل سے پاک ہوتا ہے۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" تو بدلیلِ قطعیہ صحیحہ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی صفتِ ہُدیٰ کے مظہرِ اتم ہیں اور شیطان لعین مظہرِ ضلالت۔ قادرِ مطلق نے شیطان کو یہ اختیار دیا ہے کہ جو صُورت چاہے اختیار کرے لیکن اپنے بے مثل محبوب کی صُورت اختیار کرنے کی طاقت نہیں دی بلکہ کسی کو خیال بھی آپ علہ

بقیہ حاشیہ

عزّ اسمہٗ، صلی اللہ علیہ وسلم تو پھر احد کا دیدار مشکل نہیں یعنی فنا فی الاحمد کے بغیر جمالِ احد نہیں پاسکتا۔ احد اور احمد کے درمیان میم راز ہے۔ فافہم ط

علہ شیطان کو یہ طاقت نہیں کہ خواب میں کسی کے پاس جا کر کہے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ یا آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف سے کسی بات کی نسبت کر سکے۔ ایسا اُس کو اختیار نہیں دیا گیا اور یہ ناممکنات سے ہے۔

علہ فرع کا ہر کمال اصل سے مستفاد ہوتا ہے۔ کائناتِ عالم میں ہر کمال کی اصالت حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات پاک ہے تو موجوداتِ عالم کا ہر کمال باکمال۔ کمالِ محمدی "صلی اللہ علیہ وسلم" کی دلیل ٹھہری۔ ۱۲ منہ عفا اللہ عنہٗ

"صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف سے نہیں ڈال سکتا۔ کَمَا نَطَقَتْ بِهِ الْأَحَادِيْثُ ط

عقیدہ:۔ ہر نبی ولی[1] بھی ہوتا ہے اور ہر رسول نبی بھی۔ نبی بحیثیت نبوت اور نبی بحیثیت ولائیت ہر دو کی زیارت حق ہے۔ دراصل وُہ نبی کی ہی زیارت ہے اور نبی کی زیارت جنت اور اُس کے نعماء سے افضل ہے۔ اور یہی زیارتِ حق ہے۔ "ابریز شریف"

شیطان:۔ نَارِيٌّ يَتَشَكَّلُ بِاَشْكَالٍ مُخْتَلِفَةٍ يُذَكَّرُ وَيُؤَنَّثُ ط۔ ناری ہے مختلف اشکال بدل لیتا ہے۔ یہ مذکر بھی ہوتا ہے اور مؤنث بھی اور نظر نہیں آتا۔

☆ حضور[2] "صلی اللہ علیہ وسلم" اصل میں "نور" ہیں اور جن نار سے ہے۔ نار، نور کی شکل اختیار نہیں کرسکتا۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نور ہیں اور شیطان ظلمت، ظلمت نور اور نار نور نہیں ہو سکتے اور نہ بن سکتے ہیں۔ سرکار غوث الثقلین "سر الاسرار" میں فرماتے ہیں۔ شیطان ظلمت ہے اور بندۂ حق نور۔ شیطان تو فنا فی الرسول کی منزل پر فائز ولی کامل کی بھی شکل نہیں بن سکتا۔ لیکن شیطان اپنے زعم باطل میں پروردگار تقدس و تعالیٰ کی صورت بن کر لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ حالانکہ اس مجسم جہل کو اتنا علم بھی نہیں کہ اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی جسم و جہت، شکل و صورت اور مثل و مثال سے پاک ہے۔ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ط (سورۃ الانعام ۱۰۱)
ذاتِ لم یزل ولا یزال بے مثل بے مثال۔

☆ مشہور اولیاء نقشبند، میرزا مظہر جانِ جاناں شہید علیہ الرحمۃ نے اپنے ملفوظات میں فرمایا۔

○ ایک مرتبہ میرے خواب میں حضور سید کون و مکان سرورِ انس و جان حضور احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوئے تو میں نے سلسلۂ گذارشات میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے بارے میں حضور کیا فرماتے ہیں۔ سرکار نے فرمایا اُن کی مثل متاخرین میں دوسرا کون ہے؟ عرض کیا اُن کے مکتوبات آپ کی نظر سے گزرے ہیں۔ فرمایا اگر تمہیں کچھ یاد ہے تو

ع[1] ولائیت کبریٰ انبیاء اللہ علیہم السلام کی ولائیت ہے۔ ولائیتِ صغریٰ اولیاء الرحمٰن کی ولائیت اور ولائیتِ علیا ملائکہ کی ولائیت ہے۔

ع[2] حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا سایہ تک ربِ کریم نے پیدا نہیں فرمایا کیونکہ سایہ بھی از قسم مثل ہوتا ہے۔ ثانیاً کسی کا قدم نہ آجائے کہ بے ادبی ہو جائیگی۔ فَلِہٰذَا اَدَبًا لِلْمَحْبُوْبِ "صلی اللہ علیہ وسلم" سایہ پیدا ہی نہیں فرمایا۔ چہ جائیکہ کوئی غیر آپ کی شکل و صورت بنے یہ محال ہے۔ لَمْ يَكُنْ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظِلٌّ وَلَا فِي الشَّمْسِ وَلَا فِي الْقَمَرِ ط "اخرجہ الحکیم الترمذی"۔ سید الملائکہ جبرائیل علیہ السلام جب انسانی شکل میں آتے تو اُن کا جسم بے سایہ ہوتا۔ یاد رہے کہ نور کے لئے کائنات عالم کی کوئی شئے حجاب نہیں اور نار کے لئے ہر شئے حجاب بنتی ہے۔

پڑھو! فرماتے ہیں مَیں نے مکتوبات شریف سے یہ عبارت پڑھی۔

○ اَللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی وَرَآءُ الْوَرَآءِ ثُمَّ وَرَآءُ الْوَرَآءِ [1] (حسِ ابصار، درکِ افکار سے وراء الوراء) تو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے بہت پسند فرمائی اور محظوظ ہُوئے تو فرمایا۔ پھر پڑھو۔ مَیں نے پھر پڑھی تو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اَور زیادہ تعریف فرمائی اور یہ حالت دیر تک رہی۔ صبح کے وقت ایک بزرگ نے آ کر مجھے کہا کہ تم نے ایک اچھا خواب دیکھا ہے تو فقیر نے سارا خواب سُنایا تو بہت مُتعجب ہُوئے اور فرماتے ہیں مجھے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی برکت سے کئی روز تک نہ بھوک لگی اور نہ پیاس اور ایک عجیب کیفیت طاری رہی ؎ "سیرت انوارِ شاہِ لاثانی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ علی پور شریف"

اے برُون از وہم و خیال و قیلِ من … خاک بر فرقِ من تمثیلِ من

☆ غوثُ العصر السید عبدُ القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّحْمَانِی ارشاد فرماتے ہیں۔

○ مَیں نے ایک دِن عجیب قسم "دُھوئیں کی طرح گھٹا" دیکھی تو اُس سے آواز آئی اے عبدُالقادر! مَیں تجھ پر راضی ہُوں اور مَیں نے تجھے اب نمازیں مُعاف کیں تو آپ نے فِی الفور حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف توجّہ کی اور کہا نماز تو سیّدُ الانبیاء محمّدِ مُصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو بھی مُعاف نہ تھی تو مَیں نے اس پر فی الفور لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط ("جنّت کے خزانوں سے ایک خزانہ") پڑھا تو وہ دُھوئیں سا غائب ہو گیا اور دوڑتا ہُوا کہنے لگا اے عبدُ القادر قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز اس طرح میں نے کتنے اہلِ طریقت کو گُمراہ کر دیا ہے۔ لیکن تیرے علم نے تجھے بچا لیا۔ آپ نے فرمایا اے لعین! تُو اب بھی مجھے گُمراہ کرتا ہے۔ میرے علم نے نہیں، بلکہ میرے رَبّ عَزَّ اِسْمُہٗ کے فضل نے مجھے بچایا ہے۔ "معدنُ الانوار بہجۃُ الاسرار السید ابُو الحسن نُورالدین علی قُدِّسَ سِرُّہُ الحَلَبِی"

دُعا: اَللّٰھُمَّ یَارَبِّ خَلِّصْنَا مِنَ الْاَشْغَالِ الْمَلَاھِی وَاَرِنَا حَقَائِقَ الْاَشْیَآءِ کَمَا ھِیَ ط آمین یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن ط

شانِ اُلُوہیّت: انسان اپنے تخیّل میں جو بناوٹیں بناتا ہے۔ اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی ذات اُس سے پاک اور برتر ہے (بلند تر از فہم و ادراک) اور توحید کا پاکیزہ عقیدہ جو حضور نبیِّ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے عطا فرمایا۔ اُسی پر ایمان کا دار و مدار ہے اس سے کم یا زیادہ تخیّل، محض وہم اور بناوٹیں ہیں

[1] پاک ہے وہ ذات اور بلند تر ہے ہمارے تصوّرات او تخیّلات سے وَرَاءُ الْوَرَآءِ ثُمَّ وَرَاءُ الْوَرَآءِ ہے۔ امام ربّانی سرکار مُجدّدِ الفِ ثانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے لفظ سُبْحَانَ کا ترجمہ کیا ہے۔ یہ کتنا لطیف ترجمہ اور کتنی اعلیٰ تفسیر ہے۔ منہ غفرلہٗ

شانِ رسالت:۔ شرک فی الالوہیت کی طرح شرک فی النبوۃ بھی کفر ہوتا ہے۔

○ توحید وُہی توحید ہے۔ جو حضور پُر نور شافع یوم النشور سید الکل احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملی اور حضور رؤف رحیم "صلی اللہ علیہ وسلم" کو چھوڑ کر یا انکار کر کے توحید، توحید کرنا یہ توحید ابلیسی ہے۔ فی زمانہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی شان میں گستاخی کرنے والا موحد کہلاتا ہے اور منکرِ حدیث اپنے آپ کو اہلِ حدیث اور منکرِ قرآن، اہلِ قرآن کہلاتا ہے اور شریعتِ مطہرہ کا باغی آج کل کا ولی "برعکس نہند نام زنگی کافور"؎۱ اعاذنا اللہ من ذلک

☆ غوث الزماں السید عبد العزیز دباغ قدس اللہ سرہٗ ۱۱۳۲ھ ابریز شریف میں رقم طراز ہیں۔

ایک مرتبہ میرے مرشد حضرت عبد اللہ برناوی علیہ الرحمۃ نے مجھ سے سوال کیا۔ کیوں جی تمھیں معلوم ہے کہ دنیا میں کونسی چیز دخولِ جنت سے بہتر ہے اور کونسی چیز جہنم سے بدتر ہے۔ عرض کیا۔ ہاں مجھے معلوم ہے وُہ چیز جو جنت میں جانے سے بدرجہا بہتر اور عزیز ہے وُہ وجودِ باجود، سید الوجود صلی اللہ علیہ وسلم کی رُؤیت شریفہ بحالتِ بیداری ہے کہ ولی آپ کو آج اسی صورت و شکل میں دیکھے۔ جس میں حضرات صحابہ نے دیکھا۔ پس یہ جنت سے بھی افضل ہے اور وُہ چیز جو دخولِ جہنم سے بھی بدتر ہے وُہ ہے فتح "سر"، نصیب ہو جانے کے بعد اس کا سلب؎۲ ہو جانا۔ (سر، فتح، انشراح۔ انوار ہیں نہ کہ محض الفاظ "مؤلف") "ابریز شریف"

○ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" مجلّی و مصفّیٰ آئینہ حق نما ہیں۔ اس آئینہ میں شبِ معراج عالم

؎۱ بے دین، بے نماز، بے ریش گدی نشین، فاسق و فاجر پیر مراد ہیں جو جہالت کے پروردہ اور جذب سے کورے ہیں۔

؎۲ بلعم باعور، مستجاب الدعوات ولی تھا۔ وُہ کلیم اللہ علیہ السلام کی توہین کا مرتکب ہوا تو ولائیت سلب ہو گئی اور سامری باوجود تیز نگاہ کے راہِ حق سے بھٹک کر مردود ہوا اور قارون، صاحب علم اور حافظِ تورات، مرتبہ صحابیت کلیم سے گر کر ملعون و مخسوف ہو کر علیہ ما علیہ ہو گیا۔ "یہ نسخ، مسخ، غرق، خسف" سلب کی قسمیں ہیں اور ایک قوم قردۃ خاسئین سورۃ البقرہ ۶۵ بندر اور سؤر بن گئی اور ان نامیوں کے نام و نشان بھی صفحۂ ہستی سے مسخ ہو گئے۔

اندریں اُمت نباشد مسخ تن لیک مسخ باطن بود اے ذوالفطن

☆ نبیِ رحمت کی بعثت سے فسخ بدن اور مسخ تن تو ختم ہو گیا لیکن مسخ باطن موجود ہے۔ بڑے بڑے عابد، عالم محدث، مفسر گستاخیِ رسالت، توہینِ ولائیت اور شریعت کی صورت کا نسخ کرنے سے ان کا باطن مسخ ہو گیا۔

قُدس میں اپنی ذات پاک کی صُورت اور حقیقت کو دیکھا تو فرمایا - فَإِذَا اَنَا عُرُوسُ الْمَمْلِكَةِ ط میں نے اپنے آپ کو عُروسُ المملکت پایا - یعنی کہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے عالمِ ملکوت میں اپنی حقیقتِ محمدیہ کی صُورت کو آئینۂ حق میں دیکھا اور جبرائیلی شکل کو آپ نے سدرۃ المنتہیٰ پر اُس کی اپنی اصلی صُورت میں دیکھا یہ کُنہہِ جبرائیلی کا اِدراک تھا اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی حقیقت کو سوائے ربُّ العزّت کے کسی نے نہ جانا اگر جبرائیل علیہ السلام آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی حقیقت کو دیکھ لیتے تو "تا ابد بے ہوش ماند جبرائیل"، کا نقشہ بندھ جاتا - ؎

صَد ہزاراں جبرائیل اندر بَشَر | بہرِ حق سُوئے غریباں یک نظر علیہ السلام
اَحمد ار بکُشاید آن پرِ جلیل صلی اللہ علیہ وسلم | تا ابد بیہوش ماند جبرائیل علیہ السلام

ادراکِ زیارت :- "اَلْعِجْزُ عَنْ دَرْكِ الْاِدْرَاكِ اِدْرَاكٌ" "سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ" ؎

تُرا چنانکہ توئی دیدہ کجا بیند | بقدرِ بینش خود ہر کسے کند ادراک

☆۱ ذات کا ادراک :- سیدنا عثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ و رسولہٗ عنہٗ اپنے خلافتِ حقّہ کے دورِ ابتلاء میں تلاوتِ قرآن پاک کر رہے تھے کہ اُونگھ آ گئی اور حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت سے بہرہ ور ہُوئے تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے حال و احوال پُوچھا - فرمایا - اے عُثمان! رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کیا روزہ ہے ؟ عرض کیا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللہ "صلی اللہ علیک وسلم" تو فرمایا - اپنے روزہ کی افطاری ہمارے ہاں آکر کرنا - یہ پہلی قسم ذات کا ادراک ہے اور زیارتِ حکمی کے زُمرہ سے ہے۔

☆۲ صفات کا ادراک :- سیدنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی نے عرض کیا میں نے خواب میں حضور سرورِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نظّارہ جمالِ باکمال کو دیکھا ہے - آپ نے پُوچھا کس صُورت میں - اُس نے کہا سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی شکل میں تو فرمایا - بیشک تُو نے حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کو ہی دیکھا ہے اور تیرا یہ دیکھنا حق ہے - حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو آپ کی جانی پہچانی صُورت "حُلیہ شریف" میں دیکھنا یہ صفات کے ادراک سے ہے۔

☆۳ احوال کا ادراک :- اگر کوئی شخص حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو مومن کی عام شکل وصُورت میں دیکھے یا اشارہ دیکھے تو یہ زیارت اُس کے اپنے ایمان و احوال کے مطابق ہو گی - جو اُس کے ایمان کی کیفیتِ حالی اور مقام کو ظاہر کرتی ہے - یہ زیارت ایمانی احوال یا مثال کا ادراک ہے - وُہ

؎ ادراک کی دریافت سے عاجز رہنا بھی از قسم ادراک ہے - ادراک بمعنیٰ پانا ہے -

اپنے ایمانی حال کو اتباعِ سنّتِ مطہرہ اور بکثرت درود شریف سے درست کرے۔

کشفِ حجاب :- یہ احوال کے قبیلہ سے ہے۔ اس کی تین صورتیں ہیں ۱۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" خود خواب میں جلوہ افروز ہوں ۲۔ اُن کو حضوری میں بلا لیا جائے۔ ۳۔ وہیں اُن کو مشاہدہ کرا دیا جاتا ہے۔ اور حجاباتِ زمان و مکان دُور کر دیئے جاتے ہیں۔

☆ سیدنا امام محمد الغزالی قدس سرہ العالی نے "المنقذ من الضلال" میں فرمایا۔

وَهُمْ فِي يَقْظَتِهِمْ يُشَاهِدُوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ وَ اَرْوَاحَ الْاَنْبِيَآءِ يَسْمَعُوْنَ مِنْهُمْ اَصْوَاتًا وَّيَقْتَبِسُوْنَ ط	اربابِ قلوب اولیاء اللہ بیداری کی حالت میں، ملائکہ کرام اور ارواح انبیاء علیہم السلام کا مشاہدہ کرتے اور اُن کی آوازیں سُنتے اور اُن کے انوارِ فیض کا اقتباس کرتے ہیں۔

مشاہدۂ عینی :- عالمِ دنیا میں کشفِ غطاء کے بعد قبر میں مشاہدۂ عینی ہو گا۔

☆ حدیث الحبیب علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ط "مشکوٰۃ المصابیح باب اثبات عذاب القبر"،

○ قبر میں منکر نکیر فرشتے میت سے تین سوال پوچھتے ہیں۔ مَنْ رَّبُّكَ، مَا دِيْنُكَ اسکے بعد تیسرا سوال فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ حَقِّ هٰذَا الرَّجُلِ ط "صلی اللہ علیہ وسلم" کہ تو حضور شمس الضحیٰ، بدر الدجیٰ نور الہدیٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو جو تیرے سامنے جلوہ گر ہیں کیا کہتا ہے؛ قِيْلَ يَكْشِفُ الْمَيِّتُ حَتّٰى يَرَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهِيَ بُشْرٰى عَظِيْمَةٌ" عالم برزخ میں مردے کی نگاہوں سے تمام حجابات اٹھا دیئے جاتے ہیں وہ حضور شاہد و شہید "صلی اللہ علیہ وسلم" کو دیکھتا ہے "یا ھٰذَا" اشارہ قریب ہے۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" مومن کی قبر میں بنفسِ نفیس جلوہ آرا ہوتے ہیں۔ اس مشتاقانِ دید غمزدہ مومن کے لئے کتنی بشارت اور خوشخبری ہے کہ بفضلہٖ تعالیٰ مومن کے لئے شبِ اسراء کے دولہا کی دید شبِ عید بن گئی کہ عاشق زار یوصل الحبیب الی الحبیب ط کے مژدہ پر موت کا پُل عبور کر کے مر کر یہاں پہنچا ہے ؎

مرقد کی پہلی ہے شب دولہا کے دید کی شب   اس شب کے، عید صدقے اس کا جواب کیسا

☆ خلیل انصاری علیہ الرحمۃ الباری سے مروی ہے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے صحابہ عظام سے بعد تحویلِ قبلہ فرمایا کہ مسجد نبوی شریف کی سمت کعبہ متعیّن کریں تو اُسی دم سیدنا روح القدس حاضرِ خدمت ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم سمتِ کعبہ آپ متعیّن کریں۔ جب حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے دیکھا تو کعبہ معظمہ سامنے تھا اور سارے حجاب مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک اُٹھ چکے تھے اور

؎ درود شریف کا نور صورت مثالیہ میں اپنے احوال کے مطابق نظر آتا ہے۔ العفو

آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے دیکھ کر میزابِ رحمت کی طرف رُخ کر کے بُنیاد رکھی۔

☆ علامہ السید احمد بن محمد اسمٰعیل طحطاوی مصری حنفی شرح دُرِّ مختار میں فرماتے ہیں۔ نجاشی شاہِ حبشہ کی موت کی خبر حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دی اور آپ نے مدینہ منورہ میں "مسجدِ غامہ" میں نمازِ جنازہ پڑھائی یہ غائبانہ نمازِ جنازہ نہ تھی بلکہ حاضرِ میت تھی کہ اللہ علام الغیوب والشہادۃ نے ہفت اقلیم کے حجابات اُٹھا دیئے۔ شہنشاہِ حبشہ اصحمہ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط وفات سنہ ۹ ہجری کو یہ اعزاز خدمتِ مہاجرین اور عزتِ اہل بیتِ اطہار اور ادبِ صحابہ کبار سے ملا۔

فَكَشَفَ لَهُ الْأَرْضُ الْحَبْشَةُ فَأَبْصَرَ سَرِيرَ النَّجَاشِيِّ فَصَلَّى عَلَيْهِ ط "تفسیر خازن"	ارضِ حبشہ تک کے حجاب کا کشف ہُوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے جنازہ کو سامنے ملاحظہ فرما کر نمازِ جنازہ پڑھائی۔

☆ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں بوقتِ خطبۂ جمعۃ المبارک فرمایا۔ یَا سَارِيَةُ الْجَبَلُ تو حضرت ساریہ بن زعیم خلجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقامِ نہاوند "ملکِ ایران جبل الوند کے دامن میں ہزارہا میل کے فاصلہ پر آپ کی آواز کو عالمِ خواب میں سُنا۔ اُٹھے، سنبھلے اور فتح نے قدم چُومے۔ جب واپس مدینہ منورہ پہنچے تو عرض کیا اے امیر المؤمنین اگر آپ[علیٰ] آواز نہ دیتے تو دشمن ہمیں ہلاک کر دیتا۔ "مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ باب الکرامات"۔

☆ مخدوم الاولیاء السید علی المعروف حضور داتا گنج بخش نور اللہ مرقدہٗ نے عروس البلاد الاولیاء

علہ انسانی مادی ایجادات، ٹیلیفون، تار، برقی وائرلیس، ریڈیو، ٹیلیویژن، ٹیلی پرنٹر، خوردبین، دوربین، کمپیوٹر، کو بغیر چون وچرا مان لینا۔ لیکن مبدأ فیاض "خداوندِ قدوس" کے رُوحانی چشمہ جات، انبیاء و اولیاء کے فیضان، نورِ بصیرت نورِ فراست کا انکار، ایں چہ بو العجبیست؟ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسافتِ بعیدہ سے دیکھنا اور آواز دینا اور سالارِ لشکر کا حالتِ نیند میں سُن لینا اور آواز کا پہچان لینا یہ کمالاتِ اولیاء سے ہے اور اگر اپنی عقل کے اینٹینا کا رُخ صحیح سمت "قبلۂ جان و کعبۂ ایمان" صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہی نہ ہو تو تصویر کیسے آئے اور اگر رُوح کی سوئی ریڈیو اسٹیشن کے درجہ پر سیٹ نہ ہو اور زاویہ ہی غلط ہو تو آواز کیسے سُنے اور سُنائے اور اگر وائرلیس کا سیٹ ہی خراب ہو تو پیغام کیسے پہنچے اور پہنچائے۔ اللہ کا بندہ تو يَنْظُرُ بِنُورِ اللهِ سے دیکھتا اور يَسْمَعُ بِتَوْفِيقِ اللهِ سے سُنتا اور يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ کا ظہور اُس سے ہوتا ہے اللہ کے بندے کی شان کا انکار کیوں؟ مادیت کا اقرار اور رُوحانیت کا انکار کیوں؟

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ"

لاہور میں جامع مسجد ہجویریہ کی تعمیر فرمائی تو بعض علماءِ وقت نے قبلہ کے رُخ پر اعتراض کیا تو آپ نے ایک ہی نگاہ سے کعبہ تک کے حجاب اُٹھا دیئے اور ہزار ہا لوگوں نے لاہور میں کعبہ مُشرفہ کو دیکھا۔ یہ آپ کی کراماتِ عالیہ سے ایک عظیم کرامت ہے۔

○ **شرفِ زیارت** :۔ حضور پُرنور سیّد یوم النشور "صلی اللہ علیہ وسلم" بنفسِ نفیس خود تشریف لاتے ہیں۔ یہ از رُوئے شفقت بر اُمّت ہے اور یہ عالمِ خواب یا بیداری میں زیارتِ حبیب دیدارِ لبیب "صلی اللہ علیہ وسلم" اعظم خیرات سے ہے جو اُس سے محرُوم ہُوا وہ ہر خیرات و حسنات سے محرُوم رہا اور دُنیا اور جنّت میں صُحبت ہمہ اوقات اُس کو نصیب ہوگی۔ جو اکثارِ درُود شریف پر مواظبت کرتا رہے گا اور یہ درُود شریف کی برکات سے ہے۔

حدیثُ الحبیب علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃُ والسّلامُ ط "صحیح البخاری"

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ ط	جس نے مجھے خواب میں دیکھا عنقریب وُہ مجھے بیداری میں دیکھے گا۔

☆ العلّامہ جلال الدین والملّت السیوطی علیہ الرحمۃ نے "تنویر الحلک فی امکان رؤیۃ النبیؐ والملک"، میں تین توجیہیں بیان کیں اور اُن کے جواب دیئے ہیں۔ "توجیہاتِ ثلٰثہ"،

☆ **پہلی توجیہہ** :۔ روزِ قیامت مُراد ہے۔ اِس کا رد کرتے ہُوئے لکھتے ہیں۔ قیامت کے روز سب کو علی التساوی زیارت ہوگی۔ جس کو دُنیا میں زیارت ہُوئی یا نہ ہُوئی۔ قیامت عام زیارت کا دِن ہے اِس میں تخصیص نہیں۔

☆ **دوسری توجیہہ** :۔ زمانۂ حیاتِ طیّبہ میں جو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے زمانۂ حیاتِ ظاہری میں ایمان لایا اور وُہ خواب میں بھی زیارت سے نوازا گیا۔ وُہ بیداری کے عالم میں مدینہ طیّبہ حاضر ہو کر ضرور زیارت کرے گا۔ فرماتے ہیں یہ توجیہہ بھی اپنے اندر کوئی خاص معنیٰ نہیں رکھتی۔

☆ **تیسری توجیہہ** :۔ سیّدی القاضی ابُوبکر ابنِ عربی علیہ رحمۃ ربی نے فرمایا وُہ خوش قسمت
شاگرد رشید امام غزالی قدس سرہ العالی

بقیہ حاشیہ

انبیاء کی شان تو وراءُ الوراء ہے۔ سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام کی آواز وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ (سورۃ الحج ۲۷) تمام جہانوں میں حتیٰ کہ باپ کی پُشتوں اور ماں کے پیٹوں میں رُوحوں نے سُن لی اور جس نے جواب دیا وُہ ضرور حج کرے گا۔ انشاءَ اللہُ العزیز۔

چراغے را کہ ایزد بر فروزد ہر آنکہ تُف زند ریشش بسوزد

۴

اپنی زندگی میں زیارت سے مُستفیض ہوگا۔ یہ آخری توجیہہ حدیث پاک کے ظاہری مفہوم کے عین مُطابق ہے اور یہی مُفتی بِہ ہے۔ ذٰلِکَ عَامٌ لَیسَ بِخَاصٍ۔ یہ حدیثِ پاک مفہوم کے لحاظ سے عام ہے خاص نہیں۔ اَلْکَرِیْمُ اِذَا وَعَدَ وَفَا ،، درود خوان کو یہ زیارت بوقتِ نزع ہوگی۔ وَفَآءً لِعَھْدِہِ الشَّرِیْفِ اور اُس کی رُوح اُس وقت تک نہیں نکلتی۔ جب تک حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی زیارت اپنی زندگی میں بحالت بیداری نہ کرلے۔

☆ علاّمہ الشیخ ابنِ ابی حمزہ علیہ الرحمۃ ، نے سیّدنا ابنِ سیّدنا عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ واقعہ نقل کیا کہ وُہ خواب میں حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی زیارت سے مُشرّف ہُوئے اور اس حدیثِ پاک میں تفکر کیا سیّدہ اُمُّ المُؤمنین میمُونہ رضی اللہ ورسولہٗ عنہا کی خدمتِ مُطہّرہ میں حاضر ہوگئے اور خواب کا واقعہ عرض کرکے کہا اِس حدیث فَسَیَرانِی فِی الْیَقْظَۃِ کا کیا مفہوم ہے تو اُمُّ المُؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا ، نے کافی سمجھایا لیکن سمجھ نہ پائے تو آپ اُمّ المُؤمنین حجرۂ مُطہّرہ میں تشریف لے گئیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آئینہ مُبارک لے آئیں فرماتے ہیں میں نے آئینہ کو دیکھا تو اُس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نُورانی صُورت بحالتِ بیداری نظر آرہی تھی اور یہی حدیثِ پاک بیان فرمارہے تھے۔ یہ اس حدیثِ پاک کا عملی مظاہرہ تھا کہ مُشاہدہ کرادیا اور علمُ الیقین سے عینُ الیقین تک پہنچا دیا۔ تو اُسی حالت میں آپ کی رُوحِ مُشتاق قفسِ عنصری سے پرواز کرگئی ؎۱ " تفریح الخاطر "

بہ چہ ناز رفتہ بُودے زجہاں نیاز مندے ۔۔۔ کہ بوقت جان سپردن بسرش رسیدہ باشی

دوسری صُورت میں : جب کُفّارِ مکّہ نے واقعۂ معراج شریف پر بیتُ المقدّس کے متعلّق بطورِ اعتراض استفسارات کئے تو بیتُ المقدس کی قسمت جاگ اُٹھی کہ قبلۂ جاناں ، کعبۂ ایمان صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے خود حاضرِ بارگاہ ہوگیا تو آپ اُس کی ایک ایک چیز ، دروازے ، کھڑکیاں اور روشندانوں پر نگاہ فرماکر کُفّار کے جوابات دیتے۔ بروایت " نمازِ کسُوف میں جنّت بحضُور حاضر ہوگئی اور جنّت کے باغوں میں کھجُور کے خوشوں کو دیکھا اور لینے کے لئے ہاتھ بڑھائے اور پھر واپس کرلئے کہ میرے غلام بعدُ الموت ،جنّت میں جاکر پھل کھائیں۔

موت :۔ اہلِ محبّت کے لئے تحفہ ہے۔ تعزیت نہیں تہنیت ہے کہ اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ ط موت ایک پُل ہے۔ جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے

؎۱ شعر کا ترجمہ اگلے صفحہ پر

اَلنَّوْمُ اُخْتُ الْمَوْتِ ط نیند موت کی بہن ہے ۔ نیند کو موت کے ساتھ ایک مُناسبت ہے
جن خُوش نصیبوں کو نیند کے عالم میں ایسی کیفیّتِ حالی طاری ہُوئی ۔ جو حالتِ موت کے مُشابہ ہے
وُہ حالتِ نَوم ، یا بوقتِ رحلت یا بعدُ الموت زیارت سے نوازے گئے ۔ لقاءِ الٰہی بحالت
مُکاشفہ اور بصیرت کی آنکھ سے اَوْلیائے عظام کے لئے ثابت ہے ۔ یاد رہے کُلُّ نَفْسٍ
ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ط[عا] مومن کی موت یَنْقَلِبُ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ کے سوا اور کچھ نہیں صرف
دارُ الفناء سے دارُ البقاء اور دارُ الغرور سے دارُ السرور کی طرف نقلِ مکانی ہے ۔

☆ اَلشّیخ مُحقّق نے جامعُ البرکات میں فرمایا "موت انتقال است از جائے بجائے و از جانے بجانے"
موت ایک حال سے دوسرے حال اور ایک جان سے دوسری جان کی طرف جانے کا نام
ہے اور موت جو ایک محض شئی مخلُوق ہے ۔ جس کو حضرت یحیٰی عَلَیْہِ السَّلَام اہلِ جنّت اور اہلِ جہنّم
کے اپنے اپنے دخُول کے بعد مقامِ اعراف پر ذبح کریں گے جو ایک مینڈھے کی شکل کی ہوگی ۔
پھر آواز آئے گی یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَکُمْ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ اور یَا اَھْلَ النَّارِ لَکُمْ
(اے جنّتیو ! تمہارے لئے ہمیشگی ہے اور موت نہیں ۔ اے جہنّمیو ! تمہارے)
خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ ط جس سے بہشتی فرح میں اور دوزخی جزع ، فزع کریں گے ۔
(لئے ہمیشگی ہے اور موت نہیں ۔)

○ موت ، جسم کی ہے نہ جان اور رُوح کی ۔ یعنی مرتا جسم ہے نہ کہ رُوح ۔ بلکہ رُوح کا جسم
سے اِنفصال موت کہلاتا ہے ۔ موت عارضی ہے قیامت کے بعد موت کا وجُود نہیں ہوگا ۔

قانونِ قدرت :۔ مومن اپنے برزخ کو اُونگھ "نیند" میں دیکھتا ہے ۔ اَولیاء اپنے

بقیہ حاشیہ

○ وُہ نیاز مند کتنے فخر و ناز سے اِس جہاں سے اُٹھا ہوگا جس کی جانکنی کے وقت آپ اُس کے سرپر آئے ہوں ۔

[عا] پ ۴ سورۃُ اٰلِ عمران آیتِ کریمہ ۱۸۵ ہر جان کو موت چکھنی ہے ۔ ذائقہ کا معنی چکھنا ۔ ہر انسان کی موت کا ذائقہ اُس کے اپنے ایمان و احوال کے مُطابق ہوگا ۔ کافر کے لئے وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ [۲۹] سورۃُ القیٰمۃ "پنڈلی کے ساتھ پنڈلی لپٹ جائے گی والا مُعاملہ درپیش ہوگا اور مُنافق سوکھے ٹہنے کی طرح اچانک زوردار آندھی سے کڑک کر "جہنّم" "سجّین میں جا گرے گا اور موت کی کڑواہٹ اتنی شدید ہوگی تا قیامِ قیامت بھی اُس کا ذائقہ حنظل کی طرح حلق میں محسوس کریگا ۔ درُود خوان کی موت کا ذائقہ شربتِ دیدار لئے ہُوئے ہوگا اور شرابِ طہورا کی مٹھاس ، حلاوت ، لذّت ، فرحت آمیز ہوگی اور اُس کی نشانی "چو مرگ آید تبسّم برلبِ اُوست" ، کے کتنے حسین لمحات ، کتنے عجیب کیفیات ہوں گے ۔ اے اللہ پاک اُس وقت کلمہ طیّبہ اور درُود شریف زبان پر جاری ہو بجاہِ طٰہٰ و یٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

برزخ کو مشاہدہ اور مکاشفہ میں دیکھتے ہیں۔ طُوبٰی لَھُمْ وَ بُشْرٰی مُبارک اور بشارت ہو اُن کو جو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت سے نوازے گئے۔ اور وہ مقام ولایت[عل] تک پہنچ گئے۔

سے زیارت سراپا طہارت خواب یا بیداری، زیارت بعد کرامت مراقبہ یا مکاشفہ" بفتح واؤ

علہ اولیاء اللہ کی موت کو وصال اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اُن کو اپنے مولیٰ کریم سے ملنے کی نوید ہے۔ نرم و نازک شاخ کی طرح جس کو نسیم سحر جھلا رہی ہو تو اچانک اُس ٹہنی نے سر تسلیم خم کر دیا ہو اور رُوح عنصری وجود کی قید سے پرواز کر کے اعلیٰ علیین جنت کی قندیلوں سبز پرندوں کی شکل میں سیدھی جنت الفردوس میں چلی گئی اور قبر جنت کا باغیچہ بن گئی۔ جب رُوح قفسِ عنصری کی قید میں تھی تو حواس خمسہ سے دیکھتی، سنتی، بولتی، ٹٹولتی اور چکھتی تھی۔ اِدھر قفس ٹوٹا اُدھر طائر رُوح آزاد ہو گئی۔ اب وہ اِس حواسِ خمسہ کی محتاج نہیں رہی بدیں وجہ اہلُ اللہ کے وصال کے بعد اُن کا فیضان زیادہ ہو جاتا ہے اور قُرب و بُعد کے مرحلے سمٹ جاتے ہیں۔ سرکار نورِ اکبر، رُوحِ اعظم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی حیاتِ عالی دائما ابدا ابدا بدنی اور رُوحی نصوصِ صریحہ اور احادیثِ صحیحہ کثیرہ سے ثابت ہے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" اپنے علم عظیم سے جانتے، سمع جمیل سے سُنتے اور بصر کریم سے دیکھتے اور اختیار جلیل سے تصرّف فرماتے ہیں۔

☆ موت سے مُردہ، تباہ و برباد اور ہلاکت کے الفاظ عوام النّاس کے لیئے ہیں۔ انبیاء و اولیاء کے لیئے وصال یا رحلت کہنا اور لکھنا زیادہ اولیٰ و انسب ہے۔ اصل زندگی تو موت کے بعد کی ہے۔ اہلُ اللہ برزخی زندگی میں بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ "سورۃ اٰلِ عمران ۱۶۹" بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے ربّ عزّ وجلّ کے ہاں رزق پاتے ہیں۔ دوسرے مقام پر فرمایا۔ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ "سورۃ البقرۃ ۱۵۴" بلکہ وہ زندہ ہیں اُن کے کھانے پینے آنے جانے سُننے دیکھنے کا تمھیں شعور نہیں۔ اس میں تمھارے شعور کی نفی ہے نہ کہ اُن کے مدارج کی۔ اہلِ سلوک کے نزدیک نفس کی موت لطیفۂ قلب کی حیات ہے یہ مقام اولیاء کرام کو مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا سے حاصل ہے کہ وہ نفس سے جہادِ اکبر کرتے اور ہر آن مرتے ہیں اور زندہ ہوتے ہیں یعنی یہ معنوی موت ابدی حیات ہے۔ ایسا مرنے کے بعد بھی زندہ ہوتا ہے۔ حدیث قدسی میں فرمایا گیا جس کو میں شہید کرتا ہوں اسکی دیت میرے ذمہ ہے ؎

کُشتگانِ خنجرِ تسلیم را ۔۔۔ ہر زمان از غیب جانے دگر است "شیخ احمد جام"

☆ اور بعض ایسے ہیں جو دُنیا میں چلتے پھرتے کھاتے پیتے ہیں لیکن ہیں وہ مُردہ، مُردہ دل، مُردہ ایمان ایسے مُردوں کو نہ کوئی سُنا سکتا ہے اور نہ جلا سکتا ہے اور نہ وہ سُن سکتے ہیں۔ ایسا مرض ابدی موت کا پیش خیمہ ہے کہ وہ سماعِ حق سے محروم ہیں۔ اہلِ بینش و دانش، صاحبانِ ذکاء و فہم اَلْاِنْسَانُ فِی الْقُرْاٰن کا مطالعہ کریں ۱۲ منہ غفرلہٗ

جنہوں نے حاضری میں درود شریف سنایا پوچھا اور اجازت چاہی اور شریعتِ مطہرہ کے ادق مسائل اور احادیثِ مبارکہ کے متعلق استفسار کئے اور زندگی کے مسائل پوچھے، مشکلات کی آسانی، اور بیماری سے شفا چاہی اور پائی وَاللہِ بِاللہِ تَاللہِ وہ کامیاب و کامران ہو گئے۔

☆ جناب غوث الاولیاءِ الکرام السید عبدالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّحْمَانِی نے اُس وقت تک نکاح نہیں کیا جب تک رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" نے نکاح کرنے کا حکم صادر نہیں فرمایا۔

☆ سید الطائفہ جنید بغدادی قُدِّسَ سِرُّہٗ جب نماز پڑھتے تو سجدہ سے سر نہ اٹھاتے جب تک قبولیت کا حکم ربِّ قدوس کی طرف سے نہ پہنچ جاتا اور تشہد میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ پر توقف کرتے تاآنکہ بارگاہِ رحمۃ للعٰلمین سے سلام کا جواب آتا تو پھر آگے پڑھتے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصّٰلِحِیْنَ ط

وقت آخر میں درود پڑھتا رہا تو اُن کی طرف سے جوابِ سلام آ گیا
یا محمد میں قربان تیرے نام پر موت آئی مگر زندگی بن گئی "صلی اللہ علیک وسلم"

قرآنِ پاک :- پ ۹ سورۃ الاعراف آیتِ کریمہ ۱۹۸

وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ○	اور تو دیکھے گا انھیں کہ دیکھ رہے ہیں تیری طرف حالانکہ انھیں کچھ نظر نہیں آتا۔ یعنی کچھ نہیں سوجھتا

فرمایا۔ محبوب! اُن کی نظریں بظاہر آپ کو دیکھ رہی ہیں۔ حالانکہ انھوں نے آپ کو نہیں دیکھا اُن کی مصنوعی آنکھیں آپ کی طرف کھلی ہوئی تو ہیں۔ لیکن ہیں بے نور۔ انھیں دکھائی کچھ نہیں دیتا۔ ایسے ہی کوئی کافر حضور "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کو خواب میں دیکھے تو اس پر وہ امور متفرع نہیں ہونگے ہاں یہ ممکنات سے ہے کہ اُسے دولتِ ایمانی سے مشرف کر دیا جائے۔

شطحیات [۱]:- سلطان محمود غزنوی ایک مرتبہ اقلیمِ فقر و غنا کے شہنشاہ قطبِ وقت، خواجہ ابوالحسن علی بن احمد خرقانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّحْمَانِی کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو عرض کیا

---

[۱] شطحیات یہ اصطلاحات فقرائے صوفیاء ہیں جیسے جملہ علوم و فنون اپنے کچھ خاص مصطلحات رکھتے ہیں۔ جن پر شریعتِ مطہرہ کی گرفت نہیں۔ سلطان العارفین بایزید بسطامی سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمَ شَانِیْ، شاہ منصور حلاج اَنَا الْحَق اور خواجہ شمس تبریز قُمْ بِاِذْنِیْ اور سید الطائفہ جنید بغدادی لَیْسَ فِیْ جُبَّتِیْ سِوَی اللہِ ط یہ حالتِ سکرات سے ہیں۔ منہ غفرلہٗ

آپ کے مُرشدِ کامل حضرت ابُویزید طیفُور بن عیسیٰ بُسطامی عَلَیہِ الرَّحمَۃُ کے اِس فرمان کا کیا مطلب ہے کہ "جس نے مجھے دیکھا۔ اُس پر دوزخ کی آگ حرام ہے۔" حالانکہ ابُوجہل، ابُولہب اور عُلماءِ یہُود[ع۱] نے آپ " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ " کو دیکھا لیکن وُہ جنّتی نہ بن سکے۔ آپ نے فرمایا۔ اُنھوں نے رسُولُ اللّٰہ " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ " کو دیکھا ہی نہیں۔ اگر دیکھ پاتے تو جہنّمی نہ رہتے۔ یہاں ایمان اور عقیدت کی نگاہ سے دیکھنا مُراد ہے [ع۲]

برائے دیدنِ رُوئے تو چشمے دیگرے باید
کہ ایں چشمے کہ من دارم جمالت را نمے شاید

○ اگر اُن کی نظر اِس حجاب سے نکل کر رسُولُ کی رسالت اور نبُوّت تک پہنچ جاتی تو اُن کو نورِ ایمان مِل جاتا لیکن اُنھوں نے جب بھی دیکھا تو بھتیجا، بڑا بھائی اور [ع۳] مِثلُنَا ہی دیکھا۔ درحقیقت اُنھوں نے دیکھا ہی نہیں" جنابِ والا! بخُدا آپ " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ " بشر ہیں۔ (سورۃ ہود ۲۷) لیکن عالمِ عُلوی سے لاکھ درجہ اَشرف۔ اِنسان ہیں مگر ارواح اور ملائکہ سے بھی ہزار درجہ اَلطَف، غور کرو! کہاں وُہ ذات " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ " نُورٌ عَلیٰ نُورٍ اور کہاں یہ سراپا فتور اور کہاں وُہ ذات پاک سیّدُالبشر اور کہاں یہ مجسّم شر۔ اَللّٰہ اَللّٰہ شانِ سیّدُالاسیاد، عَلَیہِ اَفضَلُ الصَّلوٰۃِ وَالسَّلَامِ مِنَ المَلِکِ الجَبَّارِ ط

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک ۔۔۔ کہ اِدراک عاجز است از درکِ ادراک

ع۱ یہ آنکھوں کے اندھے نہیں۔ وَلٰکِن تَعمَی القُلُوبُ الَّتِی فِی الصُّدُورِ ○ (سورۃ الحج ۴۶) بلکہ یہ دِل کی آنکھوں کے اندھے ہیں۔

ع۲ تیرے چہرہ انور کو دیکھنے کے لِئے دوسری آنکھ چاہیئے کہ یہ آنکھ جو میں رکھتا ہُوں۔ تیرے جمال کے نظّارہ کے لائق نہیں۔ یعنی مجھے وُہ آنکھ عطا کر جو تیرے محبُوب کے جمالِ جہاں آراء کے نظّارہ کی جھلک دیکھ سکے۔

ع۳ انبیاء کو کُفّار تو مِثلُنَا فِی الصُّورت سمجھتے تھے اور یہ مِثلُنَا فِی الحقیقت سمجھتے ہیں۔ یہ کُفّار سے بھی جہنّم کی راہ میں چار قدم آگے ہیں اور یہ مقُولہ نامقبُولہ فرقہ مخزُولہ کا ہے حالانکہ مِثلُکُم کی اَشرَفُکُم سے تفضیل شرعی ثابت ہے۔ اَللّٰہ اَعلیٰ وَاَجَلّ نے اپنے محبُوب شہنشاہِ لولاک باعثِ تخلیق کُن فکان نبیُ الانبیاء مُحمّد مُصطفیٰ عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ کو اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثلُکُم (سورۃ الکہف ۱۱۰) کا حکمِ قُل " موانست فِی الصُّورت کے لِئے تھا نہ کہ بغرضِ حقیقت۔ حقیقت تو فِی الحقیقت آپ کی بے مثل تھی ہی، صُورت، جمالِ ظاہری،" اور ہیئت، جمالِ باطنی،" بھی بیمثل ہونے کی وجہ سے دلیل بے مثل بن گئی۔ ابُوالبشر کی اولاد سے آپ " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ " سیّدُالبشر اور انبیاء میں سیّدُالانبیاء

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

☆ نیز فرمایا ولایت نبوّت کا چھیالیسواں ۴۶ حصّہ ہے۔ لہٰذا ولی کو ایمانی آنکھ سے دیکھنے والا اور اُن کی محفل میں بیٹھنے والا شقی جہنمی نہیں رہ سکتا۔ اولیاءُ الرحمٰن کی صحبت کبریتِ احمر اُن کی نگاہ قلبی امراض کی دوا اور اُن کا وظیفہ درُود شریف باطنی کوہڑ کے لیئے شفا ہے۔

☆ اَلْحَقُّ مَاقَالَ الشَّیْخُ الْمُجَدِّدُ السَّرھندی رضی اللہ عنہ:۔ اَلصُّحْبَۃُ الشَّیْخُ الْکَامِلُ الْمُکَمَّلُ کِبْرِیْتُ اَحْمَرُ نَظْرُہٗ دَوَآءٌ وَّکَلِمَتُہٗ شَفَآءٌ وَ بِدُوْنِھَا خَرْطُ الْقَتَادِ ط خطبات المکتوبات مجدّدیّہ "

لطیفہ نظیفہ :۔ کسی نجدی نے سُنّی سے کہا تم رسُولِ پاک " صلی اللہ علیہ وسلم " کی اتنی تعریف کرتے ہو کہ ربّ عزّ اسمہٗ سے ملا دیتے ہو تو سُنّی نے کہا۔ ہم نہیں ملاتے۔ ربّ کریم نے اپنے رسُول کریم عزّ و جلّ " صلی اللہ علیہ وسلم " کو خود اپنے ساتھ ملا رکھا ہے۔ اور تم اتنی تنقیصِ شان کرتے ہو کہ اپنے ساتھ ملا لیتے ہو۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ " بقدرِ آئینہ حُسن تو نماید رُوئے تو "۔ ؎

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر گرچہ باشد در نوشتن شیر و شِیر

— بقیہ حاشیہ —

رسولوں میں سیّدُ الرُسل، اتنی عظمتوں کے باوجود بشر بشر کی رٹ لگانا اور وُہ بھی مِثْلُنَا کی یہ کہاں کی دیانت اور کونسے ایمان کا جزو ہے؟ یہ درِ ایمان پر نہیں کفر کی دہلیز پر ہیں۔ ظاہر ہُوا کہ ایسے عقائد اور ادّعائے عمل محض مکائد ہیں۔ خدا تعالیٰ محفوظ رکھے ؎

○ **شانِ عَبْدِیّت** :۔ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ "عبد دیگر عَبْدُہٗ چیزے دِگر ما سراپا انتظار اُو مُنتَظَر"

عبد اور چیز ہے اور عبدہٗ اور۔ عبد وُہ جو ہٗ کے دیدار کا انتظار کرے اور عَبْدُہٗ وُہ جس کا حریمِ ناز میں ہٗ انتظار کرے عبد کی ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی۔ اور ہٗ کی نہ ابتدا ہے نہ انتہا مگر عَبْدُہٗ کا مقام اِن دونوں کے بَین بَین واسطہ ؎

مقامش عَبْدُہٗ آمد و لیکن جہانِ شوق را پروردہ است
مُدّعا پیدا نہ گردد زیں دو بیت تا نہ بینی از مقامِ مارَمیت

کنکریاں پھینکنے میں ہاتھ عَبد کا تھا اور فعل ہٗ کا اور شقّ القمر میں اشارہِ اُنگشت عَبد کا تھا اور چاند کا شق ہو کر قدم بوسی کرانا فعل ہٗ کا صورت اوّل میں اجراءِ ارضی تھا اور صُورت ثانی میں اجراءِ اجرامِ فلکی پر۔

○ **شانِ رسالت** :۔ وَرَسُوْلُہٗ عقلِ اوّل کی کیا بساط کہ مقامِ رسالت کی انتہا کو پا سکے۔ جہاں نبیِ مرسل اور ملکِ مُقرّب جبرائیل علیہ السّلام کا تخیل بھی اُس تک جانے سے قاصر و عاجز ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

شانِ محبُوبی :۔ محبِّ حقیقی کا تمام تخلیقاتِ عالم اور انبیاء و رُسل میں محبُوب صرف ایک ہی ہے جو مقصُود و مطلوب ہے۔ اس مرتبہ عالیہ کو کوئی کیا سمجھے اور کیا جانے اور کوئی کیا لکھے اور کیا پہچانے۔" قلم ایں جا رسید و سر بشکست "، عزیز من! ؎

قلم شکن، سیاہی ریز، کاغذ سوز، دَم درکش حسن ایں قصّہ عشق است در دفتر نمے گنجد

زُبدۃُ العارفین حُجّۃُ الکاملین حامی شریعت ماحی بدعت میاں شیر محمّد نقشبندی مجددی کا وظیفۂ درود شریف
علیہ الرحمت، وصال ۱۳۴۷ھ

☆ از صلوٰۃ روشن چراغ نقشبندی   وز سلام سرسبز باغ نقشبندی

آپ متقدمین اولیاء کاملین کا سیرۃً و صورۃً ہو بہو نمونہ تھے۔ سنت پاک سے محبت اور درود شریف سے وابستگی کا یہ عالم تھا کہ روزانہ پانچ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے اور پڑھاتے۔ درود شریف پڑھنے والوں کو محبت اور خوشی سے فرشتہ کہتے "فرشتے بھی درود شریف کے جھڑے ہوتے نوری پھول ہیں۔ آیت کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط بے شک اللہ جَلَّ شَانُہٗ اور اس کے نوری بندے صفت و ثناء کرتے ہیں نبی کی۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (اے ایمان والو!) "صَلُّوْا عَلَیْہِ تم بھی تعریف و توصیف کیا کرو وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝ اور سلام پڑھا کرو۔ (ترجمہ میاں صاحب) اللہ جَلَّ شَانُہٗ کی طرف سے یہ آیت کریمہ عظیمہ شریفہ ہزار ہا نعتوں سے بڑھ کر ایک نعت ہے اور قرآن پاک گلدستۂ نعت اور عظیم الشان مبارک نعمت ہے۔

سَلَامُ اللّٰہِ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ   جِسْمِیْ ھٰھُنَا قَلْبِیْ لَدَیْکُمْ

نعت شریف

ہے جسم معطر سراجاً منیرا   کہ ہے شان میں جن کے ذکراً کثیرا
خدا نے ہماری ہدایت کو بنا کر   محمد کو بھیجا بشیراً نذیرا
کہا ان کے دشمن کے حق میں خدا نے   کہ ہے وہ ثبوراً ویصلی سعیرا
منافق مخالف کے لئے خدا نے   کہا ہے جہنم و ساءت مصیرا
محمد کی امت کو بخشی خدا نے   وہ جنت صفت جس کی ملکاً کبیرا
مکان موتیوں کے حسین حور و غلماں   ہوا ٹھیک شمساً و لا زمھریرا

کہا یا ایھا الذین اٰمنوا تم بھی پڑھو
ہے جن کی شان فصلوا علیہ کثیرا کثیرا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَابِقٍ لِّلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَاٰخِرِ ظُھُوْرُہٗ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَجُوْدُہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

اعلیٰ حضرت اعلیٰ میاں صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی کی یہ پسندیدہ نعت تھی جو پڑھا کرتے۔ آپ کا وظیفہ ذکر خفی اللہ اور درود شریف "صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ط ہمہ وقت تھا یہی مریدین کو فرمایا کرتے۔" از محمد عنایت اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حُلیہ مُبارک

احمدِ مجتبیٰ سیّدنا محمّدِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بروائیت میزبانۂ رسُول، ضعیفُ العُمر صحابیہ اُمِّ معبد خزاعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ط

ظَاہِرَ الْوَضَاءَۃِ ۔ اَبْلَجَ الْوَجْہِ حُسْنَ الْخُلُقِ ۔ لَمْ تَعِبْہُ ثَجْلَۃٌ وَلَمْ تَزْرِیْہِ صَلْعَۃٌ ۔ وَسِیْمٌ ۔ قَسِیْمٌ فِی عَیْنَیْہِ دَعِجٌ وَّفِیْ اَشْعَارِہٖ وَطِفٌ وَفِیْ صَوْتِہٖ صَحِلٌ ۔ عُنُقُہٗ سَطِعٌ اَحْوَرُ اَکْحَلُ ۔ اَزَجُ اَقْرَنَ ۔ شَدِیْدُ سَوَادِ السَّعَارِ ۔ ذَاصَمْتَ عَلَاہُ الْوَقَارِ

پاکیزہ چمکدار رُو ۔ کُشادہ چہرہ پسندیدہ خُو ۔ نہ توند نکلی ہُوئی ہموار شکم اور نہ چندا کے بال گرے ہُوئے ۔ زیبا صاحبِ جمال و حُسن آنکھیں سیاہ اور فراخ ۔ بال گھنے اور لمبے ۔ آواز، خُوشگوار بھاری پن ۔ گردن چمکدار مانند چاندی، سُرمگین آنکھیں ۔ ابرُو پیوستہ اور باریک ۔ سیاہ گھنگریالے بال ۔ خاموشی وقار کے ساتھ اور کلام[عـلـہ] دِلبستگی

عـلـہ آوازِ مُبارک دُور و نزدیک والے سب یکساں سنتے ایک بار منبرِ منیف پر فرمایا اِجْلِسُوْا بیٹھ جاؤ تو یہ آواز حضرت ابنِ حُذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دُور بہت دُور بنی غنم کے جنگل میں سُن لی اور وُہیں بیٹھ گئے ۔ جب کلام کرتے تو ثنایا عُلیا کے روشن تر اور آبدار کُشادہ دانتوں سے ایک نُور نکلتا ۔ گوشِ مُبارک جن کو قُرآن عظیم نے اُذُنُ خَیْرٍ سے تعبیر کیا ۔ (سورۃ التوبہ ۶۱) دُور و نزدیک عرشِ بریں لوحِ محفُوظ پر قلمِ نُوری کے چلنے کی آوازیں سُن لیتے اور زیرِ زمین جہنّم میں پتّھر کے گرنے کی آواز "جو ستّر" برس بعد تہہ میں پُہنچا ۔ سُن لیتے ۔ چشمانِ نُوری کی عظمت مَا زَاغَ الْبَصَرُ (سورۃ النجم ۱۷) سے ظاہر ہے وُہ رات کی تاریکی میں بھی ایسے دیکھتیں جیسے دِن کی روشنی میں اور جیسے آگے دیکھتیں ایسے ہی پیچھے سے دیکھ لیتیں یا جیسے ظاہر کو دیکھتیں ایسے ہی باطن، خلوص تک کو ملاحظہ فرما لیتیں کہ آپ عینُ النُّور " صلی اللہ علیہ وسلم " ہیں ۔ حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام کو کلام اور تاجدارِ اقلیمِ نبوّت، سریر آرائے مسندِ رسالت اور تختِ شفاعت پر فائز اپنے حبیبِ لبیب کو نگاہ عطا کی جس پر پڑی اُس کا ضمیر روشن، قلب مُستنیر ہوگیا اُسی نگاہ سے انبیاء کو نبوّت، ملائکہ کو عصمت ملی اور اولیاء کو معارفِ الٰہیہ، اسرارِ امُورِ حقیقیہ کا شناسا بنا دیا ۔ نرم و نازک چمکیلے موئے مُبارک کا ادب جنّتی ہونے کی علامت فتح و نصرت کا نشان ۔ نقشِ قدمِ انور کی زیارت سے مومن آنکھوں کی ٹھنڈک قلب میں سرُور اور زُبان پر درُود پاتا ہے ۔ منہ غفرلہٗ

وَاِنْ تَكَلَّمَ عَلَاهُ الْبَهَاءُ ـ اَجْمَلُ النَّاسِ وَاَبْهَاهُمْ مِنْ بَعِيْدٍ وَّاَحْسَنُهٗ وَاَحْلَاهُ مِنْ قَرِيْبٍ ـ حُلْوُ الْمَنْطِقِ فَصْلٌ لَا نَزْرٌ وَّلَا هَذْرٌ كَاَنَّ مَنْطِقَهٗ خَرَزَاتُ نَظْمٍ ـ يَتَحَدَّرْنَ رُبْعَةٌ لَّا يَقْتَحِمُهٗ عَيْنٌ مِّنْ قِصَرٍ وَّلَا يَشْنَاُهٗ مِنْ طُوْلٍ ـ غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ فَهُوَ اَنْضَرُ الثَّلٰثَةِ مَنْظَرًا وَّاَحْسَنُهُمْ

لئے ہوئے۔ حُسن و جمال والے لوگوں سے زیبندہ دُور سے حَسین ترین[عا]۔ نہایت شیریں قریب سے گفتگو میٹھی دل پسند۔ واضح کلام کمی بیشی سے مُعرّاء موتی کی لڑیوں جیسی پروئی ہوئی گفتگو۔ میانہ قد کہ دیکھنے والے کو نہ کوتاہ لگے اور نہ لمبا "طویل" زیبندہ نہال کی تازہ شاخ کی طرح خوش منظر خوب نظر میں جچے[عا۲]۔ خوبصورت از رُوئے عظمت و

۴

عا حضور سید الرُسل مولائے کُل دانائے سُبل علیہ صلوٰۃ الاکمل وسلام الاجمل کا حُسن و جمال ملیح تھا اور حضرت یوسف علیہ السّلام کا صَبیح اس وجاہت کی خوبی کمال "حسن و جمال اور عظمت و ہیبت کے جلال کی مُتمزّج تھی۔ اگرچہ آفتاب میں ماہتاب سے زیادہ روشنی اور چمک دمک ہے لیکن ماہتاب میں جو ملاحت ہے وُہ آفتاب میں کہاں۔ حلاوت کی خوبی ایسی ہے جو حُسن جمال و جلال سے مُرکّب ہے۔ یہ دلرُبا۔ دِلآویز پُر نُور چہرہ مَظہرِ حُسن لایزالی اور مرأت جمالِ ذُوالجلالی ہے۔

عا۲ آپ" صلی اللہ علیہ وسلم " کے وجُودِ مسعُود سے دلائل النبُوّت کا ظہُور نہ بھی ہوتا تو آپ کا چہرۂ انور ہی نبوّت کی دلیل کے لیئے کافی تھا۔ صحابہ کبار جنہوں نے اس وجہہ عظیم کی زیارت کی اُنھوں نے لِقِطْعَةٌ مِّنَ الْقَمَرِ، لَشِقَّةُ الْقَمَرِ، سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللهِ سے تشبیہہ دی پھر فیصلہ کہا فَاِذَا هُوَ اَحْسَنُ عِنْدِیْ، وَلَمْ اَرٰی قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ ط صلی اللہ علیہ وسلم " چہرۂ انور سفید رنگ، ملیح البُشرہ روشن مُنوّر اور تابان تھا۔ عظیمُ الجبہۃ کھلی پیشانی، دقیق الحاجبین باریک اَبرُو اَشہل العینین آنکھوں میں حُسن جمال، قلب جلال سے لبریز سُرخی کی ڈوری جھلکتی۔ اَقنی الانف باریک بینی مُبارک یک گونہ، ہمواری اور بلندی بُقعۂ نُور کی بناء پر معلوم ہوتی۔ ضَلیعُ الفم فراخ دہن۔ ہونٹ مبارک نرم و نازک پھُول کی پنکھڑیاں۔ جب تبسّم فرماتے تو ہم نشینوں کے چہرے عکسِ نُور سے چمک جاتے۔ عظیمُ الھامۃ سر مُبارک عظیم اور اُس پر عمّامہ سبز کا تاجِ عزت لحیہ، داڑھی مُبارک بھری ہُوئی جو حُسن و جمال کو نکھارتی۔ دستِ مُبارک ریشم کی طرح نرم اور ثلج "برف" کی طرح ٹھنڈے جو مُصافحہ کرتا اُس کے ہاتھوں میں خوشبو بس جاتی۔ قدمِ انور میں اُبھار نہ تھا۔ پتھر پر رکھتے تو پورے قدم مُبارک کی مُہر ثبت ہو جاتی۔ فقیر غُفرلہٗ ایسے چہرہ کی تلاش میں عالمِ اَرواح سے عالمِ اجساد میں آیا اور عالمِ برزخ اور عالمِ قیامت میں اسی چہرہ کی زیارت کے لیئے جانا ہے۔ عظیم خُلق نے حُسن خَلق کو بے مثل۔ بے نظیر اور مُمتنع النظیر بنا دیا۔ یہ مُسلّمہ مسئلہ ہے۔ لَاخِلَافَ فِیْہِ ط

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

قَدْرًا - لَہٗ رُفَقَاءُ یَحُفُّوْنَ بِہٖ اِذَا قَالَ اسْتَمَعُوْا لِقَوْلِہٖ اِذَا اَمَرَ تَبَادَرُوْا اِلٰی اَمْرِہٖ - مَحْفُوْدٌ، مَحْشُوْدٌ لَاعَابِسٌ وَّلَا مُتَعَدٍّ ط "زاد المعادج ۱"

قدر کے۔ رفیق ایسے کہ گرد و پیش رہتے۔ جب بات کرتے تو غور سے سُنتے اور جب حُکم کرتے تو جھپٹتے تعمیلِ امر کے لیئے۔ مخدُوم۔ مُطاع اور نہ فضول گو۔ اور نہ کوتاہ سُخن۔ "علیہ الصلوٰۃ والسلام"

اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ جَمَالَ نَبِیِّكَ وَارْزُقْنِیْ رُؤْیَۃَ وَجْھِہِ الْكَرِیْمِ بِكَرَمِكَ یَا كَرِیْمُ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی كُلِّ عُضْوٍ مِّنْ حُسْنِہِ الْاَنْوَارِ الْاَعْطَرِ وَاٰلِہِ الْمُعْتَبَرِ وَاَصْحَابِہِ الْمُعَطَّرِ وَسَلِّمْ

بقیہ حاشیہ

اَشْكَلُ الْعَیْنَیْنِ چشمان مُبارک قُدرتی سُرمگیں اپنے اُمّتیوں کے احوال و اعمال کی نگراں اور آگے پیچھے ظاہر باطن کو علی السّاوی دیکھتیں۔ سَہْلُ الْخَدَّیْنِ ہموار اور نرم رُخسار جو محبُوبیّت اور نُورانیت کی دلیل وَكَاَنَّ شَرَقُ اَسَادِیْرِ وَجْہِہٖ پیشانی مُبارک پر لکیریں چمکتی دمکتی۔ جس سے مُشتاقانِ جمال آرا مُشاہدہ سے سیرابی پاتے۔ پیشانی انور پر پسینہ مُبارک شبنم کی مانند اور اُس کی خوشبُو مُشک سے زیادہ دل پسند كَثُّ اللِّحْیَۃِ ڈاڑھی مُبارک سے چہرۂ انوار بھرا بھرا جو وَالضُّحٰی کی تعبیر اور وَالَّیْلِ کی تفسیر جیسے دُولہا کے سہرے کی طرح چہرہ انوار کی لڑیوں سے مُزیّن سامنے کی یہ تصویر اور پیچھے۔ بَیْنَ كَتِفَیْہِ خَاتَمُ النُّبُوَّۃِ دونوں شانوں کے درمیان مُہرِ نبوّت، نشانِ نبوّت، سجتی ؎

نبوّت را تواں نامہ در مُشت | کہ از تعظیم دارد مُہر بر پُشت

نبوّت کا نامہ ہاتھ میں دیا اور تعظیم سے پُشت پر مُہرِ نبوّت لگا دی

حَسَنُ الْبَشَرِ قَدَمًا قدم مُبارک نہایت موزُوں اور حسین مَنْهُوْسُ الْعَقِبِ ایڑیاں مُبارک پتلی۔ عظمتِ شان کی پیکر۔ حُسن کی رعنائی و دلرُبائی ایسی کہ عاشقین کے لیئے قدم بُوسی کا دعوت نامہ اور اُن کے لیئے محبّت کی مُہر جو اُن کا ہی حق ہے ؎

تاج رُوحُ القُدُس کے موتی جسے سجدہ کریں | رکھتی ہیں وَاللّٰہ وُہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں
دُو قمر، دو پنجہ خور دو ستارے دس ہلال | اُن کے تلوے پنجے ناخن پائے اطہر ایڑیاں

(حدائق بخشش)

چہرۂ انور آئینۂ حق ہے کہ آپ کا جمالِ جہان آرا مَطلعِ انوارِ الٰہی اور حُسن مظہرِ اسرارِ الٰہی لامتناہی ہے۔ فقیر اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ کا ازل تا ابد حُلیہ مُبارک کے ایک ایک اعضا مِنَ الرَّاْسِ اِلَی الْقَدَمِ عُضْوًا عُضْوًا، جُزْءً جُزْءً درودِ نا محدُود اور سلام با اکرام ہوتا رہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی اَعْضَاءِ حَبِیْبِہِ الشَّرِیْفَۃِ الْكَرِیْمَۃِ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَكَمَالِہٖ وَخِصَالِہٖ وَاٰلِہٖ ط

۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہجرت گاہِ رسول

صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیہ وسلّم

خوشا سعادت آن بندہ کہ کرد نزول
گہے بہ بیتِ خدا گہے بہ بیتِ رسول

مسجدِ قباء شریف :- قرآنِ پاک پ۱۱ سورۃ التوبہ آیتِ کریمہ ۱۰۸

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْهِ ؕ فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ ۝

البتہ وُہ مسجد جس کی بُنیاد تقویٰ پر رکھی گئی پہلے دن سے وُہ زیادہ مستحق ہے کہ آپ کھڑے ہوں اُس میں ۔ اُس میں ایسے لوگ ہیں جو پسند کرتے ہیں صاف ستھرا رہنے کو اور اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے پاک صاف لوگوں سے ۔

○ یہ مسجدِ قبا اور اہلِ قباء کی شان میں نازل ہوئی۔ جس کی بُنیاد رسولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنے ہاتھ مبارک [۱] سے رکھی۔ جب تک حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" اِس مبارک بستی قبا میں قیام پذیر رہے اس میں نماز پڑھتے رہے۔ اہلیانِ قبا اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں اور لباسِ ادب و محبت میں ملبوس طہارت اور نظافت کی اس منزل پر پہنچے جہاں ربِ کریم نے اُن کی پاکیزگی کو پسند فرما کر

ـہ مسجدِ قبا شریف کے قریب بیرِ اریس ہے ۔ جس کو جنتی کنواں فرمایا ۔ اِس کا پانی تعمیرِ مسجد میں استعمال کیا گیا ۔

[۱] تاسیس مسجد قبا شریف کا واقعہ بھی سبحان اللہ کیا عجیب ہے ۔ صحابہ قباء نے سرکارِ دو عالم "صلی اللہ علیہ وسلم" سے تعمیرِ مسجد کا عرض کیا تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا تم میں کوئی اُونٹنی پر سوار ہو جس جگہ وُہ بیٹھے وہاں مسجد تعمیر کی جائے ، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سوار ہوئے تو اُونٹنی نہ اُٹھی ۔ پھر سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سوار ہوئے تو بھی اُونٹنی نہ اُٹھی پھر مولائے کائنات اُونٹنی پر سوار ہوئے تو اُونٹنی اُٹھ کھڑی ہوئی ۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا اے علی مرتضٰے رضی اللہ عنہ ! مہار چھوڑ دو یہ اُونٹنی مامور من اللہ ہے جہاں بیٹھے گی وہاں مسجد تعمیر ہوگی ۔ کتنی مبارک یہ مسجد قبا شریف ہے ۔

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّہِّرِیْنَ ○ سے تحسین و آفریں فرمائی۔ حضور ﷺ ہر ہفتہ مسجد قُبا شریف میں تشریف لاتے اور فرماتے اس مسجد شریف کی ۲ رکعت نماز نفل کا ثواب عُمرہ کے ثواب کے برابر ہے۔ مسجد قُبا شریف میں ایک طاق ہے۔ جو کشفِ طاق کے اسم سے موسُوم ہے۔ ہجرت کے بعد صحابہ کرام کعبۃُ اللّٰہ کی جُدائی سے پریشان رہتے تھے تو حضور ﷺ نے اِس طاق سے صحابہ کرام کو بُلا کر کعبۃُ اللّٰہ زادَ شرفہٗ العظیم کی زیارت کرائی۔

حدیثُ الحبیب علیٰ مصدرہا الصّلوٰۃُ والسّلام ط — "صحیحین بُخاری و مُسلم"

لا تشدُّ الرِّحالَ اِلّا بثلٰثۃِ مساجِدَ اَلْمسجِدُ الاَقصٰی والمسجدُ الحرامِ والمسجدِی ھٰذا ط

نہ اختیار کرو سفر سوائے تین مساجد کے۔ مسجد اقصیٰ، مسجد حرام اور میری مسجد نبوی شریف۔

"شدُّ الرِّحال الی النبیِّ المختار، کثیرُ الافضال کا حامل ہے۔"

○ اِن تین مساجد کے اِستثنیٰ کا مُستثنیٰ مِنہ، دیگر مساجد ہیں۔ اور دیگر مصالح دینی و دُنیاوی، ہجرت، تجارت کا سفر بالاتّفاق جائز اور مَشرُوع ہے اِن تین مساجد میں قربِ مقصُودہ ہے (مخصوصہ) جو اِن کے علاوہ میں نہیں۔ یہ اِن کی فضیلت اور زیادتی ثواب کے اظہار کے لیئے فرمایا۔ تمام عُلماءِ اُمّت کا مُتّفقہ فیصلہ اور فتویٰ ہے "مَنْ زَارَ قَبْرِیْ" کا سفر حج بیتُ اللّٰہ کے سفر سے بھی افضل ہے۔ اس حدیثِ پاک سے خیرُ الاُمَم کو خیرُ الرُّسُل ﷺ کے درِ اطہر کی حاضری کے سفر کو ناجائز کہنے والے لفظ مساجد پر غور کریں کہیں اس سفرِ مُبارک کی مُمانعت کا اشارہ تک نہیں ملتا۔ جو اَلعِلمُ حجابُ الاَکبر والوں نے سمجھا اور بیان کیا اور سفر بہ نیّت محض زیارت مزارِ مُطہّر اور مرقدِ اطہر رسُولِ انور ﷺ پر چسپاں کر دیا۔ سات سَو سال سے آئمّہ اسلام، عُلماءِ اعلام جس مُبارک سفر کو مُستحب، سُنّتِ جلیلہ عظیمہ بلکہ قریبُ الواجب قرار دیتے رہے ہیں۔ اِس کو آٹھویں صَدی ہجری میں علّامہ ابنِ تیمیہ حرّانی اور اُس کی ذُرّیّت (ابن عبد الوہاب نجدی) نے بیک جُنبشِ قلم حرام قرار دے دیا۔ آج بھی سعُودیہ نجدیہ حاضری درِ رحمتِ عالم و عالمیان ﷺ کی نیّت کے سفر کو شرک قرار

علہ اَلشیخ امام تقیُّ الدّین سُبکی شافعی علیہ الرحمۃُ الکافی نے "شنُّ الغارہ علیٰ مَن انکر لسفر الزّیارۃ"، مُنکرین کے رد میں تصنیف کی جو سفر زیارۃ روضۂ رسُول "ﷺ" کی احادیث پاک کو موضُوع اور سفرِ مُبارک کو بدعۃ غیر مشرُوع کہتے تھے۔ امام ابنِ ہمّام علیہ الرّحمۃُ نے فتحُ القدیر شرح ہدایہ میں اس سفرِ ہمایوں کو مُبارک ترین لکھا ہے۔ ۱۲ منہ تقبّل اللّٰہ تعالیٰ ط

دیتے ہیں، حالانکہ یہ سفرِ مبارک نعمتِ کبریٰ اور سعادتِ عظمیٰ ہے اور حاضری وخاک بوسیٔ آستان عرش نشان رسولِ اعظم" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "کسی بڑی قسمت والے کا نصیبہ ہے ؎ ا

اَکْبَادُنَا مَجْرُوْحَۃٌ مِّنْ سَیْفِ ھِجْرِ الْمُصْطَفٰی ۔ طُوْبٰی لِاَھْلِ بَلْدَۃٍ فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَشَم

مَنْ وَّجْھُہٗ شَمْسُ الضُّحٰی مَنْ خَدُّہٗ بَدْرُ الدُّجٰی ۔ مَنْ ذَاتُہٗ نُوْرُ الْھُدٰی مَنْ کَفُّہٗ بَحْرُ الْھِمَم

☆ منزلِ شوق:۔ بگیر اے ساربان راہِ درازے ۔ مرا سوزِ جُدائی تیز تر گردد

اَللہ اَللہ! المدینۃ المنوّرہ کا سفر عشق ومحبّت کا سفر ہے۔ شوق واشتیاق کی وادی اور کوئے جانِ جاناں میں جانے والے! ہوش سے کہ یہ ادب کے منازل ہیں یہاں کے پتّہ پتّہ ذرّہ ذرّہ میں بُوئے حبیب رچی بسی ہے جو غلام کے دل ودماغ کو معطّر اور مست وسرشار کرتی ہے راہ میں اَلْعَقِیْقُ وَادِیٌ مُّبَارَکَۃٌ اِس مبارک وادی پر عشق والوں نے بہت کچھ لکھا۔ اور آنسو بہائے۔ پھر جگر سوزاں قلب تپاں عاشق اُس مقام رشکِ ارم، خُلدِ بریں میں آن پہنچا جس کی مُدت سے دِل میں تمنّا تھی حدودِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرہ میں داخل ہوتے وقت شُکر وامتنان کے جذبات سے دِل لبریز ہو۔ سرکارِ نبوّت کی عظمت وجلال۔ عزّ ووقار سے لرزاں وترساں اور اِس نعمتِ عظیمہ وجلیلہ اور سعادتِ سفرِ مدینہ کے حصول پر فرحاں وشاداں ہوتے ہوئے ؎

حبّذا روز سعادت، حبّذا روزِ وصال ۔ باغِ من گُل مے چکد بعد از چند سال

☆ جب اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرہ کے قریب پہنچے علاماتِ شہر کا مشاہدہ ہو تو خشوع ؎۲ وخضوع، تضرّع وانکساری اور گریہ وزاری کے ساتھ اِن اشعار سے جذبۂ عشق کو تازہ کرے اور ذوق وشوق سے عشقِ محبوب سے سرشار اور محبّتِ محبوب سے اشکبار ہوکر درود شریف پڑھے اور کہے ؎۳

قُرْبُ الدِّیَارِ یَزِیْدُ شَوْقَ الْوَالِہٖ ☆ لَاسِیَّمَا اَنْ لَّاحَ نُوْرُ جَمَالِہٖ

اَوْ بَشَّرَ الْھَادِیْ بِاَنْ لَّاحَ اللِّقَاءُ ☆ اَوْ بَدَتْ عَلٰی بُعْدِ رُؤُسِ جِبَالِہٖ

فَھُنَاکَ عِیْلَ الصَّبْرُ عَنْ ذِیْ صَبْرَۃٍ ☆ وَبَدَأَ الَّذِیْ یُخْفِیْہِ مِنْ اَحْوَالِہٖ

؎۱ اس سفرِ مبارک کا ذکر اور شکر بطور تحدیثِ نعمت جتنا ہو کم ہے۔ یہ مومن کا سرمایۂ ایمان ہے۔

؎۲ خشوع کا تعلق قلب سے ہوتا ہے اور خضوع کا اعضاء اور جوارح سے یعنی ظاہری باطنی ادب سے۔

؎۳ ا۔ محبوب کے شہر پاک کا قرب عاشق گم گشتہ کے ذوق کو بڑھاتا ہے۔ خصوصاً جب اس کا جمال چمک رہا ہو۔

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

اُدۡخُلۡ بِحُجۡرَۃِ اَحۡمَدَ بِبَابِہٖ ☆ یَاۡوِی الۡفَقِیۡرُ وَیَسۡتَجِیۡرُ الۡمُذۡنِبُ

وَالرِّیۡحُ قَدِ اَھۡدَتۡ لَنَا مِنۡ طِیۡبَۃٍ ☆ عُرۡفًا کَشَذِیِ الۡمِسۡکِ بَلۡ ھُوَ اَطۡیَبُ

○ عاشقِ زار بہت دُور دراز کا سفر طے کرتے وقت اپنے دِل کو ان اَشعار سے تسلّی دے کہ ہجر کی گھڑیاں اب ختم ہوئیں۔ یومُ الوصال آن پہنچا تاکہ دل کی دھڑکن، صبر، سکون سے قرار پکڑے زُبان سے یہ معروضات، کیفیت پیش کرے اور جتنا ممکن ہو درُود شریف باآوازِ بلند پڑھے۔ داخلہ سے پہلے وضو تازہ کر کے صاف ستھرا لباس پہنے اور خوشبُو لگا کر درُود شریف کا وِرد کرتے ہُوئے یہ دُعا آہستہ آہستہ پڑھے۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَصَحۡبِہٖ"

قرآنِ پاک : پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت کریمہ ۸۰

وَقُلۡ رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّاجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا ○	اور یُوں عرض کرے اے میرے ربّ! مجھے سچی طرح داخل کر اور سچّی طرح باہر لے جا اور مجھے اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے

☆۱ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ سے مُراد مدینہ منوّرہ کا داخلہ اور مُخۡرَجَ صِدۡقٍ سے مکّہ معظمہ سے نکلنا۔

☆۲ ایمان کے ساتھ داخلہ مدینۃُ المنوّرہ اور بشارتِ شفاعت پاکر مدینہ منوّرہ سے نکلنا۔

☆۳ قبر میں داخلہ ایمان، رضا اور طہارت کے ساتھ اور روزِ قیامت قبر سے بشارتِ مغفرت پاکر عزّت کے ساتھ نکلنا مُراد ہے۔" اور سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا سے مُراد صحابہ انصار ہیں۔"

○ جب زائرِ فرحاں وشاداں "اَللّٰہ اَللّٰہ" کرتے دیارِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب پہنچتا ہے تو اُس کی مُعنبر ہوائیں اور مُعطّر فضائیں پیشوائی کرتی ہیں۔ ملائکہ انوارِ رحمت کے پھُولوں سے اُس کا استقبال کرتے ہیں۔ بشارتیں، مُبارکیں دیتے اور گلہائے اَنوار کے ہار اُس کے گلے میں ڈالتے

سہ دیارِ حبیب میں ذکرِ حبیب درُود پاک سے غافل نہ ہو۔ یہ سرچشمہ عنایات بے غائیات ہے۔ العز

بقیہ حاشیہ

۲۔ بشارت دے دو مُلاقات کرنے والے کو کہ پہاڑوں، ٹیلوں کی چوٹیاں اب ظاہر ہوگئیں ہیں

۳۔ یہاں صبر کرنے والوں کا صبر و قرار بھی جواب دے جاتا ہے اور چھپا حالِ عشق ظاہر ہو جاتا ہے

۴۔ بارگاہِ احمدی "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" میں حاضر ہو جا کہ اِسی بارگاہ میں فقیر کو پناہ مِلتی ہے اور گُناہگار کو ٹھکانہ۔

۵۔ ہوائے مدینہ منوّرہ سے مجھے مُشک جیسی خوشبُو پہنچی بلکہ مُشک سے بھی زیادہ لطیف اور معطّر۔

ہیں۔ اگر سفرِ طیبہ میں کوئی دُشواری پیش آجائے تو حضرت خضر علیہ السّلام، رضوانِ جنّت اوُر رِجالُ الغیب خدمت کرتے ہیں کہ یہ مہمانِ رسول ہیں۔ تو جب شہرِ ہمایوں المدینۃ المنوّرہ نظر آنے لگے تو حرم شریف کے قریب سواری سے اُتر جائے اور قدم قدم پر دھیان اور خیال سے درُود شریف پڑھے یہ وُہ سرزمین پاک ہے جہاں محبوبِ الٰہ "عزّوجلّ صلی اللہ علیہ وسلم" کے قدم مبارک لگے ہوئے ہیں۔ بالفاظِ دیگر اس سرزمین نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدم چومے ہیں اور نقشِ قدم کو اپنے سینہ میں امانتاً رکھ لیا۔ یہ اس خطّۂ پاک کی سرزمین وہی ہے جہاں انوارِ قرآن اور انوارِ صاحبِ القرآن چمک رہے ہیں۔ خلفاءِ عبّاسیہ کا یہ معمول تھا جب وُہ حدودِ حرم پاک میں داخل ہوتے تو اپنی اپنی سواریوں سے اُتر جاتے اور پیدل چلتے راہ کی صعوبت کو سعادت سمجھتے۔ یہی طریقہ اَدب و احترام کا ہے۔ [1]

لَوجِئتُکُم قَاصِدًا اَسعیٰ عَلیٰ بَصَرِی　　لَمۡ اَقضِ حَقًّا وَاَیَّ الحَقِّ اَدَّیتُ

☆ خیالِ محبوب میں محو، طاعتِ الٰہی میں مشغول، شوق و ذوق، فرح و سرور سے معمور، ذکر و فکر میں مستغرق درُود و سلام سے زبان تر ہو تاکہ قلب قابلِ انعکاسِ انوارِ محمدی و اسرارِ احمدی علیٰ صاحبہما الصّلوٰۃ والسّلام ہو اور قلب بقعۂ نور بن جائے [2]

نازم بچشمِ خود کہ جمالِ تو دیدہ ام　　اُفتم بپائے خود کہ بکوئیت رسیدہ ام
ہر دم ہزار بوسہ زنم دستِ خویش را　　کو دامنت گرفتہ بسُوئیت کشیدہ ام

وُرودِ مسعود اور جلوسِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم: قبیلہ بنی سالم بن عوف کے محلّہ سے نمازِ جمعۃ المبارک کے بعد عازمِ مدینہ منوّرہ ہوئے تو حضور سرکارِ مدینہ سرورِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آگے اور پیچھے، پیدل اور سوار انصار صحابہ کے دستے زیرِ قیادت سیّدُ الانصار سعد بن عُبادہ خزرجی رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ ہمرکابِ نبوی تھے اور پُورا شہر تین روز سے ہی استقبال کی تیاریوں میں

[1] نگاہِ نبوّت کے پروردہ، نجومِ سماءُ الاسلام، اصحابِ خیرُ الانام علیہ وآلہٖ وصحبہٖ الصّلوٰۃ والسّلام کے جشنِ استقبال کا انداز۔

[1] اگر قاصد پیغامِ محبوب لاتا تو میں اپنی آنکھوں سے چل کر حاضر ہوتا پھر بھی میں نے حق ادا نہیں کیا اور یہ حق ادا بھی کیسے ہو؟

[2] مجھے اپنی آنکھوں پر ناز ہے کہ تیرے جمالِ جہاں آرا کمال کو دیکھا ہے اور اپنے پاؤں پر ناز ہے کہ تیری گلی میں پہنچے ہیں اور اپنے ہی ہاتھوں کو اس لئے ہزار بار چومتا ہوں کہ تیرے دامن کو مضبوط پکڑے تیری طرف کھچا ہوا ہوں۔

مصروف تھا۔ حمد و ثناء کے نغمے گونج رہے تھے گھر گھر خوشیاں تھیں۔ انصارِ مدینہ کا عظیم الشان گروہ عجیب کیفیت سے سرشار تھا۔ حضرت بُریدہ اسلمی رضی اللہ عنہٗ آگے آگے جھنڈا لئے چل رہے تھے۔ ہر صحابی کی خواہش تھی۔ حضور ہمارے محلّہ یا گھر کو مہمانی کی سعادت بخشیں۔ محبّت سے آگے بڑھتے کہ اونٹنی کی مہار پکڑ لیں۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جاں نثار صحابہ کو خوش خوش اور مسکرا مسکرا کر فرما رہے تھے خَلُّوْ سَبِيْلَهَا فَاِنَّهَا مَاْمُوْرَةٌ "اے میرے جاں نثار صحابہ میری اونٹنی کی مہار چھوڑ دو یہ مامورٌ مِنَ اللہ ہے اور اونٹنی تمام شہر کے محلّہ بازار اور گلیوں کو قدوم میمنت سے نوازتی ہوئی مسجدِ نبوی کے محراب کی جگہ بیٹھ گئی۔ لیکن حضور" صلی اللہ علیہ وسلم" نہیں اُترے۔ تھوڑی دیر کے بعد اونٹنی پھر اُٹھی تو چند قدم چل کر سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہٗ کے گھر کے آگے بیٹھ گئی۔ حضور" صلی اللہ علیہ وسلم" کی آمد کی خوشی سے اُن کا رواں رواں فرطِ مسرّت سے جھوم اُٹھا۔ حبشی نوجوانوں نے تلوار اور نیزے کے کرتب دکھائے۔ اور جذبۂ مسرّت و خوشی سے گلی بازار پُررونق ہو گئے اور نظّارۂ جمال سے ہر چیز، چمک اُٹھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ (وصال مبارک ۵۱ھ ہجری) کو شرفِ میزبانی بخشا ؎

دُور شو اے ظُلمتِ شامِ فراق — کآفتاب وصلِ تاباں مے رسد
تازہ باش اے تشنۂ وادیٔ غم — کہ برائیت آبِ حیواں مے رسد
شادباش اے خستۂ ہجرانِ بلا — کز پئے دردِ تو درماں مے رسد

○ جب مدینہ طیّبہ پہنچے تو سب سے پہلے بابُ السّلام سے داخل ہو کر نفل تحیۃُ المسجد ادا کرے اور سجدۂ شکر بجا لائے کہ ربّ کریم نے کتنا بڑا فضل کیا کہ اپنے محبوب کے دَر پر بلایا۔

☆ علّامہ سیّد احمد طحطاوی حنفی علیہ الرحمۃ (وفات ۱۲۳۱ ہجری) نے المدینۃ المنوّرہ کے داخلہ کی منظر کشی یوں کی۔

وَلَوِ اسْتَطَاعَتْ مِنَ الْحُبِّ لَفَرَشَتْ لَهُ الطَّرِيْقَ وَيَقْطَعُ اَكْبَادَهَا حَتّٰى يَمْشِىَ عَلٰى قُلُوْبِهَا

اگر ممکن ہوتا تو اہالیانِ مدینہ منوّرہ اپنے قلب و جگر نکال کر فرش بچھاتے اور محبوب اِس سجی ہوئی راہ پر چلتے۔

نبوّت کی سواری جس طرف سے ہوتی جاتی تھی
درود و نعت کے نغمات کی آواز آتی تھی

؎ اللہ جلّ ثناءہٗ کے محبوب پاک کے جشنِ پاک میں ثنا خوانی، نعت خوانی از قسم درود شریف ہے۔ العنہ

○ جمالِ نبوی کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے، پردہ نشین خواتین بھی باہر آگئیں اور بنی نجّار کی چھوٹی چھوٹی پیاری پیاری بچیوں[1] نے دَف بجا بجا کر یہ نعتیہ اشعار گائے۔ کتنا پیارا وقت ہوگا اور کتنا سُہانا سماں کہ قیامت تک یہ نغماتِ محبّین کے کانوں میں گونجتے اور رس گھولتے رہیں گے۔

يَا نَبِی سَلَامٌ عَلَيْكَ　　يَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَيْكَ　　يَا حَبِيْب سَلَامٌ عَلَيْكَ　　صَلٰوةُ اللهِ عَلَيْكَ

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا　　مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ　　وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا　　مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ

اَيُّهَا الْمَبْعُوْثُ فِيْنَا　　جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ　　جِئْتَ شَرَّفْتَ الْمَدِيْنَة　　مَرْحَبًا يَا خَيْرَ دَاعٍ

اَشْرَقَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا　　وَاخْتَفَتْ مِنْهُ الْبُدُوْر　　مِثْلُ حُسْنِكَ مَا رَاَيْنَا　　قَطُّ يَا وَجْهَ السُّرُوْر

اَنْتَ شَمْسٌ اَنْتَ بَدْرٌ　　اَنْتَ نُوْرٌ فَوْقَ نُوْر　　اَنْتَ اِكْسِيْرٌ وَّغَالِی　　اَنْتَ مِصْبَاحُ الصُّدُوْر

يَا حَبِيْبِی يَا مُحَمَّدْ　　يَا عُرُوْسَ الْخَافِقَيْن　　يَا مُؤَيَّدْ يَا مُمَجَّدْ　　يَا اِمَامَ الْقِبْلَتَيْن

يَا صِدِّيْق سَلَامٌ عَلَيْكَ　　يَا فَارُوْق سَلَامٌ عَلَيْكَ[2]　　يَا حَبِيْب سَلَامٌ عَلَيْكَ　　صَلٰوةُ اللهِ عَلَيْكَ

اُردو، فارسی، پنجابی سلام صفحہ ۵۷۶ پر

☆ **تعمیرِ مسجدُ النّبوی شریف:۔** سیّدُ الانبیاءِ وَالرُّسُل صَلَوٰاتُ اللہِ تعالیٰ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَسَلَامُہٗ نے مدینہ منوّرہ قیام فرمانے کے بعد سب سے پہلا کام جو کیا وُہ تعمیرِ مسجد شریف کا تھا۔ جہاں اُونٹنی بیٹھی تھی وُہیں پر مسجد شریف کی بُنیاد رکھی۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے بنفسِ نفیس تعمیر میں حصّہ لیا۔ دیواریں عام سادہ پتھروں اور چھت کھجور کی تھی۔ بارشوں میں چھت سے پانی ٹپکتا تھا۔ اَللہُ اکبر! کائناتِ کُل کے رسُولِ کُل "صلی اللہ علیہ وسلم" کی مسجد پاک کتنی سادہ تھی لیکن نور سے منوّر، اور رحمت و برکت سے بھرپور رہی۔ یہ درُود شریف کا بینک ہے۔

آدابِ مدینہ طیّبہ:۔ عالمُ المدینۃِ المنوّرہ السیّد ابُوالحسن علی نور الدین سمہُودی مدنی علیہ الرّحمۃ "

بہر نظر مرا من جلوہ مے کند لیکن　　کس آں کرشمہ نبیند کہ من ہمے نگرم

☆ زائر روضۂ اطہر کے سامنے بغیر سلام عرض کئے ہرگز ہرگز نہ گزرے۔ سکُون و وقار، ادب و احترام کے ساتھ کھڑے ہو کر سلام عرض کرے اور پھر آگے بڑھے حتّٰی کہ مسجد نبوی شریف کے باہر سے بھی گزرے تو باادب کھڑے ہو کر تعظیماً سلام عرض کرے اور اِن لمحات کو غنیمت جانے۔

---

[1] اِن بچیوں نے اپنا تعارف بایں الفاظ کر دیا۔ نَحْنُ جَوَارٌ مِّنْ بَنِی نَجَّارٍ　يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِّنْ جَارٍ "صلی اللہ علیک وسلم"

[2] اہلِ سُنّت وجماعت کیلئے لازم ہے کہ صلوٰۃ وسلام پڑھتے پڑھاتے وقت شیخین کریمین پر بھی سلام پڑھیں۔ یہ قبولیّت کے قریب تر ہے۔

☆ مشہور تابعی امام ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک شخص میرے پاس آیا۔ اُس نے کہا۔ خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ ابو حازم سے کہہ دینا کہ تم میرے پاس سے اعراض کرتے ہوئے گزر جاتے ہو۔ سلام بھی نہیں کرتے۔ اس کے بعد حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی بھی درود و سلام ترک نہیں کیا۔

☆ شیخ الشیوخ ہند عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ نے تین سال مدینہ طیبہ میں قیام کیا۔ کبھی بھی درود و سلام ترک نہ کیا ہمیشہ ہی درود شریف سے رطب اللسان رہے اور سرور کائنات فخر موجودات، باعث تخلیق کائنات علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کی زیارت سے نوازے جاتے۔ آپ اُمت مسلمہ میں علماء متاخرین میں علماً، فہماً اور ورعاً۔ آفتاب و مہتاب تھے۔ دوران قیام المدینۃ المنورہ کسی نے آپ سے کہا کہ آپ درس دیا کریں تو آپ نے بارگاہ محبوب کے ادب کے پیش نظر نہایت ہی منکسرانہ انداز میں کہا۔ میں یہاں استفادہ کے لئے آیا ہوں نہ کہ افادہ کے لئے۔ آپ ادباً کھڑے ہو کر ساری ساری رات درود شریف عرض کرتے۔

مسئلہ:۔ کعبۃ اللہ المشرفہ کو ادب سے بیٹھ کر صرف دیکھنا افضل عبادت سے ہے۔ یعنی سبز گنبد کے نظارۂ جمال باکمال کو محبت کی نگاہ سے دیکھنا اور استحضار قلبی سے درود شریف پڑھنا افضل ترین[1] عبادات سے ہے اور سند شفاعت کا درجہ رکھتا ہے۔ یہاں ہر لحظہ حضوری ہی حضوری ہے۔ نور ہی نور ہے اور سرور ہی سرور ہے ؎

دیکھتے ہی گنبد خضریٰ کو آجائے اجل | کشتی عمر رواں ہو غرق ساحل کے قریب
جان یہ شمع آرزو میں کس نے آخر ڈال دی | اختتام قصہ مہجوری دل کے قریب

حدیث الحبیب علیٰ مصدرہا الصلوٰۃ والسلام "بروایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما"

○ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایک[2] سو بیس[120] رحمتیں کعبۃ اللہ کے لیے مختص فرمائی ہیں۔ ساٹھ رحمتیں طواف

[1] اس خوش قسمت کو حاضری المدینۃ المنورہ خواب میں یہ بشارت عظیمہ ملی فضلاً فی الصلوٰۃ علی النبی المختار افضل من جمیع العبادات والزیارات تمام عبادتوں اور زیارتوں سے افضل ترین عبادت مدینہ منورہ میں درود شریف ہے۔ الحمد للہ علیٰ احسانہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ ط

[2] صحابہ کرام کا کل زمانہ بعثت نبوی سے آخری صحابی کی وفات تک ایک سو بیس[130] سال ہے۔ جو کعبۃ اللہ پر رحمتوں "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

کعبۃُ اللہ زاد اللہ شرفاً و عظماً و کرماً

کرنے والوں کے لئے اور چالیس[۲] رحمتیں اُن کے لئے جو نوافل پڑھتے ہیں اور بیس[۲] رحمتیں اُن کے لئے جو محض کعبۃُ اللہ کی زیارت کرتے ہیں۔ اِن بیس[۲] رحمتوں سے اگر ایک رحمت بھی قیامت کے روز نازل کر دی جائے تو ہر ایک کی بخشش ہو جائے۔ الحدیث المبارکہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنَامِ بَدْرِ التَّمَامِ
نُوْرِ الظَّلَامِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بقیہ حاشیہ

کے نزول کے مطابق ہے۔ نیز حدیثِ پاک میں ہے کہ روزِ قیامت جنّتیوں کی ایک سو بیس[۲۰] قطاریں ہوں گی جن میں اُمّتِ محمّدیہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃُ والسّلامُ کی اسّی قطاریں ہوں گی"۔ "اَلْکِنَایَۃُ اَبْلَغُ مِنَ التَّصْرِیْحِ کے تحت عرض ہے۔ کعبۃُ اللہ، انوار و تجلیاتِ الٰہیہ اور رحمتوں کا مرکز ہے۔ صحنِ حرم میں رحمتوں کے نشانات فِیْہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ سورۃ آلِ عمران ۹۷ تبرکاتِ الٰہیہ جو قبولیت کے مراکز ہیں۔ بیتُ[۱] اللہ، پر نظر پڑنے سے پہلے گناہوں سے پاک اور دُعا کی قبولیت کی بشارت۔ حجرِ[۲] اسود کو چومنے اور استلام سے شہادت اور شفاعت۔ مُلتزم[۳] سے چمٹنا۔ چہرہ اور سینہ لگانا اور ہاتھوں کو دیوار پر پھیلانے سے مغفرت، حطیم[۴] مُصلّائے ابرار، میزابِ رحمت کے نیچے نوافل کی قبولیت۔ جائے[۵] مرقد سیّدنا اسمٰعیل ذبیح اللّٰہ علیہ السّلام سے برکت۔ رُکنِ[۶] یمانی ہاتھ پھیر کر چہرہ پر پھیرنے سے وجاہت۔ یہاں ستّر ہزار ملائکہ مُطوّفین کی دُعا پر آمین کی مُہر مطابقت[۷] غلاف سے چمٹنا۔ لپٹنا آنکھوں سے لگانا غم سے نجات، درِ[۸] کعبۃُ اللّٰہ پر دُعا اور سجدے کا حتمی وعدہِ قبولیت۔ قُبّہ[۹] مقامِ ابراہیم علیہ السّلام پر نقشِ قدم پر سجدوں کی سعادت۔ چشمۂ[۱۰] آبِ زمزم سے پینا اور بقیہ پانی سے چہرہ پر چھینٹے مارنا۔ جسم اور لباس پر ڈالنا۔ سر کا غسل اور وضو طہارت اور نظافت، شہزادگانِ نبوّت کا تحنیک آبِ زمزم سے پانا اور شبِ اسراء، رُوح القدس علیہ السّلام کا جنّت کے پانی کی بجائے آبِ زمزم سے قلبِ انور دھونے کی فضیلت۔ مطاف[۱۱] جہاں کئی انبیاء علیہم السّلام کے مزارات ہیں رحمت اور المسجدُ الحرام کے باہر حرم شریف میں سب سے افضل ترین مقام مولدُ النّبی[۱۲] "صلی اللہ علیہ وسلم" پر زیارت اَوْ غَیْرُ ذٰلِکَ غایتُ مافی الباب یہ کہ کعبۃُ اللّٰہ العظیم پر ایک سو بیس[۱۲] رحمتوں کا ورود اور نزول اور وہ بھی بالخصوص۔ کیا اُس ذاتِ رحمٰن و رحیم اور کریم کی کُل اتنی ہی رحمتیں[۱۳] ہیں۔ فرمایا میری رحمتوں کی انتہا نہیں لیکن تم مزید کروڑہا۔ ارب ہا، رحمتیں اگر چاہو تو سیدھے جاؤ ذُوکے کے اشارے سے المدینۃُ المنوّرہ میرے حبیبِ پاک صاحبِ لولاک، دانائے سُبل، فخرِ رُسل، مولائے کُل احمدِ مُجتبےٰ محمدِ مُصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے پاس چلے جاؤ جو میری رحمتوں کے مظہر، مرکز اور رحمۃٌ للعٰلمین ہیں۔ "کعبہ بھی ہے انہی کی تجلّی کا ایک ظِلّ"۔ یہ ساری رحمتیں، نعمتیں برکت درود شریف وہاں پاؤ گے"۔ عزّوجلّ فصلّی اللہ علیہ وسلم ط ۱۲ منہ، درحقیقت یہ سب نور افزاءِ نور علیہ اسنی الصّلوٰۃ وابقی السّلام کے انوارِ نور کے ذرّات اور ظہورات ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فَضَائِلُ المَدِیۡنَۃِ المُنَوَّرَۃ

"زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِيۡمًا"

"وَزَادَهُمَا عِزًّا وَّ زَيۡنًا بَعۡدَ زَيۡنٍ"

قرآنِ پاک:۔ پ۳۰ سورۃ البلد آیت کریمہ ۱-۲-۳

لَاۤ اُقۡسِمُ بِهٰذَا الۡبَلَدِ ۙ وَاَنۡتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الۡبَلَدِ ۙ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ

مجھے اِس شہر کی قسم کہ محبوبؐ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ" تم اِس شہر میں تشریف فرما ہو۔ اور تمہارے باپ ابراہیم کی قسم اور اُس کی اولاد کی قسم کہ تم ہو۔

○ اِس قسم کا مُقسَم بہٖ حضورؐ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات ہے۔ بِحُلُولِہٖ "صلی اللہ علیہ وسلم" لِمَزِیۡدِ فَضَائِلِھَا اور یہاں بلدۂ آمینہ مکّہ معظّمہ کی قسم ہے۔ یہ قسم فرمانا بیت اللہ، حطیم، حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کی وجہ سے نہیں، حضور محمدؐ مصطفیٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی جلوہ گری کی وجہ سے ہے کہ محبوب" تو" اِس شہر میں مکین ہے۔ اِس شہر کے رہائشی اور حرم پاک کے آدابؑ امتیازی حیثیت رکھتے ہیں اور آیاتِ مُقدّسہ میں شہر اُمّ القُریٰ کی قسم۔ گلی و بازار، چشمہ و پہاڑ، در و دیوار مُقسَم بہٖ میں داخل ہیں۔ یاد رہے مکان کا عزّ و شرف مکین کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مکین جتنا شرف و کمال میں برتر اور ارفع ہو گا۔ مکان بھی اتنا ہی برتر، مُرتفع، معزّز اور مُشرّف ہو گا۔ مکّہ معظّمہ کا یہ شرف حضورؐ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادت، رہائش اور جلوہ گری کی بناء پر ہے اور حرم شریف میں اِس

عہ خیال کر۔ کہ اِس نابکار، نالائق کو شہنشاہِ ارض و سماجلّ و علیٰ نے اپنے گھر بُلا کر مَرۡحَبًا بِضَیۡفِ الرَّحۡمٰنِ سے نوازا ؎
تو کجا و من کجا و ذکرت کجا اللّٰہ اللّٰہ نسبت شاہ و گدا

☆ زائر پر لازم ہے کہ مکین بلدۂ امین کے جلال کو برداشت کرے یہ اُن کا حق ہے اور ہمارا حق صبر و شکر سے برداشت کرنا ہے نہ کہ شکایت کرنا۔ حضرت یُوسُف عَلَیۡہِ السَّلَامُ نے ظُلم و تشدّد برادراں کے پُوچھنے پر اپنے والدِ مکرّم سے عرض کیا یَا اَبَتِیۡ لَا تَسۡئَلۡنِیۡ مَا صَنَعَ اِخۡوَتِیۡ بَلۡ سَلۡنِیۡ مَا صَنَعَ اللّٰہُ بِیۡ ط ابّا جان مجھ سے یہ نہ پُوچھئے کہ بھائیوں نے میرے ساتھ کیا کیا، بلکہ مجھ سے یہ پُوچھئے کہ اللہ سُبۡحٰنَہٗ وَتَعَالٰی نے میرے ساتھ کیا کیا کہ مجھے قعرِ چاہِ کنعاں سے اُٹھا کر تختِ مصر عطا فرمایا۔ ۶

کی عظمت وحُرمت اور طہارت کی وجہ سے کُفّار ومُشرکین کا داخلہ ہمیشہ در ہمیشہ کے لیئے بند کر دیا گیا کہ مُشرکین پلید ہیں اور حرم شریف پاک۔

☆ عُلماءِ مالکیّہ نے اَلْبَلَدِ سے مُراد مدینہ طیّبہ لیا ہے۔ وہاں صرف ولادت اور یہاں تا قیامِ قیامت، اقامت پذیر۔ مکّہ معظّمہ اور المدینۃ المنوّرہ کو اپنے قدموں سے شرف بخشنے والے حضور نور" صلی اللہ علیہ وسلم" مکّہ مُعظّمہ (وطن مصطفیٰ) کو چمکا کر اور بُقعۂ نور بنا کر مدینہ منوّرہ (شہرِ مصطفیٰ) تشریف لے گئے اور دونوں شہروں کو مُنوّر و مُعظّم کر دیا۔ دونوں کی مفہوم کے لحاظ سے عظمت ظاہر ہے۔ مکّہ مُعظّمہ میں شانِ جلالی کا ظہور ہے اور یہاں کے رہنے والے اپنے اعمال سے شانِ جلالی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور مدینہ طیّبہ میں شانِ جمالی کا ظہور ہے۔ یہاں ہر لب درود شریف سے لبریز اور ہر قلب، محبّت وادب سے سرشار ہے۔ دونوں شہر باعظمت اور ذی شان۔ جو حضور" صلی اللہ علیہ وسلم" کے نُور سے مُنوّر اور روشن ہیں اور یہاں کے اہالیان کو صاحبِ خُلقِ عظیم" صلی اللہ علیہ وسلم" نے عظیم سے عظیم تر بنا دیا۔

☆ مکّہ مُعظّمہ میں بیتُ اللّٰہ ہے اور مدینہ طیّبہ میں رسولُ اللّٰہ" صلی اللہ علیہ وسلم"، وُہ حرمِ خلیل محترم ہے اور یہ حرمِ حبیبِ مُعظّم، کعبۃُ اللّٰہ شرّفہا اللّٰہ تعالیٰ وقدّس پر سب سے پہلی نظر پڑے تو ربّ کریم سے عشقِ مُصطفیٰ، مانگو اور مدینہ منوّرہ رسولُ اللّٰہ" صلی اللہ علیہ وسلم" کی بارگاہ سے "اَللّٰہ"، کو مانگو "عزّ وعلا فصلّی اللّٰہ علیہ وسلّم"، اور ربِّ کریم سے دُعا مانگو کہ وُہ ہمیں اپنا بندہ بنائے۔ یہ شریعت اور طریقت کے اعلیٰ مراتب سے ہے۔ علّامہ مولوی مُفتی قاضی امام خطیب بننا آسان ہے لیکن بندہ بننا بہت مُشکل ہے"۔ بندہ وُہ ہے جو ہر حال میں مالِک کے حُکم میں بند رہے۔"

☆ واسطی نے حضرت عیّاض علیہ الرحمۃ سے روائیت کی کہ اَلْبَلَدُ سے مُراد مدینہ منوّرہ ہے فقہ مالکیّہ اعاظم واکابر عُلماءِ کرام نے متّفقہً اِسی معنیٰ کو ترجیح دی کہ ہجرت سے قبل مکّہ مُعظّمہ افضل تھا اور بعد ہجرت مدینہ منوّرہ افضل ہے۔

فتویٰ:۔ فقیہہِ اُمّت مشہور مُحدّث عالم المدینۃ النّبویّہ سیّدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ولادت ۹۵ھ) نے فرمایا جو شخص افضلُ البلاد المدینۃُ المنوّرہ کو یثرب کہے وہ مُنافق ہے۔ اور اس کو دس دُرّے لگانے کا حُکم صادر فرماتے۔ اگرچہ وُہ شخص ظاہراً کتنا ہی قدر و منزلت والا کیوں نہ ہوتا۔

○ آپ" صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم" نے بوقتِ ہجرت کعبۃُ اللّٰہ کو مُخاطب کرکے فرمایا۔ مجھے تیرے جگر کے ٹکڑے

یہاں رہنے نہیں دیتے اور دُعا فرمائی اے اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی! تُو نے مجھے اُس شہر سے ہجرت کرنے کا حُکم دیا ہے جو مجھے محبُوب تھا۔ اب میرا اُس شہر میں قیام فرما جو تجھے سب سے زیادہ محبُوب ہو تو ہجرت کے لیئے ربُّ العِزّت نے اپنے حبیب اَجملُ علیہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ الاکمل کو تین جگہ کا اختیار دیا۔ قنسرین "مُلکِ شام"، ہجر بلادِ بحرین، یثرب[ع۱] بلادِ عرب، تو آپ ﷺ نے حجازِ مُقدّس کو ترجیح دی۔ مدینہ طیّبہ وُہ مُقدّس اور برگزیدہ شہر ہے۔ جو ربّ حبیب نے اپنے حبیبِ لبیب عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے لیئے پسند فرمایا تو نبی تہامی[ع] ﷺ نے اُسے ہمیشہ محبُوب و مرغوب رکھا۔ آفتابِ نبوُّت، قمرِ رسالت کے انوار کی شعاعیں "فتوحاتِ مدینہ"، یہیں سے کائناتِ عالم میں پُہنچیں، پھلیں اور پھُولیں۔ شہنشاہِ نبوُّت "ﷺ" کی تشریف آوری سے بہُت پہلے ہجرت گاہ کے لیئے ایک شہنشاہ نے آباد کیا۔ یہ صُوبہ حجاز کا قدیمی اور مشہُور شہر ہے۔ اِسی شہر کے لیئے دُعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا مَدِیْنَۃَ کَحُبِّنَا مَکَّۃَ اَوْ اَشَدَّ ط	اے اَللّٰہ! مدینہ مُنوّرہ کو ہمارے لیئے مکۂ معظّمہ کی طرح محبُوب شہر بنا دے۔ یا محبُوب ترین ہے

یہ رنگیں ہوائیں یہ مہکی فضائیں
مُعطّر مُعنبر ہے سارا مدینہ
وہاں پیارا کعبہ یہاں سبز گنُبد
وُہ مکّہ بھی میٹھا یہ پیارا مدینہ

☆ طبرانی نے مُعجم کبیر میں رافع بن خدیج رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روائیت کی۔

اَلْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ مِّنْ مَّکَّۃِ ط	مدینہ مُنوّرہ، مکۂ مُعظّمہ سے افضل ہے۔

قولِ فیصل:۔ مدینہ مُنوّرہ، مکّہ مُعظّمہ سے افضل ہے سوائے کعبۃُ اللّٰہ کے اور کعبۃُ اللّٰہ افضل ہے۔ مدینہ مُنوّرہ شہر سے سوائے روضہ اطہر کے اور روضہ اقدس افضل ہے کعبۃُ اللّٰہ سے اور

ع۱ مکّہ مُعظّمہ تہامہ کا ایک حصّہ ہے۔ "معنیٰ نشیبی جگہ" اور رَبوہ اور نجد اُونچی ٹیلہ والی جگہ کو کہا جاتا ہے۔ اور یثرب کا معنیٰ خراب آب وہوا۔ اِس سرزمین نے آپ "ﷺ" کے پائے ناز کے بوسوں سے اَلمدینۃُ النّبی کا لقب پایا اور لاعلاج امراض کے لیئے شفا کا مرکز اور بہاروں کا مسکن بن گئی۔ مُنافق ہی مدینہ مُنوّرہ کو یثرب کہے گا۔ نعت خوان حضرات اور عُلماءِ وقت کے لیئے لمحہ فکریہ ہے۔ تمام عالمِ دُنیا میں یہ فضیلت اِسی شہر کو ہے کہ یہ شہر بھی آپ "ﷺ" پر ایمان لایا اور اِسی مدینۃُ السّکینہ میں آپ "ﷺ" نے آرام فرمایا ۱۲ منہ غُفِرلہٗ

روضۂ اطہر کی وُہ خاکِ[1] پاک جو جسمِ اطہر سے مَس ہوئی وُہ تمام کائنات، کعبہ مُشرفہ جنّت لوح و قلم حتیٰ کہ عرشِ عظیم سے بھی افضل ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ "

☆ علاّمہ السیّد نورُالدین سمہُودی مَدنی علیہ الرحمۃ نے " وَفَاءُ الوَفَا بِاَخْبَارِ دَارِ المُصْطفٰے " میں فرمایا۔

قَدِ انْعَقَدَ الْاِجْمَاعُ عَلٰی تَفْضِیْلِ مَا ضَمَّ الْاَعْضَاءُ الشَّرِیْفَۃَ حَتّٰی عَلَی الْکَعْبَۃِ الْمُنِیْفَۃِ ط

اِس مسئلہ پر اجماعِ اُمّت ہے کہ جس مٹّی سے اعضا مُبارک مَس ہیں وُہ جگہ کعبۃُ اللہ سے افضل ہے۔

جنّت بھی لینے آئے تو چھوڑوں نہ یہ گلی
مُنہ پھیر بیٹھیں ہم تیری دیوار کی طرف
جانِ جناں ہے دشتِ طیبہ تیری بہار
بُلبُل نہ جائے گی کبھی گلزار کی طرف

☆ مسجدِ نبوی شریف کی جانب شمال پیشانی پر یہ حدیث پاک لکھی ہوئی ہے۔

صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوۃٍ مَا سِوَاہُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

اِس میری مسجد میں نماز تمام مساجد سے افضل ہے سوائے کعبۃُ اللہ کے۔

حکمتِ جلیلہ:۔ مُحدّثین کرام، فقہاءِ عظام اور آئمۂ مجتہدین کا اِس مسئلہ میں اتفاق ہے کہ مسجدُ الحرام میں نماز کا ثواب، مسجدِ نبوی کے ثواب سے زیادہ ہے۔ یعنی کمیّت کے لحاظ سے حرم کعبۃ اللہ شریف کی نماز میں زیادتی ہے اور کیفیت، قبولیّت اور قُرب کے لحاظ سے مسجدِ نبوی شریف میں۔ یاد رہے اجر و ثواب کی زیادتی علیٰحدہ شئے ہے اور قبولیّت اور محبُوبیّت علیٰحدہ شئے ہے۔ یہاں وُہ قُرب مقصُود ہے جو وہاں مفقوُد ہے ؎

پس کدامے شہر ازجاہا خُوش تر است
گُفت آں شہرے کہ دروَے دلبر است
خاکِ طیبہ از ہر دو عالم خُوش تر است
اے خُوشا شہرے کہ آنجا دلبر است

☆ دُعائے مُبارکہ:۔ اے اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ تیرے خلیل علیہ السلام الجلیل نے دُعا مانگی کہ مکّہ معظمہ شہر کو حرم بنا دے اور اُس کے رہنے والوں کو پھلوں کا رزق عطا فرما۔ اے ربّ العٰلمین! میں تیرا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ دُعا مانگتا ہوں۔ تو میرے مدینہ منوّرہ کو حرم بنا دے اور اسکے پھلوں میں دو گنا برکت عطا فرما۔[3]

---

[1] تُربتِ اطہر کی یہ خاکِ پاک، کعبۃُ اللہ کی خاکِ پاک ہے جو محبُوب کی عظمت شان کے لئے یہاں لائی گئی تاکہ کعبۃُ اللہ کی حاضری کے ضمن میں محبُوب کی زیارت نہ ہو بلکہ علیحدہ نیّت سے دُور دراز کا سفر کرکے مُجسّم ادب بن کر آئیں۔

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

☆ ایک روائیت میں نبیِ محترم "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ" نے فرمایا -

مکہ معظمہ ابراہیم کا حرم ہے اور مدینہ منورہ میرا حرم ہے[۱] -	حَرَمُ اِبْرَاھِیْمَ مَکَّۃَ وَحَرَمِیْ الْمَدِیْنَۃُ ط

☆ مکہ معظمہ حرمِ ابراہیمی ہے اور المدینۃ المنورہ حریمِ محمدی ﷺ وہ حرم محترم خلیلی ہے اور یہ حریمِ محترم حبیبی ہے - ادب و حرمت میں دونوں حرم مساوی ہیں - نبیِ محترم "ﷺ" کے نور نے ان شہروں کے ذرّہ ذرّہ کو تجلّی گاہِ طور بنا دیا - "علی نبیّنا و علیہم الصلوٰۃ والسلام"

قرآنِ پاک : پ ۲۸ سورۃ الحشر آئیت کریمہ ۹

اور جنہوں نے پہلے سے اِس شہر اور ایمان میں گھر بنا لیا - دوست رکھتے ہیں جو اُن کی طرف ہجرت کر کے گئے	وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِھِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ ھَاجَرَ اِلَیْھِمْ

☆ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روائیت ہے اِس شہر مدینہ منورہ کو دارالایمان فرمایا گیا یہ شہرِ مقدس بھی حضور "ﷺ" پر ایمان لایا اور اُس کے سنگریزے اور پتھروں نے بھی کلمہ پڑھا اور درود و سلام عرض کیا اور پہاڑوں نے جھک کر تعظیم کی اور خوشی سے جھوم اُٹھے اور درختوں نے قدم بوسی کی اور سلام عرض کیا - اِس شہر کے گلی بازار ، در و دیوار ، پہاڑ اور ہر شئی کو آپ "ﷺ" سے لگاؤ ہے - صحابہ کرام نے اِس شہر کو اپنا وطن اور ایمان کو اپنا مستقر بنا لیا - اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے قیام پذیر ہو گئے -

☆ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں - ایک دفعہ میں مدینہ منورہ ، حاضر بارگاہِ رسالت تھا - مولائے کائنات کا ہاتھ رسولِ کائنات "ﷺ" پکڑ کر ایک باغ

بقیہ حاشیہ

اور غلامی کا ثبوت بہم پہنچا کر انعکاسِ تجلیّات ربّانی اور قرب کی کیفیات سے حلاوتِ ایمانی پائیں -

[۱] اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے جنّت الفردوس سے یہ قطعہ ریاض الجنۃ - محبوب کے لیئے دنیا میں بھیجا تو اُس کی روشنی سے جہان منوّر ہو گیا جہاں تک اُس کی روشنی اور نور پھیلا وہ حرمِ نبوی بنا - "بروائیت" ، محبوب کریم "ﷺ" ، ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ جلوہ افروز ہوئے تو نورِ نبی "ﷺ" ، سے سارا شہر منوّر ہو گیا اور ہر شے چمک اُٹھی تو صحابہ کرام نے جہان تک جمالِ آرا کے نور اور روشنی کا ادراک اور مشاہدہ کیا وہ حرمِ نبی کی حدود قرار پایا جیسا کہ حجرِ اسود کا نور مکہ معظمہ میں پھیلا وہ حدودِ حرمِ کعبہ بنی حقیقت یہ ہے کہ کائناتِ ارضی و سماوی میں حضور "ﷺ" کے نور کی روشنی ہے - کیوں نہ ہو کہ آپ "ﷺ" کے نور سے کائنات بنی اور اسی نور سے روشن ہے - ۱۲ منہ

میں لے گئے۔ (یہ باغ جنت البقیع کے جانب شمال واقع تھا جہاں اب شہر آباد ہے۔ مؤلف)

○ ایک کھجور کے درخت نے جھک کر قدم بوسی کی اور سلام عرض کیا اور پھر آواز آئی۔ ھٰذا محمد سید الانبیاء " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " ھٰذا علی سید الاولیاء " رضی اللہ تعالیٰ عنہ "، اور دوسری کھجور سے آواز آئی ھٰذا محمد رسول اللّٰہ " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " ھٰذا علی سیف اللّٰہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو حضور " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " نے ان کھجوروں کا نام صیحانی " آواز دینے والی " رکھ دیا۔ نیز بے گٹھلی کھجور بطور معجزہ ظہور پذیر ہوئی۔ " دیکھو صفحہ ۲۴۸ "

☆ حدیث پاک میں رسول اکرم " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " نے فرمایا۔

اَلْمَدِیْنَۃُ مُہَاجَرَتِیْ وَفِیْہَا مُضْجَعِیْ وَفِیْہَا مَبْعَثِیْ ط	مدینہ منورہ میری ہجرت گاہ اور خواب گاہ ہے اور قیامت کے روز اٹھنا یہیں سے ہوگا۔

○ فتح مکہ معظمہ کے روز بعض صحابہ کبار کو مغموم پایا تو سبب پوچھا۔ انھوں نے عرض کیا۔ یارسول اللّٰہ صلی اللہ علیک وسلم یہ آپ کا آبائی وطن ہے۔ کہیں اب آپ یہیں نہ رہ جائیں۔ تاجدار مدینہ، راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ایسا ہرگز ہرگز نہیں ہوگا۔ میری حیات و ممات میرا حشر و نشر اور اٹھنا بیٹھنا، رہنا سہنا تمھارے ساتھ ہوگا اور جب المدینۃ المنورہ مراجعت فرمائی تو صحابہ نے تسکین پائی۔ اس طرح یہ شہر ہمایوں سرتاج انبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی تاقیام قیامت آرامگاہ اور قیام گاہ بن گیا۔

☆ اسماء مبارکہ مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ننانوے ۹۹ ہیں مطابق اسماء اللّٰہ الحسنیٰ اور اسماء النبی الکریم عزوجل فصلی اللہ علیہ وسلم جن میں مدینۃ الرسول، مدینۃ النبی، المدینۃ المنورۃ، مدینہ طیبہ، طابہ، دار الامان، بیت الرسول، حرم رسول اللّٰہ، شافیہ، الشفاء، العاصمہ دار السنۃ، دار الہجرت، قبۃ الاسلام، محفوظہ، سیدۃ البلدان مشہور ہیں۔

☆ اسماء کی کثرت فضیلت اور منقبت کی کثرت پر دلالت کرتی ہے۔ ☆

بشارت: شہنشاہ دین و دنیا سلیمان علیہ السلام اپنے عظیم الشان لشکر کے ساتھ جب جبل احد سے گزرتے تو سر جھکا کر دیر تک درود شریف پڑھتے اور ارشاد فرماتے۔

ھٰذِہٖ دَارُ الْھِجْرَۃِ نَبِیِّ اٰخِرِ الزَّمَانِ	یہ نبی آخر زمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کی ہجرت گاہ ہے

سنہ ۸۵۰ سال ق م

طُوْبٰی لِمَنْ اٰمَنَ بِہٖ ط | مُبارک ہے وُہ جو آپ پر ایمان لایا۔

☆ سیّدِنا موسیٰ و ہارون علیہما السلام نے جب جبلِ اُحد پر قدم رکھا تو سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے برادرِ بزرگوار! یہ شہرِ مقدّس قیام گاہ آخر زمان نبی مُحمّد مُصطفیٰ ﷺ ہے اور آپ جبلِ اُحد پر تشریف لایا کریں گے۔ یہ آپ کا محبوب پہاڑ ہے۔ تو حضرت ہارون علیہ السلام نے دُعا مانگی یا اللہ! میری قبر اس پہاڑ پر ہو کہ جب حضُور تشریف لائیں تو میری قبر کو قدمِ اقدس کی برکت سے مُشرّف فرمایا کریں۔ کماندارِ نبوّت کی دُعا کے تیر کا نشانہ عین قبولیت کے نشان پر جا لگا۔ مجیبُ الدّعوات نے اُن کی دُعا قبول فرمالی اور اُسی وقت وصال ہوگیا تو جبلِ اُحد پر آپ کی قبر شریف بنی اور جب لحد میں اُتارا گیا تو حضرت ہارون علیہ السلام نے ربّ کریم کی حمد کے کلمات کہے اور کلام کیا۔ اور اکیلے حضرت موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السلام درُود پاک پڑھتے واپس لوٹے۔

تاسیس شہرِ مدینہ طیّبہ :۔ یہ شہرِ مقدّس حضُور "ﷺ" کی ولادت پاک سے ہزار سال پہلے شہنشاہِ یمن تُبّع نامی حمیریٔ اوّل اَسعَدَہُ اللہُ تعالیٰ نے رتیلی زمین کے نخلستان میں آباد کیا اور رہائش رکھنے والے عُلماءِ کرام کی مکمّل کفالت کی ذمہ داری لی اور ایک خط لکھ کر اُن کو دیا کہ یہ خط مُہر شدہ نسلاً بعد نسلٍ مُنتقل ہوتا رہے تا آنکہ جب وُہ آفتابِ نبوّت طلُوع ہو۔ تو یہ خط آپ کو پہنچا دیا جائے۔ جب حضُور "ﷺ" نے اَلمدینۃُ المنوّرہ ہجرت کی تو یہ حضرت ابوایوب[ع] انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس وراثۃً چلا آرہا تھا، فرمایا وُہ خط لاؤ جو تمہارے پاس امانت ہے۔ اُنھوں نے وُہ خط پیش کر دیا۔ خط کا مضمون دو شعروں میں تھا ؎

۶

ع۱ شہنشاہِ تُبّع رضی اللہ عنہ بانیِ شہرِ ہمایوں المدینۃُ المنوّرہ ہے۔ اُس نے حضُور "ﷺ" کے لیئے بھی ایک مکان مُبارک نشان بنایا تھا جس میں آپ نے قیام فرمایا اور جن عُلماءِ کرام کو المدینۃُ المنوّرہ میں ٹھہرایا تھا اُن سب عُلماء کے سردار شامول "جو تُبّع کا مصاحب تھا" کی اولاد سے حضرت اَبُو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے ابُویعلیٰ کے پاس یہ خط مُہر شدہ امانتاً چلا آرہا تھا دانائے غیُوب نبی "ﷺ" نے تبھی اِسی کو قیام گاہ کے لیئے منتخب فرمایا اور جلوہ فگن ہو کر شرفِ میزبانی سے نوازا۔ نَزَلَ رسُولُ اللہِ مَنْزِلَۃً لَا غَیْرَہٗ اور ابُویعلیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا ھَاتِ الْکِتٰبَ فَلَمَّا قَرَءَ قَالَ مَرْحَبًا لِاَخِ الصَّالِحِ تُبَّعٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ (۳ بار) تفسیر خازن، تُبّع ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی اولاد سے تھا اور انصارِ مدینہ منوّرہ تُبّع کی اولاد سے تھے۔

☆ "بروایت" کعبۃُ اللہ الشریف پر آپ ہی نے سب سے پہلے غلاف چڑھایا۔ جو کعبۃُ اللہ کا لباسِ احرام بنا۔ ایک روایت "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

شَهِدْتُ عَلٰی اَحْمَدَ اَنَّـهٗ   رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ بَارِئُ النَّسَم
فَلَوْ مُدَّ عُمْرِیْ اِلٰی عُمْرِهٖ   لَكُنْتُ وَزِیْرًا لَّهٗ وَابْنُ عَم

○ ترجمہ :- میں نے گواہی دی کہ سیدنا احمد صلی اللہ علیہ وسلم خالق الخلق کے رسول ہیں۔ اگر میری عمر نے آپ کے ظہور تک وفا کی تو میں آپ کا وزیر "غلام" اور چچیرا بھائی ہوں گا۔ فقط۔

☆ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے خط پڑھ کر تُبَّع "تَغَمَّدَ اللّٰهُ بِرِدَاءِ غُفْرَانِهٖ" کو دعا دی اور فرمایا کہ وہ اپنے وقت کے اولیاء میں سے سب سے بلند مرتبہ تھا۔

☆ جب صحابہ کرام ہجرت کر کے المدینۃ الشفاء آئے تو اچانک بیماریوں نے آن گھیرا۔ رنگ زرد اور پیٹ پھول گئے۔ بارگاہِ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" میں التجا کی تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا پہاڑی پر کھڑے ہو کر اعلان کر دو کہ اے شہر مقدس کی بیماریو! بلاؤ! وباؤ! ہمارے شہر سے نکل جاؤ۔ تمھیں رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے حکم دیا ہے۔ تو دیکھا گیا کہ بھیانک شکل میں بلائیں نکل گئیں اور شہر پاک ہو گیا۔ "عَلٰی سَاكِنِهَا الصَّلٰوتُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ وَالتَّحِيَّاتُ"۔

☆ المدینۃ المنورہ درود شریف کا شہر ہے۔ زائر ہر لحظہ اس خطۂ مبارک کے ہر آثار کو محبت کی آنکھ سے چومتا اور اس شہر ہمایوں کی بھینی بھینی خوشبودار فضاؤں میں ہر لحہ زبان دُرفشاں سے درود شریف پڑھتا ہے اور اکنافِ عالم سے درود خوان کے درود شریف مدینہ شریف پہنچتے ہیں۔ روحی لہ الفداء صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خاک پاک سے درود شریف کی ایک عجیب خاص قسم کی دل لبھانے والی خوشبو مہکتی ہے۔ جو زائر کے جسم و جان میں بس جاتی ہے۔

☆ المدینۃ المنورہ اللہ تعالیٰ کے محبوب کا شہر ہے۔ محبوب کی ہر شئے محبوب ہوتی ہے۔ محبوب کا ذکر محبوب۔ تا آنکہ محبوب کا نام نامی اسم گرامی محبوب یہ شہر درود شریف کے الفاظ کا خزینہ اور درود شریف کے انوار کا گنجینہ ہے۔ یہ شہر محبوب کائنات کے محیط کا مرکزی نکتۂ ایمان ہے۔ اور محبوب پھلوں کے متعلق فرمایا فَكَانَ اَحَبُّ التَّمْرِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ الْعَجْوَةُ سب سے پسندیدہ اور محبوب کھجور عجوہ تھی یہ کھجور عجوہ جنت کا پھل ہے۔ مومن کو یہ کھجور محبوب اور پسند کیوں نہ

بقیہ حاشیہ

میں لسندِ صحیح بیان ہُوا سب سے پہلے کعبۃ اللہ کا غلاف سیدنا عدنان علیہ الرحمۃ والرضوان نے چڑھایا تھا جو حضور سرورِ کون و مکان صلی اللہ علیہ وسلم کے جدِ اعلیٰ ہیں۔ یہاں تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ صحیح روایات سے ثابت ہے۔ دورانی زمانہ ۱۱۵۸ سال ہے

ہو کہ یہ محبوب " صلی اللہ علیہ وسلم " کی محبوب کھجور اُمُّ التمر ہے ۔ جس کا پودا سرکار " صلی اللہ علیہ وسلم " نے اپنے دستِ رحمت سے لگایا ۔ عجوہ کھجور سات روز ناشتہ میں نہار منہ دُرودِ شریف پڑھ کر کھانا ۔ زہر کا تریاق اور جادُو کے اثرات کے لئے اکسیرِ اعظم ہے ۔ اَولیاءِ کرام کا یہ فرمُودہ اور آزمُودہ ہے ۔

☆ صیحانی کھجور نے تو بارگاہِ مُصطفوی " صلی اللہ علیہ وسلم " میں سلام عرض کیا ۔ بَرنی کھجور کے مُتعلق فرمایا یہ افضل و بہتر اور دافعُ الامراض ہے ۔ شَکبی کھجور ، بِلا گُٹھلی کھجور ، کلمہ طیّبہ والی کھجور غرضیکہ ہر ایک کھجور اپنی اپنی خصُوصیات اور تاثیرات میں مُمتاز ہے اور مومن کے لئے تبرُّک ، مدینہ طیّبہ کا ایک ایک مقام خیر و برکت کا ہے ۔ مقاماتِ مُقدّسہ ، مکاناتِ مُتبرکہ اور جہاں جہاں محبوب " صلی اللہ علیہ وسلم " کے قدمِ مُبارک لگے اور آپ کی نگاہیں دَر و دیوار پر پڑیں جس سے یہ بلدۂ طیّبہ محلِ قبولیّت اور مقامِ محبُوبیّت بن گیا ۔ ان کھجوروں اور پھلوں میں قدمِ مُبارک کے اثرات و برکات سرائت کئے ہُوئے ہیں ۔ مدینہ مُنوّرہ کا پودینہ بے حد خوشبُودار اور سب سے اعلیٰ تحفہ ہے جو چائے اور قہوہ کو مزید ، مزیدار اور خوشبُودار بناتا ہے اور ایک عُمدہ تر اور نفیس تریں تبرُّک گلاب کے پھُول ہیں ۔ جو محبُوب " صلی اللہ علیہ وسلم " کی خُوشبُو اپنے اندر بسائے ہُوئے ہیں ۔

غُبَارُ الْمَدِیْنَۃِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَنْ اَبِیْ سَلَمَہ " رضی اللہ تعالیٰ عنہ " ط

بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ غُبَارُ الْمَدِیْنَۃِ یُطْفِی الْجُذَامَ ط

سیّدہ فرماتی ہیں حدیث پہنچی مجھے یہ کہ فرمایا رسُول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے مدینہ مُنوّرہ کا غُبار جذام ۔ کوڑھ جیسے لاعلاج مرض کے لئے شفا اور تریاق ہے ۔

☆ گُلدستۂ محبّت :۔ دیارِ حبیب شفاخانہ ، ذکرِ حبیب[1] دُرُود شریف نسخۂ شفا ہے [2]

میرے آقا کا مدینہ بھی ہے کیا دار الشفاء
جس جگہ مسیحا بھی آتے ہیں دوا کے واسطے

---

[1] ذِکْرُ الْحَبِیْبِ لِلْمَرِیْضِ طَبِیْبٌ ط محبُوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر دائمی مریض جسمانی رُوحانی ذہنی قلبی کا معالج ہے ۔

[2] شرفِ سعادت :۔ اِس دفعہ حاضریِ بارگاہِ عالیہ میں بار بار خیال آیا کہ غُبارِ پاک میں شفا ہے اور شہرِ مُبارک المدینۃُ المُنوّرہ پر نظر اُٹھتی تو شہر ہمایوں میں نہ مکھی نہ مچھّر ، نہ کھٹمل نہ جُوں ، نہ کوّا نہ چیل ، نہ خوف نہ ہراس ، نہ وباء نہ بلاء ، امن ہی امن ، سکُون ہی سکُون شفا ہی شفا وہ اتنا صاف شفّاف اور مُصفّیٰ کہ غُبار کا نام تک نظر نہیں آتا تھا ۔ شانِ قُدرت " بابِ سیّدنا عُثمان " کے باہر ایک ۳ منزلہ عمارت قریبِ حرم شریف گرائی جارہی تھی ۔ فقیر بروز بیر

" بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر "

حدیثِ نبوی :۔ بروایت اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہا ؕ

اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم "کَانَ یَقُوْلُ لِلْمَرِیْضِ بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا وَیَشْفِیْ سَقِیْمَنَا ؕ

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مریض پر یہ کلمات پڑھ کر دَم فرماتے اور بیمار شفا پاتا ۔ بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا وَیَشْفِیْ سَقِیْمَنَا ؕ ؎

مریضوں کو نسخہ طبیبوں کو مژدہ ہے خاکِ شفا خاک کوئے مدینہ

☆ ایک مرتبہ رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کی عیادت کو تشریف لے گئے تو انھوں نے عرض کیا یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ میں بخار کی شدّت کی لپیٹ میں ہوں تو فرمایا ۔ مدینہ طیّبہ کی مٹّی لے کر پانی میں بھگو کر چہرے پر چھڑکو ۔ تو انھوں نے ایسا ہی کیا جیسا کہ رسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا تھا تو شافیِ مُطلق جلّ شانہٗ نے ببرکتِ خاکِ شفا ، شفا عطا فرما دی ۔ ؎

منم خاکِ درِ کوئے محمّد " صلی اللہ علیہ وسلم " اسیرِ حلقۂ موئے محمّد " صلی اللہ علیہ وسلم "
قتیلِ نوکِ شمشیرِ نگاہش " صلی اللہ علیہ وسلم " شہیدِ تیغِ ابروئے محمّد " صلی اللہ علیہ وسلم "

☆ خاکِ شفا :۔ المدینۃ المنوّرہ کے پورے شہر کی خاک ، خاکِ شفا ہے ۔ لیکن ایک مقامِ خاص خاکِ شفا ،، کے نام سے موسُوم ہے ۔ جو مسجد قبا شریف سے واپسی پر مسجد جمعۃ المبارک کے قریب کھجوروں کے باغ کے عقب وادیِ صُعَیب میں واقع ہے ۔ جہاں سے زائر خاکِ شفا لاتے ہیں ۔ پیشتر ازیں اہلِ مدینہ منوّرہ چھوٹی چھوٹی ٹکیاں بنا کر تبرّک دیا کرتے ۔ فقیر غفرلہ المولی القدیر ؕ کو اس مقام کی زیارت نصیب ہوئی ۔ حقیقت ہے کہ اپنی قدر و قیمت تو خاکِ پاک کی وابستگی

بقیہ حاشیہ

۲۰ رجب المرجب ۱۴۰۹ھ ہجری المقدسہ کو بعد از نمازِ عصر اُدھر سے گزرا ۔ منظر دیکھنے کے لیئے کھڑا ہو گیا ۔ جب عمارت ۲۷۔۲۔۱۹۸۹ گری غبار گھٹا باندھ کر ایسا چھٹا کہ کچھ نظر نہ آتا تھا ۔ یہ حقیر پُر تقصیر بھی آگے بڑھ کر اس غبارِ پاک کو اپنے جسم پر سجانے کے لیئے حاضر ہو گیا ۔ تا آنکہ سارے جسم کا غبارِ پاک سے غسل ہو گیا ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّیْ عَلٰی ذٰلِکَ ۔ کاشکہ مدینہ منوّرہ کی خاک پاک میں ہی پیوندِ خاک ہو جاتا ۔ اے کریم جلّ شانہٗ مجھے بھی اس غبارِ پاک کا صدقہ عذابِ نار سے مامون و محفوظ فرمانا بجاہِ اَفْضَلِ الْبِلَادِ عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مِنَ الْمَلِکِ الْغَفَّارِ ؕ ؎

مدینے جا کے ہم سمجھے تقدّس کس کو کہتے ہیں
ہوا پاکیزہ پاکیزہ فضا سنجیدہ سنجیدہ

☆ فقیر اس راہِ شوق میں ہمرنگ جامی ، شیخ جمالی کے حال گرد آلود ، آب دیدہ اور کیف وارفتگی ، شیفتگی کی تمنا رکھتا ہے ؎

مارا زِ خاک کویت پیراہن است بر تن آں ہم ز آبِ دیدہ صد چاک تا بہ دامن

سے ہے۔ اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ کی ہَوا اور فضا میں شفاء کے علاوہ حیاتِ حقیقی ہے۔ یہ مبنی بر حقیقت عقیدت ہے اور مومن کے لئے مزید کثیر التعداد فوائد مضمر کا مژدہ ہے۔

☆ دُعا:۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ وَمَوْتًا فِیْ بَلَدِ حَبِیْبِكَ صلی اللہ علیہ وسلم ط ۔

اِلٰهِیْ نَجِّنِیْ مِنْ كُلِّ ضِیْقٍ بِجَاهِ الْمُصْطَفٰى مَوْلَى الْمَوَالِیْ

وَهَبْ لِیْ فِی الْمَدِیْنَةِ قَرَارًا اِیْمَانًا وَّ دَفْنًا بِالْبَقِیْعِ

☆ حضور غوث الاولیاء، بغدادِ معلّٰی کے شہنشاہ علیہ الرحمۃ نے کیا عمدہ فرمایا۔ ۔

خلق گفتند کہ فردا روزِ عید است خوشی در قلبِ مومن پدید است

دراں روزے کہ با ایمان میرم مرا در مُلکِ خود آں روزِ عید است

اب مری لحد میں بھی ہے خوشبو مدینے کی
میں خاکِ شفا لایا تھا اک دِن مدینے سے

☆ **درگاہِ اولیاء کی خاک کا ادب :۔** ایک دِن صاحبقرآن امیر تیمور گورگاں علیہ کا جلوس بُخارا شریف کے بازار سے گزر رہا تھا۔ اتفاقاً خواجہ نقشبند کی خانقاہ عالیہ کے درویش چٹائیاں جھاڑ رہے تھے اور گرد و غُبار صاف کر رہے تھے۔ امیر تیمور بھی اپنی مسلمانی کی اچھی حالت کے پیشِ نظر ٹھہر گیا اور خانقاہ کی گرد کو اپنے لئے عنبر اور صندل سے بڑھ کر سمجھا تو ربِّ کریم نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ولیِ کامل کی درگاہ کی خاکِ پاک کی برکت سے خاتمہ ایمان پر عطا فرما دیا اور خواجۂ خواجگان شہنشاہِ نقشبند بُخاری کا پیرہن مبارک بطورِ کفن ملا اور سیّد امیر کلال دامت برکاتہم العالیہ کے مقبرہ میں بوجہ عقیدت دفن ہونے کی سعادت پا گیا۔

(حاشیہ: سمرقندی؛ ماوراء النہر)

☆ منقول ہے۔ خواجۂ خواجگاں نقشبنداں فرمایا کرتے :"امیر تیمور مُرد لیک ایمان برد" ۔

مری خاک یا ربّ عزوجل نہ برباد جائے پسِ مرگ کر دے غُبارِ مدینہ

۳

مولائے کائنات علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے کیا عمدہ ارشاد فرمایا ہے۔ سُبحان اللہ ط ۔

رَضِیْتُ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لِیْ اُفَوِّضُتُ اَمْرِیْ اِلٰى خَالِقِیْ

لَقَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ فِیْمَا مَضٰى كَذَا یُحْسِنُ اللّٰهُ فِیْمَا بَقٰى

علہ امیر تیمور خاندانِ مغلیہ کا جدِّ اعلیٰ جنھوں نے اُس کی برکت سے ہند پر تین سَو سال حکومت کی۔

الاولیاء تحت قدوم الانبیاء اولیاء، انبیاء کے قدموں کے نیچے کی خاک کے انوار اور ذرات ہیں۔ ان کا ادب اُن کا ادب ہے

ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ

حدیثِ پاک:- بروائیت سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ط

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ فِی الْغُبَارِ شِفَآءٌ لِّکُلِّ دَآءٍ ط | مجھے اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ غبار المدینۃ المنورہ میں ہر مرض کی شفا ہے

☆ شیخ محقق فرماتے ہیں میں نے کئی دفعہ تجربہ کیا اور شفاء سے مُشرّف ہُوا ایک مرتبہ پاؤں میں ورم آ گیا۔ اطبّاء نے لاعلاج قرار دے دیا تو شہرِ شفا کی خاکِ شفا سے شفا مل گئی۔ یہ شہر اسم بامُسمّٰی ہے۔ اکثر علماءِ عظام نے اِس خاکِ شفا سے شفا چاہی اور پائی۔

○ مدینہ منورہ کی خاکِ پاک دوا بھی ہے اور شفا بھی۔ علاج بھی ہے معالجہ بھی۔ المدینۃ المنورہ مانند کٹھالی ہے۔ مومن کے ہر قسم کے کھوٹ کو جلا کر اُسے مصفّٰی و مُجلّٰی کر دیتا ہے یہ خاکِ شفاء، شفاءِ بیماراں اور مرہم گناہگاراں ہے۔ یہ غبارِ پاک تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی دھوڑ ہے اس میں شفاء ہی شفاء ہے اس میں نور ہی نور ہے۔ اِس خاکِ* شفاء کو پانی میں گھول کر غسل کرنے سے بعونہٖ تعالیٰ یہ غسل غسلِ صحت ہو گا۔ اور غسل غسلِ شفا۔

★ مُنافق کی علامت سے ایک یہ ہے کہ وہ فضائلِ مدینہ منورہ اور خاکِ شفاء کا اِنکار کرتا ہے اور اُس کا دل مدینہ منورہ نہیں جمتا اور مدینہ منورہ بھی اُس کو کھوٹے سکے کی طرح باہر پھینک دیتا ہے۔ ربّ علیم و حکیم نے فرمایا۔ اے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" تم نے میرے کعبۃ معظمہ کو بتوں سے پاک کیا۔ میں تیرے شہر المدینۃ المنورہ کو منافقوں سے پاک کر دوں گا۔

☆ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی عادتِ کریمہ تھی کہ جب کبھی سفر سے واپسی مدینہ منورہ ہوتی۔ تو چہرۂ انور انبساطِ مسرّت اور فرحت سے جگمگا اُٹھتا۔ اپنی سواری کو کمال شوق سے تیز کرتے اور چادرِ انور اپنے دوشِ مبارک سے ہٹا کر فرماتے ھٰذِہٖ اَرْوَاحُ طَیِّبَۃٌ ط "یہ ہوائیں کتنی بھلی اور پاکیزہ ہیں"۔ اِس مبارک شہر کی معطّر فضائیں معنبر ہوائیں آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو مسرور کرتیں اور در و دیوار سے فرحت برستی جو اِس مبارک شہر کی گرد آپ کے چہرہ انور پر پڑتی تو وہ ہرگز صاف نہ کرتے اور اگر کسی صحابی کو گرد سے بچنے کے لئے منہ چھپاتے دیکھ لیتے تو آپ منع فرماتے۔ سُبحَانَ اللہ! وہ کیا مبارک چہرے تھے جو اِس مبارک گرد سے گرد آلود ہوئے۔

* شافی مطلق ہی ادویہ ادعیہ، آب و خاک میں شفا کی تاثیر پیدا فرماتا ہے۔

○ آج بھی مُحِبّین کو اِس شہر کے دَر و دیوار، گلی و بازار سے ، مُعطّر و مُعنبر رسُول ﷺ کی خوشبُوئے جانفزاء کی لپٹیں آتی ہیں۔ جس سے محبّوں کے دماغ خوشبُو سے مُعطّر ہو جاتے ہیں کاش کہ اس خوشبُوئے طِیّب کا ایک شمّہ مُشتاق مُسافر کے شامّۂ ذوق و وِجدان سے رُوح و جان میں بَس جائے ۔ اِس فضا کی ہوا میں حیاتِ داٸمی علٰ کی خوشبُو ہے۔ ابُو عبدُاللہ عطّار علیہ الرحمۃ نے کیا عُمدہ کہا ہے ۔

فَطَابَ بِطِیْبِ رَسُوْلِ اللهِ نَسِیْمُهَا
فَمَا الْمِسْكُ وَالْكَافُوْرُ وَالصَّنْدَلُ الرَّطْبُ

☆ حضرت شبلی علیہ الرحمۃ جو عُلماءِ صاحبِ وجدان سے ہیں فرماتے ہیں۔ دیارِ محبُوب کی آب و ہوا میں ایسی خوشبُو کا ہونا عجائب و غرائب سے ہے۔ جس سے قلوب فضائے انوارِ درُود شریف سے معمُور ہوتے ہیں۔ اور اِس خاکِ پاک میں خاص قسم کی خوشبُو ہے جو مُشک اور عنبر سے بُرتر ہے۔ جو عاشق کے آئینۂ قلب و نظر کے غُبار کو وُضو کرا کر مُطہّر و مُعطّر کر دیتی ہے۔ ۔

نہ کرتیں کیسے خوشبُو سے وُضو گلیاں مدینے کی نبی گُلدستہ تھے شہرِ نبی گُلدان جیسا تھا

☆ اس شہرِ مُقدّس و مُعطّر کی ہر شئی کو طہارت اور نظافت سے نوازا گیا ہے جو اَللّٰہُ جَمِیْلٌ وَّ یُحِبُّ الْجَمَالَ حدیث پاک کے جمالِ محبّت کا مظہر اور محبُوب ربُّ العُلیٰ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی جلوہ گاہِ ناز ہے۔ اَدْ وَاحُنَا لَكَ الْفِدَاءُ سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

علٰ ۱۔ اِس خاکِ پاک میں حیاتِ جاودانی مُضمر ہے۔ قُرآنِ پاک سُورۃ طٰہٰ آیتِ کریمہ ۹۶ مُوسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السّلام کو سامری نے کہا کہ میری نگاہ نے آپکی صُحبت سے وُہ کچھ دیکھا جو دوسرے نہ دیکھ پائے کہ جبرائیل علیہ السّلام کے گھوڑے کے قدم جہاں پڑے وہاں سبزہ اُگ آتا تو مَیں نے اُس سے ایک مُٹھی خاک بھر لی کہ اس میں آثارِ حیات نظر آئے ۔ تو مَیں نے سونے کا بچھڑا بنا کر اُس کے مُنہ میں چُٹکی بھر خاک ڈالی تو وُہ اِس کی تاثیر سے زندہ ہو کر کلام کرنے لگا۔

۲۔ وادیِ ایمن طُورِ سینا ایک ہی تجلّی ربّانی سے جل کر سُرمہ بن گیا۔ اُس کی ایک سلائی قارُون نے اپنی آنکھوں میں لگائی تو نگاہ سے حجاب اُٹھ گئے اور رُوئے زمین کے خزانے نظر آنے لگے تو المدینۃُ المُنوّرہ کے اِن ذرّاتِ خاک کی کیا شان ہو گی جس نے قدمِ رسُول ﷺ کو بوسے دے کر نقشِ قدم کو اپنے سینہ پر بطور مُہر ثبت کر لئے کہ جہاں ہر لحظہ ہر لمحہ نئی آن نئی شان سے تجلّیاتِ ربّانی کا وُرود ہے۔ جس کے سامنے کوہِ طُور شرمندہ ہے۔

۳۔ ایک یہودی نے نعلینِ مُقدّس کی خاکِ پاک کی ایک سلائی اپنی آنکھوں میں لگائی تو آنکھیں کُھل گئیں اور بصارت کے

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

○ اے جمالِ حقیقی! ہمارے دلوں میں محبوب کا مدینہ بسا دے تاکہ یہ تیری الطاف کے مَورد بنیں۔ اے فاعلِ حقیقی! ہمارے دلوں کو بھی محبتِ محبوب سے نواز تاکہ تیری نگاہ کے قابل ہوں اور ہجر کے لمحات اس سے بہلیں اور قلبِ مُضطر قرار پکڑیں اور تیرے محبوب کی یاد کریں اور درُود شریف سے دل تسلّی پائیں۔ کسی عاشقِ صادق نے کیا خوب کہا ہے ؎

سَنَةُ الْوَصْلِ سِنَةٌ وَّسِنَةُ الْهَجْرِ سَنَةٌ

لِاَنِّیْ فِی الْوِصَالِ عُبَیْدُ نَفْسِیْ ‏ ‏ ‏ ‏ وَفِی الْهِجْرَانِ مَوْلٰی لِلْمَوَالِیْ ع

وَشُغْلِیْ بِالْحَبِیْبِ بِکُلِّ حَالٍ ‏ ‏ ‏ ‏ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ شُغْلِیْ بِحَالِیْ

ہجرے کہ بود مُرادِ محبُوب ‏ ‏ ‏ ‏ از وصل ہزار بار خوش تر

مرضیِ مولیٰ از ہمہ اَولیٰ

ع ترجمہ: وصل کا سال ... ہجر کا سال ...

بقیہ حاشیہ

ساتھ نورِ بصیرت پاکر مرتبہ صحابیّت پر پہنچا۔ جہاں اُن کے قدموں کی خاک کو اولیاءؒ آنکھوں کا سُرمہ بنا کر امر ہو گئے ؎

وُہ خاک جو لگی تھی کبھی پائے رسُول سے ‏ ‏ ‏ ‏ سُرمہ بناؤں، پاؤں جو اُس خاکِ پا کو میں

۴۔ قرآن مجید نے صحابہ کرام کے گھوڑوں کے قدموں کی خاک اور گرد کی عظمت کی قسمیں بیان فرمائیں۔" سورۃ اَلعٰدِیٰت آیتِ کریمہ ۱ تا ۴"

۵۔ مختصراً یہ کہ سرزمین مُقدّس اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ کی ہَوا اور فضا میں حیاتِ حقیقی کے اثرات ہیں۔ جہاں بیمار دل شفا اور مُردے حیاتِ دوام پاتے ہیں۔ حضرت مُوسیٰ کلیمُ اللہ معہ حضرت یُوشع بن نُون علیہما السّلام بحرِ فارس اور بحرِ رُوم کے سنگھم میں پہنچے اُن کے ناشتہ دان میں نمکین تلی ہوئی مچھلی تھی اس مقام سے "جہاں حضرت خضر علیہ السّلام دریا کے اندر سفید چادر اوڑھے آرام فرما تھے" گزرے تو اس خطۂ ارضی کی ہوا لگی جس میں حضرت خضر علیہ السّلام کے سانسوں کی مہک بسی ہُوئی تھی تو اُس ہوا سے وُہ بھُنی ہُوئی مچھلی زندہ ہو کر دریا میں چھلانگ لگا گئی۔ قدرتِ خداوندی کہ جہاں جہاں سے گزرتی وہاں وہاں پانی میں سُرنگ بنتی جاتی۔ یہ مقامِ منزل تھا۔ ہماری منزل مدینہ پاک ہے۔ قِسْ عَلٰی هٰذَا۔" یہ مقیس کا مقیس علیہ پر قیاس مع الفارق نہیں؟

☆ اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَ اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی ہوا فضا میں آج تک سیّدُ الانبیاء علیہ التّحیۃ والثّناء کے سانسوں کی مہک اور خوشبُو رچی بسی ہے اُس ہوا کی شان اور تاثیرِ حیات کا کیا عالم ہوگا۔ صاحبِ وجداں اور اہلِ دانش و بینش شاہد ہیں کہ اس ارضِ مقدّس کی خاکِ پاک سے اُمّت کی حیات وابستہ ہے اور یہیں سے حیاتِ ابدی پا گئے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْهِ ط

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانشِ فرنگ ‏ ‏ ‏ ‏ سُرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

سیّدُ الانبیاءؐ کے مدینہ پاک کی خاکِ پاک، سیّدُ الاولیاءؓ کے نجفِ اشرف "ابُوتراب کے قدموں کی تراب کحلُ البصر والبصیرت ہے۔

:- از خاکِ پائے اولیاء ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

روضۃُ السَّابِعۃ ۶ پ

روضۂ اَطہر سبز گُنبد" درود وسلام کا مرکز و منبع " زَادَ اللّٰہُ شَرْفًا وَّ تَعْظِیْمًا وَّ تَکْرِیْمًا ؁

السَّلَام اے سبز گنبد کے مکین السّلام اے رحمۃً لِّلعٰلمین

حجرۂ مُطہّرہ عائشہ صدّیقہ کے تین[۲] چاند شَرَّفَہَا اللّٰہُ تَعَالٰی وَقَدَّسَ ؁

☆ ذَکَرَہٗ عُروَۃُ بنُ زُبیرِ ، اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدّیقۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ وَرَسُولُہٗ عَنہما نے ایک خواب دیکھا آسمان سے تین[عـ۱] چاند میری گود میں اُترے ہیں۔ مَیں نے خواب اپنے والدِکرمؒ سیدنا ابُوبکر صدّیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عنہٗ سے بیان کیا۔ آپ نے تعبیر میں فرمایا اے بیٹی! دُنیا کے تین بہترین انسان تیرے حجرۂ مُطہّرہ میں دفن ہوں گے۔

○ حبیبِ طیّب و طاہر نبی " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " نے رحلت فرمائی " وِلادت کی طرح آپ کی رِحلت بھی پاک اور پاکیزہ تر ہے " تو غُسل " بغیر کپڑے اُتارے " اور تجہیز و تکفین کے بعد حجرۂ مُطہّرہ میں صحابہ کرام کی جماعت دست بستہ ، نبی معصوم " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " کی بارگاہِ رحمت میں تعظیمًا و ادبًا کھڑے ہوکر دُرود شریف ابراہیمی تین تین مرتبہ پڑھ کر واپس چلی آتی پھر دوسری پھر تیسری ، علیٰ ھٰذا القیاس تینتیس ہزار[۲۳۰۰۰] صحابہ نے بغیر امام[عـ۳] نمازِ جنازہ پڑھی دو روز شبانہ اسی طرح دُرود شریف پڑھا جاتا رہا اور پھر یہ حجرۂ مُطہّرہ تا قیامِ قیامت آپ " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " کی تدفین سے آرام گاہ بن کر رشکِ اِرم ہوگیا ؎ " مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّۃِ فِیْ اَیَّامِ السَّنَۃِ "

بُرقعہ زعارض برفگن تا عالمے پیدا شود
بعضے زرُو ، خلقے زمُو ، جمعے زلب ، من از دہن

یک جلوہ شمع رُخت اُفتادہ در صحن چمن
یکجا صبا یکجا خزاں یکجا گُل یکجا سمن

عـ۱ سبز گنبد سُنہری کلس کی ایک جھلک پر اُمّت فدا ہے ۔ یہ محبوب ربّ العٰلمین کی جلوہ گاہ ہے ۔ روزِ ازل تا ابدُالآباد کائنات کے دُرود شریف کا خزانہ ہے ۔ غلام اپنے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیکَ وَسَلَّم کے حریمِ قدس میں بالمشافہہ صلوٰۃ وسلام عرض کرتے اور جوابِ سلام سے انوار کی دستارِ فضیلت اور دستاویز شفاعت چاہتے اور پاتے ہیں ۔ اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا مَضٰی اَلحَمدُ لِلّٰہِ فِیمَا بَقِیَ ؁

عـ۲ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عنہا آپ " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " کو مدینہ کا چاند کہا کرتیں۔

عـ۳ حضور امام القبلتین " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " ہی حیات و ممات میں جُملہ عالَم کے امام ہیں ۔ سب سے پہلے ملائکہ رُسُل نے معہ جُملہ ملائکہ نوری نے دُرود شریف پڑھا ۔ ایسی نماز جنازہ آپ " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " کی خصُوصیات سے ہے ۔ ۱۲ منہ غُفرلہٗ

☆ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بیٹی! هٰذَا وَاحِدٌ مِّنْ اَقْمَارِكِ ط تیرے خواب کے تین چاندوں میں سے یہ ایک چاند ہیں وَهُوَ خَيْرُهُمْ جو سب سے افضل ہیں، نیز فرمایا۔ نبی کا جہاں وصال ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے کہ

لَيْسَ فِي الْاَرْضِ بُقْعَةٌ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ بُقْعَةٍ قُبِضَ نَفْسُ نَبِيِّهٖ ط	وہ جگہ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا اس جگہ سے افضل کائنات میں کوئی اور جگہ نہیں۔

تو حضور سید الابرار علیہ الصلوٰۃ والسلام من الملک الغفار کو اسی حجرۂ مطہرہ میں دفن کیا گیا۔

☆ علامہ محمد علاؤ الدین علی بن محمد البغدادی المعروف بخازن علیہ الرحمۃ نے الدار المنتقی میں ارقام فرمایا۔

وَاَمَّا ضَمَّ الْاَعْضَاءَ الشَّرِيْفَةَ اَفْضَلُ الْبِقَاعِ عَلَى الْاِطْلَاقِ حَتّٰى مِنَ الْكَعْبَةِ الْمُعَظَّمَةِ وَالْكُرْسِيِّ وَعَرْشِ الرَّحْمٰنِ ط	جو زمین اعضاء شریفہ سے متصل ہے وہ مطلقاً تمام مقامات حتیٰ کہ کعبۃ اللہ کرسی، عرش الٰہی سے بھی افضل و برتر ہے "متفقۃ علیہ"

☆ امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری القرطبی علیہ الرحمۃ ربی نے اپنی تفسیر "الجامع الاحکام القرآن" میں تحریر کیا۔

○ جب خلیفۃ الرسول بلا فصل سیدنا ابوبکر الصدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ کا وصال ہوا تو (شہادت ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ) وصیت کے مطابق نماز جنازہ کے بعد جسدِ اقدس کو روضۂ اطہر کے سامنے رکھ دیا گیا تو حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ نے آگے بڑھ کر صلوٰۃ و سلام کے بعد عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ کے یارِ غار[علہ] اور رازدارِ نبوت حاضر ہیں۔ حکم ہو کہ کہاں دفن کریں؟ اتنا عرض کرنا تھا کہ حجرۂ مطہرہ کا کنڈا اور دروازہ خود بخود کھل گیا اور آواز آئی اَوْصِلُوا الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ ط دوست کو دوست کے پاس پہنچا دو تو صدیق مکرم کو صدقِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔ "تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ الباری"

☆ مولائے کائنات سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا

علہ ثَانِيَ اثْنَيْنِ روزِ ازل تا ابد عالمِ اجساد میں ثانی غار میں ثانی مزار میں ثانی اور عالمِ ارواح میں بھی ثانی تھے کہ عالمِ ارواح میں بھی روحِ ابوبکر کو روحِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معیت تھی۔ عالمِ اسباب میں یہ معیت بچپن جوانی اور بڑھاپا اور عالم برزخ میں بھی ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ عالمِ قیامت اور جنت میں بھی یہ معیت ہوگی۔ ان شاء اللہ العزیز ط

آں اَمَنَّ النَّاسِ بر مولائے ما   آں کلیمِ اوّلِ سینائے ما
ہمتِ او کشتِ امت را چوں ابر   ثانیِ اسلام غار و قبر و بدر

"علامہ اقبال"

وَعَنْ سَائِرِ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا سَیِّدَنَا اَبَا بَکْرٍ مَّا اَوْفَاکَ وَمَا اَسْعَدَکَ کہتے ہوئے آپ کے جسدِ اقدس کو لحد میں رکھنے لگا تو ایک عجیب منظر دیکھا کہ اچانک لحد کھل گئی۔ اور حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" بنفس نفیس تشریف فرما ہیں اور ارشاد فرما رہے ہیں اے علی مرتضےٰ! میرے انیس جلیس صدیق کا سر میری گود میں رکھ دو۔ یوں رفیقِ غار، رفیقِ قبر بھی بن گیا[1]

" یہ دوسرا چاند تھا جو اُمّت میں سب سے افضل ہے "۔ مؤلّف

☆ تیسری قبر کی جگہ اُمّ المؤمنین نے اپنے لئے رکھی ہوئی تھی جب سیدنا عمر فاروقِ اعظم[2] خلیفۂ خلیفۃُ الرّسولِ الاعظم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی عین حالت نماز میں شہادت (شہادت ۱ محرم الحرام ۲۳ھ) ہوئی تو اُن کی خدماتِ دینی و مِلّی کے پیشِ نظر ایثارًا، اُمّ المؤمنین نے آپ کو ترجیح دی۔ اِس طرح تیسری قبر آپ کی بنی اور یہ تیسرا چاند ہے جو اپنے مابعدُ الصّحابہ سے افضل ہے۔

—— " یہ ہیں حجرۂ عائشہ صدّیقہ کے تین چاند " ——

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّۃٍ ط

---

[1] اَلشّیخین الکریمین کی فضیلت تمام صحابہ کرام پر قطعی ہے۔ جو شخص سب کو برابر جانے اور ایک دوسرے پر فضیلت دینا فضول سمجھے وہ ابوالفضول اور احمق ہے جو اہلِ حق کے اجماع کو فضول جانتا ہے۔ علماءِ معتمدہ اہلِ سُنّت و جماعت نے اِس مسئلہ کو عقائد اور ضروریاتِ دین سے فرمایا ہے۔ خطبہ میں خلفاء راشدین، عمّین شریفین اور حسنین کریمین علیہم علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کا بالتّرتیب نام لینا اور اجمالاً ذکرِ صحابہ کرام، مستحب، محبوب اور مستحسن ہے اور عمدًا تارک، معتوب اور خبیث ہے۔ اور منکر فاسق، فاجر اور خارج از اُمّت ہے۔ ۱۲ منہ حفظہٗ ربّہٗ سبحانہٗ تعالیٰ ط

[2] سب سے پہلے قبر انور پر قبّہ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنوایا تھا۔ سب سے آخر سلطانِ وقت محمود غزنوی انار اللہ تعالیٰ برہانہٗ نے گنبد کی از سرِ نو تعمیر کرائی اور کلس کو سبز رنگ سے مزیّن کیا۔ بدیں وجہ اس کو سبز گنبد یا گنبدِ خضرآء (مبارک) کہتے ہیں قبل ازیں سفید رنگ تھا اور قبّۂ بیضآء کے نام سے مشہور تھا۔ امام ترمذی نے ابوداؤد مدنی علیہ الرحمۃ سے بروایت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ سیدنا عیسیٰ روحُ اللہ علیہ السّلام قربِ قیامت منارہ بیضآءِ دمشق ملکِ شام میں آسمانوں سے نزولِ اجلال فرمائیں گے اور شادی کریں گے اولاد ہوگی۔ چالیس سالہ تمام روئے زمین پر حکومتِ الٰہیہ قائم کریں گے اور بعد رحلت نبیِّ طٰہٰ و یٰسٓ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے پہلوئے اقدس میں گنبدِ خضرآء کے اندر دفن ہونگے یاد رہے آپ کی جائے ولادت بیت اللحم فلسطین ہے۔ ۱۲ منہ عُفی عنہٗ

نورکدۂ نبوی حجلۂ مقدسہ :- قدّس اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ وشرّفہا ؕ

بنتِ صدیق ، آرامِ جانِ نبی ۔۔۔ اُس حریمِ برأتؑ پہ لاکھوں سلام
یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ ۔۔۔ اُن کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام

جس میں رُوح القدس بے اجازت نہ جائیں
اس سرادق کی عصمت پہ لاکھوں سلام

یہ حجرہ کائناتِ ارضی وسماوی کا مخزن بن گیا اور کائناتِ عالم میں مؤمنین کے دِل اِدھر متوجہ ہو گئے ۔ محبت کا محور اور عشق کی دُنیا والوں کا مرکز اور مومن کے نورِ ایمان ، اولیاء کے نورِ عرفان کا منبع بن گیا ۔ شمس و قمر کو وجاہت کا نور یہیں سے مِلا ۔ آسمانِ برزخ میں چاند کے اِردگرد چمکتے دمکتے جنّتُ البقیع کے تارے ہیں ۔ بے چین رُوح کو راحت ، قلبِ تپاں کو سکون اور سینۂ پُرسوز کو سرور یہیں سے مِلا ۔ دُکھ دُور ، درد کافور ہو گئے ۔

○ رحمت ، رأفت ، مودّت ، شفاعت اور مغفرت اِسی در سے تقسیم ہوئی ۔ جنّت اور شفاعت کی سند یہیں سے پائی ۔ عاشقانِ الٰہی ، محبوبانِ بارگاہی کی زندگیاں اسی در سے وابستہ ہیں اور دریوزہ گروں کے لیئے بارگاہ حریمِ نازیہی ہے ۔ محبوب کے شہر مکّہ معظّمہ میں اَللہ نے اپنا گھر بنا لیا اور اَللہ کے گھر میں محبوب نے اپنا روضہ بنا لیا ۔ یہ نورکدۂ نبوی ، حجرۂ عروسی درود شریف کا حجرہ ہے ۔ علیہِ اَلفَ صلوٰۃٍ وّاَلفَ اَلفِ سلامٍ وعلیھم ط

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو ۔۔۔ شَیْئًا لِلّٰہِ از جمالِ روئے تو
دست بکشا جانبِ زنبیلِ ما ۔۔۔ آفریں بردستِ تو بر بازوئے تو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَفِیْعِ الْاَنَامِ وَقَمَرِ التَّمَامِ مِفْتَاحِ دَارِ السَّلَامِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

ولادت ۴ سنۂ قبل الہجرت ۔۔۔ وصال ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ ہجری

ؑ حبیبہ حبیبِ اِلٰہ ، طاہرہ مطہرہ عند اللہ ، طیبہ زوجہ طیب ، صدیقۃ الکبریٰ بنت صدیق اکبر ، سیدۃ الکونین مخدومۃ الدارین ، افضل النساء العلمین ، اُم المؤمنین سیدہ طیبہ عائشہ صدیقہ ملقب بہ حُمیرا " جن کی عزت ، عظمت ، عصمت اور عفت کے لیئے سورۃ النور کا نزول ہوا ۔ اور بحکم الٰہی جن کی نوری تصویر سید الملائکہ نے حضور میں پیش کی ۔ کہ یہ آپ کی دُنیا و جنّت کی زوجہ ہے ۔ جن کا انتخاب خود ربِّ قدّوس نے فرمایا ۔ " صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیھم ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حاضری بارگاہِ محبوب

صلّی اللہ تعالیٰ علیک وسلّم

خوشا چشمے کہ دید آں مصطفیٰ را "صلی اللہ علیہ وسلم" خوشا دل کہ دارد خیالِ محمدؐ "صلی اللہ علیہ وسلم"
نجم بود عکسے از جمالِ محمدؐ "صلی اللہ علیہ وسلم" کہ خلد بریں زینت از بلالِ محمدؐ "صلی اللہ علیہ وسلم"

احادیثِ نبوی:۔ بروائیت حاطب ابن ابی بلتعہ بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

☆۱ مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ ط وَاَنَا حَیٌّ ط "اوکما قال"

جس نے حج کیا اور پھر میرے روضۂ اطہر کی زیارت کی گویا اُس نے میری زندگی میں زیارت کی اور میں زندہ ہوں۔ "سُنَنُ الھُدیٰ فی متابعۃِ المصطفیٰ"

○ یہ حدیثِ پاک حیاتُ النبیؐ پر واضح ایک دلیل ہے۔ وصال مُبارک کے بعد گنبدِ خضراء[علہ] کی زیارت حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی صحبتِ حیات کا درجہ رکھتی ہے اور سبز گنبد کی زیارت اور مواجہہ شریف کی حاضری ہی مرقدِ منورہ کی زیارت ہے حج کو مُقدّم فرمایا پھر حاضری بارگاہِ نبوت کا مُژدہ سُنایا کہ روزِ قیامت میرے زائر میرے ذمہ ہونگے۔

○ بزرگانِ دین نے حج کو قائم مقام وضو اور حاضری کو قائم مقام نماز فرمایا ہے۔

قبرِ انور:۔ مقامِ مصطفیٰ کا ایک نظّارہ اور تجلی مصطفیٰ کی جلوہ گاہ ہے۔ جمالِ مصطفیٰ حجاب میں ہے

علہ سب سے افضل رنگ دو ہیں۔ سفید، سبز۔ سبز رنگ ربّ کریم کو پسند اور سفید رنگ محبوب کریم کو پسند ہے جنّت کی زمین سبز۔ شہداء کی رُوحیں سبز قندیلوں میں رہتی ہیں اور روضۂ اطہر پر غلاف سبز جو طرب اور وصل کی علامت ہے کعبۃُ اللہ پر غلاف کالا ہے جو حزن اور ہجر کی نشانی ہے۔ محبوبؐ کا روضۂ اطہر سے وصل ہے۔ لہٰذا اُس کا رنگ سبز ہے اور کعبۃُ اللہ کو محبوب سے ہجر ہے تو اُس کا لباس حزن اور غم کی نشانی بن گیا۔ جس سے ہیبت اور جلال ٹپکتا ہے ؎

اَلسّلام اے سبز گنبد کے مکین اَلسّلام اے رحمۃٌ للعٰلمین

" ﷺ "، کس میں تاب جو کماحقہٗ زیارت کر سکے تو فرمایا مَنْ زَارَ قَبْرِیْ ط جزوِ حدیث

☆ قبرِ انور کو محض قبر سمجھ کر دیکھنا گناہِ عظیم ہے۔ علمائے مالکیہ زُرْتُ قَبْرَ النَّبِیِّ کی بجائے زُرْتُ النَّبِیَّ کہنا مستحسن اور ادب سے زیادہ قریب جانتے کہ حضور ﷺ تواصلِ حیات ہیں اور نگاہِ ایمانی میں قبر کا تعویز حجاب نہیں ہے۔ جیسے نمازی کے لئے کعبۃ اللہ کا کوٹھا اور پتھر تعلق باللہ میں حجاب نہیں۔ بلکہ کعبۃ اللہ پر تجلّیات کے انعکاس سے قلبِ مومن اَور زیادہ مستفیض، منوّر اور تعلق باللہ مستحکم ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تجلّیاتِ الٰہیہ کے خاص مشاہدہ اور قرب میں ہمیشہ محو و مشغول ہیں کہ تجلّیاتِ الٰہیہ کی نہ حد ہے اور نہ غائیت اور نہ ہی اس کا کوئی پیمانۂ غائیت ہے اور قبرِ انور ان تجلّیات کا مرکز اور عطاءِ الٰہی کا دروازہ ہے۔ جو ہر دو عالمِ امر، عالمِ خلق کے لئے قرار گاہ ہے۔

☆ امام غزالی قُدِّسَ سِرُّہُ العَالِی مَادَامَتِ الْاَیَّامُ وَاللَّیَالِی ط نے نظرِ تدقیق روایۃً و درایۃً علمی بسط سے بیان کیا۔ جس میں ذرّہ بھر اخفا نہ اٹھا رکھا اور عملاً بھی ثابت کیا اور حفّاظ احادیثِ مبارکہ اور آئمہ محدثین کرام کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ آپ اُصَلِّیْ وَاُسَلِّمُ عَلَیْہِ ط یقیناً، حیاتُ النّبی ہیں۔

لَا فَرْقَ بَیْنَ مَوْتِہٖ وَلَاحَیَاتِہٖ " ﷺ " فِیْ مُشَاھَدَتِہٖ لِاُمَّتِہٖ وَمَعْرِفَتِہٖ بِاَحْوَالِھِمْ وَعَزَائِمِھِمْ وَخَوَاطِرِھِمْ " کَمَا قَالَ الْقُسْطَلَانِیُّ فِی الْمَوَاھِبِ اللَّدُنِّیَّۃِ "	آپ کی حیاتِ مبارکہ اور مماتِ مبارکہ میں کوئی فرق نہیں اُمّت کے شاہدہ، اعمال و احوال کی معرفت قلبی ارادے اور عزائم کے مشاہدہ ہیں۔

فرمایا۔ عالمِ برزخ میں پائندہ اور اپنی اُمّت کے احوال سے باخبر اور اپنے اختیارات سے تصرّف فرمانے والے اَور آپ دُنیاوی اور حقیقی زندگی سے زندہ اور باقی ہیں۔ اُمّتِ مغفورہ کے افرادِ مومنین کی زندگیاں حضور کی زندگی سے زندہ و تابندہ ہیں۔ فَافْہَمْ "

☆ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ ط " دار قطنی "	جس نے میرے " مرقدِ منوّرہ " کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔

قبرِ انور کہیئے یا قصرِ معلّیٰ نور کا — چرخِ اطلس یا کوئی سادہ ساقبہ نور کا

○ غلاموں کو حاضری بارگاہِ رحمتِ عالمیاں " ﷺ " کے مژدۂ شفاعت سے گوہرِ مراد مل گیا " بشارتِ شفاعت کے ضمن میں خاتمہ بالایمان کی اشارت ہے کہ شفاعت کے لئے ایمان شرط ہے۔ مؤلف "

☆۳ فِی رِوَایَۃٍ "حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ" ط | اور حلال ہوگئی میری شفاعت اس پر

وَجَبَتْ اور حَلَّتْ مفہومًا دونوں ایک ہیں یعنی کہ روزِ قیامت میرے زائر میرے ذمۂ کرم ہوں گے مؤمنین کو اپنی بارگاہِ رحمت کی حاضری پر شفاعت کا مژدہ سنایا اور از روئے رحمت، شفیعِ اُمّت "صلی اللہ علیہ وسلم" نے شفاعت اپنے ذمۂ کرم لی۔ لفظ مَنْ عموم کے لیئے ہے۔ ہر مومن، گناہگار ہو یا نیکوکار، عالم ہو یا جاہل، کالا ہو یا گورا، عربی ہو یا عجمی سب کو شامل ہے بشرطیکہ گنبدِ خضراء "شَرَّفَہَا اللّٰہُ تَعَالٰی وَقَدَّسَ" کی زیارت ادب سے ہو۔

☆۴ مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط | جس نے ارادۃً خاص میری زیارت کا سفر اختیار کیا قیامت کے روز میرے جوار میں ہوگا۔

○ اجلّہ اولیاءِ کاملین نے حاضری بارگاہِ محبوبیت "صلی اللہ علیہ وسلم" کو حج کی حاضری کے تحت نہیں کیا بلکہ علیحدہ ارادہ کرتے اور بارگاہِ نبوّت میں حاضر ہوتے بایزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی حج بیت اللہ شریف کے بعد واپس بسطام چلے آئے۔ کسی نے پوچھا تو فرمایا حاضری دولتکدۂ محبوب کو حج کے تحت کیسے کردوں پھر بسطام سے مستقلاً علیحدہ ارادہ کرکے حاضر ہوئے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ پھر کیا کیا عطیات ملے ہوں گے۔ عوامُ النّاس کے لیئے لازم ہے حج بیتُ العتیق کے بعد روضۂ اطہر سیّدُ الانام "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت کریں۔ علماءِ شوافع کے نزدیک زیارت درجۂ واجب پر ہے اور مندرجہ بالا ہر دو گروہ کے لیئے وعدۂ شفاعت ہے۔

اِک طرف جلوہ گاہِ حرم ہے اِک طرف ہے حریمِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم
کھڑا ہوں کدھر پہلے جاؤں سوئے کعبہ ہے کوئے محمدؐ

☆۵ مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ ط | جس نے حج کیا اور پھر میری زیارت کو نہیں آیا اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

○ جفا میں اذیٰ ہے اور ایذاء بالاجماع حرام۔ حج کے بعد وجوبِ زیارت ثابت ہے۔

☆۶ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا وَّشَہِیْدًا ط | جس نے میری قبرِ انور واطہر کی زیارت کی میں اس کا شفیع اور شہید "گواہ" ہوں گا۔

چاہیئے تھا کہ حج سے قبل یا بعد میری زیارت کے لیئے آتا اور شفاعت اور شہادت پاتا جس سے میری شفاعت میں وسعت ہوتی یہ کتنی احسان فراموشی اور شقاوتِ قلبی ہے کہ

ے علماءِ احناف کے نزدیک زیارت سنّتِ جلیلہ عظیمہ قریب الواجب ہے۔

۴

جن کے قدموں کی برکت سے کعبہ کعبہ بنا اور ایک نماز کا درجہ لاکھ پایا اور مسجد نبوی شریف کی قدر بنی کہ پچاس ہزار تک کا ثواب پاگئی۔ ایسی ذاتِ کریمہ سے اتنا اعراض ، ذکر کرنے سے پرہیز ، حاضری درِپاک اور طلبِ شفاعت کی عرض سے لاپرواہی اور گریز "العیاذُ باللہ" کہ تو زیارت و حاضری رسولُ اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کو عمدًا نہ آیا اور نہ سلام کیا تو ازلی ابدی شقی ہونے میں کیا شک رہ گیا؟ اور تیراحج بھی عدمِ قبولیت کی علامت بن گیا۔ بعض علماء نے یہ مفہوم اخذ کیا۔ وہ شفقت بر اُمت اور صفتِ شفاعت کا منکر ہوا اور جو المدینۃ المنوّرہ میں جانے اور درِ رسول زادَ اللہُ شرفاً وتعظیماً کی حاضری اور زیارت سے بہزار حیلہ و مکر بیزار، تو اُس کا کیا ہوگا حال ؟ " فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ ط ان کی مذمّت، شناعت اور قباحت ، نقمت جتنی ممکن ہو کرے۔ مومن تو گنبد کے رنگین نظاروں ، مدینۃُ النبی کی نفیس بہاروں، سلاموں کی پیہم صداؤں اور درُودوں کی دلکش نداؤں میں گم ہوجاتا ہے۔

☆ علاّمہ امام ابُوالحسن السیّد سمہودی مدنی علیہ الرحمۃ (وصال ۹۱۱ ہجری) جو متاخرین آئمہ شوافع سے ہیں۔ وہ اولیاءِ اُمّت اور صُلحاءِ امت کے قبور کو بھی اِس حکم میں داخل کرتے ہیں اور ثبوت یہ پیش کرتے ہیں کہ سیّدۃُ النساءِ العٰلمین " رضی اللہ عنہا "، شُہداءِ اُحُد کے قبورِ طاہرہ پر تشریف لے جاتیں اور سیّدُالشہداء حمزہ عمُّ النبیّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کرتیں اور سلام عرض کرنے کے بعد قبرِ مُبارک کے تعویز کو اپنے ہاتھوں سے ٹھیک کرتیں اور تربتِ مبارک کی اصلاح کرتیں۔ اس سے زیارتِ قبور کا ثبوت ملتا ہے۔ اور یہ زیارتِ قبور تین قسم ہے ؎

۱۔ عبرت کے لیئے۔	دُنیادار، حکماء اور فُسّاق کے قبور
۲۔ موت اور آخرت کی یاد کے لئے۔	عوام مؤمنین کی قبور
۳۔ حصولِ فیض و برکات کے لئے۔	انبیاءِ عظام و اولیاءِ کرام کے مزارات و روضہ ہائے[۲] مُقدّسہ زَادَاللہُ شرفاً وتعظیماً وتکریماً ط

ع۱ الشیخ ابوالحسن البکری علیہ الرحمۃ کے نزدیک زیارت قبور اَحسن و اَولیٰ ہے۔ اور جمعۃُ المبارک کو افضل و اَوکد ہے۔

ع۲ روضۂ رسول " صلی اللہ علیہ وسلم " پر حاضر نہ ہونا بلکہ روکنا اور درُود شریف نہ پڑھنا گناہ کبیرہ ہے اور گناہِ کبیرہ کے تین درجے ہیں۔ ۱۔ عصیان۔ درُود شریف نہ پڑھنا یہ اُس کی ذات تک محدود ہے۔ ۲۔ عدوان خود بھی

" بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر "

☆۷ زُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّہَا تُذَکِّرُ الْمَوْتَ ط —	قبور کی زیارت کرو۔ موت یاد آتی ہے۔
☆۸ بلفظِ الْاٰخِرَۃَ ط	قبور کی زیارت کرو آخرت یاد آتی ہے۔

اِن احادیث مُبارکہ سے یہ حدیث کُنْتُ فَنَہَیْتُکُمْ مِّنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ منسوخ ہے۔ فی زمانِنا مستورات کو قبر سیّدالمرسلین "سیّدُالقبورؐ" کے علاوہ کسی بھی مزار پر جانا منع ہے۔" وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب وَرَسُوْلُہٗ ؎

بدریا در منافع بے شمار است | اگر خواہی سلامت بر کنار است

☆۹ لَاتَتَّخِذُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا ط | میری قبر کو عید نہ بنانا۔ "الشفا عن الطبرانی"

○ عید کی طرح وقتِ مُقرّرہ پر جو سال میں ایک دو دفعہ آتی ہے اور میلہ میں لہو ولعب شور و غُل کا سماں ہوتا ہے۔ فرمایا ایسا نہ کرنا۔ عید گاہ نہ بنانا جو سارا سال ویران رہتی ہے۔ بلکہ اِس میں ایک لطیف اشارہ ہے ہمارے حضور زیارت کے لیئے جلد از جلد اور بار بار آیا کرو ایسے آؤ جیسے غلام اپنے آقا و مولیٰ کے حضور خوشی خوشی، ادب و احترام اور ذوق و شوق سے آتا ہے۔ آؤ صَلوٰۃ و سَلام عرض کرو اور جوابِ سلام پاؤ۔ نیز دامن گوہرِ مُراد سے بھرتے جاؤ۔

☆۱۰ لَاتَحْمِلُہٗ حَاجَۃٌ اِلَّا زِیَارَتِیْ | میری زیارت کے سوا اور کوئی حاجت نہ ہو۔

○ تاجدارِ مدینہ سرورِ سینہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی قبرِ انور کی زیارت، نعمتِ عُظمیٰ اور سعادتِ کُبریٰ ہے۔ یہ امرِ مشروع درجہ واجب پر ہے۔ رسُولِ اکرم شفیعِ مُعظّم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے گنبدِ خضراء کے دیکھنے کی ترغیب اور روضۂ اطہر کی حاضری کی تشویق دلائی۔ اور قُرآنِ عظیم نے اُسے مغفرت کا تریاق بتایا۔ کہ اُمّتی حاضر ہو کر انعامات و التفات اور شہادت و شفاعت پائیں ؎

برائے دیدن روئے تو چشمے دیگرم باید | کہ ایں چشمے کہ من دارم جمالت رانمے شاید

۴

— بقیہ حاشیہ —

درود شریف نہ پڑھنا بلکہ پڑھنے والوں کو روکنا ۳۔ طُغیان زائرین کو روضۂ رسُول "صلی اللہ علیہ وسلم" کی حاضری سے اور درود شریف پڑھنے سے روکنا اور اُن سے مجادلہ، جھگڑا، بحث و مباحثہ سے فتنہ برپا کرنا اور مزید براں پمفلٹ اور رسائل تقسیم کرنا۔ اِس تیسرے درجہ میں ایسے بدنصیب، بدبخت، بدعادات کے لیئے ہدایت کے دروازے بند ہو جاتے ہیں کہ اَلْعَادَۃُ فِی الْبَدَنِ لَایُغَیِّرُہَا اِلَّا الْکَفَنُ ط عادتِ بدن کو بدلتا ہے کفن۔"

فاسق مُعلِق کے تین درجے ہیں ۱۔ تغابُن عصیان ۲۔ جحُود عدوان ۳۔ طغیان انہماک میں مندرج ہے۔ درود شریف سے اعراض اور اعتراض درجۂ طُغیان ہے جو کُفر کی دہلیز ہے جبکہ درجۂ تغابُن گمراہی کا گڑھا۔ "اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ الْعَزِیْزَ ط ۱۲ منہ سلّمہ ربّہ سُبحانہٗ

○ سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروقِ اعظم خلیفہ دوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح بیت المقدس پر بنفسِ نفیس مصالحت کے لیے ملکِ شام تشریف لے گئے اور مشہور علماء یہود ابوالشیخ کعب احبار رضی اللہ عنہ (جلیل القدر مشہور تابعی وصال ۳۲ھ) مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اُن کا اسلام لانا آپ کے لیئے بہت ہی فرحت اور خوشی کا سبب بنا اور واپسی پر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے دریافت کیا۔ اے کعب احبار! ھَلْ لَکَ اَنْ تَسِیْرَ مَعِیَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ وَتَزُوْرُوْا قَبْرَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ ط کیا تم ہمارے ساتھ مدینہ منورہ زیارت سرورِ انبیاء صَلَوٰۃُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ کے لیئے چلو گے۔ جواباً عرض کیا نَعَمْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَا اَفْضَلُ ذٰلِکَ ہاں امیر المؤمنین میں اِس کو پسند کرتا ہوں تو مُرادِ رسول اور مُریدِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مدینہ منورہ پہنچ کر جو سب سے پہلا کام کیا وہ یہ تھا کہ بارگاہِ محبوبِ ربّ العٰلمین جلّ وعلا صلی اللہ علیہ وآلہٖ پر حاضری دی اور سلام عرض کیا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ ط "وفاء الوفا فی اخبار دار المصطفیٰ"

☆ ضروری نوٹ :۔ مومن کو چاہیئے کہ زندگی بھر میں ایک مرتبہ مدینہ منورہ کا سفر اِس نیّت خالص سے کرے کہ سوائے زیارت، حاضری اور سلامی کے کوئی غرض نہ ہو۔ محض حاضری مقصود ہو تاکہ اِن احادیثِ مبارکہ پر بھی عمل ہو اور مغفرت کی بشارت اور شفاعت کی دولت میسّر آئے۔ خداوندِ قدوس یہ مبارک سفر نصیب فرمائے آمین بجاہِ نبیِّ امین صلی اللہ علیہ وسلم ط

☆۱۱ مَنْ جَاءَنِیْ زَائِرًا لَا تَھِمُّہٗ اِلَّا زِیَارَتِیْ کَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَہٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط "دار قطنی"	جو میری زیارت کو آئے اور اِس کے سوا کوئی ارادہ نہ ہو۔ قیامت کے روز مجھ پر حق ہے کہ اُس کی شفاعت کروں۔

○ آج بھی بارگاہِ رسالت کی حاضری وہی عظمت و شان رکھتی ہے اور شانِ جمالی اُسی طرح اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ جلوہ فگن ہے اور اپنے مہمانوں کو خوشخبریوں سے نوازتے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہٖ روز شمار خصوصی الطاف سے نوازے جائیں گے۔ "تِلْکَ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا"

مثنوی معنوی مولوی "قُدِّسَ سِرُّہُ الْقَوِی" ط :۔ اُمّ المؤمنین سیّدۃ صدّیقۃ الکبریٰ، رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک بار عرض کیا۔ یا حبیبَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم بہت تیز بارش ہے اور آپ جنّت البقیع سے تشریف لا رہے ہیں۔ تعجّب خیز بات یہ کہ آپ کا لباس مبارک پانی

ے اسمِ گرامی محمد، لقب جلال الدین، مولائے رُوم عرف، اولادِ پاک سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ط

سے بھیگا ہُوا نہیں اور کپڑے بالکل سُوکھے ہیں۔ فرمایا اے حُمیرا! رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تم نے کیا اُوڑھ رکھا ہے۔ عرض کیا یارسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ آپ کا تہبند۔ مولانا رُوم عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ کی زبانی ؎

گُفت بہرِ آن نمود اے پاک جیب　　چشمِ پاکت را خُدا بارانِ غیب

نیست ایں باراں ازیں ابرِ شُما　　ہست باراں دِیگر و دِیگر سما

فرمایا۔ اے عائشہ! اس تہبند کی برکت سے تیری آنکھوں سے پردے ہٹ گئے۔ یہ بارش نور کی ہے نہ کہ پانی کی۔ اِس نور کی بارش کا بادل اَور ہے اور اس کا آسمان اَور یہ رحمت کی بارش کسی کو نظر نہیں آتی جو تُو نے اِس تہبند کی برکت سے دیکھ لی۔ اَللّٰہ تَعَالٰی اور ملائکہ نوری کے درُود پاک کے نور کی بارش کا وُہی مُعائنہ کرسکتا ہے۔ جس نے حُبّ نبی کی چادر اُوڑھ رکھی ہو اور لباسِ تقویٰ و ادب میں ملبوس ہو۔ درُود خوان صحابی حضرت عمران بن حصین الخزاعی[۱] رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی ظاہری آنکھوں سے فرشتوں کو دیکھتے تھے اور اُن سے سلام و کلام فرمایا کرتے۔

① **حقیقتُ الامر**:- اَللّٰہ تَعَالٰی اور اُس کے فرشتے درُود شریف بھیجتے ہیں اپنے نبی "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" پر۔ اِس آیتِ کریمہ عظیمہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط (سورۃ الاحزاب ۵۶) سے مُومنین کو خبر دی کہ رحمت کے انوار کی بارش، ہر وقت روضۂ اطہر پر برستی رہتی ہے وُہ بارش صاحبِ نظر کو ہی نظر آتی ہے تو فرمایا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ اے ایمان والو! تُم بھی میرے محبوب "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کی حضُوری میں حاضر ہو کر درُود شریف بھیجا کرو درُود شریف کے انوار بارش کی طرح تُم پر بھی برسیں گے۔ رِدائے مَحبّت اوڑھنے والے اِس بارش کو دیکھتے اور اس میں نہاتے اور تیرتے ہیں۔ جب یہ انوار جسم و جان میں لبک جاتے ہیں تو پھر اُن کے جسم سے خوشبُو کے حُلّے آتے ہیں تو وُہ درُود شریف کی لگن میں مگن ہو جاتے ہیں اے اَللّٰہ عَزَّ اسْمُہٗ! تیرا قُرآن برحق، تیرا فرمان واجبُ الاذعان برحق ہے۔ اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا ط

بے مایہ سہی، شائد وُہ بُلا بھیجیں　　ہم نے بھی بھیجیں ہیں درُودوں کی سوغاتیں

کچھ ہار درُودوں کے ہیں زادِ سفر میرا　　لے جاؤں گا اشکوں کی سوغات مدینہ میں

[۱] جلیلُ القدر صحابی سے ملائکہ بسبب کثرتِ درُود شریف ہمکلام ہوتے، سلام اور مصافحہ کرتے۔ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ کَانَتْ تُصَافِحُ ط اور احوال عجائب وغرائب بالمُشافہہ مشاہدہ کرتے اور درُود شریف کے انوار کو اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھتے۔ یہ ملائکہ نوری درُود شریف کی نوری پھلجھڑی کے جھڑے ہوئے پھُول ہیں۔ ۱۲ منہ نَوَّرَ اللّٰہُ قَلْبَہٗ بِنُوْرِ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ ط

○ آثارِ نبوی "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" پر درود شریف پڑھنا محبوب مسنون اور مستحسن ہے۔
اَلْمَدِیْنَۃُ کُلُّھُمْ جَنَّۃٌ ط تاہم مسجد نبوی شریف کے خاص حصہ کو حضور سید الکائنات "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے ریاض الجنۃ کے لقب سے ملقب فرمایا جو کہ حقیقۃً جَنَّتُ الفِردوس کا باغیچہ ہے

حدیث مبارک :۔ بروائیت حضرت عبداللہ بن زید مازنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ ط

وَمَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ ط وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ ط وَمِنْبَرِیْ عَلٰی تُرْعَۃٍ مِّنْ تُرَعَۃِ الْجَنَّۃِ ط "صحیح البخاری و مسلم"

میرے حجرہ اور منبر کے درمیان جنّت کے باغوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے اور جنّت کے درجوں سے ایک درجہ پر ہے۔

اور فرمایا اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا ط جب تم ریاض الجنّۃ سے گزرو تو اُس کے پھل کھاؤ یعنی جو جنّتی باغوں کی خوشہ چینی پسند کرے اُسے چاہیئے کہ ریاض الجنّۃ میں ہر ایک اُسطوانہ کے پاس ذکرِ الٰہی، نوافل اور درود شریف بکثرت پڑھے ؎

اِس طرف روضہ کی جالی اُس طرف منبر کی بہار
بیچ میں جنّت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ

☆ امام احمد بن محمد ابن حجر مکی شافعی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ کے نزدیک یہ قطعہ ریاض الجنّت، حقیقۃً جنّت سے ہے نہ کہ حکماً بعینہٖ اُس کو جنّت میں منتقل کر دیا جائے گا۔ حجرِ اسود، کعبۃ اللہ، روضۂ اقدس کی مانند فنا اور معدوم نہ ہو گا۔

○ تعجّب ہے اُن پر جو جبلِ اُحد کو تو جنّتی پہاڑ مانتے ہیں لیکن روضۃ الجنّت کو حقیقی جنّت کے ماننے سے انکار کرتے ہیں ؟ یہ انکارِ منکر، کمال جہالت، حماقت اور سفاہت پر مبنی ہے ؎

یہ منبر یہ مسجد یہ روضہ یہ گنبد ہے فردوس نما یہ مینارِ مدینہ
یہاں کی زمین عرش سے بھی ہے اعلیٰ جہاں جلوہ گاہ تاجدارِ مدینہ

☆ ابن ابی حمزہ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ "اکابر علماءِ مالکیہ" نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ٹکڑا اپنے پیارے محبوب سید الانبیاء عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ مِنَ الْمَلِکِ الْجَوَادِ کو عطا فرمایا۔ جو شخص ریاض الجنّۃ سے آکر قسم اُٹھائے کہ میں نے جنّت کو دیکھا اور اندر داخل ہو کر سیر کی ہے وہ اپنی قسم

؎ جنّت کے تاثیرات سلب کر کے بھیجا گیا مانند حجرِ اسود۔

میں سچا ہے حانث نہیں ہوگا۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہُ الْاَعْلٰی بِالصَّوَابِ ط

○ اَللّٰہ تعالیٰ نے محبُوب ترین یہ خطۂ ارضی تَعْظِیْمًا لِنَبِیِّہٖ وَتَنْوِیْمًا لِشَانِہٖ محبُوب کو عطا فرمایا جس کی حاضری نے حجِ مبرُور، زیارتِ مقبول کا مرتبہ پایا۔ یَا حَبَّذَا سَعَادَۃُ مَنْ فَازَ ذٰلِکَ ط

☆ مدینۃُ الرَّسُوْل صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دورِ جدید کی مُستند تاریخ سے ایک اقتباس :۔
فرمایا۔ ایک روز ریاضُ الْجنّۃ کی حاضری کے بعد جنّتُ البقیع شریف حاضر ہُوا تو دِل میں خیال گزرا۔ سُبْحَانَ اللّٰہ! مدینۃُ الرّسُول میں دو جنّتیں ہیں۔ ایک ریاضُ الجنّۃ، دوسری جنّتُ البقیع اِسی خیال میں ایک ولیّہ کاملہ مجذُوبہ کے قریب سے گزر ہُوا تو مجھے بڑی فصیح زُبان سے بلایا۔ اَخِیْ تَعَالِ اِسْمَعْ کَلَامِیْ میرے بھائی اِدھر آؤ میری بات سُنو تو میں قریب گیا تو اُس نے اپنا دایاں ہاتھ میرے بائیں کندھا پر رکھا اور فرمایا وَاللّٰہِ الْعَظِیْمِ ط اَللّٰہُ حَیٌّ وَّ رَسُوْلُہٗ حَیٌّ ط اَللّٰہ کی قسم اَللّٰہ زندہ ہے اور اُس کے رسُولِ کریم "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" بھی زندہ۔ پھر فرمایا۔ وَاللّٰہِ الْعَظِیْمِ ط اَلْمَدِیْنَۃُ کُلُّھُمْ جَنَّۃُ الْفِرْدَوْسِ ط اَللّٰہ کی قسم! مدینہ مُنوّرہ سارے کا سارا جنّتُ الفِردوس ہے۔ یہ تھی آخری بات جس نے میری نظر کی اصلاح کی کہ مدینہ مُنوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں دو جنّتیں نہیں بلکہ سارے کا سارا مدینہ مُنوّرہ جنّت ہے ؎

اے واعظ جنّت سے نہ کر تعبیر مدینے کی
جنّت بھی ہے دُھندلی سی تصویر مدینے کی "اِنتھیٰ کلامہٗ"

☆ اماکنِ مُقدّسہ :۔ افضلُ المساجد مسجدِ نبوی شریف، ریاضُ الجنّۃ، مواجہہ شریف، چبوترہ صحابہ صُفّہ، مقامِ تہجّد، مقامِ مُؤذّنِ بلال۔ مینار مقامِ مَہبطِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَامُ۔ مقامِ قدمِ مبارک، محرابِ شریف، منبرِ مُنیف یہاں بکثرت نوافل اور درُود شریف پڑھے۔ "اعظمِ فضائل" سے حضُور سرورِ کائنات محبُوبِ کردگار احمدِ مُختار "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" معہ شیخین کریمین کا مسجد شریف کے بائیں کونہ میں حُجرۂ اُمُّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا میں اِستراحت فرما ہونا ہے اور مسجدِ نبوی شریف کے تمام تر فضائل حضُور "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کے وجُود باجُود کا صدقہ ہیں۔ جو تمام کائنات ارضی و سماوی کے درُود و سلام کا مخزن اور مرکزی مقام ہے۔

☆ ریاضُ الجنّۃ کے سفید ستون :۔ اُسطوانہ مُخلّقہ، اُسطوانہ عائشہ، اُسطوانہ ابُولبابہ "رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ ط"

اُسطوانہ السَّرِیر، اُسطوانہ محرّس، اُسطوانہ الوفوُد، اُسطوانہ جبریل، اُسطوانہ تہجد اور مواجہہ شریف تا مہبطِ جبرائیل "علیہ السّلام" مینار" یہ مقامات بھی ریاضُ الجنّۃ میں شامل ہیں۔ ؎

صَد غیرتِ فردوس مدینے کی سرزمین ہے
باعث ہے یہ کہ محبوب اِس میں مکین ہے "صلی اللہ علیہ وسلّم"

☆ یہ جنّت کی کیاری ہے۔ اللہ اور رسُول عزّ وجلّ و صلّی اللہ علیہ وسلّم کے محض کرم سے ہم محتاجوں کو یہاں جگہ دی اور نمازیں پڑھنی نصیب کیں تو بحمدِ اللہ تعالیٰ جنّت میں داخل ہُوئے اور وعدۂ الٰہی کے مطابق جنّت میں جاکر پھر کوئی نار میں نہیں جاتا تو روزِ قیامت اب ہم اِنشاءَ اللہ الرّحمٰن نار کا مُنہ نہیں دیکھیں گے۔

☆ اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ کی مساجد مُبارکہ:۔ افضل ترین مسجدِ نبوی شریف [ع۱]، مسجدِ سیّدنا ابُوبکر، مسجدِ عمرُ، مسجدِ ابُوذر غفاری، مسجدِ غمامہ، مسجدِ خلیلی، مسجدُ الرّایہ، مسجد مشربہ اُمّ ابراہیم، مسجدِ علی، مُصلّیٰ عیدین، مسجد بنی ظفر، مسجد اجابت، مسجد بنی حرام، مسجد رُبابہ، مسجد قُباء، مسجد قبلتین، مسجدِ الذّباب، مسجدِ فسخ، مسجد جنّتُ البقیع، مسجدُ الوادی، مسجدُ السُّقیاء، مسجدِ شمس، مسجدِ قُریظہ بر جبلِ سلع، مقامِ خندق میں خمسہ مساجد، مسجدِ جُمعہ، مسجدِ عُثمان غنی، مسجدیں جنّت کے باغیچے ہیں۔ جنّتی اِن میں آرام پاتے ہیں۔ "علیہ وآلہٖ واصحابہ الصلوٰۃ والسّلام" (سجدہ گاہیں)

☆ مدینہ منوّرہ کے کنوئیں:۔ بیر علی مُرتضیٰ رضی اللہ عنہ یہاں سے عمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے۔ بیرِ عُثمان غنی جن کے متعلّق رسُولُ اللہ "صلّی اللہ علیہ وسلّم" نے اپنی زباں دُرفشاں سے فرمایا۔ مَنْ حَفَرَ بِیْرَ رُوْمَۃَ فَلَہُ الْجَنَّۃُ ط یہ سعادتِ عظمیٰ [ع۲] سیّدنا عُثمان ذُوالنّورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حصّہ تھا۔ اِس جنّتی کنوئیں کے ساتھ ایک مسجد اور عالی شان باغ لیموں ہے۔ ٹیوب ویل چل رہا تھا۔ وُضو کیا تبرّکاً پانی پیا۔ "الحمدُ للہِ علیٰ ذٰلک" بیرِ غرس نزدِ مسجد قُبا شریف اِس کا پانی آپ "صلّی اللہ علیہ وسلّم" نے نوش کر کے فرمایا۔ یہ جنّت کا کنواں ہے۔ بیرِ السُّقیاء، بیرِ عریس،

ع۱ مومن مسجد میں ایسی راحت پاتا ہے جیسے مچھلی پانی میں۔ اَلْمُؤْمِنُ فِی الْمَسْجِدِ کَسَمَکٍ فِی الْمَآءِ ط ہر مسجد حقیقت میں کعبہ مُعظّمہ کا ظہُور ہے۔ بصورتِ کعبۂ مُعظّمہ پر حقیقتِ کعبہ کا وُرود اور بیتُ المعمُور کا عین، عالمِ امر کے مخفیات کا عالمِ خلق پر نزول ہے کعبۂ ربّانی کی طرف دِل جھکتے اور سر بسجود ہوتے ہیں۔ حقیقتِ کعبہ حقیقتِ نماز حقیقتِ قرآن حقیقۃُ الحقائق کے انوار ہیں

ع۲ بیرِ عُثمان غنی رضی اللہ عنہ و بجاہٖ علینا کو آج بھی مُتعصّب مُتصلّب لوگ بیرِ رُومہ کہتے ہیں یہ وادیِ عقیق میں ہے۔

غرس ، بیرِ عہن ، بیرِ اِرہاب ، زمزمی ، بیرِ بُصّہ ، بیرِ بضاعہ ، بیرِ حآء ، بیرِ جاسوم ، بیرِ ارِیس ، ۳۵ کلومیٹر دور ٹرک چوکی کے پاس ایک چشمہ ناخہ ہے ۔ جس کا پانی ناریل کے ذائقہ کی طرح ہے ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ! پیا اور شکر کیا ۔ سر کو دھویا اور وضو کیا ۔ تو درُود شریف زبان پر جاری ہوگیا۔

○ اِن جُملہ آثار ، آبار ، مساجد ، وادیوں ، چشموں اور پہاڑوں میں اربابِ بصیرت جن کے دیدہ و دِل انوار سے منوّر ہیں اُن پر اثر جمالِ محمّدی اور ظہورِ جمالِ احمدی علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام سے نُورانیت ظاہرًا نظر آتی ہے جس کی انتہا نہیں ۔ کیونکہ اِن سب مقامات پر کوئی ایسا ذرّہ نہیں جس پر نظرِ مبارک نہ پڑی ہو اور وہ جمالِ بہجتِ مآل حُسنِ سیّدِ کمال " صلی اللہ علیہ وسلم " کے دیدار سے شرفیاب نہ ہُوا ہو ۔ اِن انوار سے یہ قابلِ زیارت بن گئے ۔ ؎

بہر زمین کہ نسیمے ز زلفِ او زدہ است ہنوز از دمِ آں بُوئے عشق مے آید

☆ ۹ جَبَلِ اُحد : یہ مدینہ طیبہ جانبِ شمال سے سبز گنبد کا نظارہ کرتا ہے ۔ جس سے مسرّت کے آثار ظاہر ہیں اور مومن اُس کو دیکھ کر قلبی فرحت اور چہرہ کی تازگی پاتا ہے ۔

بروائیت سیّدنا اَنس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبیِّ کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " نے فرمایا ۔ " صحیح البخاری و مسلم "

هٰذَا جَبَلٌ اُحُدٌ یُحِبُّنَا وَ نُحِبُّهٗ وَعَلٰی بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ ط	یہ اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اِس سے محبّت کرتے ہیں اور یہ جنّت کے دروازے پر ہو گا ۔

○ اس کے فضائل معجزات کے باب میں لکھ دیئے گئے ہیں ۔ حقیقت ہے کہ اِس کا نام لیتے ہی قلب محبّت سے لبریز ہو جاتا ہے کیونکہ یہ محبوبِ ربُّ العُلا عَزَّ وَجَلَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا محبوب پہاڑ ہے ۔ اِس جبل رفیعُ المحل سے محبّت کی خوشبو مہکتی ہے ۔ ؎

سرِ حُبِّ ازلی در ہمہ اشیاء جاری است ورنہ بہر گُل نکند مسکین بُلبل فریاد [۲]

---

[۱] سیّدُ الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب جنازہ تیار کر کے جنّتُ البقیع لے جایا جانے لگا تو اچانک رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنازہ رکھ دو ۔ یہیں دفن کر دو کہ جنازہ کے ساتھ جبلِ اُحد چل پڑا ہے اور فرمایا اگر یہاں دفن نہ کرتے تو سارا شہر مدینہ جبلِ اُحد سے بھر جاتا ۔ سیّدنا امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اپنی گود میں سُلا کر پُرسکون ہوگیا ۔ جبلِ اُحد کے سینہ میں سیّدنا ہارُون عَلَیْہِ السَّلَام ہیں ۔ سُبْحَانَ اللہ محبّت کے انعامات بھی کمال ہوتے ہیں ۔

[۲] حُبِّ ازلی ہر شئی میں جاری ہے ورنہ مسکین بُلبل پھول کے لیئے فریاد کُناں نہ ہوتی ۔

☆۱ جَنّتی پہاڑ :- جبَلِ اُحد ، وَرقان ، طُور ، رِضویٰ ،
☆۲ جَنّتی کُنوئیں :- بیرِ عُثمان ، اریس ، غرس ، بیرِ زمزم
☆۳ جَنّتی نہریں :- نِیل ، فُرات ، سَیحُون اور جیحُون ،
☆۴ جَنّتی قبرستان :- جنّتُ المعلیٰ ، جنّتُ البقیع ، جنّتُ القباء
☆۵ جَنّتی غزوات :- غزوۂ بدر ، اُحد ، خندق اور حُنین

"الطبرانی عن عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

○ خِضر علیہ السّلام کے نام کی وجہ تسمیہ : خضر کا معنیٰ سبزہ۔ آپ جہاں کہیں اپنا قدم مُبارک رکھتے وہاں سبزہ اُگ آتا اور حضرت خضر علیہ السّلام کے نبی ، ہمارے پیارے رسُول اور اللہ سُبحانہٗ کے محبوب پاک صاحبِ لولاک علیہ افضلُ التحیۃ والثناء کے قدم مُبارک جہاں جہاں لگ گئے وُہ جگہ جنّت بن گئی۔ جبَلِ اُحد ایک جنّتی پہاڑ ہے۔ اِس کے دامن میں سیّدنا عمّ کریم حمزہ ابن عبدُالمطّلب رضی اللہ عنہما اور شہداءِ اُحد کے مزاراتِ مُقدّسہ ہیں۔

☆ ایک روائیت میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا۔ مجھے جبرائیل علیہ السّلام نے بذریعہ وحیِ الٰہی خبر دی

اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ عَلٰی سَبْعِ سَمٰوَاتٍ اَسَدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ حَمْزَۃُ ط "جذب القلوب الی دیار المحبوب"

بے شک اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ نے سات آسمانوں پر نُوری قلم سے لکھا سیّدنا امیر حمزہ اللہ اور اُس کے رسُول کے شیر ہیں۔

بفرمان واجبُ الایمان رسُولِ رحمان صلی اللہ علیہ وسلم "میرے چچا جان ہر زائر کے سلام کا جواب بنفسِ نفیس دیتے ہیں اور آپ کے مزارِ مُقدّس پر بعض اولیاءِ عظام کے مطابق سلام کا جواب مسمُوع ہُوا۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے شفیق چچا کی بارگاہ میں غلام کے قلب میں ایسی رقّت طاری ہوجاتی ہے کہ آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی ہے۔ یہاں آرزُوئیں بہت جلد پُوری ہوتی ہیں۔

گرا کر چار آنسو حالِ دل سب کہہ دیا ہم نے
دیا مجھ کو زباں کا کام چشمِ خوں فشاں تُو نے

☆ سیّدنا عبدُاللہ بن عُمر بن علی مُرتضےٰ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں۔ میرے والد گرامی جُمعۃُ المبارک کے روز جبَلِ اُحد کی زیارت کو جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ جب وہاں پہنچے تو بلند آواز سے سیّدنا عمِّ عظیم حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر مُبارک پر حاضر ہو کر عرض کیا۔ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ۝ تو قبر انور سے آواز آئی۔ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا اَبَاعَبْدِاللّٰہِ تو میرے

پ۱۳ سورۃ الرّعد ۲۴

والد نے مجھ سے پوچھا ۔ تم نے جواب دیا ہے؟ میں نے کہا نہیں تو پھر انھوں نے ہٹ کر ایک طرف نیازمندانہ سلام عرض کیا تو پھر جواب سے مُشرّف فرمایا وَعَلَیکُمُ السَّلَام ۔ تو میرے والد قدس سرہٗ الماجد فوراً اس انعام پر سجدہ میں گر پڑے ۔ " وفاء الوفاء فی اخبار دار المصطفٰی "

☆ مشہور محدّث صحابی اَنس البصرہ ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ۔

اِنِّی لَاَجِدُ رِیحَ الجَنَّۃِ مِن دُونِ الاُحُدِ	اُحد کے اُس طرف سے مجھے جنّت کی خوشبو آ رہی ہے ۔

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ ہیں تو زمین پر، مگر خوش بو محسوس کر رہے ہیں جنّت کی ۔ زکام کا مریض پھول کی خوشبو محسوس نہیں کرتا ایسے ہی بد مذہبی، بدعقیدگی کا مریضِ لاعلاج جنّت کی خوشبو کیسے پائے؟ یہ خوشبو میں حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے غلام پاتے ہیں ۔

☆ جنّتُ البقیع :۔ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " بقیعُ الغرقد میں اکثر اوقات رات کے پچھلے پہر تشریف لے جاتے اور اُن کو بدیں الفاظ سلام سے نوازتے اور دُعائیں کرتے ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیکُم دَارَ قَومٍ مُّؤمِنِینَ وَاِنَّا اِن شَآءَ اللّٰہُ بِکُم لَاحِقُونَ اَللّٰھُمَّ اغفِر لِاَھلِ البَقِیعِ الغَرقَدِ ط	سلامتی ہو تم پر اے قوم مومنین بے شک ہم تم سے ملنے والے ہیں اے اللہ سبحانہٗ! اہلِ بقیعُ الغرقد کی مغفرت فرما ۔

☆ جنّتُ البقیع سے ستّر ہزار اُمّتی بغیر حساب و کتاب کے جنّت میں جائیں گے جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے دمکتے ہوں گے ۔ حضرت کعب بن احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بحوالہ تورات شریف مروی ہے ۔ جنّتُ البقیع پر فرشتے مامور ہیں جب یہ بھر جاتا ہے تو ملائکہ مؤکل اُس کو کناروں سے پکڑ کر جنّت میں اُلٹ دیتے ہیں ۔ اور اگر کوئی منافق یا گستاخِ رسول کسی وجہ سے دفن ہو جائے تو ملائکہ مؤکل اُس کو باہر پھینک دیتے ہیں ۔ یہاں اصحاب جنّت مآب کے قبور ایسے چمکتے ہیں جیسے آسمان پر ستارے نوری ۔ " واضح مزاراتِ المقدسہ "

سیّدنا عثمان ذوالنّورین، سیّدنا عثمان بن مظعون، سیّدنا ابراہیم، سیّدۃ النساء فاطمۃ الزہراء، سیّدنا عبّاس، سیّداتنا ازواج مطہرات، سیّدہ عائشہ صدیقہ، سیّدنا حسن مجتبٰی، سیّدہ فاطمہ بنت اسد، سیّدہ حلیمہ غرضیکہ دس ہزار صحابہ عظام، آئمہ کرام مومنین متقین ط رضی اللہ تعالیٰ عنھم ارضاھم عنا جلوہ افروز ہیں ۔ سلام کے بعد قرآن مجید، فرقانِ حمید اور درود پاک پڑھ کر ایصالِ ثواب کریں اور دُعا مانگیں ۔

ے یزید نے گلشن رسالت کو اُجاڑا ۔ نجدیہ سعودیہ نے جنّتُ البقیع کے ان باغیچوں " روضہ ہائے مقدسہ کو مسمار کر دیا " بقیہ آگے ۔"

☆ **جَنّتُ البَقیع میں سب سے افضل** :۔ اعلیٰ حضرت قادری قُدِسَ سِرُّہُ العالی سے المَدینۃُ المُنوَّرہ میں کسی نے پُوچھا کہ جَنّتُ البَقیع میں سب سے افضل کون ہے ؟ فرمایا سیّدنا عُثمان بن عفّان رَضِیَ اللہُ تعالیٰ وَرسُولُہٗ عَنہٗ تو وہ فورًا بولا ۔ سیّدنا ابراہیم بن رسُولُ اللّٰہ صلّی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم تو آپ نے جوابُ الجواب کے طور پر فِی الفور فرمایا وَلِکُلٍّ وِّجھَۃٌ ھُوَ مُوَلِّیھَا علہ سُبحَانَ اللّٰہ ! یہ جواب کتنا لطیف اور ایمان افروز اور محبّت کا مظہر ہے ۔ فَافہَم ط

احادیثِ نبویّہ :۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ ط "شِفَاءُ السِّقَام فی زیارۃِ خَیرِ الاَنَامِ"

☆ فَمَنْ مَّاتَ بِالْمَدِیْنَۃِ کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا وَّ شَہِیْدًا ط | جو شخص مدینہ مُنوّرہ میں مرے میں اُس کی شہادت اور شفاعت کروں گا ۔

دُعا :۔ اے اللّٰہ سُبحَانَہٗ وَتعَالیٰ ! گلِ باغِ قُدس صلّی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم کے مُعطّر مُعطّر جلووں میں اور مدینہ مُنوّرہ کی مُعنبر مُعنبر فضاؤں میں موت دے اور جَنّتُ البَقیع کی مہکی مہکی پیاری پیاری سرزمین میں مدفن عطا ہو اور لواءُ الحمد کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں میں حشر ہو ۔ اور یارسُولَ اللّٰہ صلّی اللہُ علیک وسلّم ؎

عُقبیٰ کے سارے غم دِل سے نکال دو — غم اپنا یا نبی مجھے بہرِ بلال دو
سینہ مدینہ ہو مرا دِل بھی مدینہ ہو — ذکرِ مدینہ دو مجھے مدنی خیال دو
وقتِ مرگ بس تصوّرِ جاناں میں گُم رہوں — ذکر و دُرود اُس گھڑی بہرِ ذُوالجلال دو
غُلام کو بلا کر مدینے میں دو بقیع — دو پھُول کے طفیل ہوں پورے سوال دو

صلّی اللہُ علیک وآلک وسلّم

☆ قَبْرُ الْمُؤْمِنِ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ ط | مومن کی قبر جنّت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے ۔

○ یہ قبرستان جنّت کی طرف منسُوب ہے ۔ یعنی جَنّتُ البَقیع جنّت کا حقیقی ٹکڑا ہے اور جَنّتُ المُعلّیٰ مکّہ مُعظّمہ کا قبرستان اور جَنّتُ القُباء بستی قُباء شریف کے پاک باشندوں کا قبرستان جانبِ مشرق ہے ۔ فقیر غُفِرَاللّٰہُ تعالیٰ لہٗ نے بوقتِ حاضری و زیارت اُس کو جَنّتُ القُباء سے موسُوم کیا تو دل

بقیہ حاشیہ
خواجہ محمد اسمٰعیل روشن سرہندی جَنّتُ البقیع کے قبُور کے اِنہدام کی یہ حالت دیکھ کر خُون کے آنسُو رویا اور پُکار اُٹھا ؎

بار دگر بسانِ یزید اے یزیدِ نجد — کردی بہ اہلِ بیتِ رسول ایں قدر جفا
اہلِ زمین چہ ، ملائک بر آسمان — ہستند از جفاءِ تو در نوحہ و عزا

علہ پ۲ سورۃُ البقرہ آیتِ کریمہ ۱۴۸ اور ہر ایک کے لیئے توجّہ کی ایک سمت ہے وہ اُسی کی طرف منہ کرتا ہے ۔

بہت مسرور ہُوا فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ یہ قبور جنّت کے باغیچے ہیں زائران بارگاہوں میں حاضر ہوتے اور فیض و برکت سے اپنے دامن بھرتے ہیں اور جنّت کے اِن باغیچوں کے تختوں کی سیر کرتے ہیں۔ درُود شریف پڑھتے، خوشبوئیں پاتے ہیں۔

☆ ۹ مُعجزہ کا ظہور جبلِ اُحد کے دامن میں :۔ حضور تاجدارِ مدینہ، سرورِ سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وادیِ اُحد میں ستانے کے لئے ٹیک لگائے تھے اور اُونٹنی پاس کھڑی تھی۔ مُشرکین نے اُوپر سے ایک بہت بڑا پتھر لُڑھکایا۔ اُونٹنی نے جب دیکھا تو اپنے پاؤں سے اُسے رُوکا قُدرتِ الٰہی وُہ پتھر وُہیں کا وُہیں اٹکا رہ گیا۔ جو آج تک اُسی حالت میں ہے اور جس جگہ حضورِ اقدس "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے سرِ مبارک لگایا تھا وہ پتھر نرم ہوگیا اور سرِمُبارک کا نشان پڑگیا۔ یہ نشان بعینہٖ آج بھی جبلِ اُحد کے سینہ پر بطور مُہر کندہ ہے۔ اِس فقیرِ خُوش نصیب نے جب یہ منظر مُورّخہ ۱۹ رجبُ المُرجّب ۱۴۰۹ ہجری المقدّسہ بروز اتوار دیکھا تو زُبان پر درُود شریف جاری ہوگیا ۲۶۔۲۔۸۹

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ؕ بندہ جس مقام پر کھڑا تھا۔ اُس جگہ عجیب قسم کی بھینی بھینی خوشبو مہکتی تھی تو کیفیاتِ خشیّت طاری ہوگئیں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ حَمْدًا كَثِيْرًا ط

☆ جبلِ اُحد کو حضور سرورِ کائنات "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" سے محبّت ہے اُس نے از رُوئے محبّت اپنے سینہ میں تبرّکات کو محفُوظ کرلیا اور مُحبّین کے دِل ان تبرّکات کے مقامات کی زیارت سے تسلّی پاتے ہیں۔ اشکبار آنکھیں ٹھنڈی اور قلب سکُون کی دولت درُود شریف سے پاتے ہیں ؎

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ — کہ سب جنّتیں ہیں نثارِ مدینہ
مری خاک یا ربّ عزّ اسمہٗ نہ برباد جائے — پسِ مرگ کر دے غُبارِ مدینہ
ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی — شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ
جدھر دیکھئے باغِ جنّت کھلا ہے — نظر میں ہیں نقش و نگارِ مدینہ
رہیں اُن کے جلوے، بسیں اُن کے جلوے
مرا دِل بنے یا ربّ عزّ اسمہٗ یادگارِ مدینہ "مولٰنا حسن رضا علیہ الرحمۃ"

☆ ۱۰ مُصلّیِ النّبیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :۔ منبرِ منیف کو نیچے آٹھ سیڑھیاں لگا کر اُونچا کر دیا اور

دروازہ لگا کر بند کر دیا اور مُصلّی النبیّ محراب میں جائے نماز کی جگہ دیوار چُن کر محراب کی شکل دے کر محفُوظ کر دیا۔ یہاں لوگ بکثرت بطورِ برکت نوافل پڑھتے ہیں اور اُن کی سجدہ میں پیشانیاں قدمِ ؏۱ اقدس پر ہوتی ہیں سُبحَانَ اللہ کیسا حکیمانہ عملِ تعمیر ہے ؎ "تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ"

نگاہِ عشق نے گُل کے عوض سجدے بکھیرے ہیں
جہاں نقشِ قدم دیکھا وُہیں سنگِ جبیں پایا

محراب شریف (مسجد نبوی شریف) کی پیشانی مُبارک پر نہائیت خوشخط سُنہری الفاظ سے یہ آئیت کریمہ لکھی ہُوئی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ (سورۃ الاحزاب ۵۶) بدرستیکہ خُدا و فرشتگاں درُود میفرستید بر پیغمبر، اے آنانکہ گرویدہ اید دُرود فرستید برؤے وسلام گوئید گفتنی "ترجمہ فارسی الشیخ سعدی علیہ الرحمۃ" ط

(۲) **حقیقتُ الامرؒ** امام ثعلبی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب العرائس میں یہ روائت نقل کی ہے۔

☆ کہ ہژدہ ہزار عالم (۱۸۰۰۰) سے عالمِ عُلوی میں ملائکہ نُوری ہمہ وقت درُود (درُود شریف) وسلام برخیرُ الانام "صلی اللہ علیہ وسلم" بھیجتے رہتے ہیں اور عالمِ سُفلی میں کوہ قاف کے پیچھے خالقِ مُطلق نے ایک خاص مخلُوق پیدا فرمائی ہے۔ جس کی عبادت فقط مقصُودِ کونین، مطلوبِ ثقلین "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درُود شریف بھیجنا ہے اور اُن کا کام دولت کدۂ سرورِ دارین "صلی اللہ علیہ وسلم" پر حاضر ہو کر بے حجاب زیارت کرنا اور سلام کرنا ہے۔ جس سے یہ رشکِ خلائق و ملائک بن گئے ؎

نگاہِ شوق نے گُل کے عوض درُود بکھیرے ہیں
جہاں نقشِ قدم پایا لب پہ درُود و سلام آیا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

؎ عالمِ امر، عالمِ خلق، ؎ عالمِ موجُودات، محسُوسات، معلُومات، معرُوفات

؏۱ غُلام اِن مقامات مُقدّسہ پر ہاتھ پھیر کر اپنے چہرہ اور سینہ پر ملتے ہیں یہ سُنّتِ صحابہ ہے کہ چہرہ کی رونق اور سینہ کا سکُون ہے۔ ان مقامات میں غلام خیر و برکات کے سمندر میں غوطہ زن ہوتا ہے۔ یہاں بکثرت نوافل کے ساتھ بکثرت درُود شریف پڑھے۔ کعبۃُ اللہ میں مُصلّیٰ ابرار، میزابِ رحمت کے نیچے ہے اور شرابِ ابرار، آبِ زمزم اور المدینۃُ المنورہ میں مُصلّیٰ ابرار یعنی اولیاءِ عظام کے بیٹھنے کا مقام قدمِ مُبارک کی طرف "جانبِ مشرق" ہے جہاں اولیاء نگاہ سے سیراب ہوتے ہیں۔ اور جن کے آستانے کی جاروب کشی اُمراء و حُکماء کے ہاں صدر نشینی سے بھی بہتر ہے۔ غلام عرض کناں ہے۔

جہاں عشق بھی ہے سجُود میں جہاں حُسن بھی ہے نیاز میں
اسی بارگاہِ جمال کا میں ہوں ایک ادنیٰ غلام بھی

تہجّد

ظلمتُ سُنّۃَ من اَحیَی الظَّلامَ اِلیٰ — اِن اشتکت قدماہُ الضُّرَّ مِن وَّرَم[علہ]
فَاِنَّہٗ شَمسُ فَضلٍ ھُم کَوَاکِبُھَا — یُظھِرنَ اَنوَارَھَا لِلنَّاسِ فِی الظُّلَم

"قصیدہ بردہ شریف"

قرآنِ پاک : پ ۲۹ سورۃُ المُزَّمِّل آیتِ کریمہ ۱ تا ۴

یَاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ۙ قُمِ الَّیلَ اِلَّا قَلِیلًا ۙ نِصْفَہٗ اَوِ انْقُصْ مِنْہُ قَلِیلًا ۙ اَوْ زِدْ عَلَیْہِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیلًا ؕ

اے جُھرمٹ مارنے والے محبُوب! رات میں قیام فرما۔ سوا کچھ رات کے آدھی رات یا اس سے کچھ کم کرو یا اس پر کچھ زیادہ بڑھاؤ اور قُرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو

○ محبُوب کی ہر ادا پیاری ہے۔ اِسی ادائے محبُوبانہ کو محبِّ حقیقی، کمالِ محبّت اور مُعزّز القاب سے مُخاطب فرما رہا ہے۔ یَاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ اے کملی اوڑھنے والے محبُوب! رداءِ نبُوّت اور چادرِ رسالت اوڑھنے والے میرے پیارے رسُول! "صلی اللہ علیہ وسلم" محبّت کا ایک یہ نرالا دستُور ہے۔ جس ادا کو محبُوب اپنائے محب اُسی کا نقشہ کھینچتا ہے۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" ابتداءِ وحی کے نزُول پر گھر تشریف لائے تو اُمّ المُؤمنین سیّدہ طاہرہ خدیجۃُ الکُبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا زَمِّلُونِی زَمِّلُونِی تو ربِّ کریم نے محبّت کے لہجے میں یَاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ سے خطاب فرمایا اور یَاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ اے سفید چادر میں اپنے آپ کو لپیٹنے والے یا اپنے آپ کو لوگوں کی نگاہوں میں مستُور کرنے والے میرے پیارے نبی! اہلِ معرفت نے یہ معنیٰ بیان کئے ہیں۔ اے لباسِ بشرّیت میں حقیقتِ محمدیّہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃُ والسّلام کو چھپانے والے!

☆ عارف باللہ حضرت یعقوب بن عُثمان چرخی الغزنوی قدس سرہ الملکی (وفات ۸۵۱ھ) نے یہ معنیٰ کئے ہیں۔ اے نبوّت اور رسالت کا بارِ گراں اُٹھانے والے! اے لباسِ نبُوّت سے آراستہ اور محبُوبیّت کے خلعتِ فاخرہ سے پیراستہ۔ اے چادرِ رحمت اوڑھ کر اپنی اُمّت کو اُس میں چھپانے والے میرے پیارے محبُوب! یا کالی کملی اُوڑھ کر اپنی اُمّت کی عیوب پوشی کرنے والے محبُوب یا مسندِ نبُوّت کو اپنے حُسن ،

علہ افسوس کہ مَیں نے اُس ذاتِ پاک کی سُنّت "تہجّد" کو ترک کر دیا جن کے تاریکیِ شب میں کثرتِ شب بیداری سے
"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

بے مثال اور جمال باکمال سے زینت دینے والے۔ یہ سب اخذ کردہ معانی ہر ایک کے اپنے اپنے تعلّقِ مُصطفوی کو ظاہر کرتے ہیں جو بیان ہُوئے۔ "اَللّٰہُ اَکبَرُ" اس خطاب میں کتنی حلاوت اور شیرینی ہے۔ وُہی جانے جو نسبت رکھتا ہو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ۔

نمازِ تہجّد اِنَّمَا التَّہَجُّدُ بَعْدَ رَقْدَۃٍ نمازِ عشاء پڑھ کر سونا اور پھر سحری کو بیدار ہو کر نوافل پڑھنا یہ آپ "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" پر فرض اور اُمّت کے لئے سُنّت ہے۔

چھیڑ کے سازِ لَا اِلٰہ دھوم مچا گئے حضُور　　سارا جہاں تھا محوِ خواب آ کر جگا گئے حضُور

حکمت :- محبُوب ساری رات بیدار رہ کر عبادت[1] کرتے اور ربِ کریم سے راز و نیاز کے ساتھ ہمکلام ہوتے اور مُشاہدۂ حق سے لطف و وصال میں رہتے کہ حضور "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" سِرٌّ مِنْ اَسْرَارِ اللّٰہِ ہیں۔ اِس آیتِ کریمہ میں یہ اشارہ ہے کہ محبُوب کچھ رات آرام بھی فرمایا کرو تاکہ معبُودِ حقیقی آپ کو سُلا کر راز کی باتیں کرے۔

○ تہجّد نبوّت کا دِثار، ولائیت کا شعار اور اُمّت کے لیئے رِداء سُنّت ہے۔ [2]

ہر آنکس کہ در وقتِ سحر بیدار نیست　　او محبّت را چہ داند لائقِ گفتار نیست

☆ محبّت کا دستور ہے محبُوب جس حالت میں ہو اُسی سے مُخاطب کیا جائے یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ یٰسٓ، یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ کیا عجیب کیفیّت ہے اِن الفاظ میں اور کتنا کیف آور انداز، محبّت والا دل ہی جانتا ہے۔ کہ اِس میں کتنی حلاوت ہے۔

☆ حضرت حُذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سو رہے تھے۔ محبُوبِ کائنات سوتوں کو جگانے والے۔ قسمت کے بنانے والے "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" تشریف لے آئے تو فرمایا۔ قُمْ یَا نُوْمَانُ۔ اُٹھ اے سونے والے۔ وُہ اسی محبّت بھرے نام سے مشہُور ہو گئے۔

۴

بقیہ حاشیہ

پاؤں مُتورّم ہو جاتے۔ آپ فضیلت کے سُورج ہیں اور سارے۔ نُوری صحابہ، روشن ستارے جو تاریکیوں میں چمکتے ہیں۔

[1] تہجّد اُمّت پر سُنّت مؤکّدہ علی الکفایہ ہے اور تہجّد بین النّومین کے نوافل کو کہتے ہیں۔ پہلا نوم بعد نمازِ عشاء فرض اور دوسرا نوم سُنّت ہے جو تہجّد کے بعد اور قبل صلوٰۃِ فجر ہے۔ صلوٰۃُ اللّیل تہجّد بھی ہے اور غیر تہجّد بھی لیکن تہجّد، غیر تہجّد سے بہتر ہے۔

[2] دِثار جو اُوپر اُوڑھا جائے۔ جُبّہ یا خرقہ۔ شعار وُہ لباس جو جسم سے مَس ہو جیسے کُرتا اور رِداء اوپر اُوڑھنے والی چادر سے مُراد نوافل تہجّد، اوّابین، اشراق، یہ اہلِ طریقت کی اصطلاحات ہیں۔ تہجّد سالک پر قائم مقام فرض ہے ۱۲ منہ۔

☆ مولائے کائنات علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر سے باہر تشریف لائے اور مسجد نبوی کے صحن میں زمین پر سو گئے. آپ" صلی اللہ علیہ وسلم تلاش کرتے ہوئے جلوہ گر ہوئے تو فرمایا " قُمْ یَا اَبَاتُرَاب "، تو انھوں نے اسی پیاری کنیت کو حرزِ جان بنا لیا۔

☆ سیدنا عمیر الدوسی الیمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلیوں میں گھرے ہوئے تھے تو فرمایا یا اَبا ھُرَیرَۃ وہ بلیوں کی نسبت سے مشہور ہو گئے ۔ اصل نام اس محبت کے نام میں گم ہو کر رہ گیا ۔ جملہ روایاتِ احادیث اسی کنیت "ابوہریرۃ "، سے ہیں ۔

☆ اَجلہ اولیاءِ نقشبند شکر اللہ تعالیٰ سعیہم جس کسی کے چہرے پر انوار دیکھتے تو سمجھ لیتے کہ یہ صاحبِ نسبت ہے اور اب نسبت سے چہرہ دھلا ہوا اور انوارِ سنت سے پھولوں کی طرح تازہ اور پر رونق ۔ جبکہ خوشی اور مسرت سے کھلا ہوا ہوتا ہے ۔

☆ ربِّ ذوالجلال والاکرام نے عزت والی آل اور عظمت والے اصحاب کے چہروں کا ذکر فرمایا ۔ سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ عـلہ ان کے چہروں پر سجدوں کے تابندہ و درخشندہ چمک دار نشان ہیں ۔ تہجد کی نماز سے ان کے چہرے منور، باوجاہت اور پر رونق ہیں ۔ ان کی جبین میں سجدوں کے نشان چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے دمکتے ہیں اور وہ نشان جو ان کی پیشانیوں پر سجدہ سے پڑ جاتے ہیں وہ قبولیت کی مہریں ہیں۔

☆ تہجد کا کتنا پر رونق اور روح پرور منظر ہے ۔ باوجودیکہ وہ تہجد گزار اور عبادت گزار ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ سحری کو ربِّ کریم کی بارگاہ میں استغفار کرتے ہیں ۔ وَبِالْاَسْحَارِ ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ط سورۃ الذاریٰت ۱۸ سحری کا استغفار ، قلب کا وضو ہے اور رونا قالب عـلہ۲ کا وضو. شب زندہ داری سے عجز و انکساری اور سحری کو خوفِ الٰہی سے گریہ وزاری نعمتِ عظمیٰ ہے اور اس پر مستزاد درود شریف جو مومن کا ایمان دل کی انجلاء اور چہروں کی رونق ہے شریعت

عـلہ پ۲۶ سورۃ الفتح آیت کریمہ ۲۹ ان کی علامت انکے چہروں میں سجدوں کے نشان سے ۔ تہجد گزار امتی بظاہر شریعت سے آراستہ اور بباطن انوارِ طریقت سے پیراستہ ہوتا ہے اور چہرہ تروتازہ اور شگفتہ ہوتا ہے ۔ تہجد گزار روزِ قیامت چہرے پر سجدوں کے نور سے اور درود خواں چہرے پر درود شریف کے نور سے پہچانے جائیں گے ۔ "علیٰ ہٰذا القیاس "

عـلہ۲ پانی جسم کی جنابت اور آنکھ کا پانی آنسو قلب و روح کی نجاست و کثافت کو پاک کرتا ہے ۔ ۱۲ منہ

مطہرہ کی روح کے دو پر ہیں۔ ظاہری پر، رزقِ حلال، صدقِ مقال اور باطنی پر استغفار اور درود شریف اور جذبہ پر پرواز عشق ہے۔ جس سے طریقت کی منزلیں طے کر کے بندہ مقصودِ حقیقی تک پہنچتا ہے اور درود شریف سے قبولیت پاجاتا ہے۔

ایک حدیث الحبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا۔

مَنْ کَثُرَ صَلٰوتُہٗ بِاللَّیْلِ حَسُنَ وَجْہُہٗ بِالنَّھَارِ ط	جو رات کو نماز نوافل کثرت سے پڑھتا ہے دن کو اس کا چہرہ منور، خوبصورت اور پُر رونق ہوتا ہے۔

○ ربِّ کریم نے اپنے رسول کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کو نماز تہجد تحفہ کے طور پر عطا فرمائی اور یہ تحفہ محبوب کی شان کے لائق ہے اور اس قیامِ لیل میں محبوب اور محب کے درمیان گفت و شنید، راز و نیاز، حکمت و اسرار کی باتیں ہوتی ہیں۔

☆ سیدنا عثمان بن عفان خلیفہ راشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور شبِ اسرا کے دولہا، "صلی اللہ علیہ وسلم" نے شبِ معراج آسمانوں میں دیکھا تو پوچھا آپ یہاں کیسے؟ عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم نمازِ تہجد کی برکت سے۔ "تفسیر روح البیان پ ۱۵"

☆ حضرت شفیق بلخی علیہ الرحمۃ مشہور اولیاءِ امت سے مروی ہے کہ قبر کی روشنی تہجد کی نماز سے ہے اور چہروں کی وجاہت مسنون داڑھی سے اور دلوں کی روشنی درود شریف سے ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی رضا نماز میں ہے اور نماز فرشتوں کو محبوب ہے انبیاء کی سنت ہے اور نماز میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک رکھ دی گئی ہے۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کرتے اَرِحْنَا یَا بِلَالُ الصَّلٰوۃَ! اے بلال! مجھے راحت پہنچاؤ یعنی آذان دو تاکہ نماز سے راحت پائیں۔ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے حینِ حیات ظاہری میں جنت کی سیر جسمانی طور پر فرمائی۔ سرکار شبِ اسراء کے دولہا صلی اللہ علیہ وسلم "نے پوچھا کہ بلال کیا عمل کرتے ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" آپ کے ارشادِ گرامی پر عمل کرتے ہوئے جب بھی وضو کرتا ہوں تو نوافل تحیۃ الوضو پڑھتا ہوں۔

○ جب نماز تہجد حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" تنہا ادا فرماتے تو صحابہ کرام بھی مسجد نبوی شریف میں ایک ایک کر کے پیچھے شامل ہوتے جاتے اور آپ کے ساتھ تہجد ادا کرتے۔ صحابہ کرام کی

یہ نماز بطورِ تطوّع اور اتّباعِ سُنّت تھی اور حضور بھی گاہ بگاہ بوقتِ سحری صحابہ کرام کے گھروں کا تفحّصِ حال کے لیئے دورہ فرمایا کرتے اور انھیں اپنے حجروں میں نمازِ تہجّد پڑھتے ملاحظہ فرماتے اور نگاہ میں رکھ کر نوازتے یہ نگاہ تہجّد والوں اور درُود شریف والوں کا نصیبہ ہے ۔ ؎

کیا خبر تھی رکوع کی مجھے کیا ہوش تھا سجود کا
تیرے نقشِ پا کی تلاش تھی جو جھکا رہا نماز میں

☆ طاؤسُ العُلماء ابُو القاسم جُنیدِ بن محمّد البغدادی قُدِّسَ سِرُّہٗ الغفّاری[1] المتوفی ۲۹۷ ہجری کے وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا تو پُوچھا کہ ربِ کریم کے دربار میں کیا معاملہ پیش آیا تو فرمایا۔ حقائق و معارف کے بیان کی ساری عبارتیں بے کار گئیں اور ارشارات و واردات سب فنا ہوگئے ۔ ہم جو بوقتِ سحری دو رکعت "نمازِ تہجّد" پڑھ لیتے تھے ۔ اُن کے سوا کسی شئے نے ہم کو نفع نہ دیا ۔ رات کی تاریکی میں جو کام آنسوؤں اور درُود شریف نے کیا وُہ سامنے آیا اور مغفرت ہوگئی یہ کشفِ صحیح اور الہامِ صریح سے ثابت ہے ۔

○ اَللہُ سُبحانَہٗ وَتعَالیٰ یہ آٹھ رکعت نماز بمتابعت سُنّتِ سَنیّہ مُصطفویّہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ وَالسَّلَامُ وَالتّحیۃ عطا فرمائے ۔ بِجَاہِ حَبِیبِكَ الْمُفَخَّمِ صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلیٰ رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلیٰ آلِہِ الْکِرَامِ وَاَصْحَابِہِ الْعِظَامِ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ط ؎

عطّار ہو رُومی ہو رازی ہو کہ غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلیٰ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆

؎ موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لیئے قطرے جو تھے مری عرقِ انفعال کے

[1] شیخ المشائخ ابُو القاسم جُنید بن محمّد بغدادی سلسلۂ عالیہ جُنیدیہ کے بانی سیّدُ الطّائفہ ، طاؤسُ العُلماء کے مُبارک لقب سے مُلقّب اور مشائخ عظام کے سردار ، شریعت و طریقت میں امامُ الائمہ تھے اپنے ماموں حضرت ابُو الحسن سری بن مغلس سقطی کے مُرید اور خلیفہ تھے بزمانہ خیرُ القرُون میں تبع تابعین سے ہیں ۔ علیہما الرّحمۃ والرّضوان ط

درودوں کے عظیم تحفے

مُبسملاً وّحامِدًا وّمُحمّدًا جَلّ وَعلیٰ
مُصلیّاً وّمُسلِماً وّمُحمّدًا سَلّم اللہ علیہ وصلّی

شہنشہِ ارض وسما بَلَغَ العُلیٰ بکمالِہٖ — وصفِ رُخ او والضحیٰ کشفَ الدجیٰ بجمالِہٖ
قرآن باخلاقش گواہ حُسنت جمیعُ خصالِہٖ — صدقاً یقیناً راسخاً صلّوا علیہ وآلِہٖ

○ اَللہ جَلّ مَجدُہُ الکریم، ذاتِ رحمٰن ورحیم کی طرف سے اپنے محبوب پر درود " رحمتوں کا درود " یہ تحفہ ہے اور مومن کو حکم دینا یہ ایک عطیہ ہے جس سے عُشّاقانِ رسول، مُشتاقانِ جمالِ نبی اور فدایانِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم وظیفۂ درود شریف کے سدا بہار مہکتے پھولوں کی خوشبو سے اپنے مشامِ جان و روح کو معطّر کرتے ہیں اور یہ تحفۃ الصلوٰۃ " جو اوصافِ مصطفےٰ کا مرقعہ اور عشق ومحبّت سے مرصّع ہے " کی غرض وغائیت یہی ہے کہ ذکرِ رسول کو اپنا وظیفۂ حیات بنایا جائے ۔ عمر بھر درود شریف ہی سے شغف رکھا جائے مومن کا مقصودِ اعلیٰ بھی یہی ہو ۔ ہادیٔ سُبل، سیّدُ الرُسل مولائے کُل علیٰ نبیّنا علیہم الصّلوٰۃ والسّلام پر درود شریف بھیجنے سے اُن کے قلوب پر پھوہار کی طرح انوار برستے ہیں اور مُصلّین ومُسلّمین کے قلوب اِن انوار سے معمور ہو کر اپنے ربُّ البیتِ العتیق سے تحفۃً انوار کا احرام اور درودوں کی دستار پاتے رہیں ۔ ؎۱

ہزار بار بشویم دہن بمشک وگلاب — ہنوز نامِ تو گفتن مرا نمے شائد

☆ اَلشیخ نورالدین شعرانی علیہ الرحمۃ رحمانی کا روزانہ کا وظیفہ درود شریف دس ہزار تھا۔ اور الشیخ احمد زداری علیہ الرحمۃ کا روزانہ وظیفہ چالیس ہزار تھا۔ درود شریف کی برکت سے اُنکی روح کا جسمانیت پر اتنا غلبہ ہو گیا تھا کہ تمام حجاباتِ جسم وقلب سے زائل ہو گئے اُن کا کثیف جسم، جسمِ لطیف بن گیا اور وہ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی حضوری میں اُٹھتے بیٹھتے اور آپ کے ساتھ

؎ صاحبِ حال کے لئے روزانہ وظیفہ بہ تعداد ومقدار بتوفیقہٖ تعالیٰ ایک لاکھ درود شریف وکلمہ پاک ثابت ہے۔

؎۱ مَیں نے ہزار بار بھی مُشک وگلاب سے مُنہ کو دھویا پھر بھی مَیں تیرا نام لینے کے لائق نہیں ہُوا ۔

☆۱۰ درود شریف ایک ایسا عمل ہے جس سے ربِّ عظیم کے محبوب ﷺ کی یاد ہوتی ہے "تلک عشرۃ کاملۃ"

حکمت بھے شگفتہ اور خوشبودار پھول :-

(۱) جس طرح کلی میں رنگ و روپ اور خوشبو اُس کے اندر بند ہوتی ہے جب وہ بادِ صبا[علہ] کی اٹکھیلیوں سے کھلتی ہے تو سارا باغِ عالم خوشبو سے مہک اُٹھتا ہے تو اُس کی نزاکت و نفاست دیکھنے کے لائق ہوتی ہے بعینہٖ مومن کے قلب کے اندر نور اور خوشبو بند ہوتی ہے جب دِل کی کلی توجّہ اِلی اللہ اور درود شریف سے کھلتی ہے تو پھر اُس سے خوشبو اور نور کا ظہور ہوتا ہے اور سارا باغِ طریقت اِس خوشبو اور رنگ و روپ سے مہکتا ہے اور قلب کے نور سے مومن سرور اور رنگ و روپ پاتا ہے اور مُنہ کا غنچہ جب کھلتا ہے تو محبوب علیک الصلوٰۃ والسلام کی محبّت کے پھول جھڑتے ہیں۔ اور درود شریف کے نغمے اور ترانے پھوٹتے ہیں ؎

(۲) دِل بستہ خون گشتہ نہ خوشبو نہ لطافت | کیوں غنچہ کہوں ہے مِرے آقا کا دہن پھول
صدقے میں ترے باغ تو کیا لائے ہیں بن پھول | اِس غنچۂ دل کو بھی تو ایما ہو کہ بن پھول

کیا غازہ ملا، گردِ مدینہ کا جو ہے آج
بکھرے ہُوئے جوبن میں قیامت کی پھبن پھول "حدائقِ بخشش"

(۳) جسم کی سلامتی قلّتِ طعام میں ہے اور رُوح کی سلامتی ترکِ آثام "گناہ کے ترک" میں ہے اور دین کی سلامتی درود بر خیر الانام "ﷺ" میں ہے۔

۶

علہ محبّت، عداوت اور سعادت، شقاوت، تغذیہ، تنمیہ، نباتات جمادات میں بھی پیدا ہے۔ شجر حجر اور پہاڑ میں بھی یہ جاری و ساری ہے اور نطقِ حالی رکھتے ہیں اور اُن کی محبّت عداوت از لوازمات عقل و فہم ہے۔ جبلِ اُحد محبّت کا رفیع الشان محمل اور جبلِ عیر عداوت کا محل ہے۔ فضا کی ہوائیں پیغامبری کی خدمات سرانجام دیتی ہیں یہ ہوائیں چار قسم ہیں۔ ۱۔ بادِ سموم لُو سے جھلسا دینے والی۔ ۲۔ بادِ دبور قومِ عاد کو عذاب دینے والی۔ یہ دونوں مظہرِ غضب ہیں اور بادِ صبا[۳] نے غزوۂ خندق میں خدمت کی، بادِ نسیم[۴] عاشقوں کے زخمِ دل کیلئے مرہم ہے۔ بنابریں یہ دونوں بارگاہ سے انعام یافتہ اور خوشبو یافتہ ہیں ؎

زِ نسیمِ جان فزائیت تنِ مُردہ زندہ گردد | کدام باغ اے گُل کہ چنیں خوشبوئیت

اور بادِ صبا وہ جو جانب شمال المدینۃ المنورہ سے سحری کے وقت چلتی ہے بوئے حبیب ﷺ، ذکرِ حبیب ﷺ کی درود شریف پڑھنے والوں کو خوشخبریاں سُناتی چلی جاتی ہے۔ جس سے عاشقوں کے دِل کی کلی کھلتی ہے۔ کسی نے کیا عُمدہ کہا ہے۔ ؎
"بوئے گُل را از کہ جوئم از گلاب" "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

① نورِ مجسّم، شفیعِ معظّم، احمدِ مجتبےٰ محمّدِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا درود شریف:-

☆ بفرمانِ رحمٰن واجبُ الاذعان صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا ○ کائنات کی ہر شئی شجر، حجر، ذرّہ، پہاڑ، قطرہ، دریا، چرند، پرند، جن وانس وغیرہا غرضیکہ نوری ملائکہ ہر ایک اپنی اپنی زبان اور نطقِ حالی سے اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی تسبیح وتحمید، تکبیر وتہلیل اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درود شریف پڑھتے ہیں۔ انبیاء ورُسل اور ملائکہ بھی درود شریف بھیجتے ہیں۔ قرآنِ پاک میں اَللّٰہ ربُّ العزّت جَلّت شانُہٗ نے اپنی وحدانیت والوہیت کی شہادت شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (سورۃ آلِ عمران ۱۸) سے خود دی یہ سب سے بڑی شہادت ہے اور اپنے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درود شریف بھیجتا ہے اور بذاتہٖ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے بعد از ولادت سرِ سجدہ میں رکھ کر اَللّٰہ وَحْدَہٗ

بقیہ حاشیہ

آخر مجھے سنگھا گئی زلفِ نبی کی بو ۔۔۔ لاکھوں دعائیں دیتا ہوں بادِ صبا کو میں
وہ خاک جو لگی کبھی پائے رسول سے ۔۔۔ سُرمہ بنا لوں پاؤں جو اُس خاکِ پا کو میں

یہ ہوائیں سلیمُ الطّبائع سے موافقت رکھتی ہیں۔ هٰذِهٖ اَرْوَاحٌ طَیِّبَةٌ یہ طیّب وطاہر ہوائیں خوشبودار، خوشگوار ہیں۔ ان سے ایسی خوشبو جانفزا مہکتی ہے۔ جس سے عاشق راحت پاتے ہیں اور گلِ گلستانِ قدرت "صلی اللہ علیہ وسلم" کے سانسوں کی خوشبو رچی بسی بادِ صبا غلاموں کو پیام وسلام کی خوشخبریاں دیتی ہے۔ اولیاءِ عظام اسی کو مخاطب کرتے ہیں۔
سلام سلطانُ المشائخ خواجہ خواجگان چشت اہلِ بہشت السید محمّد نظامُ الدین اولیاء محبوبِ الٰہی دہلوی قُدّس سرّہ الجلی والخفی ؎

صبا بہ سوئے مدینہ رُوکن ازیں دعاگو سلام بر خوان
بہ گردِ شاہِ رُسل بگرداں بصد تضرع پیام برخوان
بہ بابِ رحمت گہے گذر کن بہ بابِ جبریل گہے جبین سا
سَلَامُ رَبِّیْ عَلَی النَّبِیِّ گہے بہ بابُ السّلام بر خوان
بشوز من صورتِ مثالی نماز بگذار اندر ایں جا
بہ لحنِ خوش سورۂ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم تمام اندر قیام بر خوان
بنہ بہ چندیں ادب طرازی، سرِ ارادت بخاک آں کو
صلوٰۃ وافر بہ روحِ پاک جناب خیرُ الانام برخوان
بہ لحنِ داؤدی ہمنوا شو، بہ نالہ درد آشنا شو
بہ بزمِ پیغمبر ایں غزل را، ز عاجز نظام برخوان

کی وحدانیت اور اُلوہیت کی گواہی دی اور اپنا کلمہ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ خود پڑھ کر اپنی رسالت کی تصدیق کی اور آپ "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" نے سُنّتَ اللّٰہ کے مُطابق اِن الفاظ سے اپنی ذاتِ اقدس پر خود درُود شریف پڑھا۔ آذان پڑھنے کی بھی روائیت ملتی ہے۔ "صَلٰوۃُ انعامُ الالٰہیہ" ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِیْ
بِقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ بِقَدْرِ عَظْمَۃِ ذَاتِکَ ط

"افضلُ الصَّلوٰتِ الٰی سیّدِ السّادات" السیّدی عُثمان الدّمیاطی علیہ الرّحمۃُ الرّحمان ط

② درُود شریف ابراہیمی :۔ سیّدنا ابُوالانبیاء ابراہیم خلیلُ اللّٰہ صلوٰۃُ اللّٰہِ وسلامُہٗ علیہ وعلیہم ط

☆ دُعائے خلیل علیہ سلامُ الجلیل :۔ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ط سورۃُ الشّعراء ۸۴ اے پروردگارِ عالم اُمّتِ مُسلمہ کی زُبانوں پر میرا ذکرِ خیر جاری فرما۔ اَللّٰہ تعالیٰ نے اُن کو شرفِ قبولیّت بخشا اور اپنے حَبیب لَبیب علیہ وعلیٰ آلہٖ الصّلوٰۃ والسّلامُ کے ساتھ اُن پر درُود شریف پڑھنے کا حُکم دیا اور یہ حَبیب اور خَلیل میں تجلّیِ جمالی کی قدرِ مُشترک پر عطا ہُوا اور یہ درُود شریف بدل بنا اُس دُعا کا جو اُنھوں نے حضور "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کے لئے کی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

ہ جو شخص جمعرات کو ایک بار یہ درُود پاک پڑھے۔ اُس کو حضور "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" خود بنفسِ نفیس لحد میں اُتاریں گے۔ العنم

نوٹ :۔ درُود شریف پڑھتے وقت اسمِ پاک پر سیّدنا ضرور کہے۔ اَولیاءِ نقشبند دامت برکاتہمُ العالیہ دُعا اور وظائف میں درُود شریف میں سیّدنا پڑھتے ہیں۔ دلائلُ الخیرات میں ہے کہ ایک تُرکی جو اصحابِ ظواہر سے تھا دلائلُ الخیرات شریف کا وظیفہ پڑھتا لیکن اسمِ گرامی پر سیّدنا نہ پڑھتا۔ شیخ نے فرمایا سیّدنا ضرور پڑھا کر لیکن وُہ نہ مانا۔ کہنے لگا لکھا ہُوا نہیں۔ اور اس پر بضد رہا اور اصرار کرتا اور نہ پڑھتا۔ ایک رات خواب میں سیّدنا فارُوقِ اعظم "حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے" رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہٗ نے اپنی تلوار اُس کے پیٹ پر رکھی اور فرمایا تو کیوں سیّدنا نہیں پڑھتا۔ آپ "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" "سیّدُ العٰلمین ہیں۔ پھر اُس نے توبہ کی۔ "بروائیت" حضور "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" نے خواب میں اُسے ڈانٹا کیا مَیں سیّدُ النّاس نہیں ہُوں؟۔ نماز میں تشہّد میں درُود شریف میں سیّدنا نہ پڑھنا "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر" ۱۰

☆ **ازالۂ توہّم** :۔ سیدنا امام شافعی "رحمۃ اللہ علیہ" کے نزدیک یہ تشبیہ اصل صلوٰۃ کی صلوٰۃ سے ہے فقط۔ علماءِ حنابلہ شَکَرَ اللّٰہُ سَعْیَہُمْ فِی حِمَایَۃِ الْمِلَّۃِ الْغَرَّآءِ کے نزدیک کما کاملیت کے لیئے ہے نہ کہ تبعیت کے لئے۔

● ابوالبشر سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام جدِ اعلیٰ اور ابوالانبیاء سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہما السلام جدِّ امجد ہیں۔ بے شک یہ بہت بڑا شرف ہے لیکن ابوالبشر یا ابوالانبیاء ہونا اور چیز اور فضیلت من کلّ الوجوہ اور چیز۔ روزِ جزاء دونوں "ابومحمد" کی کنیت سے فضیلت پائیں گے

● یہ درود شریف ابراہیمی تقدّم زمانی کی بناء پر ہے۔

● کبھی ایسا بھی ہوتا ہے فاضل کو مفضول کی متابعت کا حکم ہوتا ہے۔ اِس سے اُس کی فاضلیّت میں کوئی کمی نہیں آتی جیسے سیدنا یعقوب کا سیدنا یوسف علیہما السلام کو سجدہ کرنا

سے سادتُنا یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم، نبی ابن نبی ابن نبی ابنِ نبی، کریم ابن کریم ابن کریم ابن کریم علیہم السلام ط

بقیہ حاشیہ

بامتثالِ امرِ اللہ جائز ہے اور سیدنا پڑھنا بعایتِ ادب افضل و اَوْلیٰ ہے۔ "شوارقُ الانوار فی ذکرِ الصلوٰۃ علی النبی المختار" ط

☆ **کلامِ لطیف** :۔ ایک سُنّی محب نے درود شریف میں سیّدنا پڑھا تو نجدی سُن کر جل بھُن گیا کہنے لگا۔ سَیِّدُنَا ھُوَاللّٰہُ"، اِس پر سُنّی نے قرآنِ عزیز سے سیدنا یحییٰ علیہ السلام کی شان کی یہ آیتِ کریمہ پڑھی سَیِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ "سورۃ اٰلِ عمران ۳۹" تو وہ خفّت اور شرمندگی سے صُمٌّ بُکْمٌ ہو کر رہ گیا۔ یاد رہے اللّٰہ تعالیٰ اَنْتَ مَوْلٰنَا "سورۃ البقرۃ ۲۸۶" ہے جبکہ تمام نجدی خارجی معتزلہ اپنے مولویوں کو مولانا کہتے ہیں۔ کیا یہ شرک نہیں؟ کیا تعریف و تعظیمِ مصطفیٰ میں ہی شرک نظر آتا ہے؟؟؟؟ "ببین تفاوت راہ از کجا تا بکجا"

علہ حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کی یہ فضیلت ہے کہ ربِّ عظیم نے تمام ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا کہ وہ میرے شاہکارِ نبوت کو سجدہ کریں اور خود اُن میں شامل نہ تھا۔ لیکن فضیلت مآب حضور "ﷺ" پر درود شریف بھیجنے کا حکم فرشتوں اور مومنوں کو دیا کہ سب مِل کر میرے محبوب پاک شہنشاہِ لولاک "ﷺ" بالاطلاق درود شریف کا تحفہ بھیجیں اور حق تعالیٰ خود اس تحفہ کے بھیجنے میں شامل ہوا یہ کتنا بڑا شرف ہے۔ اس شرف و فضیلت میں نہ کوئی آپ کا مقابل ہے نہ کوئی مماثل۔ حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام ہر دم ذکرِ مصطفیٰ میں مشغول رہتے۔ جب کبھی تنہائی میں آپ کی یاد ستاتی تو آپ آہ بھر کر کہتے یَا اِبْنِیْ صُوْرَۃً وَّاَبِیْ مَعْنًی تو اس سے اپنے آپ کو تسلّی دیتے آپ کی کنیت "ابوالبشر" ﷺ "اوّل الانبیاء" ہے اور حضور کی کنیت "ابوالارواح" ﷺ "آخر الانبیاء" ہے۔

○ دُرُود شریف ابراہیمی میں کَمَا کا تقاضا مُشارکت فِی الوَصف ہے. حضرت ابراہیم علیہ السّلام پر تجلّی جمالی تھی. اور حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام پر تجلّی جلالی۔ اِسی وجہ سے دُرُود پاک کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبرَاهِیمَ فرمایا گیا نہ کہ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی مُوسیٰ۔ اَللّٰہ تعالیٰ نے اپنے خلیل اور حبیب پر تجلّی جمالی اُن کے مراتب اور مقامات کے مُطابق وارد کی۔ سیّدنا مُحمّد رَسُولُ اللّٰہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا مرتبہ سیّدنا ابراہیم خلیل اللّٰہ علیہ السّلامُ سے بُلند اور برتر ہے اَللّٰہ عزَّ اسمُہٗ کی یہ مطلُوبہ صلوٰۃ بھی اِس صلوٰۃ ابراہیمی سے کامل تر ہے۔ فافہم

حدیثِ نبوی :- بروایت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ ط " فقال الامام احمد فی مسندہٖ "

اِذَا صَلَّیْتُم فَسَلِّمُوا عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ط	جب تم صلوٰۃ بھیجو تو انبیاء و رُسل پر بھی سلام بھیجو۔

☆ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسُولَ اللّٰہ " صلی اللہ علیک وسلم " کَیْفَ نُصَلِّی عَلَیْكَ اِذْ نَحْنُ صَلَّیْنَا فِی صَلوٰتِنَا ط تو آپ نے درُود شریف[ع۱] ابراہیمی ارشاد فرمایا۔ یہ درُودِ ملّت، ماثُورہ وغیر ماثُورہ میں سب سے افضل ہونے کی بناء پر نماز کے لیئے مُختص ہے۔ اِس کے علاوہ بھی حدیث صحیحہ کثیرہ میں مُختلف صیغوں اور مُختلف الفاظ سے درُود شریف مروی ہیں. جو سب اِنہی منقُولہ روایات کے تتبّع میں تالیف ہُوئے " تَعظِیمًا لِنَبِیِّہٖ وَتَنوِیمًا لِشَانِہٖ ط

(۳) درُود شریف اَولیاءِ نقشبندیہ مجدّدیہ اَفَاضَ عَلَیْنَا اَنْوَارَھُمْ مَعَ فُیُوضِھِمْ :-

☆ قُدوۃُ السَّالِکینَ الاخیار، زُبدۃُ المقرّبینَ الابرار، قطبُ الاقطاب جہانیاں مآب[ع۲]، مظہر

ع۱ محبّت اور خُلّت کو آپس میں ایک خاص مُناسبت ہے جو اس تشبیہہ سے ظاہر ہے. حضرت خلیل اللّٰہ علیہ السّلامُ کی اولادِ پاک حضرت اسحاق علیہ السّلامُ سے ستّر ہزار انبیاء معہ اُن کی اُمّتوں اور حضرت اسمٰعیل علیہ السّلامُ کی اولاد، تا قیامت اُمّتِ مُسلمہ، ملّتِ بیضآء ہے۔ یہ سب حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی اُمّت میں داخل ہیں۔ اِس درُود شریف ابراہیمی کی ابتداء اَللّٰھُمَّ سے ہے جو اسمِ ذات ہے معہ جمیع صفاتِ الٰہیہ یا اَللّٰہُ الَّذِیْ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنیٰ اِمیم سے اشارہ ہے مُحمّد " صلی اللہ علیہ وسلم " جو ذات اور جمیع صفاتِ الٰہیہ کے مظہر ہیں یہ درُود شریف لفظاً و صیغۃً احکم الحاکمین کا فرمُودہ ہے۔ لہٰذا یہ درُود شریف اپنی جامعیّت میں تمام درُودوں میں الفاظ کے لحاظ سے افضل، اکمل و اجمل ہے اور معنیٰ کے لحاظ سے اَذکیٰ، اَبہیٰ و اَشہیٰ ہے اور فوائد کے لحاظ سے اعظم اطیب و احسن ہے اور ملّت اور اُمّت کے تمام مومن مُتّقی افراد کو شامل ہے۔ یہ دُرُود شریف عطیہ خُداوندی ہے۔

ع۲ یہ القاب شیخ محقّق علی الاطلاق، برکۃُ النّبیّ فی الہند، شاہ عبدالحق المحدّث الدہلوی علیہ الرحمۃ نے "اخبارُ الاخیار فی اسرارِ الابرار" میں تحریر فرمائے۔ جو اُنکے فیضانِ مُجدّدی سے مُستفیض ہونے کا بلا اختلاف بیّن ثبوت اور عقیدت کی واضح دلیل ہیں ۱۲ منہ؛

تجلّیاتِ الٰہی، مصدرِ برکاتِ لامتناہی امام ربّانی مجدّدِ الفِ ثانی الشیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا یہ فرمودہ درود شریف ہے جو منبعِ فیوض و برکات ہے۔ تمام درودوں میں اسمِ اعظم کا درجہ رکھتا ہے۔ بارگاہِ رسالت کا منتخب شدہ اور پسندیدہ ہے۔ اِس سلسلۂ عُلیا کی ہدایت میں دوسروں کی نہایت درج ہے کہ اس درود شریف سے قربِ مصطفوی اُن کے نصیبہ میں لکھ دیا گیا ہے چونکہ اولیاءِ نقشبندیہ مجددیہ نفعنا برکاتھم العالیۃ کا مجاہدہ او وظیفہ یہی درود شریف ہے جس سے پہلے ہی روز قربِ محمدی " صلی اللہ علیہ وسلم " سے نواز دیا جاتا ہے اِس درود شریف پڑھنے والے کی تربیت رُوحِ اقدس " صلی اللہ علیہ وسلم " سے ہوتی ہے یا وُہ زیرِ تربیت خضر علیہ السلام دے دیا جاتا ہے۔ بدیں وجہ یہ درودِ خضری کے نام سے بھی موسوم ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ط

(۴) دلائلُ الخیرات مؤلفہ، ابوعبداللہ السید محمد بن سُلیمان الجزولی شاذلی قدس اللہ سرہٗ العالی

☆ آپ صاحبِ خوارقِ عجیبہ، کراماتِ غریبہ، اور مناقبِ عظیمہ، مناصبِ فخیمہ کے حامل تھے۔ زہر سے آخر غال "فاس"، میں فجر کی نماز میں سجدہ کی حالت میں شہید ہوئے، ستتر سال بعد آپ کے جسدِ خاکی کو سوس (بحرِ اعظم افریقیہ) سے نکال کر ریاضُ العروس (لیبیا) "مراکش"، میں منتقل کیا گیا جسم بالکل تر و تازہ پایا اور قبر سے مشک کی خوشبو آ رہی تھی۔ " نقلہ العلامۃ الفاسی فی مطالع المسرات "

وظیفہ :۔ دلائلُ الخیرات ہفتہ کے سات دنوں میں منقسم ہے ہر روز کا علیحدہ علیحدہ حزب ہے۔ تقریباً چھ سَو سال سے اولیاءِ عظام، علماءِ کرام اور صاحبانِ علم و عرفان و اہلِ دانش و بینش کا وظیفہ ہے اور فیض کے حصول کا ذریعہ۔ اِس کے اتنے فضائل و برکات ہیں۔ جن کا حصر کرنا عقلِ انسانی کی رسائی سے باہر ہے۔ صاحبِ مجاز کی اجازت سے پڑھا جاتا ہے۔ اِس وظیفہ میں دو امر لازمی ہیں۔ "اطاعت[1] اور تلاوت" کلامِ پاک کے بعد روزانہ پڑھا جائے۔ اس کے بغیر کماحقہٗ انوار و فیضانِ درود شریف کا حصول ناممکن ہے۔ اِذْ لَیْسَ فَلَیْسَ اگر یہ نہیں تو وُہ بھی نہیں۔ یعنی شرط کے مفقود ہونے سے جزاء مرتب نہیں ہوتی۔

---

[1] مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ○ (سورۃ النساء ۸۰) اللہ سُبحانہٗ نے رسُولِ پاک کی اطاعت کو عین اپنی اطاعت فرمایا اِس میں کوئی فرق نہیں۔ ثَبَّتَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَلٰی اَطَاعَۃِ الرَّسُوْلِ الَّتِیْ ھِیَ عَیْنُ اَطَاعَۃِ اللّٰہِ فقط "عزّوجلّ فصلی اللہ علیہ وسلم" ط ۱۲ منہٗ

○ **سببِ تالیف** :۔ آپ نے فیضِ عظیم اور معرفت فخیم سے وافر حصہ پایا اور آپ سے بڑی بڑی کرامات اور خوارقِ عادات ظاہر ہوئیں۔ آپ ایک مرتبہ ملک بربر مراکش میں سیر فرماتے ہوئے فاس پہنچے۔ وہاں ظہر کی نماز کا وقت آخر ہونے لگا۔ لیکن وضو کے لیئے پانی ندارد، بسیار جستجو سے ایک کنواں ملا۔ لیکن اس میں رسی اور ڈول نہیں۔ آپ بہت پریشان ہوئے اتنے میں ساتھ کے خیمہ سے ایک آٹھ سالہ لڑکی نکلی۔ اس نے کہا شیخ کیا بات ہے؟ فرمایا میں محمدؐ بن سلیمان الجزولی ہوں وقتِ نماز تنگ ہے اور پانی ندارد۔ لڑکی نے کنوئیں میں اپنا لعاب دہن ڈالا تو پانی یکدم جوش میں آگیا اور کنارے سے بہنے لگا۔ وضو کیا اور نمازِ ظہر ادا کی اور آپ سیدھے لڑکی کی جھونپڑی میں گئے اور فرمایا اے بیٹی[1] تجھے خدا کی قسم۔ جس نے تجھے پیدا کیا اور تم کو اللہ و رسول اللہ عزّ وجلّ وصلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دیتا ہوں۔ جن کی شفاعت کی تو امیدوار ہے۔ مجھے بتا یہ مرتبہ تجھے کیسے ملا۔ لڑکی نے کہا اگر تم اتنا بڑا واسطہ نہ دیتے تو کبھی نہ بتاتی۔ میں ایک درود شریف کا ورد کرتی ہوں۔ اس نے مجھے وہ درود شریف بتایا تو یہ درود شریف سبب بنا "دلائل الخیرات مرتب کرنے کا"۔ شیخ نے وہ درود شریف بمطابق سنّت اللہ اس میں پوشیدہ کر دیا۔ جیسے ربّ کریم نے شانِ ستاری سے لیلۃ القدر کو آخری عشرہ رمضان المبارک کی راتوں میں پوشیدہ کر دیا ہے اور اولیاء کرام کو اپنے رداء رحمت میں چھپا رکھا ہے۔ تاکہ تلاش کی جد و جہد سے مزید مورد الطاف بنیں۔

☆ **اجازت نامہ** :۔ سلخ ماہ ذوالحجہ ۱۳۷۸ء ہجری المقدسہ حج بیت اللہ شریف کے بعد حاضری، "بلدۂ امینہ"، قبلۂ عالم شیخ الدلائل[2] حجۃ الخلف ۱۹۵۷ء، بقیۃ السلف حضرت محمد یوسف

---

[1] یہ رجال الغیب کی بیٹی تھی۔ فجزاھا اللہ تعالیٰ عنّا وعن سائر المسلمین اھل السنۃ والجماعۃ احسن الجزاء فی الدارین۔ط اولیاء کرام سے کشفی، الہامی طور پر یا محسوسات قلبی سے یہ اشارہ ملتا ہے۔ کہ بچی کا صلوٰۃ البشیر یہ ہے۔ "واللہ اعلم ورسولنا" اللھم صلّ علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد صلوٰۃ دائمۃ مقبولۃ تؤدی بھا عنّا حقہ العظیم۔ط

[2] محرر السطور غفر لہ المولی الغفور کو وصیت کی کہ دلائل الخیرات کا ایک ایک ختم شریف کعبۃ اللہ حطیم شریف یا طواف اور مدینہ منورہ میں ریاض الجنۃ ضرور کرنا۔ غافل نہ ہونا۔ الحمد للہ اس ناچیز کا اس پر عمل رہا اور فوائد ظاہری و جسمانی سے مالامال ہوا۔ درود شریف کی محبت سے قلب لبریز رہا۔ یہ طریقہ اجلہ اولیاء کرام سے منقول اور مقبول ہے۔ بتبرکۃ صاحب الصلوٰۃ والسلام، علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ط "محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی"

م

باشلی اَدَامَ اللہُ فیوضہم نے دلائل الخیرات کی اجازت سے نوازا اور سند مرحمت فرمائی ہ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا الْكَرِيْمِ الرَّؤُوْفِ الرَّحِيْمِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ ط وَاتَّبِعْنَا سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ بِحَقِيْقَةِ الْمُتَابَعَةِ الْمَرْضِيَّةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ عَلٰى صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالْبَرَكَةِ وَالتَّحِيَّةِ وَعَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ الْاَعْلَامِ وَالرُّسُلِ الْعِظَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ الْكِرَامِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ الْاَطْهَارِ وَاَصْحَابِهِ الْاَبْرَارِ وَعَلٰى جَمِيْعِ اَتْبَاعِهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامِ ط بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

(۵) **درود تاج** :- " امام الطریقت الشیخ السید ابوالحسن شاذلی نَوَّرَ اللہُ مَضْجَعَہٗ " ط

☆ آپ مستور اولیاء عظام سے تھے۔ الشیخ شاذلی کا فیضان اور عرفان اسکندریہ مصر، یمن تونس عرب و عجم کے چپّہ چپّہ پر پھیلا صحرائے عیذاب اُن کے عرفانی انوار سے تاباں ہوگیا اور قلوب منوّر ہو گئے۔ آپ مراکش میں قیام پذیر رہے۔ آپ نے یہ درود شریف تاجدارِ اقلیم نبوّت و رسالت " صلی اللہ علیہ وسلم " کی حضوری میں مُترتّب کر کے پیش کیا۔ عرض کیا۔ عَلَيْكَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللہِ ط اس درود شریف کی منظوری عطا فرمایئے تاکہ یہ اولیاء کے " ایصالِ ثواب[۱] " کے وقت پڑھا جائے تو آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے اُسے منظور کر کے فرمایا اے ابوالحسن! تجھے قیامت کے روز ایک لاکھ میرے اُمتی کی شفاعت کا حق دیا گیا ہے کہ تو اخلاص اور محبّت سے مجھ پر بکثرت درود شریف بھیجتا ہے۔

○ یہ درود تاج بہت بڑی فضیلتوں کا حامل اور جامع الصفات درود شریف ہے۔ یقیناً لاریب واقعی یہ تمام درودوں کا تاج ہے اور الشیخ شاذلی فرمایا کرتے ہمارے مربّی حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " ہیں اور یہ سب محض مواہبِ ربّی اور جذبِ الٰہی سے ہے کہ ہم نے جو کچھ پایا درود شریف " جو عشقِ رسول کا خزینہ اور معارفِ ایمانی کا گنجینہ ہے "۔ سے ہی پایا۔

وصال مبارک :- بحیرۂ احمر کے کنارے نمازِ فجر میں سجدہ کی حالت میں وصال ہوا۔

---

[۱] درود تاج میں تکبیر شدہ زائد القاب و صفات ہیں جو مؤلف نے مستند روایات سے لکھے۔ ان کے یاد کرنے اور پڑھنے سے مزید فوائد و فضائل اِن شاءَ اللہ حاصل ہونگے۔ وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ الْاَعْلٰی بِالصَّوَابِ ط

ہ شاہا قبول کن این تحفۂ گدا را

تین ماہ تک آپ سجدہ کی حالت میں بالکل صحیح و سلامت رہے جسمِ اطہر کو نہ مٹی نے کھایا اور نہ درندہ نے پھاڑا۔ آپ صاحب حزبُ البحر ہیں۔ جو عالمِ دُنیا میں اَولیاء کا وظیفہ ہے ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ط دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْقَرْضِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ط اِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ مَّحْفُوْظٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ط سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ط جِسْمُہٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَھَّرٌ مُّعَنْبَرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ ط شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی نُوْرِ الْھُدٰی صَدْرِ الْعُلٰی کَھْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ط جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِکَمِ ط وَاللّٰہُ عَاصِمُہٗ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُہٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُہٗ وَعَلَی السِّدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی مَقَامُہٗ وَقَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی مَطْلُوْبُہٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُہٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُہٗ وَالْمَوْجُوْدُ مَعْبُوْدُہٗ وَالْمَعْبُوْدُ رَبُّہٗ ط قِبْلَۃِ الْعَارِفِیْنَ کَعْبَۃِ الطَّآئِفِیْنَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ، شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ، خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ، رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ، اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَاحَۃِ الْعَاشِقِیْنَ، مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ، شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ، سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ طٰہٰ یٰسٓ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْیَتَمٰٓی وَالْمَسَاکِیْنِ ط سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ، نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ، اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ

؎ اصل نسخہ میں لفظِ عَلیٰ اور عِنْدَ سے آیا ہے۔ مُرتّب ط

عہ بیتُ المُقدّس کی تعمیر کی نگرانی میں سیدنا سُلیمان نبیُّ اللّٰہ علیہ السّلام کا کھڑے کھڑے وصال ہوگیا جب کہ آپ اپنے عصا مُبارک پر سہارا لئے کھڑے تھے۔ ایک سال تک نہ کسی جن و اِنس کو آپ کے وصال کا پتہ چلا اور نہ آپ کے جسمِ اطہر میں تغیُّر و تبدّل آیا اور نہ مٹّی وغیرہ نے کھایا اور پھر بحکمِ الٰہی آپ کے عصا مُبارک کو دیمک نے کھایا تو پھر پتہ چلا کہ آپ وصال فرما چکے ہیں۔ انبیاء و اصفیاء کے اجساد مُبارکہ محفوظ ہوتے ہیں۔ ترجمہ و تلخیص "پ ۲۲ سورۃ سَبَا آیت کریمہ ۱۴ "تفسیر نور العرفان" "۱۲ منہ، سلّمہٗ ربّہٗ سبحانہٗ ط

قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَمَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ ط الْمُزَيَّنِ
بِكُلِّ ذَيْنٍ الْمُنَزَّهِ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ وَّشَيْنٍ ط الْاَبْنَيْنِ الْكَرِيْمَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ
الْقَمَرَيْنِ النُّوْرَيْنِ الطَّيِّبَيْنِ الطَّاهِرَيْنِ جَدِّ الْمُطَهَّرَيْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ط
الْمُتَجَلّٰى بِتَجَلِّيَتَيْنِ قَالَ لَهٗ وَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ يَا نُوْرَ نُوْرِیْ "
"۳ بار"، وَيَا سِرَّ سِرِّیْ وَيَا خَزَانَ مَعْرِفَتِیْ اَفْدَيْتُ مُلْكِیْ عَلَيْكَ ط
كُلُّهُمْ يَطْلُبُوْنَ رِضَاءِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ ط سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَمَوْلَى
الثَّقَلَيْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ نُوْرٌ مِّنْ
نُوْرِ اللّٰهِ ط "۳ بار"، يَاۤ اَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ ؎

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهٖ

وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ط

(٦) صَلوٰۃ مُنْجِیَہ :- اَلشَّیخ صالح موسیٰ ضریری قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْزِ ط "افضل الصلوات الی سید السادات"

☆ فرمایا۔ میں سمندر میں سفر کر رہا تھا۔ ہمیں طوفان شدیدہ نے آن گھیرا۔ جہاز ڈوبنے لگا اور طوفانِ بادوباراں سے بچنے کی بظاہر کوئی صورت نہ رہی لوگ انتہائی پریشان اور مایوس ہو گئے اور کہرام مچ گیا تو میں نے فوراً حضور "ﷺ" کی طرف رجوع کیا تو اچانک مجھ پر غنودگی اور غشی طاری ہوئی۔ میری آنکھ لگ گئی تو اس حالت میں غلاموں کو نہ بھولنے والا آقا "ﷺ" نے جلوہ گری فرمائی اور مجھے زیارت ہوئی تو آپ "ﷺ" نے یہ دُرود شریف ۳۱۳ بار (بتعداد صحابۂ بدر) پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ جب میں بیدار ہُوا تو میں نے جہاز والوں سے اپنا خواب بیان کیا۔ ہم نے ابھی تعداد بھی پوری نہ کی تھی کہ ربِّ اکبر جَلَّ شَانُہٗ نے طوفانی لہروں

نوٹ :- دُرود تاج شریف پڑھنے کا مقام مدینہ منوّرہ باب جنّت البقیع کے اندر، قدوم میمنت کی طرف مہبطِ جبرائیل مینار کے نیچے ہے۔ یہاں ادباً و تعظیماً کھڑے ہو کر یہ دُرود شریف پڑھنے سے قلب کے انوار کھلتے ہیں۔ اور بہت لُطف آتا ہے کہ حضور "ﷺ" کی حضوری میں غلام حاضر ہو کر سلام عرض کر رہا ہے۔ یہ کتنا بڑا شرف ہے۔ اور وہاں مکّہ معظّمہ جبلِ رحمت پر غارِ حرا میں ایک گھڑی کے مراقبہ سے وہ کشائشِ قلبی اور انشراحِ صدر ہوتا ہے جو بیس۲۰ سال کے مجاہدہ میں میسّر نہیں آتا۔ ۱۲ منہ،

کا رُخ پھیر دیا اور ہم بخیر و خوبی منزل پر پہنچ گئے۔ جن لوگوں نے اسے وردِ زبان اور حرزِ جان بنایا اُنھوں نے ہمیشہ اِسے ایمان افروز، رُوح پرور بابرکت اور شفا بخش پایا۔ فتوحاتِ غیبیہ۔ قضاءِ حاجات۔ حلِّ مشکلات اور ردِّ بلیّات میں اکسیر ہے اور اس کی تاثیر مُسلّم اور مشہور ہے۔ صدیوں سے اُمتِ مُسلمہ کے لیئے دینی و دُنیوی اُمور میں کافی وافی اور شافی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا "عِنْدَكَ" اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ [۱]

○ یہ دُرود شریف بذاتہٖ مُغیثُ الملوین" صلی اللہ علیہ وسلم" کا عطا کردہ ہے۔ اس دُرود شریف کے بے حد و حساب دینی و دُنیاوی فوائد ہیں اِس کے فیوض و برکات لکھنے سے قلم قاصر ہے۔ اس کی تعداد ۳۱۳ مرتبہ "بمطابق تعدادِ رُسل عظام علیہم السّلام پڑھے کَمَا لَا یَخْفٰی اَھْلُ النَّظَرِ" روضۃ الاحباب۔

(۷) دُرُودِ لکھی شریف۔ "واقفِ اسرارِ معنوی سُلطان محمود غزنوی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ الْقَوِیّ"

☆ سُلطانِ وقت روزانہ ایک لاکھ مرتبہ دُرود شریف پڑھتے تھے اور سارا وقت اسی میں مشغول رہتے۔ جس سے نظامِ سلطنت میں خلل آنے لگا۔ تو حضور، نبیِّ کریم، رؤفٌ رّحیم، صاحبِ خُلقِ عظیم "صلی اللہ علیہ وسلم" کو فتورِ سلطنت کب گوارہ تھا۔ آپ نے خواب میں جمالِ جہاں آراء سے نوازا اور فرمایا یہ دُرود شریف بعد نمازِ فجر ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ تو اس کا ثواب لاکھ ملے گا اور میری محبّت کامل ہوگی۔ بنا بریں یہ دُرود لکھی کے نام سے موسوم ہُوا۔

[۱] یہ دُرود شریف عرش کے خزانوں سے ایک خزانہ ہے۔ قبولیت میں بجلی سے بھی زیادہ تیز، اکسیرِ اعظم، تریاقِ اکبر ہے۔ یہ اچانک مُصیبت یا حاجت کے لئے آدھی رات تاریکی میں ننگے سر کھڑا ہو کر باجازت صاحبِ مجاز پڑھے۔ کہ خودرو پودہ پتّے لاتا ہے پھل پھول نہیں ۔ نسخہ سُہیلیہ میں عِنْدَكَ بھی آیا ہے۔

☆ سرتاجِ اولیاء سیدنا داتا گنج بخش مخدوم علی ہجویری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ دُرود شریف بہت پسند تھا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے اِذن سے اپنے عقیدت مندوں کو یہ وظیفہ فرمایا کرتے۔ دربارِ عالیہ میں اس دُرود شریف کے پڑھنے سے آپ کی رُوح خوش ہوتی ہے اور ایسی توجہ فرماتے ہیں کہ قاری کی مُراد بہت جلد پوری ہو جاتی ہے ۱۲ منہ غفرلہٗ

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ط

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ ط

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ ط

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ ط

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ شَيْءٍ ط

صَلَوَاتُ اللهِ تَعَالٰى وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَاَنْبِيَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجَمِيْعِ الْخَلَائِقِ وَعَلٰى سَيِّدِنَا سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ وَشَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ سَيِّدِنَا حَبِيْبِنَا

؎ یہ درُودِ پاک بروز جمعۃُ المبارک بعد طلوعِ فجر سات بار بلاناغہ پڑھے شہنشاہی کرے۔ الغم

بقیہ حاشیہ

☆ صحابۂ بدر اور نسبتِ عددی میں اسرارِ الٰہیّہ :- اسمِ پاک صاحبِ لولاک محمدؐ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے عدد باعتبارِ بسط و تکسیر بحسابِ ابجد ۳۱۳ ہیں موافق تعداد مرسلین عظام عَلَیْہِمُ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ، مثلاً پہلے مٓ کو باعتبارِ بسط و تکسیر کے لکھیں تو مٓ کی یہ صورت مٓ ۴۰ ی ۱۰ م ۴۰ بنتی ہے۔ حٓ بلا تکسیر ۸ عدد اور دوسری مٓ مُشدّد ہے۔ ان تینوں میموں کے ۳ × ۹۰ = ۲۷۰ عدد ہوتے اور دال کے اس اعتبار سے ۳۵ عدد تو مجموعہ عدد ۳۱۳ ہوتے۔ یہ تعداد ہے صحابۂ بدر کی جن کو اسمِ محمّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ۳۱۳ رسُولوں کا "پرتو" مظہر بنا دیا۔

☆ صَلوٰۃً تُنْجِیْنَا کو مطابقت عددی کی بناء پر ایک دور میں ۳۱۳ بار پڑھے نہ زیادہ نہ کم فافہم ط

وَبِفَضْلِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَنْ تَلْمَحَنِيْ بِلَمْحَةِ اَهْلِ الْبَدْرِ تَنْفَحَنِيْ بِنَفْحَاتِهِمْ وَبِحَقِّهِمْ اَغِيْثُوْنِيْ بِنَفْحَةٍ وَّ بِلَمْحَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط يَا اَصْحَابَ الْبَدْرِ اَنْتُمُ النُّجُوْمُ فِي الْاِهْتِدَاءِ وَاَنْتُمُ الرُّجُوْمُ عَنِ الْاَعْدَاءِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحٰبِهٖ هُمْ اَصْحَابُ الْقُبُوْرِ وَبَدْرِ الْبُدُوْرِ وَسَلَّمْ ط

☆ ۲۳ سالہ دورِ نبوّت کا چار یار کی نسب میں عددی راز :- نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے نسبِ پاک سے خلیفۂ اوّل ساتویں، خلیفۂ دوم ناویں، خلیفۂ سوم پانچویں، خلیفۂ چہارم دوسری پُشت میں جا کر ملتے ہیں تو یہ ۲۳ عدد ہوتے اور بحسابِ ابجد مٓ محمّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے عدد ۴۰ ظہورِ نبوّت "مُبتداء" اور ختمِ نبوّت "منتہا" کا لطیف اشارہ ہے۔ جملہ واقعات عالم مخفیہ غیبیہ کی تخریج کا راز اسم محمّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ میں مُضمر ہے۔ حقیقت ہے کہ سیّدِ لولاک کا اسمِ پاک سِرٌّ مِّنْ اِسْرَارِ اللهِ ہے اور دُرُود شریف سے یہ سربستہ راز منکشف ہوتا ہے۔ ۱۲ رسَلَّمَہٗ رَبُّہٗ سُبْحَانَہٗ ط

☆ بفرمانِ امام ربّانی سرکار مُجدّدِ الف ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی دُرُود شریف بھی سِرٌّ مِّنْ اِسْرَارِ اللهِ ہے۔ المؤلّف ط

اَلسّلام اے میم ح اور میم دال　　　اَلسّلام اے بے نظیر و بے مثال

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَ
طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرّٰحِمِيْنَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا دَائِمًا اَبَدًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ط وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط

(۸) **دُرُود نُور شریف** :۔ علامہ یُوسُف نبہانی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

☆ یہ دُرُود شریف نُور، اور الفاتحہ دونوں ایک ہیں۔ اولیاء شاذلیہ کا محبوب وظیفہ اور نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات نُور سے خاص نسبت رکھتا ہے۔ یہ دُرُود شریف کرامات کے دو چمکدار اور تابدار موتی ہیں اور قلب کو مُنوّر کرنے میں لاثانی ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ
الْاَسْرَارِ وَسَيِّدِ الْاَبْرَارِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ط

(۹) **صَلوٰۃُ التکریم والتعظیم** :۔ اَلشیخ ابُوعبداللہ سَنوسی علیہ الرحمۃ سے منسوب ہے۔

☆ یہ دُرُود شریف حقِّ غُلامی اور حقِّ تعظیم کی ادائیگی کے لئے مُجرّب ہے اور جامع مانع دُرُود شریف ہے۔ یہ دُرُود شریف اخصُّ الخاص ہے اِس کی ابتداء بھی اور اختتام بھی اسمِ گرامی محمّد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتا ہے اور درمیان حلقہ میں غُلام اور اُس کی آرزو ہے۔ یہ اپنی جامعیت میں بے مثل ہے اور محبّت محبُوب کا مَظہر ہے اور اَنگِنت فوائد کا حامل ہے ۔ ؎

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلوٰةً تُكْرِمُ بِهَا مَثْوَاهُ وَتُشَرِّفُ بِهَا عُقْبَاهُ
وَتُبَلِّغُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنَاهُ وَرِضَاهُ هٰذِهِ الصَّلوٰةُ تَعْظِيْمًا
لِحَقِّكَ يَا سَيِّدَنَا مُحَمَّدُ ط

(۱۰) **دُرُودِ فضیلت** :۔ امام محیُ السُّنّۃ ابُوشامہ نووی علیہ الرحمۃ نے اذکار میں ذکر کیا۔

؎ یہ دُرُود شریف درجۂ جامعیّت میں اکمل واجمل ہے اور مرتبۂ محمّدیّت میں اَزہر و اَبہر ہے ۔ ۱۲ منہ عُفِرلہٗ ط

عـ۱ دلائلُ الخیرات شریف کا یہ دُرُود شریف خواب میں فقیر عُفیَ عنہٗ کی زُبان پہ جاری ہُوا اور اشارہ ہُوا۔ اِس کو تحفہ میں لکھنا کہ رضاءِ الٰہی کا ذریعہ ہوگا۔ اَللہ جَلَّ شانُہٗ اس خواب کی تعبیر کو بیداری عمل سے ظاہر فرمائے آمین یارب العٰلمین ط ۱۲ منہ نوّر اللہ قلبہ بنُورِ الصّلوٰۃ والسّلام ط

☆ یہ تمام درُوودوں سے افضل درُود شریف ہے کہ اِس کی روایت صحیحین مسلم و بخاری سے ہے۔ اور یہ خصوصاً جمعۃ المبارک کے لیئے ہے اور بے شمار فضائل و فوائد کا حامل ہے۔ ۵

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّاتِهٖ وَاَھْلِ بَیْتِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

(۱۱) درُود ہزارہ شریف :۔ سیّدی قطبُ الکامل الشیخ عبدُ القادر جیلانی قدّس سِرّہٗ الرّحمانی ط

☆ یہ اوٗلیاءِ قادریہ کا محبُوب وظیفہ ہے۔ قلب کی صفائی کے لیئے مجرّب ہے ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

(۱۲) درُودِ شفاعت :۔ "امام شعرانی نے کشفُ الغمّہ میں نقل کیا۔"

☆ فرمایا۔ رسُولُ اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم" نے اگر تم مجھ پر درُود شریف بھیجو تو یُوں کہو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ط تو اُس پر میری شفاعت واجب ہو گئی۔

(۱۳) درُود شریف زیارت :۔ شارحین نے ابنِ فاکہانی سے لکھا ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِهٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِهٖ فِی الْقُبُوْرِ وَآلِهٖ وَسَلِّمْ ط

☆ فرماتے ہیں میں نے اُسے سونے سے پہلے پڑھا اور آزمایا۔ رسُولُ اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم" کا چہرۂ مبُارک چاند میں دیکھا اور آپ کا خطاب سُنا۔ زیارت کے لیئے سریعُ الاثر ہے۔ اور محبُوب ربِّ العٰلمین کی جاہ کے طُفیل سوٗال کرتا ہوں۔ کہ وُہ باقی اِس درُود شریف کے انعامات جن کا حدیث پاک میں وعدہ ہے" مجھے عطا فرمائے۔

(۱۴) درُود صدقہ :۔ جس کے پاس صدقہ دینے کا کچھ نہ ہو تو وُہ یہ درُود شریف پڑھا کرے بے شک یہ پاکیزگی میں بُلند تر ہے۔ اور اُس کو سیری نہ ہو گی جب تک وُہ جنّت میں نہ پہنچ جائے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلٰی

۵۔ جمعۃُ المبارک کو بعد از نمازِ عصر بساعتِ اجابت ۱۱ بار پڑھے۔ اس روز حجاب دور ہو جاتے ہیں ۲ رمنہ غفرلہٗ ۷

اَلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ط

(۱۵) **دُرُودِ مفتاحُ الجَنَّۃ**:۔ قُطبُ الکبیر، بدرُالاساتذۃِ الشّہیر مُحمّدِ البکری نوّرَاللہ مضجعَہٗ

☆ جو شخص اس دُرُود شریف کو زندگی بھر میں صرف ایک بار پڑھے گا۔ اگر وہ دوزخ میں[علہ] ڈالا جائے تو مجھے قیامت کے روز اللہ کے ہاں اُس کی جناب میں پکڑ لے یہ دُرُود شریف مُبتدی مُتوسّط اور مُنتہی کے لئے مُفید ہے اور بہت سے عارفین نے اس کے اسرار و عجائب بیان کئے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ حجابِ قلبی کُھل جاتے ہیں اور وہ انوار حاصل ہوتے ہیں جن کی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے "صَلٰوۃُ الزَّاہِرَۃ علٰی سیدِ الدُّنیا والآخِرَۃ ط"۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ النَّاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ الْهَادِیْ اِلٰی صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِیْمِ ط صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِیْمِ ط

(۱۶) **دُرُود العِزّت**:۔ ایک شخص حضور "ﷺ" کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اُس نے عرض کیا السّلامُ علیکم یا اَھْلَ الْعِزِّ الشَّامِخِ وَالْکَرَمِ الْبَاذِخِ ط نبیِّ کریم "ﷺ" نے اُسے اپنے اور سیّدنا ابُوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ کے درمیان

علہ ہر کہ باشد حاملِ "صلوٰۃ" مدام — آتشِ دوزخ بوَد بروے حرام

☆ آپ بحرِ معارفِ الٰہیہ، مُتبعِ سُنّتِ نبویہ، عظیم المرتبت ولی کامل اور ہمہ وقت حضور "ﷺ" کے حضوری تھے آپ زندگی بھر کبھی بے وُضو نہ ہوئے اور ہمہ وقت حکمِ رسُول اللہ "ﷺ" کے لئے مُنتظر اور مُستعد رہتے باجازت بارگاہِ رسالت "ﷺ" میں سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ نے آپ کے سر پر دستار باندھی۔ آپ کا کلام عجائب مخفی اسرار کا خزینہ ہوتا ایک مرتبہ قافلہ والوں نے الشیخ محمّد البکری قدّس سرّہ اللہ اسرارہ الملکوتی کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ حضور آپ کا غلام مُرید شہر کے بلوا میں مارا گیا ہے۔ آپ معاً مُراقب ہوئے تو کچھ دیر بعد سر اُٹھایا اور فرمایا نہیں میرا مُرید زندہ ہے کیونکہ میں نے ساری جنّتیں دیکھی ہیں اُسے کہیں نہیں پایا عرض کیا حضور دوزخ میں؟ فرمایا میرا مُرید دوزخ میں نہیں جاسکتا کہ میرے سب مُرید یہ دُرُود شریف پڑھتے ہیں اور پھر وہ چند دنوں بعد واپس آ گیا۔ آپ فرمایا کرتے۔ کہ جسم کی سلامتی قلّتِ طعام میں اور رُوح کی سلامتی ترکِ آثام "گناہ کے ترک" میں اور دین کی سلامتی صلوٰۃ بر خیر الانام "ﷺ" میں ہے۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ ط"

بٹھایا۔ حاضرین نے پوچھا یا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" یہ کون ہے فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ یہ شخص مجھ پر وُہ درود شریف پڑھتا ہے۔ جو کسی نے آج تک نہیں پڑھا۔ سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا وُہ کیسا درود شریف ہے تو رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا جس کسی نے یہ درود شریف پڑھا اُس نے اپنے اوپر رحمت کے ستّر دروازے کھول لئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضَآءً وَّلِحَقِّہٖ اَدَآءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ ط

(۱۷) **درودِ سعادت**:۔ "الحافظ ابُو نُعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی" علیہ الرحمۃ نے حلیہ میں نقل کیا۔

☆ رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا۔ جس نے یہ درود شریف پڑھا ستّر ہزار فرشتے ساری عُمر اُس کا ثواب لکھتے رہیں تو ختم نہ ہو۔ اور جب تک اُس کی بخشش نہ ہو جائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ اللّٰہُ عَنَّا سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ ط

(۱۸) **درودِ افضل**:۔ "الشیخ ابوالخیر حافظ شمس الدین سخاوی علیہ الرحمۃ نے القول البدیع میں لکھا ہے"

☆ اگر کوئی شخص قسم کھالے کہ میں سب سے افضل درود شریف پڑھوں گا تو وُہ یہ درود شریف پڑھے کہ یہ لفظاً و معناً کامل اور مکمل درود شریف ہے۔

اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھُوَ اَھْلُہٗ ط

(۱۹) **درودِ رحمت**:۔ "قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ نے "الشفا بتعریف حقوق المصطفٰے" میں تحریر کیا ہے"

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ یَغْبِطُہٗ بِہِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ ط

☆ پس اُسے مولائے کائنات علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فیضان پہنچتا ہے اور وُہ آپ کی

زیرِ تربیت و کفالت ہو جاتا ہے۔

(۲۰) درُودِ کامل :۔ "امام الانام ابُو حامد حُجۃ الاسلام محمد بن محمد الطوسی الغزالی قدس سرہٗ العالی" ط

☆ آپ نے اپنی تصنیفِ لطیف "احیاءُ العلوم" میں لکھا ہے کہ یہ کامل، مکمل اور اکمل درُود شریف ہے۔ اِس کی کاملیت اَظۡہَرُ مِنَ الشَّمۡس ہے کہ امام الغزالی کو بارگاہِ مُوسیٰ علیہ السلام بطورِ "عُلماءُ اُمّتی" پیش کیا گیا۔ آپ مقبول ترین اَوۡلیاءِ اُمت سے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوۡنُ لَکَ رِضَآءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَآءً وَّ اَعۡطِهِ الۡوَسِیۡلَۃَ وَ ابۡعَثۡهُ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدَا الَّذِیۡ وَعَدۡتَّهٗ وَاجۡزِ عَنَّا مَا هُوَ اَهۡلُهٗ وَاجۡزِهٖ اَفۡضَلَ مَا جَازَیۡتَ نَبِیًّا عَنۡ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلَیۡهِ وَعَلٰی جَمِیۡعِ اِخۡوَانِهٖ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیۡقِیۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیۡنَ یَا اَرۡحَمَ الرّٰحِمِیۡنَ ۝

(۲۱) صَلوٰتُ السَّعادت :۔ "علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے لکھا"

☆ یہ ایک درُود شریف برابر چھ لاکھ کے ہے اور سعادت مندی کی علامت ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیۡ عِلۡمِ اللّٰهِ صَلٰوۃً وَّ سَلَامًا بِدَوَامِ مُلۡکِ اللّٰهِ ط

(۲۲) صَلوٰۃ ماہی :۔ ایک روائیت میں ہے صحابہ کبار نے سمندر سے ایک مچھلی پکڑی اور چاہا کہ کھانا تیار کر کے صاحبِ الصَّلوٰۃِ والسَّلام کی خدمت میں پیش کریں گے۔ کافی دیر تک آگ پر چڑھا کر پکاتے رہے لیکن وُہ پک نہ سکی تو اُسے ایک طباق میں رکھ کر اُوپر سرپوش سے ڈھک کر بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کر دی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا اے میرے صحابہ کرام! یہ تو قیامت تک بھی نہ پک سکے گی اور اسے دُنیا کی آگ تو درکنار جہنم کی آگ بھی نہ جلا سکے گی کہ یہ وُہ مچھلی ہے جو روزانہ مجھ پر دُرود شریف پڑھتی ہے " بروائیت "، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مچھلی کی طرف اشارہ فرمایا تو وُہ زندہ ہو گئی اور زبانِ حال سے عرض کیا فِدَاکَ جِسۡمِیۡ یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیک وسلم میں ایک روز کنارۂ سمندر پر پھِتی کہ آپ کے ایک غلام نے بُلند آواز سے درُود شریف پڑھا تو مَیں نے محبّت کے ساتھ غور سے سُنتا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اس درود شریف کی برکت سے ربِ کریم نے تجھے دونوں جہانوں کی آگ سے محفوظ و مامون کر دیا۔ اور تو جنتی حوت ہے ۔ "درود شریف یہ ہے ۔"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْخَلَائِقِ وَاَفْضَلِ الْبَشَرِ وَشَفِیْعِ الْاُمَمِ یَوْمَ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی کُلِّ الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا بِرَحْمَتِکَ وَبِفَضْلِکَ وَبِکَرَمِکَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؕ

(۲۳) درودِ کوثر :۔ "سیدنا ابو علی خواجہ الحسن بصری قدس سرہٗ الجلی والخفی" ؕ [۱]

☆ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوضِ کوثر سے لبالب پیالے پیئے تو وہ یہ بزرگ ترین درود شریف پڑھا کرے ۔ خصوصاً عالمِ نزع میں پیاس سے محفوظ ہو ۔ ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضَاءِ نَفْسِکَ وَزِنَۃِ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ ؕ

(۲۴) درودِ مسرت :۔ "الشیخ عبد اللہ بن موسیٰ طرابلسی رحمۃ اللہ علیہ" ؕ

☆ آپ نے بیسوں شیوخ سے اخذ کیا ہے ۔ جنھوں نے اُس سے مدارج ولائیت پائے ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ مَلَأْتَ قَلْبَہٗ مِنْ جَلَالِکَ وَعَیْنَہٗ مِنْ جَمَالِکَ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مَّسْرُوْرًا مُّؤَیَّدًا مَّنْصُوْرًا

ـہ درود شریف کا لفظ لفظ آبِ حیات سے بڑھ کر آبِ کوثر کے گھونٹ ہیں ۔ جس سے محبت والا سرشار ہوتا ہے ۔

[۱] آپ جلیل القدر تابعی ہیں ۔ آپ کی والدہ ماجدہ سیدۃ ام المومنین اُمِ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خادمہ تھیں ۔ آپ نے ام المومنین کا دودھ بھی پیا ہے ۔ اور آپ فرمایا کرتے میرا ولائیت میں یہ مقام اور مرتبہ اُن دودھ کے قطرات کا صدقہ ہے ۔ آپ نے کثیر التعداد صحابہ عظام کی زیارت کی ۔ کسبِ فیض سیدنا علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الشریف کی صحبت میں رہ کر کیا ۔

وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ط

(۲۵) صَلوٰۃُ النُّوْرِ الْقِیَامَۃ : "سید احمد صاوی علیہ الرحمۃ الباری" ؒ

☆ قیامت کی ہر منزل قبر، حشر و نشر، میزان، پل صراط اور جنت کے دروازے تک تاریکیوں میں نور ہوگا۔ یہ ایک پتھر پر لکھا دیکھا ہے۔ جو من جانب اللہ تھا ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ ط

(۲۶) دُرُوْدُ الْعَطَاءِ:۔ "امام عارف باللہ الشیخ عبد الغنی النابلسی" علیہ الرحمۃ ط

☆ فرمایا۔ نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" پر صلوٰۃ وسلام کی تکرار بخار وغیرہ میں پیاس کے غلبہ کو زائل کر دیتی ہے پانی کی عدم موجودگی میں حج کے راستہ میں آزمایا۔ صلوٰۃ میں لفظ اسمِ جلالیہ نہ ہو یہ قیامت کی گرمی میں پیاس سے کفائیت کرے گا۔ درود شریف یہ ہے۔ "الطلعۃ البدریۃ علی القصیدۃ البدریۃ"

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْاَنَامِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمَبْعُوْثِ اِلَیْنَا بِالْحَقِّ الْمُبِیْنِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْاُمِّیِّ الْاَمِیْنِ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَشْرَفُ التَّسْلِیْمَاتِ عَلَی النَّبِیِّ الصَّادِقِ وَالرَّسُوْلِ الْمُؤَیَّدِ بِاَسْرَارِ الْحَقَائِقِ ط

(۲۷) درود کبریٰ :۔ الشیخ السید ابراہیم متبولی قدس سرہ القدسی "طبقات اولیاء"

☆ آپ ولائیت کبریٰ کے حامل تھے۔ آپ کا شیخ سوائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی نہ تھا۔ آپ اکثر خواب میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا دیدار کرتے اور اپنی والدہ ماجدہ سے بیان کرتے تھے اور پھر عالم بیداری میں دیدار ہوتا اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" سے مختلف معاملات میں مشورہ کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے میں نے حضرت شیخ احمد البدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑا صاحب فتوت نہیں دیکھا۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے مجھے ان کا بھائی بنایا۔" درود شریف یہ ہے " ؎

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا

مُحَمَّدٍ سَائِرِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهِمْ وَصَحْبِهِمْ اَجْمَعِيْنَ
وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ مَا مَضٰى وَتَحْفَظَنِیْ فِيْمَا بَقٰى ط

(۲۸) صَلٰوۃُ الجامعۃ :۔ اَلشیخ مجدد الدین المعروف نجم الدین صغری علیہما الرحمۃ کے خلیفہ تھے۔

☆ فرمایا۔ ایک دفعہ میں جنگل میں راستہ بھول گیا تو ناگاہ ایک صالح، خوبصورت، منوّر چہرہ بزرگ دیکھا۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر اپنے پاس بلایا۔ میں اُن کے ساتھ ہولیا۔ مجھے محسوس ہوا کہ آپ سیّدنا ابو العباس خضر علیہ السلام ہوں گے۔ تو میں نے پوچھا آپ کا اسمِ گرامی کیا ہے۔ فرمایا الیاس بن ہشام علیہ السلام میں نے اُن سے مخاطب ہو کر عرض کیا۔ تم نے میرے پیارے رسول اللہ کے محبوب سیّدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ فرمایا ہاں پھر میں نے عرض کیا۔ خُدا کے واسطے تم نے جو کچھ آپ کی زبان مبارک سے سنا ہے اور آپ کی زیارت سے سرور پایا ہے اس سے مجھے بھی حصۂ تنویر عطا کرو تو انھوں نے کہا میں روایت کرتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ جو کوئی یہ درود شریف پڑھے وہ ایسا پاک ہو جاتا ہے۔ جیسے کپڑا پانی سے اور فرمایا کہ درود شریف ہمیشہ وردِ زبان رکھنا کہ درود شریف رہبر راہِ گم گشتگاں راحت قلبِ عاشقاں اور سرمہ چشم سالکاں ہے۔ "درود شریف یہ ہے" ؎

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَسَلِّمْ ط

(۲۹) صَلٰوۃ ذاتیہ :۔ امام سمرقندی نے سیّدنا خضر والیاس علیہما السلام سے روایت کیا

☆ فرمایا رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے جو شخص سات جمعرات پڑھے مجھے خواب میں دیکھے اور مجھ سے روایت و حکایت کرے گا۔ یہ درود شریف لفظاً مختصر اور صغیر ہے لیکن معنیً برکات میں اتنا ہی عظیم ہے۔ فضائل میں کیمیا اور زیارت کے لئے اکسیر زبان پر سبک اور دشمنوں پر بھاری ہے۔ درود شریف یہ ہے ؎ "روح البیان بحوالہ عقدۃ الدرر واللآلی"

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ ط "سہ بار"

(۳۰) درود قادریہ بہ "پنج گنج منیر"

☆ یہ درود شریف اکسیر اعظم کا درجہ رکھتا ہے۔ مصائب و مشکلات میں تیر بہدف ہے۔ اِس کے بہت سے فضائل و فوائد ہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ بڑی سے بڑی ابتلاء پر کاہ ثابت ہوگی۔

؎ بعد از نماز جمعۃ المبارک مدینۃ المنورۃ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو کر ستو بار پڑھا کرے۔

پہاڑ جیسی مصیبت روئی کے گالے کی طرح اُڑجائے گی۔ قبر و حشر کی سختیوں کا جسے خیال ہو وہ یہ درود شریف پڑھا کرے۔ یہ حصولِ فضلِ عظیم اور منافعِ کثیر کے لئے مجرّب ہے سلسلۂ عالیہ قادریہ کا فرمودہ اور آزمودہ ہے ؎

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط گیارہ بار پڑھنے کے بعد پھر یہ پڑھے۔ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ یَا سَیِّدِیْ یَا مُسْتَنَدِیْ یَا مُعْتَمَدِیْ اَدْرِکْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط

(۳۱) صلوات الزّیارت :- الشیخ السید نور الدین الشونی علیہ الرحمۃ ط

☆ آپ کی مجلسِ قائمہ "صَلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ"، ہتی۔ مصر، یمن، بیت المقدس، شام، سوڈان یمن، عراق عرب میں رواج دیا۔ آپ کے شاگرد جب بھی مجلسِ صلوٰۃ سے فارغ ہوتے تو اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ کا ذکر کرتے اور بلند آواز سے صلوٰۃ پکارتے اس اعلان کو حاضرین بھی سنتے او خود حضور "صلی اللہ علیہ وسلم"، بھی سنتے۔ ایسی منقبت آج تک کسی کی نہ دیکھی گئی نہ سُنی گئی۔ مصر کے بازاروں میں منادی ہوتی جو شخص رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت چاہتا ہے وہ شیخ نور الدین الشونی کے پاس جائے۔ فرماتے ہیں میں وہاں گیا تو پہلے دروازے پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کھڑا پایا میں نے اُن کی خدمت میں سلام عرض کیا اور دُوسرے دروازے میں حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کی زیارت کی اور سلام عرض کیا۔ تو پھر مجھے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نظر آئے۔ سفید شفّاف پانی کے قطرات چمکدار موتیوں کی طرح آپ کی پیشانی سے ٹپک رہے تھے۔ میں نے قدم بوسی کی تو مجھے سُنّتِ مطہرہ پر عمل کی وصیت فرمائی۔ میں نے یہ بات اپنے شیخ کو بتائی تو آپ آبدیدہ ہو گئے اور آنسوؤں سے ریش مبارک تر ہو گئی ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ ھُوَ اَبْھٰی مِنَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ حَسَنَاتِ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نَبَاتِ الْاَرْضِ وَاَوْرَاقِ الشَّجَرِ ط "مصباح الظلام فی الصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر الانام"

(۳۲) درودِ مجرّبہ :- "السید احمد زین دحلان مکی قدس سرہٗ الملکی ط"

آپ نے اپنے مجموعہ میں تمام درود شریف جمع کئے یہ درود شریف زیارتِ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے لئے مجرّبہ ہے۔ ہر روز ایک ہزار بار پڑھا جائے زیارت خواب میں یا بیداری میں ہوگی اور ہمہ وقت کی حضوری نصیب ہوگی ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْجَامِعِ لِاَسْرَارِکَ وَالدَّالِ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط

(۳۳) درود بہشتی :- "شوارقُ الانوار فی ذکر الصّلوٰۃ علی النّبیّ المختار"

☆ اِس درود شریف کی برکت سے جب تک ہشت بہشت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے اُسے موت نہ آئے گی۔ یہ درود شریف جمعۃُ المبارک سے خاص نسبت رکھتا ہے اِس سے جمعۃُ المبارک کی مجالس مزیّن، معطّر اور بارونق ہوجاتی ہیں ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ ط

(۳۴) درود شریف الشفاء :- "افضلُ الصّلوات علی سیدِ السّادات"

☆ گیارہ بار پڑھ کر جس مریض پر دَم کریں شفا ہوگی۔ مریض کتنا ہی شدید بیمار کیوں نہ ہو شفا روحانی، جسمانی، قلبی، عقلی، لاعلاج امراض کے لئے تجربہ شدہ ہے ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طَبِیْبِ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِھَا وَعَافِیَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِھَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَائِھَا وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ دَائِمًا اَبَدًا اَبَدًا ط

(۳۵) درود تریاق :- مفتی دمشق علامہ حامد قنوجی علیہ الرحمۃ کا فرمودہ :-

☆ یہ درود شریف خواب میں نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے مجھے ارشاد فرمایا یہ مذکورہ درود شریف نہایت ہی مجرّب اور تریاق ہے مصائب اور ابتلاء میں، فتنہ عظیمہ میں ایک عجیب تاثیر رکھتا ہے۔ اولیاءِ حاضرہ کا آزمودہ ہے۔ صلوٰۃ منجّیہ کی مثل ہے بلکہ اُس سے بھی زیادہ۔ شدائد میں ایک ہزار بار پڑھے۔ یا ہر نماز کے بعد ۱۴۱ بار پڑھے ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ ضَاقَتْ

حِیۡلَتِیۡ اَدۡرِکۡنِیۡ ط

(۳۶) درود تفریجیہ :۔ شیخ عارف محمد حقی آفندی نازلی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز ط

☆ اللہ جلّ شانُہٗ کے خزانوں میں سے خزانہ ہے اور اُس کا ذکر خزانوں کی کنجی ہے۔ اور ہر قسم کے غم واندوہ۔ دُکھ بے چینی کو دُور کرتا ہے۔ دُنیا میں رزق اور قبر کی کُشائش نصیب ہوگی۔ یہ کامل مکمّل مجرّب اور تریاق ہے ؎ "احسن الکلام فی فضائل الصلوٰۃ والسلام"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیۡ تَنۡحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ وَتَنۡفَرِجُ بِہِ الْکُرَبُ وَتُقْضٰی بِہِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِہِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِیْمِ وَیُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ ط

(۳۷) صلوٰۃ الکبیر :۔ السید احمد الصّادی علیہ الرحمۃ نے اپنی بیاض میں درج کیا۔

☆ اس درود پاک کو بکثرت پڑھنے سے بکثرت فضائل اور برکات دُنیا میں حاصل ہونگے اور قبر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہونگے تو لحد نور سے بھر جائے گی اور اجرِ عظیم حاصل ہوگا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ عَدَدَ کَمَالِ اللّٰہِ وَکَمَا یَلِیْقُ لِکَمَالِہٖ ط

(۳۸) درود شریف نافع :۔ "جاہ والاشاہ عبد الرحیم نقشبندی مجددی شہو محدث الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ" ط

☆ ایک مرتبہ حضور سیّد السادات علیہ افضل التحیات واکمل التسلیمات کی زیارت سے مشرف ہُوا تو کثیر اولیاء کا مجمع تھا۔ حاضرین میں سے ہر ایک اپنے اپنے علم کے مطابق درود شریف عرض کر رہا تھا تو میں نے بھی یہ درود شریف عرض کیا تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے چہرۂ اقدس پر انتہائی خوشی و مسرّت کے آثار ظاہر ہوئے۔ اور فرمایا اس درود شریف کے پڑھنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے ہیں۔ نیز فرمایا لِھَا مَا وَجَدْنَا، مَا وَجَدْنَا ہمیں جو کچھ ملا درود شریف سے ملا ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ط

؎ نسخہ سُہیلیہ، اَلَّذِیۡ کے ساتھ پڑھے۔

(٣٩) **صَلوٰۃ حضوریّہ** :- حضور پُر نور شافعِ یومُ النّشور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی حضوری میں پڑھا جاتا ہے۔ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط یہاں مُخاطب کے صیغے پڑھے اِسی میں اُمّتِ مرحومہ کا اِتّفاق ہے "اغیار" بھی اِس صلوٰۃ وسلام کو حضورؐ کی بارگاہ میں مانتے اور جائز جانتے ہیں اور یہ "اَخیار" کا اِختیار کردہ درود شریف ہے جو مرتبہ قبولیّت پر ہے۔ اور مُتّصلاً شیخین کریمین، رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُمَا پر سلام عرض کرنا علامتِ قبولیّت ہے اور نظر انداز یا اعراض کرنا سفاہت، حماقت اور شقاوت کی علامت ہے ؎

(٤٠) **صَلوٰۃُ النّسب شریف** :- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَظِیْمِ الْاٰبَآءِ مِنْ سَیِّدِنَا آدَمَ اِلٰی سَیِّدِنَا عَبْدِاللّٰہِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ سَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَیِّدِنَا عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ سَیِّدِنَا هَاشِمِ بْنِ سَیِّدِنَا عَبْدِ مَنَافٍ "مُغِیْرَۃ" بْنِ سَیِّدِنَا قُصَیِّ بْنِ سَیِّدِنَا كِلَابِ "حَكِیْم" بْنِ سَیِّدِنَا مُرَّۃَ بْنِ سَیِّدِنَا كَعْبِ بْنِ سَیِّدِنَا لُؤَیِّ بْنِ سَیِّدِنَا غَالِبِ بْنِ فِهْرِ "قُرَیْش" بْنِ سَیِّدِنَا مَالِكِ بْنِ سَیِّدِنَا نَضْرِ بْنِ سَیِّدِنَا كِنَانَۃَ بْنِ سَیِّدِنَا خُزَیْمَۃَ بْنِ سَیِّدِنَا مُدْرِكَۃَ بْنِ سَیِّدِنَا اِلْیَاسِ بْنِ سَیِّدِنَا مُضَرِ بْنِ سَیِّدِنَا نِزَارِ بْنِ سَیِّدِنَا مَعَدِّ بْنِ سَیِّدِنَا عَدْنَانٍ ط

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَرِیْمِ الْاُمَّهَاتِ مِنْ سَیِّدَتِنَا حَوَّآءَ اِلٰی سَیِّدَتِنَا اٰمِنَۃَ بِنْتِ سَیِّدِنَا وَهْبِ بْنِ سَیِّدِنَا عَبْدِ مُنَافِ بْنِ سَیِّدِنَا زُهْرَۃَ بْنِ سَیِّدِنَا حَكِیْمٍ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَوْلَادِہٖ سَیِّدِنَا الْقَاسِمِ وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ وَسَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَسَیِّدِنَا طَاهِرٍ ط

؎ "خاندانِ نبوّت پر درود شریف" ٨

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَبَنَاتِهٖ سَيِّدَتِنَا زَيْنَبَ وَسَيِّدَتِنَا رُقَيَّةَ وَسَيِّدَتِنَا اُمِّ كُلْثُوْمٍ وَّسَيِّدَتِنَا فَاطِمَةِ الزَّهْرَآءِ ، اُمِّ سَيِّدَيْنَا الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْمُحْسِنِ وَسَيِّدَتِنَا زَيْنَبَ وَسَيِّدَتِنَا اُمِّ كُلْثُوْمٍ وَسَيِّدَتِنَا رُقَيَّةَ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَعَلٰى عَمَّيْهِ خَيْرِ النَّاسِ سَيِّدِنَا حَمْزَةَ وَسَيِّدِنَا الْعَبَّاسِ ط «انوار الحق فی الصلوٰۃ علیٰ سید الخلق» علہ

☆ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝ (سورۃ الاحزاب ۳۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهِ الْمُطَهَّرَاتِ سَيِّدَتِنَا خَدِيْجَةِ الْكُبْرٰى ، سَيِّدَتِنَا سَوْدَةَ ، سَيِّدَتِنَا عَائِشَةَ صِدِّيْقَةِ الْكُبْرٰى ، سَيِّدَتِنَا حَفْصَةَ وَسَيِّدَتِنَا زَيْنَبَ بِنْتِ خُزَيْمَةَ سَيِّدَتِنَا اُمِّ سَلْمَةَ ، سَيِّدَتِنَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَسَيِّدَتِنَا جُوَيْرِيَّةَ وَسَيِّدَتِنَا اُمِّ حَبِيْبَةَ وَسَيِّدَتِنَا صَفِيَّةَ ، سَيِّدَتِنَا مَيْمُوْنَةَ وَسَيِّدَتِنَا مَارِيَّةَ وَعَلٰى اَوْلَادِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط

علہ «انوار الحق فی الصلوٰۃ علیٰ سید الخلق» عربی تصنیف العارف باللہ الشیخ عبد المقصود محمد سالم علیہ الرحمۃ القاہرہ مصر کی ہے جو عامل درود شریف اور مقبول ہیں۔ یقیناً درود شریف ایک ایسی نعمت ہے جس سے انبیاء و رسل نے سہارا پایا، ملائکہ نوری نے آزمائش میں درود شریف سے مرتبہ پایا اور اُمتِ مغفورہ نے تحریراً، تقریراً درود شریف سے ہی سب کچھ پایا جو پایا۔ فقیر الی اللہ و رسولہ نے اس تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار میں درود شریف انھیں مقبول محبوب اور مشہور کتب سے تحریر کئے ہیں جو مصنف و مؤلف معاً اپنی اپنی تصنیف لطیف، کتاب مستطاب مقبول بارگاہ رسالت "صلی اللہ علیہ وسلم" ہیں۔ جن پر آپ نے نگاہ فرمائی اور اظہار پسندیدگی فرمایا۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی شان میں کچھ لکھنے سے قَدْ جَفَّ الْقَلَمُ قلم خشک ہو چکے ہیں۔ یہ چند حروف «نقوش محبت» محض ربِّ کریم کا کرم ہے۔ ع "شاہا قبول کن ایں تحفۂ گدا را"

☆۱ "افضل الصلوات الی سید السادات" کے مصنف نے بحوالہ ابن عابدین علیہ الرحمۃ لکھا ہے کہ مصنف صلوٰۃ الختام علی النبی الختام ط نے مجھے بتایا کہ جو میری اس کتاب کو پڑھے اور نظرِ تحسین کرے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اس کے حسنِ خاتمہ اور شفاعت کبریٰ کی

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

☆ شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی قدّس سرّہٗ العزیز کے ارشاداتِ درود شریف :-

① اہلِ محبّت کو چاہئے کہ درود شریف کے ذکر پر صبر و استقامت[علیٰ] کے ساتھ وابستگی کریں یہاں تک کہ بخت جاگیں۔ محبوبِ زمین و زمان، راحتِ جانِ جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم خود قدم رنجہ فرمائیں اور شرفِ زیارت سے نوازیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے نامِ نامی اسمِ گرامی کی عزّت، عصمت سے خبردار رہنا چاہیئے کہ کائناتِ ارضی و سماوی میں سے کوئی فرد ایسا نہیں جو کشفِ نیند یا بیداری کی حالت میں آپ کی بجائے متشکّل ہو سکے۔ پس جس شخص نے اِس راحتِ جان، قرارِ زمین و آسمان" صلی اللہ علیہ وسلم"، کو دیکھنے کی سعادت حاصل کی اُس نے بے شک آپ ہی کو دیکھا اگر آپ کا حُسن و جمال متغیّر نظر آئے تو یہ جان لے کہ دیکھنے والے کی اپنی حالتِ ایمانی ہے۔ "جواہر البحار"

② درود شریف کا ذکر کرنے والے پر حق تعالیٰ کی طرف سے عنایات، نوازشات سے جو بھی نتیجہ سامنے آتا ہے وُہ باطل کی آمیزش سے پاک ہوتا ہے کیونکہ اُس کے پاس وُہی

بقیہ حاشیہ

کی ضمانت دی اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا اے عبد اللہ! یہ تیرے لئے میری اِس تالیف پر انعام ہے۔" بُوئے گُل را از کہ جوئم از گلاب"

☆ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ تُحْفَۃَ الصَّلٰوۃِ اِلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ مِنْھُمْ بِعَظْمَۃِ طٰہٰ و یٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ط

علہ سالک مُبتدی ہو یا مُنتہی درود شریف کا نور ہر مقام پر اُس کی یاوری کرتا ہُوا منزلِ مقصود تک لے جاتا ہے۔ اِنشراحِ صدر اور انوارِ قلب سے فتح، سرّ نصیب ہوتا ہے۔ فتوحات اور اسرار انوار ہیں الفاظ نہیں یہ مقامِ حال ہے قال نہیں۔ قال بیچارہ تہی دامن ہے حال کے بیان سے "ذکرِ اَللّٰہ" سے قلب مُضغہ گوشت" قلبِ حقیقی کا حجرہ ہے۔ جو عالمِ امر سے ہے۔ روح سرّ خفی اخفیٰ کے لطائف کھُلنے کے بعد سالک پر سب سے پہلے حق تعالیٰ کی طرف سے ولائیت حضرت آدم علیہ السّلام کے انوار بستے ہیں تو آپ کے زیرِ قدم توبہ، انابت اور گریہ زاری طاری ہوتی ہے جو اس ولائیت کا خاصّہ ہے۔ پھر ولائیت ابراہیمی کا ظہور ہوتا ہے تو آپکے زیرِ قدم انقطاع ماسوَاء اللہ اور رجُوع اِلی اللہ ہوتا ہے اور پھر سالک پر ولائیتِ موسوی کے احوال طاری ہوتے ہیں۔ آتشِ عشق بھڑک اُٹھتی ہے اور دیدارِ الٰہی کے سوا کچھ نہیں چاہتا۔ پھر سالک عشق سے منزلیں طے کرتا ولائیتِ عیسوی میں پہنچتا ہے تو اس سے مظاہرِ قدرت کرامات، خوارقِ عادات سرزد ہوتے ہیں۔ بعدہٗ ولائیتِ محمدی " صلی اللہ علیہ وسلم " جلوہ گر ہوتی ہے تو صاحبِ خُلقِ عظیم کے فیض سے محبوبیّتِ ذاتی کا ظہور ہوتا ہے۔ ان تمام مقامات پر درود شریف کامل اتّباع کے ساتھ ہدائیت ہی ہدائیت رحمت ہی رحمت ہے۔ اور درود شریف

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

پہنچتا ہے جو سرکارِ دوعالم سرورِ کونین " صلی اللہ علیہ وسلم " کے واسطہ سے آتا ہے ۔ میں نے درود پاک کا کما حقہٗ وابستگی رکھنے والا سوائے ایک عظیم انسان کے اور کوئی نہیں دیکھا وہ ایک اشبیلیہ[علہ] سپین یورپ کا لوہار تھا جو حلال کی روزی کماتا اور درود شریف کا نام یعنی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا کے نام سے ہی مشہور ہو گیا تھا ۔ جب میری ملاقات ہوئی تو میں نے دعا کے لیئے درخواست کی ۔ اس کی دعا سے مجھے بہت فائدہ ہوا ۔ اس کے پاس جو عورت یا مرد بچہ یا بوڑھا آ کر کھڑا ہوتا تو اس کی زبان پر بھی درود شریف جاری ہو جاتا ۔ وہ درود پاک یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ

(۳) ہم درود شریف کا شوق زبانی وعظ اور بصورتِ کتاب لکھ کر دلاتے ہیں یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب کہ اپنے وعظوں میں حضور پُرنور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے فضائل و معجزات اس رنگ میں بیان کریں سامعین کے دل حبِّ حبیب سے لبریز ہوں اور ان پر کیفیاتِ محبت طاری ہوں ۔ یہ اس وقت ممکن ہے جب کہ وعظ کہنے والا خود عامل درود شریف ہو ۔ اس کی زبان میں تاثیر اور قلب میں نور اور سینہ میں حبِّ مصطفےٰ ہو ۔ آؤ سب مل کر ایسے مقبول الشفاعت اور راضیہ مرضیہ محبوب معصوم علیہ التحیۃ والثناء پر درود شریف بھیجیں ۔ اپنی چند روزہ مستعار زندگی کو درود شریف کے رنگ سے رنگین کریں ۔ عشاقِ رسول ، ذکرِ رسول کے سدا بہار ، مہکتے ہوئے پھولوں " درودوں " سے اپنے اپنے مشامِ جان کو معطر کریں ۔ درود شریف کو وردِ زبان بنا کر روحانی برکتوں سے فائدہ مشاہدۂ حق نصیب ہو ۔ ؎

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

صفحہ ۵۰۲ ملاحظہ ہو"

(۴) درود شریف سے انبیاءؑ و مرسلین اور ملائکہ مقربین نے بھی اپنی اپنی ابتلاؤں میں سہارا پایا

بقیہ حاشیہ

نعمت ہی نعمت ہے اور درود شریف کامل محبت اور ادب کے ساتھ خیر ہی خیر اور نور ہی نور ہے ۔ فقیر عرض کناں ہے ان مقامات پر بحث کرنا تو درکنار اس پر کچھ لکھنے کی جرأت سے بھی استغفار کرتا ہوں ۔ وَاللّٰہُ ھُوَ التَّوَّابُ وَاِلَیْہِ اَنَابَ ط وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَاِلَیْہِ الْمَآبُ فَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ط

[علہ] فقیر غفرلہٗ کو اشارہ ہوا کہ اشبیلیہ کے لوہار دامت برکاتہم العالیہ جو مقبول بارگاہ خیر الانام " صلی اللہ علیہ وسلم " ہے کا درود شریف بھی اس تحفۃ الصلوٰۃ میں لکھو ۔ بسیار تفحص اور جد و جہد کے تلاش درود شریف میں کامیاب ہوا ۔

۷

گِرتے ہُوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے ۔۔۔ اَے تاجدارِ طیبہ و بطحا تمھیں تو ہو

☆ فرشتوں کا دُرُود شریف :- ایک روز جبرائیل علیہ السّلام صاحبُ الصّلوٰۃِ والسّلام کی بارگاہ میں حاضر ہُوئے اور عرض کیا۔ آسمان پر ایک فرشتہ تھا جس کے اِردگرد ستّر ہزار فرشتے خدمت کے لیئے کھڑے رہتے اَب مَیں نے اُسے کوہِ قاف میں پَرشکستہ اور آہ وزاری کرتا دیکھا ہَے اُس نے مجھے دیکھ کر سفارش کی التجا کی مَیں نے پُوچھا تیرا جُرم کیا ہَے؟ کہا شبِ معراج حسبِ معمُول تخت پر بیٹھا۔ ؎

ذکرِ حق میں محو ہو کر لے رہا تھا رَبّ عزّ اسمہٗ کا نام ۔۔۔ بہرِ تعظیمِ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم رہ گیا مجھ سے قیام
بس یہی لغزش ہُوئی مرے رلئے وجہِ وبال ۔۔۔ آگیا اپنی جلالیّت میں ربِّ ذُوالجلال
حُکم فرمایا نکل جا او فرشتے پُرغرُور ۔۔۔ کیوں نہ کی تعظیم جب سامنے آیا میرا نور
یہ عبادت رات دِن کی مجھ کو نامنظور ہَے
دُور ہَے مجھ سے جو میرے مُصطفٰے سے دُور ہَے

تو نبیِّ رحمت " صلی اللہ علیہ وسلم " نے فرمایا۔ اے جبرائیل علیہ السلام! اُس فرشتے کو جاکر کہہ دو تعظیماً کھڑا ہو کر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھ لے اُس فرشتے نے ایسا ہی کیا تو اَللّٰہ جَلّ شانُہٗ نے اُسے دُرُود شریف کی برکت سے پھر وُہی مقام عطا فرما دیا۔ "جامعُ المعجزات فی سیرِ خیرِ البریّات مطبوعہ مصر"

سَلامے یا رَسُولَ اللہِ سَلامے ۔۔۔ فرستادم بدَرگاہت پیامے
خُدارا سُوئے مُشتاقان نگاہے ۔۔۔ بیاپے گر نباشد گاہے گاہے

علہ ہارُوت و مارُوت دو فرشتے بشکل انسانی ابتلا میں مُبتلا ہو گئے تو نافرمانی سے ربِّ کریم کو ناراض کر بیٹھے۔ حضرت ادریس علیہ السّلام کی دُعا سے توبہ قبول ہُوئی آخرت بچ گئی اور دُنیاوی سزا سے بابل کے کنوئیں میں قید ہیں۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔ اپنے محبُوب سے فَلَا وَرَبِّکَ کا قسمیہ خطاب فرمانے والے ربِّ عزّ اسمہٗ! انبیاء نے تیرے محبُوب سے لَو لگائی۔ ملائکہ نے ابتلا میں یہیں پناہ پائی۔ اِس حقیر پُر تقصیر، ابتلاء و مصائب کے اسیر کی دُعا ہَے۔ کہ میری اِس مُستعار زندگی کے ہر لمحہ، ہر لحظہ کی حرکات، سکنات و خطرات میں فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ سے ہدایت کاملہ عطا فرما۔ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ (سورۃ المؤمن ۴۴) فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○ بجاہِ طٰہٰ ویٰس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ؎

ہمہ کارِ دُنیا ہمہ کارِ دین ۔۔۔ خُدایا سپُردم بتو بالیقین
سپُردم بتو مایۂ خویش را ۔۔۔ اِلٰہی تو دانی حسابِ کم و بیش را

از محمّد عنایت اللہ

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ   کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ   صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

☆ ایک خوش قسمت کو حضور صاحبُ الصَّلوٰۃ وَالسَّلَام کی "مسجد نبوی اور ریاضُ الجنّۃ کے درمیانی دروزاہ میں" خواب میں زیارت ہوئی تو آپ نے فرمایا ب ب پڑھا کرو۔ اُس نے واپسی وطن پر اَوْلیاءِ کرام کی طرف رجوع کیا تو اُنھوں نے تعبیر بتائی کہ ب ب سے مُراد "بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ" ط اور درُود شریف ہے کہ ذ سے اللہ اور ب سے باعثِ تخلیقِ کُن فَکاں " صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم " کی ذاتِ گرامی مُراد ہے۔

☆ اَلشیخ مصلحُ الدین سَعدی شیرازی عَلَیہِ الرَّحمۃ (وفات ۶۹۱ ہجری) مقبول، معروف اور مشہور باکمال اَولیاءِ اُمّت سے ہیں۔ جن کا تشخص ممتاز حیثیت رکھتا ہے اُنھوں نے یہ رباعی بارگاہِ رسالت میں پیش کی۔ جبکہ وُہ مجلسِ اقدس میں مور چھل جھلنے کی خدمتِ اقدس پر مامور تھے۔ حضور " صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم " سُن کر بہت محظوظ ہوئے اور خوشی اور مُسرّت سے اِس کو شرفِ قبولیّت سے نوازا۔ غُلامانِ مُصطفٰے " صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم " نے اِس کو دل میں جگہ دی۔ شُعرائے نے بڑھ چڑھ کر عقیدت سے تضمینیں لکھیں۔ نعت خواں حضرات نے اپنی نعتوں کو اِس سے پُر تاثیر اور پُر جوش بنایا۔ اَوْلیاءؔ نے اِس سے قبولیّت چاہی اور پائی۔ عُلماء نے اپنی مجلسوں اور محفلوں کو پُر رونق کیا۔ خوشنویس حضرات نے اپنے فنِ کتابت سے عجیب عجیب انداز سے لکھا۔ مومنوں نے کتبوں سے اپنے گھروں کو سجایا۔ "عَلٰی ہٰذَا الْقِیَاس" صُوفیاء نے اِس کو بطور وظیفہ اپنایا اور بہت کچھ پایا۔ بے تاب رُوحیں اِس نغمہ سے سرشار ہوگئیں۔ ایک تضمین ملاحظہ ہو ؎

دیر وز بُستانِ سَر ہمہ طُوطیاں خوشنوا   پڑھتی ہیں نعتِ مصطفٰے ؎ بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
بُلبُلیں بھی چار سُو لے کے ہراک گُل کی بُو   کرتی ہیں باہم گُفتگو ؎ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
قُمریاں بھی ذَوق میں سر ڈالے طَوق میں   کہتی ہیں اپنے شوق میں ؎ حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
چڑیوں کے سُن کے چہچہے انسان بھلا کیوں چُپ رہے   لازم ہے اُس پہ یُوں کہے ؎ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَخِصَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

؎ "تخمیس، تضمین، تسبیعں، تشطیریں، تذییلیں اپنے اپنے اندازِ محبّت اور کیف سے بھرپور لکھیں"۔

شفاعتِ مصطفےٰ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ ۔۔۔ لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٖ[ع۱]

حَاشَاهُ اَنْ یُّحْرِمَ الرَّاجِیْ مَكَارِمَهٗ ۔۔۔ اَوْ یَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَیْرَ مُحْتَرَمٖ

(قصیدہ بردہ شریف)

○ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ ۔ یہ جزاء ہے شرط مقدم مَنْ زَارَ قَبْرِیْ کی الحدیث

قرآنِ پاک :۔ پ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت کریمہ ۱۰۹

یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَهٗ قَوْلًا ۝ | اُس دن کسی کی شفاعت نفع نہ دے گی مگر جسے رحمٰن نے اِذن دے دیا ہے اور اُس کی بات پسند فرمائی۔

○ اللہ ربّ العزت جلت شانہٗ نے اپنے محبوب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" کو شفاعت کا اِذن عطا فرمادیا اور آپ کی شفاعت پر راضی ہوگیا۔ اور آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" اجازت یافتہ شفیع بمقبول الشفاعت ہیں۔ یہی اہل حق کا مذہب ہے۔

حدیث مشورہ :۔ بروایت حذیفہ ابن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ "خصائص الکبریٰ"

☆ ایک مرتبہ رسول اللہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" نے مسجد ابوذر غفاری میں بہت لمبا سجدہ کیا ہمیں ظن ہُوا کہ شاید آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" کی رُوح جسدِ اقدس سے پرواز کر گئی ہے اور جب آپ نے سر اُٹھایا تو فرمایا اِنَّ رَبِّیْ اِسْتَشَارَنِیْ فِیْ اُمَّتِیْ ثلٰث مرّات میرے ربّ عزّ اسمہٗ نے میری اُمّت کی بخشش میں مجھ سے مشورہ کیا تو مَیں نے عرض کیا یَارَبِّ خَلْقُكَ وَعِبَادُكَ پھر دوسری بار مشورہ کیا تو مَیں نے وُہی کلمات عرض کئے پھر تیسری مرتبہ مشورہ کیا تو پھر بھی مَیں نے وُہی کلمات عرض کئے کہ اے میرے ربّ جلّ شانہٗ جو تُو چاہے تُو نے انھیں پیدا کیا اور وُہ تیرے بندے ہیں پھر ربّ کریم نے فرمایا فَقَالَ اِنِّیْ لَنْ اُخْزِیَكَ فِیْ اُمَّتِكَ محبوب تیری اُمّت کے مسئلہ

ع۱ وُہ حبیب ہیں جن سے شفاعت کی اُمید کی جاتی ہے۔ دُنیا و آخرت کے ہر مصائب سے جبکہ وُہ اچانک گھیر لیں۔ یہ ناممکن ہے کہ آپ کے عطاءِ فیض کا اُمیدوار محرُوم جائے یا دامنِ رحمت میں پناہ لینے والا بے توقیر لوٹ آئے۔

شفاعت کریں تاکہ ہمیں اِس سے رہائی ہو تو آپ فرمائیں گے اِذْھَبُوْا اِلیٰ غَیْرِیْ تم
کسی اور کے پاس جاؤ تو پھر لوگ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ تو آپ
بھی فرمائیں گے اِذْھَبُوْا اِلیٰ غَیْرِیْ پھر حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے پاس آئیں
گے اور پھر حضرت عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو آپ فرمائیں گے تم
سب اللہ کے پیارے محبوب محمد رَّسُوْلُ اللہ ﷺ کے پاس جاؤ۔ چنانچہ سب لوگ حضور
پُرنور شَفِیعِ یَومَ النُّشُور ﷺ کے حضور آئیں گے۔ اور آپ فخرُ الاوّلین وَالآخِرین "
ﷺ فرمائیں گے اَنَا لَھَا میں ہی اِس کام کے لائق ہوں۔ فرمایا نبیِّ کریم ﷺ
نے پس مَیں پروردگارِ عالم کے پاس مقامِ قدس پر سر سجدہ میں رکھ دوں گا اور عرض کروں
گا۔ یَارَبِّ اُمَّتِیْ یَارَبِّ اُمَّتِیْ اور اُس کی وہ حمدیں بیان کروں گا جو میرا ربّ عزّ اسمُہٗ القاء
فرمائے گا۔ ایسی حمدیں آج تک کسی نے نہیں کیں تو ربِّ کریم فرمائے گا اِرْفَعْ رَاْسَكَ[علہ]
یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ تو مَیں ازراہِ محبّت سجدہ میں ہی پڑا رہوں گا پھر ثانیاً حکم
ہوگا اے محبوب اپنا سر سجدہ سے اُٹھاؤ اور مَیں پھر سجدہ میں اُس کی حمدیں بیان کروں گا
جو ربّ تعالیٰ نے مجھے سکھائیں۔ پھر ثالثاً ربِّ کریم فرمائے گا اِرْفَعْ رَاْسَكَ یَا مُحَمَّدُ
عَلَیْكَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ قُلْ تُسْمَعْ، سَلْ تُعْطَ، اِشْفَعْ تُشَفَّعْ تو اس وقت
مجھے شفاعت کرنے کی اجازت ہوگی۔ اس پر محبوبِ اکبر، انبیاء و رُسُل کے سرور، شفیعِ اَنور
"ﷺ" نے فرمایا۔ شفاعت[عہ] کا دروازہ سب سے پہلے میں کھولوں گا اور میرا اُمّتی جب

درود شریف کی بہترین جزاء عِندَ اللہ، شفاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم " ہے۔ العنم

بقیہ حاشیہ

عہ ایک روز خواجہ علی رامیتنی عرف حضرت عزیزاں علیہ الرحمۃ (بزرگ نقشبندی، وفات ۷۱۵ ہجری) سے کسی نے پوچھا کہ روزِ اوّل جب اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ ط
کہا گیا ـــ تو رُوحوں نے قَالُوْا بَلٰی (سورۃ الاعراف ۱۷۲) سے جواب دیا مگر روزِ ابد لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ط (سورۃ المؤمن ۱۶) فرمائے گا تو کوئی جواب
نہیں دے گا کیا وجہ ہے؟ فرمایا روزِ ازل تکلیف شرعیہ کا دن تھا۔ اور شرع میں گفتگو، سُوال جواب تھا مگر
روزِ ابد عالمِ حقیقت کا دن تھا۔ جس میں تکلیف شرعیہ اُٹھا دی گئی۔ بدیں وجہ حق تعالیٰ اپنے سُوال کا
جواب خود دے گا۔ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ یا " کمالِ ہیبت و جلال سے کوئی جواب نہ دے سکے گا۔

علہ اپنا سر اٹھاؤ اے محبوب" ﷺ " بات کرو سُنی جائے گی سُوال کرو دیا جائے گا۔ شفاعت کرو قبول ہوگی۔
" اُمیدوارِ رحمت و شفاعت محمد عنایتُ اللہ ط

کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا اُس کی شفاعت کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہُ القدیر۔ ؎

خلیل و نجی مسیح و صفی سبھی سے کہی، کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے
اصالت کُل، امامت کُل، سیادت کُل، امارت کُل
حکومت کُل، ولائیت کُل خُدا کے یہاں تمہارے لئے

(اعلیٰحضرت بریلوی علیہ الرحمہ)

○ اَللہ جَلَّ شَانُہٗ سب سے پہلے مقام محمود پر دو جہانوں کے تاجدار، حبیبِ کردگار شفیعِ روزِ شمار" صلی اللہ علیہ وسلم "کو نوری لباس، سبز حُلّۂ بہشتی اور شفاعتِ کبریٰ کا تاج پہنائے گا۔ پھر تمام اہلِ محشر حضور کی حمدیں بیان کریں گے اور انبیاء و رُسل اِس مقامِ شفاعت پر غبطہ کرینگے ؎

احادیث پاک :۔ امام مسلم نے اپنی صحیح میں بسندہٖ عبدُاللہ ابن عمرو بنِ العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کی۔ "شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار"

○ فرمایا۔ ہر نبی کی ایک دُعا مُستجاب ہوتی ہے پس وُہ دُعا اُن کی قبول ہوگئی اور مَیں نے وُہ اپنی دُعا قیامت کے روز اپنی اُمّت کی شفاعت کے لیئے اُٹھا رکھی ہے۔

☆۱ دُعا ابراہیم علیہ السّلام :۔ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ ۚ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ ؏۱ اِس دُعا میں شانِ حلیمی کا ظہور ہے۔

☆۲ دُعا عیسیٰ علیہ السّلام :۔ اِنْ تُعَذِّبْہُمْ فَاِنَّہُمْ عِبَادُکَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَہُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ ؏۲ اس دُعا میں شانِ جمالی چمکتی ہے۔

○ پس یہ پڑھ کر نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے ہاتھ دُعا کے لیئے اُٹھا دیئے اور عرض کیا۔ اَللّٰہُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ ثُمَّ بَکٰی اور عرض کیا اُمَّۃٌ مُّذْنِبَۃٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ؎ دُعاءِ انبیاء کی سُنّت ہے اور تحفۂ خداوندی۔ ؎ "اُمّت گناہ گار ہے اور رب آمرزگار"

؏۱ پ۱۳ سُورۃ ابراہیم آیتِ کریمہ ۳۶۔ تو جس نے میرا ساتھ دیا وُہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہا نہ مانا تو بیشک تُو بخشنے والا مہربان ہے۔ شانِ خلیل علیہ سلامُ الجلیل قال عزّ اسمہٗ اِنَّ اِبْرٰہِیْمَ لَاَوَّاہٌ حَلِیْمٌ ۝ سورۃ التوبہ ۱۱۴

؏۲ پ۷ سورۃ المائدہ آیتِ کریمہ ۱۱۸۔ اگر تو اُنھیں عذاب کرے تو وُہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو اُنھیں بخش دے تو بے شک تُو ہی غالب حکمت والا۔ ؎ غبطہ جائز اور مُستحسن ہے جبکہ حسد مذموم ۱۲ منہ

تو آپ پر گریہ طاری ہوگیا ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جبرائیل امین علیہ السلام کو حکم دیا اے جبرائیل! میرے محبوب " صلی اللہ علیہ وسلم " کے پاس جاؤ اور پوچھو گریہ کی کیا وجہ ہے ؟ حالانکہ وہ علیم وخبیر ' خوب جانتا ہے ۔ جبرائیل علیہ السلام حاضرِ خدمت ہوئے اور سبب پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُمّت کی بخشش کے لیئے ۔ جبرائیل علیہ السلام نے اللہ ربُّ العزّت کے دربارِ کریمی میں حاضر ہوکر وہ سبب عرض کیا تو اوّلاً ربِّ کریم نے وحیِ جلی میں فرمایا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ؕ[عل] جب یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی تو فرمایا[وحی متلو] اے جبرائیل علیہ السلام میرے ربّ عزّوجلّ سے عرض کرنا اگر میرا ایک اُمتی بھی جہنّم میں گیا تو میں راضی نہ ہوں گا ۔ تو پھر ثانیاً ۔ وحیِ خفی میں ارشاد ہوا محبوب! كُلُّهُمْ يَطْلُبُوْنَ رِضَاءِىْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدُ[حدیث قدسی شریف غیر متلو] " صلی اللہ علیہ وسلم " ۔ یہ شانِ محبوب ہے کہ ربّ کریم اپنے محبوبِ کریم کی رضا چاہتا ہے ۔ تو حضور شفیعُ الاُمّت خوش ہوگئے ۔ اللہُ اکبرُ بارگاہِ ربُّ العزّت میں مصطفےٰ کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " کی عزّت ، وجاہت اور شان کمال درجہ کی ہے ۔ پھر ثالثاً حدیث قدسی شریف "صحیح مسلم" اِنَّا سَنُرْضِيكَ فِىْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ بِهٖ قریب ہے کہ ہم تجھے تیری اُمّت کے حق میں راضی کریں گے اور ناراض نہ کریں گے ۔ اِنَّ هٰذِهِ الْمَقَامُ الْكَرَامَةُ لَهٗ خَاصَّةً ؕ یہ مقامِ عزّت وکرامت تاجدارِ مدینہ سُرورِ سینہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کیلئے خاص ہے ۔

عل پ۳۰ سورۃ الضحیٰ آیتِ کریمہ ۵ بے شک قریب ہے تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے ۔

علّامہ السیّد ابوالفضل السیّد محمود الآلوسی بغدادی حنفی اپنی مشہور معرکۃ الآراء تفسیر رُوحُ المعانی میں سورۃ الضحیٰ کے تحت لکھتے ہیں ۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ " صلی اللہ علیہ وسلم " قَالَ يُنَادِىْ رَبِّىْ اَرَضِيْتَ يَا مُحَمَّدُ ؕ " صلی اللہ علیہ وسلم " فَاَقُوْلُ نَعَمْ يَا رَبِّ رَضِيْتُ ؕ اللہ تعالیٰ وہی کرے گا جس پر رسولُ اللہ راضی ہوں ۔ ربِّ کریم پوچھے گا ۔ محبوب بتاؤ تم راضی ہو تو محبوب بارگاہِ معبود میں سجدہ ریز ہوکر عرض کریں گے میں راضی ہوں ، اے میرے ربّ عزّوجلّ ! تو یہ بساط لپیٹ دی جائے گی ۔ پھر شفیعِ مجرماں پناہِ عاصیاں " صلی اللہ علیہ وسلم " جنّتُ الفردوس کو اپنے قدومِ میمنت سے نوازیں گے اور جنّت کی تمنّا پوری ہوگی ۔ جس سے جنّتَ الفردوس بھی خوشی سے جھوم اُٹھے گی ۔ ؎

قُدرت نے ازل میں یہ لکھا اُن کی جبین پر ۔ جو اُن کی رضا ہو وہی خالق کی رضا ہو

دیکھا اُنھیں محشر میں تو رحمت نے پکارا ۔ آزاد ہے وہ جو تیرے دامن سے بندھا ہو

" ایسے عظیم وکریم اور عزیز وجلیل رسُول پر درُود لامحدُود ہوں، اور سلام بارکرام ہوں "

○ سُبحَانَ اللّٰہِ! کیا رُتبہ عُلیا ہے۔ پروردگارِ عالم کو راضی کرنے کے لئے تمام مقربین تکلیفیں برداشت کرتے اور محنتیں اُٹھاتے ہیں اور وُہ ذاتِ صمد جَلَّ جلالُہٗ اپنے حبیب اکرم ﷺ کو راضی کرنے کے لئے اکراماً صلۂ عام کرتا ہے۔ محبُوب! ﷺ میں اُس وقت تک عفوِ زلاتِ صُوری ومعنوی کرتا رہُوں گا جب تک تم راضی نہ ہوجاؤ ۔

درُودیں صُورتِ ہالہ، محیطِ ماہِ طیبہ ہیں — برستا اُمتِ عاصی پہ اب رحمت کا پانی ہے

وُہ سرگرمِ شفاعت ہیں عرق افشاں ہے پیشانی — کرم کا عطرِ صندل کی زمین رحمت کی گھانی ہے

☆ امامِ طریقت از اہلبیتِ نبوت ابوجعفر سیدنا امام مُحمَّد باقر سلام اللّٰہ علیہ وعلیٰ آبائہ الکرام سے مروی ہے۔ (شہادت ۱۱۴ھ)

○ عُلماءِ حاضرہ کے نزدیک سب سے زیادہ اُمّید افزا آیتِ کریمہ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ (سورۃ الزمر ۵۳) ہے اور اولیاءِ وقت کے نزدیک قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ علہ (سورۃ بنی اسرائیل ۸۴) اُمّید افزاءِ مغفرت ہے اور ہم اہلبیتِ نبوت کے نزدیک سب سے زیادہ اُمّید افزاء آیتِ کریمہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ؕ (سورۃ الضحیٰ ۵) ہے ۔

دوزخ گر وسیع ہے تو رحمت وسیع تر — لَا تَقْنَطُوْا جواب ہے هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کا علہ۲

علہ پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیتِ کریمہ ۸۴ آپ فرما دیجئے۔ ہر کوئی عمل کرتا ہے اپنی فطرت کے مُطابق فَلَا يُشَاكِلُ بِالْعَبْدِ اِلَّا الْعِصْيَانِ وَلَا يُشَاكِلُ بِالرَّبِّ اِلَّا الْغُفْرَانِ ؕ بندہ کی فطرت طبعِ عصیان ہے اور اللّٰہ عزّ اسمُہٗ کا تقاضاءِ رحمت غُفران ہے

علہ۲ قَالَ جَلَّ جَلَالُہٗ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ (سورۃ ق ۳۰) جہنم کہے گا کچھ اور۔ بمطابق حدیثِ پاک جب مومن پل صراط سے گزریں گے تو جہنم سے آواز آئے گی۔ جُزْ يَا مُؤْمِنُ فَاِنَّ نُوْرَكَ اَطْفَأَ لَهَبِیْ ؕ جلدی جلدی گزر جا اے مومن تیرے نُور نے میرے شعلوں کو بجھادیا ہے۔ جہنم کی آگ کو تمام جہان کے سمندروں کے پانی نہیں بجھا سکتے لیکن خشیّتِ الٰہی سے مومن کی آنکھ سے ایک ٹپکا ہُوا آنسو جہنم کی آگ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ خوفِ الٰہی میں ہیبت کے ساتھ تعظیم بھی ہو اور اُمّید بھی۔ خشیّت بہت بڑی نعمت ہے جو صاحبِ قلبِ مُنیب کا نصیبہ ہے۔ مُصیبت میں صابر، آرام میں شاکر اور ہر حال میں ذاکر ہو تب لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ کی کیفیت کھُلتی ہے۔ مومن پہ خشیّتِ الٰہی اور اُمّیدِ رحمت درُود شریف سے پاتا ہے ۔

بردر آمد بندۂ بگریختہ — آبروئے خود ز عصیاں ریختہ

مغفرت دارد اُمید از لُطف تُو — زانکہ خود فرمودہ لَا تَقْنَطُوْا — شیخ عطار علیہ الرحمۃ الغفار

؎ اُمّیدِ رحمت بمطابق حدیثِ قدسی " اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ " اپنی قلبی حالت کا ثمرہ ہے۔ ۱۲ منہ غفرلہ الذنب ط

اقوالِ حکمت :- علمائے اُمّت و اولیاء کے نزدیک اعمال سے انکار زندیقیت (الحاد) ہے اور اعمال پر بھروسہ خارجیّت ۔ قابلِ اعتماد محض رحمت ربّ کریم اور شفاعت رسولِ کریم ہے ۔ ہم گناہگاروں کے لئے رحمت ربُّ العُلیٰ اور شفیع روزِ جزاء "صلی اللہ علیہ وسلم" کے سوا اور سہارا ہے ہی کیا ۔ اور یہ ہر دو نعمت ہائے عُظماء راجی رحمت درُود شریف سے پاتا ہے ۔

☆ سرحلقہ اولیاءِ نقشبند خواجہ محمد بہاؤ الدین والملّت بُخاری علیہ الرحمۃ (وصال ۷۹۱ھ) نے وصیّت کی میرے کفن پر یہ شعر لکھ دینا" بارگاہِ کریمی میں عجز و انکساری ولائیت کاملہ کا خاصّہ ہے ۔ "مؤلف" ؎۱

وَفَدْتُ عَلَی الْکَرِیْمِ بِغَیْرِ زَادٍ   مِنَ الْحَسَنَاتِ وَالْقَلْبِ السَّلِیْمِ
فَحَمْلُ الزَّادِ اَقْبَحُ کُلِّ شَیْئٍ   اِذَا کَانَ الْوُفُوْدُ عَلَی الْکَرِیْمِ

اور حضور نبی الرحمۃ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے دربار دُربارِ عالی میں غلام عرض گذار ہیں ۔ ؎۲

مُفلسانیم آمدہ در کُوئے تو   شَیْئًا لِلّٰہ از جمالِ رُوئے تو
دست بکُشا جانبِ زنبیلِ ما   آفریں بر دستِ تو بر بازُوئے تو

؎۱ مَیں کریم کے دربار میں بغیر توشہ حسنات اور قلب سلیم کے جا رہا ہُوں کیونکہ جب کریم کے پاس جانا ہُوا تو توشۂ آخرت یا زادِ راہ ساتھ لے جانا اچھی بات نہیں ۔

؎۲ جن بزرگانِ دین وملّت کے اسماء گرامی سے مَیں نے اپنی کتاب محبّت کو زینت دی اور اُن کے فیض کے بکھرے ہُوئے چمکدار موتیوں کو پرو کر سجایا ۔ اے کریم اُن کے طُفیل میری جبینِ معصیت آلُود کے داغ گناہ کو محو کر اور اپنی صفت عفوُ سے اور چشمۂ انابت کے آنسُوؤں کے شفّاف مقطّر پانی سے دھو کر اپنے در پہ بٹھالے اور نوازلے ۔ جیسے ایک پلید جانور کُتّا پتھر کھانے کے باوجود صحابۂ کہف کی چوکھٹ پر کُہنیاں پھیلا کر بیٹھ گیا اور اُس کی یہ ادا تجھے بھا گئی تو تیرے فضل نے اُسے نوازلیا اور انسانی لباس میں ملفوف فرما کر اُسے جنّت کے لیے چُن لیا ۔ آمین یا ارحم الراحمین

در درگہِ تو سگ سگ را بار است   سگ را بار است سگ را دربار است
من سگ دل سگ صفت از رحمت تو   نومیدیم کہ سگ سگ را بار است

☆ سرکار حلقہ اولیاء نقشبند بُخاری رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے "مافضلیائیم" ہم فضلی ہیں محض اسکے فضل وکرم کے پروردہ اے ذُو الفضلِ العظیم ! مَیں تجھ سے فضل مانگتا ہوں فضل کر تیرے فضل نے بہت سے ستر سالہ کافروں کو صرف ایک مرتبہ کے کلمہ پڑھ لینے سے قرب کے اعلیٰ علّیین میں پہنچا دیا اور تیرے عدل نے ستر ہزار سالہ موحِد اور کرّۂ ارض پر چپّہ چپّہ کے (ابلیس) -

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

☆ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسُولَ اللّٰہ عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ قیامت کب ہوگی؟ آپ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے فرمایا۔ اے میرے صحابی تُو نے کیا تیاری کی ہوئی ہے۔ عرض کیا یا رسُولَ اللّٰہ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کوئی عمل نہیں جو بارگاہِ خداوندی کے لائق ہو۔ صرف اَللّٰہ اور رسُول عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے محبّت رکھتا ہُوں تو آپ نے فرمایا۔ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ تو اُس کے ساتھ ہوگا جس سے محبّت کرتا ہے"۔ درُود شریف محبّت کی اعظم علامت ہے"۔

☆ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ "صحیح البخاری"

تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے باپ اولاد اور لوگوں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب نہ رکھے۔

بقیہ حاشیہ

عابد اور ساجد کو ایک سجدہ کے ترکِ انکار پر بُعد کے اسفلُ السّافلین میں گرا دیا۔ الٰہی فضل کر فضل اور فضل ط ؎

عقلِ زبوں را کہ رسد چوں وچرا در کارِ تو — فرماں دہِ مُطلق تُوئی حکمے کہ داری آں کُنی

اے ذُوالفضلِ العظیم! افضل فرما کہ معذور ہُوں مغرور نہیں، مجرم ہُوں مُنکر نہیں۔ مُومن ہُوں مُشرک نہیں اور عاصی ہُوں مگر تائب اِلَیْہِ اَدْعُوْا وَاِلَیْہِ مَاٰبُ ط اضعفُ العبید "تغافل نہیں تیری یاد سے غافل۔ تجاہُل نہیں ذِکر سے ہی جاہل"، کو ان اولیاء کاملین کے آستانِ عرش نشان کے خُوشہ چینوں اور بلادُ الاولیاءِ الکرام سرہند شریف کے خاک نشینوں میں رکھ۔ آمین ثم آمین ط

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَھْوٍ وَّلَعِبٍ — فَاٰوْھیٰ ثُمَّ اٰوْھیٰ ثُمَّ اٰوْھیٰ

اُحِبُّ الصّٰلِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْھُمْ — لَعَلَّ اللّٰہَ یَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا "سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

مَیں نے اپنی عُمر لغو لہو ولعب اور عبثِ غفلت میں صَرف کردی بس افسوس ہی افسوس۔ اگرچہ مَیں تیرے دوستوں میں سے نہیں ہُوں مگر اُن سے محبّت ضرور رکھتا ہُوں۔ مُمکن ہے کہ تو اُن کے طُفیل مجھے صالح بنا دے۔ "غائیت مافی الباب" یہ کہ تُو نے اُن صالحین کو اُن کی اِس فروتنی اور کسرِ نفسی سے حُبُّ الْفُقَرَاۤءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ ط تک پُہنچا دیا اور ان کا سرمایۂ حیات اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ باعثِ صد افتخار بنا کر وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ط (سُورۃ النساء ۶۹) میں داخل کرلیا۔ جن کی عداوت۔ گستاخی مستوجبِ لعنت ہے۔ اے ستّارُ العیوب! اپنے اِن "تَحْتَ قُبَاۤئِیْ" اولیاء کے طفیل عبودیت کے نشان کو اِس رُوسیاہ کی پیشانی میں ثابت رکھ اور اُن کے شرفِ صحبت سے مجھ جیسے دشتِ گمراہی کو شہرستانِ ہدایت میں پُہنچا اور میری کتابِ زیست کو اُن کی عقیدت اور پیروی سے مزیّن کر اور مجھے بعد از مرگ بوقتِ حساب شانِ ستّاری کی چادر سے ڈھانپ ط

قدسی ندانم چوں شود سودائے بازارِ جزاء — اُو نقد امرزش بکف، جنس عصیاں در بغل

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

○ مغزِ قرآن، رُوحِ ایمان، جانِ دین　　ہست حُبِّ رحمۃٌ للعلمین ﷺ

☆ اَلشّیخُ الکامِل امام علی مُتّقی نے الحکمُ الکبیر میں شیخ احمد بن مُوسیٰ المشرُوع الصّوفی علیہما الرحمۃ سے نقل کیا ہے۔ کہ طریقِ سلُوک، تحصیلِ معرفت، قربِ الٰہی بزمانہ فقدانِ وجودِ اولیاء، مُرشدِ مُتصرّف شریعتِ مُقدّسہ کو لازمی مطٰہر الینا اور حضور سیّدُ الرُّسل "ﷺ" پر کثرت سے دُرود شریف بھیجنا ہی کافی ہے کہ کثرتِ صلوٰۃ سے باطن میں ایک نورِ عظیم پیدا ہوگا جو موجب ہدایت ایصال اِلیٰ المطلُوب ہوگا اور بعض مشائخ عظام سورۃُ الاخلاص کا وظیفہ بھی ارشاد فرماتے کہ اِس سے اَللہ اَحَد، وَاحِد کی معرفت حاصل ہوگی اور توحید کا رنگ قلب و قالب پر غالب ہوگا۔ جس سے اَحسن آداب نبویّہ اور اخلاقِ مُحمّدیّہ علیٰ صاحبہا اَلفُ اَلفِ تحیّۃً وّسلامًا سے مُشرّف کردیا جائے گا اور اُس کی ترقی اعلیٰ مقامِ کمال اور حضرت ربِّ مُتعال تک پہنچادیگی۔

اِذَا الْحَبِیْبُ لَایَخْتَارُ لِحَبِیْبِہٖ	محبُوب اپنے مُحِب کے لیئے وُہی چیز پسند کرتا ہے
اِلَّامَاھُوَاَحَبُّ وَاَکْرَمُ ؕ	جو اُس کے نزدیک محبُوب واکرم ہو۔

مُحِبّ حقیقی، یہ دو محبُوب ترین تحفے "ذکرِ محبُوب[۱] درُود شریف، سُنّتِ محبُوب[۲]" اُسے عطا فرماتا ہے جو اُس کے حبیب کا محبُوب ہو۔ مُبارک ہیں وُہ لوگ جو اِس تحفۂ ربّانی سے سرشار ہوکر محبُوب کی کانِ سُنّت کے چمکدار موتی اعمال کی لڑیوں میں پروتے ہیں۔

☆ دُرود شریف اتباع کے ساتھ پڑھنا حضور ﷺ سے مُحبّتِ کاملہ کی دلیل ہے ☆

بقیہ حاشیہ

آمین۔ بحُرمۃِ شفیعِ المُذنبین، رحمۃٌ للعلمین صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَحْبَابِہٖ وَسَلَّمْ ؕ ۱۲ منہ غفرلہٗ

عہ سُلطانُ الاذکار اور مُراقبہ:۔ ذکر اَللہ، نفی اثبات اور سورۃُ الاخلاص سے مُستقیم الاحوال ہوتا ہے اور دُرود شریف سے لطائفِ خمسہ قلب رُوح سِر خفی اخفیٰ کے اسرار کھُلتے ہیں۔ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے لطیفۂ قلب، صَلَّی اللہُ عَلیٰ مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سے لطیفۂ رُوح۔ صَلَّی اللہُ عَلیٰ حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ سے لطیفۂ خفی اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ ؕ سے لطیفۂ اخفیٰ کھلتا ہے۔ اور لطائف کی سیر ہوتی ہے۔ دُرود شریف علیٰ حسب المراتب سالکِ مُبتدی مُتوسط اور مُنتہی کے لیئے مُفید ہے۔ روضہ شریف کی طرف دھیان کرکے دُرود شریف پڑھے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ میرا درُود شریف سُن رہے ہیں۔ بعدہٗ مُراقبہ کرے کہ ذاتِ احدیّت سے فیض رسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے قلبِ انور پر مثلِ بارش برس رہا ہے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے قلبِ انور سے میرے قلب پر فیض اور نُور مانند پھوہار پڑ رہا ہے۔ ۱۲ منہ نوّر اللہ قلبہٗ بنُورِ الصّلوٰۃِ وَالسّلام ؕ

" صفحہ ۲۱۶ ملاحظہ ہو۔ "

احادیثِ پاک : بروایت حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط

۱☆ مَنْ اَحْیٰی سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ ط

جس نے میری سُنّت کو زندہ کیا اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وُہ میرے ساتھ ہوگا

۲☆ فَاِنَّ السُّنَنَ ھِیَ الْاَنْوَارِ وَزَیِّنُوْا قُلُوْبَکُمْ بِحُبِّ ھٰذَا النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم ط

○ بروائیت امامُ الاولیاء مرجعُ الاصفیاء حضرت سہل بن عبدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُمَا ط

مَنْ لَّمْ یَرَ وِلَایَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ وَلَمْ یَرٰی نَفْسَہٗ فِیْ مِلْکِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَزُقْ حَلَاوَۃَ سُنَّتِہٖ ط

جس نے رسول اللّٰہ "ﷺ" کی ولائیت اپنے تمام اَحوال میں نہ دیکھی اور اپنے آپ کو آپ "ﷺ" کی مِلک میں نہ جانا وُہ آپ کی سُنّت[علیہ] کی حلاوت نہ چکھے گا ۔

سُنّتِ مُطہّرہ "، کی حلاوت وُہ نہیں پا سکتا ۔ جو اپنے آپ کو حضور آقائے دوعالم، محبُوب محترم، مالکِ رقابِ اُمم "ﷺ" کی ملکیت نہ سمجھے اور اپنے جُملہ اُمور میں حاکم، مالک اور مُختار نہ جانے کہ اَلنَّبِیُّ "ﷺ" (سورۃ الاحزاب) مومنوں کے اُن کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ مالک ہیں اور قریب بھی اور لائق اطاعت بھی ۔ تو اے مومنو! تم بھی قریب ہو جاؤ اور یہ قُرب ظاہری باطنی سُنّتِ مُطہّرہ پر عمل اور دُرُود شریف سے پاؤ گے ۔ کہ درُود شریف فرحت ایمانی و حلاوت عرفانی کا مخزن ہے ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ
وَزَیْنِ الْمُرْسَلِیْنَ الْاَخْیَارِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

علہ سُنّتِ مُطہّرہ کا اِحیاء اور اِجراء، بدعت کا قلع قمع اَمر بالمعرُوف نہی عن المُنکر سے ۔ اہلسُنّت کا نکتۂ نظر ہے ۔ یہ میراثِ نبوی "سلعہ غالیہ" ہے جو متاعِ عزیز اور متاعِ گرانمایہ ہے ۔ دُنیا دارُ العمل اور آخرت دارُ الجزاء ہے ۔ روزِ شمار ہر عمل اپنی اصلی ہیئت اور شکل میں ظاہر ہوگا ۔ لَھُمْ مِّنْ جَھَنَّمَ مِھَادٌ وَّمِنْ فَوْقِھِمْ غَوَاشٍ ط ○ (سورۃ الاعراف ۴۱) جہنّم میں آگ اُن کا اُوڑھنا اور بچھونا ہوگی ۔ حقیقت کی نظر میں شرک خفی و جلی جہنّم کا اوڑھنا اور بدعت اسی ورمی بچھونا ہے ۔ یہ جہنّم کے انگارے ہیں ۔ سُنّت اپنی قدامت کے لحاظ سے کتنی بھی چھوٹی نظر آئے ۔ انجام کار نُور ہی نُور ہے اور بدعت اپنی جدیدیّت میں کتنی ہی بن سنور کر سامنے آئے آخر کار ظُلمت ہی ظُلمت ہے ۔ بدعت میں حُسن اور نُور نہیں جیسے حرام میں شفاء نہیں ۔ جنھوں نے سُنّت سے وافر حصہ پایا ۔ اُنھوں نے حلاوتِ ایمانی کا ذائقہ چکھ لیا ۔ اُس کے علاوہ سب خرطُ القتاد اور خرافات ہے ۔ دُنیا میں جیسا عمل ویسا فصل، ربّ قدیر کا میزان کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ ط فافہم ۱۲ منہٗ غُفِرَلَہٗ الذَّنب " ۶

روضۃ الثامنۃ — دار السلام ۴ ب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خصائصِ مصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ثُمَّ السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ فَاِنَّہٗ   یُبْدِئُ بِہِ الذِّکْرُ الْجَمِیْلُ وَیَخْتِمُ

قرآنِ پاک: پ۱۷ سورۃ الانبیاء آیتِ کریمہ ۱۰۷

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ | اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر رحمت[1] تمام جہانوں کے لیئے

○ یعنی رحمتِ مطلقہ، تامہ، عامہ، کاملہ، شاملہ، جامع محیط بر جمیع مقیدات، رحمتِ غیبیہ، شہادتِ علمیہ، عینیہ، وجودیہ، شہودیہ، سابقہ، لاحقہ وغیرُ ذٰلک تمام جہانوں کے

---

[1] یہ وصفِ خاصہ ہے "مَا یُوْجَدُ فِیْہِ وَلَا یُوْجَدُ فِیْ غَیْرِہٖ" معنیٰ ہُوا وَمَا اَرْسَلْنٰکَ فِیْ حَالَۃٍ مِّنَ الْاَحْوَالِ اِلَّا حَالَ کَوْنِکَ رَاحِمًا لِّلْعٰلَمِیْنَ ط ضمیر واحد مخاطب کَ سے ثابت ہے۔ نبیِّ رحمت شفیعِ اُمّت "صلی اللہ علیہ وسلم" کو کمالاتِ صوری، معنوی، وہبی، کسبی، خلقی، فطرتی سے مشرف فرما کر اِنِّیْ بُعِثْتُ رَحْمَۃً کے اعلان کا حکم دیا۔ کائناتِ عالم کے ذرّہ ذرّہ کے لیئے رحمت۔ خصوصاً رحمت بر اُمّت کا عالم یہ تھا کہ اُمّت کو کسی مقام پر فراموش نہیں کیا۔ مکّہ معظمہ یا مدینہ مکرمہ، مسجدِ مکرم یا حجرۂ مطہرہ غارِ حراء تا حریم قدس میں اسی طرح ذروۂ عرش، مقامِ قابَ قوسین، حیات و وفات میں اور قیامت کو مقامِ محمود پر بساطِ شفاعت بچھا کر یا ربِّ اُمّتی اُمّتی فرمائیں گے۔ نبیِّ رحمت۔ شفیعِ اُمّت "صلی اللہ علیہ وسلم" کو جب قبرِ انور، لحد میں اُتارا گیا تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے لبہائے مبارک جنبش میں تھے۔ حضرت قثم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کان لگا کر سُنا تو آہستہ آہستہ بارگاہِ رحمان و رحیم جلّ شانہٗ میں ربِّ اُمّتی اُمّتی عرض کر رہے تھے۔ وہ جانِ راحت کانِ رأفت "صلی اللہ علیہ وسلم" تمام مخلوقات کے ذرّہ ذرّہ غرضیکہ ہر شیٔ کے لیئے راحم ہیں۔ راحم میں چار صفتوں کا ہونا ضروری ہے۔ [1] حیاتُ النّبی ہونا۔ [2] مرحوم کے ہر احوال قلبی و روحی سے کَمَا حَقَّہٗ واقف ہونا [3] قدرت اور با مختار ہونا۔ [4] راحم کا مرحوم کے قریب ہونا۔ اِس شرائط سے حاضر ناظر کا مسئلہ بھی حل ہُوا۔ تا آنکہ سب سے مقرّب نوری ملائکہ کے رسُول، وحیِ الٰہی کے آمین جبرائیل علیہ السّلام کے لیئے رحمت عرض کیا یا رسُولَ اللہ صلّی

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

عالمِ ارواح ہوں یا عالمِ اجساد، ہژدہ ہزار عالم «ہفت اقلیم» سے ذوی العقول یا غیر ذوی العقول ہوں، مومن، کافر، جن، انس، ملائکہ نوری سب کے لیئے رحمت ہیں۔ حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خصائص نبوت کے جامع ہیں۔ جو بحرِ ناپیدا کنار اور بے حد و حصر ہیں چند ایک خصائص کا حصولِ برکت کے لیئے ذکر کرتا ہوں۔

دامانِ نگہ تنگ گلِ حسن تو بسیار   گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد

اہلِ ایمان و محبت کے لیئے باعثِ انبساط و مسرت ہوں گے۔

(۱) آپ «صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم» کی یہ وصف رحمۃ للعٰلمین، وصفِ خاصہ ہے۔
(۲) آپ «صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم» کا نور امرِ کن سے بھی پہلے تخلیق ہوا۔[۱]
(۳) آپ «صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم» نے سب سے پہلے عالمِ ارواح میں بلیٰ کہا۔
(۴) آپ «صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم» نے بعد ولادت سجدہ کیا اور انگشتِ شہادت سے گواہی دی۔
(۵) آپ «صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم» کی چشمِ مبارک سوتیں لیکن دل بیدار رہتا۔
(۶) آپ «صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم» کا پسینہ مبارک کستوری سے بھی زیادہ خوشبودار تھا۔
(۷) آپ «صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم» جیسے روشنی میں دیکھتے ویسا ہی تاریکی میں دیکھتے
(۸) آپ «صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم» حیات بالذات، حیاتِ حقیقی سے متصف ہیں۔

بقیہ حاشیہ

اللہ علیک وسلم، حریم قدس سدرۃ المنتہیٰ میں خوفِ الٰہی سے کانپتا تھا اور جب وحی لے کر حاضر ہوا تو آپ کی رحمت کا صدقہ میرا خوف زائل ہوگیا۔ نیز سب سے ازلی ابدی شیطان لعین سے کسی نے پوچھا کیا تجھے بھی اس رحمت سے کچھ ملا۔ کہنے لگا ہاں۔ جب میں نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا تو روزانہ علی الصبح ایک فرشتہ میرے منہ پر طمانچہ مارا کرتا۔ جس سے بے ہوش ہو کر گر جاتا۔ وہ سزا معاف ہوگئی ۔

جو منکر ہے اُن کی عطا کا وہ یہ بات بتائے تو   کون ہے وہ جس کے دامن میں اس در کی خیرات نہیں ہے

[۱] دعاءِ حضور، نور، پرنور علیہ التحیۃ والثناء الی یوم النشور۔ اللّٰھم اجعل لی نورا وفی عینی نورا وفی سمعی نورا وفی لسانی نورا واجعل علی نورا ویمینی نورا وامامی نورا وخلفی نورا وفوقی نورا وتحتی نورا واجعلنی نورا ط «شمائل الترمذی»

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا   سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا «صلی اللہ علیہ وسلم»

(٩) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے جسمِ اطہر کا سایہ نہ تھا۔ ؎١

(١٠) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے جسمِ مقدّس پر کبھی مکھی نہ بیٹھی اور نہ جوں پڑی ؎٢

(١١) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کا لعابِ دہن کڑوے پانی کو شیریں کر دیتا۔

(١٢) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " شیر خوار بچے کے منہ میں لعابِ دہن ڈالتے تو وہ شکم سیر ہو جاتا۔

(١٣) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی آواز مبارک دور تک سنی جاتی جتنی دوسروں کے لئے ناممکن ہو۔

(١٤) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے کبھی بلغم " کھنگار " نہیں تھوکا۔

(١٥) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے فضلات مبارک زمین نگل جاتی تو وہاں کستوری کی خوشبو آتی۔

(١٦) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کا سوتے میں کبھی جسم ناپاک نہیں ہوا۔

(١٧) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " جس جانور پر سواری کرتے وہ بول و براز نہ کرتا۔

(١٨) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کو معراج جسمانی دَنَا فَتَدَلّٰی پر ہوا۔

(١٩) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " بچشمِ ظاہری دیدارِ الٰہی سے مشرّف ہوئے۔

(٢٠) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے ساتھ ہمیشہ فرشتوں کی جماعت رہتی۔

(٢١) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا ؎٣

١٦

؏١ جامعُ القرآن کاملُ الحیاءِ والایمان سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کا سایہ زمین پر پڑنے نہ دیا تاکہ کوئی اس پر اپنا قدم نہ رکھ دے۔ اور بے ادبی نہ ہو جائے۔ " تفسیر مدارک "۔

هٰذَا عَجَبٌ وَّكَمْ لَهٗ مِنْ عَجِيْبٍ ۞ وَّالنَّاسُ لِظِلِّهٖ جَمِيْعًا قَالُوْا

یہ بات کتنی تعجب کی ہے اور کس قدر اور کتنی تعجب خیز ہے کہ سایہ نہ ہونے کے باوجود سب لوگ آپ کے سایہ میں پناہ لیتے اور آرام پاتے ہیں "۔ لفظ قَالُوْا قیلولہ کے معنٰی میں ہے۔ دوپہر کو آرام کرنا۔"

؏٢ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ قَمْلٌ لِاَنَّهٗ نُوْرٌ۔ جسمِ اقدس، لباسِ انفس میں نہ جوں پڑی نہ مکھی بیٹھی۔ " الحدیث "
" کہ بجسمِ اطہر مگس نہ نشست و نہ نشیند " " شفاءُ الصدور لابنِ سبع علیہ الرحمۃ بحوالہ زرقانی علی المواہب اللدنیہ "

؏٣ پ٢٢ سورۃ الاحزاب آیتِ کریمہ ٤٠ " سب نبیوں سے پیچھے " آخر الزّمان نبی اور الفاظِ حدیث پاک، لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ اِس معنٰی اور عقیدہ ختمِ نبوّت کے مصدّق اور واضح دلیل ہیں کہ جو حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوّت ملنا یا پیدائش ممکن جانے وہ منکر، کافر اور خارج از اسلام " بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر "

(۲۲) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " سیدُ المرسلین ہیں اور تمام انبیاء آپ پر ایمان لائے۔

(۲۳) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے لئے اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَا فَخْرَ کا مقامِ خاص ہے

(۲۴) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " شاہد " حاضر ناظر " مشہود اور سراجِ منیر ہیں۔

(۲۵) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی ذات و صفات کی نظیر ممکن نہیں " مسئلۂ امتناعِ نظیر "

(۲۶) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی مثل کائنات میں نہیں اِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ ط " صحیح البخاری "

(۲۷) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی ہیئتِ جمال " باطنی " کا مثیل کائنات میں نہیں اِنِّیْ لَسْتُ کَھَیْئَتِکُمْ ط ظاہری ہیئت میں کوئی مثل نہیں۔ " صحیح البخاری "

(۲۸) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی صورت " جمالِ ظاہری " کی تمثیل کائنات میں نہیں اِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدٍ مِّنْکُمْ ط ظاہراً و باطناً کوئی ہمسر نہیں۔ " صحیح البخاری "

(۲۹) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " لَمْ اَرٰی قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ کی شانِ کمالی بے مثالی ہے۔

(۳۰) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " سب سے پہلے قبرِ انور سے اُٹھیں گے۔

(۳۱) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے متعلق ہی قبر میں سوال و جواب ہوگا۔

(۳۲) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " شفیعُ المذنبین ہیں بابِ شفاعت آپ کھولیں گے۔

(۳۳) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " روزِ قیامت اللہ سبحانہٗ کے حضور بمنزل وزیرِ اعظم ہوں گے۔

(۳۴) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے لِوَاءُ الْحَمْد کے نیچے تمام انبیاء و اصفیاء ہوں گے۔

(۳۵) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے رُخِ انور پر شفاعتِ عظمیٰ کا سہرا ہوگا۔

(۳۶) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کا مقامِ محمود، تختِ ربُّ العزّت کے بائیں جانب ہوگا۔

(۳۷) آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کا روزِ قیامت مقامِ خاص ہوگا۔ [۱]

بقیہ حاشیہ

ہے۔ وَمَنْ شَكَّ فِیْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ كَفَرَ ط اور جو اس کے کفر اور عذاب میں شک بھی کرے وہ بھی کافر ہے۔

[۱] قیامت کے روز سرکارِ دوعالم " صلی اللہ علیہ وسلم " کی عزّت و وجاہت کا کیا عالم ہوگا کہ یہ دن آپ کا دن، مرتبہ آپ کا مرتبہ، جا آپ کی جا، مقام آپ کا مقام، بات آپ کی بات ہوگی۔ آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " مہمان۔ ربِّ قدوس میزبان اور سارا عالمِ محشر طفیلی ہوگا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ ط " اخبارُ الاخیار "

کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۳۸) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" روزِ قیامت وُہ حمدیں بیان کریں گے جو آج تک کسی نے نہ کیں۔

(۳۹) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" سب سے پہلے جنّت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔

(۴۰) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" پر اللہ کریم ، درُود شریف بھیجتا ہے اور تمامی فرشتے بھی ع۱

اللہ سُبحانہٗ کی یہ عین رحمت ہے کہ اُس نے مومنوں کو بھی حکم دیا۔ اے ایمان والو! تُم بھی میرے حُکم پر اپنے رسُول اور میرے ہمہ صفت موصوف محبُوب نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" پر سُنّتَ اللہ کے مطابق درُود شریف بھیجا کرو۔ "تفسیر فتح العزیز"

☆ مسٔلہ :۔ حضورِ انور "صلی اللہ علیہ وسلم" بنی آدم کے بہترین قرون قرناً بعد قرنٍ سے بہترین قبائل اور بہترین خاندان برگزیدۂ برگزیدگان اَبًا عَن جَدٍّ ہیں۔ خاتم المحققین حافظِ ذی شان علّامہ جلال الدّین السیوطی، شافعی علیہ الرحمۃ نے بیس سال کی عرق ریزی اور محنتِ شاقہ سے کُتب تفاسیر، شروحِ احادیث آثار و اخبار سے تتبع کرکے "انموذجُ اللّبیب فی خصائصِ الحبیب" تصنیف کی۔ جس میں اُنھوں نے ایک ہزار خصائصِ نبوی کا ذکر کیا۔ "فجزاہُ اللہ تعالیٰ خیرَ الجزاء عن سائرِ الامّۃ وجمیعِ اھلِ السُّنّۃ والجماعۃ ط" ؎

لِکُلِّ مَقَامٍ مَّقَالٌ ، لِکُلِّ مَقَالٍ رِّجَال نَسْئَلُ اللہَ تَعَالیٰ حُسْنَ المَآل

خصائص چار قسم میں منقسم ہیں۔ ۱۔ واجبات مثلاً نماز تہجد ۲۔ محرّمات ۳۔ مُباحات، ۴۔ فضائل و کمالات "جو سابقہ انبیاء و رُسل میں مُشترک ہیں" اُن کے علاوہ جو حضُور فائضُ النُّور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات سے ہی مُختص ہیں۔ اس دریوزہ گرِ عُلماء نے بمطابق عددِ میم محمّد صلی اللہ علیہ وسلم چالیس خصائص پر اکتفا کیا ؎

"کجا حدّلیت وصفت را ہنوز آغازے بینم

نہ جُنبش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایاں — زتشنہ مُستسقی میرد و دریا ہمچناں باقی

○ خلاصۂ کائنات :۔ خصُوصیّت اسمِ ذاتی "محمّد" "احمد" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وجہ تسمیہ :۔ اسمائے گرامی انبیاء علیہم السّلام :۔ حضرت آدم گندم گوں، نوح نوحہ، ابراہیم عبدُاللہ، اسمٰعیل سمیعُ اللہ اِسحاق ضاحک، یعقوب پیچھے آنے والا، مُوسیٰ پانی سے نکالا ہُوا، عیسیٰ سُرخ و سفید چہرہ کی بناء پر موسوم ہوئے۔

ع۱ ابُوالبشر آدم علیہ السّلام کو ملائکہ نے اللہ عزّ اسمہٗ کے حکم سے سجدہ کیا اور اُس میں خود شریک نہیں ہُوا۔ لیکن سیّدُ البشر "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درُود شریف بھیجنے کا حُکم دیا تو اللہ جلّ شانہٗ درُود شریف بھیجنے میں بذاتہٖ شامل ہُوا۔ یہ کتنی بڑی فضیلت ہے اور یہ کتنا بڑا اعزاز ہے۔ مُرشد حقیقی کا یہ امر مدامی ہے اور کوئی مخلوق اِس سے خارج نہیں ۱۲ منہ

○ اپنے محبوب پاک کو نام نامی اسمِ گرامی مُحمّد ﷺ سے موسوم کرنے کی وجہ تسمیہ خصوصی، صفتہً ومعنیً عطا فرمائی کہ جس کی حمد ونعت کُل جہان نے سب سے بڑھ کر کی ہو یا وہ ذاتِ اقدس جس کی بار بار تعریف اور ہر بار توصیف کی گئی ہو۔ یہ اسمِ سامی خزانۂ الٰہیہ کا دُرِّ مکنُوم اور مُسمّیٰ گرامی سِرٌّ مِّنْ اَسْرَارِ اللہِ ہیں (سِرِّ مکنونِ الٰہیہ)۔ اور اسمِ پاک اَحمد ﷺ کا معنیٰ یہ کہ جس نے کُل جہان کے مجموعہ سے بھی فزون تر اپنے ربِّ اکبر کی حمد وثناء، تسبیح وتقدیس، تحمید، تمجید، تکبیر، تعظیم اور تہلیل کی ہو۔ ”آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری“ ؎

تَحِيَّةُ الصَّمَدِ الْمَوْلٰى وَرَحْمَتُهٗ (درود شریف سلام) | مَا غَنَّتِ الْوُرْقُ فِيْ اَوْرَاقِ اَغْصَانٖ
عَلَيْكَ يَا عُرْوَتِي الْوُثْقٰى وَيَا سَنَدِي | الْاَوْفٰى وَمَنْ مَّدْحُهٗ رُوْحِيْ وَرَيْحَانٖ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِيْ مَلَأْتَ قَلْبَهٗ مِنَ الْجَلَالِ وَعَيْنَهٗ مِنَ الْجَمَالِ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مُّؤَيَّدًا مَّنْصُوْرًا وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا۔

؎ انابتِ آدم۔ استقامتِ نوح، تنفیثِ شیث، تدریسِ ادریس، علمِ ابراہیم حلمِ اسمٰعیل ضحکِ اسحاق، حُسنِ یوسف، نظافتِ شعیب، لطافتِ الیاس، انابِ ایوب، ذِہابِ ذکریا، شکوہِ سلمان، اندوہِ یحییٰ، دادِ داوٗد، دُعائے یونس، عُلُوِّ موسیٰ زہدِ عیسیٰ ”علیٰ نبیّنا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام“ غرضیکہ جملہ انبیاء کرام کے فرداً فرداً فضائل، فضائل کثیرہ۔ رُسل عظام کے معجزاتِ باہرہ کے علاوہ اَنگِنت نعوتِ مکابرہ، محامدِ جمیلہ۔ صفاتِ متکاثرہ وجود باجود سیّدُ الموجود المُسمّیٰ ﷺ میں ودیعت فرمائے۔ جو اظہر مِنَ الشَّمْسِ وَاَزْہر مِنَ الْاَمْسِ ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ۔

اُمّی و گویاں بزبانِ فصیح | اَلفِ آدم تا میمِ مسیح | ”نظامی گنجوی علیہ الرحمۃ القوی“

پرتوِ انبیاءؑ ورُسل ”صحابہ“، کو جذبِ الٰہی سے اپنے خاص رنگِ مُصطفائی سے رنگین فرما کر اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ کی چادر اُوڑھا دی اور اِس دُربارِ گوہر بار میں مدنی چاند کے ہالہ میں نوری تارے بلال حبشی، سلمان فارسی، صُہیب رُومی، عداس نینوائی جبیب طائفی، عدی یمنی، اثامہ نجدی، عکرمہ ہاشمی، دحیہ کلبی، سعد اوسی، عمّارہ خزرجی، طُفیل دوسی، ضماد ازدی ابوسفیان اموی، ابوذر غفاری، ابوعامر اشعری، کرز فہری، سُراقہ مُدلجی غرضیکہ ملّی جگر گوشے، مدنی نور پارے عربی شاہ، عجمی شہزادے باہم شیر وشکر شانہ بشانہ دوزانو بیٹھے ہیں۔ اَلشَّیْخَیْنِ الْکَرِیْمَیْن سیّدنا صدّیقِ اکبر، سیّدنا فاروقِ اعظم، صاحبین طیّبین سیّدنا ذُوالنورین، سیّدنا حیدرِ کرّار کو خصوصیت ہے۔ اِن سب کے قلب ذکرِ اللہ اور زبانیں دُرود شریف سے تر اور لذّت گیر ”رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ وَبِجَاہِہِمْ عَلَیْنَا“

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تبرکات النبی المختار
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قرآن پاک :- پ ۲ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۲۴۸

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ ع

اُن سے اُن کے نبی نے فرمایا کہ اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے رب کی طرف سے چین ہے اور کچھ بچی ہوئیں چیزیں معزز موسیٰ، معزز ہارون کے تبرک کی۔ اُٹھا لائیں گے فرشتے بیشک اس میں بڑی نشانیاں ہیں اگر ایمان رکھتے ہو۔

○ وہ تابوت شمشاد کی لکڑی کا حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام پر نازل ہُوا۔ اس میں انبیاء کے مساکن اور مکانات کی تصویریں اور آخر میں نبی پاک " صلی اللہ علیہ وسلم " نماز میں بحالت قیام ہیں اور انبیاء وصحابہ آپ کے اِرد گرد کھڑے ہیں۔ مساکن ومکانات، حجرات طیبات کی تصاویر ہیں۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی قمیص اور حضرات موسیٰ وہارون علیہما السلام کے تبرکات، تورات کے الواح کے ٹکڑے، عصا مبارک، کپڑے، نعلین اور عمامہ مبارک اور تھوڑا سا منّ وسلویٰ۔ اِن تبرکات میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے تسکین رکھی ہے۔ اِس تابوت کو آگے رکھ کر دعا مانگتے تو قبول ہوجاتی۔ " خزائن العرفان فی ترجمۃ القرآن "

تبرکاتِ انبیاء [1] :- المدینۃ المنورۃ قدم بقدم بکھرے ہوئے آثارِ نبوی کی آماجگاہ ہے۔

☆ [1] **المکۃ المعظمۃ** :- صفا اور مروہ دو پہاڑیاں جو کعبۃ اللہ سے متصلاً جانبِ مشرق کوہ ابو

۳

[1] تبرکات انبیاء وآثار اخیار کی زیارت کرنا - درود شریف پڑھنا اور ادب واحترام بجالانا ایمان کی نشانی ہے ۱۲ منہ

قُبَیس کے دامن میں ہیں۔ سیدہ ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہا اپنے اکلوتے معصوم بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ سکونت پذیر ہوئیں (محترمہ ملاحظہ)۔ سنگلاخ زمین، کوہ و بیابان نہ پانی نہ سبزہ نہ کوئی سامانِ خورد و نوش۔ اپنے لختِ جگر کے لیئے پانی کی تلاش میں دوڑیں اُن کے قدوم میمنت کے سبب سے یہ دونوں پہاڑیاں متبرّک ہو کر شعائرُ اللّٰہ بن گئیں۔ پھر ربِّ کریم نے اپنی رحمت کی گودی "حطیم" میں سُلا لیا یہ اُن کی آخری آرامگاہ بن گئی۔

☆ قُبہ مقامِ ابراہیم علیہ السلام:- وہ پتّھر جس پر ابوالانبیاء ابراہیم خلیلُ اللّٰہ علیہ السلام کے دو قدموں کے نشان لگے ہوئے ہیں۔ زائرانِ تبرکات کی زیارت سے آنکھوں کا نور اور دل کا سرور پاتا ہے۔ وہاں سجدے کرتا دعا مانگتا اور درود شریف پڑھتا ہے۔ اُن کی تعظیم سے قلب کا تقویٰ ملتا ہے۔ شعائرُ اللّٰہ "تبرکات" کی تعظیم درحقیقت اَللّٰہ ربُّ العزّت کی تعظیم ہے۔ حقیقت بین نگاہ سے دیکھا جائے تو سارا حج ہی انبیاء کے بکھرے ہوئے تبرکات کا گلدستہ ہے۔ آبِ زمزم غلاف کعبۃُ اللّٰہ، حجرِ اسود، ملتزم وغیرِ ذالک ط

☆ قمیص یوسف علیہ السلام:- یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وراثۃً بطورِ تبرک چلی آرہی تھی "بروایت" جبرائیل علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں یہ قمیص پہنائی۔ جو حضرت یعقوب علیہ السلام نے آپ کے گلے میں بطورِ تعویز پہنا رکھی تھی۔ قرآنِ پاک کے الفاظ میں اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰی وَجْهِ اَبِیْ یَاْتِ بَصِیْرًا [ا] جب اُن کے چہرہ پر یہ قمیص ڈالی گئی تو بصارت لوٹ آئی۔ یہ قمیص علیہ کی شان ہے جو خاندانِ نبوت کا تبرک ہے۔ جس کی عظمتِ شان اور برکات قرآن و حدیث میں بالوضاحت بیان فرمائی گئی ہیں۔

عـ۱ پ ۱۳ سورۃ یوسف آیتِ کریمہ ۹۳ میرا یہ کرتا لے جاؤ اِسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو۔ اُن کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ اس احسن القصص میں قمیص کا کردار واضح اور نمایاں ہے۔ یہاں آنکھوں کا نور ملا وہاں قمیصِ یوسف علیہ السلام کی عزت حرمت، عفت کی گواہ بنی، پنگوڑا میں چالیس [۴] روزہ شیرخوار بچے نے یہ نہیں کہا یوسف علیہ السلام کو دیکھو کیونکہ اُس کو علمِ لدنّی تھا کہ یوسف علیہ السلام تو پاک ہیں کہ یہ نفوسِ قدسیہ، اخلاقِ ذمیمہ، افعالِ قبیحہ، اعمالِ رذیلہ سے پاک ہوتے ہیں۔ اور اخلاقِ شریفہ طاہرہ مقدسہ اُن کے خمیر میں گندھا ہوتا ہے۔ یہاں بچے نے قمیص کی بات کی کہ قمیص کو دیکھو پہننے والے کے جسمِ پاک سے لگ کر یہ بھی تبرک بن گیا اور کتنے لطیف پیرایہ میں صداقت اور پاکدامنی

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

☆ سیّدہ اسماء بنتِ ابُوبکر صدّیق رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے ایک کسروانیہ یاطیالسی جبہ شریف نکالا اور فرمایا یہ اُمّ المومنین عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے پاس تھا۔ مَیں نے مانگ کر لے لیا۔ ہم اس جُبّہ مُبارک کے کچھ حصّہ کو بھگو کر نچوڑتے تو لاعلاج بیماروں کو اُس کا غسالہ پلاتے تو اُس کی برکت سے ربِّ کریم شفا عطا فرما دیتا۔ ایسا ہی جُبّہ سیّدہ اُمُّ المُومنین اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے پاس بھی بطورِ تبرّک موجود رہا۔ "صحیح مُسلم شریف"

(ذاتُ النطاقین)

☆ سیّدہ فاطمہ بنتِ اسد، والدۂ ماجدہ سیّدنا علی مُرتضےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کو قمیص بطورِ کفن نبیِّ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے عطا فرمائی وُہ اس قمیص "تبرّک" سے جنّت کی حُورِ عین بن گیئں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لحد میں لیٹنے سے قبر عظمت کا نشان بن گئی۔

☆ **تبرّکاتِ اَخیار**:۔ حضرت ابُوالحسَن علی بن سعید خَرقانی علیہ الرحمۃ نے "خرقہ" سُلطان محمُود کو عطا فرمایا جس کی برکت سے کُفرستان ہند میں سومنات کا بُت کدہ فتح ہُوا اور اسلام کا جھنڈا لہرایا۔ اور ہزارہا بُت پرست، خُدا پرست بن گئے۔

☆ **انگشتری مُبارک**:۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے دستِ مُبارک میں عُمر بھر رہی جس پہ "مُحمّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم" کندہ تھا۔ اِس سے شاہانِ عجم کے خطُوط پر مُہر لگایا کرتے۔ پھر یہ خلیفۂ اوّل، پھر خلیفۂ ثانی پھر خلیفۂ ثالث کے پاس رہی۔ اور یہ اُنگشتری بیر اریس میں گر کر گُم ہوگئی تو امُورِ سلطنت وخلافت میں فتُور آگیا۔ "بدرُ الانوار فی آدابِ الآثار"

☆ **مُشک مُبارک**:۔ حضرت علی مُرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس مُشک تھا وصیّت کی کہ اِسے میرے کفن اور جسم پر مَل دینا کہ یہ رسُولُ اللّٰہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا بچا ہُوا مُشک مَیں نے بطورِ تبرّک سنبھال کر رکھا ہُوا تھا۔ "کتابُ الاستیعاب فی معرفۃِ الاصحاب"

؎ تعظیم آثار سے صاحبِ آثار صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہوتی ہے اور محبّت، ادب میں سمٹتی ہے۔

بقیہ حاشیہ

یُوسُف علیہ السّلام کی گواہی دی اور وُہ بھی قمیص ہی تھی۔ جسے بیٹے خُون آلُودہ کرکے باپ کے سامنے لائے کہا اُن کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔ یہاں اِس قمیص نے باپ پر بھائیوں کا مکر کھولا۔ وہاں قمیص نے عورت کا مکر کھولا اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ عورتوں کے مکر بہت بڑے ہیں۔ اور کہیں یہ قمیص عذابِ قبر سے نجات کا سبب بنی اور کہیں والدۂ عائشہ صدیقہ اُمِّ رُومان رشکِ حُورانِ فردوس کو حُورِ جنان فرمایا۔ "تبرّک سے حصُولِ فیضان کے لئے ایمان عقیدت محبّت شرط ہے"۔ زینب "رضی اللہ تعالیٰ عنہما"۔ ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالیٰ ربہٗ ط

☆۹ **ناخنِ مُبارک** :۔ حضرت امیر مُعاوِیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی وصیت حضور علیہ الصّلوٰۃُ وَالسّلامُ کے تبرّکات قمیص مُبارک پہنا کر چادر مُبارک میں لپیٹ کر مجھے دفن کرنا اور ناخن مُبارک اور موئے مُبارک میری آنکھوں اور مُنہ پر رکھ کر مجھے اَرحمُ الرّاحمین کے سپُرد کر دینا۔

☆۱۰ **نعلین مُبارک** :۔ مُحدّث فی الصّحابہ حضرت ابُوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ ورسُولُہٗ عنہٗ کے پاس نعلین شریف تھے۔ اُنھوں نے وصیّت کر رکھی تھی کہ میرے وصال کے بعد لحد میں میرے سینہ پر رکھ دینا اور ایسا ہی کیا گیا۔ تو صاحبُ النّعلین ہونے کا مرتبہ پا گئے۔

☆۱۱ **جُبّہ مُبارک** :۔ غوثُ الاَولیاءِ اللّٰہ الکرام شہنشاہِ ولائیتِ بغداد نے حضرت مجدّد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ایک جُبّہ بھیجا۔ جو کہ نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتا ہوا شاہ سکندر کیتھلی علیہ الرّحمۃُ کے ہاتھ سے آپ کے پاس پہنچا۔ آپ اُسے سر پہ رکھ کر اور کبھی اُوڑھ کر دُعائیں فرمایا کرتے۔ یہ طریقہ مُروّجہ سلف صالحین سے چلا آ رہا ہے۔

☆۱۲ **قُبا مُبارک** :۔ امامِ ربّانی قیّومِ زمانی الشّیخ احمد نقشبندی قُدّس سرّہُ العالی نے اپنی ایک قُبا شریف مُلّا عبدُ الغفور سمرقندی علیہ الرّحمۃ کو بطور تبرّک عطا فرمائی اور لکھا کہ یہ قبا کئی دفعہ پہنی گئی ہے آپ اُسے کبھی کبھی باوضو پہنا کریں اور ادب ملحُوظ رکھیں اِس سے جمعیّت قلبی اور تسکین حاصل ہو گی اور بے شمار فوائد دینوی اور فضائل دُنیوی کی توقّع ہے۔ "مکتوباتِ قُدسی آیات"

☆۱۳ **رِداءِ مُبارک** :۔ بعض واقعات شاہد ہیں کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تبرّک غلاموں کو عطا فرمائے۔ تو اُنھوں نے بطور تبرّک قبر میں ساتھ لے جانے کو ترجیح دی۔

☆۱۴ **عبَاء مُبارک** :۔ حضرت کعب ابن زُہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ دربارِ رسالت کی حاضری میں "قصیدہ بَانَتْ سُعَاد" پیش کرنے پر ایمان بھی ملا اور تبرّ کًا "چادر" بھی پائی۔

☆۱۵ **چادر مُبارک** :۔ علّامہ بُوصیری صاحبُ القصیدۃِ البُردۃ علیہ الرّحمۃُ کو عالمِ رُؤیا میں چادر عطا ہُوئی جس سے شفا بھی پائی۔ یہ چادر شاہانِ خُلفاءِ عبّاسیہ نے اُن کے خاندان سے حاصل کر لی اور خاص تقریبات میں اپنے سروں پر رکھتے اور برکت حاصل کرتے۔

☆۱۶ **جُبّہ مُبارک** :۔ خواجہ اُویس قرنی سُہیل یمنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو جُبّہ مُبارک حضور علیہ الصّلوٰۃُ وَالسّلامُ نے اپنے زمانہ میں عطا فرمایا۔

؎ شہنشاہِ ہند اورنگ زیب عالمگیر کی شاہی مسجد لاہور، دہلی، کشمیر اور کثیر ممالک میں تبرّکات قابلِ زیارت ہیں۔

۱۷ **موئے مبارک** :۔ شاہِ والاجاہ شاہ عبدالرحیم محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ کو خواب میں موئے مبارک بطورِ تبرّک عطا فرماتے۔ بیدار ہونے پر ان کے ہاتھ میں محفوظ تھے۔ فرماتے ہیں جب موئے مبارک کو دھوپ میں لایا جاتا تو غیب سے ایک سفید بادل کا ٹکڑا آکر سایہ کر دیتا اور زائرین کی زبانوں پر خود بخود درود شریف جاری ہوجاتا۔ آج تک اُن کے خاندان میں یہ تبرّک محفوظ ہے۔ جس کی زیارت سے قلب کو سرور اور رُوح کو راحت ملتی ہے۔
(دُرّ الثمین فی مُبشّرات النبیّ الامین ﷺ)

۱۸ تبرّکات کی زیارت کرنا اور اُس سے شفا چاہنا اور اُس کے ذریعہ ربّ کریم سے دُعا مانگنا عذابِ قبر، آخرت سے نجات چاہنا اور چومنا۔ درود شریف پڑھ کر آنکھوں سے لگا کر برکتیں حاصل کرنا مستحب ہے۔ جو تمسّک بالکتٰب والسُّنّت سے ثابت ہے۔ تبرکات کا اثر[1] تب ہوتا ہے جب محل بھی اثر پذیر ہو۔ جس کی اساس ایمان ہے۔ محبّت اور ادب سے مزید رنگینی کا ظہور ہوتا ہے۔ حضور صاحبُ الآثار صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ نعلینِ شریف کو سر پر رکھ کر دُعا مانگنا ربِّ کریم کو پسند اور تبرّکات کا انکار قلبی انتشار اور گمراہی کا سبب ہے۔

○ **تبرّکات کے انوارِ جزئیات** :۔

پ۲ سورۃ البقرۃ آیتِ کریمہ ۱۲۵ " قَالَ عَزَّ اسْمُهٗ

اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○

کہ میرا گھر خوب صاف ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع سجود والوں کے لیے۔

جب سیدنا ابراہیم خلیلُ اللہ سیدنا اسمٰعیل ذبیحُ اللہ علیہما السلام تعمیر بیتُ اللہ کر چکے تو حکم ہوا میرے گھر کو صاف

---

[1] آثارِ مبارکہ درود شریف کا محلّ نزول ہیں۔ درود شریف پڑھنے والوں کو صادقُ الوعد نے اجر کا وعدہ " خلفِ وعد محال اور ممتنع کے باوجود" قسموں کی توثیق سے فرمایا "حدیث قدسی": فَيَقُوْلُ يَا مَلٰٓئِكَتِيْ هٰذَا عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِيْ اَكْثَرَ الصَّلٰوةَ عَلٰى حَبِيْبِيْ مُحَمَّدٍ فَوَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَجُوْدِيْ وَمَجْدِيْ وَارْتِفَاعِيْ لَاُعْطِيَنَّهٗ بِكُلِّ حَرْفٍ صَلّٰى بِهٖ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ وَلَيَاْتِيَنِّيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَ لِوَاءِ الْحَمْدِ وَنُوْرُ وَجْهِهٖ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَكَفُّهٗ فِيْ كَفِّ حَبِيْبِيْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " ترجمہ فرمایا اے فرشتو! یہ میرا بندہ کثرت سے میرے حبیب پر درود شریف پڑھتا ہے۔ مجھے اپنی عزت، جلال، سخا، بزرگی اور عظمت کی قسم! میں اُسے ایک ایک حرف کے بدلے جنّت میں محل دُوں گا۔ روزِ قیامت لِواءُ الحمد کا سایہ۔ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا اور اس کا ہاتھ میرے حبیب کے ہاتھ میں ہوگا" سُبحانَ اللہ" درود شریف کے انعامات تبرکات وعنایات بےغایات ہیں اور صاحبِ درود شریف کے وَلد، والد کی قسم شہر، کلام، عمر شریف کی قسم بر قرآن مجید، فرقانِ حمید شاہد عادل ہے" فافہم۔
شوارقُ الانوار فی ذکر الصلوٰۃ الی النبیّ المختار ﷺ صفحہ ۱۹۴

۳

ستھرا رکھو تو آپ جھاڑو سے صفائی کرنے لگے تو بادِ صبا نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کیا۔ اے اللہ کے پیارے خلیل علیہ السلام! یہ خدمت مَیں سرانجام دیتی ہُوں تو بادِ صبا نے خَس و خاشاک، کنکر و ذرّات (تبرکات کعبہ معظمہ) یکجا کئے تو حکم ہُوا۔ اِس کو تمام رُوئے زمین میں پھیلا دے تو جہاں جہاں یہ بیتُ اللہ کے ذرّات گریں گے تو وَہاں وَہاں مَسجدیں بنیں گی۔ یہ کعبۃُ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ کعبۃُ اللہ کے ذرّات کا یہ عالم ہے تو کعبہ کے کعبہ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیَّۃ کی نگاہ کے انوار کی کیا شان ہو گی۔ جہاں پڑ گئی، صحابی، وَلی، مومن بنا دیا۔ یہ حضور عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ کے نُور کے انوار ہیں۔

☆ **گُلدستۂ دُرُود شریف :** حق رابہ سُجُود دے ، نبی رابہ دُرُود دے

وَیُصَلِّیْ عَلَیْہِ اللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ وَبِھٰذَا بَدَا لِلْعٰلَمِیْنَ کَمَالُہٗ

☆۱ **دُرُود شریف وظیفۂ خُداوندِ قُدّوس ہے :** اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط
(پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۵۶)

○ بیشک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے دُرُود شریف بھیجتے ہیں غیب بتانے والے "نبی" پر۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اس شرف و کرامت سے نوازا۔ جو ابُوالبشر سیدنا آدم صفیُّ اللہ علیہ السَّلام کو فرشتوں کے سجدہ کرنے سے زیادہ اہم و جامع ہے۔ کیونکہ یہ جائز نہیں کہ اِس شرف میں اَللہ تعالیٰ فرشتوں کے ساتھ اپنے اِس امر اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ میں شریک ہو۔ (پ۱ آیت کریمہ ۳۴) خاکم بدہن " اور دوسری جانب اللہ جَلَّ شانہٗ اپنی کمال شانِ کرم سے ابُوالقاسم سیدنا محمدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر دُرُود شریف میں شریک ہُوا اور اپنے ساتھ فرشتوں کی صَلوٰۃ کی خبر دی۔ یہ شرف اِس شرف سے زیادہ بلیغ ہے۔ جس سے ملائکہ مختص ہوں اور اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ نہ ہو۔ بعدہٗ اَللہ جَلَّ شَانُہٗ نے اپنا کمال فضل فرماتے ہوئے اپنے بندوں کو بھی ایسے کام کا حکم دیا جس کی ابتداء اُس نے خود کی۔ اور ملائکہ نے اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ سے ثنا کہی اور مومنوں نے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّیْ وَسَعْدَیْکَ پکارا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط

☆۲ **دُرُود شریف تحفۂ خُداوندِ قُدّوس ہے۔** یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط

○ اے ایمان والو! تم بھی آپ پر دُرُود شریف اور خُوب سلام بھیجو۔ حکم دیا اے مومنو! مَیں نے تمھیں دُرود شریف کا عظیم تحفہ عنائیت کیا ہے۔ مَیں احکمُ الحاکمین کائنات کا خالق و مالک تمھارے نبی پر دُرُود شریف بھیجتا ہُوں۔ تم بھی میرے پیارے محبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر دُرُود شریف بھیجا کرو اور میری اِس نعمتِ عظمیٰ کا ہمیشہ ذکر و شکر ادا کرتے رہو۔ آئمہ ذُو روائیت و درائیت کا اِس بات پر اجماع ہے۔

"اے گُل بتو خرسندم کہ بُوئے محبوب داری"

☆ اللہ تعالیٰ نے آیتِ کریمہ عظیمہ شریفہ جَآءُوْكَ سے مومنوں کو درِاقدس پر حاضری کی دعوت دی تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری میں ربُّ العزّت کے عطا کردہ تُحفے "دُرُود شریف" بالمُشافہ پیش کریں۔

☆ دُرُود شریف جنّت کی کُنجی ہے۔ قَالَ اِنَّ مِفْتَاحَ الْجَنَّةِ بِيَدِيْ وَاَنَا خَازِنُهَا ط الحدیث

○ فرمایا جنّت کی کنجی میرے ہاتھ میں ہے۔ مَیں اُس کا مالک اور خازن ہُوں۔ حضور والا کی صفاتِ عالیہ جلیلہ، جمیلہ اور نعُوتِ عظیمہ جزیلہ کثیرہ سے ایک یہ ہے کہ آپ خزانہ رازِ الٰہی اور جائے نفاذِ امرِ الٰہی ہیں۔ درحقیقت کُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا ط کی اسمِ مُحَمّد ﷺ کُنجی ہے۔

☆۱ لَا يَنْفَذُ اَمْرٌ اِلَّا مِنْهُ ط کوئی امر جاری نہیں ہوتا مگر حضور والا کے دَربارِ گُہر بار سے"

☆۲ وَلَا يَنْقُلُ خَيْرٌ اِلَّا مِنْهُ ط کوئی نعمت نہیں ملتی مگر حضور ہی کی سرکار والا تبار سے"

بجُز سرکارِ سرکارِ ایجاد — سرو کارے بسرکارِ ندارم

۱ جنابِ امیرُ المومنین سیّدنا علی مُرتضےٰ کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الکَرِیم راوی ہیں! جب کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سُوال کرتا۔ اگر حضور کو منظور ہوتا تو نَعَم فرماتے اور اگر منظور نہ ہوتا تو خاموش رہتے کسی کو لَا یعنی نہ نہ فرماتے۔ ایک روز ایک اعرابی نے حاضرِ حضور ہو کر سُوال کیا تو آپ خاموش رہے پھر سُوال دُہرایا سکوت فرمایا اُس نے پھر سُوال کیا۔ آپ نے جھڑکتے ہُوئے انداز میں فرمایا۔ سَلْ مَا شِئْتَ اے اعرابی تیرا جو جی چاہے مانگ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فَغَبَطْنَا فَقُلْنَا الْاٰنَ اَنْ يَّسْاَلُ الْجَنَّةَ ہمیں رشک ہُوا کہ لو وُہ اب جنّت حضور سے مانگے گا لیکن اعرابی نے مانگا تو کیا مانگا حضور! مجھے اُونٹ چاہیئے۔ فرمایا جا تجھے عطا ہُوا۔ تو ہمیں تعجب ہُوا تو سرکار مُعطی الجنّۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتنا فرق ہے اِس اعرابی کی مانگ اور بنی اسرائیل کی پیر زن کی مانگ میں اور وُہ اِس سے زیادہ دانشمند نکلی پھر حضور دانائے خفایا و غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ واقعہ بیان فرمایا کہ جب حضرت مُوسیٰ کلیم اللہ علیہ السّلام کو دریا پار کرنے کا حکم ہُوا تو فرمایا تم قبرِ یُوسُف علیہ السّلام سے اُن کا تابوت نکال کر ساتھ لیتے جاؤ۔ آپ کو قبرِ انور کا پتہ نہ تھا۔ ایک بڑھیا جو جنگل میں قیام پذیر تھی اُس سے پوچھا تو اُس نے کہا ہاں فرمایا بتا کہنے لگی لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تُعْطِيَنِيْ مَا اَسْئَلُكَ وَاللّٰهِ نہ بتاؤں جب تک آپ سے جو کچھ مانگوں آپ مجھے وہ عطا کریں۔ فرمایا ذٰلِكَ لَكِ تجھے اختیار ہے جو چاہے مانگ تیری عرض قبول قَالَتْ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكَ الْجَنَّةَ ضعیفہ نے کہا مَیں تجھ سے وُہ جنّت مانگتی ہُوں جس میں آپ ہوں گے۔ فرمایا جنّت لے لے تجھے وُہ کافی ہے۔ اتنا بڑا سُوال نہ کر قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ کہا بخدا

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

☆۵ جَنّت کی اصل دُرُود شریف کے نور سے ہے۔ کُلُّ خَلَائِقٍ مِّنْ نُوْرِیْ ط حدیث پاک

○ دُرُود شریف درحقیقت ذکرِالٰہی کے بعد تمام اعمال واوراد سے افضل ہے۔ اطراف جنّت کے ملائکہ جب دُرُود شریف پڑھتے ہیں تو جنّت سُن کر اُن کی طرف رجوع کرتی ہے اور خُوش ہوہو کر جھومتی، پھولتی اور پھیلتی ہے اور اُڑتی ہُوئی چلی آتی ہے اور خوشی سے وسیع اور کُشادہ ہوتی جاتی ہے۔ دُرُود شریف سے فرحت اور برکت حاصل کرتی ہے۔ جب فرشتے چلتے ہیں تو جنّت بھی اُن کے ساتھ ساتھ چلتی ہے اور جب وُہ ٹھہر جاتے ہیں تو جنّت بھی اُن کے ساتھ ٹھہر جاتی ہے کہ جنّت دُرُود شریف کے نُور سے ہے دُرُود شریف کا نور حضُور فائز النّور ﷺ کے نُور سے ہے۔ صفحہ ۴۴۰ ملاحظہ ہو۔ " بروایت فرمایا تمام جنّتیں حضرت ابُوبکر صدّیق رَضِیَ اللہ تَعَالیٰ عَنہ وبجاہہٖ عَلَیْنَا کے نُور سے مُنوّر ہیں۔

☆۶ دُرُود شریف ملائکہ نُوری کا وِرد اور وظیفہ ہے۔

○ سب سے پہلے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دُرُود شریف پڑھا اور سیدُ الملآئکہ فی الرُّسل کا مرتبہ پایا۔ ایک بار چاروں ملائکہ رُسل، بارگاہِ سید الرُّسل مولائے کُل ﷺ کی خدمت اطہر میں حاضر ہوئے

میں نہ مانوں گی۔ اِسی اصرار و تکرار میں ربُّ العزت نے وحی بھیجی۔ اے میرے پیارے کلیم! جو مانگ رہی ہے تُم اسے وُہی عطا کردو۔ چنانچہ آپ نے اُس کو جنّت میں اپنی رفاقت عطا فرمادی تو پھر مائی صاحبہ نے قبرِ انور کا پتہ بتایا۔ بروایت، آپ نے اُسے جوانی بھی لٹادی اور وہ حسینہ جمیلہ بن گئی۔

لب وَا ہیں آنکھیں بند پھیلی ہیں جھولیاں — کتنے مزے کی بھیک تیرے پاک دَر کی ہے
وہ خُلد جس میں اُترے گی اَبرار کی برات — ادنیٰ نچھاور اس میرے دُولہا کے سر کی ہے

کیوں تاجدار و خواب میں دیکھی کبھی یہ شئے
جو آج جھولیوں میں گدایانِ دَر کی ہے

جلّ اللہ اللہ محبُوبُ اَجْمَلُ عَلَیہِ صلوٰۃُ الاَکْمَلُ وَسَلَامُ الاَجْمَلُ اور محبُوب کے شہر المدینۃُ المنوّرہ کی یاد نے ذوقِ دُرُود شریف کو اور بڑھا دیا۔ غلام اپنے آقا مہربان مولا کا دَر چھوڑ کر کہاں جائے۔ ہیر پھیر کر وُہیں کا وُہیں رہا جائے۔ وَاللہِ بِاللہِ ثُمَّ تَاللہِ غلام بے دام اپنے کریم مالک کے دَرِ اطہر سے ہٹا ہی نہیں۔ انبیاءِ عظام کے دروازے پر جائے تو انہیں کا گھر ہے۔ اَولیاءِ کرام کے یہاں آئے تو اُنھیں کا ہی دَر ہے ملائکہ کی منزلوں سے گزرے تو انہیں کا نگر ہے۔ غلام جہاں گیا اُن کو فیض میں ڈوبا دُرُود شریف پڑھتا شاد کام اور آباد پایا " خاک بَر دَرِ تو تاجِ سرِ ما بادا "

۴

توجبرائیل امین علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم جو شخص آپ پر دُرُود شریف بھیجے گا۔ مَیں اُس کا ہاتھ پکڑ کر پلصراط سے پار اتاروں گا۔ حضرت میکائیل علیہ السلام نے کہا۔ حضور! مَیں اُس کو آبِ کوثر سے سیراب کروں گا۔ جو اَحلٰی العَسَل شہد سے میٹھا۔ اَبْرَدُ مِنَ الثَّلَج، برف سے ٹھنڈا اَطْیَبُ مِنَ المِسْكِ مُشک سے خوشبودار ہے۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام نے کہا جناب میں بارگاہِ ربُّ العزت میں سجدہ کر کے اُس کی بخشش کراؤں گا۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے کہا سرکار مَیں اُس کی رُوح مانند انبیاء قبض کروں گا۔ یہ سُن کر حضور فائز النور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اقدس آفتابِ دُرخشاں مہتابِ نُور افشاں کی طرح خوشی سے چمک اُٹھا۔ دُرُود شریف کے ہزار ہا انعامات وکرامات ہیں۔

۱۔ پہلی کرامت: دُرُود شریف پڑھنے والوں پر خود اَللہ تعالیٰ دُرُود شریف بھیجتا ہے۔

۲۔ دُوسری کرامت: دُرُود شریف پڑھنے والوں کے ایمان کی گواہی خود اَللہ تعالیٰ دیتا ہے۔

۳۔ تیسری کرامت: دُرُود شریف پڑھنے والوں کے لیئے بہشت میں ربِ رحیم کا تُحفہ سلام ہے۔

۴۔ چوتھی کرامت: دُرُود شریف پڑھنے والوں کے لئے رضاءِ خُدا اور رضاءِ مُصطفٰے کا انعام ہے۔

☆ دُرُود شریف خوشنودیِ خُدا اور خوشنودیِ مُصطفٰے کا ذریعہ ہے۔ "عزّوجلّ فصلّی اللہ علیہ وسلّم"۔

○ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ کریمہ، صفاتِ جمیلہ عظیمہ، نعُوتِ جلیلہ کثیرہ، خصائل شمائل اور فضائل اور دُرُود شریف کے اَنوار، اَثرات اور ثمرات سب مَبدأ حقیقی، حُسنِ مُطلق معبُود برحق کی عطا ہیں۔ ذاتی خاصّہ یکتا حقیقت اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ ہے۔ ذات اکرمُ الاکرمین عزّ شانہٗ نے اپنے مظہرِ نُورِ کبریا۔ تاج دارِ لولاک لما علیہ التحیۃ والثناء کو رحیم کریم، اکرم، دائم الکرم بنا کر مومنوں کو دُرُود شریف کا حکم دیا۔

☆ دُرُود شریف مطلوبِ خُداوندی ہے۔ جس میں رضائے الٰہی مُضمر ہے! اور جمیع برکاتِ دارین اور سعادتِ کونین دُرُود شریف کے انعامات ہیں هَنِيْئًا لِاَرْبَابِ النَّعِيْمِ نَعِيْمُهَا ط اربابِ نعیم کو یہ نعمتیں مُبارک ہوں۔

وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۝ وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰى وَعَلَيْهِ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ وَالتَّحِيَّاتُ الْعُلٰى وَعَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهِ الْاَنْبِيَاءِ الْكِرَامِ وَالْمَلٰئِكَةِ الْعِظَامِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَتْبَاعِهِ النُّجَبَاءِ الْبَرَرَةِ التُّقٰى ط

☆ تذئیل: دُرُود شریف پڑھنے کا صحیح طریقہ: کسی صاحبِ نسبت کی اجازت سے پڑھے کہ خود رو پودا شاخیں، پتے لاتا ہے۔ پھول اور پھل نہیں۔ از خود وظیفہ پڑھنا حکیم حاذق کی تجویز کردہ نُسخہ کے بغیر دوا کا استعمال کرنے کے مترادف ہے بالفرض، ظاہری فائدہ نہ ہو تو باطنی فائدہ ثواب اَللہ تعالیٰ اُس کو بہر صورت دے گا۔ وَاللہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ رَسُوْلُہٗ ط

☆ دُعائے اختتام : فقیر بتوفیقِ اللّٰہِ المَلِکِ المُنعِم کی دُعا ہے۔ اے ربِّ کریم! اِس گُلدستہ دُرُود شریف کو اپنی بارگاہِ کریمی میں شرفِ قبولیّت عطا فرما اور دین و دُنیا میں دُرُود شریف کے فوائد سے مستفید فرما۔ اے ذُوالفضلِ العظیم! اپنے فضلِ عظیم سے نزع، قبر، حشر میں ملائکہ مُقرّبین کے ان معہُودہ فضائل دُرُود شریف اور اپنی رضا سے وافر حصے عنایت فرما۔ آمین یا ربَّ العٰلمین بحقِّ طٰہٰ و یٰسٓ صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم اجمعین ؎

اے فروغ تُست روشن دین و دُنیا ہر دوجا ۔۔۔ بر تو بادا از صلوٰۃ اے بدرُ الدُّجیٰ

از بہارِ لُطفِ تو سرسبز باغِ کائنات ۔۔۔ وز نسیمِ فیضِ تو شاداب روضُ الصَّفا

○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَہٗ رِضَآءً وَّلِحَقِّہٖ اَدَآءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَ الْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا تُزْلِفُ بِہٖ قُرْبَہٗ وَتُقِرُّ بِہٖ عَیْنَہٗ وَیَغْبِطُ بِہِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ ○ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنَا عَلٰی سُنَّتِہٖ وَتَوَفَّنَا عَلٰی مِلَّتِہٖ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَھْلِ الشَّفَاعَۃِ ۃ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا ذٰکِرِکَ وَذِکْرِ حَبِیْبِکَ مُتَلَذِّذِیْنَ بِتُحْفَۃِ الصَّلٰوۃِ اِلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ ط بِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَھُوَ الرَّفِیْقُ بِالتَّحْقِیْقِ ۃ مِنْہُ الْبِدَایَۃُ وَمِنْہُ النِّھَایَۃُ ○ وَاِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجْعٰی ط وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ وَھُوَ الْمَقْصُوْدُ ○

دَعْوٰھُمْ فِیْھَا سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَتَحِیَّتُھُمْ فِیْھَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ اٰمِیْن

☆ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا ☆

ثُمَّ السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ فَاِنَّہٗ ۔۔۔ ھُوَ یُبْدِیْ بِہِ الذِّکْرُ الْجَمِیْلُ وَیَخْتِمُ

◎

کَتَبَہٗ: محمّد المُصطفٰی علیہ اَفضلُ التّحیّۃِ وَاطیبُ الثّنآء

فاضل جلیل عالمِ نبیل عبدُالمصطفٰی ابوالرّضا مدّاحِ رسُول مولانا الحاج حافظ محمّد عنایت اللہ کانَ اللہُ لہٗ، ط

" سُنّی حنفی نقشبندی مُجدّدی نُوری "

اختتام پذیر :- جمعۃُ المُبارک ۲۲ جمادیُ الثّانی ۱۴۱۳ھ ہجری مُقدّسہ مُطابق ۱۴، ۱۸ دسمبر ۱۹۹۲ء

عُروس البلاد ۔ لاہور ۔ پاکستان

رابطہ فون نمبر ۷۵۷۱۲۵۵ ۔۔۔ ۳۶۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَحْمَدُہٗ وَاُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

یا اللہ عزوجل　　　　یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مُہرِ نبوّت

پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۵۶

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْشِئِ الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٍ　　ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمِ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَحْمَدُہٗ وَاُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

یا اللہ عزوجل　　　　یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دُرُود شریف
خضریہ نقشبندیہ مجددیہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ　　حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ　　صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَحْمَدُہٗ وَاُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

یَااللّٰہُ عزوجل　　　　یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کلمہ طیبہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

عَزَّوَجَلَّ فَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

یُصَلِّیْ عَلَیْہِ اللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ　　　بِھٰذَا بَدَاْ لِلْعٰلَمِیْنَ کَمَالُہٗ

ثُمَّ السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ فَاِنَّہٗ

یُبْدِئُ بِہِ الذِّکْرُ الْجَمِیْلُ وَیَخْتِمُ

☆ درود شریف تحفہ محمدی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، درود شریف تمغۂ محمدی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆ درود شریف عطیہ محمدی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، درود شریف گلدستہ محمدی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَللّٰھُمَّ اَبْلِغْ رُوْحَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّنِّیْ تَحِیَّۃً وَّ
سَلَامًا وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمدہٗ و اُصلّی علیٰ رسولہِ الکریم

یا اللہ عزوجل ‏ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اسمِ ذاتِ پاک

اللّٰہ ھے

مُبسملاً وَّ حامِداً وَّ مُحمِّداً جلّ و عزّ و علیٰ

مُصلّیاً وَّ مُسلّماً وَّ مُحمّداً صلّی اللہ علیہ وسلم

عبدالمصطفیٰ ابوالرضا حافظ محمد عنایت اللہ کان اللہ لہٗ
سنی حنفی نقشبندی مجددی نوری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   اَحۡمَدُہٗ وَاُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

المَدِیۡنَۃُ المُنَوَّرَہ کا چاند اور دُرُود شریف

اَلصُّبۡحُ بَدَا مِنۡ طَلۡعَتِہٖ   وَالَّیۡلُ دَجَا مِنۡ وَّفۡرَتِہٖ
کَنۡزُ الۡکَرَمِ، مَوۡلَی النِّعَمِ   ھَادِی الۡاُمَمِ لِشَرِیۡعَتِہٖ
اَزۡکَی النَّسَبِ اَعۡلَی الۡحَسَبِ   کُلُّ الۡعَرَبِ فِیۡ خِدۡمَتِہٖ
مُحَمَّدُنَا ھُوَ سَیِّدُنَا   فَالۡعِزُّ لَنَا لِاِجَابَتِہٖ

فَاقَ الرُّسُلَا فَضۡلًا وَّعُلٰی   اَھۡدَی السُّبُلَا بِوَلَایَتِہٖ
سَعَتِ الشَّجَرُ نَطَقَ الۡحَجَرُ   شَقَّ الۡقَمَرُ بِاِشَارَتِہٖ
جِبۡرِیۡلُ اَتٰی لَیۡلَۃَ الۡاَسۡرٰی   وَالرَّبُّ دَعَاہُ لِحَضۡرَتِہٖ
صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیۡکَ یَاسَیِّدِیۡ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ

بقیہ حاشیہ

نمبر احریم محمدی علی ساکنہا الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ جو سرمدی جولانگہ ہے۔ شمس ''حضور'' جوز استادے دو خلیفے پہلو میں اُن کی طرف رُخ کیے تینوں بلفظ اسم پاک اللہ اکٹھے سوئے ہوئے ہیں مانند ''الف اور دو لام'' یعنی بشکل اسم پاک اللہ کی ادا روضے میں محبوب نے اپنالی اور محبّ حقیقی نے نماز کا راز نقش اسم محمد ﷺ میں مضمر کر دیا مثلاً محمد ﷺ کی م قیام، ح، رکوع، م سجدہ وتشہد۔ محمد ﷺ کا معنی ہے حمد کیا گیا یعنی اللہ جل حمدہ نے اپنے محبوب کی اتنی حمد کی اتنی حمد کی ''کہ محمد ﷺ بنا دیا اور اپنے محبوب نور مجسم کو مظہر اتم اور اسم وجسم کو سِرٌّ مِّنْ اِسۡرَارِ اللّٰہِ فرما دیا اور مومن امتثال لامر اللہ حمد و مدح اور نعت تعریف وتوصیف اور درود شریف میں مصروف ہوگئے۔ سُبۡحَانَ اللّٰہِ اسم مُحَمَّد اور اسرار نماز ''عزّ اسمہ''، فصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یااللہ عزوجل — بسم اللہ الرحمن الرحیم — یارسول اللہ ﷺ

اَدائے حبیب ﷺ اَور دُرُود شریف

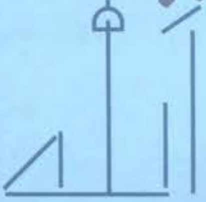

بنی حرم محمدی ﷺ را — جولان گاہ سرمدی را
جوزا بکنار شمس خفتہ — پیشش دو خلیفہ رُخ نہفتہ
چوں یک الف دو لام اللہ — ہر سہ شدہ ہم نہادہ وہمرہ

سونے کا مسنون طریقہ بصورت اسم

مُحَمَّدٌ ﷺ

☆ جانب شمال سر رکھ کر داہنی کروٹ قبلہ رُخ زمین پر لیٹنا، دونوں ہاتھ ملا کر سر کے نیچے رکھنا اور پاؤں کو ذرا سمیٹ لینا گویا سر میم ہے اور پشت ح، کمر میم اور پاؤں دال یعنی جسم سے اسم محمد ﷺ کا نقش بن گیا۔ ”سنت مطہرہ پر سونے کا انداز“ ”سُبْحَانَ اللّٰہِ ط“ سوتے وقت انگوٹھے کو اُنگشت شہادت کے وسط پر رکھو کہ باقی انگلیاں اپنی اصلی حالت میں رہیں تو ہاتھ سے لفظ ”اَللّٰہ“ بنا اور جسم سے صورت نام محمد ﷺ یوں سونے کا فائدہ یہ ہوگا کہ ستر ہزار ملائکہ نوری اللہ کے حکم سے شب بھر اس نام پاک کے گرداگرد حلقہ باندھ کر باادب درود شریف پڑھتے ہیں اور اُس کا ثواب اِس طرح سونے والے فنا فی الرسول کے نامہ اعمال میں لکھ دیتے ہیں اور اگر اسی حالت میں فنا فی اللہ کی چادر اوڑھ لی یعنی پیغام اجل آ جائے تو زہے نصیب فَھُوَ الْمُرَاد کہ وہ زیارت حبیب لبیب ﷺ سے نوازا جائے گا۔ صفحہ ۱۲۵ ملاحظہ ہو۔

وسط مسجہ پر سر رکھئے انگوٹھے کا اگر — نام اللہ ہے لکھا ہ اور الف لام دو
ہاتھ کو کان پر رکھو پا باادب سمیٹ لو — دال ہو ایک ح ہو ایک آخر حرف میم دو
نام خدا ہے ہاتھ میں نام نبی ہے ذات میں — مہر غلامی ہے پڑی لکھے ہوئے ہیں نام دو

شعر کا مفہوم اگلے صفحہ ۵۸۲ پر ملاحظہ ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعتیہ درُود شریف "منظوم"

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

عطر و گلاب سے مُنہ کو دھو — حبِّ نبی کی دِل میں ہو — ہر دم زُبان سے یہ کہو — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی کَرِیْمِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی رَحِیْمِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

شکرِ خُدا یا مُحمّدی — ہم کو بنایا اُمتّی — کس کو مِلا یہ مرتبہ — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی مَحْبُوْبِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اولیاء انبیاء سب تمام — پڑھتے درُود اور سلام — ہے یہی خود خُدا کا کام — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی رَؤُفِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی رَحِیْمِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

کس کی مجال جو دم بھرے — صفت رسُول کی کرے — جس پر خُدا خود پڑھے — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی نُوْرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی مُنِیْرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

دم بدم پڑھو درُود — حضرت بھی ہیں یہاں موجود — یعنی مُحَمَّد مُصطفےٰ — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

پیارا ہے نامِ مُصطفےٰ — ہر رنج و غم کی ہے دوا — جنّت کے در پہ ہے لکھا — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی اَوَّلِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی اٰخِرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

عرش بریں بھی جھوم کر — نعلین پاک کو چُوم کر — پڑھنے لگا یوں جھُوم کر — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی ظَاهِرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی بَاطِنِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

در پہ جو تیرے آئے گا — جھولیاں بھرتا جائے گا — جودو سخا ہے تیرا عام — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی بَشِیْرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی نَذِیْرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

تیری ادا ادائے حق — تیری رضا رضائے حق — وحی خُدا ہے تیرا کلام — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اے بارگاہِ اکبری — یہی ہے دُعا آخری — جب مریں لب پہ ہو یہی — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دربیان تالیفِ لطیف تصنیفِ مُنیف تحفۃُ الصلوٰۃ اِلی النبیّ المختار

"صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ"

١ ☆ تُحفَۃُ الصَّلوٰۃِ تُحفَۃٌ عَظِیمَۃٌ — نَفِیسَۃٌ اَنِیفَۃٌ لَطِیفَۃٌ
صَحِیفَۃٌ اَنوَارُھَا شَرِیعَۃٌ — اَقوَالُھَا سَلِیسَۃٌ نَظِیفَۃٌ
تُحفَۃُ الصَّلوٰۃ تُحفَۃٌ حَقِیقَۃٌ — مَطَالِبُھَا مَرضِیَّۃٌ مُنِیفَۃٌ — صلی اللہ علیہ وسلم

بِاَنَاعِمُ فَاستَیعِظُوا وَبَلِّغُوا
فَاقرَءُوا وَاصَلُّوا عَلَیہِ وَسَلِّمُوا

٢ ☆ تُحفَۃٌ دَلَّت عَلیٰ نُعمَآئِھَا — نِعمَۃٌ فَضَلَت عَلَی الآئِھَا
نُسخَۃٌ مَوزُونَۃٌ اَلفَاظِھَا — لِلّٰہِ دُرٌّ وَّلِنِعمَ مَن صَنَّفَھَا
وَضَّۃٌ قَد اَزھَرَت اَنوَارُھَا — جَنَّۃٌ قَد تَرَآءَت اَثمَارُھَا — صلی اللہ علیہ وسلم

حَۃُ الاَروَاحِ یَاسَیِّدَ الاَنَامِ
بَھجَۃُ القُلُوبِ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ

٣ ☆ جامع گفتار ہائے اولیاء — دافع طومار ہائے اشقیاء
تحفۃُ الصَّلوٰۃ رَاحَ رُوحِ جاں — کس ندیدہ ونبیند درجہاں
رفِ حرفش پرتوِ لوح وقلم — در بہارش صد گلستانِ اِرَم — صلی اللہ علیہ وسلم

تُحفۃُ الصَّلوٰۃ قطرۂ شبنم از سحاب
شُستہ قلبِ مُنوّر از صلوٰت

٤ ☆ آنے لگیں صدائیں دُرُود وسلام کی — جب پیش بحضور ہُوا تحفۃُ الصَّلوٰۃ
اس کو بھی ہو عنایت مدینے کی حاضری — جو چھاپنے میں پیش رہا تحفۃُ الصَّلوٰۃ
مخمور بسر ہو زندگی اُن کی یاد میں — خود بھیجتا ہے جن کو خدا تحفۃُ الصَّلوٰۃ — صلی اللہ علیہ وسلم

قرآنِ کریم سے کئے ہیں مضامین انتخاب
۱۹۹۵
رُوحِ حدیثِ پاک ہے بخدا تحفۃُ الصَّلوٰۃ

پہلا ایڈیشن دسمبر ۱۹۹۴ء — دوسرا ایڈیشن جون ۱۹۹۵ء

تحفۃُ الصّلوٰۃ

"از قلم خورشید عالم سدیدی"

جب بھی کسی نے پیش کیا تحفۃُ الصّلوٰۃ
مقبولِ بارگاہ ہُوا تحفۃُ الصّلوٰۃ

جس سے چھٹیں قلوب کی تاریکیاں تمام
ایسا ہے مہر جلوہ نُما تحفۃُ الصّلوٰۃ

یارب نصیب ہو اُسے اُلفت حضور کی
دِل کے لہو سے جس نے لکھا تحفۃُ الصّلوٰۃ

شامل ہیں قسم قسم کے اِس میں درود پاک
بیشک ہے بابِ رُشد و ہُدیٰ تحفۃُ الصّلوٰۃ

دوزخ کی آگ اس پہ ہُوئی یک بیک حرام
جس نے خلوصِ دل سے پڑھا تحفۃُ الصّلوٰۃ

سرکارِ دوجہاں کی زیارت کے واسطے
اَللّٰہ کی ہے ایک عطا تحفۃُ الصّلوٰۃ

مِلتی ہے اس سے دِل کے گُلستاں کو تازگی
فردوس کی ہے آب و ہوا تحفۃُ الصّلوٰۃ

رکھ اس کا وِرد لمحہ بہ لمحہ وُضو کے ساتھ
ہر ایک درد کی ہے دَوا تحفۃُ الصّلوٰۃ

چھٹ جائیں گے اندھیرے سبھی اس کے وِرد سے
انوار کی ہے ایک رِدا تحفۃُ الصّلوٰۃ

وُہ شخص ہوگا دُنیا و عُقبیٰ میں کامران
پڑھ لے گا جو بنامِ خُدا تحفۃُ الصّلوٰۃ

یارب عنایتیں ہوں عنایتؔ پہ بے شُمار
چھپوا کے جس نے شائع کیا تحفۃُ الصّلوٰۃ

اے مومنو پڑھو کہ یہ سُنّت خدا کی ہے
پڑھتا ہے روز خود بھی خُدا تحفۃُ الصّلوٰۃ

آنکھوں کا نور بھی ہے جگر کا قرار بھی
ایمان کی بھی ہے یہ ضیاء تحفۃُ الصّلوٰۃ

کرتا ہے آدمی کو خُدا سے قریب تر
یہ ہدیۂ سَلام و دُعا تحفۃُ الصّلوٰۃ

اِس کی فضیلتوں کا کنارہ نہیں کوئی
ہے ردِّ اِبتلاء و بَلا تحفۃُ الصّلوٰۃ

بخشش نے اُس کی راہ میں غُنچے بچھا دیئے
جو اپنے ساتھ لے کے گیا تحفۃُ الصّلوٰۃ

پروردگار سب کی مُشقت قبول کر
جن جن کی کوششوں سے چھپا تحفۃُ الصّلوٰۃ

شُکرِ خدا و نازشِ کونین و انبیاء
خُوش وقت میں ہے لکھا گیا تحفۃُ الصّلوٰۃ
۱۴۱۲ ہجری

مخمورؔ لفظ لفظ ہے اس کا بہشت گوش
مومن کی رُوح کی ہے غذا تحفۃُ الصّلوٰۃ

"مؤلف تحفۃ الصلوٰۃ"

فاضلِ اجل عالمِ بے بدل مدّاحِ رسول حضرت مولانا الحاج حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ

ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ط ۳۶۵۴ | ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ط ۳۶۵۴

اِفتتاحی تقریب، تقریبِ رُونمائی

"تحفۃُ الصَّلوٰۃِ اِلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا اَوَّلاً وَّ اٰخِرًا　　وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ دَائِمًا وَّسَرْمَدًا

☆۱ اَلْمَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ زَادَ شَرَفُہَا الْکَرَم : کعبۃُ اللّٰہ کے طواف میں تحفۃُ الصَّلوٰۃ کتاب سے چالیس دُرُود پاک بطور دُعا پڑھے۔ مقامِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَامُ، مقامِ حطیم زیرِ میزابِ رحمت افتتاحیہ دُعا نصیب ہوئی۔

☆۲ اَلْمَدِیْنَۃُ الطَّیِّبَہ عَلٰی سَاکِنِہَا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیَّۃ ط مسجدِ نبوی شریف، درمقامِ صحابہ صُفّہ بروز پیر علی الصُّبح ۱۵ رجبُ المرجّب ۱۴۱۵ ہجری المقدّسہ کو تقریبِ رُونمائی ہُوئی اور ریاضُ الجنّۃ مواجہہ شریف (۱۹-۱۲-۱۹۹۴) میں تحفۃُ الصَّلوٰۃ پیش بارگاہِ رحمۃٌ لِّلعٰلمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہُوا۔ حقیقت ہے کہ تحفۃُ الصَّلوٰۃ المدینۃُ المنوّرہ، بارگاہِ نبی مُختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اسمِ بامُسمّٰی تحفہ بن گیا۔ یہ اتنا بڑا شرف اور اعزاز ربِّ کریم نے محض اپنے فضل و کرم سے دُرُود شریف پر کتاب تصنیف کرنے کی بنا پر عطا فرمایا۔ یقیناً یہ سب دُرُود شریف کے انعامات ہیں ۔

○ کر پیش بعد حمد و ثنا تحفۃُ الصَّلوٰۃ　　روضہ کی عنبرین ہے فضا تحفۃُ الصَّلوٰۃ
سرکارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حبّذا　　صد شکر آج پیش ہُوا تحفۃُ الصَّلوٰۃ
لایا ہُوں بارگاہِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میں　　کرلے قبول میرے خُدا تحفۃُ الصَّلوٰۃ
خُوش قسمتی پہ کیوں نہ ہوں نازاں آج ہم　　طَیبہ میں باریاب ہُوا تحفۃُ الصَّلوٰۃ
مقبول بارگاہ نہ ہو کیوں کر کہ باوُضو　　خُوش وقت میں ہے لکھا گیا تحفۃُ الصَّلوٰۃ

○ وَلَوْ اَنَّ فِیْ کُلِّ مُنْبَتِ شَعْرِیْ ــــ لِسَانًا یُّثْبِتُ الشُّکْرَ کُنْتُ مُفْتَقِرًا ○

☆۳ بفرمانِ قرآن عالی شان اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ ط ربِّ وُدود کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے مجھے دُرُود شریف پر یہ لاجواب کتاب تالیف کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائی۔ نیز اپنے والدین کا شُکر گذار ہُوں جنہوں نے مجھے دینِ اسلام کی خدمت کیلئے وقف کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط دُعا گو ہُوں کہ اے ربِّ کریم! دُرُود شریف کا صدقہ میرے ماں باپ کی مغفرت فرما اور اُن کی

قبر کو رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ ط آمین بجاہِ طٰہٰ ویٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ ط

☆۴ بفرمانِ ذِی شانِ نبیِ رحمٰن علٰی قَائِلِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ :- مَنْ لَّا یَشْکُرُ النَّاسَ لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ ط

ترجمہ : جس نے بندہ کا شکریہ ادا نہیں کیا تو اُس نے اپنے ربّ کا شُکر اَدا نہیں کیا۔ عزّاسمہٗ ط

☆۵ محترمُ المقام واجبُ الاحترام جناب السّید افتخار احمد شاہ سَقَی اللّٰہُ ذُوالجَلَالِ بِزُلَالِ الْاَفْضَالِ ط خلیفہ درگاہِ مُجدّدیہ عُروسُ البِلادِ الاَولیآءِ سرہند شریف کا ممنُون ہُوں۔ جن کی اوّلین نگاہِ فیض نے اِس ناچیز کو نسبتِ مُجدّدی میں پرولیا۔ اَور مُسوّدہ کتاب ہٰذا کو بارگاہِ مُجدّدیہ میں پیش کر کے دُعاؤں سے نوازا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

☆۶ مُعاونین حضرات خصُوصًا حاجی محمّد شریف (مرحوم مغفور) بغدادی ثرید ہوٹل لاہور کا شکریہ ادا کرتا ہُوں جو المکّۃُ المُعظّمہ اور زیاراتِ سراپا طہارات اَلمدینۃُ المنوّرہ میں اِس مُبارک تقریب کا ذریعہ بنے اور سَفر و حضر میں میرے ہمدم و ہمقدم رہے جس سے گُنبدِ خضرآء کے زیرِ عاطفت، باعظمت پُروقار تقریبِ رُونمائی کا شرف اور اعزاز نصیب ہُوا سب سے پہلا تُحفہ مخدُومی جناب السیّد باقر علی شاہ بُخاری نقشبندی مُجدّدی مَدّظِلّہُ العَالی آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف کو مدینہ مُنوّرہ "منزلِ ابُوعادل"، میں پیش کیا آپ نے نہایت ہی خُوشی کا اظہار فرمایا اور چند نسخے اَلمدینۃُ المنوّرہ، المکۃُ المکرّمہ، جدّہ شریف تقسیم کئے، بعدہٗ سرہند شریف، شرقپور شریف احباب اہلسُنّت عُلماءِ کرام مشائخِ عظام کو ۲۵۰ تحفۃً ارسال کئے

مُجدّدالفِ ثانی، شیرِ ربّانی، نُورُالحسَن کیسا پیارا کھِلا ہے یہ نُوری چمن
اِن کی نسبت ہمیشہ سلامت رہے فیض جاری رہے ہر کسی کے لئے "علیہم الرّحمۃُ والرِّضوان"

☆۷ سرزمین حجازِ مُقدّس میں تحفۃُ الصّلوٰۃ کی تقریبِ بسم اللّٰہ شریف سے چار دانگ عالم میں ایسی دھُوم مچی کہ چند ماہ میں پہلا ایڈیشن ختم ہوگیا۔ دُوسرے ایڈیشن کو مزید خُوشنما، دیدہ زیب بنایا۔ سبز گُنبد اَور حاشیہ کی بیل کو سبز رنگ سے مُزیّن کیا۔ چار عدد فوٹو "کعبۃُ اللّٰہ، گُنبدِ خضرآء، روضہ سرہند شریف روضہ شریف مُرشدی اکمل نے مزید چار چاند لگا دیئے۔ اَسمآءِ حُسنیٰ کو دوبارہ خُوبصورت پرنٹ کرایا۔ عزیز برادر جناب محمّد فاروق اللّٰہ صاحب نے اعلیٰ فلائنگ پیپر کا نذرانہ پیش کیا اور شیخ منظور الٰہی مرحوم نے تحفۃُ الصّلوٰۃ کے لئے فائن پلیٹوں کا تحفہ دیا۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَحْسَنَ الْجَزَآءِ فِی الدَّارَیْنِ خَیْرًا ○

جتنا بھی جس نے کام کیا اِس کتاب میں اُس کو کرے اجر عطا تحفۃُ الصّلوٰۃ
بارِ دگر چھپا ہے بڑے اہتمام سے مقبُولِ خیرُالانام ہُوا تحفۃُ الصّلوٰۃ

☆۸ دُعاءِ خیر : اے ربِّ کریم ! جُملہ احباب کی خدمات کو دُرُود شریف کا صدقہ قبول فرما۔

اور جن جن احباب نے تحفۃُ الصّلوٰۃ حاصل کیا۔ اے ربِّ ودود! اُن سب کو دُرُود شریف پڑھنے کی توفیقِ رفیق عنایت فرما اور ہمارے لئے تحفۃُ الصّلوٰۃ کو صدقہ جاریہ بنا۔ آمین بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

☆۹ **مَعذِرَت** : اَلْعُذْرُ عِنْدَ الْكِرَامِ مَقْبُوْلٌ ط دوسرے ایڈیشن میں چند صفحات برائے تاثرات مخصوص رکھے تھے لیکن اندرون وبیرون ملک پاکستان ناظرین، قارئین حضرات، ممتاز علمائِ کرام، مشاہیر مشائخ عظام، کے تاثراتِ گرامی اور ملفوظاتِ سامی اتنی کثرت سے موصول ہوتے کہ ایک فائیل بن گئی۔ اِن جملہ تحریرات کو مِن وعَن شائع کرنے سے یہ مسکین کمترین عفاعنہ ربُّ المتین ط معذور ہے۔ خیال ہے کہ علیحدہ شائع ہوں بعض حضرات نے اَلفاظ واشعار میں لفظی اَغلاط کی نشان دہی کی۔ جن کی بصد شکریہ صحت لفظی کر دی لیکن اَلحمدُ للہ۔ کسی بھی فردِ بشر نے مسائل اور فضائل دُرُود شریف میں اختلاف نہیں کیا۔

☆۱۰ **تاثراتِ گرامی، ملفوظاتِ سامی** : بطورِ تحدیثِ نعمت حق ”مشتے نمونہ از خروارے“ علمائِ کرام نے بھرپور جذباتِ محبت سے تحسین کے کلمات ”اَلعَالِمُ الْوَرِعُ الزَّکِی“ سے یاد کیا۔ اور مبارکیں دیں۔ کتاب مستطاب، انتخابِ لاجواب، صحیفہ لطیفہ، لِلّٰہِ دُرُّ وَ لَنِعْمَ مَنْ صَنَّفَهَا کے مبارک القاب لکھے دُرُود شریف اور دلائل الخیرات کی اجازتیں چاہیں۔ سجادہ نشین حضرات نے خصوصی دُعاؤں سے نوازا اِس پاک سرزمین بلدۂ امینہ میں تقریب رُونمائی سے یقیناً دونوں مُصنّف اور تصنیف مقبول ہو گئے۔ دُرُود شریف پر ایسی مُدلّل اور بےمثل عالمانہ فاضلانہ کتاب ہماری نگاہ سے نہیں گزری تحفۃُ الصّلوٰۃ اِس لائق ہے کہ کہا جائے کہ یہ دورِ حاضرہ کی جملہ کُتب دُرُود شریف سے فائق کتاب ہے۔ تحفۃُ الصّلوٰۃ حضور صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم کی حضوری سے واقعی اسم بامسمّیٰ تحفہ عظیمہ ہے۔ نامِ نامی اسمِ گرامی تحفۃُ الصّلوٰۃ اِلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَار ”صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم“ کتنا پیارا اور محبت بھرا نام ہے جس کی مثال نہیں۔ مولانا اِس عظیم الشان نام پر لاکھوں مبارکیں قبول فرمائیں۔ وَالسَّلَامُ مِنِّیْ وَمِنَ الْاَحْبَابِ عَلٰی مَنْ یَّقْرَءُ هٰذَا الْكِتٰبَ ط

یاربّ عزاسمہٗ عنایتیں ہوں عنایت پہ بیشمار — جس نے چھپوا کے شائع کیا تحفۃُ الصّلوٰۃ
دونوں جہاں کی اُس کو عنایت ہوں نعمتیں — جس نے خلوصِ دل سے پڑھا تحفۃُ الصّلوٰۃ
بخشش نے اُس کی راہ میں غنچے بچھا دیئے — جو اپنے ساتھ لے کے گیا تحفۃُ الصّلوٰۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی نَعْمَآئِہٖ وَالشُّکْرُ لِلّٰہِ عَلٰی اَعْطَآئِہٖ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

مُصنّف تحفۃُ الصّلوٰۃ
۳۶۵۴

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط — ۷۸۶/۹۲ — نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ط

خوشخبری

چار عظیم تحفے

جلّ شانہٗ — تحفۃ الصلوٰۃ الی الملک المختار (۱)

نماز کا تحفہ شہنشاہِ مختار کی بارگاہ میں

"بطرز"

تحفۃ الصلوٰۃ الی النبیّ المختار (۲) — صلّی اللہ علیہ وسلّم

درود شریف کا تحفہ نبی مختار کی بارگاہ میں

بنام بنام مولانا موصوف کی تصنیف بعینہٖ وہی محبّت بھرا انداز، تحریر عالمانہ اور استدلال فقیہانہ ہے۔ نماز عارفانہ، عاشقانہ کی حکمتیں اَلصَّلوٰۃُ مِعۡرَاجُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ط "ثنا، تسمیّہ، تعوّذ، فاتحۃ الکتاب، تشہّد، درود شریف، دعا، سلام اور اُن پر سیر حاصل بحث۔ شریعت مطہّرہ میں نماز کا مقام۔ دلائل قرآنیہ احادیثِ نبویّہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلامُ والتحیّۃ سے مزیّن۔ مسائل اور فضائل نماز پر ایک بے مثل مدلّل تحقیقی، جامع کتاب ہے۔ عنقریب منصّہ شہود پر جلوہ گر ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ ط مشتمل بر صفحات ۶۰۰

(۴)

دلائل الخیرات شریف (۳)

شوارقُ الانوار فی ذکر الصّلوٰۃ علی النّبیّ المختار

معہ ترجمہ

قصیدۃ البردۃ شریف (۴)

الکوکبُ الدُّرّیّہ فی مدحِ خیرِ البریّۃ

نہایت ہی نفیس خوشخط، خوبصورت، رنگین آرٹ پیپر، ترجمہ و حواشی سے مزیّن، حشو و زوائد اور اغلاط سے پاک قدیم نسخہ صحیحہ مصریّہ کے مطابق عنقریب شائع ہو رہی ہے وظیفہ پڑھنے والوں کے لئے تحفہ ط

زبدۃُ الاصفیاء الشیخ الدّلائل حضرت محمّد یوسف الباشلی الحریری قدّس سرّہُ القدّوس ط

محرّم الحرام ۱۳۷۸ ہجری المقدّسہ سے اجازت و سند یافتہ

المدینۃ المنوّرۃ

مدّاحِ رسول الحاج مولانا حافظ محمّد عنایت اللہ نقشبندی مجدّدی سقی اللہ ذوالجلال بزلال الافضال

آستانہ نقشبندیہ مجدّدیہ رضویہ سٹریٹ گلفشن کالونی لاہور "پاکستان" فون نمبر ۷۵۷۱۲۵۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | حامد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | محمود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | قاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | عاقب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | فاتح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | حاشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | ماح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | سراج صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | داع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | مدعو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | بشیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | نذیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | ھاد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
محمد

مہد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | طٰہٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یٰس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | مزمل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | مدثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | شفیع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعمۃ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | ذکر اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرتضیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | ناصر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | منصور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | شہید صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | شاہد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | مشہود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | مطاع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | مطیع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | علیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | حکیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | مذکر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | امین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قیّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	عروۃ الوثقیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	مہیمن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	برّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	ولی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	عفو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مفتاح الجنۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	اُمّی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	متین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	عزیز صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	رؤوف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	ھدیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	صدق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	مبشّر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	طیّب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	طاہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	مطہّر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	قویّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	شافٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کافٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	مصدّق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	مصباح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	حقّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	مبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	اوّل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آخر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	ظاہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	باطن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	آمر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	ناہٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	حفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	محی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	شکور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	مکین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	ہدیۃ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	صراط اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	شہیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	کفیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	وکیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	سیّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	معلوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نبی التوبۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	قریب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	رحمۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	مؤمن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	کامل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	اکلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لا الٰہ الا اللہ محمد ﷺ رسول اللہ